

## اخبار موید الاموی بادشاہ اندلس کا

اوسکو حلیفہ بنالیا اور سلطان موید کو یکڑ کر موضع قرطہ میں قید کر دیا اس محمد  
 مذکور کا لقب مہدی ہے۔ لیکن اوسکو بھی جیسے سے سلطنت کرنی نصیب نہ ہوئی  
 کیونکہ سلیمان اس حکم میں سلیمان بن عبد الرحمن الناصر نے محمد بن ہشام  
 یر تاخت لاکر اندلس سے بھاگادیا اور ملک بر آب قابض ہو گیا یہ شخص ماہ  
 قتوال سنہ ہجری میں تخت خلافت پر نشمن ہوا جو کہ مہدی کے لئے محمد بن ہشام کے  
 ہی دل میں اس سلطنت کی طرف سے ایک حار کہشکا تھا اوسنے ہی  
 لشکر امدادہ کر کے سلیمان پر چڑائی کا قصد کر کے قرطہ کی طرف کوچ کیا  
 سلیمان سب ہوشیار می کے قتل اوسکے پہنچے یکے بھاگ گیا اور محمد  
 بن ہشام مذکور درمیان نصف ماہ قتوال کے سنہ ہجری میں یہ حلیفہ ہوا اؤ  
 دستور سابق حکومت کر کے لگا افسہ اس لشکر نے یہ حال دیکھ کر باہم بہم  
 مشورہ کیا کہ مہدی کو پکڑ کر گرفتار کرنا اور موید کو قید سے لکالنا اساس  
 ہے کہ نہ تکی اوسکا سے جیسا چاہے ایسا ہی ہے کہ موید کو ساتویں تاریخ دالحجہ سنہ  
 ہجری میں تخت خلافت پر بیٹھلایا اور مہدی کو گرفتار کر کے اوسکے سامنے  
 لا حاضر کیا اوسے حکم دیا کہ اسکو قتل کر ڈالو حلا دوس نے فوراً ایٹھا ساستر  
 اوڑا دیا اور سلطان موید کا مدت بعد نصیب جمکا کہ یہاں اوسکو حکمرانی  
 نصیب ہوئی مگر سلطان موید کا مستیر تدبیر بحالے وریر کے جو واضح العامی  
 تھا بعد القصائے ایک عرصہ کے سلطان موید نے واضح مذکور کو مروا  
 ڈالا اوسکے مروا ڈالنے سے سلطان موید پر بہت فتنہ برپا ہوئے مٹ  
 ارانجملہ ٹرافاد یہ ہوا۔ کہ سررمی لوگ سلیمان بن حکم بن سلیمان  
 بن عبد الرحمن الناصر سے جا ملے اوسے اگر سلطان موید کو قرطہ میں محاصرہ  
 کیا اور مروا در دستجات تمام سلطنت پر قبضہ کر کے سلطان موید کو محفل

## اخبار مویہ الاموی بادشاہ اندلس کا

غل شاہی نے بھی لکال دیا اب اس جائے سے کوئی خبر محقق درباب سلطان مویہ کے ہمارے ہاتھ نہیں آئی کہ پھر سلطان مویہ کی جان پر کیا بیٹی مگر یہ معلوم ہے کہ درمیان ماہ شوال سنہ ہجری کے سب رعیت نے مجتمع ہو کر مینا سلیمان مذکور کی بیعت کی اور لقب او شکامستین باللہ مقدر ہوا اب وہ حالات جو کہ درمیان سلیمان کے اور رعیت کے گزرے ہیں سنہ اخبار اندلس اونکو درمیان سنہ کے انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرونگا۔ اسی سال میں ابو محمد بن سہلان نے ایک چار دیواری مشہد مقدس جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ کی طیار کردائی تھی۔ اور اسی سال میں نقیب ابو جہمہ الموسوی والد شریف الرضی کے ملک جاودانی کو خست ہوئے پیر الیش اونکی درمیان سنہ کے ہوئی تھی اور اپنی آخر عمر میں بہت اباہج ہو گئے تھے۔ اور اسی سال میں ابو العباس النایہ شاعر اور ابو الفتح علی بن محمد البستی نے چوکاتپ اور شاعر اور صاحب تہجیس تھا وفات پائی

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اسی سال میں ایک خان بادشاہ ترکستان کا سمرقند پہ شکر لیکر اپنے بہائی طغان سے لڑنے کو آیا تھا جب کہ اوزگند کے پاس پہنچا پرفاسمان سے اسقدر شدت اوسکی افواج قاہرہ کے سر پر برپے کہ گریے غضب کو سبب اپنے برودت کے تھنڈا کر کے مانع اوسکے آگے بڑھنے کی ہو گئی اور مثل اپنی جمودت کے ہر ایک کے قدم کو جما دیا چنانچہ اولٹا سمرقند کو چلا گیا آگے نہ بڑھا



بیان ہے اوس خطبہ خوانی کا جو علویوں کے نام  
 کا خطبہ درمیان کوفہ اور موصل کے پڑا گیا تھا  
 پوسیدہ ہے کہ اسی سال میں قرداس میں المفلح السبب امیر می سفیل نے  
 حاکم باللہ والی مصر علوی کے نام کا اسے صوحتات میں خطبہ پڑا وہ صوحتات  
 جس خطبہ اوس کے نام کا جاری ہو گیا تھا یہ ہیں موصل — امار — مدراس —  
 کوفہ وغیرہ لیکن انڈا خطبہ کی موصل سے موئی

### اوس خطبہ کا ترجمہ یہ ہے

تمام حمد و سپاس اوس ذات کہ سزاوار ہے جس کے نور سے حصہ ہا ہے  
 تہذیب مور ہو گئے — اور مقابل اوسکی عظمت کے تمام ستوں بلدی کے  
 بست ہو گئے اور طلوع ہوا اوسکی قدرت سے سورج حق کا حجاب مغرب  
 ہے — جب بہار الدولہ لے یہہ خبر یائی اوسے سردار تکر کو لکھا کہ  
 کہ تو قرداس کی طرف جا اور اوسے لڑائی کر جیسا تجھ وہ اوسکی طرف رو آ  
 ہو اگر قرداس نے بہار الدولہ کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ ایسا عذر بیاں  
 کیا اور علویوں کے خطبہ پڑنے سے مار آیا — اسی سال میں درمیان میں مرید  
 اور منی دبیس کے ایک جنگ ہوئی تھی — اسکا یہہ سبب تھا کہ ابو العزائم  
 محمد بن مزید بر دیک منی دبیس کے سبب رستہ داری سسرال کے پوارجی  
 حورستان میں رہتا تھا اوس ابو العزائم محمد بن مرید نے ایک کسی شخص  
 سردار کو جو کہ ایک سردار اسیران منی دبیس سے تھا مار کر اسے  
 ہامی ابو الحسن بن مرید سے جا ملا ابو الحسن اوس پر تاحت لایا چنانچہ درمیان

## اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

درمیان دبیس اور ابو الحسن کے خوب لڑائی ہوئی مگر ابو الغنائم محمد بن مزید بھی مارا گیا اور اس کا بیہائی ابو الحسن جان بچا کر بہاگ گیا۔ اور اسی سال میں سردار افواج کا ابو علی بنا استاد ہر فرج کو بہار الدولہ کی طرف سے ایک امیر تھا فوت ہوا بروقت فتنہ و فساد برپا ہونے کے شہر بغداد میں بہار الدولہ نے اس امیر کو واسطی بن ولست کے بغداد کو روانہ کیا تھا چنانچہ اسے خوب بند ولست کیا اور قلع اور قمع مفہدین کا بخوبی عمل میں آیا جب وہ مر گیا اس وقت بھار الدولہ نے ایک موضع بغداد پر فخر الملک ابو غالب کو مقرر کیا

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

بیان ہے اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا اور

## اوسکے بیٹے کا سنہ چار سو بہتر تک

مختصر ہے کہ سزاوار بکویون تھا کہ اسکا ذکر تفصیل وار باعث بار سنون کے ہم بیان کرتے لیکن سبب اسکے کہ حال تہوڑا سا ہے اور سبب قلت کے غیر منضبط بھی ہے اور خوف تضیع کا بھی و انگیر ہے اسلئے ہم اسی سال میں دفعۃً اوسکا تمام حال ذکر کر دیتے ہیں جیسے کہ ہم نے چند قصص اس توارخ میں بھی طور ایسے مقاموں میں برتا ہے اسلئے اب ہم کہتے ہیں کہ پہلے اسے ذکر بادشاہ ابو المعالی شریف الخاطب بسعد الدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان والی حلب کا اوپر کر چکے ہیں یہاں تک کہ وہ فالج کی بیماری سے درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا۔ اب اوسکی وفات کے بعد کا حال بیان کرتے ہیں واضح ہو کہ جبکہ ابو المعالی سعد الدولہ مذکور فوت

## اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

سوا اوسکی جائے الوالفصائل ولد سعد الدولہ ایڈیٹ ناب کی مسدیر قائم  
 ہوا۔ اوسکا مدراء امور ریاست ایک شخص علم مسمیٰ لولو جو کہ ایک علام  
 سعد الدولہ کے علماموں میں سے تھا کھائے وریر مقرر ہوا۔ مگر الو لصر لولو  
 مذکور نے یہ بدداتی کی کہ الوالفصائل بن سعد الدولہ برعالت اگر اور ایسے  
 حلب جہیں کر آپ فرماں روائی کر لے لگا اور حاکم علومی کے نام کا خطبہ حلب میں  
 جاری کر دیا اور اپنا لقب مرتضیٰ الدولہ مقرر کیا یہ شخص مدت تک حلب میں  
 حکومت کرتا رہا اور مابین اس علم مذکور اور صالح بن مرداس کلانی کے جنگ عظیم  
 ہوتی رہی اور مابین اس علم لولو اور سی کلاب کے اتنی رختیں اور قصہ سر یا ہوئے  
 ہیں کہ اوس س کے ذکر کر کے یہ خوف طوالت ہے مگر لڑائیں اوس میں بہت ہوئی  
 ہیں اس لولو کا ہی ایک علم مسمیٰ فتح تھا وہ قلعہ درکار میں جو کہ درمیاں حلب کے  
 واقع ہے رہا کرتا تھا اوس میں اور اوس کے آقا ابن لولو کے درمیاں کبہ رختیں باطنی  
 پیدا ہو گئی تھی اوسکا آخر احکام یہ ہوا کہ مسمیٰ فتح مذکور قلعہ حلب میں ایسے آقا سے سرکش  
 ہو کر اور راہ مسیاں اور لحاوت کی اختیار کر کے بیٹھ رہا اور خود قلعہ پر مستولی  
 ہو گیا اور حاکم علومی والی مصر سے اس فتح مذکور نے خط و کتابت کر کے دو تقریریں نصیر  
 اور سیرت فتح کے اوس احساں کے عوص تھر حلب حاکم مذکور کے مائیوں کے سیرد  
 کر دیا جیاجیہ وہ تھر حلب اب ایک شخص لواب حمدانی کے جسکا عوف عیر الملک ہے  
 قصہ میں آگیا اور نامقتول ہونے حاکم مصر مذکور کے اور بجائے اوس کے والی ہوئے  
 مسمیٰ الظاہر لاسوار دین اللہ العلومی کی نیامت حاکم کی تھر حلب پر کرتا رہا صاحب الظاہر  
 العلومی حاکم ہوا اوسے ایسی طرف سے حلب بر ابن ثعناں کو ایسا تائب مقرر کیا  
 اور قلعہ بر مسمیٰ حاد م کو جسکا عوف موصوف ہے متولی کیا صالح بن مرداس امیر  
 سی کلاب نے یہ خبر یا کر اس ثعناں اور حاد م چڑائی کی باستندگاں تھر حلب نے

## اختبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

نے بسبب بر خصلتی مصریوں کے شہر حلب صالح ابن مرداس مذکور کے سپرد کر دیا۔  
 ابن ثعبان والی شہر نے یہ حال پر ہلال دیکھ کر قلعہ میں محصور ہو مٹا مناسب جانا پنا نہ پٹ  
 صالح ابن مرداس نے اس قلعہ کا محاصرہ کیا آخر کار وہ قلعہ بھی شکستہ ہجری میں صالح  
 مذکور کے ہات آگیا اب صالح مذکور شہر حلب اور کردناح اس کے یعنی بعلبک سے شہر  
 عاتہ تک ریاست کرنے لگا مگر کل چھ برس سلطنت اس نے کی کیونکہ شکستہ ہجری میں  
 الظاہر العلوی نے لشکر واسطیہ جنگ صالح مذکور کے آمادہ کیا اور حسان امیر بنی  
 طے نے بھی جو کہ الرمد اور اون بلاد پرستولی تھا سامان جنگ مہیا کر دیا اس نے  
 لشکر مصر کا سپہ سالار انوشتکین تھا۔ اور صالح اور حسان دونوں انوشتکین سے  
 لڑائی کے واسطیہ متفق ہو گئے بعد موافق اتفاق کے صالح شہر حلب سے حسان کی  
 طرف گیا اور دونوں اردن پر طبریہ کے پاس مل گئے اور اسپین لڑائی شروع  
 ہوئی اس لڑائیمیں صالح ابن مرداس اور اسکا چھوٹا بیٹا مقتول ہوئے مصریوں نے  
 فوراً ان کے سر کاٹ کر مصر کو روانہ کئی اور اسکا دوسرا بیٹا ابو کامل نصر بن صالح  
 بن مرداس جو اتفاق سے بچ گیا تھا اس نے دوڑ کر شہر حلب میں داخل ہو کر اپنا قبضہ  
 جلد کر لیا اور حکومت کرنے لگا اسکا لقب شبل الدولہ تھا۔ شبل الدولہ شہر حلب  
 پر تاسع ہجری کے سلطنت کرتا رہا یہ درمیان ایام دولت المستنصر باللہ العلوی  
 والی مصر کے موجود تھا اس نے ملک مصر سے لشکر ارستہ کر کے اور اسکا سپہ  
 سالار ایک شخص مسمی وزیر بنی کو مقرر کر کے شبل الدولہ پر روانہ کیا۔  
 (یہی شخص انوشتکین مذکور ہے لقب اسکا وزیر بنی تھا)۔ (یہ حال تاریخ  
 ابن خلکان سے نقل کیا گیا ہے)۔ بعد ازاں شبل الدولہ سے شہر حارہ  
 پر درمیان ماہ شعبان شکستہ ہجری کے ایک بہاری لڑائی ہوئی جس میں شبل الدولہ  
 بھی ملک عدم کو کوچ کر گئے اور وزیر بنی مذکور حلب اور ملک شام پر درمیان ماہ

## اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

رساں سے مذکور کے غالب آیا اور بہت دولت اس ملک میں یہ اس کے بات لگی اور جس سے سلطنت کرنے لگا یہاں تک کہ شہر بھری میں متحدہ اہل میں گرفتار ہوا قریب ہے کہ ہم اس کا ذکر آگے کریں گے بعد وفات وزیریں کے اس کا بیٹا ابو علوان تھامل جسکو مغرالدولہ کہتے ہیں جو کہ تھوڑے عرصہ میں بود و مات کر ماہتاہر وقت حریا لے امفال ایسے والد کے بجائے وزیریں مذکور کے مسدستیں تھوڑے عرصہ تک اس سے سلطنت کی باشندگاں مقرر اس کے ایسے درے ہوئے کہ اسکو حاکم بجائی مشکل ہوئی جیاجیہ اول دولہ تو اس سے لشکر مقرر شکست دیکر مصریوں کو بھاگادیا اور دوسری دفعہ بھی اس سے اسکو شکست دی مگر چونکہ مثل تھوڑے عرصہ میں سوئے سوئے دیے لاجار ہو کر تھامل مذکور نے خود ہی حکمرانی حلب سے دست کشی کی اور مصریوں سے صلح کر لی اور ایسے میں اب عہدہ پاسیانی رعایا سے معرول کر دیا مصریوں نے ایک شخص کو جسکو حسن ابن علی من ملہم کہتے ہیں اور اس کا لقب ملک الدولہ تھا اپنی طرف سے صوبہ مقرر کر کے حلب پر بھیج دیا ہر وقت اس کے پیچھے کے تھامل اس صالح ابن مرداس نے درمیان شہر بھری کے تھوڑے عرصہ میں اس کو اب مصر کو کوچ کر گیا اسکا بھائی عطیہ ابن صالح اس مرداس جو تھوڑے عرصہ کے چلا گیا حب یہ معاملہ اسطورہ پر نکالنا اور ان واقعات کے یہ حال گذرا کہ شہر الدولہ جو کہ وزیریں سے لڑا تھا اور اس لڑائی میں وہ مارا گیا تھا اسکا ایک بیٹا حوسنی محمود تھا اسکو اہل حلب نے مکاتبت کر کے ایسا حاکم قرار دیا اور اس ملہم کی اطاعت سے خارج ہو کر تمام رعایا پر گئی جیاجیہ محمود حسب مذکور الطلب اوں لوگوں کے حلب میں گیا سب باشندگاں حلب نے اس کے متفق ہو کر درمیان ماہ حاد الاخر شہر بھری کے اس ملہم کا محاصرہ کیا مصریوں نے یہ خبر پا کر ایک لشکر اس ملہم کی مدد کے واسطے روانہ کیا حب وہ لشکر قریب حلب کے آیا محمود مردلہ وہاں سے بھاگ گیا اور اس ملہم نے گروہ مفسدین اہل حلب کو پکڑ کر اول سے انتقام لیا بعد قلع اور قمع کے کچھ لشکر واسطے تعاقب محمود بن

بن نصر بن صالح بن مرداس کی روانہ کیا ایک لڑائی پر محمود سے ہوئی مگر اتفاق سی محمود  
 فی فتح بائی اور لشکر کو شکست ہوئی جب محمود فی دیکھا کہ لشکر مخالف کو  
 شکست ہوئی فوراً حلب پر بطور یلغار چڑ آیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا آخر کار شہر حلب  
 اور قلعہ مذکور پر درمیان ماہ شعبان ۲۷۰ ہجری کی محمود فی فتح بائی اور حیرت سے  
 سلطنت کرنی لگا مگر چونکہ ابن ملہم اور سپہ سالار لشکر یعنی ناصر الدولہ ولد ناصر الدولہ  
 بن حمدان کو چھوڑ دیا تھا وہ دونوں مصر کو چلی گئی اور محمود بن شبل الدولہ  
 نصر بن صالح بن مرداس حلب کا بادشاہ ہو گیا جب ابن ملہم اور ناصر الدولہ مصر  
 میں پہنچی اوسجائی شمال بن صالح بن مرداس جو اونسوی پھلی مصر کو چلا گیا تھا اور حلب  
 کی سلطنت سی دست بردار ہو چکا تھا موافق بیان سابق کے موجود تھا مصر یوں نے  
 یہ عقلمندی کی کہ شمال بن صالح کو مہم حلب پر لشکر دیکر روانہ کیا اونسوی حلب پر اگر پہنچے  
 بہائی محمود کو ہنگام دیا اور شمال بن صالح بن مرداس دوسری دفع حلب کا حاکم درمیان  
 ماہ ربیع الاول ۲۷۰ ہجری کی سعادت طالع سے ہوا یہاں تک کہ ماہ ذیقعد ۲۷۰  
 ہجری میں درمیان حلب کی فوت ہو لیکن چونکہ بروقت مرنی کی یہ وصیت کر گیا تھا  
 کہ میری بیٹی میرا بہائی عطیہ نامی جو رجبہ کو چلا گیا تھا نالک ملک اور سلطنت کا  
 ہو اسلمی عطیہ مذکور رجبہ سے آیا اور حلب پر حکومت کرنی لگا اس اثنا میں محمود بن  
 شبل الدولہ جو اپنی چچا شمال کے مقابل ہونی سے حلب کی حکومت چھوڑ کر بہاگ کر  
 جران میں جا بسا تھا جب اوسکو یہ خبر پہنچی کہ شمال مر گیا اور عطیہ حلب کا بادشاہ ہوا  
 اونسوی لشکر واسطی جنگ کی آمادہ کیا اور حلب پر اگر اپنی چچا عطیہ کو شکست دے  
 عطیہ نے یہ چالاکی کی کہ رقبہ کی طرف کوچ کر کی اوسپر قابض ہو گیا اوس بہتیمی  
 ناخلف فی وہ رقبہ ہی اوسکی پاس نہ چھوڑی دیان سے ہے اوسکو لکھاں دیا نہ  
 اسکی وہ روگم گیا اور قسطنطنیہ میں جا کر رہنے لگا یہاں تک کہ زمین وفات

یامنی اور محمد اس نصر صالح بن مروان درمیاں ماہ رمضان ۱۵۰ھ ہجری کی حلب  
کا ناسا ہو گیا پھر محمود بن سہر ارجح کو بھی لودیوں کی قصہ ہے درمیاں ۱۵۱ھ ہجری  
کی چڑھ لیا اور ماہ ذی الحجہ ۱۵۲ھ میں درمیاں سہر حلب کی وفات یامنی اسکی بعد  
سنانق بن محمود بن نصر صالح بن مروان حلب کا مالک ہوا وہ ۱۵۳ھ تک سلطنت  
کرتا رہا اس سے شرف الدولہ سلم بن قرلیق والی موصل سے جیسا کہ ہم الکی ذکر کر رہے  
گی ات اللہ تعالیٰ حلب لی لی۔ اسی سال بن یعقوب ۱۵۴ھ ہجری میں درمیاں بعد  
کی حسب الحکم قادری کے ایک محرم متعصم قنح اور حرج سب علویہیں حلفاء مصر کا  
لکھا گیا تھا اس محرم میں جماعت علویہیں اور قصاۃ اور جماعت فصلا دار اور  
الوعدہ اللہ بن النعمان فقیہ شیعہ کا نام لکھا گیا اور اسطورہ وہ محرم لکھا گیا کہ یہ وہ  
محرم ہے جسیر کو ابان حاسیہ سے لے کر ابی اس بات کی دی کہ معد بن اسماعیل بن  
عبد الرحمان بن سعید منسوب ہے طرف دیعان بن سعید کے حسی طرف فرقہ  
دیصامیہ منسوب ہے اور یہ بد مذہب یعنی مصور بن رارح حاکم لقب رکھتا ہی دنیا معد  
کا ہے وہ بنی اسماعیل کا وہ بنی عبد الرحمن بن سعید مدحبت کا تھا اور جو اسکی  
اگلی پلید و نایاک مثل لعنتہ اللہ علیہم وغیرہ کی ایسی کہ یہ الفاظ لکھی گئی اور لکھا کہ یہ  
لوگ خارج از نسب ہیں انکو اولاد علی بن ابیطالب کی نسب میں کچھ دخل نہیں ہے  
اور یہ لوگ چھوٹا دعویٰ نسب ہیں کرتے ہیں کہ ہم علی بن ابیطالب اولاد  
میں ہیں اور یہ لوگ بد مذہب معہ اپنی نزرگون کے جو اسی پہلی گد رمی ہیں  
کھاتر اور فاسق اور ظلم اور زندقہ اور ناسلم تہی ہمیشہ اسلام سے الکار کرتی  
رہی ہیں رتاں لوگوں نے مساح کیا اور شراب حواری درست و حواری سمجھا  
اور اسیا کو گالیں دیتی ہیں اور دعویٰ حداثی کا کرتی ہیں اس طرح کی باتیں  
اس محرم میں لکھی گئے نہیں سب عمارت اس محرم کی ہم چھوڑ دیتی ہیں یہ محرم



محضر بیع الاخر سنہ ہجری میں لکھا گیا تھا  
اب شروع ہوا سنہ ہجری

## بیان یہ مقتول ہونے قابوس کا

اب ہم وہ حالات بیان کرتے ہیں جو سنہ میں گزرے ہیں۔ واضح ہو کہ اسی سال میں  
بشس المعالی قابوس بن دشمیک بن زیاد مقتول ہوا تھا اس شخص کے مقتول  
ہو نیکا باعث یہ ہے کہ یہ اپنی مصاحبہ کے عفو جرایم میں سعی نکرتا تھا بلکہ آد  
گناہوں پر اون سے بہ تشدد پیش آتا تھا اور کبھی درگزر نہ کرتا اسلئے دفعۃً وہ سب  
(اسکی اطاعت سے لٹک گئے اور سب فی اسکا محاصرہ کر لیا) ہر چند وہ لوگ یہ  
چاہتی تھیں کہ اس کے بیٹے منوچہر بن قابوس کو تخت سلطنت پر بٹھلا دیں لیکن منوچہر  
جو جرجان میں رہتا تھا اولاً وہ بے اونکی ہر اہ تھا بعد اس تدبیر کے وہ اپنے  
باپ قابوس کے سات متفق ہو گیا اور قابوس مذکور قلعہ میں گوشہ نشین ہو کر خدا  
تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوا مگر شکر می آدمیوں نے جنہوں نے اس کے  
اطاعت چھوڑ دی تھی اسکا زندہ چھوڑ دینا مناسب نہاں کہ منوچہر سے پہلے اسکی باپ  
قتل کی درخواست کی منوچہر چپ ہو رہا کچھ اسکا جواب نہ دیا اسلئے وہ آدمی خود  
قابوس کے پاس گئے اور جو کچھ اسکی پاس اسباب و لباس وغیرہ تھا سب چھین لیا  
اور قابوس کو تنگی بدن باہر خیال چھوڑ آئے کہ بسبب ہونے پارچہ اور جامہ کے  
جاڑہ کہا کر بن مارے ہی جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قابوس مذکور مرد ہوشیار و مستط  
اور صاحب فضایل تھا ہر ایک بات لاطایل و گناہ کا مواخذہ جلد کرتا بند و بست عا  
ہیت کرتا عفو جرایم بہت کم کرتا اور علم نجوم وغیرہ بھی جانتا تھا اور شاعر بھی تھا۔ او  
اور اسی سال میں بادشاہ ترکستان کا ایک خان راہی ملک بقا ہوا اور اس کے بعد

بہائی اوسکا طعن حاس ماد سادہ ہو الیکر ایک حاس بہت اچھا تھا اور دیدار و  
ہی سے ملاحظہ رہتا تھا

## بیان یہ ہے وفات بھاء الدولہ کا

اسی سال میں دسویں تاریخ جماد الاخر کو بھاء الدولہ اولا نصر جانشاد میں عرصہ الدولہ  
س نو یہ سب مرض مرگی کے جیسا کہ اوسکی باب عرصہ الدولہ کو ہوا تھا تھرا جا  
میں فوت ہوا یہ ماد ستاہ عراق کا تھا اور عمر اوسکی سیالیس برس نو سہیلے کی ہوئی  
اور چوبیس برس اوسے سلطنت کی حب وہ فوت ہوا اوسکے بعد مینا اوسکا سلطان  
الدولہ التو تاج س بھاء الدولہ والی ملک ہوا اسی سال میں سلیمان س الحکم س  
سلیمان س بعد الر حاس الناصر قرطہ پر مستولی ہوا اسے اوسکی معیت خلافت کی  
اسی سال میں کے تھے جیسا کہ ہم بچلے ذکر کر چکیں میں درمیاں سہ ہجری کے حب وہ  
قرطہ پر مستولی ہو چکا اوسکے بعد مؤید ہشتام صر محقق نہ معلوم ہوئی کہ کیا ہوا اور  
قریب ہے کہ ہم اوسکے ظہور کی باب میں جو مورخوں نے نقل کیا ہے السار الدولہ تھا  
وکر کر مکی اس معدوم سہ لے میں ایک حکمت علی تھے حقیقت میں وہ معدوم نہوا تھا  
اور اسی سال میں قاضی ابوبکر س الماقلانی جسکا نام محمد س الطیب س محمد  
س حفصی تھا وفات پائی۔ اوسکا مکرہ کو مدہب الی الحسن اشعری کا رکھتا تھا اور  
اوسکی طریقہ اور مدہب کا مؤید اور مدگار تھا جابجہ بعد میں اوسی بہر کر بہت  
کتابیں علم کلام میں تصنیف کی ہیں اور ایسی مدہب کا یہ شخص رئیس ہے اور ست  
ماقلانی کے سب جیسی ماقلانی ہے یہ سبت سادہ ہے جسکا کہ صنعالی  
اب ہم وہ حال لکھتے ہیں جو سہ ہجری میں گذر رہی  
واضح ہو کہ بیکر الدولہ محمود نے اسی سال میں عود کر کی ہندوستان کی طرف کوچ  
کیا اور تمام شہروں میں ہندوستان میں پرا اور حوب لڑا اور جیند تھر فتح کر کی بہت

بہت سال غنیمت جو اسکی ہات آیا تھا معاہدہ اسکی غزنہ کو مراجعت کی اسی سال میں غارتگران بنی عامریے شورش اور فساد برپا کر کے سواد کو قہ پر لوٹ کی ارادہ پر جا پڑے اثناء لوٹ اور فساد میں اونکے سر پر شکر آہنچا آونین کی مقتول ہوئے اور کچھ قید ہوئے۔ اور اسی سال میں ابو الحسن علی ابن سعید الاصلطری جو کہ ایک شیخ مشایخ معتزلہ سے تھا فوت ہوا اسکی عمر اسی برس سے زیادہ تھی

## اب شروع ہوا شہید ہجری

اس سال میں لڑائی درمیان ابی الحسن علی بن مزید الاسدی اور درمیان مصر اور حسان۔ اور نہبان۔ اور طراد کے ہوئی تھی یہ چاروں شخص دبیس کے اولاد میں کے ہیں آخر انجام ان لڑائیوں کا یہ ہوا کہ مصر بن دبیس نے ابو الحسن بن مزید کا سامنا کر کے اسکو بہکایا اور اسکے کہوڑوں پر اور سو اون پر بن دبیس غالب آیا اور مال اسکا سب اسکی قبضہ میں ہو گیا۔ اور ابو الحسن بلا ذیل کی طرف بہاگ گیا۔ اسی سال میں حافظ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمد و یہ بن نعیم الضی الطہانی المعروف بہ ابن الحاکم نیشاپوری نے وفات پائی۔ یہ شخص اپنی زمانہ میں درمیان محدثین کے امام تھا اور عہد میں اسنے ایسی کتابیں تالیف کیں ہیں کہ اسکے اول ایسی تالیف نہیں ہوئی اور طلب حدیث میں بھی بڑی محنت اسنے اوٹھائی اور مسافرت کی اور حدیث پڑھا پڑا اور اسکے اسنادوں کے تعداد دو ہزار ہے اور بہت کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ صحیحات اور امالی۔ اور فضائل شافعی اور اسکی باب کا عوف حاکم اسواسطے تھا کہ وہ نیشاپور کا قاضی تھا۔ اور اسی سال میں ایک گروہ عوام الناس شہر دینور نے اپنی شہر کی قاضی ابو القاسم یوسف بن احمد بن کچ فقیہ شافعی قاضی دینور کو سب اسکی کہ رعایا اوستی خالیف بہت رہتی تھی قتل کر ڈالا تھا یہ شخص بہت معتبر ہے

درمیاں مذمت کے اور اوسے بہت کتابیں تنسیب کر کی دیا و دس ایسا جمع کیا ہے  
اب شروع ہوا سال ۶۸۶ ہجری

میاں ہے فوت ہوئے مادیس کا معلوم رہے کہ اسی سال میں مادیس اس ميصو  
س یوسف بلکین س رسیری امیر افریقیہ کا فوت ہوا اوسکی بعد میا اوسکا سر  
س مادیس امارت افریقیہ کا والی ہوا اس لڑکی کی عمر آٹھ برس کی تھی اسکو  
ہی صلح اور قلبہ حاکم علوی سے پہنچ چکا ہے اوسکا لقب شرف الدولہ تھا یہ  
معرس مادیس وہ ہے جسے اہل مغرب کو مذہب امام مالک پر راہ گیتہ کر کی مالکی  
لوگوں کو ماد یا پہلی اس مذہب سے وہ لوگ مذہب امام الی حنیفہ کا رکھتی رہتے  
— اسی سال میں یمن الدولہ محمود نے مسہر موافق امینی عادت کے جنگ کی  
لیکن چونکہ رہما اوسکا ہلاک ہو گیا تھا اسلئے وہ مسہر امینی لشکر کے یابی میں جو  
سمندر سے سوتس بارتا تھا علطاں و حیان ہوا بہت آدمی اوسکی بہراہو یمن سے  
عرق ہو کر حان حق ہوئے اور حبشہ و راب ہی اوسمیں گرفتار رہا احرا کار ہٹا  
اوستیحات یا کر حراساں کو جلا گیا — اسی سال میں سلطان الدولہ من بہار الدولہ  
فی امینی نایب نواب فخر الملک الوعالب کو حوفاق کا صوبہ تمام معرول کیا اور سلخ  
ربیع الاول سنہ ۶۸۷ میں اسکو قتل بھی کیا اس نواب فخر الملک کی عمر ماؤن برس  
گیارہ مہینے کی تھی اور عراق پر یاسج برس جار مہینے جب روز حکومت اسے کی تھی  
اوسکی یاس جو مال اوسکی بات آیا تھا اوسمیں دس لاکھ استرقی و رخالص کی  
تھی یہ مال سوار لوٹ کہسوٹ کی لیے جو کہوں سلطان الدولہ کی بات آیا  
تھا اوسکو اولاً اسوار میں سے پکڑ کر سلطان الدولہ من بہار الدولہ ابو محمد الحسین  
س سہلان نے ایسا ویریا بعد ازاں اوستی یہہ سلوک کیا اسی سال میں ہ  
شریف الحسینی حیکا لقب رضیہ ہے یعنی محمد س الحسین س موسے س ابراہیم س موسے

موسے بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی ابن ا  
 ابیطالب علیہم السلام جو کہ معروف اور مشہور موسوی ہیں ملک بقاء کو تشریف  
 لیکن یہ صاحب شعر تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص علم نحو ابن سیرافی نحوی سے سیکھی تھے  
 ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابن السیرافی نے موافقی اپنی عادت کے اور بطریقہ تعلیم لڑکوں  
 کی انیس پوچھا کہ عمر کی علامت نصب کیا ہے رضی نے جواب دیا کہ بعض علمے علامت  
 نصب عمر ہے اور یہ حالت صبا کا ذکر ہے سیرافی نے نصب یہ فقہاء اب  
 کا ازادہ کیا تھا اور رضی نے نصب کی معنی بعض علمے ارادہ کیا یہ کہ عمر و بن العاص  
 کی طرف اشارہ کیا اور بعض علی کی طرف اشارہ کیا حاضرین مجلس یہ بات سنکر  
 اسکی تیزی ذہن کی قایل ہوئے اور تعجب کرنے لگے ولادت اونکی درمیان شہر  
 بغداد کی ۱۷۵ ہجری میں ہوئی تھی۔ اسی سال میں امام ابو حاتم احمد بن محمد بن  
 احمد الاسفرائینی امام شافعیوں کے فوت ہوئے اسکی عمر اٹھ برس چاند مہینے کی تھی  
 ۱۷۳ ہجری میں بغداد کو گئے اس فقیہ کی مجلس میں تین سو فقیہ سے زیادہ حاضر ہوا  
 کرتی تھے اور گروہ خلق اللہ کی بہت آتی تھی اور اسکی چند کتابیں تصنیف کی تھیں  
 درمیان مذہب کی ہیں۔ از انجملہ تعلیقہ الکبریٰ ہے اور یہ فقیہ رہنی والے  
 اسفرائین کی ہیں جو کہ ایک شہر خراسان میں درمیان نواحی نیشاپور کی بیچوں  
 بیچ راہ پر ہر جان کے واقعہ ہے

### اب شروع ہوا سال ۱۷۵ ہجری

اس سال میں یمن الدولہ محمود ہندوستان پر اپنی عادت کی موافق آیا اور کشمیر  
 اور قنوج لیکر گنگا کی کنارہ تک پہنچا اور چند شہر فتح کئے اور بہت مال لوٹ کا  
 اسکی بات آیا بعد فتح ہند کے مظفر و منصور ہو کر غزنہ کو مراجعت کر گیا  
 بیان ہی جاتی رہنی خلافت امویہ کا اندلس سے اور متفرق

۱۶  
 جو بجائی سلطانین اندلس کی اور اخبار ہی دولت علویہ کا انڈیشن  
 درمیاں اسی سال کے اندلس پر مسیحین باللہ یہ لڑی کے واسطے سلیمان سے الحاکم  
 میں سلیمان سے عبد الرحمن النضر الاموی حکم ایک شخص سیہ سالاروں میں سے  
 رہتا اور اسکو حیران العامری سے کہتے تھے لکھا کیونکہ وہ المودیک یاروں میں سے  
 رہتا جسکے سلیمان الاموی قرطبہ پر بادشاہ ہو گیا اور وقت حیران مذکور قرطبہ سے  
 نکلا اور اسکی ہر اہ ایک عامریوں کا تھا اور ایام میں سے سے حمود العلوی سستہ پرستوں  
 رہتا اور درمیاں سستہ اور اندلس کے گد رگاہ تھی اور اسکا بہائی قائم سے حمود حریر  
 حصری پر جو اندلس کی مصافات سے ہے حکومت کرتا تھا جسکے علی اس حمود سے  
 دیکھا کہ حیران کا ارادہ سلیمان سے لڑیکا سے وہ ہی سستہ سے حمود کر کی مائتہ رجا  
 ہوا اور اسکی ماس حیران وغیرہ اور تمام لوگ جو کہ سلیمان الاموی پر حروح کر کی آئی تھے  
 مجتمع ہو گئی اور بہت نام حلیہ موبد کا حال اور یہ یوستیدہ رہتا اور اس روز کہ سلیمان  
 اور اسکی حجی کا دیا قرطبہ پر مسلط ہوا اپنے سستہ بھری بن حسیا کہ دکر کیا گیا اور موبد  
 محل سے نکلا اور کسیکو اور اسکی حمر کی اطلاع نہ تھی اور حیران وغیرہ علی بن حمود العلوی  
 کی یاس درمیاں نہر کنت کے مجتمع ہوئے یہہ ہر درمیاں مرہ اور لحد کی واقع سے  
 یہہ اجتماع باغیوں کا سستہ بھری میں ہوا تھا۔ اور سب سے علی بن حمود العلوی کے  
 معیت کی مگر یہہ شرط تھی کہ اگر موبد الاموی کی شرط ہر ہوگی تو ہم سب اور اسکی مطیع  
 ہو جائیں گی اسے نام ایکی معیت کرتے ہیں۔ بعد وقوع معیت کے سلیمان پر جو قرطبہ  
 کا حاکم تھا ہڑائی کی اور او میں لڑائی شدید واقع ہوئی اس لڑائی میں سلیمان کو مد  
 شکست ہوئی اور وہ معہ امنی بہائی اور ماب اپنے حکم سے سلیمان سے عبد الرحمن  
 الناصر کی گد ر کر کی حاضر کیا گیا یہہ حکم ماب سلیمان مذکور کا سلطنت سے کو سستہ  
 ستیں ہو کر عبادت کیا کرتا تھا دیا کو جو ہڑ مٹھا تھا لحد سلیمان مذکور کی گد ر کر

## جائزہ خلاق امویہ اندلس

۱۷

ہونی کے لیے بن حمود قرطبہ پر سلطنت کرنی لگا وہ قرطبہ میں درمیان میں ہجری کی داخل  
ہوا تھا۔ علی بن حمود نے مع جلا دون کے محل شاہی کا قصد کیا اس واسطی کہ شاید المود  
وہاں دستیاب ہو لیکن ہرگز کچھ خبر نہ پائی پھر علی بن حمود نے سلیمان اور اسکے  
باپ اور بہائی کو قتل کر ڈالا۔ جسوقت کہ الحکم بن سلیمان کو واسطی قتل کے لائی  
علی بن حمود نے کہا کہ اسی پیر ضعیف تو نے المود کو قتل کیا ہے اسنے جواب دیا کہ قسم  
ہی خدا کی مینی اسے قتل نہیں کیا وہ جتنا جاگتا کہتا پیتا ہے یہ سنکر علی بن حمود  
نی اس کے قتل کی بہت جلدی کی تاکہ اسکی تقریر سے لوگوں پر یہ بات واضح نہ ہو  
جاوے کہ المود جیتا ہے اور لوگوں کے سامنے یہ بیان کیا کہ المود مر گیا اور لوگو  
کو بلا کر بیعت اپنی کروائی سب نے اسکی بیعت کی اور لقب المستول باللہ بالناصر باللہ  
مقرر ہوا۔ یہ علی بن حمود بیٹا ابی العیش مہمون کا ہے وہ بیٹا احمد بن علی کا وہ  
بیٹا ہے عبد اللہ بن عمر بن ادیس بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب  
کا۔ جب وہ خلیفہ ہو گیا اور مود بات نہ آیا اسوقت خیران اسکی اطاعت چھوڑ کر  
یعنی ہو بیٹھا کیونکہ اسنے اس طمع کے لئی اسکا سات دیا تھا کہ شاید المود محل شاہی  
قرطبہ میں سے مجبوس دستیاب ہو تاکہ اسکو پھر خلیفہ مقرر کری جبکہ وہ دستیاب  
نہوا اسوقت خیران نے مایوس ہو کر قرطبہ سے کوچ کیا اور یہ ارادہ کیا کہ کسی شخص  
کو اولاد بنی امیہ میں سے تالاش کروں تاکہ وہ بجای اس کے خلیفہ مقرر ہو چنانچہ ایک  
شخص اسکو بنی امیہ میں کالہ اسنے اسکی بیعت کی اور اسکا لقب مرقضی مقرر  
ہوا نام اسکا عبد الرحمن بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمن الناصر الاموی  
تھا۔ یہ شخص شہر جیان میں چھپا ہوا رہتا تھا اس عبد الرحمن مذکور کے  
پاس باشندگان شیطانیہ اور بنیہ۔ اور طوطوشہ مخالفین علی بن حمود کے  
سب جمع ہو گئے ابھی عبد الرحمن مذکور کا کچھ انتظام اور کار بانجام ہونی ہی



## جاناترہنا خلافت امویہ کا انداز ہے

یہاں ہمارے علی اس محمودی لشکر جمع کر کے او کی طرف حایک اقصہ کیا اور حکم دیا کہ لشکر تنہا  
 کی ماہر حیمہ کمری اور آب واسطے غسل کے حمام میں داخل ہوا تاکہ مہادہ ہو کر لشکر لیکر  
 حاوے اس ارادہ ہی میں تھا کہ حمام ہی میں ایک اوسکے غلام لے اوسکا کام تمام  
 کر دیا یہ قتل علی بن محمود کا آخر ماہ ذیقعدہ ۳۱۸ھ ہجری میں واقع ہوا جب یہ  
 لشکر می آدمیوں نے خربائی کہ بادشاہ مارا گیا سب ایسے ایسے گھر میں آئیں اوسکی  
 عمر اٹھتالیس برس کی تھی اور کل ایک برس بومہیہ اوسے سلطنت کی اوسکے لئے  
 اوسکا بہائی قاسم بن محمود متولی ہوا یہ ایسے بہائی علی سے تیس برس بڑا تھا اس  
 قاسم کا لقب ہاموں رکھا گیا اسے قرطبہ وغیرہ کی سالانہ ہجری تک سلطنت کی۔  
 بعد ازاں قاسم کو قرطبہ سے استسلیہ کو کوچ کر گیا اوسکے چچے اوسکے بہتیہ بچے س  
 علی بن محمود نے قرطبہ میں حروح کر کے لوگوں کو ورعلاں کر ایسی بیعت کروائی اور اسے  
 حیا کو ایسی عہدہ میں تخت خلافت سے طرف کر کے معاوت اختیار کی سب لے  
 اوسکی احاطت کی یہ واقعہ شروع حاد الاول ۳۱۸ھ ہجری کو ہوا اور بچے کا لقب  
 المعتلی تھا یہ قرطبہ ہی میں رہے لگا بہاں تک کہ حیا اوسکا القاسم استسلیہ  
 سے کوچ کر کے آیا اوسوف سیجے بن علی بن محمود قرطبہ سے نکل کر طرف مالقہ  
 اور حریہ الحصر می کی گیا، ماں حاکر اوسنے اوسیر قصہ کر لیا یہ واقعہ ماہ ذیقعدہ  
 ۳۱۸ھ ہجری میں ہوا اور اسی تاریخ کو قاسم بن محمود قرطبہ میں داخل ہوا جو مکہ تمام  
 ماستدگاں قرطبہ اوسے لے ہو گئے تھے اسلی بارادہ جنگ اوسے میں آئے  
 اور ایک بہاری لڑائی واقع ہوئی یہ لڑائی کبہ اور بجاس رور تک رہی انجام کار  
 قرطبہ کی فتح ہوئی اور قاسم کو تنہا میں رہے دیا قرطبہ سے لکال دیا جب کہ قاسم  
 بن محمود کو شکست ہوئی اور لشکر اوسکا منفر ہو گیا تب وہ شریش کو گیا مگر  
 اوسکی بہتیہ بچے بن علی بن محمود نے اوسکا بہا بھوڑا ایسے حیا قاسم بن محمود کو مگر

## جائتا رہنا خلافت امویہ کا اندلس ہے

۱۹

پھر کربہ کیا یہاں تک کہ قیہ خانہ ہی میں مر گیا بعد وفات یحییٰ کے اونے وفات پائی تھی بعد وقوع اس واقعہ کے باشندگان اشبیلیہ <sup>نقلیہ</sup> ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد الخمر کو اپنا سردار مقرر کر لیا اور اطاعت قاسم اور اسکے بہتیجے یحییٰ کی چوڑ دی قاسم بن محمود کی ولایت قرطبہ پر تا وقت گرفتار ہونے اور محبوس ہونے کے تین برس چند مہینے بن اور قید میں مرنے تک تاسلہ ہجری کے رہا اور بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ پھر اہل قرطبہ نے ایک شخص کو جو بنی امیہ سے تھا یعنی عبد الرحمان بن ہشام بن عبد البر بن عبد الرحمان الناصر کو سردار اور حاکم مقرر کر لیا اس عبد الرحمان کا لقب المستظهر باللہ ہوا یہ شخص المہدی محمد بن ہشام کا بہائی ہے رمضان شریف میں اسکی بیعت کی گئی اور ذیقعدہ میں اسکو قتل کیا یہ سب واردات <sup>سلسلہ</sup> ہجری میں واقع ہوئی۔ جبکہ المستظهر مقتول ہو چکا اسوقت محمد بن عبد الرحمان بن عبید اللہ بن عبد الرحمان الناصر کی بیعت خلافت کی گئی اسکا لقب المستکفی مقرر ہوا۔ بعد ایک برس اور چار مہینے کے مستکفی مذکور بیعت سے خلع ہوا اسلئے وہ خجل ہو کر بہاگا اور راہ میں زہر کھا کر مر گیا اسکے بعد اہل قرطبہ نے یحییٰ بن علی بن حمود العلوی کے اطاعت اختیار کی اسکی نام کا خطبہ مالتقہ میں پڑا جایا کرتا تھا مگر <sup>سلسلہ</sup> ہجری میں سب بغی ہو گئے اور یحییٰ مذکور اسی حال پر نہت تک رہا پھر مالتقہ سے قرمونہ کی طرف گیا اور وہاں جا کر اشبیلیہ کا محاصرہ کر لیا قاضی ابی القاسم بن عباد کی سوار تھکی کہہ او میں نے کہات لکا کر چپ گئے یحییٰ اونے لڑنے کے واسطے نکلا اور معرکہ میں خود مقتول ہوا یہ واقعہ یعنی قتل ہونا یحییٰ مذکور کا ماہ محرم <sup>سلسلہ</sup> ہجری میں واقع ہوا تھا۔ جبکہ یحییٰ مذکور کی اطاعت اہل قرطبہ نے چوڑ دی تھی جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں تب اونہوں نے ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر الاموی کی بیعت کی اور المحدث باللہ اسکا لقب رکھا گیا یہ بیعت <sup>سلسلہ</sup> ہجری میں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا

## جائزہ باختلاف امویہ کا اندلس سے

۲

کی گئی تھی اور اسکے ایام دولت میں بہت فتنہ اور سادائیل اندلس سے واقع ہوئی تھی اگر وہ  
سب دکر کئی جاتے تو کلام بڑھا ماہیاں تک کہ تمام مدد کی بھی سستہ بھری میں صلح معیت  
کی گئی۔ بہر ماستدگان قرطہ نے بعد ہشام کے ایک اور شخص اولاد عبد الرحمن الناصر  
کہڑا کیا جسکا اسمیہ نام تھا جسکے وہ لوگ اسمیہ کو ماستادہ کر لی لگے اور ہوں لے کہا کہ ہم  
ڈرتے ہیں اب اسکو کہ تو قتل کیا جاویے کیونکہ سعادت تنہا رہے حادہ اس سے اسی می اسمیہ  
حاتی رہی ہے اس شخص نے کہا کہ ملائے جو ہو لی ہو سو ہو تم آج میری معیت کر لو اور کل گم  
جا ہو محکا مار ڈالنا اسکا مد ولست اور انتقام امر تا سور ہو لے۔ یا یا ہتا کہ معقودہ الحمر  
ہو گیا حد احوالے کہاں جا چیا بہر اسکی حزنہ آئی جب یہ حال وقوع میں آیا تب رؤساء  
انصار اور ماستدگان اندلس کے حبس آئی جسکے حومات تھرا آیا وہ اسے دالیا اور  
ایسمیں اندلس کے حصے لگائی مثل ملوک طوائف کی مدین تفصیل لگائی گئے۔ کہ قرطہ  
مر الوالحس میں جو ہرنے ایمانہ کر لیا نہ محس و ر را دولت عام یہ سے تنہا یہ اسی حال  
ما وقت۔ فات بے مشہد تک اسیر مصرف رہا بعد اسکے مرے کے اسکا بیٹا الو الو لید  
محمد میں جو قرطہ کی ریاست کرتا رہا۔ اور اسمیلہ پر وہان کا قاصی ابو القاسم محمد من  
اسماعیل میں عباد اللہ جو کہ اولاد لعمان میں المدبر سے ہے متصرف ہو گیا جسکے سلطنت  
اندلس کی اسمیں لوگوں نے تقسیم کر لی اور ہر ایک مد اسے سرداری کر لے لگا بعد ایک  
راہ کے یہ حرم متھور ہوئی کہ الموبد ہشام میں الحکم جو معقودہ الخبز تھا وہ ظاہر ہوا ہے اور  
وہ قلعہ رباح تک آہیجا ہے اور وہان کے ماستدوں نے اسکی اطاعت مطور کر لی  
ہے یہ حرم سر اس عمارت الموبد کو لکھا کہ تم اسمیلہ میں آؤ جنانچہ وہ اسمیلہ  
کو گیا وہ اسکی عدت کی لئی کہڑا ہوا اور تمام سلاطین اندلس کو لکھا کہ اسکی عدت  
کر و اکثر وں لے اس لیا اور خطبہ بھی اسکے نام کا پڑا گیا اور تجدید معیت بہر اسکی مد  
محرم شستہ بھری میں ہوئی اسی اتار میں المعتمد میں عباد والی ہوا اور اسے یہ

## جاناتا رہنا خلافت امویہ کا اندلس ہے

۲۱

یہ ظاہر کیا کہ المودیر گیا ہے یہ وہ نہیں ہے اور یہ سچ ہے کیونکہ جس روز سے مودیر مفتوح  
 الخیر ہوا تھا اس روز سے یعنی شہد بھری تک جیسا کہ اوپر ذکر کر چکی ہیں یہ اس کی خبر  
 نہ آئی تھی اور یہ بات جو ظاہر کی گئی تھی کہ مودیر پہر کر ظاہر ہوا یہ جعل سازی اور ٹکرو  
 حیلہ ابن عباد کا تھا اور بطلیوس شہر پر مسمیٰ بنا پورا ایک جوان عامری حاکم ہو گیا تھا  
 اس بنا پور کا لقب منصور تھا بعد اوسکے ریاست اس شہر کی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن  
 مسلم کو پہنچی جو بنام ابن الافطس مشہور تھا۔ یہ محمد مذکور مظهر لقب رکھتا تھا اور اصل  
 ابن افطس مذکور کی ملک بربر کی شہر کناسہ سے ہے مگر اوس کا باپ اندلس میں پیدا ہوا تھا  
 ۔ جبکہ محمد مذکور نے وفات پائی اوسکے بعد ملک بطلیوس اوسکے بیٹے عمر بن محمد کو پہنچا  
 اور لقب اوس کا متوکل مقرر ہوا اور سلطنت اوسکی وسیع ہو گئی اور معہ اپنے دو تو  
 بیٹوں کے مظلوم ہو کر مقتول ہوا اوس تغلب بن جوامیر المسلمین یوسف بن تاشغیر  
 نے اندلس پر کیا تھا اوسکے دو بیٹے جو اوسکے ہمراہ مقتول ہوئے ایک فضل دوسرا  
 عباس تھا۔ اور شہر طلیطلہ پر بن نعیم سلطنت کرنے لگا پہر وہ شہر اسماعیل بن  
 عبد الرحمن بن عامر بن ذی النون کے قبضہ میں آگیا اوس کا لقب الطافر بچول اللہ مقرر ہوا  
 اوسکی اصل ملک بربر کی ہے بعد اوسکے بیٹا اوس کا بیٹے بن اسماعیل بادشاہ ہوا اویسے  
 قرطبیہ نے درمیان شہد بھری کے طلیطلہ لی لی اور وہ بلنسیہ میں جا کر  
 مقیم ہوا یہاں تک کہ قاضی ابن حجاج الاصف نے اوسکو قتل کیا۔ اور شہر قرطہ  
 اور کہاٹی بلند یعنی نضر اعلیٰ یہ مندر بن بھیجی کی قبضہ میں آئی بعد ازاں سر قسطامہ  
 اپنی مصافات کے اوسکے بیٹے یحییٰ ابن مندر کے قبضہ میں ہو گئی۔ یہ سلیمان ابن  
 احمد بن محمد بن ہود الجذعی قابض ہوا اور مستعین باللہ اوس کا لقب ہوا۔ بعد ازاں  
 اوسکے بیٹے احمد بن سلیمان بن احمد کے تصرف میں رہی اوسکے بعد اوس کا بیٹا عبد  
 بن احمد تصرف ہوا۔ اوسکے بعد بیٹا اوس کا احمد بن عبد الملک والی ہوا اور

## جاتا رہنا خلافت امویہ کا اندلس ہے

۲۲

اور مستصر باللہ لقب ہوا اس شخص پر او کی ایام دولت مقطع ہو گئی اور تھکاوٹ کی سب  
 ملتیں کی ہو گئی اور تھکاوٹ پوشہ بر لب عامری مسلط ہو گیا اور فلسفہ منصور الوالحس  
 عبد العزیز معاویہ حکومت کرتا تھا پہر اپنی سلطنت میں مرتبہ ہی طالی لحدار ان یثیا او  
 محمد بن عبد العزیز بادشاہ ہوا لحدار ان عبد ربہ دانا دما موتوں میں دی النوں کا مسلط ہوا  
 اور محمد بن عبد العزیز سے درمیاں تشدد بھری کے ملک لیے لیا۔ اور مسہلہ پر  
 عمودس اریں بادشاہ ہوا اسکی اصل ملک ربہ کی ہے۔ اور دانیہ اور حریر پہر موافق  
 س الحسین س محابذ العامری کے قصہ میں تھی۔ اور مرسیہ پر جو طاهر قاص ہو  
 اور امیں سے الی عبد الرحمان کے قصہ میں رہا یہاں تک کہ او سے معتصد س عبادے  
 لے لیا مگر وہاں کے ناب نے او سکا عصیاں کیا اور او سے لعی ہو گئے پہر ملتیں کے  
 ریاست ہو گئی۔ اور میراں پر حیراں العامری مسلط ہو گیا لحدار ان رہیہ عامری مسلط  
 ہوا او سے اپنی سلطنت بڑبالی شاطہ تک لیکن وہ مارا گیا اور سلطنت او سکی منصور  
 عبد العزیز بن عبد الرحمان س الی عامر کے نفوذ میں آئی پہر وہ ریاست بھی مستقل ہو  
 ملتیں کی ہو گئی۔ اور مالتہ بر اولاد علی س حمود العلوی کی مالک ہو مٹھی ہیئتہ او کی  
 ریاست او میں رہی اور علویں کے نام کے خطہ پہرے حالتے تھے یہاں تک کہ او سے  
 بادیس س حوس والی عرناطہ لے سلطنت جہین لی۔ اور ملک عرناطہ میں حوس س  
 الس الصہاحی سلطنت کرتا تھا یہہ حال سلطنت اندلس کا ہو گیا اور اسطرح کا تقرقہ  
 یز گیا اولاد صہاحی امیہ کے وقتیں مجتمع تھے۔ اس حال کو الوطاک عبہ الجبار نے  
 کہ کہ معروف سام متنی الاملسی ہے اور وہ ماستندہ حریرہ شقر کا ہے بہت ارستہ  
 کر کے ایک کتاب مسمی ارجو رہ میں جو او سکی نصیف سے ہے لکھا ہے اس کتاب میں  
 کئی مں اکثر علوم کے ہیں اور او میں کہہ تواریج ہی لکھی ہے جس میں سلطنت اندلس کے  
 متفرق ہونے کا حال بخوبی لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ جسکے رؤسا قرطہ لے دیکھا کہ

## جائزہ بنا خلافت امویہ کا اندلس ہے

۳۳

کہ امور ریاست میں اضطراب آگیا اور اطاعت کی صورت جاتی رہی بلکہ خوف تہلکہ اور غدر کا ہے تب اونہوں نے کسی کو حاکم بنانے کی تدبیر کی اسلٹی ایک پیر مرد کو جو آل جوہر سے بڑا استوار اور اہل تدبیر تھا سردار بنایا اور اوسکے بعد ابو الولید اوسکے بیٹے کو سردار مقرر کیا وہ انتظام اور استوار می میں اپنی راسی کے تابع تھا اسی سبب سے بہت ظلم اوسنے کئے اور یہ حال ہو گیا کہ حبس طوف وہ گیا گویا ایک بلا نازل ہوئی۔ اور قعر اعلیٰ پر بٹنے کہا ٹی بلند پر منذر قابض ہو گیا بعد اوسکے ابن ہود کے قبضہ میں رہی جیسا کہ آگے ذکر ہو گا انشا اللہ تعالیٰ۔ اور ابن یعیش نے درمیان شھر طبطکہ کے فساد برپا کیا اور ابن ذی النون نے اوسکی سلطنت کی بنیاد ڈالنی شروع کی۔ اور بطلیوس میں سا بور سے ملک ستانی کی ابتدا ہوئی بعد اوسکے ابن الابطش نے قبضہ کیا۔ اور استبیلہ میں اولاد کلکی نے بہت فتنہ اور فساد پیدا کئی۔ اور غرناطہ میں حبوس نے سر خودی اختیار کی اوسکے بعد بیٹے اوسکے بادیس نے حکومت کی بنیاد جمائی۔ اور اولاد معن کی مرتبہ پر برضا رعایا مسلط ہو گئی اور بلاد مشرق میں چند جوان عامری چہرہ آئے از انجملہ ایک کا نام خیران ہے اور ایک زہیر اور ایک جوان لبیب نامی تھا اونہیں میں سے مجاہد اللیب ہی ہے اور بادشاہ لنگر گاہ دانہ پر لنگر ڈال کر میدان رزم گرم کر کی سردانیہ تک لڑتا ہوا چلا گیا صقالیوں نے واسطی ابن ابی عامر کے ساتھ لیبیہ بنیاد حکومت کی ڈالی یہ رہنے والے بلنس کے تھے اور آل طاہر نے مرسیہ پر غلبہ کیا اور شھر البنت پر آل قاسم حاکم ہو گئی اور ابن ازین اوسکے ہمسایہ نے سہلہ پر حکومت کی اسی طرح سے انکی اولاد یہی حکومت اونکے پیچھے کرتے رہے

\*

صقالیہ ایک گروہ ہے اون آدمیوں کی جنکی حد مملکت کی بلاد خزاور بلغراور قسطنطنیہ متعلق ہے

## بیان ہی اون حوادث کا جو سوار اوس حادثہ اور بد انتظامی کے واقع ہوئی

اسی سال میں بچے شدہ میں ایک گروہ شیوں کا درمیاں امر لقیہ کے قتل کیا گیا اور ڈوموڈ ڈوموڈ کر لعد مالاش سیار حو تخص شیعہ دستیاب ہوا وہ طعمہ تیج میدریج ہوا سب اوسکا یہہ ہتا کہ مہس نادیس ایک دفعہ قبر و آن میں سوار ہوا اوسکے سامنے ایک جماعت گد رمی اوسے کہے یہ پوچھا کہ یہہ کون لوگ ہیں کیسے کہہ یا کہ یہہ راضی ہیں شیخیں کو گالیاں دیتے ہیں یہہ سکر مہر نے کہا کہ ابو مکر اور مکر ہے خذار اسی ہوا اور یہہ لوگ ست شیخیں کرتے ہیں اوسکا ذرا سا ہی استارہ کرنا ہتا کہ چاروں طرف سے لوگوں نے ایک فتنہ برپا کیا کیونکہ اوسکو لوٹ لے کی طمع داسکی تھی صرف بادشاہ کے حو امان استارہ سے کہ تھی

### اب شروع ہوا شتہ ہجری

اس سال میں طعان حان بادشاہ ترکستان کا موت ہوا ہتا تھر ترکستان کا شہر ہے حب طعان حان بیمار ہوا مخالفین نے چار طرف سے اوس پر هجوم کیا لیکن یہ محمد سے ہجری کی چھین اور ترکستان اور خطایہ نام اطراف کے سکروں نے اوسکے قہر پر چڑائی کی حب طعان حان نے بہہ دیکھا فی الفور حباب مارمی بن مین مصمون النجا کی کہ اسی چودہ دگما محکم اب تو معاف کر اور صحت عنایت کر تاکہ میں ان سے لڑوں پہر تو چاہی سو کرما یہہ دعا قبول ہوئی اور وہ اچھا ہو گیا اور اسے میدان کے لڑنے والے حوان تیں لاکہ کے قریب جمع کر کی اوالکا مقابلہ کیا اور سیکو جاگیر ادولا لاکہ سے زیادہ محالفین کے آدمی طعمہ تیج میدریج کئی اور ایک لاکہ آدمی قید کر لایا اور بہت مال لوٹ کر لایا اور فتح پاکر ہلا ساعوں کو مر اجعت کی لعد وہاں کے یہہ بھی کے وفات پائی یہہ شخص بہت عادل اور دیندار آدمی ہتا۔ کیا حو اس تخص کا حال شتابہ قصہ سعد



## وفات مہذب الدولہ

۲۵

سعد بن معاذ انصاری کے ہوا جو کہ غزوہ خندق میں اس پر گزرا تھا وہ یہہ ہے کہ بروز جنگ خندق جب کہ وہ زخمی ہوا تب اس نے خدا سے سوال کیا کہ اے خدا تعالیٰ مجھ کو نبی قریش کی لڑائی کے دیکھنے تک زندہ رکھ چنانچہ وہ زخم پر گیا اور وہ یہاں تک اچھا رہا کہ رسول نبی قریش کی لڑائی سے اور اس کے گرفتار کرنے سے فراغت پا چکے تب وہ زخم سعد کا پر ہیٹ گیا اور اسی بیماری میں وہ مر گئے۔ جب کہ طغان خان مرچکی تب اس کا بہائی ابو طغان ارسلان خان بادشاہ ہوا

بیان ہے وفات مہذب الدولہ والی بطیحہ کا کہ اسی سال میں درمیان ماہ جماد الاول کے مہذب الدولہ ابو الحسن ابن علی بن نصر نے انتقال کیا پیدائش اس کی درمیان سترہ ہجری کے ہوئی یہہ وہی شخص ہے جس کے پاس قادر بہاگ کر جا چھا تھا اور باعث اس کے مرنے کا یہہ ہوا کہ اس نے اپنے بازو کی فصہ لی ہتی اسے اولاً ورم ہوا بعد ازاں وہ مرض پڑتا چلا گیا جب مرنے لگا تب اس کے بہانچہ مہذب الدولہ (یعنی ابو محمد عبداللہ بن بنی) نے تاخت لاکر احمد بن مہذب الدولہ اس کے بیٹے کو پکڑ لیا اس کی زندگی ہی میں یہہ غدر چھا ہر چند کہ اس کو خبر کی گئی کہ اس طرح کا حال آپ کے فرزند ارحم بن پر گزرا لیکن مہذب الدولہ نے کہا کہ اب میں اس حال میں یعنی حالت تراع میں ہوں کیا کروں کہہ کر نہیں سکتا دوسرے روز صبح کو مر گیا اور ابو محمد بہانچہ مہذب الدولہ کو مذکور کا ریاست کا والی ہوا اس نے مہذب الدولہ کے بیٹے کو بہت سخت مارا اس مارے تین دن کے بعد وہ بھی مر گیا۔ پھر ابو محمد کے گلے میں خناق کی بیماری ہوئی وہ اسی بیماری سے فوت ہوا اس کی ریاست کو تین مہینے بھی پورے نہ ہوئے تھے۔ بعد اس کے حسین بن بکر الشراہی بطیحہ کا والی ہوا یہہ شخص مہذب الدولہ کے خواصوں میں سے تھا پھر اس کو بھی سلطان الدولہ نے درمیان سترہ ہجری کے گرفتار کیا اور اپنی طرف سے سلطان الدولہ نے صدقہ بن فارس المازنی کی بطیحہ

## وفات محمد بن الدولہ

۲۶

یہ بھتیجا وہ اوسے مسلط ہو گیا۔ اور اسی سال میں علی بن مرید الاسدی نے بھی وفات پائی اوسکے بعد بیٹا اوسکا دمشق میں علی بن مرید اسر ہوا۔ اور اسی سال میں ریاست دمشق کی بعد اوسے سست ہو گئی اور عوام نے طبع کی اور بیماری و معسہدوں سے جمع ہو کر خوب مال لوٹے۔ اور اسی سال میں سلطان الدولہ نے بعد اوس میں جا کر یا عین وقت ہمارے ڈھول بجائی اوسکا دادا ابھی عیسیٰ الدولہ ایسا کہہ کرتا تھا لیکن تین وقت بعد میں لغارہ کھتا تھا

## اب شروع ہوا سال ۹۰۰ ہجری

اس سال میں یمن الدولہ نے مدد و ستان پر اپنے موافق عادات کے جنگ کی اولے قتل کر کے اہل کوٹ لے اور فتح کرنے کے طرف سرہ کے مظفر و منصور ہو کر جو د کیا۔ اور اسی سال میں عتہ العیسیٰ سعید الحافظ المصری صاحب کتاب المونک اور کتاب الخلف کا موت ہوا

## اب شروع ہوا سال ۹۰۱ ہجری

اس سال میں دناہ بن سائق التمری والی حراں کا مر گیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سبب اس دناہ بادشاہ ہوا

## اب شروع ہوا سال ۹۰۲ ہجری

اس سال میں ستامبوس تاریخ سوال کو الحاکم ناصر اللہ ابو علی منصور بن العزیز مالک غلو حاکم مصر معقود الخمر ہو گیا تھا حال اوسکے گم ہونے کا یہ ہے کہ ایک شب کو موافق امر رسم و عادات کے وہ گشت کرتا پھر تا تھا تمام رات بیدار کیا صبح کو قر العفای تک یہی اور صلو اس کی مسرق کی جانب کو حلا اوسکے ہمراہ دو آدمی تھے ایک آدمی کو ایک جماعت عرب کے ہمراہ روانہ کر دیا تاکہ اونکو دناہ بھیجا دے یہاں اوسکے واسطے بیت المال جوڑا ہے تہوڑے عرصہ میں دوسرا ہمراہی بھی آیا اور اسے کہا کہ محکو الحاکم خیمہ پر اور معصی

## مالک ہو جانا مشرف الدولہ کا عراق پر

۲۷

کے پاس بھی چوڑ کر آگے چلے گئے تھے یہ حال سنکر ایک گروہ اوسکا حال دریافت کرنے کے لئے نکلا حلوآن کے پاس الحاکم کا کہہ پایا اوسکے ایک بات پر تلوار کا ہات پڑا ہوا تھا زین اور جام اوسپر نہ تھا اوسکے کہوچ کے درپے ہوئے تب اونہوں نے کپڑے الحاکم کے پائے اوسوقت اونکو یقین ہوا کہ حاکم بالضرور مقتول ہوا اسمین کچھ شک نہیں اور سبب اوسکی مقتول ہونے کا یہ ہے کہ اوسنے اپنی بہن کو چڑکا تھا وہ بعضہ جلد سے مل گئی اور اونکو اوسکے قتل کے واسطے آمادہ کیا عمر الحاکم کی پچیس برس نو مہینے کی تھی اور پچیس برس چند ایام ریاست کی یہ شخص سخی اور خون ریز آدمی تھا اور افعال متناقضہ بھی اوسے صادر ہوتے تھے یعنی اوسکی بات کا کچھ ٹھکانا نہ تھا کبھی ایک شے کا حکم کرتا تھا اور کبھی اوسکو منع کرتا تھا۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا الطاہر لاغزادین اللہ ابو الحسن علی بن منصور الحاکم بامر اللہ مسند نشین ہوا اوسکی خلافت کی بیعت ساتوین روز بعد قتل الحاکم کے ہوئی تھی وہ اوسوقت بچہ تھا بعد مسند نشینی کے بلاد مصر اور شام کو خطا لکھے گئے کہ اوسکے نام کی بیعت لی جا دیے بعد اوسکے چچی اوسکی یعنی بہن الحاکم کی نے جسکا نام ست الملک تھا لوگوں کو جمع کر کے اوسنے وعدہ احسان کا کیا اور خوش خلق اور اکرام سے پیش آئی اور تمام امور ریاست کے ترتیب کئی اور انتظام اور سیاست ملک میں خود مصروف رہتی تھی اوسکا خوف لوگوں کے دلوں پر بہت بیٹھ گیا تھا بعد اپنی بہائی کے مرنے کے چار برس حکومت کر کے مری

بیان ہے مالک ہو جانا مشرف الدولہ بن بہار الدولہ بن نہ  
عصف الدولہ کا عراق پر

اسی سال میں درمیان ماہ ذی الحجہ کے شہر بغداد میں سلطان الدولہ پر تمام لشکر نے غل مچا کر حملہ کیا اوسنے ارادہ کیا کہ واسطہ کی طرف چلا جاؤن لشکر نے کہا کہ یا تو ہمارے سات اپنے بیٹے کو کرو۔ اور یا اپنے بہائی مشرف الدولہ کو۔ اوسنے اپنے بہائی

## مالک ہو جانا مشرف الدولہ کا عراق پر

۲۸

مشرف الدولہ کو عراق پر ایسا قائم مقام کیا اور خود بعد ازیں اہوار کی طرف چلا گیا اور راہ  
 میں اس سبھان کو اسناد و بر مالیا یہ امر مشرف الدولہ کو ناگوار گذرا اسلئے سلطان الدولہ  
 نے اسے وریہ اس سبھان کو بہہ کہہ بھیجا کہ میرے بہائی مشرف الدولہ کو عراق سے  
 نکال دے ورنہ حسب الحکم اوسکی طرف گیا اور دونوں میں لڑائی ہوئی شروع ہوئی آخر کار  
 اس سبھان محالہ حرائی گرفتار ہوا۔ سلطان الدولہ نے جو یہ حرمی سست ہو گیا  
 اور اہوار کی طرف چار سو سوار اپنے ہمراہ لیکر چلا گیا۔ اور مشرف الدولہ اس بہار الدولہ  
 ملک عراق میں سے تھل ہو بیٹا اوسے سلطان الدولہ خطہ موقوف کر دیا اور مشرف الدولہ کا  
 خطہ آخر حرم میں شروع ہو گیا۔ اسی سال میں معتد الدولہ قرواٹس نے اپنے دو  
 کورمیاں موصل کے گرفتار کر کے قاسم معری کے پاس بھیج دیا تھا مگر یہ۔ نظر حرم عروج  
 و مار کر رہائی دی اسی معرکہ میں سلیمان اس فہد ہی گرفتار ہوا بہا۔ حال اس فہد کا  
 یہ ہے کہ اوسے لڑکیں میں درمیاں بعد اذ کے سلسلے صالی کے بر ورتن یا ہی بعد ازاں  
 موصل کو گیا مقلد بن المسیب والد قرواٹس کی خدمت میں رہا یہ دیہات قرواٹس کا  
 ماظر ہو کر ماسد گاہاں اوس دیہات پر بہت ظلم کرے لگا جیسا مجھ اسی باعث سے وہ  
 سلطان قرواٹس کے معنوں میں داخل ہوا اور سیاست مقتول ہوا اسی کا ذکر  
 ان کرم متاع لے اسے استعار میں کیا ہے۔ اسی سال میں غریب ابن معن اور دینر  
 بن علی بن مرید نے مجتمع ہو کر بغداد میں ہنگامہ ارا امید اں جنگ کے قرواٹس سے  
 ہوئی اوس لڑائیں سلطان قرواٹس کو شکست ہوئی پھر اس بل جل کے نوا  
 نے جو زیر حکم قرواٹس کے تھی سلطان قرواٹس کے عاملوں پر دست تقدی دراز  
 کیا سلطان قرواٹس نے یہ سور استظامی دیکھ کر مناسب وقت صلح کا ہو جانا سمجھ کر  
 حاب محالہ کو کہلا بھیجا کہ اب لڑائی کو حالی دو مجھکو صلح کرنی منظور ہے اور  
 اور یہ امر بہتر ہے اور اسی سال میں موافق حکایت اس اتیر کے درمیان ماہ ربیع الآخر

## بیان ہے خسارِ مین کا

۲۹

کے ایک ہی حادثہ گذر کہ افریقیہ میں ایک بلی درمیان آسمان کے گرجتی ہوئی اور گرج گراتی نمودار ہوئی اس میں رعد اور برق کی آواز تھی اوس بلی سے بہتر بہت بریہ وہ بہتر جس کے لڑکا جان بچتی ہوا (یہ عجائبات سے ہے)

### اب شروع ہوا اس کے ہجری

اس سال میں صدقہ بن قاری المازنی امیر بطیمہ کا راہی ملک بقا ہوا بجائی ادیس کے ابو نصر شیراز بن الحسن بن مروان گدی نشین ہوا اس کے رئیس ہونے سے راہوں میں قطاع الطرق وغیرہ سے نجات ہو گئی تھی۔ اور اسی سال میں علی بن ہلال خوشنویس جو کہ معروف ابن البواب اور مشہور خوشنویس تھا مر گیا بعض کہتے ہیں کہ وہ سلسلہ میں فوت ہوا ہے ہر کیف یہ شخص عالم تھا اور جامع مدینہ میں درمیان بغداد کے قصہ کہا کرتا تھا اور اوسکو ابن السطری بھی کہتے تھے کیونکہ پاپ اوسکا دربان تھا اور دربانوں کا قاعدہ ہے کہ وہ پردہ سے لگے رہتے ہیں اسی واسطے اوسکو پردہ کی طرف منسوب کر کے سستری کہتے ہیں اوسکا بزرگ کتابت کیا کرتا تھا یعنی محمد ابن اسد بن علی القاری الکاتب النہاز البغدادی اور ابن البواب نے درمیان بغداد کے وفات پا کر قریب امام احمد بن حنبل دفن کے مدفون ہوا۔ اور اسی سال میں ابو عبد الرحمن محمد بن الحسن السلمی الصوفی نے بھی جسکی تصنیف سے کتاب طبقات صوفیہ ہے وفات پائی تھی۔ اور اسی سال میں علی بن عبد الرحمن فقیہ بغدادی جو کہ معروف بصریہ الدلی مقتول غواشی ذبی الرقاعین کا جو کہ ایک شاعر مشہور تھا فوت ہوا جس سال میں کہ یہ شاعر فوت ہوا اوس سال میں درمیان مصر کے آیا تھا اور الظاہر لاغر از دین اللہ کی مدح میں اونے قصیدہ کہا تھا

### بیان ہے خسارِ مین کا

قل کیا جاتا ہے تاریخ الیمین یہ جو کہ تصنیف عمارہ کی ہے اوس میں لکھا ہے کہ اسی سال میں یسے سلسلہ میں نجاح موافق بیان گذشتہ سن کے ملک مین پر غالب آیا

## بیان ہے خبر میں کا

۳۔ حال اوسکا یہ ہے کہ یہ شخص کاح ایک سلام تھا سہی مر جان کا اور مر جان بھی  
 علام ہے جس سے سلام کا اور جس میں سلام ہے رشید کا اور رشید بھی علام  
 ہی زیاد کا تھا اوس کاح یہ کئی بچے پیدا ہوئے اور میں سے ایک کا نام سعید ہے جو  
 ہینگا تھا دوسرا حیات تیسرا معارک و غیرہ یہ لڑکے کاح کی اولاد سے ہیں کاح  
 مذکور ملک میں کی سلطنت شہنشاہ کے جس سے بن وہ فوت ہو کر تار مارا اوسکی موت  
 کا سبب یہ بیاں کیا گیا ہے کہ صلیحی نے ایک لوڈی خوبصورت بطور تحفہ  
 اوسکے پاس بھیجی تھی اوس لوڈی نے اپنا قالو یا کر رہ کر کہا دیا وہ مر گیا بعد وفات  
 کاح کے سلطنت اوسکے بیٹوں کے ہات آئی سب سے بڑا لڑکا سعید احوال بہاد و  
 جس تک بعد اوسکے مرے کے اوسکے لڑکوں کے اختیار میں رہی بعد ازاں صلیح  
 اوس پر مال آگیا قریب ہے کہ اسکا ذکر شدہ میں ہم لکھیں گے بعد علیہ یاسے  
 صلیح کے کاح کی اولاد دہلک کے حریر و زمین حالی یہ ایک عرصہ کے بعد ایسین  
 افریق ہو گیا جہاں بچہ حیات بکالت متفر رسید میں آیا اوس جائے حواہنی امانت رکھ  
 گیا تھا لیکر یہ دہلک ہی کو چلا گیا اور جب تک صلیحی سلطنت کرتا رہا وہ اوسحائی  
 مقیم رہا سعید احوال نے یہ کام کیا کہ بعد مراجعت ایسی بہائی حیات کے تھر زید کا  
 قصد کیا وہاں جا کر صلیحی سے جہا ہوا وود و ماش کرتا رہا بعد ایک عرصہ کے اپنے بہائی حیات  
 کی تلاش کروا کے یہ خوشخبری اوسکو کہلا بھیجی کہ صلیحی کی سلطنت تہام ہو چکی ہے  
 اب ایسا وقت ردیک آیا ہے حیات یہ نوید سنکر طرف زید کی اپنے بہائی کے  
 یاس آیا اوسوقت سعید طاہر ہوا اور اپنے بہائی حیات کو ہمراہ لیکر شہر آدمی آگئے  
 کر کے نوین تارچ دیقہ شہر کو رسید سے کوچ کیا اور صلیحی پر دونو بہائی چڑھ گئے  
 اتفاق سے صلیحی بارادہ حج کہہ کو گیا تھا یہ دونو بہائی لیکے ہوئے اوسکے پیچھے چلے  
 گئے ام الدہیم اور میرام معبد کے یاس اوسکو جا کر اور دفعہ ماروین دیقہ

## بیان ہے اخبارین کا

۳۱

سند کو رکھ کر اوسے مار ڈالا باوجودیکہ صلیبی کے ہمراہ لشکر کثیر تھا مگر کوئی اس امر پر مطلع نہوا کہ صلیبی  
 مارا گیا اس صلیبی کے سات اوسکا بہائی عبد اللہ بن محمد بھی مارا گیا۔ سعید نے بچالاک  
 تمام صلیبی اور اوسکے بہائی عبد اللہ کا سر کاٹ لیا۔ اور اوسکی زوجہ یعنی اسماء بنت شہاب  
 سے جو کہ صلیبی کی جو روتی بہت احتیاط کرتا رہا اور وہاں سے مراجعت کر کے زبید  
 میں آیا اور اسماء کے ایک بیٹا تھا اوسکو ملک مکرم کہتے تھے اوسکے قبضہ میں کئی قلعہ میں کے  
 تھے۔ سعید بن نجاح اور اوسکا بہائی جیاش زبید میں درمیان آخر شدہ کے داخل  
 ہوئے وہ دونوں اپنے ایک سر صلیبی کا اور دوسرا اوسکے بہائی عبد اللہ کا جو سعید کاٹ  
 لایا تھا سامنے ہو وہ اسماء بنت شہاب کے یعنی زوجہ صلیبی کے چلے جاتے تھے۔ سعید نے  
 مسماۃ اسماء کو ایک کہر میں درمیان شہر زبید کے اتارا اور وہ دونوں اوسکے آگے رکھے کہ  
 اسکا ملاحظہ کیا کیجی اور تہامہ میں سعید بن نجاح کا حکم جاری ہو گیا۔ مسماۃ اسماء تک  
 مقید رہی آخر کو اوسکو بھی اپنے خاوند کی محبت نے جوش زنی کی اوسنے ایک نامہ اپنی بیٹی  
 ملک مکرم کے نام خفیہ روانہ کیا اوسمیں بہت لعنت ملامت لکھی اور اوسکو لکھا کہ تو برا بھلا  
 ہے یہ معاملہ دیکھے اور چپ بیٹھا رہے ملک مکرم مذکور نے جسکا نام احمد بن علی الصلیبی ہے  
 بہت جماعتیں جمع کر کے پہاڑ سے کوچ کیا اور زبید پر چڑ آیا سعید بن نجاح کے اور اوسکے  
 درمیان خوب لڑائی ہوئی انجام کار ملک مکرم کو فتح ہوئی اور سعید معہ ہمراہیوں کے جا  
 بجا کر دہلک کی طرف بھاگ گیا اور مکرم زبید پر غالب ہو گیا اوسنے اپنے باپ صلیبی اور  
 چچا عبد اللہ کے سرنیزہ پر سے اتار کر دفن کئی اور اوسپر ایک مقبرہ بنایا اور شہر زبید پر  
 اپنے مامون اسعد بن شہاب کو متولی کر دیا۔ بعد اس واقعہ مذکورہ کے اسماء بھی شہر  
 صنعاء میں درمیان شہر ہجری کے ملک بقا کو چل بسی۔ بعد ازان یہہ ہوا کہ نجاح  
 کی اولاد دہلک سے آئی اور شہر زبید پر قبضہ کر کے اور اسعد بن شہاب کو وہاں سے  
 درمیان شہر کے نکال کر خود ماکم ہو گئے۔ پہر ملک المکرم احمد بن علی الصلیبی اور بن



## بیان ہے خسارِ مین کا

ات آنا اور رہید کا قائل ہوا۔ اور مستعبد س حجاج درمیاں شہ کے مقتول ہوا۔  
 سہ میاں کہنے میں اوسکا سردت تک سرہ رقام رہا جسک سجدہ مذکور میں مارا گیا اوسکا  
 ہائی سیاست کی طرف ہباگ گیا وہ ہندوستان میں جہم ہدیہ رہا پھر رہید کو گیا اور جس  
 یہ شہ کے مافی رہے تھے اوس میں سلطنت کرتا رہا وہ ہندوستان میں ایک لوڈی خڑ  
 کہ اے پیراہ لاہا ہا اوس لوڈی کو اوس یہ بیٹ بھی ر گیا تھا جب وہ رہید میں پہنچا اوس  
 اس عورت یہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ اوسکا نام فائنگ اس حیات رکھا گیا اوس ایام میں  
 یک گرم درمیاں کو ہستان کے ملا حیات کو لوٹا کہ سوٹا پھر تاہتا اور پھر اوسکو سوا  
 اسکے قدرت نہ تھی اور حیات تہام کی سلطنت شہ سے شہ تک کر کے آخر اس سہ من  
 نماں بچی ہوا اے کہتے ہیں کہ شہ میں وہ مہا پھر تقدیر اوسکے بعد اوسکی اولاد میں  
 ایک فاک ہندوستانی عورت کے بیٹ بے حوا اور ذکر ہوا۔ دوسرا منصور تہرا  
 ایم یہ تھی اوسکی موت کے بعد فاک اس حیات متولی ہوا مگر دونو بیانیوں میں ایسا  
 اختلاف ہوا کہ ابراہیم اوسکا مخالف ہو گیا اور مخالفت کرتا رہا ہاں تک فاک مذکور  
 میاں شہ کے مر گیا اوسکے بچے مٹا اوسکا منصور رہا تمام اوسکے باپ کے غلاموں  
 سے متبع ہو کر یہ صلاح کی کہ اوسکو مادستاہ سائے وہ اہی مانع لڑکا تھا اوسکو سہ  
 ستن نہات کیا ابراہیم اوسکے حجامے یہ حال سکر اوس پر چڑھی کی اور ایسے پہنچے یہ  
 اک ہمارے لڑائی لڑا اوس میں ابراہیم کو فتح ہوئی مگر درمیاں طاقتی اور رہید کی اوسکے  
 جاکے بٹے عبد الواسع حیات نے ایسا قبضہ کر لیا اور رہید پر حکومت کرے لگا اوسقت  
 ہا فاک کے غلاموں نے متبع ہو کر منصور کی لگ کی اور رہید پر چڑھی کر کے عبد الواسع  
 جد کیا اور فتح یابی جیایہ منصور فاک رہید کا ہی مستقل مالک ہو گیا بعد منصور  
 فاک کے اوسکا بیٹا فاک اس منصور فاک س محمد بن فاک اس حیات میں  
 محلہ سلام مرخان درمیاں شہ ہجری کے مادستاہ ہوا فاک مذکور ملک میں رہتا

## بیان ہے خبارمین کا

۳۰۳

درمیان اسی سنہ مذکور کے مستقل بادشاہ ہو گیا اور قرار واقعی سلطنت کرنے لگا یہاں تک کہ اوسکے غلاموں نے درمیان سنہ ۳۷۵ کے اوسکو قتل کیا یہ پہلا بادشاہ بادشاہ یمن سے نجات کی اولاد سے تھا پہر ملک یمن پر درمیان سنہ ۳۷۵ ہجری کے علی بن مہدی جیسا کہ آگے ذکر کریں گے غالب ہو گیا تھا

### اب شروع ہوا سنہ ۳۷۵ ہجری

درمیان اس سال کے مشرف الدولہ اور اوسکے بیانی سلطان الدولہ کے درمیان صلح ہو گئی تھی اور یہ بات ٹھہر گئی تھی کہ تمام عراق مشرف الدولہ کا اور کرمان اور فارس سلطان الدولہ کے قبضہ میں رہے اور اسے سال میں مشرف الدولہ نے ابو الحسن بن الحسن الرضی کو اپنا وزیر بنایا اوسکا مؤید الملک خطاب ہوا اسکی شاعر مہیار و خیر نے مدح کی ہے اور اوسنے بیمارستان درمیان واسطہ کے بنا کر اوپر اوسکے منارہ بڑا بنایا ہے اور اسکا حال یہ ہے کہ کئی دفعہ اسے سوال کیا گیا کہ تو وزارت قبول کر اوسنے انکار کیا اور نہ مانا آخر کار مشرف الدولہ نے زبردستی یہ اس سال میں منوایا۔ اور اسی سال میں عیسیٰ مکرری شاعر السنہ نے وفات پائی تھی شاعر السنہ اسکو اس واسطے کہتے ہیں کہ اسنے صحابہ کی مدح بہت کی ہے اور شاعر شیعہ کا ہمیشہ متناقض کرتا رہا ہے اسواسطے اسکو شاعر السنہ کہتے ہیں اسی سال میں ابو عبید اللہ بن معلم فقیہ مذہب امامیہ فوت ہوئی اس فقیہ کا مرثیہ مرتضیٰ بڑی دہوم و نام کا لکھا ہے

### اب شروع ہوا سنہ ۳۷۶ ہجری

اس سال میں علاء الدولہ ابو جعفر بن کا کو یہ سہدان پر غالب آگیا اور اوسکے مالک سے یعنی سہار الدولہ ابی الحسن بن شمس الدولہ سے جو بویہ کی اولاد سے تھا سہدان چین لیا جب علاء الدولہ سہدان لیچکا تب دینور کو کیا اور اوسپر بھی اپنا قبضہ

## بیان ہے خبر عین کا

۲۴  
 کیا ہر تاج و تخت پر غالب آیا اور اسکی بیست اور حوف لوگوں کے دلوں میں بہت ہو گیا تھا  
 اسی سال میں مشرف الدولہ نے اپنے وزیر الخجی کو گرفتار کیا اور ابو القاسم معری کو جسکا نام حسین  
 ہے اسکا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے ایسا وزیر کیا بہت قصہ پہلے وزیر قرواٹن کا تھا اور اب  
 اسکا سیف الدولہ میں حمد ان کے مصاحبوں میں یہ تھا جسکا اسکا ماب مقرر ہو گیا اور  
 مینا ابو القاسم مذکور اس تھر میں درمیان شدت کے پیدا ہوا بعد ازاں اسکی ماب کو حاکم  
 نے مار ڈالا ابو القاسم ملک سام کی طرف بھاگ کر لوگوں اور حاد سون میں جا چھپا اور اسی  
 حاد میں کسی کو آگاہ کیا اسی سال میں مس الدولہ محمود نے کئی بھر ہندوستان کے  
 فتح کئی اور بہت سال لوٹ اور عیبت کا لیکر مظفر اور منصور ہو کر پھر اور اسی سال میں قاسم  
 بعد الحار نے وفات پائی عمر اسکی نوے سے زیادہ کی ہو چکی تھی حکیم میں معتزلی مدہس  
 کا ہے اسکی تضامف یہ علم کلام میں بہت مشہور ہیں

## اب شروع ہوا اسلام ہجری

بیان ہے وفات پانے سلطان الدولہ کا واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ماہ متوال میں  
 الملک سلطان الدولہ ابو الخاقس بہار الدولہ امی نصر بن عصفہ الدولہ نے درمیان شیراز  
 کے وفات پائی عمر اسکی بائیس برس جسبہ پہلے کی تھی اور اسکا بھائی قوام الدولہ  
 ابو الفوارس بن بہار الدولہ بادشاہ کرمان کا سلطنت فارس پر مستولی ہو گیا اور امام  
 میں لوکا لیجارس سلطان الدولہ اسوازمین رہتا تھا وہ اپنے چچا کی طرف گیا اور دونوں  
 میں لڑائی ہوئی اوسکے چچا ابو الفوارس کو شکست ہوئی اور لوکا لیجارس سلطان الدولہ  
 شیراز پر غالب آیا اور تمام سلطنت اپنی ماب کی پچھ مملکت فارس اپنے قصہ میں لایا  
 لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکے چچا ابو الفوارس نے وہاں سے اوسکو پیر لکال دیا مگر  
 لوکا لیجارس کو بھی صبر نہ آیا پھر کر اوسے مراحت کی اور دوسری دفعہ اوس سلطنت  
 کو اسی قصہ میں لایا اور اپنے چچا قوام الدولہ کو شکست دی اور شیراز میں پھر حکومت

## وفات مشرف الدولہ

۳۰

حکومت کرنے لگا بعد اس اتنی مدت جو اوسکے چچا نے حکمرانی کی اپنے باپ کے ملک کا پہرا ملک  
مستقل ہوا اسی سال عین عبد اللہ بن عبد الغفار السہمی نے وفات پائی تھی یہ شخص  
علم لغت میں تعلیم کرتا تھا اور کتب علم ادب بھی اوسنے اپنے نام سے لکھی ہیں اوسکا خط  
بہت اچھا تھا

## اب شروع ہوا ۱۶ھ ہجری

اس سال میں پہر عین الدولہ نے بلاد ہند کی جنگ کا ارادہ کر کے ہندوستان کو حجت  
کی اور بہت شہر فتح کئے اور ایک مندر صومناٹ پر قابض ہوا۔ یہ ایک پت بہت بڑا  
ہندوستان کے پتون میں سے تھا ہندو لوگ اسکی زیارت کرنے کو آیا کرتے تھے اور دس  
ہزار سے گانو زیادہ اوسکے مصارف کے واسطے وقف تھے اور جس جگہ یہ صومناٹ رکھا ہوا تھا  
اوس گہر میں جو اہرستہ اور سونے کی قسم یہ بہت بی نہایت چیزیں رکھی ہوئی تھیں اس سال میں  
عین الدولہ محمود نے بہت ہندوؤں کو قتل کیا اور تمام یہ مال جو صومناٹ میں تھا سب  
لوٹ کر لے گیا اور اوس پت کے سر پر آگ جلوائی تاکہ جلد ٹوٹ سکے کیونکہ وہ بہت سخت تھا اور  
طول میں یہ پت پانچ گز کا تھا دو گز زمین میں گڑا ہوا اور تین گز باہر لٹکا ہوا تھا بعد فتح کے  
بعض پت اپنے ہمراہ غزنہ کو لئے ہوئے چلا گیا غزنہ میں جا کر جامع مسجد کی دہلیز کے سامنے  
اون پتون کا چوپترا بنوادیاتاکہ ہر ایک نمازی اونکے سر پر پیر رکھے کہ مسجد میں نماز پڑھ  
کو جائے۔

## بیان ہے وفات مشرف الدولہ کا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ماہ ربیع الاول میں مشرف الدولہ ابو علی بن بہار الدولہ  
نے وفات پائی اوسکی عمر بتیس برس چہرہ مہینے کی تھی اور سلطنت اوسنے پانچ برس پندرہ  
دن کی یہ حاکم منصف اور عادل اور خوش خلق تھا۔ اسی سال میں علی بن محمد التہامی  
مشہور جسے ایک مرثیہ اپنے چھوٹے بیٹے کے مرنے میں لکھا ہے اور وہ مرثیہ بھی مشہور ہے یہ مرثیہ

## وفات مشرف الدولہ

۳۶  
 ہوا اس ایک قتل کا کہ ہے کہ تہامی مذکور تھرقاہرہ میں حبس کر لیا اور اس میں  
 عرصہ میں دھنسل دہی کے خطوط میں فرقہ کے ماس لیکر آیا تھا اور اسکا حال وہاں کہل گیا بعد  
 افتنا ہوئے اس رار کے وہ خطا میں مقید ہوا جیاجیہ اوس قید میں درمیاں اس سال کے  
 قید خانہ ہی میں مقتول ہوا۔ تہامی میں یارست کی ہے لیے مسودہ طرف تہامہ کے  
 اور لہذا تہامہ کا اطلاق کئے یہ آتا ہے اسی واسطے سے صلح کو تہامی کہتے ہیں کیونکہ وہ مکہ  
 کے رہنے والے تھے اور اس لفظ کا اوں شہروں پر ہی خود درمیاں تجارت اور اطراف  
 جس کے واقع ہیں اطلاق کیا جاتا ہے

### اب شروع ہوا ۱۱۸۰ھ ہجری

اس سال میں ترکستانی درمیاں بعد ادا کے مسئلہ ہو گئے اور بہت ہنگامہ رعایا میں درمیاں  
 اس سال کے رہا ہوئے تھے اور عوام الناس اور عیاروں کو طبع داسگیر ہوئی تھی بہت ہنگامہ  
 موت مشرف الدولہ کے اور حالی ہو حالے بعد ادا کے مادشاہ سے پر یا ہوا تھا۔ اور اسی  
 سال میں ابوکریم اللہ بن احمد بن عبد اللہ فقہی متاعی جو کہ معروف سام فعال تھی راہی  
 ملک بقا سو سے اس فقہی کی سرفرو سے رس کی تھی اور اسکی تصانیف یہ بہت نامع ہیں  
 افعال مذکور عالم مامل تھا اور مٹی عمر میں پڑھنا شروع کیا تھا لیکن ایسے ہفترون سے  
 بوقت لنگیا تھا کہ تین کہ جسکے اوسے علم پڑھنا شروع کیا تبس رس کی عمر رکھتا تھا  
 اور آٹو مکر فعال تھرتاش کا رہنے والا ہے جسکا ذکر درمیاں ۱۱۸۰ھ کے کیا گیا ہے  
 اور اس فعال مذکور کا نام عبد اللہ اور کیت ابوکریم ہے اور فعال ستاسی جو مسوق الذکر  
 ہے اوسکا نام محمد اور کیت ابوکریم ہے

### اب شروع ہوا ۱۱۸۰ھ ہجری

میاں ہے مالک ہو حالے حلال الدولہ ابی طاہر بن بہار الدولہ کا بعد اور درمیاں  
 اسی سہ کے حال الدولہ تھرتاشہ سے سبب جو اہنس مردمان لشکر بعد ادا کے کہ وہ

# وفات مشرف الدولہ

۷۳

لوگ بسبب برپا ہونے فتنہ و فساد کے بہت خائف تھے کیونکہ کوئی بادشاہ بغداد میں نہ تھا تیسری رمضان کو بغداد میں داخل ہوا خلیفہ قادر اوسکی ملاقات کو نکلا اوسے بہت عہد و پیمان کہہ آپس میں ہوئے بعد ازاں جلال الدولہ بغداد کی سلطنت پر بادشاہ مستقل ہو گیا اسی سال میں وہ گرجو معز الدولہ بن بویہ نے درمیان بغداد کے بنایا تھا کرپڑا اس گہر پر ایک لاکھ دینار خرچ ہوئے تھے اور اوسکی جیت کی ترشوائی میں آٹھ ہزار دینار خرچ ہوئے تھے۔ اسی سال میں استاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران الاسفہانی فوت ہوا اس فقیہ شافعی کا لقب رکن الدین تھا یہ شخص متکلم اور اصولی تھا اوسے علم کلام کے تمام فضلاء رنیشا پور نے تعلیم پائی ہے اور اہل خراسان نے بھی اسکے تبحر کا اقرار کیا ہے اور اوسکی تصانیف سے بڑی بڑی کتابیں علم اصول میں اور رد ملحدین میں ہیں یہ بھی ایک مجتہد ہے علماء اہل سنت سے بسبب تبحر اور فضل کے اوسکی مجلس میں ابو القاسم قشیری نے اختلاف کیا ہے اور حافظ ابو بکر بیہقی نے اوسے بہت روایت کی ہے۔ اسی سال میں ابو القاسم ابن طباطبائی نے بھی وفات پائی اسکے شعر بہت اچھے ہیں نام اوسکا احمد بن محمد بن اسماعیل بن ابراہیم طباطبائی بن اسماعیل بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابیطالب نقیب الطالبین ہے یہ سید مصر کے امراء کبار اور رؤساء عظام میں سے ہے مصر ہی میں فوت ہوا اور طباطبائی اوسکے دادا کا لقب تھا یہ لقب اس واسطے رکھا گیا تھا کہ وہ بہت ہکلاتا ہوا بولا کرتا تھا اور بجائے قاف کے ٹا کہا کرتا تھا ایک روز اوسنے اپنا ایک غلام سے مانگا غلام نے کہا اچھا ذرہ لانا ہوں اوسنے کہا کہ نہیں طباطبائی مراد اوسکی قبا قبائلی کی تھی اوس روئے اوسکا نام بھی طباطبائی مشہور ہو گیا

## اب شروع ہوا ۱۹۰۰ ہجری

اس سال میں درمیان ماہ ذیقعدہ کے قوام الدولہ ابو القوارس بن بہار الدولہ والی

## وفات سلطان محمود

۳۸

کراماں نے وفات پائی ہتھا اوسکا الوکا لبحارس سلطان الدولہ جو کہ والی فارس تھا  
کراماں کو گیارہ دن لڑائی اور جنگ کے وہ ملک اوسکے ہات آیا

### اب شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال میں الدولہ محمود سسکتکیں ریسے پر مالب آگیا۔ اور محمد الدولہ اس  
محمد الدولہ بن رکن الدولہ سے لویہ والی ریسے کو گرفتار کیا اسکا سب یہ تھا کہ  
محمد الدولہ نے انتظام اور سد و ست ملک کا چوڑ کر عورتوں سے مسافرت کرنی  
اور جیں اوڑالے شروع کئی تھے کہیں فرصت عورتوں سے مانا تو کتا میں دیکھتا  
اور انتظام رعایا اور شکر مالکل معفود ہو گیا شکری لوگوں نے یہ حال دیکھ کر ایک  
فتنہ اور فساد برپا کر کے ایک شخص ایسی طرف سے قاصد بیا کر پیں الدولہ  
محمود کے پاس بھیجا کہ اس مد انتظامی کی حشر کر بھیجی محمود نے جان لیا کہ وہ عاجز ہو گیا  
کیونکہ شکر اوسکی ہمراہی کریں گے اسلئے اونے شکر بھیجا اور سیر قبضہ کر لیا اسطرح سے  
ریسے اوسکے قصہ ارمین آئے۔ اسی سال میں صالح اس مرد اس امیر می کلب  
والی حلب حیا کہ اوپر درمیاں سنہ کے گد رافوت ہوا تھا۔ اور  
اسی سال میں سوچر س قالوس س دستمکیر س زیاد موت ہوا اور اوسکا بیٹا  
الوسہ وال س سوچر حائے اوسکے گدی نشین ہوا

### اب شروع ہوا سنہ ہجری

بیان ہے وفات پانے سلطان محمود کا

اسی سال میں درمیاں ماہ ربیع الاخر کے محمود سسکتکیں نے وفات پائی  
سید الیتس اوسکی درمیان مانتور اسنہ کے موی تہی مرض اوسکو یہ تھا کہ د

## مالک ہو جانارومیون کا شہر الرہا پر

۳۹

دست آتے تھے اور مزاج بگڑ گیا تھا دو برس تک یہی عارضہ رہا مگر چونکہ قوی النفس تھا کچھ  
اوسکی عادت میں فرق محسوس نہ آیا تھا چنانچہ گلیا ہو کر پلنگ پر نہ پڑا تکیہ لگا کر بیٹھا  
رہا کرتا وقت وفات بھی حالت یہی وقت وفات اپنے بیٹے محمد بن محمود کے نام  
سلطنت کی وصیت کر گیا یہ لڑکا مسعود سے چھوٹا تھا جب محمد تخت سلطنت پر بیٹھا  
اون ایام میں اوسکا بہائی مسعود اصفہان میں تھا وہ اپنے بہائی محمد کے پاس گیا  
شکری سرداروں نے اوسکے ساتھ متفق ہو کر اوسکے بہائی محمد کو پکڑ کر اوسکے حوالہ  
کیا اور مسعود کو تخت سلطنت پر بیٹھا دیا یہ آخر غدر اوں لوگوں کا تھا

## اب شروع ہوا ۱۲۱ھ ہجری

اس سالین سلطان مسعود بن محمود بن سبکتگین نے افواج قاہرہ بہت جلد کمران پر  
روانہ کر کے اپنی سلطنت میں ملائی تھی

## بیان ہے مالک ہو جانے رومیون کا شہر الرہا پر

واضح ہو کہ شہر الرہا اول سے قبضہ عطیر میں تھا یہ شخص بنی نمیر کی اولاد سے ہے بعد ازاں  
ابو نصر بن مروان والی دیار بکرنے جبکہ حران پر اپنا قبضہ کر لیا تو یہ چاہا کہ الرہا کو  
بھی اپنے قبضہ میں لا دے چنانچہ ارادہ قتل عطیر والی الرہا کا کر کے اوسکا سامان ہتھیایا  
صالح ابن مرداس نے جو یہ دیکھا اوسنے ابو نصر بن مروان سے یہ کہہ بھیجا کہ شہر الرہا  
ابن الحطیر اور ابن شہیل کو برابر آدھا تقسیم کر دو اوسنے مان لیا چنانچہ ان  
دونوں کو الرہا درمیان ۱۲۱ھ کے تقسیم کر کے سپرد کر دیا وہ شہر اس سال تک ان دونوں  
قبضہ میں رہا بعد ازاں ۱۲۱ھ کے ابن عطیر نے ارمانوس کو بادشاہ بروم کے پاس  
اپنی طرف سے وکالت بھیج کر اپنا حصہ الرہا میں سے بیس ہزار دینار و چند کانوں کے



وفات القادر باللہ اور خلافت القاہم بامر اللہ اور رومی قبضہ آجانا قلعہ قامیہ  
 عرصہ میں بیچ کر دیاجہ رومی آئے اور اس حلیہ کے حصہ پر ایسا قبضہ انہوں نے  
 کر لیا اور وقت میں تسل کے جتنے معاویہ و مددگار تھے ماریہ ڈر کے سب ہا  
 گئے اوں کے ہاگ جانے سے رومی لوگ ساریہ شہر مر غالب ہو گئے اور  
 مسلمانوں کو بکشم قتل کر ڈالا اور تمام مسجدیں اور چار دیو

بیان ہے وفات القادر باللہ اور خلافت القاہم بامر اللہ کا  
 یہ ہا دستاویز القاہم بامر اللہ جہیں سواں حلیہ حلقہ عمارت سیہ کا ہے واضح ہو کہ  
 کہ ماہ والحدہ مذکور میں القادر باللہ الو العباسی احمد بن الامیر اسحاق بن المقدر  
 نے وفات پائی تھی عمر اس حلیہ کی چالیس برس دس مہینہ کی ہوئی۔ اور خلافت  
 اونے اکتالیس برس ایک مہینہ کی بعد گد ر جانے القادر باللہ کے فرزند ارجمند  
 اولکایہ القاہم بامر اللہ الو حصر عبد اللہ بن القادر کھائے ایسے ماب کے خلیہ ہوا  
 اور اوسکے ماب نے ایسی زندگی ہی میں ولیعہد اپنا اوسکو کر کے معیت اوسکی خلافت  
 کی تمام لوگوں سے کروادی تھی جب وہ مسند لستین ہوا اور وقت پہنچے سر سے  
 معیت کی گئی اور القاہم کے نام کا خطہ تمام اوسکے ملا میں پڑا گیا

بیان ہے رومیون کے قبضہ میں آجانے قلعہ قامیہ کا  
 درمیاں اسی سال کے رومی معہ حساں بن مفرح الطامی بچے مسلم کے حاکم رومیون  
 کے پاس روقت شکست پانے کے مقام اردن پر سے لشکر الظاہر العلوی میں  
 سے ہاگ کر ہراہ او کے ملک شام کو جلا گیا تھا آئے اس حساں مذکور کے پاس  
 ایک سیرہ تھا اوسیں ایک صلیب تھی اوس حساں کے ہراہ وہ رومی لوگ قلعہ قا  
 پر حاہیجے اور اوس قلعہ کو سمار کر ڈالا اور حوا و مناع وہاں سے دستیاب ہوا

## رومیوں کی قبضہ میں آنافلہ نامیہ

سب رومیوں کے قبضہ میں آیا اور جتنے آدمی اس قلعہ میں رہتے تھے سب کو گرفتار کر لیا

### اب شروع ہوا ۶۳۳ھ ہجری

اس سال میں ایک فتنہ عجیب برپا ہوا تھا وہ یہ ہے کہ مردمان شکر نے بغداد میں گہنہ کرجال الدولہ یہ شہر خالی پا کر فرصت غنیمت جان تمام کھر بار جلال الدولہ کا لوٹ لیا اور اس کو خلافت سے معزول کر دیا اور ابوکالیجار کو لکھا کہ تم بچالاک کی تمام بغداد میں چلے آؤ ابوکالیجار نے بغداد پر آنے سے توقف کیا حال یہ ہے کہ جلال الدولہ عکبر کی طرف گیا تھا اتفاق سے وہ بغداد کی طرف جب مراجعت کر کے آیا اوسوقت وہ فتنہ یہ فتنہ برپا ہو گیا۔

### اب شروع ہوا ۶۳۴ھ ہجری

اس سال میں مسعود ابن محمود نے شہر بوش والی ساوہ اور قہم وغیرہ اون نواح کے حاکم کو گرفتار کر لیا تھا سب اسکا یہ تھا کہ وہ خراسان وغیرہ کے حاجیوں کو بہت ایذا دیا کرتا تھا اسلی مسعود نے لشکر کشی اوسپر کر کے گرفتار کروالیا پیر اوس حاکم کو شہر ساوہ کی فصیل کے پاس سولی دی گئی۔ اسی سال میں احمد بن الحسین المیمندی وزیر سلطان محمود کا اور بیٹا اوسکا یعنی مسعود دونوں بقضائے الہی فوت ہوئے تھے پوشیدہ مرید یہ کہ یہ مقام خوض ہے کیونکہ یوں نقل کیا گیا ہے کہ محمود نے اپنے وزیر مذکور کو مار ڈالا تھا اس مقام پر سوچنا چاہئے۔ اور اسی سال میں قاضی ابن السماک بھی فوت ہوا اوسکو عمر بچا نوے برس کی تھی۔

### اب شروع ہوا ۶۳۵ھ ہجری

## فوت ہونا الظاہر والی مصر کا

اس سال میں ملک مسعود میں محمود سکنتکین نے قلعہ سریہ اور قرب وجوار اوسکے کے ملا دہ فتح کئے یہ قلعہ بہت مصبوط تھا اوسکے باب نے کئی دفعہ اوسکا قصد کیا تھا لیکن اوسکے فتح کرنے پر کبھی قادر ہوا مسعود نے درخت کٹوا کر اوسکی خندق کو درختوں سے بہر کر قلعہ کو فتح کیا اور وہاں کے ماسدوں کو قتل کر کے مافیوں کو سفید کیا۔  
— اسی سال میں مراہوں المقلدہ والی البسیں نے وفات پائی اور قرنتیں اوسکا مقیم ہوا۔

## اب شروع ہوا ۲۶ھ ہجری

اس سال میں درمیاں بعد آد کے سلطنت بعد آد کی نگر گئی اور عیارون اور مسدون کرم مارا رہی ہوئی رات و دن لوگوں کا مال لٹا شروع ہوا اور کوئی اولکار و کے والا نہ تھا اور سلطان حلال الدین اوں سے بہت عاثر تھا کیونکہ کوئی اوسکا حکم نہ مانتا تھا اسلیٰ بادشاہ ہی بہت تنگ تھا اور عوب نے اوں ملا دیں یہیل کراؤ اطراف کو خوب لوٹا اور راہ زنی کی۔ اور اسی سال میں رومی لوگ ولایت حلب پر چڑھ آئے والی حلب یسے تسل الدولہ سے صالح میں مرد اس بھی اوں سے مقابل ہوا درمیاں رومیوں اور تسل الدولہ کے ایک بہاری لڑائی ہوئی مگر رومیوں کو شکست ہوئی تسل الدولہ نے اوں کا تعاقب اعرار تک کیا اور رہا گتوں کا حوالہ بات آیا وہ لوٹا اور جتنے قتل ہو سکے اوتنے دھکے اور اسی سال میں تہر کو وہ حاجہ کے بات لٹ کر ویراں و تباہ ہو گیا۔ اور اسی سال میں احمد سے کلیت متاع نے وفات پائی یہ متاع اسلم سے احمد سے سعید کو جابھتا تھا اوسی کے عشق میں مر گیا۔

## اب شروع ہوا ۲۷ھ ہجری

بیان ہے فوت ہونے الظاہر والی مصر کا

## بیان قتل ہونی بجی ادریسی اور فتح سویدا کا

درمیان اس سال کے بیچ ماہ شعبان کے الظاہر لاغز از دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم ابی علی منصور العلومی نے درمیان مصر کے وفات پائی عمر اوسکی بیس برس کی تھی اوسنے پندرہ برس نو مہینے چند روز خلافت کی اوسکے تحت حکم مصر اور شام تھا اور افریقیہ میں اوسکے نام کا خطب پڑا جا کر تا تھا یہ شخص خوش خلق اور منصف اور رعیت پر و تر بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا ابو تمیم معہ جسکا لقب المستقر باللہ ہے والی ریاست ہوا اور پیدائش اوسکی شہدہ ہوئی یہ مستفردہ ہے جسکا خطبہ بعد اومیں پڑا گیا تھا جیسا کہ ذکر کیا جائیگا درمیان شہدہ کے انشاء اللہ تعالیٰ یہ وہ ہے جسکے پاس الحسن بن الصباح الاسماعیلی نے پہنچا یہ سو جہا می تھی کہ تو اپنے نام کی بیعت درمیان خراسان اور بلاد عجم کے کرو لے اور کہا کہ اگر تو چاہا رہا تو تیری بعد کون بیان ہے فتح سویدا کا خلیفہ ہوگا مستفردی کہا کہ بیامیر انزار

واضح ہو کہ رومیون نے اس شہر سویدا کی عمارت سب جلا ڈالی اور قرب و جوار کے دہقانی لوگ اوسکے پاس سب مجتمع ہو گئے تھے اسلمی ابن وثاب اور ابن عطیہ نے شکر کثیر نصر الدولہ ابن مردان کے پاس سے لیکر اون پر چڑھائی کی اور سویدا کو بزور شمشیر فتح کیا۔

## بیان ہے قتل ہونی بجی ادریسی کا

مذہب حال اون شخصون کے جو اوسکی اولاد میں سے آخر تک بادشاہ ہوتے گئے ہیں واضح ہو کہ درمیان اسی سال یعنی شہدہ کے یحییٰ ابن علی بن حمود جیسا کہ اوپر درمیان شہدہ کے بیان ہو چکا ہے مقتول ہوا بعد اوسکے مقتول ہونے کے اوسکا بہائی ادریس بن علی بن حمود دستولی ہوا اور اوسکا لقب منابذ رکھا گیا اور مالقہ میں

## قتل ہونا یحییٰ ادریس اور قحسود کا

ستیم و ایہا تنک کہ شہید ہجری میں وہ بھی حاکم بن ہوئے اور اسکے بعد قاسم بن محمد  
 بن یحییٰ ادریس کا بادشاہ ہوا قاسم مذکور نے ایک مدت سلطنت کر کے گیارہ کس  
 ہو کر رہد و قنوسے استیاریا کیا بعد ازاں اہلس میں یحییٰ بن علی بن حمود بادشاہ  
 ہوا اور لقب اس اہلس مذکور کا اسم مستتر مقرر ہوا یہ بادشاہ سلطنت کرتا رہا یہاں تک  
 وفات یحییٰ مگر محکوم اسکی وفات کے تاریخ معلوم نہیں ہوئی۔ بعد ازاں اسکا  
 بہائی ادریس بن یحییٰ بادشاہ ہوا اور لقب اسکا مالی مقرر ہوا مگر عالی مذکور کا  
 سد و ست ایہا تنک کہ وہ کم طرف اور بی حوصلہ آدمیوں سے بہت ملاحظہ  
 رہتا تھا یہاں تک کہ اسکی اطاعت لوگوں نے چھوڑ دی اور اسکی چچا کے  
 بیٹے محمد بن ادریس بن علی بن حمود کی معیت کر لی اور محمد مذکور کا لقب مہدی  
 رکھا گیا اور سے بادشاہ مستقل ہو کر اپنے چچا کے بیٹے عالی کو یکڑ کر قید کر دیا  
 اور آپ سلطنت کر لے لگا یہاں تک کہ شہید ہجری میں فوت ہوا یہ مصلیٰ مذکور  
 آخر بادشاہ تھا ان ملا د کا اسی سنہ یحییٰ شہید مذکور بن اس کہ اس نے کی سلطنت  
 حاکم رہی بعضے یون بھی سیاں کرتے ہیں کہ عوام نے العالی کو بعد موت مہدی  
 کے لکال کر بادشاہ سایا دوسکے مرے کے بعد اسکی دولت کو زوال ہوا اور  
 ایام خلافت مہدی محمد بن ادریس مذکور کے اسکی چچا کی اولاد سے ایک شخص  
 میسے محمد بن القاسم بن حمود حریرہ الحضری بن قائم ہوا اسکا لقب بھی مہدی  
 ہی رکھا گیا اور اسکی یاس سب بربری مجتمع ہو گئے تھے لیکن یہاں سے الگ  
 ہو گئے اور بعد حینہ دلون کے وہ بھی مر گیا بعضے کہتے ہیں یہ شخص سبب  
 ریح اور غم خوری کے مر گیا تھا۔ اور جسکے محمد بن القاسم مذکور مر گیا تب خیرہ  
 الحضر میں مٹا اسکا القاسم بن محمد بن القاسم بن حمود قائم یہ شخص آخر بادشاہ  
 بادشاہ ہو میں سے ہے جو کہ جریرہ الحضر کی سلطنت کرتے تھے اور اسی پر انتہا

## قتل بہ نایچی اور لیس کا

انتہا سلامت اور اختتام دولت اس جزیرہ کے بادشاہ لٹا ہو اسے۔ اور اسی سال میں  
 لیجے درمیان شکستہ ہجری میں رافع بن الحسین بن سحن نے وفات پائی یہ شخص  
 شجاع اور استوار آدمی تھا اور ایک ہات سے ٹنڈا بھی تھا ہو لے سینہ درمیان  
 نشہ شربت کے اوسکا ہات کٹ گیا تھا اوسکے اشعار بہت اچھے ہیں۔ اور اسی  
 سال میں اور بعض کہتے ہیں کہ شکستہ میں ابواسحاق شیخ احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی  
 نے بھی وفات پائی بعض اوسکو ثعالبی کہتے ہیں یہ شخص علم تفسیر میں درمیان  
 اس زمانہ کے یگانہ تھا اسی کی تصنیف سے ایک کتاب کتاب العرالیس ہے جس میں  
 قصص انبیاء کا حال لکھا ہے اور یہی اوسکی تصنیف سے کتابیں ہیں اور اسی نے بہت  
 لوگوں سے بہت روایات کی ہیں اور یہ شخص صحیح النقل ہے یعنی نقل صحیح کرتا ہے

## اب شروع شکستہ ہجری

اس سال میں ابوالقاسم علی بن الحسین بن المکرم والی عمان نے وفات پائے اور اوسکا  
 بیٹا قائم مقام اوسکے ہو گیا۔ اور اسی سال میں مہیار شاعر نے بھی وفات پائی یہ شاعر  
 اوایل میں مجوسی تھا پر ۹۳۴ ہجری میں مسلمان ہو گیا اور شریف الرضی کے صحبت  
 میں رہا کرتا تھا ایک روز ابوالقاسم بن برہان نے اوسے کہا کہ اے مہیار اب تو  
 مسلمان ہونے کی آگ سے بچ گیا گویا ایک کوئی میں سے دوسرے کو نے میں آبیٹھا  
 اوسے نہ کہا کہ کیونکر اوسے جواب دیا کہ اول تو مجوسی تھا اصحاب پیغمبر خدا کو گالیاں  
 دیا کرتا تھا اپنے اشعار میں اب تو چونکہ مسلمان ہوا تو گویا آگ دوزخ سے بچا۔  
 اور اسی سال میں ابوالحسن احمد بن محمد بن محمد القدری الطنقی نے بھی وفات پا کر  
 یہ شخص شکستہ ہجری میں پیدا ہوا اصحاب ابی حنیفہ کی ریاست انکو درمیان عراق  
 کے ملی تھی اور اس شخص کی سزا اور رتبہ بہت بلند تھا بعد ازاں انہوں نے

## قتل ہونا بھی اور یسی کا

۴۲

کتاب سہمی قدوری جو مشہور ہے تصنیف کی اور سہمت اوس کتاب کی طرف قد  
جمع قدر کی کردہ می قد رسد یا کو کہتے ہیں قاضی شمس الدین اس خلکاں لے کہا ہے  
کہ محکو و سہست کی معلوم ہیں۔ اور اسی سال میں شیخ رئیس ابو علی الحسن بن  
محمد اللہ بن سیبا بخارا کے ماسندہ یے وفات پائی تھی اس حکیم کا ماب ماسندہ گان  
ملح یہ تھا وہ تلخ یہ درمیاں ایام حکومت امیر لوح بن منصور السامانی کے بخارا  
میں آیا بعد ازاں اسندہ گان لوین حاکم ایک عورت سے نکاح کر کے سکونت اوی  
گالو کی اختیار کی اوس عورت سے شیخ رئیس میدا ہوا اور سوار اوسکے اور سب  
یہ شیخ کے بہائی میدا ہوا یہ شیخ نے قرآن تریب دس برس کی عمر میں تمام کر کے  
علی ابی عبد اللہ السامانی سے علم حکمت پڑا اور کتاب اقلیدس کو حل کیا اور مجسطی کو بھی  
آساں کیا بعد ازاں اٹھارہ برس کی عمر میں علم طب پڑا شروع کیا اور غوث اس علم  
میں مہارت میدا کی یہ تحصیل بخارا میں کی یہ وہاں سے کرکچ کو گیا جسکو عجمی میں حرقا  
کہتے ہیں یہ وہاں سے اور تھروں میں پھر اچھا کچ جو رجاں میں آکر ابو عبد اللہ  
جو رجاں سے ملاقات کی یہ شخص شیخ رئیس کے بڑی دوستوں میں سے ہے ہم  
رہے کو گیا اور محمد الدولہ بن محمد الدولہ ابی الحسن علی بن رکن الدولہ بن لویہ کی  
خدمت میں رہا بعد ازاں شمس المعالی قانوس بن وشمگیر کی ملازمت میں رہا  
اوسکو چھوڑ کر علاء الدولہ بن کاکویہ کی یاس اصفہان کو گیا اور اوسکی خدمت میں  
رہا پھر رئیس کو در دسر کی اور قولج کی بیماری ہو گئی تھی جسے کو چھوڑ کر بعد ان کو  
مریض ہی چلا گیا اور بعد ان میں درمیاں اسی سال کے وفات پائی اوسکی عمر اٹھاون  
برس کی تھی اور تصنیفات اور مصابیل اوسکے مشہور ہیں عراقی نے اس سینا کے کفر کا  
فتوے دیا ہے اور اپنی کتاب الموسوم بالمنقذ من الضلالتین صراحۃ اوسکا کفر  
نامت کیا ہے اور اسطرح آمانہ فارابی کے کفر کا بھی فتوے دیا ہے۔ اور بعض

## قتل ہونا یحییٰ اور یسعی کا

۴۳

آدمیوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ابن سینا شریعت کا پابند تھا اور اعتقاد اوسکا شریعت کی طرف بہت مضبوط تھا۔ شیخ الرئیس ابو علی مذکور نے درمیان مقالہ اولے فن خاص میں درمیان طبوعات شفا کے لکھا ہے کہ یہ خبر صحیح اور متواتر محکو پہنچی ہے کہ بلا وجہ جانا میں درمیان ہمارے زمانہ کے ایک گولہ ڈیسوسیر کا پو اسے زمین پر کرا اور اوسمیں گھس گیا اور پھر زمین میں سے اوس گولہ نے مراجعت کر کے مثل ایک گیند کے چودو بار پر مارنے سے اولٹی آتی ہے اسطرح سے وہ زمین سے بلند ہو کر پھر زمین میں گھس گیا اور لوگوں نے آواز عظیم اور ہیبت اوسکی سنے اور بعد تفیش کے پھر اوسکو پایا اور اوتھا کر یاد بشاہ جرجان کی خدمت میں لیکے یہ خبر پاکر سلطان خراسان محمود بن سبکتگین نے والی جرجان کو لکھا کہ وہ گولہ میرے پاس بجینیہ یا ایک اوسمیں کا ٹکڑا کٹوا کر بھیج دو اوسکا بھیجنا سبب ثقل کے ہوسکا اسلئے ایک ٹکڑا اوسمیں سے ہزار دقت کاٹا کیونکہ جس المیے بھنت اوسکو کاٹتے تھے وہ ٹوٹ جاتا تھا آخر کار اوسمیں سے کاٹ کر بھیجا محمود بن سبکتگین نے بہت چاہا کہ تلوار اوسکی بنوائے لیکن نہ بن سکی شیخ کہتا ہے تمام جو ہر اوسکے اسپین ملی ہوئے چھوٹے چھوٹے اجزاء بخاریہ مستدیرہ ہتی جو اسپین ایک دوسرے سے پہلے ہوئے تھے شیخ نے کہا ہے کہ عبدالواحد جو رجانی میرے یار بنے جو فقیہ تھا یہ حال اپنی انکھوں مشاہدہ کیا ہے

## اب شروع ہوا سکہ بھری

واضح ہو کہ مشبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس والی حلب جو لشکر مصر سے معرکہ ارکے رزم ہوا تھا اور جسکا سپہ سالار الدزیری تھا جیسا کہ درمیان سکہ کے بیان ہو چکا وہ اس سال میں بار لگیا۔ اور اسی سال میں المستنصر بالله العلوی نے بادشاہ روم کو تحفہ بایں لجانا بھیجا تھا کہ پانچ ہزار قمیصی چوڑے تاکہ قمامہ کی عمارت کی اعانت



## اخبار عمان

۴۱۱

کریں جسکو الحاکم نے اسے ایام خلافت میں دیر اس کر دیا تھا جیسا کہ یاد شاہ روم نے قید پوس  
کو خلاص کیا اور محاروں کو واسطے تعمیر قلعہ کے بھیجا اور بہت مال اس تعمیر کے واسطے  
اسکو دیا اور اسی سال میں ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسماعیل التعالی الدینا پوری  
صاحب تالیفات مشہورہ نے وفات پائی یہ شخص ایسے وقت کا امام تھا اور حملہ تالیفات  
مشہورہ اس کے یہ ایک تذکرہ یتیمہ الدہر فی محاسن اہل العصر ہے پیدائش اسکی سنہ  
میں ہوئی تھی۔

### اب شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال میں ابو علی الحسن الرحبی وریادستاہاں سی لویہ کا جو کار و رارت سے مستفاد  
دیچکا تھا فوت ہوا یہ شخص امی بیکاری میں بھی وریا سے زیادہ وقیت رکھتا تھا۔  
اور اسی سال میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی حافض نے اور فصل میں منصور بن الطیر  
الغاروقی امیر نے جو کہ متاع تھا وفات پائی اسکا دیوان اچھا ہے

### اب شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال میں ابوالکالیجار لصرہ کا بادشاہ ہو گیا تھا

بیان ہے اخبار عمان کا

حسبکہ ابو القاسم اس مکرم والی عمان نے وفات پائی تب اس کے بعد اسکا بیٹا ابو الحسن  
کھایہ اس کے والی ہوا۔ اور سب سال اس کے باپ کے لشکر کا اس مطالب کے پاس  
جلا گیا اور ابو الحسن مذکور ان مطالب کی تعظیم و عزت اتنی کرتا تھا کہ سب وہ آتا تھا وہ  
وہ بڑا ہوتا تھا۔ اور ایک ابو الحسن کے بہائی تھا جسکو بہا ب کہا کرتے تھے

## اخبار عمان

۴۵

وہ اپنے بہائی ابو الجیش کا کھڑا ہونا ابن ہطال کے اکرام و اعزاز کے واسطے بہت برا جاتا کرتا تھا۔ ایک روز ابن ہطال نے مہذب کی دعوت کی جبکہ مہذب کو نشہ چڑھا اور وقت ابن ہطال نے مہذب سے یہ کہہ کر اگر میں تیری مدد کروں اور تجھ کو بادشاہ بناؤں اور تیرے بہائی ابو الجیش کو نکال دوں تو تجھ کو کیا دیگا مہذب نے کہا کہ ضلعات جلیلہ جنگی بڑی آمدنی ہے جس میں انور زرخیز ہے الغاوتین تجھ کو دوں گا ابن ہطال نے کہا کہ لکھ دیجیے مہذب نے اپنے ہاتھ سے رقعہ لکھ دیا جب صبح ہوئی ابن ہطال ابو الجیش کے پاس گیا اور اسے کہا کہ تمہارا بہائی مہذب بادشاہت لینے کی فکر میں ہے اور مجھ کو بھی وہ بہکاتا ہے چنانچہ یہ نوشتہ اس کے ہاتھ کا موجود ہے وہ خط لکھا ہوا دکھلایا ابو الجیش نے حکم دیا کہ میرے بہائی مہذب کو گرفتار کر و چنانچہ وہ پکڑا گیا بعد گرفتاری کے حکم دیا کہ مار ڈالو اس کے بعد تھوڑے عرصہ کے ابو الجیش مگیا اس کے ایک چوٹا بہائی ابو محمد تھا ابن ہطال نے اس کی والدہ سے اس لڑکے کو مانگا تاکہ اس کو بادشاہ بنا دے اس عورت نے وہ لڑکا دیا اور کہا کہ میرا لڑکا چوٹا ہے یہ بادشاہت کا سلیقہ نہیں رکھتا یہ خلافت اور بادشاہت ایکو ہی زیبا ہے آپ کے مبارک رہے چنانچہ ابن ہطال عمان پر غالب آیا اور اپنی برخلت استعمال میں لانی شروع کی یہ خبر بادشاہ ابو کالیجار کو پہنچی اس کو بہت برا معلوم ہوا لہذا اس نے ایک لشکر عظیم آراستہ کر کے مہم عمان پر روانہ کیا اور رعیت بھی علی بن ہطال کی اطاعت سے پھر گئی تھی اس لیے ایک خادم اور فراش نے اس کا کام تمام کیا اور ابی محمد ابی القاسم بن مکرم اس سال میں تخت نشین سلطنت عمان کا ہوا۔ اور اسی سال میں شعیب بن وثاب النمیرمی رقعہ اور سروج اور حران کا مر گیا۔ اور اسی سال میں ابو نصر موسکان منشی سلطان سعود کے نے جو کہ اس کے باپ محمود بن سبکتگین کے وقت کا منشی تھا وفات نہ پائی یہ شخص بہت اچھا منشی تھا۔

## ابتداء دولت سلجوقیہ اور اخبار او کی خاندان کے

۴۶

اب شروع ہوا سلسلہ ہجری  
 بیان ہے ابتداء دولت سلجوقیہ اور اخبار او کی خاندان کی  
 واقعہ کہ اس سال میں طبریل کہ او اسکے بہائی داؤد کے حو کہ دو بیٹے میکائیل  
 و سلجوق بن دقاق کی ہی میاد بادشاہ مولے کی بیٹی تھی او کے حامد ان کا حال یہ  
 سے کہ انکا داد اسمی دقاق ایک مرد استوار و قوی سیہ سالار ترکوں کا تھا اونچے  
 سلجوق پیدا ہوا وہ سو و نایا کر حواں ہوا تو او سمین تمام شان نجات اور  
 سعادت کے ظاہر ہوئے لگے جیسا جیو مادشاہ ترکستان لے او سکوستیہ لاری کی  
 اسبائے یہ او سکوفت ہوئی اور بہت آدمی او کے حسب حواس ہمارا ہو گئے تھے جبکہ وہ  
 سلطان یعیو کے قہر میں گرفتار ہو کر معتوب ہوا تو او سکولعین ہوا کہ اسکی طہ نہیں  
 بچ سکتا اسلی ایسی جماعت کو ہمارا لیکر اور حو تخص او کے مطیع ہو گیا او سکو ہی ساتھ  
 لیا او دا الکھزیہ بہاگ کردار الاسلام کو چلا آیا جیسا نچہ درمیاں لواچی جبکہ  
 ایک قصہ میں حو قریب بحار کے ہے سکونت پذیر ہوا ترکوں سے حو کہ کا مرتبہ بہاد  
 کر م شروع کیا اوں سلجوق کی اولاد میں یہ ارسلان اور میکائیل اور موسیٰ بہہ تیں  
 لڑکے تھے سلجوق حد ہی میں مرا او سکلی عمر ایک سو سات رس کی تھی حو وہ مرگیا ت  
 او سکلی اولاد ہی ایسے باب کی ہی طور پر چلا کی یسے کھار اتر اک یہ ہیستہ لڑتی رہی  
 جیسا چہ میکائیل بہاد ہی میں شہید ہوا او نے ایسی اولاد بہہ چوڑی یعیو۔ طبریل  
 حو وک۔ ۱۰۔ او۔ بہر ان لوگوں نے کوچ کر کے دو فرسخ کے فاصلہ پر بحار ایسے  
 قیام کیا امیر بحار کو انکا او ترا اسحا کی کا خوش۔ آیا اسلی وہ نعر خان مادشاہ  
 ترکستان کی خدمتیں التجا لگئے اور طہ لبک اور او سکے بہائی داؤد نے بہا  
 آسمیں پڑا ہی کہ دو لو بہا ہی ملکر دعتہ نعر احان کے دربار میں نہ جایا کریں ملکہ

## ابتداء دولت سلجوقیہ اور اخبار اوٹکی خاندان کے

۴۷

یہ مناسب ہے کہ اگر ایک جاویہ دوسرا گہر پر رہا کرے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ دونوں فریب  
میں آکر مارے جاویں اور بغراخان نے بہت جاہا کہ وہ دونوں مجتمع ہو کر اوسکے پاس  
آیا کریں اور نہ ہونے پر گزرتا آخرا کار بادشاہ مذکور نے طغرلبک کو پکڑ لیا اور اوسکے بہائی  
داؤد کے پکڑنے کے واسطے لشکر روانہ کیا جب لشکر وہاں پہنچا داؤد خوب لڑا چنانچہ  
بغراخان کے لشکر نے شکست کھائی اوس لڑائی میں بہت آدمی مارے گئے اور داؤد  
نے یہ بہادر می کی کہ دباؤ آدمی ہوئے اور حملہ کئے ہوئے اوسجائے تک چلا آیا جہاں  
اوسکا بہائی طغرلبک قید میں تھا اوسکو قیدیے نکال کر معہ اپنے بہائی مذکور سیکے  
جند کو مراجعت کی اور دونوں وہیں رہا گئے کہ دولت سامانیہ کو اختتام ہو اور ایلس خا  
بنجارا کا بادشاہ ہوا اوسکے نزدیک ارسلان ابن سلجوق کا بڑا رتبہ ہو گیا تھا۔ نہر  
ایک خان نے وہاں سے کچھ کر کے بنجارا میں آکر نکلیں پڑھیر کیا اوسکے ہمراہ ارسلان  
بن سلجوق بھی تھا یہاں تک کہ محمود بن سبکتگین نہر جیون کو عبور کر کے بنجارا پر پہنچا بادشاہ  
وہاں کا پہاگ گیا اور ارسلان بھی معہ اپنی گروہ کے الفارہ۔ اور الرمل میں  
جاگہسی اور سلطان محمود سے پناہ میں آگئے سلطان محمود نے بنام ارسلان کہیہ  
مہربانی کا شقہ لکھ کر ارسلان کو اپنی طرف مایل کر لیا چنانچہ ارسلان بن  
سلجوق اوسکے پاس آیا فی الفور سلطان محمود نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکا خیمہ  
لوٹ لیا ارسلان نے محمود سے کہا کہ یہ گروہ جو ارسلان کی ہے انکو نہر جیون  
میں غرق کروادیجئے یا انکے سراؤادیجئے تاکہ یہ لوگ تیر اندازی اور جنگ پر دازی  
نہ کرنے پاویں محمود نے ہرگز نہ مانا بلکہ اوسکے باب میں یہ حکم دیا کہ نہر جیون کے اوس  
پارنواحی خراسان میں الگ الگ رہیں اور ہمیشہ اس سرکار میں خراج دیا کریں  
اونکو وہاں بسا کر حاکم اپنی طرف سے مقرر کر دئے تھے اون حاکموں نے جب  
اوسکے مال اور جان اور اولاد پر دست تعدی اور ظلم دراز کرنے شروع کئے جب

## ابتداء دولت سلجوقیہ اور اخبار اوغلی خانہ کے

۴۸

ایک گرو آدمی کا حراساں ہے بہاگ کر اصغہاں کی جلا آیا اور علاؤ الدین کا کوہ  
 سے کر ایسے بعد اراں اور یحیاں کو چلے گئے ہیں گروہ جماعت ارسلان سے سلجوق  
 کے اتنی سے اوسحا یہ اول کا نام ترک العریہ رکھا گیا تھا اور اسی نام پر ہر ایک آدمی جماعت  
 کا نام رکھا گیا ہے۔ اور طغرل نے سعد اپنے دو نوہائیوں میں عوا اور داؤد کے حراساں  
 سے یہ طرف بخارا کے خاکرا بیاں شکر نگین پر جمع کیا اور ان کے ہمراہ ہو کر خوب لڑا جیا یہ بہت  
 آدمی ان کے گروہ کے مارے گئے پیر او کو حراساں کی طرف راحت کرنے کی ضرورت ہوئی  
 اس لیے بہتیوں کے یار اور تریے اور حوار ررم کے ماہر مشکہ میں آجیمہ ڈالا اور حوار ررم  
 شاہ باروان الططاش کے سات متفق ہو کر حوار ررم ستاہ نے بھی ان کے سات عہد  
 لیا تھا لیکن آخر کار ان کے سات او سے عد رکھا اور بہت لوگوں کو او میں سے ہلاک  
 کر کے مال اولکا لوٹ لیا مافی جو بچے او کو گرفتار کر لیا یہ مات او سے بہت سری کی  
 وہی اس گناہ کی ستامت میں مبتلا ہوا بعد اراں حوار ررم سے طرف مرو کے چلے گئے  
 مسعود سلطان محمود نے او کی طرف لشکر کشی کر کے او کو شکست دی وہ  
 مات عیبت جو لشکر مسعود کے مات اس لڑائی میں آیا تھا او کی تقسیم کی مات اس کے  
 سر میں مارچ گیا اور ایسی مات فاقی ہوئی کہ ایک دوسرے کو قتل کر لیے لگاواؤ دے  
 وقت فرصت جاں کر یہ مستورت دی کہ لشکر کی طرف سود کرنا ایسے میں بہتر ہے  
 صحابہ اوہنوں نے جب لشکر مسعود پر راحت کی دیکھا کہ او نہیں خود لہاق پڑ گیا  
 درلوت تحکیم بھیج گئی ہے اسلی جماعت سلجوقیہ مسعود کے لشکر پر ہنگامہ رہا  
 کر کے او کو شکست دی اور بہت لشکر آدمی مسعود کے مار ڈالے اور جو بچہ اون  
 لوگوں نے مال لوٹ لیا تھا او سیر یہ قابض ہو گئی اس حال کے دیکھنے سے مسعود  
 لشکر میں ہر ایک آدمی کے دل میں بہت ہیبت بیٹھ گئے جب سلطان مسعود نے دیکھا کہ  
 لشکر آدمی لوگ کہنا نہیں ملتے بلکہ بگے دیتے ہیں او سو وقت سلطان مسعود نے او کی

## گرفتار ہونا اور مارا جانا مسعود کا

۴۹

یہاں قلوب کی واسطے قوم سلجوقیہ کو لکھا کہ تمکو مناسب ہمارے سات ہو جانا اور ہماری مہربانی کرنی ہے اور نہو نے ایک قاصد کی زبانی اس کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ ہم آپکی اطاعت سے باہر نہیں بن بشرطیکہ ہمارے چچا ارسلان کہ جسکو سلطان محمود دینے گرفتار کر لیا ہے چوڑا دوسعود نے ارسلان مذکور کو اپنے پاس بلخ میں بلا لیا اور انکو لکھا کہ تم بھی اگر بلخ میں حاضر ہو کیونکہ اوسکو میں بلخ میں بلا لیا ہے اون لوگو نے ہرگز نہ مانا تب اسنے پہر اوسکو قید کیا اور لڑائی سابق دستور اسنے ہوئی مگر مسعود شکر کو دوسری بار شکست اوہونے دی اس شکست کے دیتے ہی وہ لوگ اکثر نواح خراسان پر غالب آگئے اور اپنی طرف سے ہر ایک مقام پر تائب مقرر کر دئے اور سلطان طغرلبک کے نام کا خطبہ در میان نیشاپور کے پڑا گیا اور داؤد نے ہرات پر جا کے مسعود کے لشکر کا مقابلہ کیا وہاں سے بھی مسعود کا لشکر ہٹا گیا اور لوگوں نے خراسان سے غزوہ کی طرف جا کر مسعود سے کہا کہ حقیقت حال یہ ہے مسعود اپنی سب فوجیں جمع کر کے غزوہ سے خراسان کو چلا لیکن اونکا یہ حال تھا کہ اگر ایک مقام پر سے اونکو ہٹا دیتا تھا دوسری جابے وہ جا پڑتے تھے مگر مسعود کے لشکر کو چونکہ دیر میں پہنچی تھی اسلئے اونیں سکت اور طاقت نہ رہی آخر کار یہ ہوا کہ جماعت سلجوقیہ نے مسعود کو فریب دینے کے ارادہ پر جنگل کی طرف کوچ کیا مسعود بھی تمام فوجیں لیکر اونکے تعاقب کے واسطے دو منزل تک گیا مگر رسد کے نہ دستیاب ہونے سے لشکر کا حال تنگ ہو گیا اور خراسان کے لشکر میں تین برس کا کہانا اسوقت موجود تھا سوار ازین ایک کبجی یہ ہوئی کہ لشکر مسعود کا ایسی جائے پر اترتا کہ جہاں پانی بھی کم تھا اور موسم گرمی کے تھے اسلئے آپس میں سبب کیاب ہونے پانی کے فساد و فتنہ برپا ہوئے کچھ آدمی کہیں جا اور تریے کچھ کہیں اور آپس میں اونکے ہی لڑائی ہو گئی یہ حال جب ہو گیا اسوقت جماعت سلجوقیہ نے اون پر تاخت لا کر مسعود کے لشکر کو پہر شکست بڑی فاحش دی مگر سلطان مسعود تھوڑے سے آدمیوں میں رہا اور

## گرفتار ہونا اور مارا جانا مسعود کا

شکست کھا کر بہاگ سلجوقیوں نے اولکمال بہت لوٹا محلات آیا میں میں رہیں کرڈ  
داؤد نے وہ سب مال ایسے یاروں پر تقسیم کر دیا اور آپ کچھ لیا سب مانت دیا پھر  
سلجوقیوں نے پھر حراساں کو مراحت کی اور حراساں پر پھر ایسا قصہ کر کے مستقل ہو  
اور اوکے خطہ مسروں پر پھر فی شروع ہوئی یہہ آخر سلسلہ میں ظہور میں آیا تھا مانیے  
حرب ہی ہم لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ

## بیان ہے گرفتار ہونے مسعود کا اور مارا جانا اس کا

حک لشکر مسعود نے سلجوقیوں سے جیسا کہ اوپر بیان ہوا شکست کھائی اسوقت مسعود  
معہ اپنے لشکر کے حراساں سے بہاگ کر عمرہ کو درمیاں سوال سلسلہ کے پہنچا اور اسے  
لشکر کے سپہ سالار مسی تیا دیتے اور جید امر کو گرفتار کیا اور اپنے بیٹے مودود کو  
بلج پر پہنچا ماکہ داؤدس مہکامل س سلجوقی کو وہاں سے ہٹا دیے مودود بلج کی طرف  
سلسلہ میں گیا اور مسعود اپنے باب محمود کی عادت کے موافق ہندوستان میں  
ہارے کے موسم سرد کر لے کے لئے سیحون سے پار اور تراسمی الوستکیں لے کر ایک سیریلار  
اوسکے لشکر کا تھا مسعود کے حراہ پر قصہ یا کر اور بہت آدمیوں کو مجتمع کر کے محمد کو جو کہ بہائی  
مسعود کا تھا حراہ و قہر اوسکو مادتاہ سالیا اب مسعود کے سات حوت کرمی رہ گئے تھے اور  
اوسکے سات شفیق سوے تھے وہی رہ گئے ان دونوں فریقوں میں درمیاں اور بیچ الہ  
سلسلہ کے سخت لڑائی ہوئی اوس لڑائی میں مسعود کو شکست ہوئی اور اوسکے سات کے  
آدمی سب بہاگ گئے اور مسعود درمیاں رماط کے قلعہ کے محصور ہو گیا تھا بعد محاصرہ اس  
قلعہ کے جب وہ وہاں سے لکلا سلماں محمد نے اوسکو معہ اوسکے اہل و عیال کے قلعہ  
کدیمی کو بھیج دیا اور تھان سے اوسکو نجات دی جسکے محمد بن محمود بن سبکلیں ملک  
رائی میں مستقل ہو گیا اسوقت اپنی سلطنت کا کام اسیٹھ بیٹے احمد کے سیرد کر دیا وہ

## بادشاہ ہونا مودود کا

۵۱

وہ لڑکا نہایت مغرور ہوا اس اور بیوقوف اور شریر اس طرح تھا کہ اس نے بدون خبر کرپنے اپنے باپ کے اپنے چچا مسعود ابن محمود کو جو کہ قلعہ کندی میں محبوس تھا مروا ڈالا اور اس کے باپ محمد نے یہ خبر پائی اور سچ بہت شاق گذرا اور برا معلوم ہوا۔ سلطان مسعود کا حال یہ ہے کہ وہ بہت خیرات کیا کرتا تھا چنانچہ ایک دفعہ درمیان رمضان کے دس لاکھ درہم خیرات کیے اور علاوہ یہ بہت احسان کیا کرتا تھا اس واسطے علماء اور سیکس پاس جاتے تھے اور کتابیں اور نیکے واسطے تصنیف کرتے تھے اور خوشنویس بھی تھا اور یہی اوس کا عظیم دوسرے تھا جیسے ملک رستہ اور احمد بنان۔ طبرستان۔ جرجان۔ خراسان۔ خوارزم۔ بلاد الران۔ کرمان۔ سجستان۔ سند۔ الرخ۔ نرنہ۔ بلاد الخور یہ سب اوسکی اطاعت میں تھے اور اہل برادر بھرنے بھی اوسکی اطاعت مان لی تھی۔

## بیان ہے بادشاہ ہونے مودود و بیٹے مسعود کا اور مارڈالنا اوس کا اپنے چچا محمد کو

واضح ہو کہ جب مسعود مقتول ہوا اور وقت اوس کا بیٹا مودود خراسان میں سلجوقیوں کی لڑائی میں تھا جب اس نے سنا کہ میرا باپ مسعود مارا گیا اور وقت وہ اپنا لشکر راستہ کر کے نرنہ کو لوٹتا ہوا اس جایی پر اپنے چچا محمد سے آکر لڑا اتفاق یہ اوس کے چچا محمد کو شکست ہوئی مودود نے اوسکو معہ اوس کے بیٹے احمد کے گرفتار کر لیا اور انوشکین کو بھی جسے خزانہ لوٹ کر محمد بن کو ر بادشاہ بنا لیا تھا پکڑ لیا۔ یہ انوشکین جو جہ تھا اور اصل اوسکی بیٹی کی ہے ان سب کو یک قلم قتل کر ڈالا اور جو بچ اپنے چچا محمد کی بیٹی اولاد میں رہے باپ اوسکو بھی قتل کیا مگر غید الرحیم کو چھوڑ دیا اور اسے پلر حبیہ اون لوگوں کو کہ جو اوس کے نائب مسعود کے کیرنے میں شامل تھے جن جن کر مارا بعد ازاں مودود



## بادشاہ ہونا مودود کا

تمیہ یہ تھاں سدہ، اکو سرہ میں داخل ہوا اور مستقل امیر مروتہ کا ہو گیا اوسے ایسی  
مک حصلتی اور احتیاد یہ ملک رانی کرنی شروع کی اور ماد ستاست میں بہت تانت قدم رہا  
حاجہ ماد ستاد ترکستان لے اوسکو لکھہ بھیجا کہ ماوراء النہر کی رعیت سب تابع اور سفاہ  
تہاری ہے۔ ید

## اب شروع ہوا ۳۳۰ ہجری

درمیاں اس سال یکے ماہ محرم میں علاؤ الدولہ ابو الحسن بن تھریار معروف ماس کا کو یہ  
لے وفات پائی یہ تھخص صاحب رایہ اور تنجاع آدمی تھا اسنہاں میں رہتا تھا بعد اوسکے  
منا اوسکا پھیر الدن الوصور قرار مر جوڑا اٹھا اوسکا تھا بجایہ اوسکے مقیم ہوا اور ایک اوسکا  
بیا کر تناسف اس علاؤ الدولہ بہاں کو چلا گیا وہ وہاں جا کر مقیم ہوا اوسکو تخت حکم میں لایا اور  
اسی سال میں سلطان طغرلک حراں اور طرستان کا ماد ستاد ہوا۔ اور اسی سال میں  
لہستہر العلوی نے اہل دمشق کو ہکا کر در بری کی اطاعت یہے اوسکو نکال دیا تھا بحرعت  
سق لے اوسکا حکم اور اطاعت جوڑ دی اوسوقت در بری حماہ کو گیا وہاں یکے ماسدہ  
می راہ عصیاں اور حاوت یہے پیش آئے کسے یے اوسکا کہانہ مات لاجار ہو کر مقلد بن  
مقلد الکفر ظانی کو اوسے لکھا۔ وہ دوہرا آدمی لیکر اوسکی ملک کو آیا اور اوسکی حمایت  
کی اور حماہ یہے حلب کو گیا اور مدت تک وہاں مقیم رہا در بری درمیاں ماہ حماد الاخر سہ  
اکے موت ہوا اور یہی اوسکے مر لے کا حال درمیاں شدہ کئے گدرا ہے در بری  
کو کث۔ (امیر الحیوتی) (یچے سردار اوج) تھا اور مام اوستکیں اور در بری (دکر  
ن ہلہ اور یار موحده حکے درمیاں میں راہ منقوطہ ساکں اور احرین راہ مہلہ ہے) یہ  
ست طرف در برن رو تیم الدلیبی کی ہے جبکہ در بری اس سالین مر گیا اوسی  
الین بند و ست اور انتظام ملک شام کا حاتار ہا سرستان کے عربوں لے ملک شام

## فتح طغرلبک کی خوارزم پر

ملک شام کی طبع کر کے نواحی شام کو چلی آئی بدین تغیل کہ شہر رجبہ والا ابو علوان  
 شمال کالقت معزالہ ولہ بن صالح بن مرداس بن الکلاہی حبیبی حلب کی طرف جا کر  
 اوسکو اپنے قریبہ میں لایا اور حسان بن مفرج الطائی نے مراجعت کر کی  
 فلسطین پر غلبہ پایا اور اوسکی آنی حال طرف فلسطینہ کے اور مرجہ کے تا  
 درمیان شکستہ کے بیان ہو چکا ہے اور اسی سال میں بادشاہ ابو کالیجار نے  
 ملک فارس سے طرف عمان کے لشکر کشی کے تھے اور اسی سال میں الوصفیہ  
 بہرام جو کہ لقب بلقب عادل تھا یعنی وزیر بادشاہ کالیجار کے نے وفات پا  
 پیدائش اوسکی درمیان ۶۶۶ء کے ہوئی تھے اور یہ شخص نیک حضرت تھا  
 ایک کتب خانہ اوسنے فیروز آباد میں بنایا تھا اس کتب خانہ میں سات  
 کتاب تھے ۔

## اب شروع ہوا ۶۶۶ء ہجری

اس سال میں سلطان طغرلبک نے خوارزم کے حکومت پائی اول میں خوارزم  
 مملکت محمود بن سبکتگین میں داخل تھے اوسکی بعد اوسکی بیٹی مسعود کی تحت حکم  
 رہی اور نایب اوسکا خوارزم میں طنطاش اوسکی باپ محمود کی دروازہ کا دربار  
 تھا جب طنطاش مر گیا تب مسعود ابن محمود نے اوسکی بیٹی ہارون بن طنطاش  
 کو والی کر دیا اور اوسکا لقب خوارزم شاہ رکھا گیا بعد ازاں ہارون ہار گیا  
 اوسکی مرنے کا یہ حال ہی کہ حمید اوسکی غلاموں نے بروقت شکار کبیلہ کو  
 جانی کی اوسے مار ڈالا تھا اوسکی ماری جانی کے بعد ایک شخص کو عبد الجبار  
 میں شہر پرست ہو گیا تھا ہارون کو غلاموں نے عبد الجبار پر بھی راخت لاکر اوسکی  
 بھی بڑی اور اے اور سہل ابن طنطاش یعنی ہارون کی بیٹی کی بادشاہ بنا یا  
 یہ سال دیکھ کر مشاہد ملک ابن قلی نے کوچ کیا ۔ یہ شخص اوزن اطراف پر بعض ملک

## رنجش ہو جانی جلال الدولہ اور سلطان قائم مین

حاکم تھا۔ آتی ہی حواریں بر قانس ہو گیا اور اسماعیل کو وہاں سے اوسے نکال دیا بعد ازاں طغرک حواریں کو گیا وہ حاکر حکومت کرے لگا اور شاہ ملک ہماگ گیا اور مملکت کفر میں حواریں اوسے سالیق داخل ہو گئی یہ طغرک ایک لی و ہا سکی کوچ کر کے پہاڑی تھری اوسے سالیق منہ کیا۔

بیان اوس رنجش کا جو در میان سلطان قائم اور جلال الدولہ لی ہو گئی تھی کہ در میان سالکی بعد فتح یالی حوالی کے ماہ محرم من ملک بعد اد کو حلال الدولہ لی ایسی قضیہ میں کر لیا اور قادم کے تنقہ کطرف کچھ التفات نہ کی۔ اصل بات یہی کہ ماد اسطور بر اوس زمانہ میں تھی کہ کچھ مخالف طرف خلعا کی پہچے لیا کرتی تھے حلی سب سے مادتا ہوں کو کچھ معارضہ ہیں ہوتا تھا کہ اس لحاظ سے سلطان قائم لی حلال الدولہ کے یاس ایک تنقہ ابو الحسن حواریں کے ہاتھ پہنچا تھا جلال الدولہ اوسکی طرف مطلق ملقت نہ سوا۔ قائم سے بعد اد سی خروج کا ہے ارادہ کیا لیکن کچھ ارادہ نہ آیا۔

اسی سال در میان حب کے مصر میں ایک شخص مسی سکین سے خروج کیا تھا پچھتھیں مشکل بادساہ مصر کے تھا اوسنے دعوی حکومت کا کیا محمد اویکر دعوی کرنے کے بہت آدمی اوسکی معقد ہو گئے اور اسی یہ جاننا کہ حاکم سے مراجعت کی پھر خلق جو اوسکی تابع ہو گئے تھو سب جمع ہو کر اوسکو بادشاہ کے گھر بروقت یا کرتے لیکن اور کجا کہ بادشاہ یہی سب درماں اوسکی شعل دیکھتی ہی کاسب گئی لیکن اکی دلیں چو کہ تک ٹر لگا تھا فوراً گرفتار کر لیا بعد ازاں سکین مع انہی یاروں کے سولے کی تختیر سوار ہو کر دار آخرت کو کوچ کر گیا۔

## حال و قات جلال الدولہ اب شروع ہوا اسمہ ہجری بیان وفات جلال الدولہ کا

اسی سال میں درمیان ماہ شعبان کے جلال الدولہ ابو طاهر بن بہار الدولہ بن عضد الدولہ بن بویہ درمیان بغداد کی فوت ہوا اور اسکی جگہ پر ورم ہو گئی تھی اور شمس الدین وہ پیدا ہوا تھا اور سولہ برس گیارہ مہینے بغداد کی ریاست گزارا بروقت وفات جلال الدولہ کے اور سکا بیٹا الملک الغریر ابو بکر منصور واسطہ میں تھاجب اور سکا باپ مر گیا شکر یوں نے اور سکو لکھا کہ تو ہماری پاس آجا مگر اسی انتظام ریاست نہ ہو سکا لاچار ملک کا خواہان ہو کر بادشاہوں کی پاس مثل قروا شہ اور ابو الشوک سٹگے گیا مگر کسی نے اور سکو مدد نہ دی تب ہ نصر الدولہ بن مردان کی پاس گیا اور اسجای درمیان میا قاقین کی شمس الدین فوت ہوا جبکہ ابن جلال الدولہ سے انتظام ریاست نہ ہو سکا تب بادشاہ ابو کالیجار نے لشکر بغداد کو لکھا کہ میری ہمراہی کرو چنانچہ ابو کالیجار بن سلطان الدولہ بن بھار الدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ کے تحت حکومت بغداد ہو گئی اور بغداد میں درمیان ماہ صفر ۶۳۶ ہجری اسکی نام کا خط پڑ گیا اور اسو سال میں لشکر مود و و ابن مسعود بن محمود نے چند قلعہ ہندوستان کی فتح کئی اور اسی سال میں ترکستان کے پانچ ہزار خیمہ سلمان ہو کر بلاد اہل ہلام میں متفرق ہو گئی اور کوئی انہیں سر مرد نہ ہوا پھر خطا کے باشندوں اور تاتاریوں کے بچہ لوگ چین کی نواحی میں رہتے ہیں ۔

اور اسی سال میں شرف الدولہ بادشاہ ترکستان نے بلاد بلاساغون اور شہر کے بادشاہت چھوڑ دی اور اپنی بہائی ارسلان تکین کو بہت شہر ترکستان دیدی ۔ اور اپنے بہائی فراخان کو شہر طرار اور سفیجاب عطا کئے اور

## خطبہ خوانی ابو کا لیجار کی بعد ادمین

ایسی بیاطان کو تہرہ و سارہ عطا کیا اور علی نکلیں کہ بخارا اور سمرقند و عمرہ دی ا  
نور ترف الدولہ سے معامت کر کے کوتاہ تین ہو کر طاعت خدا من مصر  
ہو گیا اور اس سالین معمر بن ادریس نے افریقیہ میں سے خطبہ علون خلعا  
مام کا پھر ناموقوف کروا دیا اور قایم عیسیٰ خلیفہ بعد اسکے مام کا خطبہ  
اور قایم کے طرف سے طاعت اور سرہ لعی علم قسطنطینہ کے راہ دریام  
پوسے + اب شروع ہوا <sup>۳۴</sup> مسیحی

اس سالین بادشاہ ابو کا لیجار کے مام کا خطبہ بعد ادمین درمیان ماہ  
پھر آگیا + اور الوالتوک نے ہی اسے تہرون میں + اور دبیس من مر  
اسے تہرون میں اسکی مام کا خطبہ جاری کروایا اور نصر الدولہ من مرو  
نے دیا ریکر میں اسکا خطبہ پھر دیا + پھر ملک ابو کا لیجار بعد ادنگ  
اور درمیان ماہ رمضان ۳۵۵ ہجری او میں داخل ہوا روف اسکی آئے  
بعد اومیں بہت آرایش اور ریب کے گئے ہے +

اوسے سالین ابو کا لیجار نے تہرہ شرار کے جاردواری کی ناسے کا حکم  
جیاجی بہت مستحکم اسکی سار کے گئے اسکا دورہ بارہ ہزار گزے اور  
آٹھ لاکھ اور گارہ دروارہ ہیں سترہ چار سو چالیس میں اسکی باہلی  
دراعت پائی + اسی سالین تہرہ مرصی الوالقاسم ہای تہرہ مرصی  
ملک فانی سے سلطنت حاو داسے کو گیا یہ ایتل اسکی شہر میں سوچن میں  
ہوئی بعد اسکی عدنان ہتیا اسکا لھے اسکی ہائی رخص کا ہائی علون  
کی عہدہ نقاست یر مقرر ہوا + اسی سالین قاصی ابو عبد اللہ الحسین الصمیر  
اصحاب ابو حنیفہ کے رحلت فرما ہوئی یہ ایش او کی شہر من سو +  
اس سالین الواسع مجراہ عارالہ رنا +

## اب شروع ہوا ششمی مہجری

اس سال بن سلطان طغرلبک نے اپنے بھائی ابرہیم بن یحییٰ بن میکائیل کو بھدان کی طرف روانہ کیا تھا۔ بھدان پر غالب آیا یہ شہر کرشاسف ابن علاء الدولہ بن کاکویہ سے لیا گیا۔ پھر دیور پر غالب آیا وہ ابی الشوک سے چھین لیا بعد ازاں صمیرہ پر قابض ہو گیا اسی سال بن ابی الشوک نے درمیان قلعہ سیروان کی وفات پائی۔

نام اس کا فارس بن محمد بن عغان ہے۔ بعد اس کی مرئی کی اس کی بیٹی عیسیٰ بنت ابرہیم مذکور لڑا اور تمام رعیت مہبل بن محمد یعنی ابی الشوک کی بھائی کے ہمراہ ہو گئی اور اس کی عیسیٰ بنت موسیٰ الہمدانی والے اربل کا

مقتول ہوا اس کو دو شخصوں نے جو اس کی پیروی تھے مار کر قلعہ اربل کی ایک کلب ہو گئی تھے ایک اس عیسیٰ بنت موسیٰ کا بھائی عیسیٰ سلار ابن موسیٰ تھا وہ قزوین والی موصل کے پاس بسبب ایک بخش کے جو کہ درمیان دونوں بیانیوں کی تھے چلا گیا تھا اُس نے جو شتا کہ عیسیٰ میرا بھائی مقتول ہوا فوراً اربل کے طرف مراجعت کی فرداش ہی اس جائی تک اس کو پہنچائی آیا وہ آتے ہی بادشاہ ہو گیا اور اپنے قبضہ میں تمام اوس ریاست کو لایا اور قزوین موصل کی طرف مراجعت کر گیا۔

اور اسی سال بن گھوڑون کے درمیان و بار ہوئی تھے۔ بعد ازاں تمام بلاد میں پھیل گئی۔ اور اسی سال بن احمد بن یوسف المنازی وزیر ابی نصر احمد بن مروان لڑی والی دیار بکر نے وفات پائی اس کو قسطنطنیہ کی طرف بھیجا تھا یہ شخص طبری ناضلون اور شعرا و نامور میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ منازی مذکور نے جامع قرطوبہ اور جامع آمدین بہت کتابیں جمع کر کے ایک کتب خانہ بنا کر وقف کر دیا تھا وہ سال بن ابی الفدا یعنی مصنف کتاب ہذا کی وقت تک دونوں جامع کو خزانہ میں موجود تھیں

بیان سلسلہ ہجری ۳۳۸ء تک

۵۸

### اب شروع ہوا سلسلہ ہجری

اس سال میں بادشاہ پہلہل بن محمد بن عمار بن ابی الوالتوک کا فریسن اور دہنور  
پر تصرف ہو گیا اولاً اُن شہروں پر سہائی طغرلک کا غالب آیا تھا جسکے اوپر  
دکروچکا۔ اسی سال میں عبدالمدن بن یوسف الحوی والد امام الحرمین نے فطرت  
یائی یہ شخص جو یہ تہہ تافہ میں امام تھا ابی طیب سہل بن محمد صعلوک سے علم فقہ  
اوسے سکھاتا تھا اور دہشت میں ہی یہ شخص متعزادیوں میں سے ہو اور علم و  
ادب وغیرہ کا بھی یہ عالم تھا اور وہ بی سنس میں سے ہو کہ ایک قوم ہے  
قبیلہ طی کے تھا۔

### اب شروع ہوا سلسلہ ہجری

اس سال میں ملک ابو کالیجار کا تکرلیجہ پرستہولی ہو گیا اور وہاں کو حاکم ابو  
من الہیتم سے وہ شہر چین لیا اور اس الہیتم ریرٹ کی طرف ہٹا گیا۔  
اور اوسے سال میں درمیان عراق کے بڑا قحط پڑا تھا یہاں تک کہ لوگوں نے  
مرادار کہا لئے اور بغداد میں یہ حالت تھی کہ بار بار حاسے ہو گئے تھے۔  
اسی سال میں عبدالواحد بن محمد معروف نام مطر ستاعر اور ابو الخطاب بتلی تان  
نی وفات پائی ہے۔

### اب شروع ہوا سلسلہ ہجری

سان ہر وفات یانی ملک ابو کالیجار کا اور بادشاہ ہوتا اوسکی ٹٹی ملک الیم  
کا اسی سال میں بادشاہ ابو کالیجار مر رہا بن سلطان الدولہ من بہار الدولہ  
بن عہد الدولہ من رکن الدولہ من نویہ جو تھی تاریخ جمادی الاول کو درمیان  
شہر حاب کے جو کرمان کا ایک شہر ہے وفات پائی اسحاقی الی کا اوسکی  
یہ باعث تھا کہ غالب کرمان سے یہاں الیم الی اوسکی طاعت سے یہ کرمان ہو گیا

## بیانِ مسئلہ کا

تھا اوسکی تادیب کی واسطے وہ آتا تھا۔ قصر مجاشع میں اگر بیمار ہوا مگر بسبب شدت فقر کے بیماری پھر گئے اور پ کی شدت کثرت سے یہاں تک پہنچی کہ سوار ہونے کی طاقت نہ رہی۔  
 بنالاجار ہو کر ڈولی میں سوار ہو کر حبشہ خباب میں پہنچا جان تجی ہوا اوسکی عمر چار برس کی اور چند مہینے کی تھی۔ اور ملک عراق پر چار برس دو مہینے اوسے ریاست کر  
 بعد اوسکی ترکون کی بنائی اون لٹورون نے تمام خزانہ اور تیار رکھائے اور یہاں  
 لشکر ہی لشکر میں سی سب لوٹ لئے اوسکی ہمراہ اوسکا بیٹا ابونصور فلاستون  
 بن ابی کالیجار بھی تھا وہ شیراز میں آکر اوسکو اپنے قبضہ میں لایا اور جبکہ اوسکی مرنے  
 کی خبر بغداد میں پہنچی اوسجائی اوسکا بیٹا الملک الرحیم ابونصر سرہ فیروز بن ابی کالیجار  
 نے لشکر جمع کر کے تمام لشکر کے لوگوں سے حلف لیکر بغداد پر قبضہ کیا اور ایک لشکر  
 واسطی جنگ کے آمادہ کر کے طرف شیراز کی روانہ کیا چنانچہ ان لوگوں نے اوسکی  
 بیہوشی ابونصور فلاستون کو اور اوسکی والدہ کو ماہ شوال سنہ ۵۸۱ میں گرفتار کیا اور  
 ملک الرحیم کے نام کا خطبہ شیراز میں پڑوایا گیا۔ بعد ازاں ملک الرحیم بغداد سے  
 خوارستان کے طرف گیا اوسطرف لشکر ہی آدمی اوسے ملے انہیں کرشاف  
 ابن علار والد ولہ صاحب ہمدان ہی تھا یہ شخص ملک ابوکالیجار کے پاس چلا آیا تھا  
 جبکہ اوسے ابراہیم بن مال بیہاشی طغرلک نے شہر ہمدان لے لیا تھا۔ اور  
 اسی سال میں محمد بن محمد غیلان براز نے بھی وفات پائی یہ شخص راوی اودین  
 احادیث کا ہی جو کہ احادیث غیلانیہ مشہور ہیں روایت کے ہی انکی دافطی

وہ حدیثیں اعلیٰ اور حسن حدیثوں میں سے ہیں۔

## اب شروع ہوا مسئلہ تہجری

اس سال میں فلاستون بن ابی کالیجار نے ایک فوج قیدیوں میں سے ارا



کر کے بلاد فارس من قلعہ پایا اور سالین درمیان طرکک اور اوسکی بہائی اہرام  
یال کی اسے رحمت پیدا ہوئی کہ آخر کار اوسکی نوبت سحاک پہنچی اور نال شکست  
ہوئی وہ قلعہ سراج میں جاگہا طرکک لے اوسکا محاصرہ کر کے ربر دستی ہوا کہ  
کال دیا +

اسی سال بادشاہ روم نے سلطان طرکک کو سب ٹرائفہ بھیج کر یہ کہلا بھیجا  
کہ اگر ہم میں اور تم میں عہد محنت سو جاوی تو یہ ہتھ سے اوسی مول کیا اور قسطنطنیہ  
کی مسجد کی تعمیر ہو گئے اور اس میں ہمارا اور حلیہ طرکک کے امام کا ٹیڑا گیا اور اوسکی  
ریاست مستقل ہو گئے رعایا ست تابع اور متقا ہو گئی اور سلطان طرکک نے  
ہو تن ہو کر اسی بہائی یال کا تعاقب چھوڑ دیا +

### بیان وفات مودود کا

در بیان اس سال کی ماہ رحب میں ابو الفتح مودود بن محمود بن مسکین  
والی غریبہ نے وفات پائی عمر اوسکی اسی برس کی تھی اور لو برس دس مہینے  
سلطنت کی غریبہ ہی میں مرا اوسکی عدیجا اوسکا عبد الرشید بن محمود بن مسکین  
سخت سلطنت پر مٹھا یہ عبد الرشید جیا مودود کا اوسکی سامی قید تھا اور  
مری کے بعد سلطنت کر کے لگا تھیں بن عبد سیف الدولہ اوسکا لقب  
ہوا اسی سال میں ساسیری سردار ترکوں کا تعداد گونا گونا اور شہر امار فتح کیا  
اور عدل او یک خصلت رعایا پر ظاہر کے جبکہ اوسے دیکھا کہ قواعد ریاست  
حوب مصوط ہو گئے بعد اذ کو مراجعت کے اور اسی سال میں حلیہ محضر علوی  
شکرے تہر حلب کو فتح کیا اور تمال میں صالح بن مرداس کلائی کو جو ریاست  
کرتا تھا نکال دیا اسکا ذکر سیکہ میں اوپر ہو چکا ہی اور اسی سال میں درمیان شہر  
کی اہل سنت جماعت اور فرقہ شیعہ میں فساد برپا ہوا اور یہ فتنہ ایسا عظیم

عظیم ہوا کہ بازار بند ہو گیا بلکہ نراب و ویران ہو گیا۔ اہل کرج نے ایک چار دیواری کے گچ کے ٹیپ بنائی اور اہل سنت جماعت کے لوگوں نے جو قلاہین میں رہتے تھے وہی اور جو قائم مقام اونکی تھے انہوں نے بازار قلاہین پر ایک فضیل بنائی۔ اور شیون کے مکانات میں اذان جو نماز کے تھے وہی اور سمین فقط (حی علی خیر العمل) کا سوتا تھا اور شیون کی مکانات میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا کلمہ ہوا کرتا تھا۔ اور اسی میں ابو بکر منصور ابن جلال الدولہ نے وفات پائی اسکی شہر اچھی ہوتی تھی۔

### اب شروع ہوا مسیحی ہجری

اس سال میں سلطان طغرلک نے خرہان سے کوچ کر کے اصفہان کا محاصرہ کیا اور اس جائی ابو منصور بن علاء الدولہ بن کا کو یہ سلطنت کرتا تھا تہذیب الیاس کا محاصرہ اوسکا رہا آخر کار اوس شہر کو لیا اور رعیت کو امن ہوا اور سلطان طغرلک در میان اصفہان کے ماہ محرم ۴۳۳ میں داخل ہوا اور وہاں کے اور وہ شہر اوسکو سپہ آیا چنانچہ اسکی رسی سے تمام ہتیار اور ذخیرہ جو جمع تھے سب اصفہان میں منگوا لئے۔

### بیان حال قرواشر کا مع اوسکی بہائی کے

اسی سال میں ابو کامل برکت بن المقلد اپنی بہائے قرواشر بن المقلد پر غالب آگیا اور قرواشر اپنی بہائی مذکور کی ہمراہ کچھ تصرف مملکت میں نہ رہا بلکہ ابو کامل سلطنت پر غالب آگیا اور اوسکا لقب زعم الدولہ رکھا گیا۔ شکست بیان کوچ کرنے عرب کا مصر کی طرف سی اور قیہ میں اور ہونی مغربی بادیں کو

واضح ہو کہ اس سال میں حکم معرین مادرئیں نے خطبہ علویوں کے نام کا یہرا افریقیہ  
 سی موقوف کر دیا اور عاسیون کا خطبہ یثروا شروع کیا تو یہ امر مصر  
 علوی پر بہت سخت ماکوار گدرا خاچہ اسلئی اوسنی ایک قاصد معرین مادرئیں کے  
 یاس روانہ کر کے اوسکو اس حرکت سے منع کیا ان مادرئیں نے جواب  
 ایسا نسخ لکھا کہ وہ اوسے رما دہ رما معلوم ہوا جس ان علی ماور سے  
 جو مصر کا ور رہا اعمال رملہ سے وہ مستصر مسوق ہو کر ہساب کا مجور ہوا  
 کہ قلعہ رخنہ اور ایک قلعہ ریاح کو جو کہ دو نویلیں عرب کے ہن ان دو  
 قتلون کو اوں پہنچ دو۔ مگر ان دو نویلیوں میں ہی ایشین لڑائی ہوئی تھی جس سے  
 اس صلح کروا کر اوسکو مال دکر رواہ کئے وہ دو نویلیں جاتی ہر افریقیہ پرستوں  
 موگئی اُسکے طرف معرین مادرئیں نے ہے کوچ کیا حاتیجہ اوہوں نے اوسکو  
 شکست دی اور وہ عرب افریقیہ تک چلی گئی اور تمام درخت کاٹ ڈالے  
 اور شہروں کا محاصرہ کیا اور اسل افریقیہ پر وہ حادثہ نازل ہوا جو کہ  
 اوہوں نے نہ دیکھا تھا بعد ازاں معرین تیس ہزار سوار سے رما دہ جمع کر  
 اوسکا مقابلہ کیا یہر ہی اوہوں نے شکست دی یہر معرینوں کی طرف بھاگ گیا  
 اوسیں جاگہا لیکن یہر معرین لوگوں کو جمع کر کے اوسکی طرف خروج کیا اور  
 مقابلہ شروع ہوا اوسکی دفعہ بری بہا رے لڑائی ہوئی لیکن یہر ہی معرینوں نے لڑائی  
 میں بھاگ کر چمکے اور ٹھب آدمی اوٹین کر بھاگ گئے اور مارے گئے اور نہر کو شکست  
 ہوئی اور عرب قیروان تک جا پہنچی بعد گاہ قیروان پر جا پڑی اعراب  
 وہاں محاصرہ شہر دن کا کرنے اور لوٹتی کہن سوتی شکستہ ملک رہی اور قیروان کو  
 بھی لوٹ لیا اور اسی سال میں ہبل بن محمد بن عان بہائی الوالتوک کا طرف  
 سلطان طبرک کے گیا طبرک نے اوسکو سا بہر بہت احسان کیا اور

## بیان سکہ اور وفات رحیم الدولہ برکت بن المقلد کا

بلا و مفصلہ الذیل پر او کو مقرر کیا وہ بھیمین سیروان اور دقوق شہر صامغان اور سر جاب بہائی ہلہل کا جو طغرلبک کے پاس مجبوس تھا او کو اسکی بہائی ہلہل کے واسطی چوڑ دیا

## اب شروع ہوا سکہ ہجری

اس سالین ہر ایک فتنہ عظیم در میان فرقہ اہل سنت و جماعت اور فرقہ شیعہ کی در میان بغداد کے پر پا ہوا تھا اور بھیم فساد بہت بھڑا بھان تک کہ حضرت سید بن جعفر رضی کے قبر اور زبیدہ رضی کے قبر اور بادشاہان بنی بویہ کی قبرین اور جوزین او نکی گرد و نواح تہی سب جلا دی گئے اور بہت لوٹ چھی اور اہل گرج نے خان خفصین تک قصد کیا چنانچہ خفصیوں کے مدرس ابو سعید حسنی کو بھی قتل کر ڈالا اور خان کو جلا لیا اور قضاہی کے گھر جلا دی بعد ازان بھیم فتنہ جانب شد قی میں ہی قائم ہو گیا او س جای اہل باب الطاق اور سورجی اور ساکنہ میں قتال پر پا ہوا

## بیان وفات رحیم الدولہ برکت بن المقلد کا

اس سالین برکت بن المقلد بن السیب تکریت میں قوت ہوا اور تمام غریب اور امراء دولت اس بات پر مجبور ہوئی کہ او کی ہتھی قریش بن بدران بن المقلد کو تخت پر بٹھلا دیں اور یہ بدران بن المقلد مذکور نصیبین کے حکومت کرتا تھا او کی بعد قریش کی سلطنت ہو گی اور قروش قید میں تھا جسی کہ او کی بہائی برکت نی او کو قید کیا تھا لیکن او کا وظیفہ اور راتب بند نہیں کیا تھا جیکہ قدش ستولی ہوا تب او کا چچا قلعہ جراحیہ پر جو کہ اعمال موصل سے ہے آیا او سنی او کو او سو قلعہ میں پر قید کیا اسی سالین عصر کے وقت در میان بغداد کے ایک ستارہ دم دار ظاہر ہوا جسکا نور سورج کو نور پر غالب ہو گیا

تھا اور نہت کم چلتا تھا اور اسی سال اس ایک قاصد طغرلک کا خلیفہ کے پاس تھا  
وہ جاننے لیکر پہنچا تھا اور اسی سال اس طغرلک نے اصفہاں سے طرف رومی کے  
مراحت کی اور اسی سال اس کمر شافعی ملادالدولہ بن کا کو یہ امور میں فوت ہوا  
اوسے دیا خلیفہ اسی سال اس ابو منصور بن الی کا بھار کو مقرر کر دیا بھا +

### اب شروع ہوا ۴۴۴ھ ہجری

بیان مقبول ہوئی عبد الرشید بن محمود ابن سبکتگین کا

اسی سال اس عبد الرشید بن محمود واسے عرنہ مقتول ہوا اوسکو ایک دریاں  
طغرل نے جو کہ مود و دین مسعود کا دریاں تھا مار ڈالا تھا اسکا حال یہ ہے  
کہ طغرل ایک دریاں مود و دین مسعود کا تھا عبد الرشید بنی اوسکو موقوف  
کیا تھا بلکہ اسی یاں ملا لیا تھا اوسکو سلطنت کی طبع خود انگیز ہوئی پہلی اور  
عبد الرشید مذکور پر حروح کیا عبد الرشید قلعہ عرنہ میں محصور ہوا طغرل نے  
اوسکا محاصرہ کیا یہاں تک کہ اس قلعہ نے تاک موکر اوسکو طغرل کے  
سیرد کر دیا طغرل بنی اوسکو قتل کیا اور سلطان مسعود کے بیٹی سی حرا ایا  
کاج کیا امرار عظام ریاست نے مسوق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ طغرل کو بیکڑ  
جیاچہ آہن نے اوسیر تاحت لاکر اوسکو قتل کیا + اور فرج زاد بن مسعود  
بن محمود بن سبکتگین کو بادشاہ نایا یہ شخص کسی قلعہ میں محبوس تھا اوسکو  
لاکر اوسکی بیعت کی گئی اوسکی آگے منظم کار و مار کا حرجیر ہا یہ شخص صوبہ  
بہد پر ریاست کرتا تھا جیاچہ وہ گیا اور اسنے قاتلین عبد الرشید کو بیکڑ  
مارا اور آورو حو شخص اوسکی قتل میں معاون تھا اوسکو ہی مار ڈالا +

بیان فوت ہوئی قرواش کا

در میان اس سال کی ماہِ رجب میں محمد الدولہ ابو فنج قروش بن المقدسین  
جو کہ واسے موصل کا تھا اور وہ قلعہ جراحہ میں ہی مجبوس تھا جو قلعہ کہ صوبہ  
موصل سے تھا مر گیا بعد مرنے کے اوسکا خازنہ لیجا کر ایک ٹیلہ پر جسکو تو یہ  
کہتے ہیں وہ شہر بنوئی کا ٹیلہ موصل کے شرق کی طرف ہی مدفون ہوا۔ بعض  
کہتے ہیں کہ اوسکی ہتھی قریش بن بدران مذکور نے اپنی چھا قروش مذکور کو قید کر  
بلا کر اپنے دربار میں قتل کیا قروش مذکور صاحب عقل تھا اور شعر بھی اچھا  
کہتا تھا اوسنی جمع بین الاختین اپنی نکاح میں۔ یعنی دو عورتوں سے جو حقیقت میں  
وہ اسپین بہنیں تھیں اوسنی نکاح کیا تھا مرنے کے بعد لوگوں نے اوسکی کہا کہ شریعت  
میں یہ بات زام ہے اوسنی جواب دیا کہ کولنی بات شریعت فی ہمارے لئی جاری  
کر رہی ہے جو یہ مانوں اور ایک دفعہ وہ مقرر سہات کا ہوا تھا کہ میری گردن  
پر یاخ یا حہ آدمیوں کا خون خبکو خبکل میں مینی مار ڈالا ہے اور شہریوں کا  
تو کچھ ٹھکانا نہیں اور اسی سالین ابو شام بن خمیس بن معن والی تکریت پر اسکو  
بہائی عیسیٰ بن خمیس نے قبضہ کر کے مقید کیا اور آپ تکریت پرستولی ہو گیا  
اور اسی سالین خورستان میں کئی بار زلزلہ آیا اور بڑا زلزلہ ارجان میں آیا تھا  
اوس زلزلہ کے باعث سے ایک بڑا پہاڑ قریب ارجان کے پھٹ گیا تھا اور  
تعجب کے یہ بات ہے کہ اوس پہاڑ کے سجون سج ایک درجہ ایٹون اور چوڑے  
کا بنا ہوا نکلا تھا لوگوں کو اوسکی دیکھنی سے بڑا تعجب ہوا۔ اور ایسا ہی ایک  
زلزلہ خراسان میں آیا تھا اور اسی طرح کا سخت زلزلہ بیق میں نمود ہوا۔  
چنانچہ اس زلزلہ سے فضیلہ کے گڑ پڑی تھے اور ویران ہو پڑی  
رہی تھیں تاک کہ نظام الملک نے سسٹہ میں اوسکی تعمیر کے پہر اسکو  
ارسلان ارغون نے خراسان کو ڈالا۔ بعد ازاں محمد الملک بابل کی

اوسکی تعمیر کے اور اسی سال میں درساں بغداد کے ستون اور ستون میں  
ایک سادہ عظیم مریا ہوا جیسا یہ ستون لایا ادا ان من حتی علی حیر من العمل  
پہرا اور اس کلمہ کی عادت ڈالی اور ایسی مسجد بنی محمد بن محمد و علی حیر البشر

اس سال میں ابو منصور ملاستون بن الملک ابو کالیجا نے یہ مراجعت کر کی  
شیراز کو اپنی قصہ میں کر لیا یہ شہر انہی بہائی ابو سعید بن ابو کالیجا سے  
جہن لیا حکم ابو منصور سترار کا حاکم مستقل ہو گیا تب اوسے سلطان طغرک  
کے نام کا خطبہ پڑھوایا اور اپنی بہائی ملک الرحیم کے نام کا اور یہ انہی نام کا  
خطبہ پڑھوایا \*

### اب شروع ہوا ۴۶ھ ہجری

اس سال میں طغرک طرف آذربایجان کے گیا اور تشریف کا قصد کیا وہاں  
حاکم و بشودان لے اوسکی اطاعت مان لی اور اوسکی نام کا خطبہ پڑھوایا  
اور اوسنی یا جا اوسکی خوشی کی تحائف مشکیت کئی اسی طرح سوا و سوا  
کے تمام حاکم اوسے پیش آنے لگے اوسے قیاد و قیاد آذربایجان کا ملک  
انیا یا تا تارمینیہ کو گیا اور ملاگرد کا قصد کیا یہ ملا درومیوں کی تخت  
حکم تہی او کا محاصرہ اوسے کیا مگر انہی تخت میں لاسکا لایا روم میں آیا  
اور رومیوں سے خوب لڑا اوسکی مال کو لوٹ کر جان سے صدمہ لائوں کو مارا  
اتار ات غلظہ اوسکے درساں چوڑی \* اور سہ سال میں درمیان لایا  
اور قائم کے نیمرگی ہو گئی تہی \*

### اب شروع ہوا ۴۷ھ ہجری

اس سال میں امیر ابو حرب سلمان بن نصر الدولہ بن مروان والی حریرہ

خزیرہ مار گیا اس امر کو عبد اللہ بن ابی طاہر البشوری الکردی نے فتح  
حالت بخیری میں مار ڈالا تھا۔ اسی سال میں ایک جماعت اہل سنت و جماعت  
کے درمیان بغداد کے بادشاہ بغداد کی گھر پر جاڑی اور اون  
لوگوں نے یہ درخواست کی کہ آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم موافق  
حکم خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امر نیک کی بدایت کیا کریں  
اور گناہ سے لوگوں کو روکیں بادشاہ نے ان کی حسب خواہش اجازت  
دیدیں لیکن اپنے شہر سے باہر نہ آئے بلکہ اور زیادہ بدی کرنے لگے  
پھر شیون نے اجازت مانگی کہ ہم کو حکم ہو تو عباسیہ کے تمام خراج  
لو میں اور ان ایام میں عباسیہ شہر میں نہ تھا وہ واسطے میں گیا تھا بادشاہ  
نے کہا اچھا اس اجازت کے ہوتی ہے وہ عباسیہ کی گھروں پر  
حملہ لائی اور جو یا یا خوب لو مالیکہ اور گھروں کو بھی حاکم خاک سیاہ کر دیا  
بعد ازاں بادشاہ نے ملک الرحیم کی پاس ایک قاصد کرنا بھیجے  
کہلا بھیجا کہ عباسیہ کو جلا وطن کر دو اور کہیں دور ہماری قلمرو سے نکال دو  
چنانچہ یہی عمل میں آیا اور ملک الرحیم واسطے سے طرف بغداد کے آیا اور  
عباسیہ طرف دیس بن مزید کے سبب سمد ہیانہ کو چلا گیا +

### بیان خطبہ شہری جامی طغرلک کا بغداد میں

درمیان اس سال کی طغرلک کوچ کر کے حلو این پر آکر اور بغداد میں اس کی  
انی سیڑیاں لولہ اور خوف پیدا ہوا اصرار بغداد نے اس کو یا قاصد  
کے زبانی یہ کہلا بھیجا کہ ہم کو تمہاری اطاعت سے اور خطبہ تمہاری امکا  
پر یا جانے سے کچھ انکار نہیں سلطان طغرلک نے منظور کیا اور  
رعایا سے صلح ہو گئی بادشاہ قایم اس کی ہتھیال کو بھیج گیا اور اس کی



نام کا بعد اسکے مسجدوں میں مائیسوین رمضان سیدہ اکو حطہ ٹر ہوا یا  
بعد ازاں طغرلک لے گیا کہ بعد اذکی اندر میرا ارادہ اسے کا ہی اس  
امر کی اجازت شاہ قایم سے چاہیے مجھ کو جس جبر کے قاصد بعد اسکے  
اوسکی خدمت میں حاضر ہو کر اور اوسکو کہا کہ خلیفہ قایم اور ملک رحیم  
ہاں بکتر کے گرفتار کیا ہی تو تشریف لیجئے حاسچہ اوسسی دونوں کے  
ہاں بکتر کے قسم کیا ہی بعد ازاں طغرلک دروازہ تھامسید سے

داخل بعد اذ ہوا \*  
بیان ہی حملہ کرنے عوام الناس کا لشکر طغرلک پر اور  
میرا جانا ملک الرحیم کا

حکم طغرلک بعد اذ میں کیا اسکی لشکر کے آدمی انہی انہی حاجت روا کرنے  
کو مارا رہیں جب گئی تو اسباق سے کسی لشکر کی اور مارا رہی میں کچھ امویری اپنی  
محلہ کی آدمیوں سے اوں لشکریوں طغرلک رحمہ کر کے جو اذ مکی یاس  
یا یا لوٹ لیا یہہ امر باعث قنہ کا مواہا اس لئے عوام الناس طغرلک  
کے ڈیروں میں سرچاڑ ہے حاس تانی سے طغرلک کا لشکر ہی مقابلہ  
کو چرہ آیا اور اسے ہو کر مردمان عوام کو شکست ہوئی طغرلک نے  
کہلا بھیجا کہ یہہ قنہ اگر ملک رحیم کا اوٹھایا ہو ہی تب وہ ہماری یاس  
ہ اسکی گا اور اگر وہ سری تو یتیک جلا آوی یہہ باب شکر مانتا  
قایم نے ملک رحیم کو حکم کیا کہ تم معہ حاس امر ارکار کے اوسکی یاس بچو  
حاس اور تم امن میں ہو کوئی تم کو قتل نہ کریگا کیونکہ ما دستاہ طغرلک نے  
قسم کیا ہی ہے وہ حسب الحکم طغرلک کے ماس گیا اوسنی ملک رحیم  
اور اوں امر بن کو حوا و سکی ساتھ ہی بھیجی ہی فوراً گرفتار کر لیا یہہ امر

یہ امر بادشاہ قایم کو گران گذرا اسلئے بادشاہ قایم نے طغرلبک کی ماں  
 زبانی قاصد کے یہ کہلا بھیجا کہ آپ نے باوجود امان اور جان بخشی کرنگو  
 انہی عہد کے طرف کچھ التفات نہ کی اور سوار اسکی بہت ساشکوہ کلا کیا  
 طغرلبک نے بعض امراء کو قید سی خلاصی دی اور باقیوں کو معہ ملک ہجیم  
 کے قید ہی میں رکھا۔ یہ ملک رحیم خاندان بویہ سے پھلا حاکم اوغین کا تھا  
 جو عراق پر غالب اور قابض ہو گئی تھے اور اول اوغین کا جو عراق  
 اور بغداد پر غالب ہو گیا تھا وہ معز الدولہ احمد بن بویہ تھا اوسکی بعد  
 بیٹا اوسکا بختیار بن معز الدولہ پہ اوسکی چچا کا بیٹا عضد الدولہ قاضی  
 بن رکن الدولہ بن بویہ بعد از ان بیٹا اوسکا مصمّم الدولہ ابن کالیجار  
 مرزبان بن عضد الدولہ بادشاہ ہوا۔ اوسکی بعد بہائی اوسکا مشرف الدولہ  
 شیرزیاب بن عضدولہ۔ اوسکی بعد بہائی اوسکا بہار الدولہ ابونصر بن  
 عضدولہ۔ پھر بیٹا اوسکا سلطان الدولہ ابوشجاع بن بہار الدولہ۔ پھر  
 بہائی اوسکا مشرف الدولہ بن بہار الدولہ۔ پھر بہائی اوسکا جلال الدولہ  
 ابوطاہر بن بہار الدولہ۔ پھر اوسکی بہائی کا بیٹا ابوکالیجار مرزبان بن  
 سلطان الدولہ۔ پھر بیٹا اوسکا ملک الرحیم حسہ فیروز بن ابی کالیجار  
 بن سلطان الدولہ بن بہار الدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ  
 مسند نشین ہوا اسبطرح پچیسویں سو کے ریاست کرتا رہا یہہ پھلا  
 اوغین کا حاکم تھا۔

اور اسی سالین درمیان شافعیوں اور حنبلیوں کو شہر بغداد میں فتنہ  
 برپا ہو رہا تھا حنبلیوں نے شافعیوں سے سبب العدیکار کر ٹہری اور  
 قنوت نماز صبح میں اور ترجیح درمیان اذان کے کرنے پر انکار کیا

## اب شروع موائے بحری

اس سال میں بادشاہ قایم السلطان داؤد بھائی طغرلک کی ٹٹی سے ایسا کراچ کیا  
اور اسی سال میں درمان علاماں معرین بادس اور اسکے بیٹے قیسم بن المعز حید  
پر لڑائی واقع دی علاماں سیم کی فتح مائی اور معرکے علاموں میں سر حید ہمارے  
مارے گئے مائی حید سے کالی لگے۔

## بیاں ہر ابتدای سلطنت ملتمن کا

ملتمن اور حید قسوں میں سے میں جو حید کی طرف مسوب من اولاً یہہ لوگ ایام  
حضرت الی مکر الصدقہ رص گئے من میں سے آئی تھے انکو طرف سام کر  
ہیجا تھا وہ مصر تک گئی تھی پھر مصر کی طرف ہمراہ موسیٰ بن بصیر کر گئے  
اور ہمراہ طارق کی طرح تک بھی لیکر جو کہ آرا دی اور تہا نی جا ہی تھے  
اسلی حیل کو کل گئے اور وہ من رہنی لگے تا شروع ہوئے اس سال کی حک  
یہ میں شروع ہوا تک شخص اور من سے مسی جو مرقیہ حدال کا افریقیہ  
کو مارا وہ حج کیا روق مراجعت کے فردان سے ایک شخص فقیہ مسی عہد  
من یاسین گردے کو ما بن ارادہ کہ ان لوگوں کو دس سلام سکھلا دی ہمراہ  
انے لیتا آیا تھا کہ وہ ان قسوں من سوائے شہدان لاله الاله اور شہدا  
محمد الرسول اللہ کے کچھ رہا تھا اور کوئی کوئی مار ہی پڑتا تھا لیکن کم حیا  
عبدالمدین یاسین ہمراہ جو ہر کے قبیلہ لمتوہ پر آئی پہوہ قسہ ہر جس کا  
یوسف من تاتین امیر المسلمین ہر جب یہہ دو نوای او ہوں لے اوس قبیلہ  
کو کجا شریعت سلام پر عمل کرو قبیلہ لمتوہ کی لوگوں کی کہا کہ ہا ہی سونا  
اور رورہ اور رکوۃ ہہ نو فریب العقل من انکو تک ماں لیں گے اور یہہ جو  
تم دو کو کہی ہو کہ جو کوئی کسی کو مار دالو وہ بھی مارا جا ۵ اور جو جو ری کر

کرکے ہاتھ کاٹی جائیں اور جو کوئی زنا کرے اس پر رجم کیا جائی یہ اسے  
 بات ہے کہ اسکا ہمسی الترام نہیں ہونیکا تم دونو ہماری پاس سر چلی جاؤ۔  
 تب جوہر اور عبد اللہ بن یاسین طرف قبیلہ جدالہ کے گئے اسی قبیلہ میں جوہر  
 بھی تھا وہاں جا کر بھی عبد اللہ بن یاسین نے انکو معہ اور چند قبائل گرد  
 نواح کی شریعت اسلام کی طرف بلایا بہتوں نے تو شریعت کو مان لیا اور  
 تھوڑی لوگوں نے انکار کیا۔ تب ابن یاسین نے ان لوگوں کو جہوں نے  
 دین اسلام کی شریعت مان لی تھی یہ کہا کہ اب تمیز واجب ہے کہ اول فحاشین  
 سے جو شریعت کو نہ مانیں جبک وحیاد کرو اور اپنا ایک امیر بنا لو انہوں  
 کہا کہ آپ ہی ہمارے امیر ہیں بسم اللہ چلی ابن یاسین نے نہ مانا بلکہ انکا  
 کیا پس سب نے جوہر سے کہا کہ آپ ہماری امیر ہو جائے اوستنی بھی غدر کیا  
 اور یہ بہانا بنایا کہ مجکو سب بات کا خوف ہے کہ لوگ نہ کہیں کہ اپنی قبیلہ کو  
 لوگوں پر مسلط کر دیا یہ طعنہ محسوس نہ اوٹھی گا بلکہ اسکا گناہ میری گردن پر  
 ہوگا۔ بعد ازاں جوہر اور عبد اللہ کی رائی سب بات پر متفق ہوئے کہ ابو بکر  
 بن عمر سدہ دار قبیلہ لمتونہ کو امیر بناؤ کیونکہ وہ سندر دار اول ہی برکریہ ہر  
 اپنی قبیلہ لمتونہ کا ساتھ کر لگا چنانچہ وہ دونو ابو بکر بن عمر کی پاس  
 آئے اور اسی عرض حال کیا اوستنی منظور کیا اسکی سب نے بیعت ابن یاسین  
 نے اسکا لقب امیر المسلمین رکھا اور ہر ایک جانب سے مسلمان  
 اسکی پاس سمٹ آئے اور عبد اللہ بن یاسین نے انکو جہاد کر کے پر رکنختہ  
 کر کے ان لوگوں کا لقب حرا بطین رکھا ان مجاہدین نے ہر ایک شخص کو  
 جو خلاف شرع اور فساد اور فحاشی نہا قتل کرنا شروع کیا اور شریعت اسلام  
 کو نہ ماننا تھا اسکا سر فوراً اڑا دیتی تھے قریب دو ہزار آدمی

انہوں نے ماری یہ حال متحمل صحرائی حب دیکھا وہ ہی اوسے آئے  
 اس سب سے اوسکی اور ہی شوکت ٹرہ گئی اور ایک جماعت نے عبداللہ  
 بن یاسین سے علم چھڑھا یہ حب ابو بکر بن عمر اور عبداللہ بن یاسین  
 امر بنو کے جو مر کو حب مارض ہوا اوسے ریاست کی سچ کئی کر کے  
 تدبیر کی اسلئے ایک مجلس مقرر کر کی اوسے قتل کا قوی جاری ہوا کیونکہ  
 اوسنی ٹرا گیا کہ کیا تھا کہ اہل حق سے لڑے کا ارادہ رکھتا تھا اسلئے جو ہر  
 دور کثرت نما رٹہ کر حد العالی کی ملاقات کے واسطے آمادہ ہو کر  
 مقبول ہوا بعد ازاں درمیاں مرالطین اور اہل سوس کے ایک حب  
 مر یا موسیٰ اس لڑائی میں عبداللہ بن یاسین حصہ ہی مارا گیا بعد ازاں  
 مرالطین طرف سے حملہ کر کے اور وہاں کی حاکم کو مار ڈالا حکم ابو بکر بن  
 عمر سے حملہ کا بادشاہ ہو گیا اوسنی وہاں کا حاکم یوسف بن تاشقین لمتوی  
 کو ایسی طرف سے مقرر کیا یہ یوسف حجازی رادون ابو بکر بن عمر سے تھا یہ معاملہ  
 ۳۳۰ھ میں واقع ہوا اوسکی بعد ابو بکر نے سب حملہ سر اپنی ہتھی کو  
 حلفہ بیا کر یوسف بن تاشقین کے ہمراہ لے کر مرالطین کا کر کے سوس  
 کے طرف روانہ کیا اوسکو یہی فتح کیا یہ یوسف بن تاشقین مرو پیدا  
 مضبوط حری بلا کا بیلا تھا یہی حال تا وفات ابو بکر بن عمر کی یعنی ۴۳ھ  
 تک رہا اوسکی مرنے کے بعد گروہ مرالطین نے یوسف بن تاشقین  
 پر اجتماع کر کے اوسکو بادشاہ بالیا اور اوسکا لقب امیر المسلمین  
 رکھا گیا بعد ازاں وہ طرف مغرب کے گیا اور حید طلعہ اوسنی فتح کر  
 اکثر اون طلعون میں رہا ہوا کرتا تھا بعد ازاں یوسف نے موضع  
 مرکش کا قصد کیا یہ زمین بنجر ہموار کی آما دہری یوسف کی ہمار

اسجای ایک شہر بنام مرکش بنایا اور اس شہر کو دارالسلطنت  
 مقرر کر کے اوسکے قریب و جوار کے شہروں یعنی  
 سبتہ اور طنجه اور سلا وغیرہ کو بے اپنی حکومت  
 میں ملا لیا اور اوسکے پاس فوج یہی نہایت ہو گئے  
 \* اُن مرابطین کا نام ملثمین ہے ہے ملثمین انکو اسوا  
 کہتے ہیں کہ یہ لوگ عرب کے لوگوں کے عادت  
 اور طور پر بروقت ملاقات بوسہ لیا کرتے تھے  
 اور بروقت حکومت مستقلہ ہو جانے اُن لوگوں کے  
 انہوں نے دھان بند اپنے عورتوں کے واسطے  
 بنوائے تاکہ انکو غرقہ مون سے تمیز حاصل رہے  
 کہتے ہیں کہ بلکہ قبیلہ لمتونہ کے لوگ اپنے دشمن پر غیرت  
 کہا کر واسطے لڑائے کانگلے تھے اور اوسنے عورتوں  
 کو مردوں کے لباس پہنا کر دھان بند اوسکے  
 لگائے جبکہ وہ کے اپنے دشمن پر کئے جانب تھا  
 کے لوگوں کے اوسکے عورتوں کو دھان بند لگا  
 ہوئے دیکھ کر یہ خیال کیا کہ بہت کثرت سے آدمیوں  
 کے ہمیشہ بھار ہی کوئے اوسکے مقابلہ کو نہ آیا  
 اس قریب سے مرد قحطاب ہوئے اور میدان  
 فتح کا اوسکے چاہت آگیا اسلئے انہوں نے یہ  
 خیال کیا کہ یہ برکت تمام یعنی دھان بند کے  
 اسنے اسوا سے انہوں نے اوسے روز سے یہ

طریقہ احبار کیا اسلئے انکو ملتہین کہنے لگے +

استدوع ہوا <sup>۴۹</sup> شہد ہجرے  
یاں ہجر کوچ کرے طغرلک کا عداد سے طرف نصیب اور دیار کر

واصح ہو کہ سب اقامت طغرلک کے عداد میں رعیت  
پر بجا میں تکلیف گدرتے ہے اسلئے دسویں تاریخ  
دے القعدہ <sup>۴۸</sup> شہد ہجرے کو طغرلک نے عداد  
سے عدا فامت ہرہ مینے چند روز کے کوچ  
کیا اور حلقہ لیے بادشاہ سے ہی ملاقات کے  
عداد سے نصیب کیا عداران وہاں سے دیار کر  
جو ان مروان کے ہوتا گیا اور اسے سالین  
کاتب دیا دارلے وفات یا ئی

اب استدوع ہوا <sup>۴۵</sup> شہد ہجرے

یاں ہر محت کرنے طغرلک کا طرف عداد کی بعد متصرف ہوا اور موصل اور اوی کی گزرتا  
اور عطا کر موصل کا اپنے ہائی ار <sup>۴۶</sup> حکم کو  
اسی سال طغرلک نے بعد استیلا بائے موصل  
اور سرگہ جات اوسکے کے بعد اوسکے طرف  
کوچ کیا اور ملک موصل اپنے ہائے ابرہیم یال  
کو سیرد کیا جسکے طغرلک یا اس نقص کے ہیچا  
اد سچائے سے واسطے ملاقات کردار بعد اد  
مثل عمید الملک و بر طغرلک کے جو بعد اد میں  
رہا تھا اور رئیس اروسا نکلی اور بعد اد

بعد ادین جا کر بادشاہ قائم سے ملاقات کا  
 ارادہ کیا سلطان قائم ایک سخت بلبند پر جو کہ  
 سات گز زمین سے اونگھا تھا واسطے ملاقات  
 طغرلبک کے ایک چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا تھا  
 کہ اتنے میں طغرلبک معہ اپنے ہمراہیوں کے موجود  
 ہوا اور تمام روسا، کبار اور اعیان دولت  
 اور سرداران لشکر آکر حاضر ہوئے پھر بروز  
 ہفتہ پچیسویں ذی القعدہ سنہ مذکور کو ملاقات  
 باہین ہوتے کہ طغرلبک نے آتے سے زمین  
 کو چوم کر بادشاہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور  
 ایک کرسی پر بیٹھ گیا اس اثنا میں رئیس الروسا  
 نے طغرلبک سے مخاطب ہو کر کہا کہ بادشاہ  
 نے تمام اپنے مملکت اور سلطنت اور پرگنات  
 پر آپ کو مستول کیا اور اپنے رعیت کے مراعات  
 اور انصاف قضا یا سب آپ کو سپرد کئے اب خدا سے ڈر کر  
 جو آپ کو بادشاہ نے نعمت دی اس کو ادا کر  
 حقوق لازم جانو جب وہ یہ کہہ چکا طغرلبک کو  
 خلعت فاخرہ ہوا اور تمام ریاست اس کے  
 سپرد ہوئے طغرلبک نے پھر زمین چوم کر  
 بادشاہ کے ہاتھ کا بوسہ پھر کر لیا اور  
 اپنے مکان کو چلا آیا گھبراہٹ پر اس کے طغرلبک



نے بچا س مرا رہا ، نار موہ بچا س مسلاموں کے  
 حوتر کے سے موہ اُس کے کھوڑون کے اور بھاؤ  
 اور دور دے وحسدہ کے مادشاہ کے  
 مار کو بھیجے \* اور اسے سالمن مسمر علوی  
 مادشاہ مسمر لے اسے وزیر پارور سے کو  
 چس بن مسد اسد کو جو کہ موافق مدھب امام  
 او حنیفہ مصر کے رہا کا قاضی تھا گرفتار  
 کیا سب اس کے گرفتار کرے کا بھیجہ بھیا  
 کہ اس کے خطوط بعد اس کے طرف مانے  
 گئے ہے لیکل حال مجھے کر کے بھیجہ وزارت دی \*  
 اور اسے سالمن ابو العیلا احمد بن سلمان  
 المعمرے اسے راہ نور و ملک عدم ہوا  
 اُس کے عمر چھائے برس کے تھے اور پیدائش  
 اس کے سنہ ۶۲۳ قمری میں ماسند میں سوچھا  
 من حسب احوال ہوئے تھے اس کے اندھا  
 ہوئے من احوال ہے مگر صحیح ہے کہ  
 کھہ شخص کین من چیک کے سب میں  
 رس کے عمر من اندھا ہو گیا تھا رخصت  
 کہتے ہیں کہ اندھا ہے پید ہوا تھا بہر  
 کچھ ہو کھہ شخص عالم اور لعنت دان  
 اور ساعر مشہور تھا لکند ادین در سال

درمیان ۹۹۳ کی اگر ایک برس سات مہینہ رہا وہاں کی علما سی علم ٹرھا اگر شاگرد  
کسی ایک کی مہین اختیار کے بعد ازان تھوڑہ کوچا کرانی گہری مین رہی لگا بسبب  
کمال کے ہر جیسے اوسکا ذکر خبر مشہور ہو گیا مگر اوسکی اشعار اور اقوال  
سی اوسکی عقیدہ کافہ اور ہندون کے مذہب کا اختیار کرنا ثابت ہو گیا  
ہی کیونکہ اس شخص نے مینا لیس برس تک گوشت اور انڈی اور دودھ مین کھا کر  
اور یہ شخص جانور کے ایذا دینی کو حرام جانتا تھا اور اوسکی تصنیفات میں  
ہیں اگر تصنیفات میں خوب ہیں اس سبب سے مشہور ہو گئیں مین اور یہ شخص  
اپنی اشعار مین کھڑکی کلمہ مین یہی ہے کہ بتاتا تھا مگر یہی گمان کیا جاتا ہے کہ ظاہر مین  
اقوال باطلہ اوسکی ہوں اور باطن مین شاید مسلمان ہو و اللہ اعلم اوسکی حقیقت  
کا ترجمہ واسطی دریافت کرنے اوسکی عقیدہ کی لکھا ہوں \*

مجبور تعجب آتا ہے کہ سی اور اوسکی امت کی لوگوں کی وہ لوگ گائین کی مشابہ  
موت بہ دہوتی مین \*

اور لہذا اسی کے قول سے یہ تعجب آتا ہے کیونکہ وہ کہتی ہیں کہ ایک خدا تھا مظلوم  
اوس پر حالت زندگی مین ظلم ہوا اور کسی نے اوسکی مدد نہ کی \*

اور یہودیوں سے اس واسطی تعجب آتا ہے کہ وہ یہ کہتی ہیں کہ خدا کو خون اور  
خوشبو پسند ہے اور ایک قوم نے ہوی ہی اطراف سے اگر لنگرن مکہ مین  
پہنکتے ہیں اور پتھر کو چوٹی مین بڑی تعجب کا مقام ہے کہ یہ لوگ کیا کہتی  
ہیں کیا سب کے سب ہی اندھی ہو گئی اور حق اور راہ راست کی تمیز کیسے کر رہی  
ان اشعار سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی مذہب کا یا بندہ تھا کہتے ہوا وہ  
کا اوسکو بالکل انکار تھا اور دل کا حال معلوم نہیں اور اسی سال ان کے مین

س عبدالرحمان الصامی سید دار اصحاب حدیث کا دریاں خراساں کے  
 ملک عدم کو کوچ کر گیا یہ شخص فقیہ اور خطب اور امام حید علوم کا تھا اور  
 اسی سالیں ایاز غلام محمود سبکدکن کا حسی قس محمود کے ہمراہ متہو بہ  
 حبیر محمود عاتق تھا وہ ہوا اور اسی سالیں الواحد عدنان سبکدکن  
 الرضی لقب علوین کا مر گیا۔

بیان خطہ پیراجانی کا عراق میں منصر علوی بادشاہ مصر نام کے  
 یاں خطہ پیراجانی کا دریاں عراق کے منصر علوی بادشاہ مصر کے  
 نام کا اور جو خطہ سیری کی قتل ہونے تک ہوا واضح ہو کہ دریاں  
 ساگر ابراہیم یاں بعد علیحدہ ہوئی اوسکی کے موصل سی اطراف ہمدان کے  
 کیا اور طغرلک بھی بعد اسی یہاں کی بھیجی ہمدان کو گیا اوسکی ہمراہ  
 اور لوک رکتالی جو بعد اذین ہو وہ بھی ہوتی ساسیری و صیت  
 حاکم کریم قریش بن مدراس خلی کے دو سو سوار لیکر ہفتہ کی رور آئیں  
 کو مع چار سو علاموں کے بعد اذین جا پہنچا اور اگر وایا کر راہ پر حاکم  
 اور جامع مصور میں ساسیری کی منصر مال العلوی بادشاہ مصر کے  
 نام کا خطہ پیراجانی اور حسب الامر اسی راہ میں حاکم العمل کہا  
 بعد ازاں اوسکی لشکر کی راہ پر نکھ عور کیا اور آخری جمعہ کو اوس  
 ہمدان سے جامع الرصافہ میں مصری نام کے خطہ خوانی ہوئی اور اسی سال  
 کہ ابھی حید ہفتہ ہی ہوئی تھی کہ دریاں فحالفن کر لڑائی ہوئی شروع  
 ہوئی ساسیری کی اپنی گروہ کے آدمی جمع کر کے حرم لوٹ لیا اور  
 نوبی دروازہ کو جا گیا سلطان سیاہ کیری بہن کر اور موہہ ٹھہر  
 سیرہ اور ہاتھ میں تلوار اور ایک جینڈا ساتھ لیکر نکلا اگر داکر اوسکی

اوسکی حلقہ عاسیون اور خادموں کا تھا جبکی ہاتھوں میں تلواریں کھنچی ہوئی تھیں وہ بھی ہمراہ نکلی اور باب فردوس تک شہر لٹ چکا تھا جبکہ سلطان قائم نے یہ حال دیکھا اوسے بیرون بہاگا اور مورچوں میں جا چڑھا ہمراہ دشاہ کے رئیس الروسا بھی تھا چنانچہ رئیس الروسا نے قریش بن بدران کو پکار کر کھا کہ اے علم الدین امیر المومنین سلطان قائم آپ سے امان کی خواہاں ہیں اور کہتی ہیں مجھ کو اور میری مال اور اہل اور اصحاب سب کو امن دیجیے چنانچہ قریش نے امان دی اوسوقت سلطان قائم معہ رئیس الروسا کی طرف قریش کے ادس دروازہ سے جو کہ باب جلیہ کی مقابل سے نکلا اور ہمراہ اوسکی بیوی اسی اثنائے میں لباسیری فی ایک آدمی قریش کے پاس پہنچ کر یہ کہلا ہیجا کہ آپ ہمیں وعدہ خلافت کیا چاہتی ہیں اور جو ہماری اور آئندے درمیان عہد تھا اوسکو بڑا چاہتی ہیں کیونکہ ہمارا اسی یہ اقرار تھا کہ ہم کوئی امر خلاف رای تمہاری کے بدون آپ کی رضا کرنے گے اور ہمارا بھی یہی عہد تھا آخر شہسبائی بات بھری کہ رئیس الروسا کو لباسیری کے سپرد کر دینا مناسب جانا کیونکہ وہ اوسکا دشمن تھا۔

اب بادشاہ سلطان قائم قریش کے پاس رہا۔ قریش نے سلطان قائم کو اپنی لشکر میں معہ نیزہ اور تلوار اور چنڈی اوسکی کو پہنچا کر بادشاہ کا گہر بار لوٹ لیا بلکہ کئی روز تک لوٹتا رہا بعد ازاں قریش نے بادشاہ قائم کو اوسکی حجام کے بیٹے مہارس کے سپرد کیا مہارس مذکور نے بادشاہ کو ایک ہودہ میں سوار کروا کر حد شہ فانی پر حاکم اتارا اور بادشاہ کے معاون اور مددگار طغرلک کے پاس چلے آئے۔ اور لباسیری عید الضحیٰ کے روز عید گاہ کو طرف جانب شہر فی موضع آئے۔

کیا اور اسکی ہمراہ میرہ مادر تہا مصر کے تہے اوسے لوگوں کو ساہمہ  
 احسان کیا اور ایسی بدب کا کچھہ لعنتبہ کیا اوں ایام میں سلطان قائم کر  
 والدہ زندہ تھی اسکی نوئی برسی عمر ہو چکی تھی اسکی واسطی ساسر  
 لے ایک مکان علیحدہ رہنے کو دیا اور لوڈیان اسکی خدمت لگی دستے  
 اسکی کیر گوہن سے مقرر کر کے اسکی کچھہ خواہ مقرر کر دے اور  
 رئیس الروسار جو کہ قید خانہ میں مقید تھا اسکو بند بچا یہ سہلویا حب وہ  
 حاضر ہوا اسے عرض کے کہ حضور میری خطا کو معاف فرما کر میری جان بچ کر  
 فرما دین ساسری لے اوسے کچھ کہ حسب صورت میں توجہ در عفو کے  
 رکھتا تھا تو لی ہی کسی سے در گذر کی تھی اگر یاد ہو تو میں تلامذہوں حب کہ تو  
 والی طلیان کا تھا کیا تو نے افعال سیعہ میری حرم اور بچوں اور  
 اور کسی سے کی تھی یا دہی یا نہیں اسکو کچھہ جواب نہ آیا بروقت حاضر ہو  
 رئیس الروسار کے واسطی ہے کے شرح ان کا لیا وہ ہسار اور  
 اسکی گردن میں تسمہ چیری کا ڈال کر گتہ سا کر لائے اور تمام شہر میں شاہ  
 لئے پہرا کئے اور وہ مخاطب بجا ہو کر یہ کہتا تھا کہ ای خداوند تو ماہ  
 سی جہان کا حکو لو یا بتا ہی سلطت عطا فرماتا ہی اور جسے یا ساسری ملک  
 جہیں لسا ہی اور حسی یا بتا ہی عرب کرتا ہی اور حسی یا بتا ہی ذلت کرتا ہی  
 میری ہی باہہ میں بہرائی ہی کو نہ تو ہرشی ہر قادر ہی حب کہ رئیس الروسار  
 اس حالت سے اہل کرج کے یا س بجا تمام شہر کی باشندوں سے  
 اسکی موہہ ہر تھو کا کیونکہ وہ ان پر بھی ٹہنت تعصب اور سختی کیا کرتا تھا  
 ہر ایک میل کو کہاں اسکو پہنا کر اور اسکی سر پر میل کے مسک لگا کر  
 کتوں کو چٹا دیا انہوں نے اسکو چچور آہر ہوئی دہی کے ستام

۸۱  
 ایک سولی پر ٹنگا رہا اس خرابی اور ذلت سے مارا گیا۔ بعد ازاں بسا سیر  
 نے پاس مستنصر علومی کے مصر کو ایک قاصد کے زبانی کہلا بھیجا  
 کہ آپ کے نام کا خطبہ عراق میں منے جارہے کر دیا اور سچاے کا وزیر  
 ہتھیا سلطان قائم مغربی کا ہتھیا یہ اون لوگوں میں سے ہتھیا جو کہ  
 بسا سیر سے ڈر کر بھاگ گئے تھے مدت دراز تک اس کی جوابت  
 شروک رہے پھر خلافت مراد اسکے جواب آئے۔ پھر بسا سیری  
 بغداد سے طرف واسط اور بصرہ کے گیا اور انکو اپنے قضیہ میں  
 لایا۔ اور طغرلبک پر اس کے بھائی ابراہیم نیال نے خروج کیا  
 اون دونوں میں خوب لڑائی ہوئی آخر کار یہ ہوا کہ طغرلبک نے  
 اپنے بھائی ابراہیم نیال پر فتح پائی اور اسکو مقید کیا پھر ایک  
 تمانت گلے میں باندھ کر اسکو پہانسی دی یہ ابراہیم نیال اپنے بھائی  
 طغرلبک پر گئے دفعہ چہرہ چہرہ برا یا ہتھیا لیکن طغرلبک معاف کر دیا  
 کرتا ہتھیا ابکی دفعہ اسنے معاف کیا

## بیان مرحبت کرنی بادشاہ قائم کا طرف بغداد کی اور ماری جانی بسا سیری کا

یہ واقعہ سنہ آئندہ یعنی درمیان ۱۱۷۵ء کے واقع ہوا لیکن اس سنہ میں  
 اس واقعہ کا ذکر مقدم اس واسطے کر دیا ہے تاکہ یہ اجار پے در پے ہو جائیں  
 خرتک اب ہم کہتے ہیں جبکہ طغرلبک اپنے بھائی کی فتنہ و فساد سی و غت پا چکا  
 براد اسکو قتل کر چکا تھا عراق کی طرف بائیں ارادہ کیا کہ بادشاہ کو اسکی دار السلطنت  
 برف روانہ کری یہ دلمین ٹہا مگر ایک قاصد بسا سیری کی پاس بھیج کر کہیلا بھیجا کہ میں

۸۲ تختی بہت خوش ہوں کہ لونی حطہ میری مام کا پڑھوایا اس مادشاہ کو ادس کے گہر میں رہے دیا مناسب ہے ساسیری نے یہ ماتہ مالے لاجسار طغرلک خود گیا حب عدد کے یاس بیجا داں سے ساسیری کے نوکر چاکر اور ادسکی اولاد رملہ میں اوتر گئے یہ ساسیری مدایے اولاد کے سٹہ میں چٹی دیقہہ کو سہ اڈ میں داخل ہوا ہسا اور سٹہ چٹی دیقہہ ہی کو خارج ہے ہوا یہ طغرلک نے عدد میں بھیجی ہی ایک قاصد ہمارے کے یاس مادشاہ قائم کے طلب کیواسطے ردارہ کسا ہمارے مدادشاہ کی طرف عدد کے درساں سہہ مذکور ہے سٹہ میں گیارہویں ذئی قعدہ کو آیا اور طغرلک نے ٹرے ٹرے حیمے اور آلاب واسطے ملاقات مادشاہ قائم کے ردارہ کے مادشاہ جو سیویں تاریخ ذی القعدہ کو نہر داں کے یاس ہنچا طغرلک ہی بطور استقبال ادسکی ملاقات کیواسطے لکھا تھا میں ملاقات جوئی اور عرض کرے لگا کہ میں اس ملاقات حضور سی سب متورق اور قہر یا کرے ایسے ہائی یاں کی قاصر رہا ہوں اس ادس کو سیاسا سے مل گیا سب ادس دامنہ کے حواد میں سے اور ادس کے ہائی ہی دادہ کی مرٹکا حرا حواساں میں گدرا تھا پہنیاں کر کے مادشاہ کے ہمراہ آیا بعد ازاں طغرلک دروارہ لونی میں درساں کی حاسے کھڑا ہوا اور مادشاہ کی خیر کا حکام ایسے ہانہ سے مکرٹی رہا ہیاں تک کہ مادشاہ ایسے مکان تک گیا مادشاہ رور و دستہ پانچویں ذی القعدہ سٹہ کو ایسے گہر میں داخل ہوئے یہ طغرلک نے ساسیرے سے بھی لشکر واسطے ادسکی گرجاری کے ردارہ کے بعد ازاں طغرلک نے حواد میں قناب لکھا آہوئی دی الحجہ کو درمیاں ساسیری اور لشکر طغرلک کے ٹرے ہوئے ساسیری کو سکستہ ہی اور ادس کے آدمی سب ہاگ گئے اور ادس کا سر کاٹا

۵۳ کاٹ کر طغرلبک کے پاس بھیج دیا گیا اور تمام اوسکا مال و اسباب سودا و سکے  
 عورتوں کے اور بچوں کے گرفتار آیا طغرلبک نے وہ سرباسیری کا دار الخلافہ  
 بھیج دیا چنانچہ وہ سامنے دروازہ نوبی کے سرلی پر پہنچا گیا اب ہم سرباسیر کیا بیان  
 لکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ سرباسیری ایک غلام ترکی تھا بہار الدولہ بن عضد الدولہ  
 نے غلاموں میں اور نام اوسکا ارسلان تھا سرباسیری منسوب طرف شہر با  
 کے ہر جو فارس میں ہے آقا اس غلام کا رہنما لایا گیا تھا اسلئے اوسکو سرباسیری  
 کہنی لگے تھے اور عربی میں عوض یا زنا بدلی جاتی ہے اسلئے عرب میں اس شہر کو  
 فسا کہتی ہیں اسی شہر کا ابو علی فارسی نحوی بھی ہے  
 اور اسی سالمین یعنی ۵۵۰ ہجری میں شہاب الدولہ ابو الفوارس منصور بن  
 ابو الحسن اسدی دانی خیرہ فوت ہوا اوسکا کنبہ اوسکی بیٹے کے پاس سبب  
 محبت کے آج ہوا

اور اسی سالمین ملک الرحیم ابو نصر خسرو فیروز شاہ بادشاہان نے بویہ کا  
 مرگیا اوسکی وفات بعد نقل کرنے مکانکی یعنی قلعہ سیردان سے طرف قلعہ رے  
 کے جانے کی حالت میں مقید ہے مرگیا وہ ملک الرحیم بیٹا ابو کا لیجا رمر زبان  
 بن سلطان الدولہ بن بہار الدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ کا ہے  
 اور اسی سالمین قاضی ابو الطیب بطری فقیہ شافعی  
 اندلس نے بھی وفات پائی تھی اوسکی عمر ایک سو دو برس کی ہوئی باوجود اتنی عمر  
 کی اوسکی شجاعت اور بصارت میں کچھ فرق اور خلل نہ آیا تھا اور سلیم الطبع منہ  
 بھی کرتا رہتا تھا احمد بن حنبل کی قبر کے پاس وہ مدفون ہوا

ادسی سالمین قاضی القضاۃ ابو الحسن علی بن احمد بن حبیب مازنی نے بھی راہ عدم  
 کی طلی کی اس شخص کے تصانیف بہت ہیں از الجملہ ایک کتاب چار



۸۴ مشہور عمراد کی چپاسی رکی تھی اور فقہ اوسے ابو حامد اسفہرا سی دیرہ سے  
 بڑھی تھی اور اسکی تصنیفات سے تفسیر دران تریف کی اور تفسیر المکتبہ والیوں  
 اور احکام السلطانیہ اور قانون درارت ہوا اور مادری اور سکو اسواسے کتبے پر  
 کہ وہ عربی گلاب کا سیا کرتا تھا +

اور اسی سالیں ایک رار لولہ ایک گہنی کامل درساں عراق اور موصلی کی رار  
 ملکہ اس رار لولہ عظیمہ سے کئی شہر خراب اور دیراں جو گنی اور بہت لوگ مر گئے

۲۵۱ شروع ہوا ہجری

بیان وفات یانی فرخراد والی عشرتہ کا

اسی سالیں مادشاہ و حرا دس مسودس محمودس سنگلیں دالی عرنہ بیماری قویع سے ہو گیا  
 اور اسکے بعد اسکا بھائی ابراہیم سال مسود مادشاہ ہوا اور سے صلت یک احتار  
 کی اور بعد دساں میں آکر جید قلعہ فتح کے پہنچے ویدار تھا حکم وہ ملک عراق  
 مستقل اور مقرر ہو گیا صال ح داودس میکائیل بن سلجوق دالی حراں سے

صلح کر لی ہی بیان وفات یانی داود کا اور بادشاہ ہونی

اور اسکی بیٹی النب ارسلان کا

اسی سالین دریاں ماہ رح کی داودس میکائیل بن سلجوق اور بھائی طغرلک کے  
 وفات یانی اور اسکی عمر شتر رکی ہی اور حراں کا وہ دالی تھا اور اسی آل سنگلیں کو قرا  
 کیا ہرح داود نے وفات یانی اور اسکے بعد خراں کا بادشاہ اور سکائٹا اسار ملال  
 ہوا اور داود کی میوں کے پہ نام ہیں + اب ارسلان - اور یا قوی - اور قاروت  
 ملک - اور سلیمان - اور غنہ یک لے سلیمان

سیمان کے والدہ یعنی اپنے بھائی کی چوروسے نکاح کر لیا تھا  
اور اسی سالین طغرلبک بغداد میں آیا اور بادشاہ فی ہی کرای  
ملک میں مراجعت کی اور باسیری مقتول ہوا جیسا کہ ہم پہلی ذکر کر چکی  
ہیں۔ اور اسی سالین علی بن محمود بن ابراہیم روزنی فی ہی وفات پائی  
یہ شخص طرف رباط روزنی کے جو کہ مقابل جامع منصور کے بغداد میں  
ہی نسبت کیا جاتا ہے۔

### ابشروع ہوا ۵۲ھ ہجری

اسی سالین بادشاہ محمود بن شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرواس حلب پر  
قابض ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر درمیان سنہ کی ذکر ہو چکا ہے۔  
اور اسی سالین طغرلبک بغداد سے بیجا بلاد ایجل کے درمیان ربيع الاول  
کی گیا تھا واثان امیر برسق کو توال بغداد کا اوسنی مقرر کیا۔  
اور اسی سالین والدہ قایم کی فوت ہوئی بھہ ایک کینزک ارمیہ تھی کہتی ہیں  
کہ نام اوسکا قطر الندی تھا۔

### ابشروع ہوا ۵۳ھ ہجری

بیان فوت ہونی معروالی افریقیہ کا

اسی سالین معز بن بادیس مرض ضعف جگر میں مبتلا ہو کر مر گیا اوسنی سن ۵۳ھ  
برس سلطنت کی جب بھہ بادشاہ ہوا تھا کہتی ہیں کہ عمر اوسکی کیا رہ  
برس کی تھے اور بعضی کہتی ہیں کہ آٹھ برس کی عمر تھی اوسکی بعد اوسکا بیٹا  
تیم بن المعز بادشاہ ہوا بعد مرنی معز کے شہر عایا نی بسبب عرب  
کا اند آوہ دہر بقیہ کا کیا تھا جیسا اوپر ذکر آچکا ہے۔  
بیان وفات قریش والی موصل کا

اسی سالیں وریں ہیں مدران میں المقلد ہیں المستیث والی موصل اور بعض دوت مو  
 یصین میں مجھ تحس لجب حروح کے دوت سوا یعنی اوسکی ملق اور ایک  
 اور دو کا لون سے خون کھلتا تھا : لہذا اوسکی وفات کی ٹیا اوسکا سر  
 ابوالمکارم سلم بن قریش بجای اوسکی امر سوا :  
 بنان وفات نصرالدولہ بن مروان کا

اسی سالین نصرالدولہ ابو نصر احمد بن مروان کردی واسلے داریکروفا  
 پائی اوسکی سر کچھ اویراشی سرکی تھی اور اون برس تک اوسی سلطنت کی  
 کیونکہ اسلے میں مجھ شخص سعد المارب یرحسا کہ شہدین ہم ماں کر چکی میں  
 بیٹا ہوا اور ابو نصر ای امور و بلاد یرستیلار نام رکھتا تھا اور اوسے بہت  
 عیش و عشرت سی گذراں کیے اور عجب اسی اوسکی چاتھہ آئی تھی کہ اوسکے  
 مثل سے میں نہن آیا اور اوسکی یاس لوڈیان گاسین اسی اسی تہین کہ بعضی  
 اس کی بحاس ہزار دینار سی ہی رما دہ کو حریہ کی گئی تھی اور یاسے  
 کیرکین سوار اوسکی نوا بجات کی اور یاسو جا دم اوسکی یاس مردم  
 رہی تھی اور اوسکی مجلس میں اسی ایسی آلاہ ہی کہ بعضی بعضی دو لاکھ پیا  
 کی نمب کی ہی اور کھالی کا وہ فرہ اوسکو بھا کہ طلا خون کو طرف مصر کے  
 واسطی بھالی کھالی کے ہجا وہ لوک وہان طرح طرح کی کھا کی یکاتے  
 نہر ایسی ایسی اخراجات سی درضدار ہی موگنا بھا : اور اوسکا ورر  
 اوائتاسم معزنی اور فخرالدولہ بن جہر تہا اوسکی شہرار اور علما کا  
 اکھاڑہ رہتا تھا حکم نصرالدولہ مذکور مر گیا اوسی اپنی بیوی بیوی  
 ایک نصر دوسرا سعید اوسکی بعد ٹیا اوسکا نصر بن احمد میا فارہ کا  
 امر ہوا : اور اوسکا بھائی سعید بن احمد آمد کا بادشاہ ہوا :

در میان اس سالکی شکر العلوی الحسینی امیر کہ فی اقبال کیا اوسکی شہرچی ہو  
 بیان فوت ہوئی امیر مکہ معظمہ کا  
 اس سالین سلطان طغرلبک فی بادشاہ قایم کی بیٹی سے ماہ شعبان میں  
 باہر شہر تبریز کی نکاح کیا اس لڑکی کے نکاح کا وکیل سلطان قایم اوسکی منظور  
 کی طرف سے عید الملک تھا اور اسی سالین فخر الدین نصر ابن جمیر بعد ما  
 اوسکی کر ابن مروان کے پاس سی سلطان قایم کا وزیر ہوا اور اسی سالین  
 قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر قضاعی فقیہ شافعی مصنف  
 کتاب الشہاب۔ اور کتاب الانبار عن الانبیاء۔ اور تواریخ الخلفاء  
 اور خطط مصر کا راہی ملک عدم ہوا خلفاء علویین مصر والوں کے  
 طرف سے عہدہ قضا پر مامور تھا اور ایک دفعہ اوسکا قاصد ہو کر روم کو  
 بھی گیا تھا قضاعی منسوب طرف قضاعی کے حمزہ وہ ایک قبیلہ حمیر میں  
 کا ہے اوسکی طرف بہت قبیلی منسوب ہیں از انجملہ کلب و اور بلق و اوچینہ  
 اعدوہ بھی قبیلی ہی ہیں اور کہتی ہیں کہ قضاعہ ابن معد بن عدنان ہی کی اولاد  
 سے ہے

اس شروع ہوا شہرچی  
 اجبارین کا یہ حال لکھا جاتا ہے اوس تاریخ میں سی جو عمارہ کی تصنیفات ہی  
 مصنف اس تاریخ کا کہتا ہے کہ در میان اس سنہ یعنی ۵۵۰ ہجری  
 کر تمام ملک میں علی بن قاضی محمد بن علی صلیح کے قبض و تصرف میں آگیا تھا  
 قاضی محمد والد علی الصلیح مذکور کا مذہب میں سنی تھا اور جبل جزار کے  
 سب آدمی اوسکی مطیع اور منتقاد تھے وہ لوگ قریب چالیس ہزار کے

۱۰ ریاں ملا دیں کی پہنچ تھے + اوسکی ٹٹی علی مذکور نے مذمتیہ سیکھا اور ادا  
 اور ۱۱ دعائیات کی عامر بن عبداللہ رواجی سی تعلیم پائی بھیہ عامر مذکور  
 مستند کاں میں سرے اور سمر علوی خلیفہ مصر کا سری دعا خواہوں  
 مشہور تھا اوسکی صحبت میں علی بن محمد نے بھی رہ کر تمام اسرار دعا کے  
 سیکھے حب عامر مذکور قریب مرئی کی ہوا اوسوف اما خلیفہ ماسد و طا  
 میں علی مذکور کو پایا اسنے خلافت اوسکی حب ماسی اور علی بن محمد کی  
 حاجیاں ملک میں کی رہا مائی طایف و ملا دسرد کی طرف سے اختیار کے  
 اسی طریق پر کتنی برس تک رہا یہاں تک کہ ۲۹ھ میں رہا بمصر حاجیوں  
 کے چوڑ کر شاہہ آدمی اپنے ہمراہ لکر رہا پستار پر جو کہ ٹرا لکھو را  
 حال حرار کا ہی چڑا اور ہمتیہ اوسکا نصیب چلکا گیا یہاں تک کہ تمام ملک  
 میں کا در میاں شہ کی مالک ہو گیا حب اوسی دیکھا کہ ملک میں کا حب  
 طبع پر مالک ہو چکا تب شہر ریدہ اسعد بن شہاب بن علی الصلح  
 کو حاکم مقرر کیا بھیہ اسعد مذکور یہاں ہی اوسکی حورو اسما شہاب کا اور  
 چچا راوہ علی مذکور کا تھا اور علی الصلح مذکور تمام میں کا مالک رہا یہاں  
 کا اوسی حج کیا اور سی کاح اوسپر حال بخیری میں غافل یا کر چڑھا کر  
 اور کا کام تمام کر کے اوس موضع چرکو ام الدہیم اور میرام معبد  
 کہتی ہیں شہ میں حکم صلیحی مذکور مارا گیا تب کاح کی اولاد تمام تہامہ  
 میں رہی لگی اور صلیحی کے ٹٹی یعنی احمد بن علی بن القاصی مقرر صلیحی کے صلحا  
 میں جا کر قرار اس احمد مذکور کا لقب ملک مکرّم تھا + مکرّم مذکور ہی عرب  
 جمع کر کے سجد اس کاح سی لڑائی کے ارادہ کر کے شہر ریدہ پر چڑھا  
 کہ عاتین میں سخت لڑائی ہوئی سعید ابن کاح حان بجا کر دہک کی حالت

جانب بھاگ گیا اور احمد مذکور در میان شہداء ہجری کی زبید پر غالب ہو کر قابض ہو گیا۔ پھر احمد مکرم نے مراجعت کر کے در میان شہداء کی سعید کو مار ڈالا اور اسکی بعد جنیاش بہائی سعید کا بجای او کی سند نشین ہوا اور احمد مکرم صفا میں سلطنت کرتا رہا۔ تھان تک کہ شہداء ہجری میں مکرم فی بھی وفات پائے۔ جب احمد مذکور یعنی ابن علی بن القاضی محمد بن علی الصلیحی مرگیا اور اسکی بعد اسکی چچا کا بیٹا ابو حمیر سببا بن احمد بن المظفر بن علی الصلیحی در میان شہداء کی مسو ریاست کا مواتام عمر ریاست کرتا رہا۔ یہاں تک کہ شہداء میں سببا بن بھی انتقال پایا۔ پھر بادشاہ پھیلا صلیحون میں گاہد زاہی بعد سببا کی مرجانی کے علی بن ارم بن نجیب الدولہ مصر سی آیا اور جبال میں تک در میان شہداء کی پھکر ریاست ملک سببا کا دعوی کیا اور اون پھیرون ہی میں ٹرا رہا۔ یہاں تک کہ بادشاہ مصر فی جبال میں میں پھکر بعد شہداء کی ابن نجیب الدولہ کو گرفتار کیا اور سلطنت ابن رزیح بن عباس بن مکرم کے ہاتھ آئی۔ ال رزیح ہی کا نام ال عدن ہی اور یہی لوگ بعد ان بن چشم کی اولاد میں ہیں اور یہی مکرم کی اولاد ال ذیب بھی مشہور ہیں۔ اور ملک عدن رزیح بن عباس بن مکرم اور اسکی چچا مسعود بن ال مکرم کی پاس تھا وہ دو نو زبید پر ہر ایک مفضل کر ماری گئی تھیں۔ اون دونوں کی بعد اونکی بیٹی یعنی ابو السعد بن رزیح اور ابو الفارات بن مسعود سند نشین ہوئی۔ پھر دو نو اپنی تمام زندگی راج کرتے رہی بعد اونکی وفات کی محمد بن ابی الفارات رئیس ملک ہوا اور اسکی بعد اوسکا بہائی علی بن ابی الفارات سلطنت کرتا رہا۔ بعد ازان سببا بن ابی السعد بن رزیح بادشاہ ہوا۔ یہاں تک کہ شہداء میں مرگیا اور اسکی بعد بیٹا اوسکا اغر علی بن سببا سند نشین ہوا۔ اہلی مذکور دلوہ میں

رہا کرتا تھا وہ سل کی بیماری سی ہو ہو اسکی بعد اسکا بڑا بھائی محمد بن  
 کہ می رہتا تھا اسکی بعد اسکا بیٹا سہرا بن محمد بن سماعت نشن ہوا محمد  
 ابن سماعت ۳۰ ہجری میں فوت ہوا اور عمران ابن محمد بن سہرا ۴۰ سال  
 میں ملک عدم کو گیا مگر عمران کی دولت کی معطر ایک محمد ایک الموسو د ایسی تھی  
 جیوڑی ۴۰ وایع ہو کہ ملوک صلیحہ میں سی ایک عورت یعنی روحہ احمد مکرم کے  
 ہی ریاست کر گدڑی سی اس ملک کا لقب حرہ اور نام اسکا سیدہ تھا  
 یہ ملک مٹی احمد بن جھرن موسیٰ صلیحی کی سی ۵۰ سال میں پیدا ہوئی اور  
 شہاب کی مٹی سہرا اسمائی اسکی بیورس کر بعد اران اسما کی مٹی احمد  
 مکرم بن علی صلیحی ۶۰ سال میں اسی کاج کیا اس حرہ مذکورہ کی مدت تک  
 سلطنت کی سی اسکی حاوہ احمد مکرم لے ایسی جین حات میں اسکو  
 تحب یرٹھا تھا وہ عورت اسطام سلطنت اور تدبیر مملکت اور لڑائی  
 کے مدد دست کیا کرتے تھی اور حاوہ اسکا کہا لی بی اور جین اور اس  
 میں متحول رہتا تھا بعد ایسی حاوہ کے مرلی کی حکم اسکی جیا کا بیٹا لیو سہرا  
 مولی ہوا حب ہی وہ ہی سلطنت کرنی رہی ملک سہرا کی مرلی کر بعد اس  
 محب الدولہ اوسی عورت کی ایام حکومت میں متولی ہوا تھا آخرت ملک  
 حرہ مذکورہ ۳۲ سال میں مر گئی ۴۰ اس عورت کی سلطنت میں ملک مفصل  
 اوالہ کات بن ولید حمیر حاکم تعز کا بہت کہا تھا تھا ملک یہ تھیں  
 سہرا ملک حرہ کی احکام ماہ کیا کرتا تھا اور اسالی لاگ آدم تھا  
 کہ در ماں کو ایسی حکم دی رکھا تھا کہ کسیکو اندر نہ آئی تاکہ کوئی ملاقات  
 کوہ آئی یا دی ۴۰ اور وقت دربار کے دفعہ ماہر آٹھا کسیکو روک ٹوک  
 اسکی ماس حالی کر اسوقت ہوتی ہی سب صعیف اور قوی داد خواہی کو

کو پہنچتی تھیں یہی حال مفصل کا تاریخ و قات یعنی ماہ رمضان سنہ ہجری  
۱۰۱۱ء تک رہا جبمیں اوسنی وفات پائی ۔ بعد ملک مفصل کی اوسکا بیٹا ملک  
منصور بن مفصل اوسکی صوبجات اور مضافات پر تاریخ وفات اپنی  
والدہ کی سنہ ہجری ۱۰۱۴ء تک قابض ہوا کیونکہ اس سال میں ملک منصور بن مفصل  
مذکور نے سب قلعہ اور بلدہ جتنی اوسکی عمل میں تھی سوار تغز کے بن  
برایا السعود کے جہا تہہ بعض ایک لاکھ دینار کی بیع کر دی تھی وہ  
صوبجات مبیعہ تعداد میں اٹھائیس تھیں وہ بیع چکات وہ اپنی  
شہر تغز میں تھیں وفات کے حکومت کرتا رہا اوسنی تغز پر اٹھارہ  
حکومت کی باقی اخبار میں کا انشاء اللہ تعالیٰ آگے ہم بیان کریں گے

بیان ہو صحبت کرنی طغرلبک کا بادشاہ بغداد کی بیوی  
واضح ہو کہ درمیان اسی سال کی تغز کے ہجری کے طغرلبک سے اپنی شکر  
کثیر کے بعد اد میں آیا اور وہاں اتنی ہی بادشاہ کی دختر نیک اختر  
سے صحت کی اوسکی شکیون نے بدکاری کا ایسا بازار گرم کیا کہ سب  
بغداد کے رہنما والوں کو کھروں میں سے نکال دیا اور انکی بیور وں سے کام  
شکر کی آدمیوں نے بدکاری کے بعد فراغت اس فتنی فحور علانیہ  
کے بادشاہ سے اپنی ہمراہیوں بدکار کی درمیان اوسکی سالانہ  
ریح الاول میں پہاڑی شہروں کا ارادہ کر کے رسی تک پہنچا تھا  
وہاں پہنچتی ہی نیچے مرض الموت میں گرفتار ہو کر آٹھویں تاریخ ماہ رمضان  
سنہ ۱۰۱۴ء کو مر گیا عمر اوسکی تقریباً ستتر برس کی تھی ۔ طغرلبک چونکہ تاریخ  
تھا اسکی کوئی اوسکو بیٹا پیدا نہیں ہوا اور اوسکی بعد بیٹا اوسکا الیہ بن  
بن داؤد بن میکایل بن سلجوق وراثت سلطنت کا ہوا ۔



اسی سالیں میں دانی ملک میں کدہ سرب کا سہی حاکم ہو کر وہاں گیا اور اپنے  
 سرب سے شیش آنا اور ریش غلہ وہاں ہر طرف سے منگو کر جمع کیا اور  
 اسی سال میں وہاں ملک تمام کر لیا۔ رلہ عظیم آیا ہا جس کے  
 شہر وہاں کے منہدم ہو گئے اور چار دیواری طرابلس کی زلزلہ کے  
 سے تباہ ہو گئی۔ اور اسی سال میں امیر اوج سہی مدنی یا ماسہ  
 مدنی یا مشاہ مصر کی طرف سے شہر دمشق پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اوسپر  
 سے لشکر کتنی سوئی تو وہ دیوڑ کر ہٹا گیا۔ اور اسی سال میں  
 نصرال دلاہ من مرواں حاکم قلعہ آمد کو دیا رلہ کے مسافات سے  
 تروپ : ۱۰

### ابن شہر و مع موالید حیر

۱۰۔ اس کے زمانہ میں اسی سال کے سلطان ارسلان نے اپنے چچا طغرلک کے وریر  
 عماد الملک الی نصر منصور بن محمد الکندری کو سب سے نظام الملک و رلہ  
 الب ارسلان کے یکٹر کر در زمانہ مرور و کر قید کیا ہا جب اوسکو  
 ایک سال کا قید من گذر گیا۔ بادشاہ الب ارسلان نے اوسکو  
 یاس دو ملام واسطی قتل کر کے کھینچ کر اون جلادوں کے صورت دکھ کر  
 عماد الملک نے اپنی اہل اور کسی کے لوگوں کو رخصت کیا اور دو رکعت نماز  
 کی پڑھ کر اپنی استین سے ایک چٹرن پہاڑ کر اوس یا رحہ سے اسی ایکوں  
 پر پڑی باہر لے کر اون جلادوں کے ایک ایک ہاتھ تلوار کا اوس پر مار کر قتل  
 کیا اور سہ کاٹ کر لاسے اوسکا کندر میں بھجوا دیا اور سچائی اپنی نائب  
 لی قبر کے یاس مدفون ہوا اوسکو عمر کچھ اور جا لیں برکتی تھی اور

اور عمید الملک خصی یعنی خوجہ تھا اوسکی خوجہ ہونی کا یہ باعث تھا کہ ظفر لکب نے اوسکو ایک جائی بارادہ لانی ایک عورت کو واسطی اپنی نکاح کے روانہ کیا تھا یہ ذات شریف حب وہاں پہنچی خود ہی اوسنے ظفر لکب کے جن اورانی لگی ظفر لکب نے یہ خبر پا کر اوسکی خصی معہ آلہ کے کٹوا کر نہکوا دی حب سی وہ خوجہ ہو گیا تھا + اعتقاد کا اسلئے یہ حال ہی کہ نہایت ہی نفرت اور غیبت فرقہ شافعیہ کو کرتا رہتا تھا اور دل سے برا جانتا تھا چنانچہ ظفر لکب نے ایک دفعہ حکم دیا کہ فرقہ روافض کو خطبہ میں لعنت منبروں پر کہا کرو یہ حکم خراسان میں دیا گیا تھا حب عمید الملک کو یہی حکم ہوا اوسنے کیا کام کیا کہ رافضیوں کے ساتھ فرقہ اشعریہ کو بھی شریک کر لیا دونوں پر لعنت کرنے لگا یہ حال علماء خراسان نے دیکھ کر بہت برا یا ناخوش ابو القاسم شہر ریؒ اور ابو المعانی الجونی کو بہت برا معلوم ہوا + اور جاربر میں تک یہ حضرت مکہ میں بھی حکومت کرائی تھی اسلئے اسکا لقب امام الحرمین مشہور ہو گیا تھا + نجات سے یہ بات ہے کہ حب عمید الملک کو ظفر لکب نے خوجہ کر دیا تھا اوسوقت اوسکا ذکر معہ دونو خصیوں کے خوارزم میں مدفون ہوئی + اور حرمین امیر مقتول ہونے کے خون بہا یا گیا + اور لاشہ اوسکا کندریں دفن ہوا اور سرد اوسکا دو حصوں میں تقسیم ہوا یعنی کہوری درمیان کرمان کے پاس نظام الملک کے روانہ کر گئی اور سواد کہوری کے جبرہ وغیرہ نیشاپور میں گاڑا گیا + اور سی سالین اللہ نے قلعہ ختلان فتح کر کے ہر آم کو کوچ کنڈ کر اپنی چچا سیغون بن

یکایک سے سلاخوں خودمان کا نام تھا محاصرہ کیا اور اوس سر قاضی  
 کیا اور چچا کو و خان سے کمال ماہر کیا یہ پیر اوسیر حسان اور اکرام  
 بھی کیا بعد ازاں حسان پیر جا پڑا اوس کو بھی فتح پرور مشیر کیا  
 اسحاق کے حاکم کا نام موسیٰ بہادہ گرفتار ہو کر مفید ہوا  
 اور اسی سال میں سلطان الب ارسلان نے بادشاہ قایم کی دختر یک  
 اس کو حکم دیا کہ بعد آؤ کو اولیٰ مراجع کر کی علی حایبہ و شاہزادی  
 طبرک کی کائنات طرف رہی کے مدوں مرضی و شاہ کی علی کئی تہ  
 اور اسی سال میں مغلوش کی حاکمہ قوم سلجوقیہ  
 میں ہی راہ لغات اور عصیان کی بادشاہ الب ارسلان کی  
 مٹی اختیار کی اور بالکل ہر مہیا نامہ ساہ مذکور کی ایک فاصدہ ہج کر  
 و سلو سہا ما کہ یہ ماسیری میں بہرہیں ہر کو کہ ہمارے اور  
 تہہ رہی در میان رستہ دار کی درخت اور تہہ میں ٹکڑے عادت ہر کر نہ کرنی  
 حاکم مغلوش کی بالکل مامات لاچار ہو کر الب ارسلان رہی  
 کے قرب تک پہنچا اور دو لوت کروں کا مقابلہ اوسحاق ہو گیا او  
 با ہی لڑائی ہوئی اس حکم عظیم میں مغلوش کو شکست ہوئی  
 اس طرح طلعہ گرد کوہ کرمان کا کرہاگ گیا حب لڑائی ہو کر  
 اور لاس مقتولیں کر دیکھیں اس میں اوس سے قتلوش بھی مری ہوئی  
 علی کہتی میں کہ وہ ماری خوت کر مر گیا تھا اوس کی مرنے سے بادشاہ کو  
 غالب ریح و الم لاحق حال ہوا چنانچہ الب ارسلان نے لوحہ اور رازد  
 اسے بکھڑی دی کیا اور اوس کی مر حالی سے نہایت افسوس کیا (انعام  
 الملک اسے اوس کی لتلی اور تشکر کر اور احرامہ محرم سنہ ہذا میں

اور اوماس آدمیوں کی اسامیوں سے ٹٹھا اور ماتم کرنا شروع کیا اور لوحہ  
 میں یہ الفاظ کہتی تھیں کہ اسی عقود کے مان محدود رکھو اور محاسبہ کرنا  
 تراجم کرنا ہرگز نہ ہی بہ خیر بہی ایسی کتاب میں اس واسطی لکھی کہ حصار  
 اور عوام الناس آج کی دن تک کہ شہ من اوس عقود کے مان کا حال  
 اور وہ واقعہ بیان کرتے اور اوسکو ماسی من بہی اس واسطی لکھا کہ اس بات  
 وابہات اور فی مودہ ہدیان کی اصل معلوم رہی کہ یہ وابہات کہاں سے  
 نکلا اور اصل اوسکی کیا تھی

اور اسی سال میں علی بن رہاں سدی نحوی اور متکلم ہو کہ علم فقہ کا گویا نثار اور  
 بڑا دی امداد فقہ ہا نو ہوایہ فقیہ مارا میں سکی سہ جلا کرتا اور  
 کسی سے کچھ نہ لیتا تھا اور وہ مذہب مرجعہ مصر کے کا تھا ہا اور  
 اعتقاد رکھتا ہا کہ کفار ہمتیہ آگ میں نہ رہیں گے اسی برس سے زیادہ عمر  
 اوسنی پائے

### اب شروع ہوا شہ مجری

درمیاں اسی سال کی الب ارسلان نے درماں جیون کو عبور کر کے حید اور  
 حران پر جو نثار کے یاس واقع ہیں ردول اجلال فرمایا اور اس جہز  
 میں اوسکی داد اسلحہ کی فری جب جہز پر آ گیا حاکم جہز کی اطا  
 اوسکران لے سہلر بادشاہ مذکور نے اوسکو بحال رکھا اور کوچ کر کے  
 کرکج خوارم تک پہنچا اور وہاں سے مرو کے طرف گیا اور اوس سال  
 نظام الملک نے یہ نظامہ کی تعمیر کے بعد اعدا من مینا ڈالی تھی

### اب شروع ہوا شہ مجری

اس سال میں سلطان الب ارسلان نے طرف الدولہ مسلم بن قریس من ہا

بدران بن المقلد بن المسیب حاکم موصل کو انبار اور زکریا رحمت فرمائی  
 تھو + اسی سالمین ابو بکر احمد بن الحسن بن علی البیهقی سند و جردی فرماتے ہیں کہ علم  
 حدیث اور فقہ شافعی میں امام تھا وفات پائی یہ فقہ زاہد اور پارسا  
 آدمی تھا اوسنی نیشاپور میں وفات پائی اور بہن میں جنازہ اوسکا  
 لیکر تھے + بہن چند گانوں کا نام ہی جو کہ نواسے نیشاپور میں بنیں فرسخ  
 پر اوسو واقع ہے + بہن اپنی زمانہ کا گمانہ تھا علم حدیث کر ٹرہن کر سطر  
 عراق + اور جبال + اور حجاز تک سفر کیا اور بہت کچھ اوسنی تصنیف  
 کیا ہے + اسی شخص نے پہلی پہلی تصویف شافعیہ کو اس جلد میں جمع کیا ہے +  
 اوسکی تصنیفات سے اور مشہور کتب یہ ہیں + سنن کبیر + سنن صغیر  
 اور دلائل النبوت اور یہ شخص بہت مہربان نہ تھا تھوڑی ہی میں اپنا  
 گزارا کر لیتا تھا بہت دینا نہ چاہتا تھا پیدائش اوسکی درمیان ماہ  
 شعبان ۸۲۷ ہجری کی ہوئی تھی + اس شخص کے حق میں امام الحرمین  
 فرمایا ہے کہ یہ شخص شافعی المذہب نہیں ہے بلکہ شافعی ہونی سے امام شافعی  
 پر اوسنی احسان رکھا کیونکہ وہ بہت مددگار مذہب شافعی کا ہے + اور اسی  
 سالمین ابو لعلی محمد بن الحسن بن الحسن بن الفراء الخبلی نے وفات پائی اس بزرگ  
 سے امام احمد بن حنبل کا مذہب شایع ہوا اوسنی کتاب الصفات تصنیف  
 کی ہے اس کتاب میں عجیب و غریب طور پر بیہن اوس کتاب کی ترتیب  
 ابواب ہی بڑی حیا مت پر دلالت کرتی ہے + اور ابن تیمی حنبلی کہا کرتا تھا  
 کہ ابو لعلی ابن فرار سے حنبلیوں پر ایسی بیہنہ کے ہے کہ وہ پانی سے دھو کر  
 نہیں جاتی + اسی سالمین حافظ ابو الحسن علی بن اسماعیل جو کہ معروف ابن  
 سیدہ المرسی تھا راہی ملک بقا ہوا علم لغت کا یہ شخص امام تھا

اوس علم میں کتاب بھی محکم اوسے تصنیف کی ہے یہ کتاب مشہور ہے سوار  
اوسکی اور بھی چند کتابیں اوسکی تصنیفات میں ہیں + طرفہ تر بھی ہے کہ ایک  
سورہ اندام تھا شہر دانیہ میں جو اندلس کی تہ ق رواج ہے ساتھ  
رکری عمر یا گرفت ہوا

### اب شروع ہوا ۵۹ھ ہجری

اس سال میں درمیان ماہ ذی القعد کے مدرسہ نظامیہ تبرطیار ہو چکا ہوا  
مدرسہ وہاں شیخ ابو اسحاق سیرازی مقرر ہوئے تمام طلباء اور ان کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اوسے سستی سبب کہ کہ زمین مدرسہ کی محصور ہوئی اور  
حاما اور درس و ساما سبب - حالکہ اسمعہار دیا اسلمی یوسف بن الصیغ  
مصنف کتاب شامل سبیل رور کو واسطی وہاں کی مدرسہ ہوئی کیونکہ بعد  
جید رور کی ہیر ابو اسحاق کو واسطی لوگوں نے سحر کر کے جبر و ہیرا اوس  
مدرسہ کا مدرسہ مقرر کر دیا +

### اب شروع ہوا ۶۰ھ ہجری

علوم رہی کہ اس سال میں درمیان قلعین اور مصر کی ایک بڑا رزلہ اس طم کا  
آیا تھا کہ یانی کوؤن کر سہون پیر کو اول آیا اور پھٹ آدمی روم کے  
استندہ اس رزلہ کی سبب مر گئے تھے اور سمندر بھی ایک دن  
راہ کو قریب تک کنارہ و سبب نکلا + لوگ اوس میں سے کچھ بچے تھے  
یا لی نے راحت کر کے ایک خلق کثیر کو مار ڈالا + اور بھی سال میں شیخ  
المنصور عبد الملک بن یوسف جو کہ ایک سردار اعمان زما سے  
تھا جاں نجاتی ہوا +

### اب شروع ہوا ۶۱ھ ہجری

اس سالین جامع مسجد دمشق کے بسبب ایک قتبہ کر جو کہ درمیان مغربیون  
اور مشرقیوں کے ہوا تھا جلگئی ہو تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ ایک  
گھر قریب جامع کرتھا اوسمین لوگون نے آگ لگا دی تھی وہ آگ پھر کی  
سوئی جامع مسجد کو بھی لگ گئی اور اسی شعل ہوئی کہ آدمی اوسکی بجھانی سے  
قاصر تھی ہرگز نہ بچتی تھے اوس آگ لکھنؤ سے تمام زیبائش جامع مسجد  
کی اور جو کچھ اوسمین صنعتیں نفیس تھیں سب تہنک کی اور بقی ہو گئیں \*

### ابشروع ہوا ۴۳۱ھ ہجری

اسی سالین درمیان مصر کے ایسا کال ٹپرا تھا کہ بعضی آدمی ادمیون کو  
کھا گئے اور سب مال اوس ولایت کا کھنچ گیا یہاں تک کہ بادشاہ مصر  
مستنصر علوی نے بھی ارادہ کیا کہ کچھ آلات اور زیور کی قسم جو کچھ خزانہ  
میں ہوا اوسکو بیچ ڈالو چنانچہ اوسکی خزانہ سے انسی ہزار بری ٹکڑی بلور  
کے ٹکڑے اور ایک ہزار پچھتر ٹکڑی دیباچ کے اور گیارہ ہزار گز  
اور تیس ہزار تلوار سونی کے قبضہ کی کام کر ہوئی یہ سب سبب  
ہمراہ ایک تاجر کے بغداد میں بخیر کو بھیجا تھا \*

### ابشروع ہوا ۴۳۲ھ ہجری

اس سالین محمود بن نصر بن صالح بن قرداش والی حلب نے مستنصر علوی  
کے نام کا خطبہ موقوف کروا کر القام عباسی کی نام کا جاری کروایا تھا  
اور اسی سالین سلطان البارسلان دیار بکر  
کی طرف کوچ کر کے گیا مگر وہاں کی حاکم نصر بن احمد بن مروان نے اوسکی  
اطاعت چونکہ مان لی تھی اسلئے وہاں سے کوچ کر کے حلب پر آ پڑا نہ وہاں کی  
حاکم محمود بن نصر بن صالح بن مروان سے عرض کی کہ مجھ کو آپ کی اطاعت

ماں شہد منظور ہی کہ مجھ کو کچھ تکلیف کسی نوع کر۔ دیکھی اور مجھ کو برقرار  
رکھی اور سنی ماما اسلمی محمود و معہ ای والدہ کی رات کو سلطان الب اسلمی  
کو حد متین حاضر ہوا اور یہ عرض رالی کر بادشاہ فی حلقی بیک اوتی  
میشیں اگر اوسیکو طلب کا حاکم مقرر کر دیا۔

اور اسی سالیں مادساہ روم کا ارماتوس بہت فوجیں اسی ہمراہ  
رومیون اور روسیوں کو درحس و غمرہ آدمی لیکر ملا کر دکت  
آہنجا تھا سلطان الب اسلمی فی ہی اوسکر مقابلہ کر واسطی ارادہ  
کر کے کوچ کیا اور حاتی ہی اوسی سوال کیا کہ مجھ کو ہدیہ اور تحالیف نو  
ہیج ملک روم لی۔ ماما اسلمی و نو نو قو خون میں لڑائی ہوئی لکر الب اسلمی  
نے فتح پائی رومی لوگ شکست کھا کر ہباک نکلی اور بہت روم کر آدمی  
مارے تھے گئی اور بادشاہ روم کا اور ارماتوس گرفتار ہو کر الب اسلمی  
کو حضور حاضر کیا گیا بادشاہ نے کہا کہ اگر مال کیتزدی اور ہماری قیدی  
چوڑ دی اور آئیدہ کو ہدیہ و تحفہ دیا کرے تو تجھ کو چوڑ مامون اور  
ارماتوس نے منظور کیا اور بہت مال بھجوا دیا اور اوسکو چوڑ دیا \*

اور اسی سالیں یوسف بن اتق خوارزمی سے  
حوکہ ایک امیر ارملک شاہ ابن الب اسلمی کا نھا ملک استام من حاکم  
شہر الرلمہ کو فتح کیا اور برب المقدس ہی چین لی یہہ و نوشت ہر  
حلیفہ مستصروالی مصر کے بواب ہی چین کور دمشق برائرا اور کا  
محاصرہ کر کے لوگوں کو تنگ کیا لیکن فتح نکر نہ پایا \*

اسی سالیں ابوالقاسم عبدالرحمن بن احمد الخورانی فقیہ شافعی مصنف  
کتاب الآیات وغیرہ فی رحلت کرستے \*



اور اسی سال میں ابوالولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زید بن ابی اسلمہ قرطبی نے جو کہ ایک فقیہ قرطبہ کا تھا وفات پائی وہ معتضد بن عبد اللہ بن عباس کے خدمت میں جا کر اس کے وزارت پر سدا فرما دیا گیا تھا اس بن زید بن مذکور کے اشعار بھت اچھی ہیں \*

اور اسی سال میں درمیان ماہ ذی الحجہ کی شہر بغداد میں خطیب ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بغدادی مصنف کتب کثیرہ کا جو کہ اپنی زمانہ میں امام الدین کہلاتا تھا رحلت پائی جو اس کا خازنہ اوٹھا کر لیکر گئے تھے اوس میں شیخ ابو اسحق شیرازی بھی تھا اس شخص کی تاریخ بغداد کی تصنیف کی ہے جس میں معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کتب پر اطلاع عظیم تھی اور یہ شخص حافظوں میں سے ہے بڑا حافظ اور فقیہ تھا لیکن اوس پر علم حدیث اور تاریخ غالب ہو گیا تھا پیدائش اس کے ماہ جمادی الاول ۳۹۳ ھ بمصر میں ہوئی خطیب مذکور اپنی وقتیں حافظ الشرح اور ابو عمر اور یوسف بن عبد البر صاحب استیعاب کا حافظ المغرب کہلاتی تھی بچہ دونوں اتفاق سے اسی سال میں گذری ہیں اور خطیب مذکور کے کوئی اولاد میں نہ تھا اور کتابیں اوس کی سب سے زیادہ تصنیف کی ہیں اور تمام اپنی کتابیں وقف کر دیں تھیں \* اور عبد البر مذکور اس کا نام یوسف ہی وہ بٹیا عبد اللہ بن عبد البر بن عاصم تری قرطبی کا تھا اپنی وقت میں یہ بھی حدیث میں امام تھا اوس کی کتاب استیعاب تالیف کی ہے اوس میں اسماء صحابہ مندرج کئی ہیں \* اور ایک کتاب التہبید مؤلف امام مالک پر تصنیف کی ہے اوس میں بچے کوئی سبقت نہیں ملے گیا \* اور کتاب الدرر فی المعارف و السیر یہ بھی اوس کی تصنیف کی ہوئی ہے تالیف کرنی کا اس کو خوب ڈھب آتا تھا \* قرطبہ سے اندلس کے غرب کو طرف چلا گیا وہاں حاکم ہشیونہ اور شتر بن کا قاضی ہوا

وہاں کے حاکم کے واسطے جسکا نام مطہر بن الانس ہے کتاب "تہذیب النہج" میں  
 قس جلد میں تصنیف کردہ میں ٹھہرے ایسی ہی باتیں جو قابل محاسن ہوتی ہیں  
 یعنی عالم مجلسی کے صحیح کی ہیں دو چار نقلیں اس کتاب کے بطور نمونہ ہم بھی لکھ رہے  
 ہیں اس کتاب میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جواب  
 یہ دیکھا کہ آپ حب میں رہتے ہیں لکھی ہیں وہاں حضرت ابی ایک حوتہ انکو  
 کہ ملاحظہ فرما کر حضرت ابی لکھتے رہتے رہا کہ کیا کہیجئے حوتہ کہ واسطے کتاب  
 رہا ہے حاد اب حب لے عرصہ کہ حضرت یہ ابو جہل کی واسطے حضرت  
 کو بہتر معلوم ہوا آپ اب فرمایا کہ ابو جہل اور حب کو کیا است کیونکہ  
 وہ اس میں کسی گہمی ماویگا اور اسکا حضرت کو خطاں مافر رہا حب عکرمہ  
 میں ابی جہل مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت میں متدفق ہوا ابی اس حوتہ  
 نے فرمایا کہ وہ حوتہ اس عکرمہ کے واسطے تھا اس طرح سے ایک  
 روایت ہے حضرت جعفر بن محمد صادق سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں  
 دیکھا کہ ایک کتہ حب کرا حضرت کی حوں میں جیڑ جیڑ کر رہا ہے اس جواب  
 کے تعبیر یہ ہے امام کے پیچاس رئیس شہرین دی الحوش بر حبی حضرت  
 امام سین ۴ کا سہ کاٹا تھا صادق آئی کہ وہ سب ہمارے عرصہ کے  
 جیتا تھا اس کی کتاب میں بھی ہے کہ یہ جیڑ جیڑ لے حضرت امام کریم  
 سے فرمایا کہ ابی امام میں خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور تو دو دو ایک بٹری  
 بر جیڑی ملے جاتی تھی میں تحسی دچائی ڈوڈی زیادہ ٹرہ گیا حضرت امام  
 رمی نے عرصہ کیا کہ یا حضرت ابی اللہ تعالیٰ کے رحمت کی طرف ابی  
 جہاں مالی سے اتعال فرما جاؤں اور میں ایک بعد ڈہائی برس جو گیا  
 اسی کتاب میں بھی ہے کہ کسی شخص استمدہ گیا ستام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

سے بیان کیا کہ حضرت یحییٰ خواب دیکھا ہی کہ سورج اور چاند دو ستاروں کا  
 شکر لیکر اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ تو کسی طرف تھا اور نہی عن  
 کر کہ چاند کو طرف آپ نے ارشاد کیا کہ تو آیت مجھ کے طرف تھا (یعنی  
 مغلوب کی طرف) قسم ہر خدا کی تجھ کو میں کوئی خدمت یا کار نہ دوں گا اور  
 ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جبک صغیر میں را  
 کما \* مجھ بھی اسی کتاب میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو خواب  
 دیکھا کہ تین چاند آسمان سے ٹوٹ کر میری گود میں آ پڑی ہیں \* حضرت ابوبکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو یہ خبر دی کہ تیری گھر میں تین شخص بہترین اہل زمین کے  
 مدفون ہو گئی ہیں جب پیغمبر خدا ص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں مدفون  
 ہوئی اور سوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ اے عائشہ وہ  
 تین چاند خواب میں جو تو نے دیکھے تھے کہ ٹوٹ کر گود میں آ پڑی ایک ان تین  
 چاندوں میں کا مجھ چاند ہے جو دفن کیا گیا یعنی رسول مجھ ص سبب غرات  
 ان حکایات عجیب کے ہمیں مجھ نقل کر دی ہیں \* حافظ ابن عبد البر مذکور  
 شہر شاطبہ میں جو کہ مضافات اندلس میں ہی درمیان ۴۳۰ھ ہجری کے  
 مدفون ہوا تھا \* اور اسی سال میں ایک عورت مسلمات کریمہ بنت احمد بن  
 محمد المروزیہ جسنی صحیح بنجائی کے روایت مکہ میں کر اور اوست تک ہناد  
 صحیحہ منبری ہوئی ہیں فوت ہوئیں \*

ابن شہریار ۴۴۰ھ ہجری

بیان مقتول ہونے والے سلطان کا

واضح ہو کہ اسی سال میں قاضی ابوطالب بن عمار قاضی طرابلس کا جو کہ اوسپر  
 ہو کر مستقل ریاست کرتا تھا فوت ہوا اوسکی مقام پر ہتھیار اوسکا

حلال المک انہما میں عمار فایم ہوا اوسے اس شہر کا خوب سد دست کیا +  
 اب شروع ہوا <sup>۶۵</sup> شہر مچھری  
 بیان فات پانی ان عمار فاضل الملبس کا

داع ہو کہ اس سال میں سلطان المب ارسلان نے حکام محمد تھا ما و دارا بہر  
 کے طرف کوچ کر لی کر ارادہ سے حچوں پر پل مد مو کر قریب سین روڑ کے  
 عرصہ میں او تر اکیو کہ اوسکی ساتھ دو لاکھ سوار ہے + حب عبور کر کے  
 ایک قصہ قرر پر پہنچا حکم دیا کہ دسرواں لچا حانی اوس حصہ میں ایک  
 قلعہ بچا حوں کے کنارہ کیر اوس قلعہ کے محافظ مسمی یوسف حوارمی  
 کو معہ اوں دو علاموں کی حکمی وہ پیرہ میں تھا حاضر کیا گیا اس شخص نے  
 ماس اوس قلعہ کی کچھ حٹا کی تھے اور کوئی حرم اوس ہی سر د ہو گیا تھا  
 ما دشاہ کی حکم کیا کہ اوسکو چو میچہ کرو (یعنی دو بوجا تہ اور دو لویروں میں  
 اوسکی ایک ایک میخ ٹھوک دو اور خوب حکم کر ما مد ہو یوسف نے ما دشاہ  
 کو مخاطب کر کے کہا کہ اسی محنت مجھ صیر آدمی کو اسطور پر قتل کرتی ہیں مجھ  
 قول سعدی + ہر کہ دست ار جان لتوید + ہر جہ در دل دار دیگوید + یہ  
 لفظ ما دشاہ سے کر ہٹ تھا ہوا اور کماں اور تیر منگو کر اوں دو علاموں  
 کو جو پیرہ پر تھی حکم دیا کہ اوسکو چوڑو اور ما دشاہ کی کماں کھینچ کر اوسکی تیر  
 مارا تر حٹا کر گیا اوجو دکہ کہیں ما دشاہ کو تیر اندازی میں بہت قدرت تھی مگر  
 تیرہ لگا یوسف اپنی چھری لگا کر ما دشاہ پر آکودا اور ما دشاہ سند  
 کہہ کر اوتھا یوسف نے اوسکو موہہ پر ایک ہاتھ چھری کا مارا ما دشاہ  
 کو ہاتھ مار لی ہی ایک اور شخص حو ما دشاہ کو سیر کھڑا تھا حکم  
 سعد الدولہ کہتی تھے اوسکو ہی رحمی کیا + بعد ازاں ایک فرانس نے

فی یوسف مذکور کے سر میں ایک موگری ماری وہ گر ٹرا تو کون نے اوسکی  
 مگری کر دی۔ بادشاہ نے اوسوقت لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہو  
 مجروح تھا یہ کہا کہ کل کی روجب میں ٹیلہ پر چڑھا تو مری نیچے کے زمین  
 میرے لشکر کی بوجہ سے ہلتی ہے اوسوقت میری خیال میں یہ آیا کہ میں  
 دنیا کا ایسا بادشاہ ہوں کہ کوئے میرا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کر سکیگا  
 اس غرور شکنی کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ادلی شخص کے ماتھے سے جو اوسکی  
 مخلوقات میں سے بہت ضعیف تھا بجھو عاجز کر دکھلایا تم گواہ رہو کہ میں آپ  
 توبہ کرتا ہوں خدا تعالیٰ کی سامہنی اور اوس خیال باطل کا عفو چاہتا ہوں  
 یہ بادشاہ سو لوہین تاریخ ربیع الاول کو نکلا تھا اور دسویں ربیع الآخر  
 سے ہذا کو فوت ہوا عمر اوس کے چالیس برس کئی مہینی اور چند روز کی  
 تھی بروقت وفات اپنی بیٹے ملک شاہ کے نام وصیت ملک کی کر گیا تھا  
 وہ اوسکی ہمراہ ہی تھا اسلی عام شکریوں نے اسپسین ملک شاہ کے واسطے  
 حلف کی اور وہ سلطنت کرنی لگا۔ وزارت کا وائی نظام الدولہ وزیر  
 بادشاہ الب ارسلان کا ہے راجب ملک شاہ بادشاہ ہوا اوس نے  
 بلا و ماوراء النہر سے طرف خراسان کے معہ شکر معاودت اور مرحمت  
 کی اور بغداد اور تمام اطراف میں موافق قاعدہ اپنے باب کے قاصد بھیج کر  
 اپ خطبہ خوانی شروع کروائے اور نظام الدولہ حسب دستور وزیر  
 رہا اور وہی اوسکا حکم مثل زمانہ سابق کی نافذ راجب ملک شاہ اپنی  
 ملک میں قرار پا چکا تب اوسکا چچا قاروت بیگ حاکم کرمان کا اوسکی  
 اطاعت سے نکل گیا ملک شاہ نے فوراً اوس پر لشکر کشی کی وہ بھی ماوراء  
 جنگ کا ہو کر مقابلہ پر آیا جب دونو صفین آمنی تھانے ہو گئیں ایک نیارہی

لڑائی اونہیں ہوئی اوس لڑائی میں قاروت ملک کو شکست ہوئی ملک شاہ  
کی رو برو گرفتار کر کے حاصر کیا گیا ملک شاہ نے حکم دیا کہ اسکو ہا سی دوجا  
اوسکا گلا گھوٹ کر مار ڈالا اور اوس کے اولاد کو ریاست گراماں کے  
شرط اطاعت عطا ہوئے حب ملک شاہ لی یہ مع پائی تھی تو شہریوں کو لشکر کی  
لوگوں سے بہت اوست ہوئی تھے اسلی ملک شاہ نے سب انتظام امور  
نظام الملک کے حوالہ کیا اور اوسکو اوریر گہ حات سوار اوس کے حوالہ کی  
قصد میں تے زیادہ دئی ارا محلہ شہر طوس ہے اور بس سرت خاطر مبارک  
کے اوسکو بہت خطاب دئی گئے ارا محلہ ایک خطاب آنا ملک ہی (اصل میں  
یہ لفظ اخامک طوسی سے ہی مسمی اس کے باب امامت دار کی ہیں) نظام الملک  
سیاست اور تدبیر ملک اچھی طرح برک

## بیان اخبار مستصر علوی خلیفہ مصر

### کا اور مقتول ہونا ناصر الدولہ کا

واصح ہو کہ والدہ مستصر علوی خلیفہ مصر کے حکومت رالی بن مستصر میر عالم  
تہی اوس کے وقت میں یہ ہوا کہ علماں شاہی ایک طرف مجتمع ہو کر تکرول  
سی لڑے اور ناصر الدولہ (وہ ناصر الدولہ بن حمدان کے یوتوں بن  
سے ہے) جو بڑی سید سالاروں مصر سے اگتیت ماہا اوس کی طرف  
مام ترک ہو گئے اور اونہیں اور غلاموں بن حیدر لڑائیاں واقع ہوں  
ناصر الدولہ نے مصر کا محاصرہ کر کے حورسہ یا غلہ و ناں ماہر سے شک

خشک از تری کی راو سے جو آتا تھا وہ سب بند کر دیا اسلئے وہاں نرخ نہ بھاگا  
 ہو گیا اور قحط پڑ گیا اور جو کچھ مستنصر کے خزانوں میں تھا سب معدوم ہو گیا یہاں  
 کہ اسباب بھیننی کی واسطے لگا لگا گیا۔ اور کھیتی کا محاصل ہی سبب راہ زلی  
 اور محاصرہ کی شہر میں نہ آتا تھا آخر کار یہ ہوا کہ ناصر الدولہ مصر پرستی  
 ہوا اور غلام بہاگ کر الگ آگیا شہر و زمین منتشر ہو گئے ناصر الدولہ نے  
 اپنا بندوبست کر کے مستنصر کی والدہ کو گرفتار کیا اور عوض حکمرانی کی  
 اوسکو چاس ہزار دینار دئیے اور مستنصر کو اوسکی چوروا اور بچوں سے  
 علیحدہ کر کے مجوس کیا اسی طرح پرستہ اور ماقبل اوسکا انہن شورش  
 اور ہنگاموں میں گزرا۔ ناصر الدولہ نے اتنا مستنصر کو ذلیل کر دیا  
 کہ اوس کے شان و شوکت کو بٹہ لگ گیا اب حال مستنصر کا یہ ہوا کہ ایک  
 بوریہ پر بیٹھا اور سوار بوریہ کے اوسکو کچھ مسیر نہ آتا تھا اس مذلت سے  
 اوسکو یہ منظور تھا کہ التلیم عباسی کی نام کا خطبہ پڑھے۔ یہ حال ایک  
 ہری سہ سالار ترکوں کے لی جسکا نام دکر تھا سنکر ایک گروہ کی ساتھ  
 گھٹ کر یہہ پھیر کر کہ ناصر الدولہ کو مروا ڈالئی چنانچہ وہ لوگ اپنی گہات  
 پر اوس کے گہر کے دروازہ پر جا لگی اور ناصر الدولہ لی خبری میں آکر ٹہا ہوا  
 نکلا دیکھتی ہے اوس کے تلوارین اوسپر دفعہ پڑئی لکیر ہاتھ کہ کٹری  
 اوس کے اوڑا کر سر اوسکا کاٹ لیا۔ اوسکو قتل کرئی ہے فخر العرب  
 کو بھی جو ناصر الدولہ کا بیٹا ہی تھا قتل کیا۔ ان دونوں کے مارتی ہی مصر  
 میں تالاش اولاد حمدان کی ہونے شروع ہو گئی جو لوگ اوس کی اولاد  
 میں بائی یکلم سب کے سر اور انہی یہہ مقابلہ شہ میں واقع ہوا تھا مگر سلطنت  
 مصر کے حالت اضطراب میں تھی گوئے سر دہرانہ تھا جب شہ شروع

ہوئی تب ایک امیر اوج مہیہ راجہ والی مصر کا والی ہوا اوسے دکر اور  
 وریر اس کدیمہ کو مار کر سلطنت کی اور سدوست ملک کا حوت کیا جیسا کہ ہم  
 آئی دکر کریں گی السالہ تعالیٰ اور اسے سال میں امام الواقسم بعد اکرم  
 س ہوا اس بعد الملک القسیر منالوری مصنف ایک رسالہ ویدہ کی  
 لئی وفات مائی بہت شخص فقیہ اور اصولی اور متراور متی صاحب متاویل  
 کسیر تھا۔ اس فقیہ کے یاس ایک گہوڑا تھا کسی او سکول طور ہدہ دیا تھا او  
 گہوڑے یریس برس تک چڑا کیا حب شیخ مذکور مر گیا تو گہوڑے کی مطلق نہ  
 گہا اس کہانی بہانی یا ایک ہستہ کی بعد وہ ہی مر گیا یہ ایتس اوس کے ۳۶  
 میں ہوئے علم تصوف میں وہ شخص امام تھا اور اصول دس کی الوکر میں وکر  
 والی اسحاق الاسفراہی سے مذہبی نہیں تفسیر اوس کی بہت اچھی پچھی سی اور  
 اسی سال میں علی بن الحسن علی الفضل متسی جو کہ معروف تخلص ضرور  
 سائر مشہور تھا وفات پائی اب اوسکا لقب ملقب شحمہ ضرور تھا حب اوسکا  
 بیٹا مذکور مایع ہوا اور ستر اچھی کہی لگا اوسوف سی اوسے لقب ضرور پایا

## اب شروع ہوا ۴۶۰ ہجری

واصح ہو کہ اس سال میں ہر دحلہ طلیالی یرحاس تہرے اور عربی ہماکت پہلی  
 اور اسی رو آئیں کہ جانب تہرے اور یکہ عربی ڈوب گئے اور لوگوں کی گہوڑ  
 یانی بہت گہس گیا بلکہ ٹہلوں کے اویرنگ مالی اگیا اور ایک مقہرہ حوام  
 مقہرہ احمد مشہور ہے وہ ہی ڈوب گیا اور مشہد باب التسن کا ہی آب مرد  
 ہوا اس طلیالے کی سست بہت آدمی ڈوب کر مر گئی ہے



## اب شروع ہوا ۱۱۷۷ ہجری

اسی سال میں بدر جمالی مصر میں آپنا تھا اصل حقیقت یہ ہے کہ بدر مذکور سو اہل شام کا حاکم تھا مستنصر علوی نے اپنا حال مع شکات زمانہ اور اختلال سلطنت کی اوس کی پاس لکھ کر بھیجا وہ عین موسم سرما میں کہ اون دنوں میں جہاز رانی نہیں ہوتی دریا کی راہ بحفاظت خدائے قدیر کے مصر میں صحیح و سلامت جا پہنچا وہاں جاتی ہی تمام امراء کبار اور سپہ سالار ذی اقتدار کو پکڑ کر سب کا مال لوٹ کر مستنصر کے پاس بھیج دیا اور منار الدولہ کو بندوبست ملک کی واسطے مقرر کر کی اور سلطنت کو مضبوط و محکم کر کے اسکندریہ کے اور دس طاقت کی طرف گیا اون دنوں شہر و ملک بھی انتظام کر کے مصر کو مراجعت کی اور پھر وہاں سی صغیدین جا کر مفسدین کی بیخ کنی کر کے قوانین بندوبست بلاد کی محکم کئی کر رعیت کی ساتھ ہی سلوک کیا چنانچہ کہندرات کی پہر کر تعمیر کی اوس کی سب سی مصر میں اوس کے مضافات کی خوبترین وجہ سے آبادی ہو گئی

## بیان وفات پالی قائم کا درمیان اسی سال کی

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کی جمعرات کی رات شیروین شعبان کو اتقام بامر الہ عبداللہ کے کنیت ابو جعفر ہے وہ ابن القادر احمد بن الامیر سحاق بن المقدر بامر الہ جعفر بن المعتصد احمد ہے فوت ہوا اوس کے فوت ہونی کا باعث یہ ہوا تھا کہ رنگت اوس کی سرخ ہو گئی تھی اس واسطے اوس کے فصلی تہرات کو سوتے ہوئے وہ پٹی کہیں گئے اسلئے فصد جاری ہو گئی

اور حوں ہی اوس میں بہت نکل گیا اور وہ میدان میں پڑا ہوا سو یا کیا اور کوئی  
 اوس کی ماس ہی اوس وقت نہ تھا جب اکہ کہلی تو دیکھا مدوں میں کچھ طاقت نہ  
 تھی اوسے جا کر اب میں مر جاؤنگا فوراً ایسی وریر اس جہیر کو اور قاصوں  
 کو ملا کر یہ کہا کہ میں اسے یوتی عبداللہ بن دحیرۃ الدین محمد بن القایم کو اپنا  
 ولیعہد مہارری سامی کیا م گواہ رہو بعد ازاں راہی سلطنت ملک لالہ  
 کو عمر اوس جہیر سرس میں مہی سیکے دل کی تھی اور سلطنت اوسے چوہر  
 سرس اٹھ مہی بحیرس رو کی نصی کہتی ہیں کہ چالوین سرس جید مہی کی عمر تھی

### بیان خلافت مقتدی بامر اللہ کا

واضح ہو کہ یہ خلیفہ خلفاء سی عباس میں سے ستائسواں ہے جب کہ قائم  
 بامر اللہ ملک حاوڈ کے کو سند ماری تو اونٹ کے پیچے او کی لوتے مقتدی بامر اللہ  
 عبداللہ بن محمد دحیرۃ الدین بن القایم کی خلافت کی بیعت کی گئی اس لوگوں  
 متصل الدیل نے حاضر ہو کر اوس کے بیعت کی وہ یہ ہیں مود اللک سلطان  
 — وریر اس جہیر — شیخ الواسحاق شیراری — اور ابن الصاع —

اول لقب النقاء اور طواد الرمی — اور قاصی الوعد اللہ وانالی  
 و یہ اور وساد گمار واسماں سلطنت لے ہی اگر بیعت کی کیونکہ قائم کی کو  
 بیٹا سوامی اس لڑکی کے یہ تھا اسلئے کہ محمد بن قائم حکما لقب فحیرہ الدین  
 ہے وہ تو ایسی باب قائم کے رنگی ہی میں مر گیا تھا جب محمد کو مر گیا اور  
 سلطان قائم کو بہت رنج میراموں خاطر ہوا کیونکہ اوس کے سلسلے گویا اوس  
 مسلط ہو گئے تسمک کیرک مسماہ ارجواں لے یاں کیا کہ مجھ کو محمد مذکور  
 کا حل ہے اوس لوڈی سی یہ حصہ یعنی عبداللہ مقتدی جہ مہی بعد

مرنی محمد کے پیدا ہونے اس لڑکی کی پیدا ہونی سے سلطان قایم کو بہت خوشی اور  
فرح حاصل ہوئے جب وہ بزرگ بالغ ہو گیا اور وقت مقتدیٰ نے اپنا ولیعهد اسکو  
مقرر کر دیا۔ اسی سال میں ملک شاہ اور نظام الملک نے ایک گروہ نجیوں کا جمع  
کر کے نوروز کا دن جس روز کہ نزول شمس کا اول برج حمل ہو مقرر ہوا پہلے  
اوسی جیسا نزول شمس کا نصف حوت میں ہوتا تھا تب نوروز شمار کیا جاتا تھا  
وہ مقرر کر دیا گیا۔ اسی سال میں سلطان ملک شاہ نے ایک رصد بنوائے  
بہت لوگ فاضل اوس کے بنائی کے واسطے جمع کئے تھے اونہیں براہیم الجہام۔  
اور ابوالمظفر اسفرانی۔ اور سیمون بن البجیب واسطے یہ لوگ بھی تھے  
اس رصد کی بنائی پر بہت مال خرچ ہوا لیکن وہ طیار نہ ہونے پائے تھے کہ  
ملک شاہ ملک بقا کو درمیان شہر کے تشریف لیکے اور رصد بھی جاتی ہی  
سب بگڑ گئے

## اب شروع ہوا ۶۸۰ھ ہجری

اس سال میں آندرشق پر قابض ہو گیا ہمنی ۱۰۰ھ میں یہ بیان کیا ہے کہ آندرشق  
شہر الرملے لیا اور دمشق پر حصار کی ہوئی پڑا تھا لیکن وہ محاصرہ چھوڑ کر  
چلا گیا تھا جب اوسے سنہ ۱۰۱ھ کا یام قحط اور نرخ و نان کا بہت مہنگا ہوا سمجھ  
گیا کہ لشکر دمشق اب تاب مقابلہ کے نہ لاو گی فوراً کر اپنا حملہ دخلہ اس سال  
میں کر لیا اور علویوں کے نام کا خطبہ بالکل قطع کر دیا چنانچہ اوس کے بعد ہر  
علویوں کے نام کا خطبہ مطلق نہیں پڑا گیا جیسا کہ خطبہ خمہ کے روز پانچویں  
ذیقعدہ ۱۰۱ھ کو شروع ہو گیا اور مقتدیٰ بامر اللہ کے نام کا خطبہ پڑا گیا  
اور حمی علی خیر العمل کا کلمہ اذان میں کہنا شروع ہو گیا منادی ہو گئی کوئی

اس شرح کی اذالہ کہی اسی سال میں ابوالحسن علی بن احمد بن متوہ الواحدی نے اس  
 انتقال کا واسطہ فرمایا اس معرکہ کتاب وسط - اور لیسٹ اور وحید تفسیر میں  
 تصدیق کی ہے یہ شخص تاجور کار ہوا لایہ او سکوتوی اسو اسٹے کہتی ہیں کہ  
 دادا اسکا متوہ تھا اوس کے بست کر کے متوی کہنی لگے ہیں - اور - واحد  
 بست طرف الواحد بن میرہ کی اسی زمانہ میں علم کما اور تفسیر میں استاد تھا۔  
 اوسے دیوان متی کے ہی شرح کی ہے ایسی کوئی شرح دیوان متی کی خود  
 میں نہیں ہے جیسے کہ وہ ہی - یہ واحدی تعلی کا شاگرد رشید بالسنہ  
 ۴۹۹ میں فوت ہوئے ہیں وفات یائنی اور اسی سال میں تریف ہاشمی الجسر  
 مسعود بن عبد العزیز المعروف بالبایض التاء متہوئے ہی وفات یائنی میں  
 اوسکو اسو اسٹے کہتی ہیں کہ کوئی شخص اوس کے احداث میں سے ہمراہ عباسیوں  
 کی جماعت کی سعید کبڑی پہی ہوئے تھا اور وہ سیاہ لباس پہن رہی تھے  
 بادشاہ لیو چہا کہ سعید کیوں والا یہ کون ہے اوس رور سے یا صنف  
 اوسکا ہو گیا

## اب شروع ہوا ۴۹۹ ہجری

واضح ہو کہ اسی سال میں اسر حاکم متعلب دمشق کا طرف مصر کی گیا اور  
 وہاں سے شکست کھا کر ملک شام میں آیا کہتی ہیں کہ اسکو بعد جنگ و جدل  
 حامیہ کی ہریم ہوئی اور بعض مورخین نے یہ بیان کیا کہ ابی لوبت جنگ  
 کی نہ پہنچے تھے کہ وہ شکست کھا کر چلا گیا اور اوس کی احوال میں سے بہت  
 ماری گئی

محقق ہے کہ ابن امیر نے محمود بن شمس الدولہ نصر بن صالح بن مرداس

مدرس کلابی والی حلب کے مرئی کو اسی سال میں ذکر کیا ہے۔ مگر مینی درمیان تاریخ  
حلب کے جو کہ تصنیف کی ہوئے کمال الدین معروف بابن العدیم کی ہی یہ پایا  
کہ محمود کو رستم بھری میں بیمار ہوا تھا اوس بیماری سے اوس کی اکثر لوہین  
زخم پڑ گئے اور زخموں کے سبب جان بچی ہوا اور آخر عمر میں وہ بہت بخیل  
ہو گیا تھا اوس کے مرئی کے بعد بیٹا اوسکا نصر بن محمود بن نصر بن صالح بن مروان  
الکلابی سند نشین ہوا اوس کے مدح ابن جیوش نے ایک قصیدہ میں کی ہے  
اوس کے قصیدہ کی یہ تین شعر بھی ہیں

ثمانية ليدقق من ذا جرحتها  
فلا افرقت ما افرقهن <sup>نظير</sup>  
ضميرك والتقى وجودك والغنى .  
ولفظك والمعنى وعنه ملك والنصر  
وكان لمحمود بن نصر سجيصة  
وغالب ظني ان سيخلفها نصر

اور عطیہ ابن جیوش جبہ محمود کے مدح کیا کرتا تھا وہ ایک ہزار دینار دیا کرتا  
نصر مذکور نے بھی اوسکو موافق عطا اپنے والد کے ایک ہزار دینار دی  
اور کہا کہ اگر تو یہ کہتا یعنی (وغالب ظني ان سيخلفها نصر) یعنی گمان غالب مجھ کو  
یہ ہے کہ دو چند دیکھا نصر تو اب تین دو چند تجھ دیتا مگر وہ شراب خوار  
بہت تہارات دن شراب کے نشہ میں رہتا تھا ایک روز شراب کے نشہ میں  
یہ سوچا کہ ترکاؤں پر جنگو اوس کے باپ نے حلب پرستوں کو کیا تھا خرچ  
کیا وہ لوگ شہر میں تھے اوس کے قتل کا جب اوس نے ارادہ کیا ایک لی اٹھن  
سی تیر کھنچ کر مارا وہ لگتی ہے تیر کے بر گیا جب نصر مقتول ہوا اوس مرئی کے  
بعد اوسکا بیٹا سابق بن محمود بادشاہ حلب کا ہوا۔ ابن اثیر نے نصر  
مذکور کے تاریخ وفات نہیں بیان کی مگر مینی تاریخ حلب تصنیف کمال الدین  
المعروف بابن العدیم کے میں یہ دیکھا ہے کہ عید الفطر کے روز شہر میں

لعد مار پڑے عید العطر کے موسم ربیع میں وفات یائنی کو کہ وہ یہہ کہا ہی کہ  
 نصر میں محمود عید کے روز بہت اچھا لباس نکلف تمام بیکر نکلا اور اچھی اچھی لباس  
 اور لوگ ہی ہیں کہ اوس کے گرد جمع ہوئے اور اس صومس تاع حاضر ہوا درماڑا  
 میں اوسے ایسا قصیدہ پڑا یہ شعر اوس قصیدہ کا ہے

اوس محل میں نصر مذکورے شراب کا دو مرتبہ تک جاری رکھا اوسی لئے  
 یہہ خیال آیا کہ ترکوں کو قتل کر کے اس کے گہروں کو لوٹ لسا چاہئے جیسا کہ  
 حملہ کیا ایک ترکی نے اوس کے حلق میں ایسا پتھر مارا کہ پتھر اکر دیا یہہ قتل نصر ورتند  
 شروع سوال ششم ہجری میں واقع ہوا اح نصر را گیا اوس کے بعد یہاں اوسکا  
 ساتھی اس محمود وارت سلطنت ہوا۔ اور اسی سال میں ظاہر اس احمد بن  
 ساد الحمرے مصر کے رہوالے ہی وفات یائنی یہہ شخص جامع عمرو بن العاصی  
 کی چہت پرست جو کہ مصر میں تھا اگر یڑا تھا کرتی ہے فوت ہو گیا

## اب شروع ہوا ششم ہجری

اس سال میں عبدالرحمن بن محمد بن اسحاق اصعبہالی حافظ نے وفات یائنی  
 اس شخص کے بہت یسین ہیں اور اچھا تاریخ اصعبہالی ہے ایک ورقہ  
 حکو عبدالرحمانہ کہتی ہیں اول لوگوں کا جو کہ عقیدہ ایسا ہے جیسا یہہ  
 رکھتی اس واسطے اوس ورقہ کو عبدالرحمانہ کہی گئے

## اب شروع ہوا ششم ہجری

## بیان استیلا و سلطان تنش کا دمشق پر

واضح ہو کہ اسی سال تاج الدولہ تنش ابن السلطان المبرار سلطان دمشق پر قابض ہو گیا اور سب اوسکا یہہ ہے کہ اوسکے بھائی سلطان ملک شاہ نے اوسکو ملک شام سے اون شہر ونگے جو وہ فتح کرے عنایت کر دی تھی اسلی تاج الدولہ تنش حلب پر گیا — اور بدر الجہالی امیر افواج مصر لشکر واسطہ محاصرہ کرنی اترنے کے دمشق پر بھیجا تھا اترنے کا قصد تنش کی پاس بھیج کر مدد طلب کے تنش اون ایام میں حلب کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا تھا اسلی تنش دمشق کو گیا جبہ اوسکے نزدیک پہنچا مصر کا لشکر ماری خوف کی بہاگ گیا جب شش پر جا پہنچا تب اوسوقت اسرناوشاہ کی ملاقات کی واسطے نکلا سلطان تنش نے یہہ ہراجا نکرا کر گرفتار کر لیا اور کہا کہ تو ہماری استقبال کے واسطے نہ آیا جب شہر ہراکے جب ملاقات کو نکلا اس حرم کے سب وہ گرفتار ہو کر مقتول ہوا یہہ شہر بی لڑمی لڑائی ہی سلطان تنش کے ماتھے آگیا بادشاہ مذکور نے ولایت داخل ہو کر خوش خلقی اور نیک سیرت استعمال میں لائے شروع کی

## اب شرف ہو اسمہ ہجری

اس سال میں ملک ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین نے والی غزنہ کی بلا و ہند فتح کئی تھی وہاں جا کر بہت مال لوٹا اور چھیچ سلامت غزنہ کو واپس آئی

## بیان مالک ہو جانی مسلم بن قریش کا شہر حلب پر

واقع ہو کہ اس سال میں شرف الدین سلم بن قریس بن مدراس سے المقلدین  
المسب والی موصل طرف حلب کے گنا اور اسکا محاصرہ کیا آخر کار رستہ  
میں سہراؤسکے ماتھے آیا۔ بعد ازاں قلعہ کا محاصرہ کیا اور ساتی مذکور  
کو لکھا کہ تم قلعہ سے جی اوتراؤ اور دنا ب کو ہی نکال لاؤ یہ دونو محمود بن  
نصر بن ضالح بر در رس کے بیٹی تھے چاہیہ ایسا ہے ہوا کہ قلعہ سے لی لیا اور اسے  
سال میں نصر بن احمد بن مروان والی دیار نکرے وفات پائی اوس کی برلی  
کی بعد شاہ اسکا منصور بن نصر گدی نشین ہوا اوس کے دربار کا مدبر دولت۔  
اس الابرار ہی تھا۔ اور اسی سال میں الوالقنا محمد بن سلطان بن جوس  
شاعت ہور مداح نصر بن محمود والی حلب کا فوت ہوا

## اب شروع ہوا مسیحی ہجری

اس سال میں درمیان تافعیوں اور حسلوں کے اختلاف اور فتنہ قائم ہوا  
تھا اور اسی سال میں حلیہ مقدسی نے مسیح الواسحاق سیراری کو بٹاکر سلطان  
ملک تہاہ اور نظام الملک کے عد میں پہنچا حایہ وہ بعد اوستے طرف حراں  
کی گنا اور سردار عراقی لالو القع بن الی اللیت کا شکوہ اور گلہ گنا بادشاہ  
مذکور اور نظام الملک کے مسیح الواسحاق کی بڑے عزت کی اور اوس کے  
اور امام الحرمین الوالمنال حوسی کے درمیان سناہی نظام الملک کے مناظرہ  
کر دیا۔ آخر کو ابواسحاق واپا مطلب جس کی لئی حلیہ مقدسی نے اوسکو  
پہنچا تھا لورا کر لایا اور جمع طارماں خابہ سے اوس عمدہ مذکور کا دست  
تعدی اوٹھا دیا گیا اور حوریج اوستے پہنچا تھا اور کیا اور اسی سال میں



سال میں ابو نصر علی ابن الوزير ابو القاسم ہشام بن ماکو لا مصنف کتاب  
الاکمال نے وفات پائی پیدائش اوس کے ۹۳۲ء میں ہوئے تھے اس کے غلاموں  
نے جو کہ تر کی تھے شہر کرمان میں اوسکو قتل کر ڈالا تھا

## اب شروع ہوا ۹۳۲ء ہجری

درمیان اسی سال کے ماہ جماد الاخرہ میں شیخ ابو اسحق ابراہیم بن علی شیرازی  
فیروز آبادی نے وفات پکائی فیروز آباد ایک شہر فارس میں ہی اوسکو  
شہر جون ہی کہتے ہیں اوس کے پیدائش ۹۳۲ء میں یا ۹۳۴ء میں حسب اختلاف  
ہوئی تھی اپنی زمانہ میں درمیان علم اور زہد اور عبادت کے وہ بی نظیر تھے  
شخص فیروز آباد میں پیدا ہوا وہیں نشوونما پائی شیراز میں جا کر علم فقہ سیکھا  
بعد ازاں بصرہ کو آیا وہاں سے بغداد کو درمیان ۹۳۲ء ہجری کی گیا تھی  
زمانہ میں درمیان علم مذہب اور علم خلاف آمد اصول کی لیکانہ تھا اسنی ہذا  
اور تہیہ اور تلمیض اور نکت اور تبصیر اور لمع اور روس المسائل تصنیف  
کئی ہیں وہ شخص فصیح ہے تھا نظم اوس کے چہی ہوتے تھے اور مستجاب الدعوة  
اور بی تکلف آدمی تھا جب خلیفہ مقدی کا ایلے ہو کر خراسان کو گیا اوست  
اوسے یہ بیان کیا کہ کوئے ایسا گانویا شہر نہیں ہے جس میں کوئی میرا شاگرد  
خطیب یا قاضی وہاں کا یا میرے ملاقتو نہیں سے نہ ہو اسی سال میں حجاج  
بن یوسف بن سلیمان اعلم شترمی نے وفات پائی اوسنے قرطبہ میں جا کر  
علم عربیہ اور ادب تحصیل کئی تھی یہ شخص اپنے وقت کا امام تھا ہمارے

۱۱۸  
کی اوسے شرح کی ہے شتمیرہ ایک تہرے آدلس میں اوس کے طرف مسوسے

## اب شروع ہوا شتمیرہ ہجری

اس سال میں محمد الدولہ س چہرے بہت و عین ملک تہاہ کے لیکر شرف الدولہ  
مسلم میں قریش پر چہرائی کی بعد ازاں مادشاہ کے اور لشکر اس محمد الدولہ کی بہا  
اس لشکر کا اسبر فوج امیر ارتقی س اکک تھا (اوسکو اکت ہی کہتی ہیں مگر  
اول اصح ہے) یہ شخص ملوک ارقیہ کا حد ہی بعد ازاں ان یہ ہوا کہ سرف الدولہ  
مسلم لے شکت کہانی اور آمد میں محصور ہوا اسبر ارتقی لے آمد سے اور ترکراؤ  
محاصرہ کیا مسلم اس وقت لے اوتی یہہ درجوت کی کہ ملکو اس دو میں کسی عا  
کو کھل جاؤں تو کوتا کہہ کر کتیر حواو کے دریاں ٹہر گیا تھا دیتا ہوں جیا کہہو  
تاریخ ریح الاول سے ہذا کو شرف الدولہ و ماں سے نکل کر رتہ کے طرف کوچ کیا  
و ماں حا کر حوارتی سے وعدہ کر آتا تھا اتنا رو یہہ عید ما بعد ازاں سلطان  
عمید الدولہ س محمد الدولہ س چہرے بہت لشکر آ رہتہ کر کے ہمراہ اقسقر تقسیم الدولہ  
کی طرف موصول کے رواہ کیا اوس سیر عمید الدولہ ستولے ہوا یہی اقسقر والد  
عماد الدین رگے کا ہی بعد ازاں مادشاہ لے مؤید الدولہ بن نظام الملک کو یا  
شرف الدولہ کے عہد و بیاں کر کے اوسکو اس دیکر بلوایا چاہی شرف الدولہ  
مؤید الدولہ کے یاس حاضر ہوا وہ ملک شاہ مادشاہ کی یاس تواریخ میں اوسکو  
لیگیا شرف الدولہ کو کہ بہت مجلس سب حالی رسی ایسی مال کے ہو گیا اہلسلی اوسے  
مذرا اور شکست مادشاہ کے واسطے رص گہوڑی لیکر مادشاہ کی مدد گرد رہی  
اویں ایک گہوڑا اوس کے چہرے کا تھا حسیروہ ایک جگہ مستہور میں چڑھا

چہرہ کر رہا تھا اور جان چاکر صحیح مسلم نکل آیا تھا اوس گھوڑی کا نام بشار تھا وہ  
 گھوڑا سب گھوڑوں سے گھڑ دوڑ میں اگلی نکل جاتا تھا چنانچہ بادشاہ نے واسطی امتحان  
 کی گھڑ دوڑ کروائی وہ سب سے اگلی نکل گیا بادشاہ ماری خوشی کے کھڑا ہو گیا اوس  
 گھوڑی کو بادشاہ نے بہت پسند کیا اور سب اوس کے مسلم سی بہت خوش ہوا۔  
 اور خلعت دیکر اوس کو شہر وں پر پھر مقرر کر کے بجال کر دیا

## بیان فتح کرنی سلیمان بن قطومش کا انطاکیہ کو

در بیان اسی سال کے سلیمان بن قطومش سلجوقی والی قونہ — اور اقصر وغیرہ  
 فی بلاد روم سے ملک شام کے طرف کوچ کر کے شہر انطاکیہ فتح کیا یہ شہر ابتدا  
 ۳۵۰ سی ایک حاکم نصرانی کی پاس سلطنت روم میں شامل تھا سلیمان نے اس سال  
 میں اوس کو فتح کیا

## بیان مقتول ہونی شرف الدولہ مسلم کا اور مالک

### ہونی اوسکی بہائی ابراہیم کا

واضح ہو کہ جب سلیمان ابن قطومش انطاکیہ فتح کر چکا تب اوس کی پاس شرف الدولہ  
 مسلم بن قریش والی موصل و حلب فی ایک ایچے کی ماتہ یہ کہلا کر پہنچا کہ اہل انطاکیہ  
 اول میں جو خراج دیتی تھی وہ تو بے محکوم دیا کر سلیمان نے نہ مانا اور کہا کہ وہ  
 انطاکیہ نصرانی تھا تو اوسے بطور جزیہ کے خراج لیتا تھا چونکہ میں مسلمان ہوں ہرگز  
 نہ دوں گا اور نہ دیا اسلئے حانبین نے شکرتے کر کے چوبیسویں صفر ۳۵۰ ہجری

میں طرف مصافات الشاکہ کے لڑائی کے مسلم کی لشکر لے شکب کہاٹی اور ریشہ  
 مسلم لڑائی میں مارا گیا اوس کی سامی حار سو حواں حلب کا تہ تیغ ہو ایسے ہی ہم  
 دگر مقتول اوس کے کالستے درلی ہولی حواذاب کی یاں کر یکے ہین وہ سرف الدو  
 سلم من قریش من خراں من المقلدین المیب کہہ کا بھگتا تھا — مسلم من قریش  
 مذکور لے ایسی مملکت بہ لست اور مالکاں اس سلطنت کی بہت وسیع کر لے تھے  
 کو کہ اوس کی سلطنت سددہ سے لیکر جوہر عسے مر واقع ہی مسج اور دمار رہ  
 اور مصر تک جو کہ حریرہ میں سے ہی واقع تھی اور حلب اور حوا اوس کے مایا اور  
 حمار دس کے ماس موصیل وغیرہ ہی وہ ہی اوس کے مصد اقتدار میں اوسے داخل  
 کر لی تھے — مسلم مذکور ایسی ملک کی سیاست اور اسطام خوب طرح پر کرتا تھا  
 اوس کے سلطنت میں اس اور عدل رور اور وں تھا حب وہ قتل ہو چکا تو غفل  
 لے اوس کے بھائی امراہیم من قریش کے یاس حاکر جو کہ قبہ میں مجوس تھا اوسکو  
 نکال کر بادشاہ مایا بہت شخص بہت ہر س قد میں رہا ماطاقت قدسی ہو گیا تھا کہ  
 حب وہ بادشاہ ہوا تو قید خانہ من سے لکھر جل نہ سکا اور اسی سال میں ملک شاک  
 ایک شیا سحر میں پیدا ہوا اوسکا نام احمد رکھا گیا لعداراں سحر ہی اوسکو لوگ  
 کہی گئے ہی بادشاہ نام سبجہر متہور، اس کے حالات ہم آگلی لکھیں گے ایسا نقل کیا  
 ہی مورخوں نے میرے نزدیک یہ ہے کہ اسکا نام ترکون کے عادت پر رکھا گیا  
 ہی کو کہ وہ لوگ ایسی رماں میں صحر اوس شخص کو کہتی ہیں جو سیرہ زں ہو لوگوں  
 لے صا د کا سین کر لیا اور سحر کہی گئے یہ غلط عوام کے ہی اس سال من الوصر  
 عبد السید من محمد بن عبد الواحد من الصناغ فقیہ تسانف معنف کتاب شامل  
 — اور کامل — اور کتاب المسائلی وغیرہ لے وفات یائی کئی برس یار  
 ہو کی رح اوٹھا کے مر اید ایس اوس کے سہ میں ہوئے تھے اور فامی

قاضی ابو عبد اللہ اُسین بغدادی نے بھی جبکاعرف ابن قفال تھا وفات پائے  
یہ شخص ایک شیخ شیوخ اصحاب شافعی رض سے ہی وہ باب الارح کا قاضی  
بھی تھا۔

## اب شروع ہوا ۴۷ھ ہجری

اس سال میں فرنگے لوگ مشہر طلطلہ مرو جو اندلس میں ایک شہر ہے قابض ہو گئی  
ہی۔ بعد محاصرہ سات برس کے الفوشس کے یہ شہر فرنگیوں نے فتح کیا سبب  
اس کا یہ تھا کہ وہاں کے رئیسوں میں اختلاف اور نا اہلیت ہو گئی تھے جبکہ  
شہر میں گذرا۔ اسی سال میں فخر الدولہ بن جہیر شہر آمد پرستوئے ہوا بعد ازاں  
میسار فارمین اوسنے علی پھر جزیرہ ابن عمر پر قابض ہوا اس جزیرہ میں بلاد  
بہروان کے واقع ہیں اوسمیر منصور بن نصر بن احمد بن مروان جو کہ بھلا بادشاہ  
بنی مروان سے تھا حکومت کرتا تھا اوس کے پاس سے وہ جزیرہ اوسنی چھین لیا  
اس جزیرہ کے چھین لینے سے ملک بنے مروان کی منقطع ہو گئے پہراؤ نہیں  
کا کوئی بادشاہ نہ ہوا یہ بادشاہت سمر او ابھی اوس شخص کو جو بہ مزاج  
ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ ہی لاتی ہی سلطنت قدیم کی۔ اسی سال میں امیر افواج  
بدرا بٹاے بہت فوجیں لیکر مصر سے آیا اوسنی اگر شوق کا محاصرہ کیا وہاں  
تاج الدولہ تنشس حکومت کرتا تھا اوسکو بہت تک کیا لیکن کچھ فائدہ نہوا اپنا  
سامونہہ لیکے مصر کو مراجعت کر گیا اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاخر  
کے امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف جو یمنی  
وفات پائے پیدائش اوس کی کتاب کامل میں لکھا ہے کہ شہر یمنی ہوئے  
اور تاریخ اپنی الدم میں یہ ہے کہ شہر یمنی ہوئے یہ شخص اپنی وقت میں

سب علماء کا امام تھا اور اوس کے چند کتا میں تصیف سی ہیں ارا عجلہ بہات المطلب  
فی دراہ الدہب ہی ہے پہلی اوسے بعد اذکی طرف سفر کیا بہر حجاز کو گیا اور مکہ  
اور مدینہ میں حارس اقامت کر کے لوگوں کو درس دیتا رہا اور فتویٰ لکھتا رہا اور  
وہاں کچھ تصیف ہی لکھا اور حرمین شریفین میں امام ہی کر دیا اسو سطلی امام الحرمین  
اوسکو کہتی ہیں یہ وہاں سے متاویر میں جا کر حطب ہوا اور مجلس دکر میں حاضر رہا اور  
درس مدرس کرتا رہا اسی طرح تیس برس کاٹی اور نظام الملک سی بہت کچھ پاکر خوش ہوا  
اوس کے چند شاگرد حاصل گدیری ہیں ایک امام عوالی اور الواقاسم الصاری۔ اور  
الوحس علی المطری جو کہ معروف امام کنا الہر اس کے ہی اور امام الحرمین لی دعویٰ تھا  
مطلق کیا ہا کیونکہ اوسکو بہر دعویٰ سراوار تھا سب اس کی کہ ارکان احباد کے  
اوسکو حاصل تھی بعد ازاں اوسے تقلید امام سامعی کے کی اور یہی اوسکو مناسب  
ہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ منصب اور رتبہ اجتہاد کالی روتی ہو گیا ہی

## اب شروع ہوا ششم ہجری

ماں ہے مقتول ہوئے سلماں بن قنطش کا واضح ہو چکا سلماں لے مسلم بن زید  
کو درماں نہ کیا کی جیسا کہ ذکر ہو چکا دریاں شہید قتل کر دیا ت سلماں علی طر  
اٹن الحسی عیسیٰ سالار اہل حلب کے یاں ایک الملی بھیجا اوسے مہلت اسطور  
ماگی کہ حک سلطاں ملک تنہا نہ لکھیں ت تک مہلت دو اور ایک ایلمے ان  
ابن الحسی لے واسطی ملائی مش وائے دمشق اس سلطاں اب ارسلان ہا  
سلطاں ملک تنہا کی یاں بھیجا اسلئی تنش لے حلب کس طرف کوچ کیا اور  
تنش کے ساتھ ارتق س انک ہے تھا اسی خدمت ملک تنہا کی لبث

خوف چھوڑ دینی مسلم ابن قریش کی آمد سی چھوڑ دی تھی یہاں کہ ہم اوپر ذکر کر چکی ہیں  
 اور درمیان سلطان تنش اور چیرے بہائی سلیمان بن قطلش کے ٹرائی ہوئی اس ٹرائی  
 میں لشکر سلیمان کا شکست کھا کر ہلاک گیا مگر سلیمان خود تن تنہا رہ گیا بعضی یہ کہتی ہیں  
 کہ جب اوس کی لشکر کو شکست ہوئے تو اوس نے چہری نکال کر اپنی نگلیہ میں ہونک لی  
 اور بعضی یہ کہتی ہیں بلکہ ٹرائی مارا گیا سلیمان مذکور نے مسلم بن قریش کا  
 جتہ بعد اوس کے قتل کرنی کی ایک خچر پر لدوا کر اور کٹری میں گھڑی باندھ کر حلب میں چڑھ  
 صفر سال گذشتہ کو بیحد یا تھا تنش نے بھی سلیمان کا جتہ اس سال میں چھٹی تاریخ صفر کو  
 ایک کٹری میں بند ہوا کر حلب میں ہجوا دیا تھا اوسکا بدلہ ہو گیا — اور ابن جسی کے  
 پاس ایک فرمان باہن مضمون کہ رسمویات ملک شاہ درباب امر حلب کے جیسا مناسبت  
 جانے روکری آیا پھر تنش نے حلب کا محاصرہ کیا اور باشندگان حلب پر خسیق اور  
 تنگی کے یہاں تک کہ فتح کیا — اور ابن جسی امیر ارتقی کے پناہ میں امیر ارتقی ابن  
 اکک کی پناہ میں گیا اوسنی اوسکو پناہ دی اور قلعہ وقت مقتول ہوئی مسلم بن قریش  
 کی سالم بن مالک بن بدران بن المقلد بن السیب العقیلہ کی پاس تھا یہ چیرا بہائے  
 شرف الدولہ مسلم بن قریش کا بہن تنش نے قلعہ مذکور کا شترہ دن محاصرہ کیا یہاں  
 جب کہ اوسکو خبر پہنچے کہ ہمیش خیمہ سلطان ملک شاہ کا آہنچا

## بیان پہنچن سلطان ملک شاہ کا حلب کے طرف

واضح ہو کہ بابت سلطنت شہر حلب کے ابن جسی نے بادشاہ کی خدمت میں یہ لکھ کر  
 عرض کیا تھا کہ اب اپنا نہ دست اسجائی کر لیجئے اسلئے بادشاہ نے اصفہان  
 سے درمیان ماہ جاد والا خر کے کوچ کیا اثنائے راہ میں شہر حیران فتح کر کے

محمد بن شرف الدین مسلم بن قریش کو عطا کیا ہوا تھا کہ یہ سب روپیوں کے قصہ  
 میں سے تھا کہ اوہوے اس عطر سے خرید کیا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور اسکا  
 محاصرہ کر کے فتح کیا بعد ازاں قلعہ حمریرہ جاترا اس قلعہ کا نام دوسرے ہے مگر سب  
 اس کے کہ حمر کے قصہ میں مدت تک وہ قلعہ رہا تھا اسوقتے مشہور نام قلعہ حمریرہ کا  
 تھا اس قلعہ میں ساتی الہ میں حمر افسیرے مذکور کہ وہ میر ضعیف اور اکہوں سے اور  
 ہا حکومت کرتا ہوا ہو سکو مادی شاہ کے معہ اوس کے دو نوشتوں کے جو کہ رہبر اور  
 قطاع الطریق کرتے تھے گرفتار کیا بعد ازاں معیر گیا اور سکو ہے فتح کیا ہر  
 طرف حلب کی گیا حب مردیک اوس کے بھیجا واماں سے اور سکا ہا سلطان اس  
 ہاگ گرجکل کی راہ سے دست کی طرف چلا گیا اور مادی شاہ کے حلب میں حائل  
 ہو آیا قصہ کر لیا مگر قلعہ حلب کا سالہ میں مالک میں مدراں عقیلے کی ماس تھا اوہ  
 کہا کہ قلعہ حال کر دو اوس کی کہا کہ اس شرط پر قلعہ دیتا ہوں کہ عوص اس کے قلعہ حمر  
 محکو مرحمت ہو مادی شاہ نے منظور کر کے قلعہ حمر اور سکو مرحمت کیا یہ قلعہ حمر ان نام  
 سی اوس کے اولاد کی حصہ میں اوس زمانہ تک رہا جس زمانہ میں نور الدین محمود  
 میں رگے لی اور اسی جہیں کر آیا قصہ کیا جیسا کہ ہم ذکر کریں گے اتنا اللہ تعالیٰ  
 ابھی مادی شاہ حلب سے ہیں تھے کہ امیر مصر علی بن ممقذ کما لے لے اور سب  
 ایک ایلیے بھیج کر مادی شاہ کے اطاعت منظور کر کے لادقیہ اور کھڑا اب  
 مامہ یہ فقیر مادی شاہ کی سیر دئے مادی شاہ نے منظور کر کے اوس کے ملک کا قصد  
 یہ کیا ملک اوسکو اوسیر مال رکھا حب عمل دخل مادی شاہ ملک شاہ کا حلب میں تو  
 ہو گیا تب قسیم الدین تہقیر کو دیا لکا حاکم مہر کر کے آپ بعد اذ کے طرف کو  
 کر گیا اور حال ہم آگے ذکر کرتے ہیں اتنا اللہ تعالیٰ اسی سال میں درمیان  
 ماہ ربیع الاول کے ہمارے والدین کو کامل مہرور ہیں دست میں علی بن فرید



نزد الاسد حاکم حله اور نیل وغیرہ نے وفات پائی یہ شخص شاعر تھا شعر اوسکا بہت  
اچھا ہوتا تھا بعد اوس کی مرنے کی اوس کے گدی پر بیٹھا اوسکا صدقہ مقرر ہوا اوسکا  
لقب سیف الدولہ رکھا گیا

بیان قابض ہو جانی یوسف بن تاشفین کا غرناطہ پر جو کہ ایک  
شہر اندلس کا ہی اور جاتا رہنا سلطنت صنهاجیوں کا

اس شہر سی

واضح ہو کہ اسی سال میں یوسف بن تاشفین امیر مسلمین نے یہ خبر پا کر کہ فرنگے  
بلا و اندلس پر قابض ہو گئے ہیں بطور یلغار شہر سی طرف جزیرہ الخضرا کی کوچ  
کیا اوس کے ہمراہ اور سلطنت اندلس مثل مقتدر بن عباد وغیرہ کی تھی ہو گئے اور  
اونکے اور افولش کے درمیان بڑی لڑائی ہوئی اوس جنگ میں اللہ تعالیٰ  
نی مسلمانوں کو فتح دی اور فرنگیوں کو شکست ہوئی اور بشمار فرنگے اس لڑائی  
میں ماری گئے اوسکو زراعتی کثرت سی فرنگے مری کہ ایک ٹیلا اونسکے

سروں کا بنا کر مسلمانوں نے اوسپر کھڑی ہو کر اذان دی اور یوسف غرناطہ  
پر قابض ہو گیا اون دنوں میں عبداللہ بن بلکنین بن بادیس بن جوش بن  
مالس بن بلکنین بن زیری الصنهاجی و مان حکومت کرتا تھا اوسی یہ شہر  
یوسف نے چھین لیا (نقل کیا جاتا ہے تاریخ قیروان سے) صاحب تاریخ  
قیروان اپنی تاریخ میں یون لکھتا ہے کہ اول حاکم قوم صنهاجیہ سے شہر غرناطہ  
پر راوی بن بلکنین ہوا پھر وہ اوس شہر کو چھوڑ کر افریقیہ کی طرف رخسہ میں  
مراجعت کیا اوس کی بعد اوسکا بیٹا جوش بن مالس بن بلکنین گئے  
نشین ہوا یہ شخص تا اپنی وفات کے قسطنطنیہ ہجرت تک حکمران کرتا رہا

اوس کے بعد شا اوس کا اویس میں جوتس ہے تا اسی وفات سلطت کر مارنا اوس کے بعد  
اوس کا ہتھا عدالہ میں ملک میں جوتس حکومت کرے لگا اسی حاکم سے یوسف میں  
تاشعیں مذکور لے دریاں اس کی پہ پہنہ لیا۔ اور صاحب قیروا لے پہنہ  
لکھا ہے کہ یوسف مذکور لے شہر غماطہ دریاں شہر کے لٹا تھا اب ہم یوسف  
میں تاشعیں کا حال لکھتی ہیں واضح ہو کہ بعد اربین یوسف اس تاشعیں کے سمندر سے  
غور کر کی ہراہ ایسی عدالہ والے غماطہ مذکور کو مدہ اسی بہائی میم کے سترہ  
کی طرف کوچ کر کے مرکتس کے طرف گیا اول وہ شہر جو مصافات ادریس سے  
فصد یوسف اس تاشعیں میں آیا غماطہ ہے اسی سال میں ملک شاہ نے حلب  
سی کوچ کر کے بعد اویس میں ڈیرا کیا ہر تنکار کو پلے گیا اور بہت وحشوں کا شکار  
کر کے بعد اویس کو مراجعت کی اور طیفہ مقدس سے ملاقات کر کے ماہ حصر سترہ  
تک وہاں اقامت کی بعد اراں اصغیاں کو مراجعت کی اسی سال میں سلطان  
ملک شاہ نے محمد بن شرف الدولہ مسلم میں وریس کو شہر رتہ مدہ اوس کے  
مصافات کے اور حراں اور سروج اور رتہ اور جالور مراجعت فرما کر اسی  
بہن مسماہ رینجات ارسال سے اوس کا نکاح کر دیا اسی سال میں مریز  
رلرہ ظاہر ہوئے تہی ہانگ کہ لوگوں نے گہرون میں رہنا چھوڑ دیا تھا۔  
اور اسی سال میں شریف الوصر رینی عبا سے نقب اہل تہیں نے حاکم  
مشہور اور وہ غاے الاستاد ہے ہے وفات پائی

## اب شروع ہوا ۱۱۰۰ھ اور ۱۱۰۱ھ ہجری

اس سال میں ملک مؤید ابراہیم بن سعود بن محمود بن سلیمان بن  
لی انتقال کیا یہ بادشاہ دریاں ۱۱۰۰ھ ہجری کے غزنہ میں قاض ہوا وہ

وہ بہت نیک فطرت استوار آدمی تھا اوس کے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا مسعود بن ابراہیم بادشاہ ہوا اوس کے باپ نے اوسکا نکاح بادشاہ ملک شاہ کی بیٹی سے کر دیا تھا — اسی سال میں قسقر والی حلب نے بہت فوج جمع کر کے قلعہ شیزر پر چڑائی کی اور ایام بنصر ابن علی بن متقذ ومان کا حاکم تھا اوسکا بہت پیلا حال کر دیا ومان کی جھوٹ اور گھروگوں کے سب لوٹ لئی بعد ازاں ابن متقذ کو مارنے اوس سے صلح کر لے اسلامی قسقر حلب کے طرف مراجعت کر آیا

## اب شروع ہوا ششمہ ہجری

واقع ہو کہ اس سال میں سلطان ملک شاہ بہت لشکر بشمار بیکر ماوراء النہر کے طرف گیا اور دریاء جیحون کے پار وتر کر بخارا کی طرف کوچ کیا راہ میں خوشہا وہ فتح کیا پھر بخارا کو لیا ومان سے سرفند پر گیا اوسکو بھی فتح کیا اور ومان کے حاکم احمد خان کو مفید کر کے اوس کے بڑی عزت سی توقیر کی پھر کاشغیر پر گیا اور بوزگند پر جا پہنچا ومان جا کی بادشاہ کاشغیر کے پاس زبانی ایلیے کے یہ کہلا بھیجا کہ تمام قلمرو اس مملکت میں ہماری نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر وادی نہیں تو مجھ کو آیا جان اوسنی منظور کر لیا اور بذات خود وہ بادشاہ کاشغیر کا ملک شاہ کی خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکا اکرام و اعزاز فرما کر اوسکو پھر بحال فرمایا بعد ازاں سلطان مذکور شہر خراسان کی طرف مراجعت کر آیا — اور اسی سال میں ایک شمارہ جامع حلب کا چھاپا گیا تھا یہ شمارہ قاضی ابوالحسن ابن الخشاب نے بنوایا تھا حلب میں ایک آتش خانہ پرانا تھا ابن الخشاب مذکور نے اوس کی پتھر لیکر ایک مینار بنوایا تھا کسی دشمن نے اوس کی چٹیل خور سے

سلطان اسفند سے کی اور کہا کہ جہاں یاہ بہتہر سہرکاری ہیں اوسے اولکامیار  
 جوالا ہے اسفند سے اوسکو لے کر جو جہاں اس حساب سے کہا کہ جہاں یاہ سے اول بہر  
 ایک عادت خانہ مسلمانوں کے واسطی ہوایا ہے اور آیکا اسم سارک اوس کے  
 ادیر کہہ دیا ہے اگر حضور اوسکو سہار کر اوس کے حضور کو اوسکا ماواں دیا ہوگا  
 ۔ اسفند سے حکم دیا کہ یوراسواؤ اور سہار اوس کی طیار کر لو مگر اب اوسیں  
 سی بہترہ لگاما۔ اور اسی سال میں عاصم بن محمد بن الحسن بعد اسی حوالہ کر  
 ی ایک ٹرادانا سدیدہ آدمی تھا وفات مانے

## اب شروع ہوا ۸۱ھ ہجری

اس سال میں فخر الدولہ ابو نصر محمد بن محمد چہرے درمیاں ماہ محرم ۸۱ھ کو  
 یائی حد عہدوں پر یہ شخص متوف ہوا تھا اول تو برکت بن المقلد کے خدمت میں  
 تا وقت گرفتار کر کے اوس کے بہائی فرودس کے رہا یہ حلب میں حاکم مصر الدولہ  
 مال بن صالح بن مردس کا وزیر ہوا۔ یہ نصر الدولہ احمد بن مروان وال  
 دیار مکر کے خدمت میں حاکم اوسکا وزیر ہوا۔ بہر اوس کے بیٹی کی کے وزارت  
 کرتا رہا۔ یہ بعد اوس میں آماہاں حلیہ کے وزارت میں مقرر ہوا یہ بہرہ سلطان  
 ملک ستاہ کے گیا اور دیار مکر فتح کیا یہ حد شہر ہے مروان سے اوسی جس  
 لئی ہے

## اب شروع ہوا ۸۲ھ ہجری

اس سال میں عمید الدولہ بن فخر الدولہ بن چہر حلیہ مقدسے کا وزیر ہوا۔

## بیان قابض ہو جانی امیر مسلمین کا بلا و اندلس پر

واضح ہو کہ درمیان اس سال کے یوسف بن تاشفین امیر مسلمین مراکش سے تبتین  
 جا کر اقامت اختیار کر کے رہا اور ہر شاہ شیرین ابو بکر کے بہت فوجیں جمع کر کے طرف  
 اندلس کے روانہ کیا ابو بکر مذکور افواج متبعہ کثیرہ لیکر سمندر سی عبور کر کے شہر ہریرہ  
 پر آیا اور اوسکو فتح کیا اور وہاں کی حاکم ابو عبد اللہ بن طاہر کو حکومت سی معزول  
 کیا۔ بعد ازاں شہر شاطبہ اور دانیہ پر گئی اون دونوں کو یہی فتح کیا۔ اور بلنسیہ  
 پر فرنگے قابض ہو گئے تھی اوسکو یہی خالی کر دیا اگر امیر مسلمین کے لشکر سی لوگوں  
 لی اپنا قبضہ اوسپر کر کے آباد کیا اور شہر غناطہ پر تو اول سے ہے یوسف امیر  
 قابض ہو گیا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ بعد ازاں اشبیلیہ کے طرف گئی  
 وہاں المتحد بن عباد حکومت کرتا تھا اور وہ شہر بے لی لیا اور اوسکو گرفتار کر کے  
 یوسف بن تاشفین کے پاس روانہ کر دیا اوسنے اوسکو قید کر دیا یہاں تک کہ قید سے  
 مین مر گیا جیسا کہ ہم ذکر کرین گی انشا اللہ تعالیٰ جیکو شیرین اشبیلیہ سی فرغت پا چکا تو  
 مرہ کے طرف گیا اس شہر مین محمد بن صمد بن ابن معن حکومت کرتا تھا جب اوسکو  
 خبر پہنچے کہ اشبیلیہ لے لے اور لشکر اوس کے طرف آتا ہی وہ بسبب خوف اور  
 غم کے بے ماری ہی مر گیا بعد اوس کے مر نی کی اوسکا بیٹا غلاب بن محمد بن صالح  
 بن معن اپنے اہل اور مال کو لیکر مرہ سی سمندر کے راہ بلاد بنی حماد متاخمین  
 افریقہ کو گیا وہاں تکے باشندے سے بروت و احسان اوس کے پیش آئی  
 بعد ازاں شیرین بطلیوس مین جا کر یہ شہر وہاں کی حاکم عمر ابن افطس سے  
 چھن لیا۔ عمر ابن افطس مذکور نے شیرین علی ابن عباد کے کمک کی تھی  
 یہاں تک کہ وہ اشبیلیہ پر قابض ہو گیا بعد ازاں ابن افطس بطلیوس کو مرہ

کر آیا تسبیح و نماں اکر وہ سبہا اوس ہی جہں کراو سکو ایسے عمر اس افسس اکر دوا  
 اوس کی بیٹوں - بعضی فصل - اور عاسی کو ہی پکڑ کر سکو مار ڈالا اور کوسا  
 مملوک اندلس میں سوا بی ہود کے سسرے رمدہ بہ چوڑا بہ اسوا سطلے بیج لکے کہ  
 اس کی ملکوں میں کیا بہ تھا وہ ملک اندلس کے مشرق کی طرف واقع تھے و ماں کا حاکم  
 المستنسل مالہ میں ہود پیدا دیوسف میں تاتھیں تھا وہ اوسے اوس کی احاطہ  
 قبا اوس کے قصد کر لے ملا داندلس کی ماں لی تھے اسلڑ اوسے رعایت عوں  
 خدمت گداری کے جاں کراو کو رمدہ چوڑا اور ملک ایسے ٹپی غلے میں یوسف  
 تاتھیں کو ہی وقت ایسی مرے کی بہ وصیت کر دی تھے کہ ملا دی و دو کو کہی  
 ارادہ کرما اور یکہ اوسے تعرض یا سر و کار نہ کہا

## بیان علیہ پانی فرنگیوں کا حقیقہ پر

واضح ہو کہ اوپر ذکر فتح ہوئے صفلیہ کا منہ تو اردو لات کے یعنی حوجہ،  
اوسیر وال ہوتے رہی ہیں حلقاء علویں کے طرف سے کہ رچکا ہی — حب  
شہ ۳۳۸ ہجری شروع ہوئے تو اس سال میں صفلیہ پر ابوالمعوج یوسف بن  
عبداللہ بن محمد بن اٹھیں طرف سلطان عرب طلیحہ مصر کے سے حکومت کرتا  
ہوا اوس یوسف مذکور کو فالج کے بیماری سے جاب جب اوس کے مائل  
ہوئے اسلے اوس ایسی بیٹے حفص بن یوسف کو انیا نائب مقرر کیا  
جنا یہ حفص مذکور صفلیہ میں شہ ۳۴۸ ہجری تک حکومت کرتا رہا جو کہ وہ ہاں  
ہی مدخلت آدمی تھا اس واسطے ماسدگان صفلیہ نے اوس کے محل  
میں اوس کا محاصرہ کیا اول ایام میں یوسف لیے اوس کا باب نہیں نہ

زندہ تھا اوسکو فالج کی بیماری بدستور تھی وہ ایک ڈول میں بیٹھ کر صقلیہ کے رعایا کے  
 سامنے نکلا اور سب ہنگامہ آرائی کا پوچھا وہ ان کے باشندوں نے اوس پر <sup>ضعیف</sup>  
 کے سامنے بہت شکوہ اوس کے بیٹے جعفر کے کئی اور رعایا کی رو کر یہ کہا کہ اپنی  
 بیٹی احمد کو جسکا نام اکحل ہے یہاں کا حاکم مقرر کیجئے چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا  
 کہ احمد کو حاکم کیا اور جعفر کو مصر کی طرف روانہ کیا بعد اوس کی آپ بھی چلا گیا  
 اون دونوں کی ہمراہ بہت مال تھا کہتی ہیں کہ یوسف مذکور کے پاس چوہاؤ نہیں سی  
 سوار خیر دن اور گھوڑوں وغیرہ کے چودہ ہزار طویلہ گدھوں کے تھی اکحل مذکور  
 نے بہت نیک سیرت اون لوگوں سے استعمال میں لانے شروع کی اور صقلیہ پر  
 حکومت کرنی لگا اوس نے بلاد کفار پر فوجیں بھیج کر جہاد کیا اور تمام قلعی صقلیہ کے جو مسلمان  
 کی تھی اوسکی مطیع ہو گئے بعد ازاں درمیان اکحل اور رعایا صقلیہ کی کچھ ہیرنگ  
 ہو گئی تھی اسلی گئے لوگ معز ابن بادیس کے پاس افریقیہ کو چلے گئے معز ابن بادیس  
 نے طرف صقلیہ کی لشکر ہمراہ اپنی بیٹی عبداللہ بن المعز بن بادیس کے درمیان  
 شہ ہجری کی روانہ کیا اوس لشکر نے اکحل کو خالصہ میں آکر اپنا چہ وہ اسے  
 حصار میں مقبول ہوا بعد اوس کے مقتول ہونی کے اہل صقلیہ کو جو غرت آئی تو  
 اونہوں نے معز کے لشکر کو برا جان کر مقابلہ و مقابلہ کیا اوس مقابلہ میں معز کی  
 لشکر کو شکست ہوئی اہم سو آدمی اوس لشکر کے ماری گئے اور جو بچ گئے وہ  
 کشتیوں میں بیٹھ کر افریقیہ کو چلے گئے بعد رفع ہونی اس قحطہ اور فساد کے رعایا  
 صقلیہ نے اکحل کی بہائی کو جسکا نام صمصام بن یوسف تھا بادشاہ بنایا اوسنی  
 تمام اراذل اور پاجیوں کی بہرہ کی اسلی رعایا کی گہرا کر صمصام کو یہی نکال  
 دیا اور ہر ایک صوبہ پچائی خود حاکم ہوٹھا چنانچہ سپہ سالار عبداللہ بن شکوہ  
 شہر مازر اور طرابلس وغیرہ کا حاکم ہو گیا اور سپہ سالار بن نعمت معروف

اس الجوشِ قصرِ بایہ اور حرّیت و غیرہ کا بادشاہ ہو گیا — اور اس سے شہر  
 سیر قوس اور قطانہ میں حاکم ہو کر رہا اور اسے لڑائیاں ہوئیں اس سے لی اول  
 فرنگوں سے جو کہ شہر مالطہ میں ہی رہا اور ملک چاہی اور کے بادشاہ کا نام رہا رہا  
 فرنگوں کی مسلمانوں کی کچھ حقیقت یہ حاکم اس سے کے ساتھ ہو کر مسلمانوں کے شہر  
 سر درمیاں شہر ہجری کی خرابی کی اور مواضع کثیرہ حریرہ کی جس میں یہ حال ہو کر  
 اگر اہل علم اور صالح آدمی اور اگر رعایا حریرہ مذکور کی معرین مادیس کی خدمت  
 میں طرف اور بعض کے چلی گئی بعد ازاں فرنگے اکثر شہروں صطیہ پیر اور قلعوں اور  
 حریرہ پیر فاس ہو گئے کوئی اور کار و کسی والا نہ تھا اور سوادِ قصرِ بایہ اور حرّیت  
 کی اور کوئی شہر اور کے قصہ سے حالی رہا یہاں تک کہ اس کا ہی محاصرہ کیا اور بہت  
 عرصہ تک محاصرہ کئی برس یہاں تک کہ وہاں کی رعایا کی سب قحط اور سگی کی مرور  
 کہا لے شروع کئے آخر کار لاچار ہو کر رعایا کی قہر حرّیت اول فرنگوں کو دیا  
 قصرِ بایہ میں سرسنگ اور کی قسم میں رہا بعد ازاں فرنگے رعایا کی قصد کر کے دریا  
 اس سال کے یعنی ۸۴۴ ہجری کی تمام حریرہ پیر حکومت کرے — اور قلعہ ۸۴۵ کے  
 رعایا کی وفات یا نہیں اس کی بعد شہر اس کا متولے ہوا وہ مسلمانوں کی طور  
 سر حلتا تھا عورتوں سے یہ را کر داما اور دربار کرتا اور اگر مائیں مسلمانوں کے  
 استعمال میں لانا تھا اوسے حریرہ مذکور میں فرنگوں کو بھی لایا اور مسلمانوں  
 پر سے ہر ماں اور شفقت کی اور کسی کو اور تعدی اور ظلم نہ کرنے دیا بلکہ اس کے  
 ترکِ عزّت کرتا تھا

## بیانِ پہنچی سلطان ملک شاہ کا طرفِ بعد ادا کی

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیاں ماہ رمضان کے سلطان ملک شاہ طرف



طرف بغداد کی کیا اوس کے پاس بیٹری اوسکا تنش ہے شہر دمشق سی اور قسطنقہ  
 حلب سے اور اور امراء اطراف اور جوانب کی جا کر اکٹھی ہوئے بادشاہ نے  
 محفل ہوو کے بغداد میں آراستہ کی اور لوگوں نے محفل بڑی کیفیت سے پُر کی  
 اکثر شعرا نے اوس کی وصف میں اشارے کیے ہیں اسی سال میں سلطان ملک شاہ  
 نے جامع مسجد معروف بجامع السلطان بغداد میں بنوائی اس مسجد کا قبلہ مسجد  
 اوس کے دربار کی منجم نے راست کیا تھا اوس کے معاون اور لوگ بھی صاحبِ صد  
 ہتی اور اکثر امراء کبار نے اپنی اپنی اوتارنے کے مکان و ماں باں خیال بنوائی  
 تھے کہ اگر ہر کبھی یہاں الی کا اتفاق ہو تو اپنے اپنی مکانوں میں اتریں لیکن جب  
 سوار موت اور قتل کے اثر سے بالکل نیمہ پئے چنانچہ تھوڑے عرصہ کی بعد اونکا  
 جمعیت کو اور ارادوں کو موت نے ہر گندہ کر دیا اسی سال میں امیر ارتق بن  
 اکبر ترکمانے جد بلوک حاکمان ماروین نے حالت حکومت بیت المقدس میں  
 انتقال کیا جب سی کہ وہ تنش کے پاس آیا تھا بیت المقدس کے حکومت کرتا تھا جیسا کہ  
 اوپر اوسکا ذکر آچکا ہے بعد وفات ارتق مذکور کے اوس کی دوٹی مسی ایلعازی  
 نے اور ستقان حکومت کرتے رہی یہاں تک کہ افضل امیر الجیوش ملک مصر سی گیا  
 اور اوسنی بیت المقدس اونسی چینی لی جیسے ایلعازی اور ستقان دونوں ہا  
 مشرق کی طرف چلی گئی تھی اونسی جو کچھ ہوا اوسکا بیان قریب ہے کہ ہم آگے ذکر کرتے  
 گی ان شاء اللہ تعالیٰ

اب شروع ہوا ۸۳۰ھ ہجری

بیان غلبہ پانی تنش کا حصص و غیرہ پر

واضح ہو کہ سلطان ملک شاہ نے قسطنطنیہ کو اسی بہانے تئیں کے مدت کر لی کی واسطے  
 ملک سامیر نامور کیا تھا اور کہا تھا کہ جو حلیہ سر حلوے کی قصہ میں ہی اوپر  
 تو ہی تئیں کے مدد کرنا اسلئے قسطنطنیہ ہر اہ تئیں کی ہو کر حص میں جاٹا اور سن  
 حلف سے ملاعب حکومت کرتا تھا تئیں لی حال ہے ایسا قصہ کر کے اس ملاعب  
 اور اوس کے دو بیٹوں کو گناہ کر لیا بعد ازاں تئیں عقد ہو گیا اور سیر قصہ  
 کیا — یہ فامیہ ہو گیا اور سکو ہی فتح کیا

## بیان مقتول ہونی نظام الملک حسن بن علی بن اسحاق کا

محبیہ کہ درساں ملک شاہ اور نظام الملک کی کچھ رحمت ہو گئی تھی حکمران  
 تاریخ ماہ رمضان سنہ ہذا کی آٹھ ابطار و ورہ کی نظام الملک ایسی جرم  
 کی حد میں جایا جاتا تھا کہ ایک لڑکا دینی اوسیر کو دال اور وہ قریب ہوا  
 کی اور اہو تھا اور کوئی ہی اوسے ایک جہڑے نظام الملک کے بیٹ میں ہو  
 دی اوسکا گام تمام ہو گیا مگر نظام الملک کے آدمیوں لی ہی اوسکو مردہ چھوڑا  
 بیکر کر قتل کر ڈالا اوس کے مرتے سے لشکر میں ہی کچھ بل حل ہوا چاہتے تھے کہ مادشاہ  
 لی خود سوار ہو کر سیکے لکس کر دی نظام الملک مذکور بہت لڑتا تھا کہ کو  
 پیدا ئیں اوس کے شہ کے تھی مگر اوسکا قتل سے تدبیر سلطان ملک شاہ  
 کی ہوا لیکن بادشاہ نے بیس دن بعد اوس کی مر گیا اسکا ہم اگی ذکر کر  
 گی نظام الملک ایک گنوار کا شاہا طوس میں رہتا تھا اوس کے والدہ دودہ  
 ہی کو چھوڑ کر مر گئی تھی اسلئے اوسکا پاپ اوسکو عورتوں دودہ والوں  
 کے پاس لے یہاں کر تا وہ دودہ بلا دیا کرتیہ ایسے طرح یہاں ہوا اور

اور یلگیا جب بڑا ہوا عربی پڑھی حدیث کی سماعت کی پہرہ صوبجات سلطانیہ میں  
 نوکری کرتا رہا یونین اسکا رتبہ بڑا گیا تھا تنگ کہ طغریک کی خدمت میں حاضر ہوا  
 اور عہدہ وزارت پر مامور ہوا جب سلطان مذکور طرف اب ارسلان کی گیارہ  
 نظام الملک اوس کی بیٹی ملک شاہ بن اب ارسلان کے خدمت میں رہا یہاں تک  
 کہ سلطنت ملک شاہ کی ماتہ آئی اوسوقت نظام الملک کا وہ رتبہ ہوا کہ کسی اور  
 وزیر کو وہ حوصلہ نصیب تھا۔ اوسنی علماء کی بہت عزت کی اور تمام شہروں میں  
 مدرسے بنائی اور ظلم دور کیا اور رعیت کرنی فرقہ اشعرہ کی مہزون پر سی محو  
 کی اوسکا بانی عمید الملک کنذری تھا جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے اوصاف اوس  
 بہت نیک تھی رحمت کریم اللہ تعالیٰ

## بیان وفات پانی سلطان ملک شاہ کا

واضح ہو کہ بادشاہ اور نظام الملک سال گذشتہ میں بغداد سی طرف اصفہان  
 کی گئی تھے وہاں سی اسی سال میں دونوں نے مراجعت کر کی بغداد کی طرف  
 آئی کا ارادہ کیا نظام الملک قریب نہاوند کی جیسا کہ ذکر ہو چکا مقبول ہوا اور  
 بادشاہ صفر کر کے بغداد میں چوبیسویں تاریخ رمضان سنہ ہذا کو داخل ہوا  
 بعد ازاں بادشاہ ملک شاہ پہر واسطے سکا کی بغداد سے لکھنؤ کی طرف  
 شوال کو مریض ہو کر حمی حرقہ میں مبتلا ہو کر آیا اور جمعرات کو بغداد کی نصف  
 ماہ شوال کے وفات پائے وہ بیٹا اب ارسلان ابن داود بن میکاہل  
 بن سلجوق کا ہے اوس کے پیدائش درمیان شمسہ ہجرے کی ہوئی ہے وہ  
 بہت خوبصورت نیک سیرت آدمی تھا اوس کی نام کا خطبہ حدود چین سی

آخر تمام تک اور اقسامی ملا و اسلام حاسب تھاں سے آخر ملا دس تک شرا گیا تھا  
 اور اوسکو روم کی بادشاہوں لی ہی حرمہ دیا اور کو سے اوسکا مسئلہ کے موجب ہوا  
 اوسکی آیام میں عدل اور انصاف بہت ہوتا اور رعیت جیسے سی گران کر لیا تھی  
 اور ہر سب سمورا ورسسٹال کسرت سی بہا اوس کی وقس جامع مسجد امداد میں  
 طیار ہوئے تھی۔ اور کہ کی راہ میں کارخانہ مانی کئے اوسکو شکار کا بہت ترقی  
 تھا مگر یہ ہے دستور اوسکا تھا کہ شکار مارا ایک دیار بطور صدقہ اوس کی عورتوں  
 دیتا جائے ایک دفعہ اوسی تھی مارہ ہزار جا اور شکار میں مار ہی اوسکی صدقہ میں  
 دس ہزار دیار دینی

بیان و شاہ ہول ملک محمود بن ملک شاہ کا

اور اوس کے بہائی برکیارق بن ملک شاہ کا حال

واضح ہو کہ مروت انتقال یاں سلطان ملک شاہ کی اوس کے موسی ترکاں خاتون  
 ل اس حرم رگ کو ایسا جہا یا کہ ماکل خاک بات کی ہو شہ دمی اور واسطے نصف  
 قلوب امر اور کاں دولت کی بہت رویہ حرج کر کے اصعباں میں انی اور  
 تمام سکری امروں سے ایسی ٹی محمود کی معیت کی قسم کہلو انی اں دونوں محمود  
 کی عمر چار سرس جید مہی کی ہے اوس کی نام کا حطہ امداد و غیرہ میں پڑا گیا  
 اور تاج الملک مدبر سلطنت اور تھار ترکاں خاتون کا ہر امر میں اور بشیر  
 تدبیر مقرر ہوا۔ برکیارق ل حب ترکاں خاتون کے آئے خبر طرف اصعباں  
 کی سنی و داسی ہاگ گیا اوس کے ہمراہ نظام الملک کی لوگ جو کہ تاج الملک  
 سی نفص رکھتے تھے جمع ہو گئی سب اوس کے نفص کا بہرہ ہا کہ یہ شخص اوس کی

اوس کے قتل کا باعث اور ساعی تھا اون لوگوں کے ہمراہ ہونی سے برکیارق  
کو اور یہی قوت ہو گئے ترکان خاتون نے بہہ خبر پا کر ایک لشکر واسطی گوشالی  
قلعہ و قمع سفیدین کی برکیارق پر روانہ کیا اوسنی سے مقابلہ خوب کیا یہ ٹرائی  
میر و جرد پر ہوئے مگر اتفاق سے لشکر خاتون کو شکست ہوئی برکیارق قتل ہو گیا  
تغاب کیا اور اصفہان میں اونکا محاصرہ کر کی تاج الملک کو جو فرقہ نظامیہ کا  
دشمن تھا گرفتار کیا ہر چند کہ برکیارق اپنی وزارت اوسکو دیا جاتا تھا اور  
اوسکا ارادہ بدی کرنے کا مطلق نہ تھا مگر فرقہ نظامیہ کو بدون اوس کی قتل  
کئی چین نہ تھا اون لوگوں نے لیک کر اوس پر حملہ کر کے پرزی پرزی اوس کے  
کر ڈالے تاج الملک مذکور بہت فضایل رکھتا تھا یہ سال سے تمام ہو چکا مگر تاہر  
قسنہ نے انطفانہ قبول کیا

## اب شروع ہوا ۸۴۰ ہجری

واضح ہو کہ اسی سال میں حسن بن نظام الملک کی برکیارق پر اصفہان سے خروج  
کیا اور وہ اصفہان کا محاصرہ کئی ہوسے تھا اوسنی اوسکا اکرام و اغوار  
کر کی اپنی وزارت اوسکو دی اور غر الملک اوسکا لقب رکھا اور اسی  
سال میں سلطان تنش نے دمشق سے واسطے طلب سلطنت کی بعد موت اپنے  
بھائی ملک شاہ سنقر کی والی حلب سے متفق ہو کر خروج کیا چنانچہ اوس کی  
نام کا خطبہ باغی سیان والی انطاکیہ اور بز ان والی الرمالی بھی پڑا اور  
سلطان تنش ہمراہ سنقر کے ہو کر گیا اور نصیرین کو بزور فتح کیا بعد ازان  
موصل کا قصد کیا ہم در میان ۸۴۰ ہجری کی تہیان کر چکی ہیں کہ جب شرف الدو  
مسلم بن قریش والی موصل اور حلب وغیرہ کا مقتول ہوا اوس کے مرسلے

ابراہیم بن قریش بہا ہی مسلم کا موصل برعالم ہو گیا۔ بعد ازاں ملک سہا سے  
 ابراہیم کو درمیان شہر سی کے گرفتار کر کے اوشی موصل جہن لی بہہ ابراہیم  
 اوس کی اس مادات مالی سلطان ملک سہا کی مقید رہا بعد مرے ملک شہا کے  
 ابراہیم لی قید سے مخلصی یا کر ہر موصل میرا مامعہ کر لیا۔ جب سلطان شہ  
 لی موصل ہر اس سال میں چہرائی کے اوس وقت ابراہیم اوستے ٹرلی کو نکلا اور  
 مقام مصیغ ہر جو کہ مصافات موصل سی ہو دو طرف کی لشکر ماہم ملی اور سخت  
 لڑائی ہوئے اس لڑائی میں یہ ہوا کہ موصل کے لشکر کو شکست ہوئی اور ابراہیم  
 بن قریش سے ایک گروہ امراء عرب کی جو اوس کی معاوی تھی گرفتار ہوا سب  
 کی ستر سے جدا کئی گئے۔ اور سلطان شہ لی موصل میرا مامعل دخل کر کے  
 مسلم بن قریش کو اسی طرف سے وٹان کا نائب مقرر کیا اس مسلم کی والدہ  
 سہا صیغہ حج سلطان شہ کے تھی بعد یے موصل کی سلطان شہ لی ایک قاصد  
 بعد اد میں پہنچ کر یہ کہلا ہوا کہ میری نام کا خطہ وٹان لڑنا حاوی وٹان کی پاسداری  
 لی خطہ پھر لی میں توقف کیا۔ پھر شہ کے دیار کو میر جاگی اوسکو فتح کیا پھر وہاں  
 سی اور بچاں کو گیا پہلی اوسکے حالی سی مرکب ارق اوس نواح کی بہت صلہوں  
 پر مسلط ہو چکا تھا مرکب ارق یہ ہر حرا کر ابی جیا شہ کے پاس واسطی مع اسلحہ  
 کی گیا افسر لی کہا کہ سہی سلطان شہ کے استسب اس کی کہ کوئی سلطان ملک شہ  
 کی اولاد میں سی قابل ریاست نہ رہا اختیار کی ہے اگر مرکب ارق بن سلطان  
 بادشاہ ہوا ہی تو تک ہم اور کسی کے ساتھ نہ ہوں گے یہ سمجھ کر افسر  
 لی شہ کے اطاعت جوڑ دی اور مرکب ارق کے ساتھ ہو گیا اوس کی الگ  
 ہو جائے سے سلطان شہ میں وہ سگت اور قوت نہ رہی جو پہلے تھے  
 اس واسطے وہ ملک بنام کو مراحف کر گیا۔ اور اسی سال میں لکھ

لشکر مستطہ بالہ علوی خلیفہ مصر کا شہر صور پرستولی ہو گیا

## اب شروع ہوا ۸۵۰ ہجری

در میان اسی سال کی بروز جمعہ چودہویں تاریخ محرم کو برکیارق کی نام کا خطبہ  
بغداد میں پڑھا گیا  
بیان وفات المقدی بامر الہ کا

واضح ہو کہ اسی سال میں خلیفہ مقدی بامر الہ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد خرو  
بن القایم بروز ہفتہ پندرہویں محرم کو مرگ مفاجات میں مبتلا ہو کر اسی ملک بقا  
ہوا۔ عمر مقدی کی اٹھیس برس اٹھ مہینی چند روز کی تھی اور خلافت اوسنی  
اٹھیس برس اٹھ مہینی کی۔ والدہ اس کی ارمنی تھی اوسکا نام ارجوان سے  
یہ عورت اپنی بیٹی مقدی کی خلافت اور اپنی پوتے مستطہ بالہ اور پرو  
مستطہ بالہ کی خلافت تک زندہ رہی مقدی مذکورہ قوی النفس عظیم الہتم  
آدی تھا

## بیان خلافت مستطہ بالہ کا

واضح ہو کہ یہ خلیفہ اٹھائیسواں خلفای عباسیہ میں کا ہے۔ جب مقدی نے  
وفات پائی اون ایام میں برکیارق بغداد کی طرف گیا تھا اوسنے اوسجائی  
مستطہ بالہ ابوالعباس احمد کے لوگوں سے بیعت کر دائی عمر مستطہ کی بروت  
بیعت کر لینے کی سولہ برس دو مہینی کی تھی

# بیان خطبہ خوانی سلطان تنس کا بغداد میں اور مقتول ہونا قسقر کا

محمّد مہر ہی کہ حکم سلطان تنس لی اور پیمان سے طرف تمام کی مراحت کی وہاں  
اگر بہت لشکر جمع کیا۔ اور قسقر کے ملک میں اوج قاہرہ جمع کر کے اوسکا  
امیر سسی کر نفا مقرر کر کے سرکاری رقبے کے مدد و کمک کی واسطے روانہ کیا۔ امیر  
کمر لعا ہمراہ قسقر کی ہو کر سلطان تنس کی مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا اور نہیں  
میر فرب تل سلطان کی جانب کا مقابلہ ہوا اور مابین اس مقام اور حلب کے  
فاصلہ چھ فرسخ کا ہی وہاں بہاری لڑائی ہوئی کہ یہ لشکر کی لوگ قسقر کی سلطان  
تنس سے مل گئی اور باقی جو رہی وہ بہاگ گئے مگر قسقر بھیا را اکیلا کھڑا رہ گیا و  
گرفتار ہو کر سلطان تنس کے حدمتیں حاضر کیا گیا۔ سلطان تنس نے کہا کہ اگر تو  
محرّج مایا اور میں تیری باتہ آجاتا تو کیا سلوک میری ساہبہ کرنا قسقر کے  
کہا کہ میں تجھ کو قتل کرنا سلطان تنس کے کہا کہ تو میرے حکم کرتا اب وہ حکم میں  
تحرّک نہ ہوں چاہیہ فوراً قسقر قتل کیا گیا یہ تنس لی حلب کو حاکم اور سکون فتح  
کر کے لواریار کو گرفتار کر کے قتل کیا۔ اور کمر لعا جو گرفتار ہو کر آتا اوسکو  
حصص میں پہنچ کر قید کیا۔ بعد ازاں سلطان تنس حراں اور الرما پڑسے  
ہوا پھر سلطان تنس لی ملا و حمریرہ کے طرف جا کر اوسکو فتح کیا۔ بعد ازاں  
دمار بکر۔ اور حلاط کو فتح کیا۔ اور ادریجاں بن حاکم اول تہروں کو  
فتح کیا۔ یہ ہمدان کو فتح کیا۔ اور ایک قاصد بغداد میں پہنچ کر حلیفہ  
سی درجہ است اس بات کی کہ مہر مام کا خطبہ بغداد میں پڑھا جائے اوسکی



اوسنی مان لیا۔ برکیارق نے جب یہ خبر پائی کہ میرا چچا سلطان تنش اور پتھان  
پرستولی ہو گیا اوسنی اربل کو کوچ کر کے شہر شرخاب بن بدر الکردی کی پاس  
پہنچ کر اپنی چچا کے لشکر کی قریب جا پہنچا۔ مگر برکیارق کے ہمراہ سو امی ایک ہزار  
آدمی کے اور لشکر نہ تھا۔ ایک گروہ شکیون سلطان تنش نے یہ خبر پا کر برکیارق  
کو شکست دی وہ اصفہان کو ہاگ گیا اس شہر میں اوسکا بہائی محمود حکومت کرتا  
تھا۔ جبکہ برکیارق اصفہان گیا تمام امراء لشکر اوس کے بہائی محمود کا یہ ارادہ  
ہوا کہ برکیارق کو اصفہان دلوادے اور اسکو بادشاہ بنائے اسی اشار میں محمود  
کو بیماری چھک کے لاحق ہوئے امیروں نے یہہ صلاح پھرائی کہ ابھی اپنا ارادہ  
ظاہر نہ کرو اگر اس بیماری سی مر گیا تو کیا ضرور ہے کہ تم لوگ اپنی تین بیویاں  
کاٹیا لگاؤ چنانچہ ایسا ہیئے کہ محمود سلخ شوال سندھاکو راہی ملک بقا ہوا یہہ  
وفات محمود کے اوس کی بہائی برکیارق کی نہایت سرور کا باعث ہوئی تھی سیدائے  
اوس کے شہ ماہ صفر کی تھے۔ بعد محمود کے برکیارق لی اپنا بندوبست کرتے  
بہت فوجیں جمع کیں اور تنش اور اوس کے درمیان جو کچھ گذرا اوسکا حال  
ہم آگے اٹا اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے

## بیان وفات امیر افواج کا

اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاول کے مصر میں امیر الجوش بدرالجمال  
فوت ہوا اسی برس سے زیادہ اوس کے عمر تھی ایام دولت خلیفہ مستنصر کے  
میں وہ مرجع اور ملقب سب امور کا اور حاکم تھا بعد اوس کے مرے کی اوسکا  
بیٹا افضل بجای اوس کے قائم مقام ہوا

## بیان وفات مستنصر علوی کا

واضح ہو کہ اس سال میں آٹھویں تاریخ دالچہ کو مستنصر مالہ التوئم ماس الی الخس  
 علی الظاہر لاعرار دس الہ س الحاکم لے وفات یائے مستنصر لے ساتھ مرسس جا رہی  
 سلطت کے عمر اوس کی ستیٹ مرسس کے ہی نہ ملے ہی حکا خطہ لے سائے  
 ل درمیاں لعد کے پڑوایا تھا اور اوسیر ایسی ستدا یاد اور مصیتیں گذرین  
 کس مال اور دحیرہ اوس کے خرچ میں اگئی تھی سو اے اک مسد کی حسیروہ  
 ٹہا تھا اور کچھ اوس کی یاس مرنا تھا و دما و خود اس مصیت کی ہی صابر اور  
 خدا سے ڈرتا رہتا تھا لعد اوس کے مرل کی خلافت مصریر اوسکا شیا الوافقا  
 احمد مستنصر مالہ مسد لیں ہوا۔ اور اسی سال میں امیر مکہ کا محمد س الی نام  
 حسیں جکے ستر مرسس سے عمر زیادہ تھو ت ہوا اوس کے مرلے کی لعد امیر قاکم  
 س الو نام تم متولی ہوا۔ اور اسی سال میں درمیاں ماہ رمضان کی سرکاں  
 حالوں سلطان ملک شاہ کے حور و نی حکا اوپر دکر ہو چکا وفات یائے یہی  
 عورت روحہ سلطان مذکور کی تاج الدولہ تنیس سے ملاقات کی واسطے اصعبا  
 سی نکلے تھے افاق سے مریض ہو کہ یہ اصعباں کو مراحت کر گئی اور وہ  
 حاکر رگے اوس کی قصہ مین سو اے قصہ اصعباں کے اور کچھ مرنا تھا

## اب شروع ہوا ۸۶ھ ہجری

یاں ہے معقول ہو لے والی سمرقند کا واضح ہو کہ اسی سال میں سمرقند  
 لشکر احمد حاں دے سمرقند کے جمع ہو کر اوس ہی یر تاحت لائی اور اوس

اوسکو سب کفر اور زندگی ہونیکے گرفتار کیا۔ جب اوسکو پکڑ لیا تمام فقہاء اور قضاۃ کو بلا کر اوس کی بابت خوامان فتویٰ ہوئے قاضیوں نے اوسکی کفر پر شاہد طلب کئی ایک جماعت مسلمین نے اوس پر کفر ثابت کیا اور گو اسی کفر پر دین بعد ثابت ہو جاتی کفر کے فقہاء نے اوس کے قتل کا فتویٰ دیا چنانچہ اوسکو پہانسی ہوئے اور اوس کی چپاکی ٹپے مسعود کو اوس کی مقام پر بٹھلا دیا

## بیان قتل ہونی تنش کا

واضح ہو کہ جب برکیارق نے تنش سے شکست کھائی اور اصفہان میں گیا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ سلطان تنش بلا دآذربجان پرستولی ہو گیا۔ اور جریاذ خان کو لوٹا۔ بعد ازاں طرف رسی کی گیا اور وہ چچک کے بیمار میں مبتلا تھا جب اچھا ہو گیا فوجیں اپنی ہمراہ لیکر اصفہان سی طرف اپنی چاتنش کے گیا اور جانبین کی ملاقات قریب رسی کی ہوئے تمام لشکر تنش کا بہاگ گیا اور دو ہی اکیلا کھارہ گیا اسلیں درمیان ماہ صفر سنہ ہذا کے قتل کیا گیا اور سلطنت برکیارق کے نام پر ہو گئے شیخ ہے جب اللہ ایک بات چاہتا کوئی اوسکو رد نہیں کر سکتا والا جیسا کہ برکیارق شکست کھا کر سلطان تنش سی اصفہان کو بہاگ گیا تھا اگر اوسکا تعاقب سو سو ارہے کرتی تو بیشک بکڑ سکتے تھے کیونکہ کتنی ہی روز شک وہ اصفہان میں گھس نہ سکا باہر ہی ٹرانا نقد کی کہات ہے کہ جب اوسمیں گیا امرار شکر نے چاہا کہ اوسکو رئیس اس شہر کا بنانا چاہی اتفاق سے اوسکا بہائی محمد و بیمار ہوا اوسکو اوسی دن کہ جہان دو مان پنجا تپ لاحق ہوئے پہر چچک ہو گئی پہر گیا اور وہ اوس کے قاتل مقام

ہو گیا ہر اوسکو ہے چمک کے یہاں رہی ہو لیکن وہ بچ گیا اگر اوسکا چہرہ وقت اوس کے  
 حال اوصفا کی اور وقت مرض اوس کے بہانہ کی ما وقت میں اوس کے  
 کی اوس کی ملا د کا قصد کرتا ہو اور مالک ہو جاتا الد حوب جاتا ہی اسرار پوسیدہ

## بیان حال رضوان - اور وفاق کا جو کہ دو ٹی

### تنش کے تہی

واصح ہو وفاق ایسی باب کے یاس وقت قتل اوس کے کی موجود تھا اور وصول  
 کو جب حریج کہ میرا باب مارا گیا وہ حلب کو مراحت کر گیا وہاں اوس کے  
 والد تنش کی طرف سی الواقاسم جس میں علی حوار رہی حکومت کر رہا تھا  
 رضوان ہاں پہنچا تمام سب سالار اوس کی باب کی وقت کے ہمراہ الواقاسم جس  
 حوار رہی کے ہو کر رضوان سی مقابل ہوئے وہ ایام میں اوس شہر میرے  
 تھا رضوان لی آدھے رات کو الواقاسم حوار رہی کو شکست دی اور  
 جیل سے کر کے اوس کی تالیف قلوب کے دریلے ہوا حایہ حلب میں رضوان  
 کا خطہ ٹرنا گیا - رضوان مذکور کے ہمراہ امیرماعی سیاں بن محمد ترگا  
 والی الطاکیکہ کا بھی تھا - رضوان نے ایسی ہمراہوں کو لیکر دیار کر ستم  
 کا ارادہ کر کے سروج سر جہاڑی کی اوستی پہلے سفاں میں ارنق لی  
 سفق کر کی آپ سروج یرعاب آکر رضوان کو وہاں سی دکا - اسلئے وہی ہاکی حاکم اوسیر غاٹا -  
 مگر غلہ رٹا کا امیرماعی سیاں ترکالی والی الطاکیکہ کے لئی چھوڑ دیا - بعد ازاں دریاں شکر رضوان اور کیا  
 سیاں اور صلاح الدولہ کے اختلاف میں گیا - یہہ شخص جناح الدولہ رضوان  
 کے مالک سوہر تھا اسلئے وہ ٹراسیہ سالار تمار کیا جاتا ہی اسن سست

سی رضوان نے حلب کو ہرجا جت کی اور اوس کے دوسری بہائے وفاق کو سلوٹکین  
 خادم والی قلعہ دمشق نے یہ لکھ بھیجا کہ تو پوشیدہ میر پاس اگر بن سکی تو چلا آ  
 یاد مشق کو اپنی قبضہ میں کر لی۔ وفاق نے کور شہر حلب سی چپ کر بہت جلد  
 چلا کے سی اوس کے طرف روانہ ہوا ہر جہد کہ اوس کے بہائے وفاق نے  
 اوس کے پکڑنے کی واسطی سوار بھی مگر وہ کسی کے ماتہ نہ آیا۔ جب وفاق  
 سلوٹکین کے پاس دمشق میں جا پہنچا جاتی ہے اوس پر اضی برضا غالب آگیا  
 اور حکومت کرنی لگا اتفاق سے وفاق کی پاس طغٹکین سے ایک جماعت خواصا  
 سلطان تنش کے جا پہنچا یہ طغٹکین ایک لڑائی میں سلطان تنش کے پاس گرفتار  
 تھا بعد ازاں وہ قید حسی چٹ گیا تو وہ دمشق میں آیا اوسے وفاق نے  
 ملاقات کر کے بہت اکرام اور اعزاز اوس کا کیا یہاں تک کہ طغٹکین نے وفاق  
 کی والدہ سے اپنا نکاح کیا بعد اس واردات کی وفاق اور طغٹکین کے  
 رای اسبات پر ٹہری کہ سلوٹکین خادم کو مار ڈالنا چاہی خانیہ اون دونوں  
 کی اوسکو قتل کیا۔ بعد ازاں باغیسیان ترکا نے والی انطاکیہ طرف  
 وفاق کی گیا اور دمشق میں پہنچا اوس کے ہمراہ ابوالقاسم حسن خوارزمی  
 متولے حلب کا بھی تھا اوسکو وفاق کا وزیر مقرر کیا اسی سال میں محمد  
 بن عباد والی رشید وغیرہ بلاد اندلس کا قید خانہ باغات میں حالت  
 حبس میں فوت ہوا خبر میں اوسکے مشہور ہیں اشعار اوس کے اچھی  
 ہیں۔ صاحب قلاید عقیان کہتی ہیں کہ محمد بن عباد قید خانہ باغات میں  
 مقید تھا عید کے روز اوس کے بیٹا بیٹے واسطی سلام کرنے اور تہنیت کے  
 گئی اونہیں لڑکیوں کی یہ حالت تھی کہ پورا کی کیری پھی چہرے میں رہا  
 تھیر گویا وہ لباس بھر کہہ کے تھا اور وہ چاند تھیں اور پیرا نکلی گویا

گرتی رہی۔ سیرائی ختنے کی بہہ حال اوسکے بعد مراد ہوئے نعمت کی ہوا میری  
 اوسکے صورت مرگدورت دیکھ کر بہت رنج کہا یا اور جید شعر حسب حال امی کے  
 حوصاحب فلاید الفقہاں لے اسی کتاب میں درج کئی ہیں۔ اسی سال میں  
 ابو حامد عراقی لوگوں کا درس و تدریس جوڑ کر مدرسہ لطافہ میں ایسی عوض  
 اسی پہاڑی کو عوصی دیکر آب تارک دیا ہو کر تمام کیطرف گیا اور رہا اختیار  
 کنا کسرے سخت ہستی لگا اور بیت المقدس کی زیارت کر کے حج کئے اللہ کا کیا  
 بہ بعد اذ کو مراجعت کر گئے اور ہر ہر سال کو گئے۔ اسی سال میں عید  
 محمد ص الی نصر متوح ص عبداللہ ص حمید حمیدی اندلسی فوت ہوا بہ شخص  
 بہت ثقہ فاضل تھا اوسے جمع میں صحیحین تصنیف کی ہی مدائیس اوسکے قبل  
 ستم ہجری کی ہوئے وہ باشندگان میورقہ سی تھا علم حدیث خوب جانتا  
 اور ملک صوبہ میں حدیث کی سماعت اوسے ہی کی تھے اور ملک مصر اور شام  
 اور عراق میں بہر حدیث ہم پہنچائی تھے بہت بیک اور یار سا آدمی تھا  
 اوسکی تاریخ کرہۃ واحدة یا کرہۃ استیں ہے اوسکو حلافت حلفہ مقتدی مالہ  
 یرحمہ کیا ہی اور اسی سال میں علی ص عبدالغنی مقرر اندہی حصری قیروان  
 لی جو شاعر مشہور و معروف تھا وفات پائی اس شاعر کے قرواں سے  
 اندلس کیطرف سفر کر کے معتد مالہ وغیرہ کی مدح کی۔ بعد ازاں دس  
 عدد وہ سی طبع میں پہنکر وہاں حاکم اتقال پایا اوس کی اشعار بہت اچھی ہیں

اب شروع ہوا شہ ہجری

بیان بادشاہ ہونی کر بوغا کا موصول ہر

واضح ہو کہ سلطان تنش نے مسمیٰ کر بوغا کو حمص میں مقید کیا تھا۔ جب اسقدر  
مقتول ہوا جیسا کہ درمیان ششہ ہجری کی بیان ہو چکا ہے اور کر بوغا قید خانہ ہی  
میں رہا یہاں تک کہ برکیارق کی طرف رضوان وال حلب کے ایک قاصد بھیجا اور  
اوسکو یہ کہلا بھیجا کہ اوسکو چھوڑ دی اوسنی اوسکو مدد اوس کے بہائی طنطاش کے  
قید سے نخلصی دی۔ اور کر بوغا کی پاس بظالی لوگ جمع ہو گئے اوسنی نصیبین  
کا قصد کر کے اوسپر چرائی کے وٹان محمد بن شرف الدولہ مسلم بن قریش حکومت  
کرتا تھا محمد مذکور کر بوغا کی پاس آیا اور اوستے امن کا خواہان ہو کر قسم لی مگر کر بوغا  
مذکور نے اپنی قسم کا کچھ پاس نہ کیا اوس کے ساتھ غدر یہ کیا کہ محمد کو پکڑ کر قید کیا  
اور نصیبین کا محاصرہ کر کے مالک ہو گیا بعد ازاں طرف موصل گیا اثنار راہ میں  
محمد بن مسلم بن قریش بن بدران بن المطلب بن السیب کو مار ڈالا۔ موصل کا  
محاصرہ کیا وٹان علی بن مسلم یہاں ہی محمد مذکور کا وقت نائب کرنے سلطان تنش کے  
سی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا سلطنت کرتا تھا۔ جبکہ اوسپر بہت تنگے اور تکلیف حصار  
کرنے سے ہوئی وہ موصل سے بہاگ کر صدقہ بن مزید کے پاس حلہ میں چلا گیا۔  
بعد حصار نو مہینی کی کر بوغا کو موصل سپرد کر دی۔ بعد ازاں طنطاش نے  
اپنی بہائی کر بوغا سے کچھ بدے کی تہی اوسنی حکم دیا کہ وہ قتل کیا جائے فوراً  
تیسری روز مستول ہوئی کر بوغا کی موصل پر طنطاش مذکور مقتول ہوا۔  
اور کر بوغا کی نیک خصلت وٹان ظاہر کرنے شروع کی۔ اسی سال میں لشکر  
خلیفہ مصر علوی کا بیت المقدس ماہ شعبان میں مستول ہوا یہ حکومت بیت المقدس  
کی ایلعاری سی اور ستھان سی جو کہ دونویشی ارتق کے تہی اوسنی چین لی تہی

اب شروع ہوا ششہ ہجری

## بیان مقتول ہونے سلطان ارسلان ارغون کا

واقع ہو کہ سلطان ملک تباہ کی ایک بہائی بہاؤ کا نام ارسلان ارغون تھا۔  
 تباہ وہ اپنے بہائی ملک تباہ کی ساتھ رہتا تھا۔ جب اوسے دیکھا کہ میرا بہائی ملک  
 مر گیا فوراً وہ ارسلان ارغون خراساں میں مقتول ہو گیا مگر وہ اسی علاموں پر  
 بہت تکلیف گوارا کرتا تھا اور تری نظریں اوسے دیکھا کرتا اور امانت اوسے  
 کر رہا کرتا تھا چاہے اسی واسطے کہ علام اوسے ڈرتی رہا کرتی تھی ایک اور  
 ایک علام اوسے اوس کی ماس گیا اور کوئی اوسے وقت اوس کے ماس نہ تھا۔  
 ارسلان ارغون نے دیکھی ہے ایک چہرائی اور دیر کرا لی اسی اوس کی زبان کا  
 نہ اہل کہا۔ علام لی عدریاں گیا اوس کا عدریہ میرا ہوا۔ لاچار علام لی کو  
 ایک چہرے اوس کی کلیجہ میں ہو گیا دی ماہ محرم سہ ہدایں مقتول ہو کر مر گیا۔  
 جب ارسلان ارغون مر گیا سر کیارق لی ایسا بدولت خراساں پر کر لیا۔  
 اور ایک انجی طرف ماوراء النہر کے رواد کر کے اسی نام کا خطہ وٹان حادی  
 اور سر کیارق سے اسی شہر خراساں میں بہائی سلطان سحر ملک تباہ کا  
 سیرد کر کے اوافق سے انجیں طعرائی کو اوس کا ور مر لیا

## بیان ابتداء دولت خاندان خوارزمشاہ کا

مقتول ہو کہ اول شخص اوہن کا محمد خوارزمشاہ اس وقت تک تھا۔ یہاں  
 ایک شخص ساکس گرجتاں کا ذات سی علام بہا اسیر اسلی اوس کو اوشکر  
 گرجہ کہتے ہیں اوسے ایک امیر سلوک سے حکام نام ملکا بل تھا اوسے لو سکیں



انوشکین کو خرید کیا۔ لیکن چونکہ انوشکین نیک طریق اور دانا آدمی تھا اوس کے  
 تر فی ہوتی گئے رفتہ رفتہ سپہ سالار مدارالہام ہو گیا۔ اوسے ایک بچہ سمی محمد  
 خوارزم شاہ پیدا ہوا۔ اس لڑکی کے تادیب اور تربیت میں انوشکین مذکور  
 نے بہت کوشش کی اسلئے وہ محمد مذکور عارف اور کامل اور ادیب اور عنان  
 ازلی سی لب اور نیک تدبیر مشہور ہوا۔ جب کہ ایک امیر سمی و اذاجت خراسا  
 کے قتلہ اور فساد دفعہ کرنی کو آیا (یہ ایک امیر تھا امراء برکیارق سی لب  
 ایک قتلہ کے جو کہ ترکستانیوں سے واقع ہوا تھا اوس قتلہ میں نائب خوارزم  
 کا مر گیا تھا و اذانے وہاں پہنچ کر خوارزم کا بند و بست کیا۔ اور خوارزم شاہ  
 کو وہاں کا حاکم بنایا۔ محمد مذکور نے اپنی اوقات عدل اور نیک سیرتی میں  
 بسر کرنی شروع کی اور اہل علم اور علماء دین کی عزت بہت اوسنی کی اسلئے  
 اوس کا رتبہ بڑھ گیا اور ذکر اوس کا پھیل گیا۔ بعد ازاں سلطان سنجر نے ہی  
 ولایت خوارزم پر محمد مذکور ہی کو اوسکی مقام پر بحال رکھا اسلئے سلطان سنجر  
 کی سامنے بہت رسوخ اوسکو ہو گیا۔ جب سلطان خوارزم شاہ مر گیا اوسکے  
 بعد بیٹا اوشکا اطرخت نشین ہوا اوسنی ہی خلق اللہ کو بہت امن سی کہا  
 اور دامن عدل سب پر داز کیا

بیان اوس لڑائی کا جو درمیان رضوان اور

اوس کی بہائی وفاق کی ہوئی تھی

پوشیدہ نہر ہو کہ اسی سال میں سلطان رضوان شہر حلب سے دمشق کی لڑائی کی

ارادہ کیا تھا۔ اور اس رصواں کی ہمراہ ماسی سیاں اس محمد ترکالی والی الطائفہ اور صلاح الدولہ ہی مقابلہ کو لکھی ہے حب و مستحق کے ماسی بھی اولیٰ کا مسئلہ اور ہوا اسلٹی رصواں میت المقدس کی طرف کوچ کر گیا مگر او سکو ہے فتح نہ کر سکا لایا رہو کر اوس کے کوچ کے حب کو مرحت کی۔ بعد ازاں سیاں رصواں کی ہمراہ ہے چوڑ کر اوس کی بہائی وفاق سے حاملہ۔ اور اوس کے بہائی رصواں کی جہانگیر اور حب لسی کا حال حب اوس اوسی سیاں کیا اسلٹی وفاق ل رصواں کطرف کوچ کیا اوس کے کوچ میں سرکاں لوگ بہ ہی دو لو بہائیوں کا معاملہ مسریں میر ہوا۔ وفاق کی لشکر کو شکست ہوئی اور او کی جی لوٹ کر مصور اور مظفر بنگلہ کو مرحت کر گیا۔ بعد ازاں اسات میر اتفاق ہوا کہ رصواں کی مام کا خطہ دمشق میں پیرا جاو۔ اور اسی سال میں سلطان رصواں لی مستطاع امرا لہ علوی حلیفہ مصر کی مام کا خطہ چار حصہ تک پیرہ واما اندرا اوسکا انجام ترا سوچ کر موقوف کیا اور خطہ عباسیہ پیرہ واما شروع کیا۔ اسی سال میں ماطیوں لی ارعشق نظامی کو سپہرے میں قتل کیا یہم شخص پیرہ رتہ کو یہی ہا بہا تک کہ اوسے مسمی یا قوتی حیا سلطان سر کیا رتہ کو خیر یک امیر سی تادی کی ہے۔ اور اسی سال میں ماطیوں لی امیر مرستق کو جو کہ ایک مصاحب سلطان طغرلک کا تھا قتل کیا۔ یہ شخص اول کو تو ال ہے جو سلیو قیو کے طرف سے لندا دیں مقرر ہوا ہا

اب شروع ہوا ۸۹۹ھ ہجری

بیان کوچ کرنی فرنگیوں کا طرف ملک شام کی اور لیا

## اولکاشہر انطاکیہ وغیرہ کا

واضح ہو کہ ابتداً ارادے کے خدو و خج کی درمیان ۴۹ ہجری کی ہوئی تھی وہ فرنگی  
خلیج قسطنطنیہ سی عبور کر کے بلا دقلیج ارسلان بن سلیمان بن قلمش من یعنی قونیہ وغیرہ  
میں پہنچی۔ اور ان شہر و زمین درمیان فرنگیوں اور قلیج ارسلان کی لڑائی ہو  
— قلیج ارسلان نے شکست کھائی۔ بعد ازاں بلا دیون ارمنی میں پہنچی اور  
انطاکیہ پر بطور یلغار چرائی کی۔ باغی سیان رات کی وقت انطاکیہ سے خالیف  
وزیران ہو کر بھاگ گیا جب صبح ہوئی اور اوسکو خبر مرگ سنائی گئی اپنی اولاد  
اور اہل اور مسلمانوں کی قتل ہونی کمال یاد کر کے بہت افسوس اور غم کرنے  
لگا بلکہ سب اس رنج و الم کی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اوس کی ہمارا ہر  
پر خد چاہا کہ اوسکو سوار کرے لیکن اوسہیں سب اس غم کی کہانی کی طاقت سوار  
ہونی کی نہ تھے اسلئے ہمارا ہیون تی پڑا ہی چھوڑ کر اپنی راہ لی۔ ومان کو ایک  
لکڑہارا ارمنی جو گذرا اوسنی دیکھا کہ باغی سیان بن محمد بن ارسلان ترکمانی  
والی انطاکیہ کا آخر حال میں نوبت جا کندنی میں پڑا ہی وہ اوسکا سر کاٹ کر  
انطاکیہ میں پاس فرنگیوں کے لایا۔ اور فرنگی انطاکیہ پر غالب ہو کر اوس  
شہر کو اپنی قبضہ میں لائے۔ یہ واقعہ ۱۰۱۰ء جہاد الاول سنہ ۵۰۱ھ میں گذرا اور  
جتنی مسلمان ومان رہتی تھی فرنگیوں نے سب کو تلوار کے ٹائین کو نکال دیا اور انکی  
سب مال لوٹ لئے

بیان اوس لڑائی کا جو مسلمان فرنگیوں

سی انطاکیہ پر لڑی

حب کر نو عا دالی موصل کو افعال مرغیوں کے خواہوں لی الطاکہ میں کئی تہی جڑھی  
 اوسے اواج جمع کر کے مرج ذائق کو کوچ کیا — اوس کی ہرہہ و جان میں تیش  
 والی دستق اور طعیک آناک (اور حجاج الدولہ والی حمص جو کہ حاوہ سلطان  
 رمواں کی والدہ کا تھا وہ رمواں کی ہرہہ ہی طلب سی چوڑ کر حمص میں جا کر اوس  
 قائل ہو گیا ہا) — اور سوار اوس کے اور امراء اور سیہ سالار اوس کی  
 ہرہہ ہوئی اوسے اس حسرت کی ساتھ کوچ کر کے الطاکہ مرڈیرہ کر کی ونگوں  
 کا محاصرہ کیا ونگوں کی جان میرحوف بہت تھا کیونکہ ہر طرف سی کھری ہوئی تھی  
 اوہولی کر نو عا سی درجوست کی کہ ہکو امارت دومہ یہاں سی علی حائن الطاکہ  
 چوڑ دیتی ہیں مگر کر نو عا علی مطلق نہ مانا — الا اسوس بہ ہے کہ کر نو عا علی اپنی  
 ہرہہ میں ملوک اور امراء مذکورین کے کہہ عت نہ سمجھی بلکہ اوسے بتلی اور  
 مدروئی ہنس آنا اور عروہ کر کے لگا دوں امراء کی سیوں میں ورق اگیا اور کر نو  
 سی ہر گئے — ونگیوں نے حب دکھا کہ کہاں کا سامان تمام ہو چکا اور عامامہ  
 مانا ہی ہیں لایا ر الطاکہ سی س نکلے اور مسلمانوں سی لڑی لگے مسلمانوں میں جو  
 اعرہ پہلی ہے مڑ گیا تھا وٹاں سی مسلمان ہاگ نکلے فرنگیوں لی ہاگتوں کو ہب  
 قتل کیا اور اوس کے حمی لوٹ لئی اور ہتیار اور میکین اور رسد سب فرنگیوں کی  
 ماتہ لگی اسی سب سی فرنگیوں کو قوت زیادہ ہو گئی — حب مسلمان کو شکست  
 ہوئی ونگے سرہہ کی طرف گئی اوسیر جا کر عال آئی اور وٹا کے ماسدوں کو  
 فرنگیوں لی سب کی تلوار سے مگر سی اوڑاٹو اوس تہمین ایک لاکھ آدمیوں سے  
 زیادہ مقتول ہوئے اور بہت قیدی گرقار آئی — عالس رور مرہہ میں  
 ہرہہ سرداراں طرف حمص کی گئی وٹاں کی ماسند دسی صلح ہو گئے

اب شروع ہوا سنہ ۹۰۰ ہجری

## بیان قبضہ پانی فرنگیوں کا بیت المقدس پر

معلوم رہی کہ سلطان ترش نے بیت المقدس امیر ارتق کو عطا کی تھی جسکے لئے  
 وہ حکومت کرتا رہا اوس کے بعد اوس کی دو بیٹی ایک سہمی ایلغازی — دوسرا  
 ستقان اوس شہر پر حکومت کرتے تھے خلیفہ مصر کی لشکر لے اون پر خروج کر کے  
 بیت المقدس ماہ شعبان ۷۸۹ھ ہجری میں امان دیکر فتح کیا — اور وہ دونو  
 لڑکے یعنی ستقان اور اوسکا بھائی ایلغازی بیت المقدس سے نکل گئے ستقان  
 بلد الرمان جا رہا — اور ایلغازی عراق کی طرف جا رہا — اور بیت المقدس  
 مصر والوں کے قبضہ میں رہا یہاں تک کہ فرنگیوں نے وہاں چڑھنے کی کچھ اور  
 چالیس روز اوسکا محاصرہ کئی رہی آخر کار بروز جمعہ ساتویں تاریخ شعبان  
 ۷۹۰ھ کو فتح کیا — مگر ایسا ظلم کیا کہ کئی سقہ تک مسلمانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر  
 قتل کرتی رہی اور خصوصاً مسجد اقصیٰ میں تیس ہزار مسلمانوں سے زیادہ  
 عابد اور علماء اور اہل لوگ اور مجاور وہاں کے جو مسلمان تھے مقتول ہوئے  
 — اور فرنگیوں کے مال غنیمت اتنا ہاتھ آیا کہ شمار سے باہر ہے — کچھ لوگ وہاں  
 بھاگ کر جو بغداد میں درمیان ماہ رمضان کی بھاگ آئے تھے اونہوں نے بغدادیوں  
 کی سامنے بہت انیشت اور استعانت کی اور روئی اور سب حال اون پر  
 گذرا تھا بیان کیا اور درمیان سلاطین سلجوقیہ کے بھی اختلاف پڑ گیا اس  
 تفرقہ پڑنے سے فرنگے اکثر بلاد پر مستول ہو گئے — مظفر ابورکات اس حال میں  
 اشعار لکھی ہیں — اور اسی سال میں محمد ابن ملک شاہ بھائی سلطان برکات  
 کو بہت قوت ہو گئے تھے یہ بادشاہ سلطان سنجر کا حقیقی بھائی تھا اور  
 والدہ ان دونوں کے ام ولد تھی اوس کی پاس بہت لشکر جمع ہو گئی — اور

مؤید الملک عبداللہ سے لفظ الملک کو حلت و رارت کا ہوا اور اسی بہائی  
 سلطان سرکیارق پر حنائی کی وہ رسی میں تہا سرکیارق رسی سحر کو چ کر گنا تھا  
 — اور محمد داں ہجا داں حاکر دیکھا کہ اوس کے بہائی سرکیارق کے والدہ  
 مسماہ رسیدہ عاتوں اُنسی سو تیلے شہی سرکیارق کے بیات حکومت کرتی ہے  
 — مؤید الملک سے جاتی ہو کر گیا اور سب مال اوسکا لیکر اوسکا کلا گہوٹ ڈالا  
 — اور محمد کور سے کوہرائیں کو تو ال لعداد کا ہی لگیا تھا۔ اور کر لوعا  
 وال موصل ہی لگیا تھا اوس کے نام کا حطہ رور حمہ ستر دین مار چہ دالچ  
 سہ صدر میں در میان لعداد کے پڑا گیا

## اب شروع ہوا ۹۱۰ ہجری

اس سال میں سرکیارق طرف ایسی بہائی محمد کے چڑ گیا اور دونوں نے  
 لشکر جمع کر کے جو تہی رح کو ہر سعدیر لڑائی کے یہ ہر حد و رس کے فاصلہ  
 پہنچے واقع ہی۔ سرکیارق کو سکت ہوئے اور سلطان محمد سے لعداد میں  
 ایٹے ہلکے یہ حہر ہجا دی کہ محکوم ہوئی ہر اوسکا حطہ ہونی لگا۔ سرکیارق  
 مد کو رشتہ کہہ کر رسی کی طرف گنا و ناں اوس کے سب مصاحب جمع ہوئے  
 تحویر کر رہی تھی آخر کار یہ تحویر ہوئے کہ خراساں یر چلو و ناں حاکر امیر دا  
 می خوا میر لشکر خراساں کا تھا ملا۔ اور سرکیارق سے اوسکا بہائی سلطان  
 سمہ لڑا و ناں ہی سرکیارق کو سکت ہوئے اور لشکر اوسکا بہاگ لگا  
 یہ سرکیارق حہر خان کو گیا۔ یہ دامن کو گیا۔ اور اسی سال میں ٹاکم  
 ملطہ اور حاکم سیرا اس وغیرہ سے لڑوہ کشمکش شیا طیلو کا سروں

مہر و مٹ ابن دانشمند تھا کیونکہ باپ اوسکا معلم ترکمان کا تھا۔ معلم کا نام اونکی نزدیک دانشمند ہی اسلئے اوسکو شیادانشمند کا کہتی تھی اوس کی بی بی نے یہ مانگ ترقی کی کہ ان شہر و نکا مالک ہو گیا (فرنگیوں سی لڑائی کا ارادہ کر کے ملتیک کی قریب گئی اور بہت لڑائیاں اونس کی کین بلکہ اونکے بادشاہ کو گرفتار بھی کر لائی۔ آٹھ سال میں ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ بن جرہ طیب مصنف کتاب منہاج کا فوت ہوا اس مصنف نے اس کتاب میں دو ائین اور غذائین مفردہ اور مرکبہ جمع کیں ہیں۔ اول میں یہ شخص نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا۔ اور ایک رسالہ رد و نصارا کا جس میں اونکی مذہب کی کجی اور وایات بیان کیا ہی اور اہل اسلام کی مدح کی ہی اور دین اسلام کی حق ہولی پر دلائل یقینی قایم کی ہیں تصنیف کیا۔ اور اسے بیان کیا ہے ان آیات کو جو توحید اور انجیل میں وقت ظہور پیغمبر خدا کی تھی اور یسوع اور نصارائی وہ چپا دی یا تحریف کی ہیں یہ رسالہ بہت اچھا ہے اور ایک کتاب علم طب میں اوسنی تصنیف کر کے اوسکا نام تقویم الابدان رکھا ہے۔ اور یہی کتاب میں اوس کی تصنیف سی ہیں قبل اپنی مرنے کی سبب وقف کر دی تھیں اور روضہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے میں رکھ دی تھیں۔

## بیان ابتداء دولت ساہرمن کا جو ملوک

### خلاط سے کھسا

اسی سال میں یعنی درمیان ۹۳۳ھ سقمان قطبی جسکو سکمان کاف سی بھی کہتی ہیں خلاط پرستوئے ہوا۔ یہ سکمان مذکور ملک اسماعیل والی شہر زند کا جو کہ ایک شہر ازربجان کا ہی غلام تھا اور اسماعیل کا چونکہ لقب قطب الدین

۱۵۶  
ہو۔ وہی مخلوق میں کا تھا اسی واسطے سکماں مذکور کو قطعیست اور سس کے آفا کے  
طرف کر کے کہتے ہیں یہ سکماں تہایت حوامرد اور شجاع ترکی مراد تھا اور حلاط  
سی مرواں لوگ دیار مکر کے قصہ میں تھے وہ لوگ واماں کے ماتسدوں میں رہتے تھے  
کہا کرتے تھے۔ اسکا عدل اور حوامرد کا اوارہ سکر اہل حلاط سے اسکو  
حطوط کہتے اور سکماں قطعی مذکور کے ہمراہ سب ہو گئے اسلئے سکماں لی جا کر وہ سہر  
میں کیا واماں کے ماتسدوں لی سہر کا دروارہ کہولہ ما اور سہر اور سس کے حوالہ  
کر دیا اور سی مرواں اسی سال میں واماں سے سب ہٹا گئے۔ اور سکماں  
قطعی اسدحات حلاط کا مالک رہا یہاں تک کہ درمیاں شہہ ہجری کی فوت ہوا  
۔ اور سس کے بعد ثیا اسکا طہیر الدین امرایم میں سکماں حیا کہ ہم آگلی دکر کرنا  
گی مالک ہوا

اب شروع ہوا ۹۲ ہجری

بیان ٹرائی ہونی کا درمیان دونوں ہائون پر کیا رقا اور محکمہ

پہلے ہم بیاں کر چکے ہیں کہ مرکیارق اپنے بھائی محمد سی شکست کہا کر ہلاک کیا تھا، بعد ازاں ایسی باتیں سمجھ کر خراسان میں لڑاؤں میں ہے شکست کہا بھائی رک اوٹھائی یہاں سی شکست کہا کر مرکیارق خورسماں کی طرف گیا وہاں اس کے مصاحب سے جمع ہوئی اور لشکر مکرم کا بھی اوس کے لگ کو آیا آب و سکے یاس جمعیت بہ ہو گئی اسلئے وہ ہذاں کو گیا وہاں امیر اماز اوسی مل گیا او ہمراہ ماہر ار سوار چلے گئے — اور اودہر سے اوسکا بھائی محمد اس کے لڑنے کی واسطے آیا ہے مارچ حاد الاخر سنہ ہذا کو لڑائی ہوئی یہ دوسرے



دوسرے لڑائی تھی ان دونوں بھائیوں میں ساری دن لڑائی کا بازار گرم رہا آخر  
شب کو محمد اور اوس کے لشکر نے شکست کھائی اور مؤید الملک بن نظام الملک  
وزیر محمد کا گرفتار ہو کر برکیارق کے سامنے حاضر کیا گیا اوسنی اوسنی کہا کہ میرے  
والدہ کیساتھ جو تو نے سلوک کیا تھا وہ یاد ہے یا نہیں وہ نادوم ہوا سلطان بن گیا  
لی اوسکو قتل اپنی ماتھے سے کیا مؤید الملک کی عمر بروقت قتل کی چاس برس کے  
تھی — بعد ازاں سلطان برکیارق — کی طرف گیا — اور محمد شکست کھا کر  
خراسان کی طرف گیا اور اپنی بہائے سنجر سی حا کر ملا دونوں بھائیوں نے اسپین  
قسم کھائی اور متفق ہو کر لشکر جمع کر کے اپنی بھائی برکیارق پر چڑھائی کی وہ ان  
ایام میں رسی میں تھا جب اوسکو خبر نہی کہ دونوں بھائی جمع ہو گئی اور بچہ چڑھ آئی  
ہیں وہ رسی سے بغداد کو بھاگ گیا مگر اوس کے پاس خراج کی بہت تنگ ہوئی اسلئے  
اوسنی خلیفہ مال طلب کیا اس رسی کے خواہش میں ادھر ادھر سے اٹھے  
آئی جالی رہے آخر کو خلیفہ نے چاس ہزار دینار بھیج کر برکیارق کی مدد کی برکیارق  
لی بسبب افلاس کے مال رعیت پر دست درازی شروع کی چنانچہ رعایا کا مال  
جو سامنے آیا لٹا اسی اشار میں برکیارق کو مرض لاحق ہوا اور دن بدن بڑھتا چلا  
— اور محمد اور سنجر دونوں اوس کی شہرہوں پر مستول ہو گئی — اور اسپر ہے  
اوسکا تعاقب نہ چھوڑا بغداد پر اوسی جالے برکیارق بہت مریض تھا اپنی جیسے  
سی نا امید تھا اسلئے اوس کی مصاحبوں نے اوسکو سوار کروا کے جانب علی  
کو روانہ کیا بعد ازاں اوسنی مرض سے تخفیف پائی اسلئے بغداد سی طرف  
واسطے گئے گیا — اور سلطان محمد اور اوسکا سنجر بغداد میں جا رہے  
— اونسکے سامنے خلیفہ نے برکیارق کے بد خصلت ہونے کا شکوہ کیا محمد  
کے نام کا خطبہ پڑ گیا پھر جو اونہیں گذرا وہ آگے بیان کرونگا انشا اللہ تعالیٰ

## بیان قابض بنو حباب بن عمار کا شہر حبلسہ پر

واقع ہو کہ اس شہر حبلسہ پر قابض بنو محمد عبد اللہ بن منصور معروف اس صلیحہ سے  
 ہو گیا تھا اور کیوں لے اوسکا محاصرہ کیا اوسے ایک المی طعنیں آتا کہ ماں حاکم  
 دس کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ تم میری پاس ایک ایسا مسند بھیج دو میں اوسکو  
 یہ شہر سرحد کر دوں وہ شہر حبلسہ کے محافظ کری طعنیں لے اسی نے تاج اللوک  
 لوری کو اوس کے پاس روانہ کیا اوسکو اوسی حبلسہ سرحد کیا اوس تاج اللوک  
 کی رعایا سے مدد حاصل اور ترس روئی مرتبی شروع کی اس لئے اہل حبلسہ کو  
 بن محمد بن عمار دالے طرابلس کو ایک خط لکھا اوس میں لگا اور شکوہ اول حال  
 قبیحہ کے جو لوری لے اوکی ساتھ کئی بے لکھ بھیجے اوسی رعایا کی کمک کو لیکر  
 روانہ کیا تمام رعایا لشکر سی لگئی اور لوری سے لڑائی ہوئی لوری کو شکست فاش  
 ہوئے اس عمار کی لشکر شہر مذکور پر غالب آگئی اور لوری کو قید کر لے  
 طرابلس میں بھیج دیا اس عمار نے اوس کی ساتھ ایک مروی اور خوش ملی  
 پیش آئی اوس کے ماپ طعنیں کے پاس اوسکو روانہ کر دیا۔ اور قابض  
 بنو محمد جو اے حبلسہ کا تھا اسکو اس صلیحہ کہتے ہیں وہ اسی مال و اسباب اور اہل  
 عیال لیکر دمشق کو چلا گیا بعد ازاں بعد اذ کو گیا وہاں مرکیار ق تھا وہ جو کہ  
 بہ ملک اور مجلس ہو رہا تھا مرکیار ق لے اوسکو ملو اکر اوسی مال طلب کا  
 انو محمد اس صلیحہ سے ایسا مال اسباب اوس کے مدد کا

بیان احوال باطنیون کا جنکو فرقہ اسماعیلیہ  
 بھی کہتی ہیں

اول بہ اول ان لوگوں کو ترے مناصب بعد وفات سلطان ملک شاہ کے  
 یونی اور قلمون کے وہ حاکم ہوئے از انجو ایک قلعہ اسفہان ہے یہ قلعہ سلطان  
 ملک شاہ کا بنایا ہوا ہے اس کی بنا کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بادشاہ شکار  
 کیلنی گیا تھا ساتھ اس کے ایک قاصد سلطان روم کا تھا اتفاق سے کتا شکار  
 اون کے ہمراہ سی بہاگ کر اوس مقام پر جا چڑھا جہاں وہ قلعہ بنایا گیا ہے سلطان  
 روم کے ایلچی نے کہا کہ اگر یہ موضع ہماری شہر میں ہوتا تو ہم اوس پر ایک قلعہ  
 بناتے بادشاہ نے یہ لفظ سنی ہے فوراً حکم دیا کہ یہاں قلعہ بنایا جاوے جب  
 وہ تیار ہو چکا تو اوس پر بہت نایب ہوتی رہی یہاں تک کہ فرقہ باطنیہ کے قبضہ میں  
 آیا اور بسبب اوس قلعہ کے اون کا بہت ضرر رہا ہوا — لوگ کہا کرتے  
 ہیں کہ جس قلعہ کے بنا کا باعث کتہ اور شیر کا فر ہو ضرور ہے کہ انجام اوس کا خیر  
 نہ ہوگا — اور اون قلمونین سے جو اون کے قبضہ میں تھی ایک قلعہ موت  
 ہے یہ قلعہ نواجی قزوین میں ہے اس قلعہ کی بنیاد کا باعث یونان کرے  
 ہیں کہ کسی سلطان دہلم نے ایک عقاب شکار کی چھی دورایا وہ اوس مقام  
 پر جا کر بیٹھا جہاں اب قلعہ موت واقع ہے بادشاہ نے دیکھا کہ وہ مقام بہت  
 استوار ہے حکم دیا کہ اوس پر ایک قلعہ بنایا جائے چنانچہ وہ قلعہ یہی ہے جب وہ  
 طیار ہو چکا اوس کا نام الراموت رکھا معنی اسی لفظ کی دلیمنیون میں (تعلیم  
 عقاب کی ہین) اوس موضع کو اور جو اوس کے قرب و جوار میں اون کو  
 طاطن کہی ہیں — حسن ابن صباح جو ان مرد ہندسہ دان اور حساب دان  
 اور دانا آدمی تھا جہاں گرومی کر کے مستقر علوی خلیفہ مصر کے پاس  
 آیا پھر خراسان کو مراجعت کے نہر سی عمور کر کے کاشغر میں داخل ہوا  
 پھر قلعہ موت کے بطرف مراجعت کے وہاں کے باشندوں نے اس کے پاس سے

کر لے دیا لکا حاکم قرار دیا۔ اور انہیں قلعوں میں سے حیرہم لوگ مسلط ہوئے  
 ہیں ایک قلعہ ٹنڈی اور قہسان ہے۔ یہ قلعہ دستکوتہ کو تیسرے ہجری میں اسی قلعہ میں  
 اسی قلعہ میں آہر کے ہیں۔ اور قلعہ جالیاں میں ہے فاس ہوئی یہ قلعہ  
 ورسج کے بعد مراصعہاں سے واقع ہے۔ اور قلعہ اردہن کو الوالہ قلعہ کہا  
 جس میں صالح کا ایسے مسجد میں لایا۔ اور قلعہ گرد کوہ میں بھی قلعہ ہوئے  
 ۔ اور قلعہ طور اور قلعہ حلا و حال حور مسماں فارس اور حورستان کے  
 واقع ہے۔ اور امراء کنار کو دفعہ تل کر ڈالا یہ حال لوگوں کی کسی  
 تباہی کے رہا ہوا اور اوسے سب ڈرے لگی۔ اسلئے سلطان مرکیار قلعے اور  
 تلماش اور شیع کر لے شروع کی اور ارادہ کیا کہ جو کوئی مرتہ ماطیہ میں ہوگا  
 سام اس قلعہ کے ہو جہاں دستیاب ہو قتل کر دے۔ اسی سال میں قلعے شہر  
 میر مالت آئے یہ شہر حیرہ کے شہر ہیں سے ہی وہاں کے باشندوں کو قتل  
 ل قتل کیا اور بھی ہوئے گرفتار کر لئے۔ اسی سال میں مرگیو کے قلعہ میں  
 مسہار سوت جو عکا اور قسارہ کے کنارہ یہ واقع ہے لکھا تھا

اب شروع ہوا ۹۳۰ ہجری

بیان وفات پانی مستعلیٰ کا اور خلافت امرکا

واقع ہو کہ اسی سال میں مستعلیٰ مامرالہ ابوالقاسم احمد بن مستنصر بعد  
 علوی خلعہ مصر سترویں تاریخ ماہ صفر کو رہا ملک تھا ہوا اوس کے  
 بدلتیں شکوین تاریخ ستمائ ۹۳۰ ہجری میں ہوئے تھے اور سات

سات برس قریب دو ماہ کے خلافت کے اوس کے دولت اور حکومت کا مدبر  
 و مشیر افضل بن بدر جمالی امیر افواج تھا جب وہ فوت ہو چکا اوس کے بعد اوس کے  
 بیٹی ابو علی منصور کے خلافت کی بیعت ہوئی اور الامام احکام اللہ اوس کا لقب قرار  
 ہوا۔ اس امر کے عمر بروقت بیت اوس کے ہونے کی پانچ برس ایک مہینہ  
 چند روز کے تھے اوس کے ایام میں سید افضل بن بدر جمالی نہ کو رتد سیر سلطنت  
 کرتا رہا

## بیان لڑائی ہونی کا درمیان برکیارق اور

### اوس کی بہائی محمد کے

پوشیدہ نہ رہے کہ ان دونوں بہائیوں میں مدت سے نفاق تھا برکیارق واسطی  
 میں رہتا تھا اور محمد بغداد میں تھا حیا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے جب محمد کو برکیارق  
 سے بارادہ جنگ لکلا برکیارق پہ واسطی اوس کے مقابلہ کو چلا۔ اور  
 روز راور پر دونوں کا مقابلہ ہوا اور دونوں شہر میں برابر تھے جب آئنا  
 سامنا خوب ہوا اور دونوں طرف سے صف بندی ہو گئے اتفاق سے لڑائی  
 نہ ہونے پائی کیونکہ امرا کبار جانین کے بیچ میں ہو گئے اور انہوں نے  
 بیچ بجا کر کے صلح کروادی اور یہ بات پھرتی کہ برکیارق سلطان ہوا اور  
 محمد ملک۔ محمد کے قبضہ میں بلاد ذریحان اور دمار بکر اور حمرہ اور  
 موصل رہے گا اور دونوں نے ایک دوسرے کی واسطی قسم کھائے کہ  
 میں اوس کی بدی نہ چاہوں گا اور سید کہا کہ میں اوس کے بدی نہ چاہوں گا چوتھے  
 تاریخ ربیع الاول سنہ ہذا کو یہ فیصلہ اسطور پر کر کے اپنی اپنی دونوں

راہ لیا کچھ عرصہ ہوئے ماما کہ ہر صبح ٹوٹ کئی کہ دو دو لے ایک دوسرے پر  
 بیٹا ہے لیکن صبح صادق اول میں آئے اور بدلتی سر لڑائی ہوئی یہ وہ ہے  
 لڑائی ہے ان دونوں کی مگر محمد کے لشکر کو شکست فاحش ہوئے تمام حوال  
 محمد کے لٹ گئی اور محمد بن سیر لیکر اصعباں کو بہاگ گیا۔ اور مرکباروں  
 لے نام مساح ابھی محمد کے ڈھونڈ کر پیدا کر کے او لکاسٹ گہر مار مال دولت  
 لوٹ لے لے۔ ان مرکباروں کے اصعباں پر حا کر محمد کا محاصرہ کیا اور بہاگ  
 اوسکو ملک کیا کہ تہر میں کہا لے کو مراد سنو اس تاریخ دالچہ تک یہ ہزار  
 اصعباں کا کئی رات محمد سے دیکھا کہ اب شہر ہو گا مرے لگا اور سر ہین  
 کہا لی کو مطلق ہر رات کے وقت محمد چپ کر بہاگ کیا مرکباروں سے محمد  
 اوسکے پیچھے لشکر بھی اوسکا کہیں تباہ ملا اسلئے لاچار ہو کر مرکباروں سے  
 تاریخ دالچہ سے ہذا کو اصعباں سے کوچ کیا اور ہذاں کو حلا گیا

## بیان احوال شہر موصل کا

ہوا صبح ہو کہ اسی سال میں کر بو عات حوی میں حو کہ ایک فقہ اور حیاں کا  
 فوت ہوا اوسکو مرکباروں سے موصل مر حالی کے واسطے حکم کیا تھا ان  
 سی وہ حب حوی میں بیجا ماہ ذیقعد میں مر گیا۔ اور موصل پر ہوسی ہر کان  
 غالب آگیا۔ یہ شخص ایک عالم کو غاکم طرف سے قطع کیا کا تھا اوس  
 اہل موصل سے لکھ کر ملا لیا وہ و اں حا کر قابض ہو گیا۔ ایک جاگم ہر  
 کا حواس مر تر کے ہا نام اوسکا شمس الدولہ حکمران چاں کرے ہر  
 موست بے حلی سے موصل پر قبضہ کر لیا حکمران مدکور نے و اں

جا کر مدت تک اوسکا محاصرہ کیا موسے مذکور نے سقمان بن ارتی سی استعانت چاہا  
 (یہ سقمان دیار بکر میں تھا) اور عوحض اوس لگ کے قلعہ کیفا او کو دیا یہ قلعہ سقمان  
 کی پاس اور اوس کے اولاد کے پاس آخر وقت تک رہا سقمان بموجب اوس کے  
 طلب کی اوس کے لگ کے واسطی گیا جگہ مش اوس کو دیکھتی ہے وہاں سی بہاگ نکل  
 اور موسے سقمان مذکور کی ملاقات کی واسطی باہر شہر کے رہا سقمان کی مصاحبوں  
 نے بچالاک تمام موسی پر کو در پر زری پر زری اوس کے گرد ہی یہ قتل ایک گانوسمی  
 کو آتا پر ہوا ایک وہاں ٹیلا تھا وہاں وہ مدفون ہوا وہ ٹیلا آج کے روز تک بنام  
 (موسے کا ٹیلا) مشہور ہے موسی کو مار کر سقمان قلعہ کیفا کو مراجعت کر گیا اوس کے  
 بعد جانی کے پہر جگہ مش والی خبر رہ نی موصول پر جا کی اوسکا محاصرہ کیا وہاں کے  
 باشندوں نے بصلح اوس کو دی دیا جگہ مش نے بہت نیک خصلت اور خوش خلقی سے  
 اونہیں چین کرنے شروع کئی

## بیان اوان افعال قبیلہ کا جو فرنگیوں نے کئی اور

### جناح الدولہ کا مقتول ہونا

واضح ہو کہ اسی سال میں صنجیل فرنگے تپورے سی فوج لیکر طرابلس پر گیا وہاں  
 جا کر اوس شہر کے حاکم ابن عمار کا محاصرہ کیا مگر اہل طرابلس نے کچھ روپیہ دے کو  
 دیکر صلح کر لی اسلئے وہ پھر وہاں سے کوچ کر کے انطرطوس پر گیا اوس کو  
 فتح کیا اور جو مسلمان وہاں پایا اوس کو قتل کیا بعد ازاں صنجیل نے وہاں سی  
 بھی کوچ کر کے قلعہ اکراد کا محاصرہ کیا جناح الدولہ والی حمص نے اوس کے

دفعہ کے دستے کچھ لٹکے جمع کر کے ارادہ کیا کہ متاثرہ کروں وہ جامع مسجد میں  
 تھا کہ آگاہ ایک ماطی نے اوسیر کو دکر اوسکا کام تمام کیا۔ - - - - -  
 ۔ سا کہ صاحب الدولہ مرگیا اور وہ قلعہ اگر اود کو چھوڑ کر حصہ میر حائیر اور اوس  
 مصداقات میرا مقصد کر لیا۔ - اور اسی سال میں مؤید مسلمان فرانس امر  
 سیستل کا مارا گیا اور اسکو سی میر نے ہت کی یاس قتل کیا۔ - اور اسی سال  
 امیر مملوکس غارہ حسی امیر مدیدہ سی ۴ کا فوت ہوا اور اوسکا شیا کا سی ایسی با  
 کی فام مقام ہوا وہ مہتا کے اولاد سے ہیں

## اب شروع ہوا ۹۴ھ ہجری

اس سال میں دریاں ماہ حماد الاصر کے چھٹی مرتبہ دونوں بہانیوں لسی ہیکار  
 ۔ اور محمد میں جو کہ ملک تباہ کی دوشی ہیں لڑائی ہوئے اکی مار ہی جو کو  
 تنکت ہوئے یہ لڑائی جوعی کی دوارہ پر ہوئی ہے۔ - بعد اس لڑائی کے  
 رکیا رن طرف ایک ہیار کے جو کہ دریاں مراعد اور تبریر کے ہی جہاں کہا  
 اور یال کے اعراض تے جلا گیا واماں حاکر چدرور مقیم ہوا۔ - پھر رکاں  
 کو گیا۔ - اور محمد طرف ارحیتس کے حوالا لسی فرسج موضع جگ سے بعد  
 ہی جلا گیا یہ مصافات حلاط سہی ہے بعد اراں ارحیتس سے حلاط کی طرف گیا

## بیان قابض ہوجانی وفاق کا شہر حبہ پر

واضح ہو کہ اسی سال میں وفاق سن ۱۰۰۰ میں اب ارسال والی دست



دمشق طرف شہر رجبہ کے گیا ومان جا کر اوس پرستوے ہو گیا جب سلطنت نے قرار پایا  
پھر دمشق کی طرف عود کیا

## اب شروع ہوا ۹۵ھ ہجری

اس سال میں ملک بن ہیرام بن ارتق بن اکک جو کہ ہتیجا ستقان اور ایلغاز  
کا تھا شہر عانہ اور شہر حدیشہ پرستوے ہوا۔ اس ملک کی قبضہ میں سروج  
تھی وہ اوس سے فرنگیوں نے چھین لی تھے اسلئے وہ کوچ کر کے عانہ اور حدیشہ  
پر غالب ہو گیا یہ دو شہر اوسنی اولاد یعرب بن عیسے سی چھین لی تھی۔ اور  
اسی سال میں ماہ صفر میں فرنگی قلعہ جعبرا اور رقعہ پر چڑھ گئے ومان کی لوگوں کے  
مواشی مانک لائی اور جکوپایا قید کر لیا۔ یہ رقعہ اور قلعہ جعبر سالم بن مالک  
بن بدران بن المقلد بن المسیب عقیلے کے پاس ہے یہ دو موضع سلطان ملک شاہ  
نے اوس کے سپرد کر دیئے تھے جیسا کہ اوپر درمیان ۹۴ھ ہجری کی ہم بخوبی بیان  
کر چکے ہیں جب اوسنی حلب بے تھے

بیان صلح ہو جانے کا درمیان برکیارق اور

محمد و بیٹوں ملک شاہ کا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاول کے درمیان برکیارق  
اور محمد کے صلح ہو گئے برکیارق ان ایام میں درمیان رسی کے تھا اور

اسکے نام کا خطہ رسی اور حل۔ اور طرستان۔ اور فارس اور دیار کمر۔  
 اور حریرہ اور حر میں شریض میں جاری تھا۔ اور محمد ادرمیاں میں اوس کے  
 نام کا خطہ اور بجاں اور ملا دسمر میں حاکم ہاں کو کہ سمر اسی ہاں محمد کی نام کا خطہ  
 بیٹہ وایا کرماہاں اور ماورا النہر میں ہے اوس کی نام کا جاری تھا۔ بعد ازاں  
 محمد اور مرکیارق کے مراسلت پانچم کر کے صلح کی اور دو لوہیں اسی تاریخ کو صلح  
 ہو گئے مگر اوس میں بہ شرط تھی کہ جو ملا دسمر کے واسطی مقرر ہوئی انکا مرکیارق  
 کہہ نہ کرے۔ لائن اور نہ کسی اوسکو خط لکھے اگر مکاتبت ہو تو دو لوہے کے وزیر پانچ  
 مکاتبت کیا کریں۔ جو ان میں سے کسی کے ملک پر حیرت مائے گری دوسرے کا لشکر  
 کچھ بھاری نہ کری۔ وہ بلاد جو محمد کے واسطی مقرر ہوئی تھے وہ یہ ہیں۔ ایک  
 ہر حکوہر اسبدر کہتے ہیں ماہ الا لوا اب تک۔ اور دیار کمر۔ اور حریرہ  
 ۔ اور موصل اور ملک شام۔ اور بلاد عراق میں سے صدقہ سن مرید شہر  
 ۔ یہ صلح ٹہر گئے اور قاصدوں کے حاکم مستطہر خلعہ کو صلح کی خبر دی اور  
 سب حال حضور صلح ٹہرے تھی بیاں کیا اوسی ہے ہر کیارق کے نام کا سلسلہ اعداد  
 میں پڑھوایا۔ مرکیارق کی طرف سے اعداد ہیں المیارسی س ارسی کو تو ال ہا

بیان قابض ہونی فرنگیوں کا جیل اور حکما پر

جو شام کی شہر ہیں

ایسی سال میں سے صحیح و گئے کو اور ونگیوں کے دریا کی راہ سے مدد  
 اسلئے وہ طرابلس پر کیا اور اوسکا محاصرہ طرف دریا اور حائل کی طرف

کی طرف سے لکھ کر کچھ فائدہ اوس کے فتح میں نہ جانکر جیل پر جا پڑا اوسکا محاصرہ کیا ومانکی  
 باشندوں نے آمان طلب کر کے شہر دی دیا۔ پہر عکا کو گیا ومان ایک گروہ اور  
 فرنگیوں کا بیت المقدس سے آکر اوسی آملہ اور عکا کا دریا اور جبل دونوں طرف  
 سے محاصرہ کیا عکا کے خلیفہ مصر کی طرف سے ایک شخص مسمیٰ بنا تھا اور لقب اوسکا  
 زہر الدولہ الجوشے یہ نام امیر الجوش کی طرف نسبت کر کے رکھا گیا تھا اور انہیں  
 بہت بڑی لڑائے ہوئی آخر کار فرنگیوں نے زور شمشیر عکا میں گھر گئے اور ومان کے  
 باشندوں کے ساتھ افعال قبیحہ اور نہولے کئی اسلئے مسمیٰ بنا شہر عکا مذکور سے  
 شام کی طرف بھاگ گیا۔ پہر مصر کی طرف گیا اور ایام میں مسلمانوں کی بادشاہ  
 ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے سب کی رائیں مختلف اور خواہشیں الگ الگ  
 ہو گئیں اور مال جاتے رہی۔ بعد ازاں فرنگیوں نے حران پر چڑھائی کی یہ  
 حال دیکھ کر جگر منس والی موصل اور سقان بن ارتق دونوں متفق ہوئے اوس کے  
 ہمراہ ترکان بڑے تھے اسپین قسم کہا کہ فرنگیوں پر چڑھائی کے اور دونوں جابو پر  
 ملکر فرنگیوں سے نہریلینچ پر جا کر لڑے مسلمانوں کو فتح ہوئے اور فرنگیوں نے  
 شکست کھائی اور بہت فرنگے ماری گئی اور فرنگیوں کا بادشاہ مسمیٰ قوص  
 گرفتار ہوا

## بیان فوت ہونی وفاق کا

واضح ہو کہ اسی سال کی ماہ رمضان میں ملک وفاق بن تنش بن ابی سلیمان  
 بن داؤد بن یحییٰ بن سلجوق حاکم دمشق کا فوت ہوا۔ اوس کے مرنے کے  
 بعد طغٹکین اتابک نے ابن وفاق کے نام کا خطبہ پڑھ دیا یہ لڑکا ایک ہی برس  
 کا بچہ تھا یہاں اوسکا خطبہ موقوف ہو کر بتماش ابن تنش کے نام کا جو کہ اس

لڑکے کا حجام تھا کاری ہوا یہ ماہ دالچ میں مڑا گیا۔ پہر ملتان کے نام کا خطہ بونہ  
ہو کر اوسے لڑکے کا جاری ہوا اور طعنےں ملک و مسق کی سلطنت کر مار ڈالیں اسی  
صدقہ میں مرید حاکم خلیفے واسطیہ حاکم کر اتنا قصہ کیا اور مستبد الدولہ میں الیٰ الحمر  
کی خطہ خصوصاً یاس ہزار دیار دئی۔ اور اسی سال میں امین الدولہ الوسیہ  
بن موصلا یا دفعہ مڑ گیا یہ بہت پایا ہج اور ضعیف ہو گیا تھا اور بہت بیع اور بیع  
آدمی تھا حلقہ کے خدمت میٹ برس تک دسی کی اس حسرت سے کہ فام ہمارا  
کی خدمت میں کس سے رہا اول میں نصرانی تھا یہ مسلمان درمیاں کسے ہجری  
کی ہوا اور ہر دور اور مسکا رتہ مڑ گیا یہاں تک کہ کار و رارت سے توبہ کی اور  
استعفا دیا اور بہت حرات کیا کرتا تھا یک حاصلت ہی یرلی درجہ کا تھا اور اپنے  
املاک اور حوال اوں کے یاس تھا صواب سمجھ کر سب مال وقف کر دیا تھا

اب شروع ہوا ۹۶۴ھ ہجری

بیان ہی وفات برکیارق کا

واضح ہو کر اسی سال میں سلطان برکیارق بن ملک شاہ ابن ابی ارسلان  
س داؤد بن میکایل بن سلجوق مڑ گیا اوسکو سل اور لوہسیر کی ہمارے ہاتھ  
میں رہتا تھا بعد اذ کی یسی کی ارادہ کوچ کیا جب بروارد میں پہنچا وہاں تار  
بڑھ گئی حب وہ ایسی زندگی سے مایوس ہوا سب لشکریوں کو جمع کر کے انہی  
ٹی ملک شاہ کی واسطیہ قسم دے اوں ایام میں اوس کے عمر جاری سرس اٹھ  
مہینے کے تہی اور امیر لشکر کا آمار امار کو مضر کیا اوسے لشکر سی اوس

اوس ٹرکی کے واسطے قسم لی اور حکم کیا کہ بغداد پر چلو اور برکیارق بروجرین فوت ہوا وہاں سی اوس کا تابوت اصفہان میں لیجا کر اوس روضہ میں جو اوس کے ایک نوڈھی نے بنایا تھا دفن کیا وہ نوڈھی بچے تھوڑے عرصہ کے بعد مر گئی وہ بھی اوس کی پہلو میں مدفون ہوئے۔ برکیارق کے عمر پچیس برس کی تھے اور بارہ برس چار مہینے اوسنی سلطنت کی اور بہت رنج لڑائیوں میں اور اختلاف سلطنت کی ایسی اوسنی اٹھائی کہ کسی کو نصیب ہوئی کیونکہ کہی تنگ ہوا اور کہی سیر ہوا تمام شدید زمانہ کے اور آرام اوس پر گذر چکے تھے اور کئی دفعہ اوس کی جان پر آہنی لیکن بچ گیا جب اوس کے سلطنت مستقیم ہوئی اور مخالفین اوس کے اطاعت والی پیغام اجل نے نہ چھوڑا یہ جاے عبرت ہے۔ اور اتفاقات سی یہ واردات ہی کہ جس روز اوس کے نام کا خطبہ بغداد میں پڑھا گیا تھا اوسے روز قحط و مان ہو گیا۔ اور اپنی ایام دولت کی ابرار سی ہی اوسنی بہت تکلیفیں اٹھائی ہن یہاں تک نوبت تو پہنچے ہی کہ اونہوں نے اوس کی عاملوں اور نوابوں کا محاصرہ واسطے اونکی قتل کر دیا تھا اور وہ یہ مصیبت دیکھ کر صبر کرتا تھا مزاج کا حلیم اور سخی کثیر الدارات نیک سیر آدمی تھا جب برکیارق مر گیا اوس کی مرگنے کے بعد آواز شکر لیکر معہ ملک شاہ بن برکیارق کی شہر وینا نارنج ربیع الاخر سنہ ہذا کو بغداد میں داخل ہوا اور ملک شاہ کے نام کا خطبہ موافق عادت اور قاعدہ اوس کے باپ برکیارق کے پڑھا گیا

## بیان ہی آلی سلطان محمد کا طرف بغداد کی

واضح ہو کہ جبکہ محمد کو یہ خبر پہنچی کہ میرا بہائے برکیارق مر گیا اوسنی بہ کوچ

کر کے بغداد کی جانب غری آکر ڈیرا اور آماز اور ملک ساہ جانب ترقی میں بڑے  
 ہوئی تھے۔ آمارے محمد کی ٹرائی کے واسطے بہت لشکر جمع کیا لیکن آمارے  
 وزیر نے نہ مانا سب حاکم آب یح میں بزرگ صلح کر دادے۔ اور کیا ابھرا اس  
 مدرس اول مدرسہ نظامیہ کا اور تمام فقہاء اس معاملہ میں بیٹ گئے اسی سلطان محمد  
 سی طرف اٹھوائی اسات کی کہ حتیٰ امرار آمارے کے ساتھ ہیں اوکے اور آمار کی جا  
 حتیٰ کیجئے۔ بعد اس طرف اور عہد اس کے آمار سے امرار اور ملک شاہ کے  
 محمد کے پاس حاضر ہوا محمد کو کرنے اور سکامہ اس کے امرار کا بہت اکرام کیا  
 — اور سلطان محمد کے نام سلطنت ہو گئے یہ معاملہ ساتویں تاریخ حاد الاول  
 سہ ہذا کو وقوع میں آیا اور اٹھویں حاد الاحر تک ہی اس وجہیں رہی بعد  
 اس تاریخ کی آمارے سلطان محمد کے اسی مکان میں بغداد میں تہاد عوت کی وہ  
 اوس کے گہر مقرب ہیاقت آیا آمارے بہت مال گرہا ہا شکست کیا۔ اور تیرہ  
 تاریخ حاد الاحر کو سلطان محمد نے آمار کو طلب کیا اور دو چار لوگوں کو اوس کی  
 قتلیر آمادہ کر کے دبیر میں چیا دئی ح وہ اندر گہر میں گہا دبیر میں ہے  
 اوسکا کام تمام کر دیا تلواروں سے آمار کی ٹکری اوڑوا دئے آمار کی عمر چالیس  
 برس کی اویر تھے یہ سلطان ملک شاہ علاموین سے تہا گہر بہت ذمی عروت اور  
 ستاع آدمی تہا ح وہ مر گیا اوس کے وزیر صے کو بھی بکریا اور رمصال  
 تریب میں اوسکو قتل کیا اس وزیر کے عمر چھتیس برس کے تھی وہ سیٹ السلط  
 ہداں سی تہا

## بیان ہی وفات پانی ستقان کا

واصح ہو کہ اس سال میں ستقان س ارتق بن اکت نے وفات پائے

پائی ابن اثیر نے اکت تار قوتانی سے لکھا ہی لیکن صحیح اسک ہے یہ ابن خلکان  
 نے لکھا ہی۔ ستھان کے وفات دو قریوں کی ج میں ہوئے تہی کیونکہ بخویش طغٹکین  
 کی دمشق کو واسطے مقابلہ فرنگیوں کی وہ گیا تھا کیونکہ طغٹکین بیمار تھا وہ مقابلہ نہ کر سکتا  
 تھا ستھان کو بھی اتنا راہ میں حقائق کی بیماری ہو گئی اور جب قرطین میں پہنچا درمیا  
 ماہ صفر سنہ ہذا میں رہے ملک بھا ہوا اپنی جائی ابراہیم اپنی بیٹے کو قایم مقام کیا۔  
 اور اوسکا جنازہ ایک تابوت میں رکھ کر قلعہ کیفا میں لجا کر دفن کیا۔ جب ستھان  
 مرا اوس وقت تک وہ قلعہ کیفا۔ اور مار دین کا قابض تھا۔ اور حال مالک  
 ہو جانی ستھان کا قلعہ کیفا پھر ذکر کر چکی میں۔ اور موسیٰ ترکانی کے موصل نے اسکو  
 وہ قلعہ سبب طلب کرنی ملک کی جگر مش پر دھتی تھا۔ اور مار دین پر قابض  
 ہو جانیکا حال ابتدا سی یہ ہے۔ کہ قلعہ مار دین مع اوس کے مضافات کی سلطان  
 برکیارق نے ایک ڈوم کو عطا کر دیا تھا۔ اور اتفاق سے در میان کربوغا والی  
 موصل اور ستھان کے لڑائی ہوئے۔ ستھان کی ساتھ اوسکا ہتھیار قوتی اور  
 عباد الدین زنگی بن قسقر تھا وہ ان ایام میں بچہ تھا۔ ستھان کو شکست ہو  
 اور اوسکا ہتھیار قوتی گرفتار ہوا اوسکو کربوغا نے قلعہ مار دین میں قید کیا  
 اور مدت تک وہ مقید رہا۔ ارتق کے جو رول کربوغا کی پاس جا کر اوس سے  
 کہا کہ میری پوتی یا قوتے کو چھوڑ دو کربوغا نے مان لیا اور اوسکو چھوڑ دیا۔  
 یا قوتی چونکہ وہاں مدت تک رہا تھا اوسکو وہ قلعہ بہت اچھا معلوم ہوا۔ اور  
 ایک اپنی اوس قلعہ کی مالک یعنی ڈوم کے پاس بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ اگر بحکوپ  
 اجازت دین تو آپ کی قلعہ میں رہ کر اسباب پوشش اور ہتھار مفیدین کے  
 یہاں جمع کروں گا پوچھے اوس میں بہت نفع ہو گا اوس ڈوم لالچی نے کہا کہ  
 اچھا آپ اوس میں قیام کیجئے یا قوتے نے یہ اجازت لیکر وہاں رہنے لگا اور با

خلاطسی بعد از تک آماحاما کر کے لوگوں کو وہاں کے قلعہ کے محافظت کرتی تھی  
 ادکو یہ جمع دے کہ میں تمہاری ساتھ ٹراسلوک کروں گا میری ساتھ چلو ادکو اسکی  
 طرف سے بہت اطمینان ہو گیا تھا ایک دفعہ ہے اوہیں چند آدمیوں کو گرفتار کر کے  
 قید میں مفدا کئی اور ایک حاجت عظیم اوس کے ہمراہ ہوئی ادکو ہمراہ لیکر قلعہ مارڈ  
 کی دروازہ میرا اثر قلعہ والوں کے دروازہ سد کر لیا اوسنی لیکار کر کہا کہ اگر تم  
 دروازہ کھول دو اور محکو قلعہ میں آلی دو تو تمہیں والا یہ بہ لوگ جو میری ہمراہ مقید تھے  
 انکی سراوڑا دوں گا اوہوے ہر گز نہ ماما اوسنی ایک آدمی اون مقیدین میں  
 سی ایسی سامہی ملو اگر اوسکا سراوڑا دیا اوہولی حلقہ قلعہ کھول دیا اور اوس  
 کی سیر دیا وہ وہاں رہی لگا۔ یہر یا قول بہت آدمی جمع کر کے نصیب ہر چیز  
 کے اماراہ میں ایسا ہمار ہوا کہ تیار ماندہ ہی اور گہوڑے میر سوار ہو سنی عامر  
 ہو گیا لوگوں نے اوسکو اٹھا کر گہوڑے میر سوار کیا مگر ایک تیرا دس کے آکر جو  
 لگا فوراً مڑ کر پڑا۔ اوس کی برلی کے بعد یا تو نے کاہانی علی قاصص ہو گیا  
 اور اوسنی حکمران والی موصل کے اطاعت مسطور کر کے مار دیں ہر ایک اسے  
 طرف سے بایں مقرر کیا اوسکا نام ہے علی ہی تھا۔ اس علی ایک اعلیٰ  
 سقاں کی یاس رواہ کر کے بہر کھلا ہی تھا کہ تیرا ہتھیار قلعہ مار دس حکمران کو دیا  
 جاتا ہے اسلئے سقاں مذات خود وہاں حاکر آب قاصص ہو گیا۔ ہر جہد کہ  
 اوسکا ہتھیار علی جاتا رہا کہ محکو ہر قلعہ ملجائی سقاں لے یہ نہ ماما ملکہ اوس کے  
 موصل محل جو رعایت کیا اور قلعہ مار دیں اور قلعہ کیجا سقاں کے قصہ میں  
 یہاں تک کہ وہ دستق کو گیا اور قرتین میں حاکر وفات پائے اوس کے مرلی کے  
 بعد قلعہ مار دس اوس کے ہائیں المیاریں ارنق کے ریر حکم ہو گیا اوسکا  
 آج تک کہ شائے عمری میں مقیم ہے۔ اسی سال میں حاجے لوگ ہندوستان۔



ہندوستان اور ماوراء النہر اور خراسان وغیرہ سے جمع ہو کر بارادہ حج جاتی تھیں جبکہ وہ قریب کے کی پہنچی وہاں باطنیوں نے پہنچ کر تلوار سے آب شہادت اونکو ملوایا اور سب کو قتل کر کے اونکا مال اور مویشیے لوٹ کر لگلی۔ اور اسی سال میں ایک آرائی درمیان فرنگیوں انطاکہ اور ملک رضوان بن تنس کے حلب کے شیرز کی ہوئی تھی۔ مسلمان بہاگ گھرو اور بہت لوگ اونہیں سے مقتول اور متعید ہوئے۔ فرنگی ارتاج پر غالب ہو گئی۔ اور اسی سال میں محمد بن علی بن حسن جو معروف ابن ابی صفور ہے فوت ہوا یہ شخص شافعی مذہب کا فقیہ تھا ابو اسحاق شیرازی سی اسنی فقہ سیکھی تھے لیکن شریعت کتار تاتا تھا اسو اسطی شعراء میں مشہور ہو گیا پیدائش اوس کے درمیان شہد ہجری کے ہوئی تھے

## اب شروع ہوا ۹۷۰ھ ہجری

اس سال میں سیف الدولہ صدقہ ابن مزید نے حلب سے طرف بصرہ کے کوچ کر کے اپنا قبضہ اوسپر کیا

بیان نزدیک پہنچی ابن ملاعب کا ملک فامیہ کے

اور غلبہ پانا فرنگیوں کا اوسپر

واضح ہو کہ خلف بن ملاعب کلابی حاکم حمص تھا اوس کے پیادے اور مصاحب بزرگے کیا کرتے تھے مسافروں کو بہت ضرر اوسکے ماتھے سے پہنچتا تھا۔ اسلئے حاکم دمشق تنس بن الباء ارسلان نے اوسکی شہر حمص چھین لیا تھا جیسا کہ مذکور ہے

میں یاں اوسکا گدڑ چکا ہے۔ بعد ازاں حلف اس ملاعب مذکور گردنات یا  
میں متلا مصر میں داخل ہو کر رہی لگا۔ اور اتفاق سے تنول قلعہ فامیہ کے حوالہ  
سے تنول الی جانب کے طرف سے آیا وہ حلقہ مصر کے مذہب کی طرف مایل تھا  
اوسے حلقہ مصر کو یوتیدہ ایک خط اسمصو لکا لکھا کہ میری یاں ایک شخص مقتدا  
ایسا ہے جو کہ میں اوسکو فامیہ اور اوس کا قلعہ سیر دکر دوں جس حلف میں ملاعب  
کلائے مذکور فامیہ میں پیر مقرر ہوا وہ امی جس عادت رہے اور قطع الطریق  
کرے لگا سافروں کو راہ چلنا دستوار ہوا اسے قاصر فامیہ کے ایک جماعت  
اتندگاں اوس ہرے ملک رصوں والے جانب کو لکھ رہا کہ تم ہمارے مدد کو  
جماعت لشکر کی روایہ کرو وہ لوگ رات کو فامیہ پر آئیں ہم اوسکو یہ شہر دے دیں  
رصوں والے بحر دس خط کے پہنچے کے فوراً ایک گروہ اوس کے مدد کو بھیج دیا  
لوگوں کو قاصد مذکور سے اوس لوگوں کے حوٹاں کی رعایا میں سے بھیجے ہوئے  
ہاڑوں میں کو حیرہ کر قلعہ میں لینگے اس ملاعب کو وہاں بھیکر قتل کیا اوس  
اولاد میں سے ہی کچھ مقتول ہوئے کچھ بھاگ گئے اور قلعہ فامیہ مرا و لکافہ  
ہو گیا۔ بعد ازاں فرنگیوں نے فامیہ کا حاکم محاصرہ کیا اور شہر اور قلعہ دو  
لی لئے اور قاصد شعل کو بے قتل کر ڈالا

## بیان حال طرابلس کا ہمراہ فرنگیوں کے

یوتیدہ ہے کہ صحیح فرنگی شہر حملہ ایسے قصہ میں لایا جاتا تھا بعد ازاں  
اوسے کوچ کر کے طرابلس میر جا کے اوسکا محاصرہ کیا اور فریب اور  
ایک قلعہ بنا بیٹھے اوس کے اصطبل وہ قلعہ مشہور تمام قلعہ صحیح تھا اور

بو علی بن عمار و طرابلس نے اوس اصطلیل میں آگ لگا دے صبحیل فرنگے اوس  
 صطلیل کے کسی چہت پر کھڑا تھا وہ دہوئیں میں گھٹ کر بیمار ہو کر دس روز کے  
 بعد مر گیا اوسکا خازن بیت المقدس میں لیجا کر دفن کیا گیا۔ اور طرابلس کے  
 اشدون اور فرنگیوں سے پانچ برس تک ٹرائی رہے و مانکی حاکم ابن عمار نے  
 بڑا صبر اونکے ماتھے سے اٹھایا اور آناج کھانے کا بھی ہو چکا تھا اور سب غنہ  
 فقیر ہو گئی تھے

## اب شروع ہوا ۹۸۰ھ ہجری بیان وفات یوسف بن تاشفین کا

راضح ہو کہ اسے سال میں امیر سلین یوسف بن تاشفین بادشاہ مغرب اور  
 ندلس کا بقضا الہی فوت ہوا یہ بادشاہ نیک خصلت اور خوش سیرت تھا بغداد  
 میں اوسنی ایچے بھیج کر مستطہر خلیفہ بغداد سے اطاعت طلب کی تھے اوس نے  
 اوس کی پاس پیام قطع کا بھیجا پہر تقلید کا یہ یوسف مذکور وہ ہی جسنی شہر مراکش  
 بسایا ہی بعد مرنے یوسف کے اوسکا بیٹا علی بن یوسف بن تاشفین قائم مقام  
 اوس کا ہوا اور امیر السلین اوسکا ہی لقب رکھا گیا

## بیان مقتول ہونی فخر الملک بن نظام الملک کا

اسی سال میں فخر الملک ابو مظفر علی بن نظام الملک وزیر برکیارق کا اور اوسکے  
 بہائی سنجر بن ملک شاہ کا فوت ہوا جس روز وہ مقتول ہوا روزہ سی تھا

ستایور میں مارا گیا صبح کو اوسے ایسے پیاروں سی کہا کہ آج میں جواب میں بہہ دکھایا  
 کہ جس میں غلے رخصت ہو گئے تو مال میں کہ علد تو ہمارا یاں آکر، ورہ افسار کر لگا کر  
 تیسرے ٹکڑے میں علوم ہول کہ میں آج شاید مر جاؤں ماروں سے یہ صلاح دے کہ مہارست ہے  
 آج گھر سے لکھنا یہ وہ ساری دل مہار اور وراں سرب یثیرہ تارا اور رب صدقہ  
 اور حیرات مہاروں کو تارا عصر کے وقت اسے دیوا کاہ سی لکل کر رماہ میں خانہ  
 ایک فریاد مسکت کی آوا اوسے حوسے اوسکو ملو اما اور یوہا کہ تارا کا حال  
 ہی اسی ایک رقدہ اوسکو دما میر اللک اوس رقدہ کو دیکھے لگا وہ تو اوہ ہر مشول  
 ہوا اوسے اوہ ہر سے جہری اوس کی مٹ میں ہو کہ اوسکا کام تمام کیا۔ وہ  
 اطمینان ہے جسے اوسے مارا تھا کہ لکھنا سلطان سحر کے حد نہیں حاضر کیا گیا۔ سحر  
 لی اوسکو جھوٹوں کے جامع میں شامل کر کے مراد اس جماعت کے مر واد والا

## بیان قابض ہو جانی صدقہ کا کمیت پر

اسی سال میں صف الدولہ صدقہ میں مصور میں دس میں مزید قلعہ کمیت کا قابض ہوا  
 بہ علد اوسکو کیتاد میں ہر ارمٹ دیلی سے موب دیا تھا اصل میں کمیت میں  
 کا تھا کہ پورے رماہ ارہلی قسم میں رماہ۔ ہر او کے قصد میں سی لکل گیا اور  
 اوہوں کی ماہ میں آگیا یہاں کہ قسم ہر ارمٹ کے قصد میں آیا ہر کوہر میں  
 کی قصد میں رماہ۔ ہر محمد اللک ملاسا کی یاں رماہ کیتاد مذکور اوس کا  
 متوجہ ہوا اوس کے قصد میں ماہر ذکر کے اسمی حیدر مذکور کے رماہ

## بیان قابض ہو جانے والی کا موصول پر اور رماہ

## جکرمش اور قلیچ ارسلان کا

درمیان اس سال کے سلطان محمد نے جاوے ستاو و کو موصل اور اوس کے مضافات جو جکرمش کے قبضہ میں تھی سب دینی جاوے کوچ کر کے موصل پر آبا جکرمش اوس کے مقابلہ کے واسطی ایک پالکی میں بسیمہ کافاج کے سوار ہو کر نکلا اور دونوں ٹرائی ہوئی لگے جکرمش کی لشکر کو شکست ہوئی اور جکرمش جو پالکے میں سوار تھا وہ گرفتار ہوا۔ بعد اس کر اسی کی جاوے لی موصل کا محاصرہ کیا اور گیارہ برس تک جکرمش کے یاروں نے اوس جاوے کو اوس میں گھسنے دیا اور جاوے موصل جکرمش موصل کے گرد اگر دہر کیا حالانکہ جکرمش بہت کتنا باکو اسکو موصل سپرد کر دینی اوس کے نہ سنی جکرمش اسی حال میں مر گیا عمر اوس کے قریب ساٹھ برس کے تھی بہ دنوں اوس نے ریاست کی اور اوسنی موصل کے فصیل پر اسے اور مضبوط بنائی تھی اس حال میں اہل موصل نے قلیچ ارسلان بن سلیمان بن قطلش سلجوق کو جو روم کا تھا اوس بلانے کو لکھ بھیجا وہ موصل کی طرف چلا جب نصیبین میں پہنچا جاوے موصل پر سے اوستی ڈر کر بھاگ گیا اور رجبہ کو چلا گیا اور قلیچ ارسلان موصل میں پہنچا پیسین رجب سنہ ۷۸۰ کو موصل اوس کے سلطنت میں داخل ہونے پہ قلیچ ارسلان نے اپنی بیٹے ملک شاہ بن قلیچ ارسلان کو موصل کا خلیفہ بنایا عمر اوس گیارہ برس کی تھی اور ایک امیر تدبیر ملک کے واسطی اوس کے کام کرتا رہا اور خود قلیچ ارسلان جاوے کی طرف گیا اون ایام میں جاوے کی پاس بہت ہیڑ بہاڑ ہو گئی تھی اوس کی پاس رضوان و آلے حلب وغیرہ سب جمع ہو گئی تھے۔ جب قلیچ ارسلان خابور کے پاس پہنچا۔ وہاں جاوے اوس ملا اور پیسین تاریخ ذی قعد کو لڑا ہوئی اس لڑائے میں قلیچ ارسلان آپ سے بہت لڑا

اور سکا ہاگ لکلا قلیج ارسلان بہت مضطرب ہوا قریب بہاگی کی حالت اس کے  
 موت آئی درماو خاور میں ایسی تین ڈالکر ہلاک کیا بعد جیدرور کے اوس کے لاش بہتی  
 ہوئی مائی سمسایہ کے ماس مدوں ہوا بہہ ایک گا لو ہے وہاں ت حاور سی —  
 ح حاول ثرائی سے راعت یا جکا موصل مر آیا واک کی رعائے اس طلب  
 کر کے اوسکو تہر دما اور ملک تہا اس قلیج ارسلان یا س سلطان محمد کی عطا  
 گیا

## بیان مقبول ہونی باطنیون کا

اسی سال میں سلطان محمد قلعہ ماطیہ کو جو قریب اصعباں کے پایا ہوا ملک شاہ تہا  
 اٹھے سلطان روم کے حیا کہ اویریاں ہوا تہا محاصرہ کیا اوس قلعہ کا نام شاہ  
 ہا اوس قلعہ کے رہیو لوں کو بہت مصرتہ پہنچے اور محاصرہ مدت تک دنا کھڑا  
 اور بعضی ماطے اس لیا اور قلعوں میں جارہی — مگر اوس قلعہ کا مالک احمد بن  
 عبد الملک س عطائ ہماہ جید آدیوں کے دماں لگیا بادشاہ نے اوس پر حکم کر  
 ادر عاکر اوسکو ہی قتل کیا اور بہت آدی ماطیوں میں کے مقبول ہو اور قلعہ  
 لیکر ویراں ہے کر دما — اور اسی سال میں امیر شہاب س مدبر بن مہملہ سرور  
 امیر الی التوک کر دیے وفات پائی اوس کے ماس بہت مال اور گہوڑے تیار  
 تہو اوس کے بعد الو سروس مدد اوس کے مایہ مقام ہوا اوس کے مائیں ایک سو تیس اس  
 سلطنت رہے

اب شروع ہوا ۹۹ھ ہجری

بیان مقبول ہونی صدقہ کا

درمیان اس سال کے ماہ رجب میں سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس بن فرید  
اسد امیر عرب کا درمیان ایک لڑائے کی جو درمیان سلطان محمد اور اوس کے فتح  
ہوئے تھی مارا گیا اور نہیں لڑائی بھاری ہوئی تھی صدقہ مذکور اوس سرکہ میں بعد قتل  
شدید اور جو انہر د کی مرا اور اوس کا سر سلطان محمد کے روبرو لیکن عمر اوس کے  
اونٹ برس کے تھی اور سردار اوس نے اکیس برس کے اوس کے شکر میں سے تین ہزار  
آدمی سے زیادہ ماری گئی یہ صدقہ مذکور شیعہ تھا یہ وہ ہی جس نے حلقہ عراق میں بسایا  
یہ ابن اثیر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر زندہ کا اسیر اعتراض یہ ہے کہ قبل  
وجود صدقہ کے حلقہ کا ذکر پہلے آچکا ہے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ صدقہ کے  
اوسے بسایا ہو مگر خیر ابن اثیر جیسا کہ کچھ لکھا ہمیں ہے لکھ دیا یہ بڑی شان و شوکت  
کا اور ذمہ داری اور صاحب جاہ مرد تھا چھوٹے اور بڑی سب اوس کی پناہ تھی  
تھی ہمیشہ وہ سلطان محمد کو نصیحت کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ برکیاروق نے دشمنی  
ظاہر کی اور مقابلوں محمد مرہ نے نہ ہرا پھر اور نہیں فساد برپا ہوئے یہاں تک کہ صدقہ  
مذکور جیسا کہ ہمیں بیان کیا مقتول ہوا اور موجب فساد کا اون دونوں میں یہ تھا  
کہ جو اون دونوں میں سلطان سے ڈرتا صدقہ اوس کی حمایت کرتا تھا چنانچہ سلطان  
محمد ایک دفعہ ابو دلف شرجاب بن کثیر و حاکم ساوہ پر خطا ہوا حاکم ساوہ مذکور  
وہاں سے بھاگ کر صدقہ کے پناہ میں آئیں ہر چند کہ بادشاہ نے اسے بھیج کر  
اوس کو طلب کیا صدقہ نے ہرگز نہ دیا لاچار ہو کر بادشاہ خود چھڑ آیا اور دشمنی  
مقابلہ کیا جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور سین صدقہ مذکور مارا گیا اور تھیا اوس کا  
دیس مقید ہوا اور شرجاب حاکم ساوہ بھی گرفتار ہوا

بیان فوت ہونی تمیم ابن معمر کا

اسی سال میں درساں ماہ رحمت کے میم میں مدرسہ حاکم اپریلیہ فوت ہوا یہ  
 میم مذکور دکن اور حلقہ اور تباہ آدھے تھا عمر اوس کے قرب اما سنی مدرسہ کے  
 جہاں لیس برس اور دس مہینے اور سیں دن اوسسی سلطنت کی ایسی تھی جیسے ایک سو  
 ایسی اولاد سی چھوڑ چالیس لاکھ کے اور ساتھ لڑکیاں بعد اوس کے تیا اوسکائیے  
 میں میم قایم مقام ہوا عمر بچے کی بروقت متولے ہوئی تھی تیا لیس برس چھ مہینے کی ہی  
 اور اسی سال میں محمد الملک الوعلی بن عمار طرالمس سے بعد اوس کو ہٹا کر چلا گیا  
 کیونکہ طرالمس اور تمام فرنگی آگے تھے وہ سلطان محمد اور حلیہ مستطریسی ملا  
 لکن کچھ مطلب حاصل ہوا اسلئے دمشق کو آبادیاں آگے طعنے کے پاس مقیم  
 ہوا اوسے مردے اوسکو دمی اور طرالمس کی ماسدی حلیہ مصر کے اطاعت  
 کی حق داخل ہو گئی تھی اس عمار کے اطاعت اہوں نے چھوڑ دی تھی اور  
 طرالمس میں جو کچھ گذرا آگے التا لہ تعالیٰ ذکر کرونگا

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اسی سال میں سلطان محمد نے لشکر آمادہ کر کے موصل کی طرف بھیجا اوس  
 لشکر میں بہت امیر کیر تھے سیالار اوسکا ایک امیر سہمی مودود بن طعنے  
 تھا موصل پر وہ اس ارادہ سی آئی تھی کہ حاوی سی چھین لیں اوہ ہولے  
 موصل پر پہنچ کر اوسکا محاصرہ کیا امیر مودود نے ماہ صفر میں وہ شہر فتح کیا  
 — مگر حاوی موصل میں محصور رہیں ہوا وہ پہلے سے پہلی ہی رخصت کو ہٹا گیا  
 تھا — بعد ازاں حاوی نے کمالا کی تمام سلطان محمد سے قریب اصحاب  
 کی شرف ملازمت حاصل کے مگر بروقت ملاقات کے وہ ایسی ساہ



ساتھ اپنا کفن بیہ تیا گیا دربار میں جا کر کفن رکھا اور بادب گہری ہو کر اپنا جرم معاف کروانے کی درخواست کی بادشاہ نے اسکا جرم معاف کیا اور جان بخشی کے۔ اور اسی سال میں مجاہد الدین بہروز کو تو ان بغدادی وفات پائی اسکو سلطان محمد نے کو تو ان کیا تھا اس بہروز نے دارالسلطنت بغداد کی تعمیر کرائی اور لوگوں پر بہت احسان کئی جب بادشاہ نے اسکو متوے کیا تھا اون ایام میں بادشاہ اصفہا میں تھا پھر جب بادشاہ بغداد کو نہضت فرما ہوئے بہروز کو عراق کی کو تو ان دی گئی اور اسی سال میں بہروز عید فصیح نصار کے کی امراء کبار بنو منقدر ہنی و شیرز کی اس عید کے سیر کرنے کو نکلے تھے باطنیوں کے ایک گروہ قلعہ شیرز میں جا گھسی اوہوں نے خالی قلعہ پا کر اپنا قبضہ کر لیا۔ ساکنین شہر نے باشورہ میں جلدی کر کئی اپنی تین بیٹیاں اور عورتوں اور بچوں کو رسی باندھ کر پہاڑوں پر چڑھا دیا امراء بنو منقدر نے اون کو جا لیا اونہیں لڑائی ہونے شروع ہوئی مگر باطنیوں کو نقصان ہوا سب کی سب طعمہ تیغ ہوئی کوئی ایک ہی اونہیں کا زندہ نہ بچا۔ اور اسی سال میں درمیان ماہ جماد الاخر کی خطیب ابو فوکریا بخی بن علی تبریزی جو کہ ایک امام لغت دان تھا فوت ہوا اوسنے ابو العلاء بن سلیمان معمرے وغیرہ سی پڑھا تھا۔ اور اسی ابو منصور مہوہوب ابن احمد جو البقی وغیرہ نے روایت کی ہے بہت لوگ اوس کی پاس پڑھنے کو آتے تھے اور شاگرد ہوتے تھے۔ وفات الاعیان میں لکھا ہے کہ اوسنی حماسہ کے۔ اور دیون متنی کے شرح کی ہے اور اوس کے تصنیف سی نحو میں ایک مقدمہ عزیز الوجود ہے اور اوس کی اعراب قرآن میں ایک کتاب ہے اوسکا نام ملخص رکھا ہے اسکے چار جلد ہیں اور سوار اس کی اور یہی اوس کی تالیفات سی بہت مفید ہیں اوسنی تبریز سے معرہ تک سفر کیا تھا واسطے ملاقات ابو العلاء کی اور شروع جوانی میں مصر میں آیا وہاں طاہر ابن بشار سی پڑھا پھر بغداد

گو گیا دو میں تاو مات یا لے کی را او س کے سید ایں درمیاں شہ ہجری کی ہوئی اور  
اس تاریخ مذکور میں دقت درمیاں لعدا کی قوت ہوا ۔ اور اسی سال میں ابو الطرار  
مس سے ملے حرا کے جو کہ مشہور جو سوسپن تھا جس کے سر پہی اچھی ہیں را ہی ملک  
تھا ہوا

## اب شروع ہوا شہ ہجری

اس سال میں گیارویں تاریخ دالچہ کو درگے شہر طراہس پر غالب آئے کیونکہ  
ا کے ماروہ حاروں طرف سے او سیر آثری اور دہ لوطر یعنی حار در را اور  
حگل سے او سکا محاصرہ کیا اور شروع رمضان تریب ہن دماں کے ہامدہ  
ہت تک آئی بہتہ ایک لواب طلیعہ مصر علوم کے قصہ میں تھا ہر چند کہ او س کے  
ساوت کی واسطے طلیعہ مصر چار مہی سنے گئے ہوئے او کو الٹ دیا طراہس تک  
وہ جاسکے کیونکہ حد کو کچھ اور کر ماسطور تھا مروت مشیر او س بر مالک ہوئے  
اور مرگیوں لی دماں کی رعایا کو قتل کیا مال س کا لٹ لیا بھی ہوئی گرفتار کئی  
مگر کچھ آدمی حواس طلب کر کے دماں سے لکل گئے تھے وہ بچ گئے وہ لوگ دمشق  
میں قتل مالک ہو جائے مرگیوں کے حار ہی

## اب شروع ہوا شہ ہجری

اس سال میں شہر صیدا کو مرگیوں نے فتح کیا اس شہر کو اس دیکر ماہ ربیع الآخر  
میں قلعہ ہوئی تھے اور اسی سال میں حاکم الطاکم مرگیوں کو ایسی ہراہ لیکر آتا  
ہر آیا بہ قریب حاک کے واقع ہی او سکا محاصرہ کئی را اور لڑائی ہوئی آخر کا

بزور شمشیر اوسکو قتل کیا اور وہ ہانکے باشند و نہیں سے ایک ہزار آدمی قتل کئی باقیوں  
 کو گرفتار کیا۔ پھر زرد نہ پر جا پڑا اوسکو بھی بزور شمشیر قتل کیا و مان کی رعایا پر ہے  
 وہی حال گذرا جو آثار ب والون پر گذرا تھا۔۔ بعد ازان فرنگی سیج اور باس  
 پر گئی وہ دونوں شہر خالی پڑی تھی و مان کی رہنما والون نے خالی کر کے راہ جنگل کی کی گئی  
 و مانسی مراجعت کر آئے۔ اور سلطان رضوان حاکم حلب نے بھی فرنگیوں سے تیس ہزار  
 دینار پر صلح کر لے یعنی اوسنی اقرار کیا کہ یہ تیس ہزار دینار معہ گھوڑوں اور کھڑوں  
 پوشاک کی لگو دیا کرونگا یہ حال شکر ملک شام کی باشندوں کی دونوں فرنگیوں کے  
 جانب سے بہت خوف ہو گیا اسلئے تمام حکام اودن بلاد نے اونکی تاس مال پیچ کر  
 صلح کی بدین تفصیل شہر صور کے باشندوں نے سات ہزار دینار پر صلح کی اور ابن  
 نقدوال شیرزے چار ہزار دینار دینے مقرر کئے۔ اور علی کردی واسل حاکم  
 لی دو ہزار دینار پر صلح کی۔ اسی سال میں کیا ہر اس طبرے فوت ہوا (کیا کی معنی  
 اونکی زبان میں غارت اور مہتر و سردار قوم کی ہیں) نام اوسکا ابوالحسن علی بن محمد  
 بن علی تھا پیدائش اوس کے شہر میں ہوئے وہ رہنی والا طبرستان کا تہا نیشاپور  
 میں آکر امام الحرمین سے علم فقہ پڑھا یہ خوبصورت بلند اواز فصیح عبارت آدمی  
 تھا بعد ازان عراق کو گیا و مان مدرسہ نظامیہ کے تدریس میں مشغول رہا۔ اور  
 اسی سال میں (یادریسان اللہ ہجری کے بقول ابن خلکان) برہو ویل فرنگے دیا  
 مصر پر چڑھ آیا۔ اور غوٹا میں پہنچ کر اوسکو ہونک دیا و مان کے جامع مسجد  
 اور تمام مسجدیں جلا کر خاک سیاہ کر ڈالیں تہیں بعد ازان و مانسی ملک شام کو  
 مراجعت کر گیا مگر چونکہ وہ مریض تھا اسلئے اتنا راہ میں قبل اوس کے پہنچنے کے  
 علش تک مر گیا اوس کے یاروں نے اوسکا پٹ جاگ کر کے اوجہ انہرستان  
 و مان وال دین اوس مقام پر آج کے روز تک رجم کیا جاتا ہے اور چڑھ اوسکا

لیا کرتا رہا میں دوسری کیا جہاں اوس کے اثراں و غیرہ ڈالیں تھیں وہ مقام درمیاں  
 رہی راہ تمام کے ہی اوسکا نام ہے بر دوئل مذکور ہے کس طرف متوجہ کر کے رکھا گیا ہے  
 وہ اساریہروں کا تو طور رحم و ایں یری ہیں اوسکو دیکھ کر لوگ دماں کے بہ کہا  
 کرتے ہیں کہ یہ ضرر دہل دے گی ہے اور وہ واقع میں اوجہ اور اثراں دماں  
 ڈالیں ہیں مگر یہ ہے یہ ضرر دہل دے گی حاکم سب المقدس اور عکا۔ اور یا با  
 اور جید ملا دکتا تھا تمام کی کنارہ واقع ہیں اس حکماں لے یہ سب مصورا لا مر  
 حلیہ مصر کے حال میں لکھا ہے

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال میں سلطان محمد نے ایک لشکر طیار کیا تھا اوس میں حاکم موصول کا خود  
 و غیرہ اور حاکماں اطراف ہے تہی یہ لشکر و گھوڑے لڑائی کے واسطے تمام  
 طیار ہوا تھا حاجہ وہ کوچ کر کے الرامیر آئے مگر فتح نہ کر سکے اسلئے وہ اسے کوچ کر کے  
 حلب فریجے۔ دماں اوسی سلطان موصول میں متوجہ وال حلب کے ذکر کردار  
 حلب کے مذکورئے اور اوسی مگر یہ ملائے شہر کا دروارہ کہولا اسلئے وہ سترہ شہر  
 بہتری اوہوئے جو آہستہ کیں لکس کہیں اوس کے عرض بہر آئے۔ اور اسی  
 سال میں درمیاں ماہ حاد الا حہر کے امام الوحاد محمد بن محمد العرا لے حسن کا  
 نق تحت الاسلام ریں الدین طوس سے ہی وفات پائے یحس میں طوس میں پڑا  
 یہرینا لور میں آیا دماں امام الحرمین سے علم ثرا اور نظام الکک سے ہمراہ  
 ہونا اوسی بہت اوسکا اکرام واعزاز کیا اور اوسکو مدرسہ لطامہ کا مدرس  
 مایا جو تعداد میں واقع ہے درمیاں سنہ ۸۴۲ ہجری کے۔ یہ اوس ہی چہر کر

درمیان ششم ہجری کے فقیر اختیار کی اور زہد اور سلوک اختیار کر کے حج کو گیا۔  
 — پھر دمشق میں آیادت تک وہاں رہا پھر بیت المقدس کو گیا وہاں جا کر عبادت میں  
 مشغول ہوا پھر مصر کو آیا اسکندریہ میں مدت تک رہا پھر اپنی وطن طوس میں آیا وہاں  
 آکر کتب مشہورہ مفیدہ تصنیف کیں از انجملہ — کتاب بسیط — اور وسیط — اور  
 وجیز — اور مشغول — مشغول فی علم جہل وغیرہ ہیں اوس کی ولادت ششم ہجری  
 میں ہوئے اور نسبت اوس کی طرف طوس کہا ہے یہ منصفات مکرمان سے ہے۔  
 (طوس دو شہر ہیں ایک کو طایران — دوسرے کو — نوقان کہتی ہیں) — اور غزائے  
 نسبت ہے طرف غزائے کے (یعنی سوت کاتنی والا) عجمیوں کا دستور ہے کہ جب قصا  
 کی طرف نسبت کیسکو کرتے ہیں قصاری — اور جب غزائے کی طرف کرتی ہیں غزائے  
 کہتی ہیں اور عطار کی طرف نسبت کر کے عطار ہی کہتی ہیں

## اب شروع ہوا ششم ہجری

اسی سال میں بسیل ارمنی حاکم بلاد ارمن کا فوت ہوا یہ خبر وفات کی حاکم انطاکیہ  
 نے جو فرنگی تھا جب پائی اوسی بلاد ارمن پر خشک بلاد کیسے کہتی ہیں اپنی قبضہ  
 میں کرنے کی واسطے قصد کیا لیکن وہ راستے میں فوت ہوا — سیر جالی کی قبضہ  
 میں وہ شہر آگئے — اور اسی سال میں قراجا حاکم حمص کا فوت ہوا اوس کے  
 بعد یثیا اوسکا قریخان قائم مقام ہوا — اور اسی سال میں سقمان قلعے والی  
 خلاط نے وفات پائی یہ حاکم درمیان ششم ہجری کے خلاط میر قابض ہوا تھا  
 جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا — بعد وفات خلاط کی یثیا اوسکا جیر الدین ابراہیم  
 ن سکان حاکم ہوا وہ ہے اپنی باپ کے خصلت پر چلا گیا تا وفات یثی ششم ہجری

ایک حکومت کرتا رہا اوس کے مقام پر اوسکا بہا احمد میں سکنا متو لے ہوا احمد کو  
 لکل دس مہینے حکومت کی کہ وہ مرگتا تھا عیسیٰ اوس کے والدہ اوس کے ایماں حالوں  
 جو کہ سے ارکان کی تھے وہ سلب کرتے رہی مگر اوس کے ایک پوتا سکنا میں ابراہیم  
 میں سکنا ہے ترک سلطنت تھا اوس کے عمر چھ برس کی ہی اوس عورت کے دل میں بہت  
 سائی کہ اگر بہتر اہوا محکو سلطنت پر نصیب نہ ہو گے اوسی حالہ کہ میں سلطنت میں تھا  
 ہواؤں اگر اسکو مار ڈالوں اور اوس کے بدست معلوم کی چند شخصوں  
 لی سق و کردریاں شہ ۵۴۸ ہجری کی اوس عورت کا گلا گھوٹ ڈالا وہ مر گئی  
 اوسکا لواتا ہر ستھ میں ابراہیم مذکور میں سکنا ریاست کرتا رہا یہاں کہ درسا  
 شہ ۵۴۸ ہجری کی موت ہوا حیا کہ ہم آگے ذکر کریں گے

## اب شروع ہوا شہ ۵۵۰ ہجری

بیان اوس لڑائی کا جو فرنگیوں کی ساہنہ ہوئی اور مودود

بن طونطاش حاکم موصل مارا گیا

واضح ہو کہ اس سال میں سب سلاں جمع ہوئے اور میں مودود والی موصل بھی تھا  
 اور ہرک حاکم سحر۔ اور امیر یارس الماری۔ اور طعکس والی دس  
 بہرہ لگ رہی۔ مودود موصل سے کوچ کر کے دمشق میں آیا طعکس و طعکس  
 سلیمہ ہر اوس حاکم ملا اور دمشق تک اوس کے ہمراہ گیا۔ اور ہرک جو مقابلہ کو  
 جمع ہوئے تھے اور میں معدوین فرنگی کے بیت المقدس کا۔ اور جو سلس درگے

فرنگی حاکم جلس کا تھا۔ طبریہ کے نزدیک تیروین محرم کو یہ لڑا ہوئی اس لڑائی میں فرنگیوں کو شکست ہوئی اور بہت ماری گئی اور مسلمانوں نے فتح مند ہو کر مراجعت دمشق کو کی ربیع الاول کو وہ دمشق میں داخل ہوئے۔ مودود اور طغتكین نے اپنی مصاحبوں کے جموں کے ناز پڑھنے کے لئے جامع مسجد میں گئی تھی جب نماز پڑھ چکے مودود اور طغتكین دو نوحی مسجد میں پہنچے کہ ناگاہ ایک باطنی مودود پر حملہ لایا اور چہرے اوس کے ایسی مارے کہ اوس کا کام تمام کر دیا۔ وہ باطنی بے مارا گیا اور اوس کا سر بے کاٹا گیا۔ مگر مودود کو طغتكین کے گہر میں لٹکی وہ روزہ سہی تھا ہر چند لوگوں نے کہا کہ روزہ افطار کرو اوسنی نہ مانا اوسی طرح اوس روز مرگیا۔ یہ شخص بہت نیک اور عادل آدمی تھا کہتی ہیں کہ وہ باطنی جو ملک شام میں رہتی ہیں انہوں نے اوسے ڈر کر قتل کیا تھا وہ اوسے ڈرتی بہت تھی۔ اور بعضی یہ کہتی ہیں کہ طغتكین کو اوس کا بہت خوف تھا اوس باطنی کے گردن پر خون رکھ کر بادشاہ کو مروا ڈالا یہ تقدیر کچھ ہو مودود مذکور روضہ وفاق میں تنیش میں مدفون ہوا یہ بغداد کو اوس کا جنازہ لیکے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے قریب اوسکو دفن کیا۔ یہاں اصفہان میں اوسکو لیکے

## بیان حال وفات رضوان کا

اسی سال میں ملک رضوان ابن تنش بن ابی ارسلان بن داود بن سیکائل بن سلجوق والی حلب فوت ہوا اوس کے بعد شیخ اوس کا ابی ارسلان انحرس بن رضوان سلطنت حلب کا وارث ہوا رضوان کے خصلت بدستے قبل از موت اپنی دو بہائیوں ابو طالب اور بہرام کے وہ فوت ہوا۔ اکثر بہات میں لبیب

کہ دیندار سچو کی ماطیوں سے استقامت اور مدد طلب کیا کرتا تھا۔ رعوں مذکور  
 دریاں ششہ ہجری کی حسن سال میں اوسکا مات سنس معقول ہوا تھا مسدسین ہوا۔  
 اور حب اوسکا شامک احمد سن رعوں گدی یر شیا اوسی جمیع امور اب رہا  
 کا احیار ایک خادم مسمی لولو کو دیا اس خادم کے رد و اوس کے کچھ حقیقت نہ تھی  
 حکم اور سلطنت کا کار و بار اوس سے متعلق تھا احمد سن اوسکو اسو اسطی کہتی ہیں  
 کہ اوس کے رہائیں نکلت اور تو تلائیں تھا وہ بکلا کرتا تھا۔ اور وہ ماعی سیان  
 حاکم اطاکیہ کے مٹی کی پٹ سے ہمار وقت مسدسین کے اوس کی عمر سولہ برس کے  
 تھی حب وہ تحت مرثہا نام ماطیوں کو حو حلی میں رہتی تھی قتل کیا اور او کی مال  
 لوٹ لی۔ اور اسی سال میں اسمعیل اس احمد سن حسین بیٹے امام سن امام کے حلیت  
 فرمائی یہی ہے میں مریدائیں اوس کے دریاں ششہ ہجری کی ہوئی ہے۔  
 اور اسی سال میں محمد سن احمد سن محمد ابوری حو کہ تناغر اور ادب تھا راس  
 ملک نقاد دریاں اصمہاں کے ہوا وہ نئی امید میں سے ہی۔ اور اسی سال میں  
 محمد سن احمد سن حسین سن عمر حلی گیت الو کو تباہ ہے اور وہ فقیہ سامی ستاسی  
 تھی فوت ہوئے میدائیں اوس کے ششہ میں ہوئے الو اسحاق شیر آر سی الو لصر سن  
 صاع سے ہی لعداد میں علم فقیہ میرا اور مستطہ مالہ کے واسطی ایک کتاب مسمی  
 مستطہ تصیف کی

## اب شروع ہوا ششہ ہجری

اسی سال میں سلطان محمد سن ملک تباہ لے سروق تباہ لے اس حمر کے کہ مودود  
 بن ططاس حاکم موصل نے وفات پائی جسے افسر برستے کو موصل کا عامل مقرر کر



کر کے اور امراء اطراف کو حکم دیا کہ اوس کے ہمراہ جاؤ اور فرنگیوں سے لڑو۔ خلیفہ  
برسقی اور ایلمازی بن ارتق والی قلعہ مار دین کے درمیان ایک جنگ ہوئے  
اوس لڑائی میں ایلمازی کو فتح نصیب ہوئی اور برسقی بہاگ نکلا مگر ایلمازی باٹھا  
سی ڈر کر طغٹکین والی دمشق کے پاس جا کر اوسے جا ملا وہاں اونہوں نے فرنگیوں کو  
لکھ کر مدد لینے کر لی اور ایلمازی دمشق سے اپنی شہر و زمین چلا آیا۔ جب قریب  
کے ہنچا آدمی اوس کے ہمراہ کم تھی قبرخان ابن قراجا والی حمص نے لکھکر ایلمازی  
کو پکڑ لیا مدت تک اوس کے قید میں رہا پھر اسپین جب جانیں قیں م ہو گئے تب تخلصی  
پائی

## بیان وفات پانی حاکم غزنہ کا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے سلطان علاء الدولہ ابو سعید  
بن ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین والی غزنہ فوت ہوا وہ ۸۱۰ھ ہجری  
لی سند نشین ہوا تھا اوس کے مرئی کی بعد شیا اوسکا ارسلان شاہ بن مسعود تخت  
پر بیٹھا اوسنی اپنی سب بہائیوں کو گرفتار کیا مگر بہر امشاہ بہاگ گیا اوسنی سلطان  
سنجر بن ملک شاہ والی خراسان سے پناہ لیکر اوس کے پاس جا رہا۔ سنجر مذکور نے  
رسلان شاہ کے پاس ایچے پہنچ کر بہر امشاہ کی شفاعت اور امرزش ہر ضد جاتہی  
وسنی ہرگز قبول نہ کیا اسلی سنجر نے غزنہ پر حرمائی کے اور ارسلان شاہ نے بھی  
نکر اور ہاتھ جمع کر کے سخت لڑائی کی غزنہ کی لشکر کے پیر لڑکھراگی اور ارسلان  
ماگ گیا اور سنجر غزنہ میں جا گہا جاتی ہی اوس پرستوے ہو گیا اپنا عمل دخل او  
لیا وہاں سی اوس کے بہت مال ہاتھ آیا بہت لینے مال اور فتح کرنے غزنہ کی وہاں  
سلطنت بہر امشاہ بن مسعود کو دئی اور حکم دیا کہ اس مملکت میں سلطان محمد

کی با خطہ برآمد ہوا اس ملک سحر نام ہوا اسے نکالے یہ سلطان پر اس کے  
 ام خطہ حاسی ہوا اور سحر اسے ہمہ گیر طرف مراعت کر آیا — اور اس سلطان شاہ  
 بد دشاں کے طرف ہٹا گیا تھا اوس ہندوستان کی طرف حار بہت لشکر بھیج  
 اور ہر طرف ہیراجت کی ہر امشاہلے سلطان سحر سے ہیرنگ ملک کے حار جو اوس  
 ہیردو سرحد میں لگا اوس کے لگ کو روایہ کیا حب وہ لشکر سحر کا قرب حورہ کے  
 آیا اور سلطان شاہ مدوں نرائی کی دیکھتی ہے صورت سحر کے لشکر کے ہٹا لگا لگا ہوا  
 حورادوں اور کتا تاف کر کے اکی دندہ اوسکو لکڑیا اور ساسی ہر امشاہ کی  
 حار کیا اوس اسے بہانی اور سلطان شاہ کا گلا گتھوا کر مرد آڈالا اور اپنی ماہ کے  
 ہر ایک اس حورہ میں دس کتا اور سلطان شاہ درمیاں شاہ ہجری کے مقتول ہوا پہلے  
 ہسی اوسکا ذکر اسو اسٹے بیان کر دیا ہے تاکہ ہر ایک حادثہ دو سر حادثہ کے ل  
 درلیاں میں ہر سب وار عیلا کو برقت مقتول ہوئے اور سلطان شاہ کے ہر عیلا  
 رس کے ہے

## بیان مقتول ہونی والی حلب کا

واصح ہو کہ اسی سال میں تاج الدولہ اور سلطان احرار حلب میں ملک  
 رعناں میں شمس الب اور سلطان بن داؤد میں میکایل میں سلجوق مقتول ہوا  
 اوس کے سلاموں قلعہ حلب میں اوسکو قتل کر دیا تھا بعد اوس کے مرے کی سلطان  
 میں رعناں کو قائم کیا اور لوہو حادہ دستور مدار الہام میں سلطنت کا رہا

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال میں سلطان محمد بن ملک شاہ نے ایک لشکر کثیر عتکس والی دست

دمشق اور ایلغاز وال مار دین کے ٹرائی کے واسطے روانہ کیا تھا شکر مذکور رو  
 کی راہ سی فرات کو عبور کر کے حلب پر گیا حلب کے باشندوں نے اطاعت نہ مانی۔  
 پہر وہ حاکم کو گیا اسکا طغٹین سلطنت کرتا تھا اوسکا محاصرہ کر کے بروز شنبہ فتح کیا  
 اور تین روز تک وہ شہر لوٹا بعد ازاں امیر قیرخان بن قیرجا کو حاکم سپرد کے  
 یہ حاکم حمص کا ہے تھا۔ اور شکر حمص پر پڑا۔ اور فامیہ شہر میں ایلغازی  
 اور طغٹین اور بلوک فرنگ یعنی حاکم انطاکیہ کا جو فرنگے تھا۔ اور حاکم طرابلس  
 وغیرہ جمع ہو کر سب بات کی منتظر تھے کہ مسلمانوں میں تفرقہ پڑے جب شکر مسلمانوں  
 کا جاڑے کی موسم تک ٹہرا تو فرنگے متفرق ہو گئے اور طغٹین دمشق کو چلا گیا۔  
 ایلغازی مار دین میں چلا آیا۔ اب مسلمانوں نے حاکم سے کوچ کر کے کفر طاب  
 جو فرنگیوں کا ملک تھا پہنچ کر اپنا غلبہ کر لیا اور جو وہاں فرنگے پایا اوسکو قتل کیا سب  
 سب لوٹ لیا بعد ازاں مسلمان معترہ میں آئی ہے فرنگیوں کے عمل میں تھا۔  
 پہر حلب پر آئی اٹنا راہ میں حاکم انطاکیہ نے اونکی اور پرتاخت لا کر سب مسلمانوں  
 کو شکست دے اور فرنگے انہیں بہت ماری گئے اور جو اونکی لشکر میں پایا لوٹ لیا  
 ہر ایک کو جان بچانے مشکل ہو گئے جو بچ رہا اپنی شہر وں کے طرف بھاگ گیا اور  
 اسی سال میں رقیہ بھی فرنگیوں کے قبضہ میں آگئی یہ شہر ہے طغٹین کا تھا۔ پہر  
 طغٹین نے دمشق سے مرجع کر کے جس فرنگے کو وہاں پایا ذائقہ دہلوا رکھا چکھایا

## بیان وفات پانی حاکم افریقہ کا

اسی سال میں یحییٰ بن تیم بن مغربن بادلیس و اے افریقہ عید الفصح کے روز دفن  
 رکھا اوس کے بعد علی بن یحییٰ اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا یحییٰ کے عمر بوقت وفات

اوس برس کے تھی اور یاج برس یاج بھیے اوس کے ولایت رہی اور تیس بجے اوس کے اولاد میں اوس کے بعد موجود تھے۔ اور اسی سال میں سلطان محمد بعد اد میں آیا را طعکین دمشق سے اوس کے رضاد دریافت کر کے واسطے حاضر ہوا وہ اوس سے رائے ہوا اور ہر اوس کو دمشق پر بھیج دیا۔ اور اسی سال میں بادشاہ کے موصل سے اوس کے معانات کی افسوس سننے سے لکڑا امر تو تین یگ کو دیدی اور بریے رحمہ میں مو اوس کے اطراف کی فاصلہ را

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اس سال میں حاوے اس سقا دو ا فارس میں وفات پائی سلطان محمد بن کشاہ نے حب موصل اوس سے یلی تہ فارس کا متو لے کر واپس آیا کہ اویر دگر ہو چکا ہے۔ اور اسی سال میں یا موح قول نصی کے تہ ہجری میں ابو محمد حسن بن مسعود بن محمد جو کہ معروف و را لیموس بن مرو و د میں رحلت فرمائے یہ علم کا دریا تھا اور فقہ اور حدیث جو حاماتہا جید کتا میں مصدہ اوس کے تصیف سے ہیں ارا محلہ تہذیب علم فقہ میں۔ اور مصباح علم حدیث میں۔ اور الجمع میں تصحیحیں وغیرہ یہ اوس کے نصیف سے ہیں۔ فرآرستہ طرف ما لے فرآر (یعنی یو متین کے) اور لیموس لست ہی طرف ایک ملکہ کی جو حراساں میں ہے اوس کو مع اور مسور بھی کہتے ہیں

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

## بیان وفات پانی سلطان محمد کا

اسی سال میں درمیان چوبیسویں تاریخ ذالحجہ کو سلطان محمد بن ملک شاہ بن ابی اسلم بن داؤد بن یساکیل بن سلجوق نے وفات پائی اور اسکو ابتداء بیمار کی شعبان سی ہوئی تھے پیدائش اوس کے اٹھارویں شعبان ۶۸۴ ہجری میں ہوئی اور عمر چھتیس برس چار مہینی چھ روز کی پانچدہ بار اوسکا خطبہ موقوف ہوا اور چند بار پھر پڑا گیا اور بہت تکلیفیں اور شداید اور رنج اوٹھائی لیکن عادل نیک خواہ اور خوش خلق تھا تمام اپنے قلم و سلطنت سے محصول اور خراج لینا چھوڑ دیا تھا اور اپنا ولیعهد محمود کو جو اوسکا بیٹا تھا چار برس کے عمر کا مقرر کیا۔ جب وہ بادشاہ بنی لگا اور سوت اپنے بیٹی محمود سے معاف کیا اور اوسکا بوسہ لیکر بہت رویا اور سوت دیکھنی والی ہے بہت روتے تھے غرض کہ بعد اوس کے وفات کے محمود تخت سلطنت پر بیٹھا اوس کے ماتھے میں کرٹے اور سر پر تاج تھا چوبیسویں ذالحجہ سنہ ہذا کو تخت نشین ہوا اور اٹھاسویں ذالحجہ کو محمود کے نام کا خطبہ پڑا گیا

## بیان مقتول ہونی حاکم حلب کا اور غالب آجانا

### ایلغازی کا حلب پر

اسی سال میں سسی لو لو خادام جو حلب اعدا اوس کے مصافات پر حکومت کرتا تھا فوت ہوا لو لو مذکور بعد رضوان کے اوس کے بیٹی اب اسلم ان خرمس کی وقت سے مدار الملہام سلطنت اور امور ریاست کا ہو گیا تھا بعد اسکی

مقتول ہوئے کی سزا دکر کما گیا ہے اور سکا ہوا سلطان شاہ حاکم برائے نام ہوا کہ  
لوگوں کے آگے اور سکا حراغہ چلتا تھا وہ ہے ملا مدکور مر حکومت بدستور ساتی  
کر تاج سال شروع کیا تو لوگوں نے قلعہ حصر میں ماس ارادہ کو سال میں مالک عقیلے ہوئے  
قلعہ حصر سے سارتن کئے گیا تھا اتنا راہ میں برکتا لے لوگ اس کے ہمراہیوں پر  
لاٹوہ اسوت یا ڈال رہا تھا ایک دفعہ یہ آوار آئے کہ حراغہ کو گس ہے  
یہ کہتی ہے تروں کے حاروں طرف سی اور سیر لو چار ہر سادی وہ مقتول ہوا  
اور حراہ اور سکا لوٹ کر حلب میں آہل حلب لے اوس مال اور سکا ہر لانا  
مدار الہا سلطان شاہ اس رخصوان کا تھمس الجواص یار قلمتس مقرر ہوا اوس  
اک مہسی کام کیا اور انکار سلطنت لے مسورہ کر کے اور سکو سرول کیا اور انکا  
س ملحق دمسق کو مقرر کیا۔ ہر اور سکو ہے سرول کیا اور کچھ نادان سرول  
کا ہی ملک دماگنا۔ مداراں اہل حلب کو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہ ہووے حلب  
لیں اسلے اوہوے ایلکاری کو یہ تہر دیدیا ایلکاری لے ایسا حسام الدین  
ترتاش دبا لکا اٹ سر کر کے آب مار دیں کو راحت کے۔ اسی سال میں  
ایک سلاب اس رور و تور کا آیا کہ تہر سحر سہ خلق اللہ کیر کے عرق ہو گیا اور  
تمام گہر لوگوں کے گریڑے اور عجاہات سے یہ بیاں کر لے ہیں کہ اوس مالے  
میں ایک پکھڑا میرا تھا وہ مکھڑا رتیو کے درج کی بیاں کر اوس لگ کما حال ملاگنا اور  
سو کہ گنا وہ اوسے طرح ریوں کے عرق میں لٹکا رہا اوس کو اوار  
کر دیکھا تو اوس میں ایک رکھا ہوا تھا۔ اور اسی سال میں فرگیوں لے جا  
کی جاوے سارا کر کے ہجوم کیا ایک سو آدمی سے رما وہ قتل کر کے راحت کر کے

اب شروع ہوا شاہ ہجری

اسی سال میں سلطان محمود نے مجاہد الدین بہروز کو کوتوالے بغداد سے معزول کر کے  
اقترب رستے کو کوتوال بغداد کیا۔ بہروز تکریت اور اوس کے نواح کے طرف  
چلا گیا۔ سلطان محمود کے دربار میں وزیر ابویب ابو منصور تھا وہ ہے مدبر دولت  
اوس کا تھا اور اسی سال میں امیر دبیس بن صدقہ کوچ کر کے حلہ پر گیا وہاں عرب  
اور قوم گرد اوس کے پاس جمع ہوئے

## بیان وفات پالی مستطہر کا

اسی سال میں سولہویں تاریخ ربیع الاخر کو مستطہر بابا احمد بن مقتدی بن امیر العبد اللہ  
بن ذخیرہ محمد بن قایم نے وفات پائی عمر اوس کے اکتالیس برس چہ ہینے چند  
ایام کے تھی اور چوبیس برس تین ہینے گیارہ روز اوسنی خلافت کی اور اتفاقات  
عجیبہ سے یہ ہے کہ جس روز سلطان الب ارسلان فی وفات پائے اوسی روز  
اوس کے بعد قایم نے بھی ملک فانی چھڑا۔ اور جب ملک شاہ نے وفات پائی  
تو بعد اوس کے مقتدی بیہ راہی ملک جاودا ہوئے۔ اور جب محمد مذکور سے  
اوس کی بعد مستطہر نے وفات پائی

## بیان خلافت مسترشد بابا کا

پوشیدہ نر ہے کہ یہ خلیفہ انیسواں بادشاہ خلفاء بنے عباس میں کا ہی بعد  
وفات مستطہر کے اوس کے بیٹی مسترشد بابا ابو منصور فضل بن احمد مستطہر کے  
بیت خلافت ہوئے قاضی ابوالحسن واسغانے نے مسترشد کی واسطے لوگوں

سوداگت کے میت کر دیئے تھے۔ اور اسی سال میں امور کر یا بیئے میں عداوتوں  
 میں سدہ اصحاب نے محدث مشہور کے وفات ماننے اس کے تصانیف علم حدیث میں بہت  
 اچھی ہیں۔ اور اسی سال میں ابو العصل احمد بن محمد بن الحارث جو کہ ایک ادیب  
 اچھے شعر کہنے والا تاجر تھا فوت ہوا۔ اور اسی سال میں ارسلان شاہ میں  
 مسودہ سنگینی مقتول ہوا اور اسکے بہائے بہر شاہ میں مسودے اور سکو قتل کیا  
 تھا اور بہر شاہ آپ اس کے ملک میں سلطنت کر کے لگا تھا جیسا کہ اوپر درج  
 شدہ ہجرت کے ماں ہو چکا ہے

## اب شروع ہوا سالہ ہجری

اسی سال میں سلطان آجیہ پتھے سلطان محمود سے لڑنے کو گیا اور رسی کے  
 اوپر درج ساوہ کے حامی کا مقابلہ ہوا محمود کو شکست ہوئے وہ ہلاک کیا  
 سلطان سحر اور سحر کے جیموں کا اور تبراہراؤں دو لوہیں اس شرط پر صلح ہوئے  
 کہ سلطان سحر کے نام کا حصہ بڑھادیا جاوے اور اس کے بعد سلطان محمود کے نام  
 ۔ اور سلطان سحر نے اسی فکر و سلطنت میں رسی کو ملایا ۔ اور سلطان  
 محمود نے ایسے جیسا سلطان سحر کے پاس رہتے میں آیا تھا سحر نے اس کا کہ  
 اکرام اور احسان کیا ۔ اور اسے سال میں دریاں الیمار سے سارقی  
 ۔ اور رگیوں کے حل میں لڑے ہوئے ۔ اور رگیوں کو شکست  
 ہوئے وہ ہلاک گئے اور بیٹے ہوئے بہت اور میں کے ماری گئی اور تعویذ  
 میں سر حال لڑنے کے حاکم الطایر کا پہلا تھا ۔ بعد از مرادعت ملک مذکورہ  
 کے الیمار سے لایا اور ۔ اور درج کے یہ لڑے دریاں رسی والا



ربیع الاول نزدیک عفرین کے ہوئی تھے اس لڑائی کے سبب ایلعاز کے شہر اس نے  
 مرج کی ہے اور اسی سال میں جو سلین فرس کے حاکم تل باشر کا طرف بلاد دمشق کے  
 واسطے مقابلہ عرب کے جو بنی ربیعہ کے قید کے عرب جنگا امیر بن ربیعہ تھا لڑنے آئے  
 تھے گیا اور پھر جو سلین کا لشکر بہت جلد بچھا اور بہاری لڑائے ہوئے۔ اس جنگ  
 میں بن ربیعہ کو فتح ہوئے اور بہت فرنگے ماری گئی اور گرفتار ہوئی۔ اور  
 اسی سال میں سلطان سنجر شہر فر کو پہر عراق کی کوتوالے دی۔ اور اسی  
 سال میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق اور یعقوب کے قبرین  
 بیت المقدس کے پاس ظاہر ہوئے سوا ان کے اور بہت آدمیوں کے ایسی قبریں  
 نکلیں کہ ان کے جسم مطلق نہ گئے اور سڑے تھے اور سونے اور چاندے کی قندیل  
 لگے ہوئی گہر دھنیں ان کے جسموں کے پاس پائی مولف کتاب کامل کا ابن اثیر  
 کہتا ہے کہ خمرہ بن اسد بن علی بن محمد تمیمی نے اپنی تاریخ میں ایسا ہے ذکر کیا

## اب شروع ہوا اسلام ہجری

بیان ہی اوس لڑائی کا جو درمیان سلطان محمد اور

## اوس کی بہا ہی مسعود کی ہوئی

واضح ہو کہ سلطان مسعود بن سلطان محمد کے پاس موصیل اور اذربائیجان  
 دبیس بن صدقہ جیوش یک آنا یک مسعود نے یہ لکھا کہ اسکے سلطنت نام ہو جاو  
 تو بہتر ہے اور یہ وعدہ کیا کہ میں آکے لگ اور استعانت کی واسطے آؤں گا  
 دبیس کے غرض یہ ہے کہ محمود اور مسعود میں لڑائے ہو جاوے تاکہ میں بقیہ

مرتہ اور خلوسرت کو بیچ جاؤں جساکہ میری پاسبی صدقہ کے سب سے بڑے فساد کے  
درمیان برکباری اور آؤں کے ہائے محمد کی ترقی ہو گئی ہے اس اختلاف کی صدقہ  
سی اسی طرح نکل آؤں گے مسودہ کی مسطور کیا اور اسی نام کا خطہ تمام سلطنت میں پڑا  
اور سر جمع کر کے اسی بہانے پر جبرائیل نے کی۔ عہد استر امداد کی ماس عاس کا مقام  
درمیان نصف ماہ ریح الاول سد کے ہوا اور تری بہاری لڑائی ہو مسود  
صد اسی لشکر کے ہاگ گیا۔ اور ایک بہار میں جب کر ایک اٹلے اسی بہانے پر محمد  
کی پاس پہنچا اسی ماں جائی حاجہ اسی جاں بخشی کے ت مسود اسی بہانے پر محمد کے  
ماس آیا محمود نے لشکر واسطے اوس کے استقبال کے بہا ح ملاقات ہوئی دلو  
نعل گہ ہو کر ملے اور حوب روئے اور محمود نے ابی بہانے مسود بہت احساں کیا۔  
لنداراں حوتیں یک اتانک مسود نے ہی محمود کے حد میں عامر ہو کر شرف ملا  
عاصل کے اوسرے محمود نے بہت احساں و اکرام کیا۔ اور دس ابن صدقہ  
کو بہ حریجے کہ مسود نے مکت کہاٹے اور تری دک اوٹہائی اسی بہرہ لکا  
لوٹا اور فساد برپا کر مارتو ع کا ہر حد کہ محمود نے اوسکو کئے مار لکھا اسی ہر گر  
گوئی اخافت سے۔ سالہا ہر ہو کر محمود نے خود اوسہر ٹرائی کے ح مرد کیا اسی  
بہا وہ ہاگ کر خط سے نکل کر ایلغار سے س ارقی حاکم مار دس کے پاہ میں گیا  
— بہر بہ معاملہ ہوا کہ دس اسی بہانے مسود کو مادتاہ محمود کے عدتیں بطور  
رہیں ہمدیاح وہ قہ میں آئے مایا اسی سال میں گر حسیوں لے ملا و سلام  
پر حروج کیا اور تعلیس سے قصہ میں لا کر بہت مسلمان کو قتل کیا اوس کے مال و  
دولت حوتے پائی لٹی۔ اور اسی سال میں ایلغار سے سہ تر کایوں ویرہ  
کو جمع کر کے فرنگیوں سے داب النقل مر مقابلہ کیا (بہر ایک بہر ہر سرت  
کام) اور دواں تری بہاری لڑائے ہوئی ایلغاری سے فتح پائی اور

## بیان ہی ابتداء حال محمد بن تومرت اور مالک ہونا عبدالمومن کا

واضح ہو کہ محمد بن عبدالمومن بن تومرت علوی حسینی ایک قبیلہ سے ہیں جو مصادمہ میں  
کا ایک قبیلہ شمار کیا جاتا ہے باشندگان جبل لوس سے جو ایک شہر بلاد مغرب میں ہے  
ابن تومرت بلاد مشرق کو واسطے طلب علم کے گیا اور علم اصول فقہ اور اصول  
حدیث اور عربیہ اور فقہ اور حدیث وہاں پڑھے اور امام غزالی۔ اور کیا الہی  
سے درمیان عراق کے ملاقات کے اور ابو بکر طرطوشے سے اسکندریہ میں ملاقی  
کہتی ہیں کہ امام غزالی سے اوس کی ملاقات نہیں ہوئی۔ پہر وہ حج کر کے مغرب  
کو مراجعت کر کے آیا وہاں اگر اوسنے لوگوں پر یہ الزام لگایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے  
اور احکام شرعیہ کا انکار کرتے ہیں۔ جب وہ ایک گانوسمی ملاکہ کے پاس پہنچا  
(یہ گانوسم بجاؤتے کے ہیں) وہاں اوس کے پاس عبدالمومن بن علی الکوسی  
اگر ملا ابن تومرت نے آثار پنجاب عبدالمومن مذکور میں پائی اور اوس کے  
ساتھ کوچ کیا۔ اس ابن تومرت کا نام مہدی رکھا گیا ہمیشہ وہ احکام شریعہ  
پر عمل کرنے کا حکم امر بالمعروف اور تنہی عن المنکر کرتا رہا۔ مراکش پر جا کے  
بہت تشدد لوگوں کے ہدایت میں کیا بہت لوگ اوس کے ہمراہ ہو گئے زور  
سب لوگوں کو یقین دلائی اوس کے پیروں کا ہو گیا جب بہت شہرت آئے ہیں  
امیر المسلمین علی بن یوسف تاشفین نے اونکو بلوا کر فقہاء سے مناظرہ اپنے

دربار میں کروایا اس کو اوستے رک دی۔ اوستے کسی وریرے بادشاہ علی  
 یوسف تاتیس کو یہ مشورہ دیا کہ اس لورت مہدے مذکور کو صل کیجئے کیونکہ اس  
 شخص بدانت خلق کے ہیں ہونے لکھوہ اسطور سے ایسی مطیع بہت کر کے ملک لیا جانا  
 ۔ بادشاہ نے ماما زہرہ اور اس وریرے حکام ملک میں وہی تھا اور وہ قرطہ  
 کاریوالا تھا یہ کہا کہ اگر آپ قتل نہیں کرتے تو اسکو دایم الجس مائیں بادشاہ  
 نے یہ بھی ماما آخر کو یہ حکم دیا کہ مرگتس سے یہ شخص لکھائی اسلئے مہدی اغا  
 میں گیا اور پہاڑی برہا شروع کیا وہاں ہے لوگوں نے اوستے کے ماس حاکم کو  
 کنا اور یہ مشہور کر دیا کہ یہ وہی امام مہدے ہیں جسکے حروج کے اطلاع سے  
 لے دیئے اس بہت کے سب بہت اوستے کی مرید و مین داخل ہوئے اور سوکت اوستے  
 حکم گئی۔ اور عبدالموسس میں علی ہمارا دس آدمیوں کے اوستے حاکم کو جہا کہ  
 ہی امام مہدی ہیں اوہوں نے کہا کہ میں ہی ہوں اسلئے اوستے سے یہی ہمارا ہونے  
 بیت کی اوستے کے بیت کر لے سی اور لوگ بھی بہت مانع ہو گئی جب بادشاہ نے  
 یہ حال دیکھا اوستے کے مقابلہ کے واسطے لشکر امدادہ کر کے روانہ کیا مہدی مذکور  
 نے اوستے کو ہنگامہ حال دیکھ کر اور ہر اوستے کے ہرائیوں کے حال میں حال آگئے  
 اور اگر قبائل لے آکر اوستے کے بیت کی اور بہت مڑی ستاں و تنوکت ہو گئی اسلئے  
 وہ ایک پہاڑ میں حوشلیل کے پاس واقع ہے قیام پذیر ہوا مگر جب اوستے دیکھا  
 کہ میری ہر اوستوں مشعیں میں بعض قوم ایسے ہی کہ جسے دلیں خیال مد رکھتے ہیں اور  
 بعضی مانع محض ہیں اسلئے یہ حریب ظاہر کیا کہ لکھو اللہ تبارک نے لی ایک نور سطر کا  
 مرحمت کیا ہے کہ میں دور سے جتنی کو تمیز کر سکتا ہوں تمام میرے مطیع ہاڑی  
 اگر حاضر ہوں جب وہ لوگ سب حاضر ہوئے تو اوستے کا دشمن دے تھا اوستے  
 کہا کہ یہ دور ہے ہاڑی کی سیجے ڈال دو اور جو مطیع ہوا اوستے کو دہی طرف

طرف اپنی کڑا کر تا گیا ایسٹر چہرہ پر سے ڈال کر ستر ہزار آدمی مار ڈالے باوجود  
 ان جو بہرہ دہوم دہام اوس کے ہنسی دین ڈرا اور درخواست کی کہ میرے جان بخشی کرنا  
 ۔ وہ لوگ جو اوس کے مطیع تھے اونکا نام موحّدین رکھا گیا ۔ مہدی مذکور  
 کو ۳۵ ہجری تک فروغ رہا کیونکہ بعد اس سال کے ایک لشکر قریب چالیس ہزار  
 جو ان متومند کے جہن و تشریے اور عبد المومن ہے تھے مراکش کی طرف روانہ  
 کر کے بیجاؤن لشکریوں نے امیر المسلمین کو مراکش میں بیس روز قیام کیا ۔  
 بعد ازاں بسبب لشکر کثیر کے بھلا سہ کاموں ہو گیا بارادہ لینے مراکش کے  
 اوسکو فتح کیا تھا جب اہل مراکش اور امیر المسلمین کو یہ خبر ہوئے اونسے لڑا  
 کی اوس جنگ میں و تشریے مارا گیا ۔ اور عبد المومن سپہ سالار لشکر کا ہوا  
 اور سات روز تک لڑائی رہی آخر کار عبد المومن لشکر سمیت پہاڑ کے طرف  
 بھاگ گیا ۔ جب ابن تومرت مہدی مذکور کو خبر پہنچی کہ میرے لشکر کو شکست ہو  
 اوسوقت وہ بہت بیمار تھے اس غم کے سننے سے اور زیادہ بیماری بڑھ گئی  
 اور عبد المومن کے خبر پوچھے کہا گیا کہ وہ زندہ ہی مہدی مذکور نے کہا کہ اگر وہ  
 زندہ ہے ۔ تو کوئی بے نہیں مرا بعد ازاں اپنی اصحابوں کو یہ وصیت کی  
 کہ عبد المومن کے مطیع رہا وہ وہ شخص ہے جو بلاد اور ملکوں کو فتح کر لگا  
 اوسکا نام امیر المومنین رکھا بعد ازاں آپ اوسی بیماری میں جان بحق ہوئے  
 عمر اوس کے اکیاون برس کے تھے اور دس برس سلطنت کے بعد ازاں  
 عبد المومن تمیل کو مرحّت کر کے وہاں مقیم ہو کر لوگوں کے تالیفِ قلوب  
 اور برحالی میں تاشۃ ہجری تک رہا بعد ازاں عبد المومن نے کوچ کیا  
 اوپہاڑوں پر غالب آیا ۔ امیر المسلمین علی بن یوسف بن تاشفین نے اتنا  
 تاشفین بن علی بن یوسف بن تاشفین کو وطارت میں آکر آگے اوسکی

روایہ کیا درساں ۳۹ کے حیدر المومس تہہ وہاں رہا اور تا تعین ہے اس کے پاس  
گیا دو طرف کے ساتھ ایک دوسرے کے قرب الگنی حبستانوں میں رات درساں  
تشریف سہ ہوا کی ہوئے اس رات کو میرے آدمی بہ معلوم اور سرک حاشی ہیں  
ماتص حد آدمی ہوا لیکر لوسدہ چوکر ایک مکان جو دریا اور واقع تھا اس کے  
مارب کرکنا ہوا ماں عامہ اور راہد اور صالح آدمی رہی ہے ادنیٰ ترک اور  
نہی جا ہوا۔ حد المومس کے سید سالار مسمیٰ عمر میں بیچے ہمارے کچھ بہہ حر بھی  
وہاں ہی کوچ کر کے ماہ ساہ کو آگہر ہر حد کو تاسع لے ارادہ کیا کہ گہوڑے  
مرہ کر بہا کھاؤں لیکن سب گہرا بٹ کے وہ ایک نری ہر میں گر کر مر گیا  
حد کو ایک لکڑے مرنا لگا کیا اور اس کے ہر اپیو کے مر رہی مر رہی کی گئے  
اور حد المومس لے وہاں میرے چالے ہی اما قصہ درور سمیر کر لیا اور اس تہہ کے  
سار آدمی مارے گئے۔ بعد ازاں حد المومس لہساں کو گنا بہہ دو تہہ ہیں  
دو ہیں ایک گت گہوڑی کا فاصلہ ہے ایک تہہ کا اوں دو دوسرے قارب  
ہر اس میں مادتاہ کے معاصہ رہتی ہے۔ دوسرے تہہ کا نام افادین ہے  
حد المومس لے قاررت کو اسی قصہ میں کر کے اسکا مدد دست امی طور  
پر کر لیا اور افادین پر ایک لشکر محاصرہ کے واسطے بھیجا۔ بعد ازاں حد المومس  
لے فارس پر حاکم اس کے ماتدوں کو اس دکر دریاں تہہ ہجری کی اپنا  
قصہ کر لیا اور مدد دست حوت کیا ہر سلا پر گیا اسکو دریاں تہہ ہجری  
کی فتح کیا۔ اور اس کے لکڑے بعد ایک سال محاصرہ کرنے کے افادین  
کو فتح کر کے وہاں کے ماسد کو قتل کیا۔ بعد ازاں حد المومس لے کوچ  
کر کے مراکتس پر ڈیرا کیا واما لکا مادتاہ علیٰ بن یوسف موافق ماں سہاں  
کی مر گیا تھا مگر اس کے بعد ماتصیفین میں علی وارت سلطنت ہو کر حکمران

حکمرانی کرتا رہا اوسکی بعد یہاں سے اوسکا اسحاق بن علی بن یوسف بن تاشفین  
 جب بن نہیں تخت پر بیٹھا اوسکا محاصرہ عبدالمومن نے گیارہ مہینی کیا اور بزور  
 سمیرا اوسکو فتح کیا اور امیر اسحاق کو مدد امراء مرابطین کے کپڑ لیا اوسوقت  
 اسحاق کے یہ حالت تھے کہ کانپ رہا تھا اور پکار پکار کر روتا جاتا تھا اور عبد  
 المومن سے یہ کہتا تھا کہ میرے جان بخشی کیجئے یہ حال ایک امیر کبیر نے جو امراء مرابطین سے  
 تھا دیکھ کر اوس لڑکے کی سونہ پر تھوک کر یہ کہا کہ اپنی مان اور باپ کو رو  
 اسجائی صبر متل مردوں کی کر یہ عبدالمومن یدین اور خدا ترس آدمی ہی ہے  
 سنتی ہے جماعت موحدین نے اوٹھ کر سینہ دکور کو مار کٹڑیوں قتل کیا اور اسحاق  
 کو کہ وہ بچہ معصوم نہا کنج کر آگے لائے اوس کے گردن درمیان تختہ ہجر کے  
 ماری گئے یہ لڑکا آخر بادشاہ ملوک مرابطین کا ہے اوس کے اوپر سلطنت منقطع  
 ہو گئے مرابطین نے ستر برس سلطنت کے کیونکہ چار شخص اونہیں کے ایک یوسف  
 بن تاشفین — دوسرا اوسکا بیٹا علی بن یوسف تیسرا تاشفین بن علی — چوتھا  
 اسحاق بن علی یہ چار والے سلطنت ہوئے ہیں جب عبدالمومن نے مراکش فتح کر لے  
 اوسمیں مسکن پذیر ہوا اور بادشاہ مراکش کے محل کو توڑا کر جامع مسجد بنوائے  
 اوسکو بہت نزن کیا اور وہ جامع مسجد جو یوسف بن تاشفین نے بنائی ہے  
 اوسکو ڈھادی — مناسب یوں تھا کہ اس واقعہ کا ذکر اوس کے موقع پر کرے  
 لیکن ہمنواسو اسطے مقدم کر دیا تاکہ دیگر ہر ایک حادثہ ایک دوسرے کی جیسے برابر  
 پی در پی چلا آئے — اور اسی سالین لینے درمیان ۳۵۰ ہجری کی جو سلین  
 فرنگی حاکم اتریا کے نے عرب کے اور ترکان کے جماعتوں پر جو صفین پر اوتری ہوئے  
 بطور ایلعار چڑھائی کر کے اوسکے مال اور غلام اور اکثر اشیاء لوٹ لے  
 بعد ازان جو سلین نے براجمہ پر مراجعت کے اوسکو ویران کیا — اور اسی سالین

۲۰۴  
درساں ماہ جادی کی رملہ مہینہ کہ اول تھا یا آخر اوسمید عبد الرحیم بن عبد کرم  
بن ہوارن قسطنطنیہ امام بن امام فوت ہوا بعد اوس کے فوت ہونے بلا و بعدہ میں اوس  
مام داری ہوئے

اب شروع ہوا ۱۲۵ ہجری

بیان وفات یانی حاکم افریقیہ کا

اسی سال میں امیر علی بن یحییٰ بن تیم حاکم افریقیہ کے ماہ ربیع الاخر میں وفات  
پائی اوس کے باج میں حارہ بنی امارت کی اوس کے بعد ثیا اوس کا حسن اس علی  
وال ہوا عمر اوس کے ماہ میں کے تہی اوس کے مات کے روبرو اوس کا مدبر دولت  
مصلحت سے ہوا بعد مل مذکور مدت تک سلطنت کے مدبر سے کرتار باہر مر گیا اوس  
بعد اوس کے موقوف سے لار تدبیر امور ات کر مارا۔ اور امی سالیں سلطان محمود  
جس کے موصل سے اوس کے مصافحات مثل جبریرہ اور سمحہ کے امیر قسطنطنیہ کو  
خط کیا اور امی سالیں امیر الحوتس اوس میں مدد الحماے مصر میں مقول ہوا اوس کے  
مات کا ہم سے ہے کہ وہ ہمراہ گئے مصر کی طرف سوار ہوا راہ میں لب  
گرد و غار کے ف اوس کو تکلیف ہوئے اوس سے نکل کر آگئی اکی ہمراہ دو لہو  
کے ہوتا میں شخص صیقل گروں کے بار میں اوسیر جبر میں لکھتا کو دی اور کام  
تمام کر دیا اوس کے ہمراہیوں نے اوس کے تیوں کو سے لکھ کر مار ڈالا۔ مصل  
مذکور کو اوس کے گہیر لگے وہ گہرے میں موات اور الامرا حکام القدر حلیہ  
علو سے وال مصر نے اوس کے گہر سے مال ڈھوا ما شروع کیا وہ مال  
حالیں دن تک ڈھوا پا گیا اوس کے گہر سے تھکے لھس اور مستہ مال



ہاتھ آیا تھا۔ عمر افضل کے چچن برس کے ہوئی اور اٹھائیس بریک اوسنی سلطنت کی بعضی یون کہتی ہیں کہ خلیفہ ابرنے اون قاتلین کو براگینتہ کر کے اوسکو مرواڈالا، بعد قتل افضل کے امر باحکام اللہ نے ابو عبد اللہ لطایح کو بجای اوس کے سردار بنایا۔ اور اسی سال میں سلیمان بن ایلعاز بن ارتق نے اپنی باپ کا عصیان حلب میں اختیار کیا جس شخص نے اوسکو ہکایا تھا وہ ایک باشندہ حماہ کا قرناص کی اولاد میں تھا اوسکو ایلعازی ہی نے اہل حلب کا سردار بنایا تھا اوسنی بدسلوک اوس کے ساتھ کیا جب ایلعازی نے یہ حال سنا فوراً مار دین سے کوچ کر کے حلب میں گیا اور جاتے ہی ابن قرناص کے ہاتھ اور دونو پیر کاٹ ڈالے اور آنکھیں پوڑ ڈالیں اس الم میں وہ مبتلا ہو کر مر گیا۔ اور سلیمان کو پاس طغٹکین کے دمشق میں حاضر کیا۔ اور اپنے پیچھے کو ایلعازی لے گیا اوسکا نام ہی سلیمان ہے تھا جو کہ بیٹا عبد الجبار بن ارتق کا تھا حلب کا نائب کیا اور مار دین کو مرجعت کر گیا۔ اور اسی سال میں سلطان محمود نے سیافارقین امیر ایلعاز نوکور کو عطا کی تھے۔ اور اسی سال میں درمیان بلک بن ہرام بن ارتق۔ اور جو سلین فرنگے کی لڑائی ہوئی تھے بلک نے فتح پائے اور فرنگیوں میں سی مقتول اور مقید ہوئے اون مقیدین میں اوس فرنگے کے پہوپی کا بیٹا کلیام نام مو ایک جماعت سواروں مشہورین کے گرفتار ہوا ہر چند کہ جو سلین فرنگے اوس کے عوض بہت روپے دیار ہاگر بلک نے نہ مانا اون سب کو قلعہ خربت میں قید کیا۔ اور اسی سال میں رکن یانے بیت اللہ الحرم کا لبیب ایک لڑکے کی ڈگ گیا تھا بلکہ کچھ شہدم بھی ہو گیا تھا اور اسی سال میں ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریرے مصنف کتاب مقامات حریری مشہور کا فوت ہوا پیدا ایش اوس کے درمیان حدود شمشہ ہجری کے ہوئی تھی علم بخوار

تب میں وہ امام تھا اور حد کتاب اوس کے تصیف سے ہیں ارا محکم مقام  
 ہی حکا تہرہ عالم میں مل سورج کے مشہور ہی۔ اوس کی تصیف کمی واسطے اوشوا  
 س خالد س محمود ریر سلطان محمود کے حکم کیا ہوا کہ حریری مذکور کے ایک مقام پر  
 دلیج کے طور پر لکھ کر اوشوا کی حد میں حاضر کیا تھا تو کہ ویسا مقام کوئی نہ لکھ سکا  
 اسلئے ویر کے حکم دیا کہ اسکو تمام تصیف کرو حریری مذکور کے عادت تھی کہ اسے  
 جو دہی کی سفید مال ایکٹہر کرتا تھا وہ بعد اذ میں حاکم حرم میں رہا درمیاں  
 اوس کی اور اس حکم کے طرف اور ہے ہول لگی اوس کے اوس کے جو  
 میں ہم سہر کے ہیں

(نشان ایک موضع ہے اعمال بعد اذ کا) حریری نصرہ میں مدا ہوا اور قتل  
 اعرس کطرف سوسہ ایسی پنجے دوشی ایک عداہ جسے منامات ایسی  
 سی ٹرہ کر لوگوں کو ٹرائی۔ دوسرا ہیہ ہا علم فقہی نو۔ حاسا ہا دوشی  
 اور اسی سال میں صبی شہہ عہری میں محمد الدین علی س محمد طہرائی  
 سنی دلیج کو کہ اولاد الوالہ سود دئے رہو الا اصعبان کا تھا مصول ہوا بہ  
 شخص عالم اور فاضل ماعو اور کام اور سی ہا سلطان ملک شاہ س اس  
 کے حد میں رہا۔ اور دیواں طہر کے ہی دارو عکے اوس کے بہتر تھے  
 ہوسے رہی ہا تک کہ ویر سلطان مسود کا ہوا اور ایسی ہائی سی ٹر مسود  
 لی شکست کہائی اور طہرائی مقہد ہوا اوسے مد میں قتل کیا گیا یہ حال تھا  
 تہا الدین لے یاں کہا ہی۔ اور شیخ عبدالدین علی س الا تہرے بہ  
 ذکر کیا ہی کہ طہرائی مذکور در ماں شہہ عہری کی مصول ہوا اور سلطان محمود

نے یہ بیان کیا ہی کہ میری نزدیک اوس کے عقیدہ کا فساد ثابت ہوا جب حکم آئے  
 قتل کا کیا ساٹھ برس سے زیادہ عمر اوس نے پائی اور کہیا بانی کا ہے اوس کو  
 بہت شوق تھا۔ اور اسی سال میں لے کر درمیان ششہ ہجری کے درمیان مصر  
 کے علی بن جعفر بن علی بن محمد معروف ابن القطاع نحوی عروضی جو کہ علم ادب  
 اور لغت میں امام تھا فوت ہوا اوس کے چند تصنیفات ہیں درمیان ۳۲۳ ہجری  
 کی وہ پیدا ہوا تھا

## اب شروع ہوا ۱۴۵۰ ہجری

اس سال میں سلطان محمود نے جیوش بک کو جو سلطان پر ہمراہ مسعود بھائی  
 سلطان مذکور کے چڑھ کر آیا تھا قتل کیا اسکے ماری جانے کا یہ باعث ہے  
 کہ محمود نے اپنی بھائی مسعود مذکور کے جان بخش کر کے اور جیوش بک کو اس کی  
 اوسکو آذربائیجان میں لے کر آئے وہاں رہتا تھا جیوش بک کے چیلین اور بہت بہتین  
 وہاں کے امرا نے محمود کے کان میں ہر کر اوسکو رمضان کے پہلے تیرہ کے  
 دروازہ پر قتل کروایا

## بیان ہی وفات پانی ایلنازی کا

اسی سال میں درمیان ماہ رمضان کے ایلنازی ابن ارتق میا فارقین  
 میں فوت ہوا اوس کے بعد بیٹا اوسکا ترمناش قلعہ مار دین کا ستو لے ہوا اور  
 سلیمان جو کہ دوسرا بیٹا تھا میا فارقین کا حاکم ہوا۔ اور حلب میں اوسکا  
 بیٹا سلیمان بن عبد الجبار ابن ارتق سابق دستور حاکم رہا یہاں تک کہ اوس

چچا کے بیٹی ملک اس بہرام ارتقی لے وہ حلب اوس سے لی۔ اور اسی سال میں  
سلطان محمود نے تہرہ واسطہ اقتدر کو عطا کے۔ اور اسی سال میں عبدالقادر  
س محمود نے وفات پائی اوس کے درماں ۳۶ ہجری ہوئی ہے  
بہت خمس نقد اور جاویط حدیث ہے

## اب شروع ہوا ۵۱۵ ہجری

اس سال میں ایک لڑائے درمیاں حلیہ ستر شدالہ اور دیس کے ہوئی تھے  
اوس دیس کے لشکرے شکست کھائی۔ اور دیس عرب کو ہاگ گنا ہر حدود  
ہاگ عرب کو اسے اطاعت اور درماں دار کے کی واسطے براگمہ کرتا رہا  
مگر کسے رہا۔ یہ مسحق کو گنا وہ لوگ اوس کے ہمراہ ہوئے یہ وہاں لھرہ پر  
حاکم اوسکو تاراج کیا۔ بعد ازاں تمام کسٹرف گنا اور فرنگیوں سے  
ملکر سہر حلب کے اوسکو طبع دلوائے۔ اور اسی سال میں سلماں بن عبدالحمز  
س ارتقی لے قلعہ تاراج فرکیو گو مدین خیال بدر کما کہ تہر حلب کا ارادہ  
کرس کہو کہ وہ اوس کے مقابلہ کے طاقت نہ رکھتا تھا۔ اور اسی سال میں ملک  
س بہرام س ارتقی حراں یر گیا اوسکو فتح کما بعد ازاں اوسکو حصر پہنچے  
کریرے چاکا کاٹیا سلماں جو اسے حلب بہت کم رو رہو گیا ہے اسلے اوس  
وہاں سے کوچ کر کے ماہ حمادی الاول میں تہر حلب لے لیا اور اسی سال  
فرنگیوں کے قصد میں حرم رب آگیا پہلے بہ تہر ملک کے قصد میں ہا لیکس بہ  
ملک لے اس تہر برسلو ذت کر کے فرنگیوں سے لی لیا۔ اور اسی سال میں  
قاسم بن ناسم علوی سے امیر کو توت ہوئے بعد اوس کے بیٹا اوسکا اولاد

ابو قلیۃ و ارث مٹوئے ہوا۔ اور اسی سال میں طغٹکین و دمشق نے حمص پر چڑھائے تھے اور اوس شہر میں جو پایا سب لوٹ لیا اور وہاں کے حاکم قنبر خان بن قرجا کو جو قلعہ میں تھا محصور کیا بعد ازاں وہاں سے کوچ کر کے دمشق کو معاودت کے۔ اور اسی سال میں محمود امیر بن قرجا حاکم حمات فامیہ پر گیا وہاں چھاوئے میں جاگھسا اوس کے ہاتھ پر ایک تیز قلعہ کے جانب سی جو آکر لگا اوٹھا حمات ہے کیطرف معاودت کر گیا ہر چند ہاتھ کا علاج کیا اچھا نہوا اسے بیماری میں ہلا ہوا بعد اوس کے مرنے کی رعایا شہر حمات کو اوس کے ظلم سے اطمینان ہوا۔ جب طغٹکین نے یہ حال سنا فوراً حمات پر ایک لشکر آمادہ کر کے روانہ کیا اور فتح کر لیا اسوقت سے حمات اوس کے بلاد میں شامل ہو گیا۔ اور اسی سال میں احمد بن محمد بن علی معروف بابن النبیاط شاعر دمشق جیسے اشعار بہت اچھی ہیں فوت ہوا پیدائش اوس کے درمیان شہر ہجرے کے دمشق میں ہوئی ہے

## اب شروع ہوا ۱۱۱۵ ہجری

### بیان مقتول ہونے بلک کا

اسی سال میں بلک ابن بہرام بن ارتق حاکم حلب کا مقتول ہوا اوس کے قتل ہونے کا یہ سبب تھا کہ اوس نے امیر حسان بعلبکے حاکم مینہ کو پکڑ کر مینہ کو قلعہ مینہ کا محاصرہ کیا تھا اوس لڑائی میں کہ وہ دبا نکلے رعایا سے لڑتا تھا اتفاق سے ایک تیرا اوس کے آکر ایسا لگا کہ اوس کا تمام ہونٹ گیا اوس تیر کے لگے تھے اوس کا لشکر بے تیز تیر ہو گیا اور حسان حاکم مینہ کا چہٹ گیا اوس

ہر سچ مرزا کے دستور سابق حکمرانوں کے شروع کی ملک کے لشکر میں اوس کے چاکاٹا  
 ترماتس میں المارکس اری حاکم ماروین کا ہی تھا وہ ملک کا چارہ بیکر جلتیں  
 آیا اور ایسا عمل وہاں کر کے سو میں مارچ ریمع الاول سہ ہذا کو حکومت کرنے لگا۔  
 بعد ازاں وہاں کا دستور کر کے ماروین کی طرف مراحت کر گیا۔ اور اسی سال  
 میں تہر صدر مرگیو کے قصہ میں بعد محاصرہ طویل کے آتا بہ تہر خلائی علوی میں تھا  
 مصر کے قصہ میں اس تہر کو مرگیو کے آمانی دیکر فتح کیا تھا بعد اوس کی عمل ہوا  
 مسلمان اس تہر کے سو میں تاریخ حاد الاول کو اپنا اسات و مال و متاع لے کر نکلا  
 — اور اسی سال میں بہر دہلی ایک کوسل میں جمع ہوئے اور دس ہجری صدقہ  
 ہے اسی حال بعد دستور فتح حلب کے مرگیو کے حلب کا محاصرہ کیا اور ارادہ  
 کیا کہ بہر کے ماہر اسی رہے کی واسطے چھاؤلی ڈالیں بہات تہر والوں کو بہت  
 مانگو ارگردے وہاں کا حاکم ترماتس سٹینش و عشرت کے انکا مقابلہ کر سکتا  
 اسلے اہل حلب نے اس قدر سختی حاکم موصل کو یہ لکھ بھیجا کہ اگر تم ہماری مدد کو  
 آؤ تو ہم تمکو بہر حلب سیرد کر دیں گے چاہے وہ لوح لیکر وہاں گیا ہے دیک  
 بھیجے اور اسکا چہرہ دیکھتے ہی بہا گے اور اہل حلب تہر اور قلعہ اوس کے  
 سپرد کیا ہے جس قدر موصل و غیرہ اور حلب برہے حکومت کر لے لگا — اور  
 اسی سال میں جس میں صلاح سیالار مرقدہ اسما عید کارا، ملک تھا ہوا تہر نہا  
 کہتا ہے کہ اوس بہت آدمیوں کے لک لک کئی قلعہ ایسی طور پر فتح کئے تھے شروع  
 ترقی اوس کے قلعہ الاموت سے ہوئے یہ قلعہ درماں سماں ۸۳۳ھ ہجری کی  
 فتح کیا اس شخص نے لوگوں کو حکم اتساع اور تعین امام صادق کا دیا  
 اور عوام الناس کو علم پڑھے سے مار رکھا ملک خواہ جس کو بہر حکم دیا  
 کہ کت متقدمہ کا مطالعہ کریں

اب شروع ہوا اس سال ہجری

## بیان مقتول ہونے پرستی کا

واضح ہو کہ اسی سال میں انہوں نے تاریخ ماہ ذی قعد کو قوم باطنیہ کے قسیم الدولہ  
اقتصر حاکم موصل کو ہر وزجہ در میان جامع مسجد موصل کے عین نماز میں قتل  
کیا وہ نماز پڑھتا تھا دس آدمی تلواریں لیکر اوسپر جا کو دی — ہر سقے مذکور  
ایک غلام تر کے شجاع دیندار آدمی تھا اکثر نیک حاکموں سے یہ زیادہ نیک  
خصلت تھا اور بیٹا اوسکا عمر الدین مسعود در میان حلب کے تھا جب اوسکو  
خبر پہنچے کہ میرا باپ مارا گیا وہ موصل میں گیا اور حکمرانے کرنے لگا

## بیان اوس لڑائی کا جو در میان طغٹکین

### اور فرنگیوں کے ہوئی

واضح ہو کہ اسی سال میں فرنگیوں نے ملکہ بہ مشورت کے کہ دمشق کو فتح کرو  
چنانچہ مزح الصفر پر قریب ایک گانہ کے جسکو شغب کہتے ہیں آ پڑے — اور  
طغٹکین نے ترکان وغیرہ بہت لوگوں کو جمع کر کے فرنگیوں پر چڑھائی کے  
چنانچہ آخر ذی الحجہ میں جانبین کا مقابلہ ہوا طغٹکین کے ہمراہ پیادہ ترکانے  
بہت تھے اور لڑائی بڑی تھاری ہوئی طغٹکین کو سب سے سواروں کے شکست  
ہوئی فرنگیوں نے اوسکا تعاقب کیا پیادے چونکہ بہاگ نہ سکتے تھے اسی

اوہوں نے درگیوں کے ڈیر و ہس جا کر حکو ماما مار ڈالا اور سب مال اور لکھا لوٹ  
 لیا۔ دے گئے فطسکین کا اتفاق کر کے نہک کر اوٹنی اسی جہاں لی پر آئے وہاں لکھا  
 مال لوٹا ہوا ماما اسے ماری خوف کے ڈیروں میں رہے نہ گئے جنگل کو ہاگ لکھا  
 اور اسی سال میں درگیوں نے تہر رقیہ کا محاصرہ کر کے او سکون فتح کیا۔ اور  
 سال میں ابو الفتح احمد بن محمد عا لے واعط ہائی الو حاد عا لے کا لوٹ ہوا  
 اس محس سے کرامات اور حرقہ عا د آ ہی طہور میں آئی ہیں۔ الو الصرح میں  
 حوری نے بہت اشیاء اور اس کے طرف مسو کی ہیں ارا بحمد یہ ہے ماں کیا ہی کہ یہ  
 شخص وعط میں احادیث غیر صحیحہ یاں کیا کرتا تھا اگرچہ وہ فقیہ ہا لیکن وعط کا  
 تنوق او سکون تھا ہو اسے واعط مشہور ہوا۔ او سے اسی ہائی کے کتاب احادیث  
 علوم الدین کو ایک جلد میں خلاصہ کر کے مختصر کی اور امام او سکا باب الاجارہ لکھا

## اب شروع ہوا ۱۸ ہجری

اسی سال میں سلطان محمود نے عراق کے کو تو ا لے میر غماد الدین رس گے پسر قسمر  
 او مصافحات کی حواو سن کے قصد میں تہی کمال کیا۔ اور اسی سال میں سلطان محمود  
 لی عداد سے کوچ کیا تھا۔ اور اسی سال میں حاکم موصل مسعود بن قسمر  
 طرف رجہ کے گیا اور او سیر ستو لے ہوا حالت محاصرہ کر لے اس تہہ کے میں  
 وہ بیمار ہوا حسر و روہ تہر فتح کیا او سی دن مسعود مر گیا عداو سن کے مر لے  
 کی ایک او سکا غلام مر سقے حکما نام حاو لے تہا مدد و بت کر لے لگا ہر جید او  
 مر سقے مذکور لے مسعود کے چھو لے ہائی کو مسد تہیں کر یا جانا اور سلطان محمود  
 سے اس باب میں بہت عرصہ مر و فہ کے لیکن محمود نے ماما اسے سلطان مذکور



مذکور لی عماد الدین زنگی بن اقسقتر کو موصل پر لے آیا چنانچہ عماد الدین مذکور نے  
 بغداد سے کوچ کر کے موصل کا بندوبست کیا اور جاوے غلام برستی مذکور کو شہر  
 رجب عطا ہوا بعد ازاں عماد الدین مذکور نے شہر نصیبین اور سنجار — اور حران اور  
 خرمیرہ ابن عمر یہ شہر فتح کئی — اس سال میں سلطان محمود سے عراق کی کوتوالی  
 مجاہد الدین ہر وز کو مرحمت ہوئی کیونکہ عماد الدین زنگی و مان سی چلا گیا تھا اور  
 اسی سال میں عبدالملک بن ابراہیم فرسے ہمدانی صاحب تاریخ فوت ہوا — اور  
 اسی سال میں ظہیر الدین ابراہیم بن سکمان حاکم خلاط کا پہر فوت ہوا اوس کے بعد  
 بہائی اوسکا احمد بن سکمان حاکم ہوا اوسنی کل دس مہینی حکومت کی کیونکہ وہ  
 بعد اس مدت کی مرگیا اوس کے وفات پانی کی بعد والدہ ابراہیم اور احمد مذکور  
 کی جگہ نام ایناچ خاتون تھا حکومت کرتی رہی یہ عورت ارکان کے بیٹی تھے  
 لیکن اوس کے سلطنت میں اوسکا پوتا یعنی سکمان بن ابراہیم بن سکمان جس کے  
 چہ برس کی عمر تھی شاکت رکھتا تھا ایناچ خاتون مذکورہ موافق بیان گذشتہ  
 کی جو درمیان سنہ ہجری کی مبین ہو چکا ہی حکومت کرتے رہی

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

## بیان حاکم ہونی عماد الدین زنگی کا حلب پر

واضح ہو کہ حلب میں برستے حکومت کرتا تھا اور دہن اوسکا بیٹا سعود ہے  
 اوس کے پاس تھا — جب برستے مقتول ہوا اور مسعود مذکور موصل کے ظہر  
 حلب پر ایک امیر سے قمار کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چلا گیا (یہ نام اوس کے

وہ دیکھا ہوا تھا صبح لڑا قہار ہے (معدن دار کے سود مدکورے سستی قلع کو حلب  
 میر خلیہ کیا قلع مذکور بعد فات سود کے رحمہ مستولی ہوا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں  
 لیکن قلع بہت، حصص آدمی حب اوسے رعایا سی مدجوی ظاہر کی نام رعایا شہر  
 سیلیاں میں عن الحمارس ارنی حاکم اول کے ماس جو حلب ہے میں رہا تھا رجوع لنگی  
 سب رعب سہ سہتی ہو کر اوسکو حاکم حلب کا مانا اور قلع قلعہ میں محصور ہوا ورنہ  
 لی حوسا کہ اہل حلب میں آئیں اختلاف ہو رہا تھو سلیں دے گئے فوراً فوج لکرواں  
 حامو جو د ہوا رعایا لے اوسکو کچھ مال دکر رحمت کیا اور صلح کر لی۔ عداد الدین  
 رگے چو کہ ملک موصل پر مسل ہو کر حکومت کر لی لگا تھا اسٹی اوسے سکرا رہتے  
 کر کے ہمراہ ایک سہ سالار کے حکام نام در اوتس تھا طرف حلب کے روانہ کیا او  
 ایک درماں ہے سلطان محمود کا حوالہ نام تھا اوس کے ماس موجود تھا اہل حلب  
 نے اوسکو ملک سرحد کی اور درماں دیکھ کر اوس کی احاطت کی اور سیلیاں اور  
 قلع دو نو عداد الدین کی خدمت میں درمیاں موصل کے حاصر ہوئے عداد الدین  
 رگے لے درساں سیلیاں اور قلع کے صلح کر دادی اور دو لوہیں سے کسکو  
 طرف حلب کے یہ ہما ملا جو د عداد الدین حلب کو گنا اماراہ میں صبح اور مراہ  
 اوسے فتح کئے حب حلب میر ہیا سا کہیں حلب اوس کے علاقہ کی واسطے بطور  
 استقلال اور بیت کے حاصر ہوئی عداد الدین نے رستہ میں داخل ہو کر سب  
 امور ریاست کی خوب طرح پر ترس کی اور قلع کو کیکر گرم سلا اوس کے  
 اکہو میں ہر دادی وہ مر گیا اور عداد الدین رکی مدکور حلب اور اوس کے قلعہ  
 کا حاکم مستقل درساں ماہ محرم سہ ہدا کی ہو گیا۔ اور اسی سال میں سلطان  
 سمر۔ عمر ساں سے طرف رسی کے گنا ہمراہ اوس کی دس میں صدقہ ہیا بہ  
 شخص سمر مذکور کے ماس ہاگ کر گنا تھا اوس کے بیاہ میں رہا تھا حب سلطان سمر

سلطان سنجر رسی میں پہنچ گیا ایک ایسے اپنے ہتھی سلطان محمود کے بلوائے کو ہسپا  
 چانچہ محمود اپنے چچا سنجر کے پاس درمیان رسی کے حاضر ہوا سنجر مذکور نے اسکا  
 بہت اکرام و اعزاز کر کے تخت پر اپنی برابر بٹھلایا اور کہا کہ دس مذکور پر تم احسان  
 کرو اور پھر اسکو اوس کے ملاو دید و سلطان محمود کے سلطان سنجر کے کہنے کی بموجب  
 عمل کیا اور سنجر پھر خراسان کو معاودت کر گیا۔ اور اسی سال میں درمیان  
 ماہ صفر کے تختکین حاکم دمشق جو کہ ایک غلام تشش ابن الب ارسلان کے غلاموں میں  
 سے تھا فوت ہوا یہ تختکین مذکور عظیمذک طینت آدمی تھا اسکا لقب ظہیر الدین  
 ہے جب وہ فوت ہوا اوس کے بعد بیٹا اسکا تاج الملوک بوری دمشق کا حاکم ہوا  
 کیونکہ اسکو اوسنی اپنی زندگی ہی میں ولیعهد اپنا کر دیا تھا بوری مذکور اسکا بڑا  
 بیٹا تھا سب بچوں سے

## اب شروع ہوا سنہ ۵۳۵ ہجری

اس سال میں پھر دس مذکور نے سلطان مذکور اور خلیفہ سی نور و عصیان کی کسلی  
 اور بغاوت اختیار کر کے سرکش ہو گیا ہر چند کہ جانبین سے خط کتابت رہی لیکن  
 صلح نہ ہوئے اسلئے سلطان محمود نے بغداد میں جا کر بہت بہاری شکر دس  
 کی واسطے آراستہ کیا دس مذکور نے بصرہ کو لوٹ کر اور خلیفہ اور سلطان  
 کی مایہ سب لوٹ کر جنگل کو بہاگ گیا

بیان اخبار رما غلیون کا ملک شام میں اور  
 مقتول ہونا اور محاصرہ کرنا فرنگیوں کا دمشق کو

واضح ہو کہ ایک شخص مرد اسماعیل کا بیٹا ہر ام بعد مقتول ہوئے ایسی ماموں اور  
 استر ابا دی کے بعد اسے طرف تمام کی آما اور دمشق میں جا کر اوسے اسی مہرب  
 کی طرف لوگوں کو ترغیب دیتے دے کے اوس کے مدد و ریر لوری حاکم دمشق  
 طاہر بن سعد مرد غانی لے ہوئے کے ملک سے ہر ام مذکور کو قلعہ ماسا میں دیکھا چاہی  
 سے ہر ام کو ملک تمام میں ترغیب ہوئے شروع ہوئی حیدر طہ جو بہاروں میں  
 تہر وہ ہی اوس کے قصہ میں آگئے اسلئے ہر ام سی وادے تیم کے رہی و اسے ہر  
 ریر حاتس ہو کر مقابل ہوئے اور بہاری لڑائی ہوئے اس لڑائی میں ہر ام مذکور  
 ماری گئے۔ اوس کی مرلی کے بعد ایک شخص اسماعیل اوس حاتس قلعہ آیا  
 میں فایقام ہوا۔ اور شہر دمشق میں محاسی ہر ام کے دریر مرد غالی لے ایک  
 شخص سسی الواء کو قایم کر دیا الواء کو ابی ترغیب ہوئی کہ تمام دمشق میں  
 حکم لے کر لے لگا جب اوسے دیکھا کہ میرا عدلت محولے ہی اور بہری احار  
 میں دمشق ہو گئے اوسی فرنگوں کو لکھا کہ میں تم کو دمشق دیتا ہوں اوس کے  
 غوص محکو تم تہر صور اگر دو فرنگیوں لے ماسب حاکم قبول کیا جائے فرنگوں  
 یہ سلاح کے کہ تہر ورہم دمشق میں آویگے تم ایسی امی مصاحوں اور ہر اپو  
 کو جامع متوت کے دروارہ بہر شہلا دماح الوک پورے کو حب بہر حریجے اوس  
 دورا آیا در مرد غالی لے لکھا کہ قتل کیا اور حکم آیا کہ لوگ اسماعیل میں س کو  
 قتل کرو یہ حکم پاتے ہے اہل دمشق لکھا کہ تلواریں اسماعیل پر حکم گئے یہاں  
 چہ ہر ار لہر اوس روئے قتل ہوئے اور فرنگے اپنی وعدہ موافق دمشق  
 پر چاہیے اور اوس کا محاصرہ اوہوئے کر یا لیکس اوسے کھپہ ہو سکا بجز اسکے  
 کہ ماری سردے اور ہر ب کے سدت کے متل ہگوروں کی کوچ کر گئے۔  
 لوری لے ح اوسے کوچ کے حریجے بہا گتہ لکھا تاق کر کے بہت فرنگوں کو

کو قتل کیا مگر اسماعیل باطنے نے جو قلعہ بانیاس میں تھا اوسنی قلعہ بانیاس فرنگیوں  
کی سپر کر دیا اور انکے ساتھ وہ ملگیا

## بیان فتح کرنی عماد الدین زنگی کا شہر حات کو

واضح ہو کہ اسی سال میں عماد الدین زنگے نے شہر حات فتح کیا سب اوسکا  
یہ تھا کہ شہر حات میں سوئج بن بوری اپنی باپ بوری کی طرف سے ومانکی بنیا  
کرتا تھا۔ اور عماد الدین زنگی موصل سے طرف شام کی جاتا تھا جب اوسنی  
فرات سی عبور کیا اوسوقت بوری کے پاس ایک ایٹھے واسطے طلب لک کی  
بھیجا کیونکہ اوسکا ارادہ فرنگیوں سے لڑنے کا تھا۔ بوری مذکور نے اپنی بیٹی  
سوئج کو جو حات میں تھا یہ کہلا بھیجا کہ تم عماد الدین زنگے کے لگ کو جاؤ چنانچہ  
سوئج مذکور ومان گیا عماد الدین زنگے نے سوئج سے بدسلوکی کی اور اوسکو  
پکڑ کر اسطرح کا فعل شیخ اوسے کیا کہ کوئی کسی سے نہیں کرتا یعنی اوسکا خیمہ  
لوٹ لیا اور لشکر جو وہ اپنی ہمراہ لیکر آیا تھا اوسنے غدر کیا اور سوئج کو قید  
کر کے فوراً حات کو لشکر سے خالی پا کر فتح کیا پہر ومان سے کوچ کر کے حمص پر  
گیا اوسکو مدت تک محاصرہ کئی رہا ومان کے حاکم قریخان بن قراجا سی بذرش  
آیا یعنی اوسکو گرفتار کر کے ہمراہ اپنی حمص کو مقید ہی لے چلا آیا اور اوسکو  
کہا کہ اپنی بیٹی اوشکر کو حکم دو کہ حمص خالی کر دی قریخان نے ہر چند کہا لیکن  
رعایا نے اور اوس کے بیٹے نے مطلق نہ مانا جب زنگے مذکور اوس کے فتح  
مابوس ہوا ومان سے موصل کی طرف مراجعت کر گیا اور اپنے ہمراہ سوئج  
اور ہمارا دمشق کو بے گرفتار کر کے لیتا گیا ہر چند کہ تورے لیے سوئج کی باپ

اوسکو چھوڑ دے کو لکھا اور مال ہے دیا کیا لکس وہ مطلق ملتفت ہوا۔ اور  
اسی سال میں فرنگی لوگ قلعہ دہلی میں داخل ہوئے۔ اور اسی سال میں اوصاف  
اسعد میں اٹلے نصر فقہ تینا سے مدرسہ نظامیہ کا قوت ہوا علم اخلاق میں اوسکا  
طریقہ مشہور رہا وہ ٹراستولی آدمی ہوا لوگوں اور بادشاہ کے سامنے اور اسی  
سال میں صرف حرمہ بن بخت الدین محمد علوی جیسے بیادری لڑی رحلت پائی اس شخص نے بہت حدیث  
مسیحیہ اور روایات مسیحیہ کی ہیں اور اس کے درمیان فرقہ ہجری کی ہوئی ہے  
درمیان شریف اور شرف نصیب کے جمع کیا تھا اور وہ ریڈی مذہب کا تھا

## اب شروع ہوا ۱۲۵۰ ہجری بیان فتح ہونی اٹارب کا

اسی سال میں عماد الدین رگے کی ایسی فوجیں جمع کر کے موصل سے طبرستان  
کی کوچ کر کے قلعہ امارت یرجیراٹے کے کیونکہ مسلمانوں کے بہت تکلیفیں ہو  
جاتی تھیں اٹھائے تھے اسلئے کہ اہل درگ لے آئیں مصافات حلب کے تقیم  
کر لئی ہے ہانک کر راجا حوٹا عوے ماہر مات الحان کے حوٹا سی ایک  
شہر کے فاصلہ پر واقع ہے شاید نام اوسکا عثر ہو یہاں درگیوں کی نصیب  
میں ہو گیا تھا اس لئے اہل حلب بہت گئے اور حواری میں بیٹے ہوئے تھے یہ  
حرماء عماد الدین لے آئے یرجیراٹے کے اور درگیوں لے ہی ایسی سال  
سواروں کے اور پیشیادوں کے جمع کر کے مقابلہ کیا بہت بہاری لڑائے  
ہوئے اس لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئے درگیوں کی شکست کھائی اور

بہت سوار فرنگیوں کے مسلمانوں کی قید میں آئے اور اکثر ماری ہو گئے جس میں اس فتح اور ظفر سے فارغ ہوئے آثار ب پر گئے اور سکو بے بزور شمشیر فتح کر دیا ان کی رعیت کو مار کر برابر کر دیا اور جو زندہ ماٹہ آیا مقید کیا — عمار الدین نے اسی وقت میں قلعہ آثار ب مذکور کو ویران کیا اور اسکو ڈھا کر سہار کر دیا تھا چنانچہ آج کے روز نگ او سیصوت سے وہ ویران پڑا ہوا ہے

## بیان وفات پانی الامر با حکام علوی کا

واضح ہو کہ اس سال کے ماہ ذیقعد میں الامر با حکام الہ علوی ابو علی منصور بن مستعلی احمد بن مستنصر صاحب مصر مقتول ہوا — حال اسکا یہ ہے کہ وہ بطور عادت سیر کرنے کو گیا تھا جب اسنی رحمت کی اسپر باطنے لوگوں نے بوہ کر کے قتل کر ڈالا اسیس برس پانچ مہینے پندرہ روز اسنے حکومت کے عمر اس کے چوتیس برس کے تھے یہ دسواں بچہ اولاد مہدے عبداللہ سے ہی اور دسواں ہی خلیفہ خلفاء علویین سے ہے — جب امر مذکور مقتول ہوا اس کے بعد کوئی اسکا بیٹا نہ تھا اسلئے اسکی بیٹی حافط عبدالحمید بن ابی القاسم بن مستنصر باللہ کو ولایت نصیب ہوئے اول ولہ اسکی بیعت اسواسطے نہ کی گئی تھی کہ شاید کوئے حمل امر مذکور کسی عورت کے پیٹ سے ظاہر ہو اسکا پر اس کے بیعت نہ ہوئے بطور نیابت وہ کار ریاست کرتا رہا — جب حافط مذکور واسلے ہو گیا اسوقت اسنے ابو علی احمد بن الا فضل بن بدر الجا اپنا وزیر مقرر کیا اس ابو علی مذکور نے وہ رسائے پیدا کے کہ حافط مذکور پر بے غالب ہو گیا اور جو محل میں شاہے مال پاتا اپنے گھر کو لیجا تا یہ حال

الوٹے کا اوٹل ایک کر دس سال میں وہ قتل ہوا ہے ۵۳۶ تک یوہن رہا ہے  
 سال میں ایک صد دار سلطنت بغداد کے شرق کی طرف مدیح اسطرلاب سے  
 مائی تھے مگر وہ پوری ہوئے پائی اور اسی سال میں سلطان مسعود نے قلعہ الموت  
 فتح کیا اور اسی سال میں اسرائیم بن عثمان بن محمد عری مردیک الخ کے موت ہوا  
 دو میں مدوں ہے کیا گیا وہ ماتدگان عرہ میں تہایدائیں اوس کے درمیان  
 ۵۳۶ ہجری کے ہوتے وہ شہر امجدین میں سے ہے

## اب شروع ہوا ۵۳۶ ہجری

میاں ہے مقید ہوئے دس میں صدقہ کا واضح ہو کہ اسکے مقید ہوئے کا یہ سبب  
 کہ وہ عراق سے طرف مصر حد کے ماتا تھا کیونکہ مصر حد کا حاکم ایک خود بہاد  
 پاس ایک لوڈے تھے وہ خود اتفاق سے اس سال میں مر گیا اوس کے مرتے  
 ہر وہ لوڈی اوس قلعہ مصر حد پر حکومت کر لے گئے مگر مروت وقت واپس ہوئے کے  
 اوسے لوگوں سے یہ کہہ دیا کہ خت تک اس قلعہ کا کوئی وارت مردہ ہوگا  
 میں حکمرانے کرنے رہوں گے چاہیہ اوس کیر کے لے ایک خط ہدست ایٹ  
 کی دیس میں صدقہ کے پاس اسحصہ کا بہیا کہ تو میرے پاس اس قلعہ میں آما  
 میں تحسے لکاح کر لوں گے اور قلعہ مذکور مصر اوس مال و اسباب کے جو آویں  
 موجود ہے تیرے حوالہ کر دے دیں اس لالچ میں آکر عراق سے اوس کے  
 ماس حایکا ارادہ کر کے راہی ہوا راہ بتلائے والون لے اوس کو  
 راہ پہلا کر لوائے شام میں قریب قیو کلب جو کہ شرق کے جانب شہر فخر طہ  
 کے رہتے تھے لاٹارا انہوں نے فوراً اوس کو پکڑ کر اوس کے دستیں کاٹ



تاج الملوک بوری بن ملطکین صاحبِ شوق کے خدمت درمیان ماہ شعبان سنہ ۶۸۰  
 کی ہجرا کا حاضر کرو یا بوری نے اسکو مقید کیا عماد الدین نے اسے جو سنا کہ دبیس  
 کو بوری کے قید میں مقید ہوا اسے جلد اپنا قاصد بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ اگر تم دبیسا  
 کو کو چھوڑ دو تو میں تمہارے فرزند ارجمند کو جو میرے قید میں معہ اور امراء  
 کا کے ہی فوراً چھوڑ دوں گا۔ بوری نے منظور کیا عماد الدین نے فوراً بوری  
 کی بے کو معہ اون امراء کے جکو اس کے ہمراہ گرفتار کر رکھا تھا چھوڑ دیا اسکو  
 دبیس کو لے لیا۔ اس نے اپنی دلیں یہ خیال کیا کہ میں نے عماد الدین مذکور سے  
 بہت بد سلوکیاں کی ہیں یقیناً وہ میرے ساتھ بدی کر لگا بلکہ اسکو یقین تھا کہ مجھکو  
 وہ مروا ڈالے گا عماد الدین نے بخلاف اس کے یقین کی یہ کیا کہ جب دبیس  
 اس کے پاس پہنچا اسکا بہت اکرام و اعزاز کر کے بہت روپی افرومالی اور  
 ہنار اور گھوڑے اسکو دیکر اپنا سپہ لار بنایا۔ دبیس مذکور عماد الدین نے  
 کی پاس اسی درج میں جب تک کہ وہ عراق کو گیا راجھا کہ ہم آگے ذکر کریں گے  
 شہنشاہ نے خلیفہ مسترشد جب سنا کہ دبیس اسطور پر پکڑا گیا ہے اسنے سید الدین  
 بن الانباری — اور ابو بکر بن بشر جزیری کو عماد الدین کے پاس باین امید  
 روانہ کئے کہ دبیس کو رہا کر دو۔ عماد الدین نے دونو قاصدوں کو کھڑ  
 کر ابن الانباری کو توقید کیا اور ابن بشر کے حقین اس سے بے زیادہ سلوکی  
 اور فعل کر وہ کیا۔ آخر کار مسترشد نے ابن الانباری کے حقین سے وغفار  
 چھوڑنے کے چنانچہ اسکو مخلص ہوئے

بیان ہی وفات پانی سلطان محمود اور بادشاہ

## ہونی اوس کے بیٹی داؤد کا

واضح ہو کہ اس سال میں درماں ماہ تنوال کے سلطان محمود بن محمد بن ملک شاہ  
 بن اب اسلاں بن داؤد بن میکایل بن سلجوق درماں شہر ہندان کے رہا ہے  
 ملک نقاہونی اوس کے مدد و مات مانے کے اور انعام سامانے جو اوس کا ورور  
 تھا اوس کے بیٹے داؤد بن محمود کو بح سلطنت مرثلا مانا۔ اور اتنا ملک قسمت  
 حصہ ہوا۔ عمر سلطان محمود کے وقت وفات کی سنائس برس لو بیس برس  
 کی۔ تھے اور حال اوس کا بہت بیاں کرتے ہیں کہ عظیم عاقل اور مردار اناہا کہ  
 مات سرچ ہو رہا تھی المقدور اوس کا تعاقب کرتا۔ اور اسی سال میں  
 مانے لوگوں نے تاج اللوک لوری بن طعکین صاحب دست بر تاحت لاکر  
 اوس کو رجم کیا اور رم اوس کے آٹھ تھے ایک ایسا ہو گیا دوسرا ہتار مارا  
 وہ جلوس ہے کر ماتھا اور سوار ہے ہوتا تھا الا ما طاقت بہت رہا تھا۔  
 اسی سال میں عادم سلم رحمی رما سے راہد شہور جو صاحب کرا اب ہی  
 تہی فوت ہوئے اس شخص نے حدیث سے اور اوس کے یار اور شاگرد بہت  
 تہی اور احوال صرح اس حوری اوس کے دم کرتا ہے اور اوس کے سب سے  
 ہی طعنہ لگتا ہے

## اب شروع ہوا مسلمان ہجری

اس سال میں اوس نے الا فصل بن مدر الحما لے وریر حافظ لوین الہ  
 علوی کا مقتول ہوا کیونکہ اوس نے حافظ مذکور سے عادت اختیار کر کے  
 علویں کا حطہ موقوف کروا کے ایسا حطہ جاری کر دیا تھا اور رجمی علی حرا

خیر العمل) کا خطبہ اذان میں موقوف کر دیا تھا اسلئے علو میں کے شیعوں کا دل  
اوس سی نفرت کر گیا چنانچہ ایک جماعت غلاموں نے اوسکو حالت گیند بلا کھیلنے  
کی میں جا کر قتل کر ڈالا اور اوسکا گہر لوٹ لیا جب وہ مقتول ہو چکا جب حافظ  
مذکور فید میں سے نکلا اور جو ابو علی کے گہر میں پایا وہ محل شاہی میں بیجا دیا گیا  
جس روز ابو علی اوسکا وزیر مقتول ہوا اوسدن حافظ مذکور کے بیت کی گئے  
تہی بعد اوس کے والی ہونی کے ابو الفتح یالس حافظ وزیر ہوا وہ چند روز کی بعد  
فوت ہو گیا اوس کے بعد حافظ مذکور نے اپنی بیٹی حسن بن حافظ کو عہدہ وزارت  
کا دیا اور اوس کے ولیعہد ہونے کا خطبہ ہے پڑھا دیا تھا لیکن وہ حسن مذکور سے  
درمیان کشیدہ ہجری کے مقتول ہوا جیسا کہ ہم آگے انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے  
— اور اسی سال میں سلطان مسعود بن محمود نے طلب سلطنت میں حرکت کر کے  
اپنے بھتیجے داؤد بن محمود سے ملیے۔ اور اسطرح سی سلجوق بن محمد صاحب  
فارس بہائی مسعود کے لی اور اتابک فارس جاساقتے نے خواہشیں سلطنت کی  
کی چنانچہ سلجوق بغداد میں جا کر خلیفہ مسترشد سے ملا۔ اور مسعود نے عماد الدین  
زنکی سے لگ جا ہی اور بغداد کے طرف کوچ کر کے خلیفہ مذکور اور سلجوق  
سی لڑا ہی ہوئے قراجا اتابک سلجوق سے لڑا اور زنکی کو جب شکست ہوئے  
وہ تکریت کے طرف بھاگ کر اوتی عبور کر گیا اوسوقت نجم الدین ایوب کو  
عہدہ میر۔ بھیجی گیا تھا اوسنے مل بنا کر عماد الدین کو اتار دیا چنانچہ وہ اپنے  
شہر دینین چلا آیا اسکا سب یہ تھا کہ نجم الدین ایوب کو عماد الدین سے کچھ لگاؤ  
بیشک تھا کیونکہ اس ایوب کے اولاد سی کتنے آدمی واسلے اکثر بلاد کے ہوئے  
ہیں۔ بعد ازاں یہہ رائے پھری کہ سلطنت مسعود کرمی۔ اور اوسکا  
بھائے سلجوق شاہ وئے عہد ہو یہ فیصلہ خلیفہ مسترشد اور مسعود اور سلجوق

کی راجی وانی ہوگا حاکم وہ دو لوہائی عداد میں آئے مسعود دارالسلط میں  
 اور اسلوق کو تو اسے میں مروکش ہوا اور لکا اجتماع ماہ حاد الا۔ ل۔ سہ ہوا  
 میں ہوا تھا۔ بعد ازاں سلطان سحر لے ہوا اسی ہتھی طغرل سلطان سحر  
 کے حراس سے اس ارادہ پر کوچ کیا کہ سلط عداد کے مسعود سے جہیں لیجے دے  
 مسعود اور سلوق دو لوہائی اوس کے مقابلہ پر آئے اور لڑائی ہوئے سحر  
 مسعود کو شکست دی مگر کار مرد اس کے کار مار کر مسعود کو اس دیکر ملو اسنو  
 اوس کے پاس حاضر ہوا (مسعود حوج کو بھیگیا تھا) جب سلطان سحر نے اوسکو  
 دیکھا تو سہ دیکر اوسکا اکرام اور اعزاز کیا اور رخصت ہو کر اوسکو حکم دیا کہ امر گیم  
 میں حاضر ہوتا اور سلطان طغرل کو دارالسلط میں ملا کر تخت پر بٹھا کر تمام  
 ملازمین اس کے نام کا حلقہ پڑھوا کر پھر حراس ہی کو سلطان سحر لے مساوت کا  
 چاہیے تا اور کے پاس درمیان اس سانس کے ماہ رمضان میں پہنچا تھا

## بیان اوس لڑائی کا جو درمیان ستر شدا اور عماد الدین زنگی کے ہوئی

واقعہ کہ اسی سال میں عماد الدین رگلے سے دس سال صدقہ کے ارادہ  
 جنگ کر لے حلیہ کے کوچ کیا اور حلیہ لے ہے جانب عربیہ کو تھاور کر کے  
 عمادہ پر ڈیرا کیا۔ اور عماد الدین مبارکہ یہ موجود چل کے مصافات  
 سے ہی اور ترا اور دو لوہے کردن کا مقابلہ حلیہ برآ کر ہر ستائیسویں رح کو ہوا  
 چنانچہ عماد الدین سے مہمہ لشکر حلیہ ہر حملہ لاکر لشکریوں کو ہکا دیا حلیہ لے

نی جب یہ حال دیکھا اوسنے خود ہمراہ بقیہ شکیون کے حمل کیا اوس حمل میں  
دیس بہاگ نکلا پر عماد الدین کو بے شکست ہوئے اور خلق کثیر اس لڑائے  
میں جانبین کے کام آئے

## بیان وفات بوری حاکم دمشق کا

اسی سال میں تاج الملوک بوری بن طغکین حاکم دمشق بسبب اوس زخم کے جو  
لوگوں کے ہاتھ سے اوس کے آیا تھا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اکیسویں رجب کو فوت  
ہوا۔ اوسنی چار برس پانچ مہینے خندرز حکومت کی تھے وقت اپنی وفات  
کی اپنی بیٹے شمس الملوک اسماعیل کے حقین شہر کے حکمرانے کی وصت کر گیا  
اور دوسرے بیٹے شمس الدولہ محمد کو بعلبک اور اوس کے مضافات دے گیا تھا  
بوری مذکور شجاع اور تند جو اُن مثل اپنے باپ کے تھا جب اسماعیل بن بوری  
دمشق کا مدد اوس کے مضافات کی حاکم ہوا اور اوس کا بھائی محمد بعلبک کی حکومت  
کرنے لگا تب محمد مذکور نے قلعہ الراس اور قلعہ لیوہ بھی دیا لیکن ہر چند اسماعیل  
حاکم دمشق نے اپنی بھائی محمد مذکور کو لکھا کہ یہ دونو قلعہ تم نہ لو انکو چھوڑ دو  
محمد مذکور نے ہرگز نہ مانا اسلئے اسماعیل نے خود جا کر اولاً قلعہ لیوہ کو فتح کیا پھر  
قلعہ الراس کو اپنی قبضہ میں لا کر قلعہ اون دونو لگا کر کے اپنی بھائی محمد پر چڑھا  
کی اور بعلبک میں اوسکو جاگیر اچانچہ وہ شہر ہے فتح کیا اور قلعہ کا محاصرہ  
کیا اوسوقت محمد مذکور نے پتیا کر اپنے بھائے اسماعیل مذکور سے درخواست  
صلح کی کہ اوسنے منظور کر کے پتیا اوسکو بعلبک سے اوس کے مضافات کی  
دیکر دمشق کی طرف منظور اور منظور ہو کر برصغیر کے

## اب شروع ہوا ۵۲۵ ہجری

اس سال میں شمس الملوک اسماعیل بن لوری حاکم دمشق نے وگیو کے عسکرتا کر قلعہ ماماس  
 سر جاتے ہی سرور سمر او سکوفج کر کے حکو او سہس ماما قتل اور مقید کرتے ہوئے قلعہ  
 ماماس تک پہنچ کر او سکامحاصرہ کیا آخر کار وہ ہے اس دیکر لیا اور اسی سال میں  
 سلطان مسود نے سکر جمع کر کے اسے ہتھی داؤ دی محمود کو اسے سی ملا کر۔ اسے  
 بہانی طمرل سر خرائی کے حاجہ اول دو لوہیں شری بہاری لڑائی ہوئے اور میں  
 لڑائی میں طمرل کو شکست ہوئے اور مسود سلطنت جہن لی اور طمرل کا لیا قسکر  
 او سکالسا لاکو ہوا کہ کسی موضع میں او سکو قرار لیے دیا بہامک کہ وہ حب رکا  
 رہا دوسرے لڑائی بہر دمان ہوئے او سہائے ہے طمرل نے رک لڑائی اور شک  
 کہانی اور او میں بہراہ حواک جامع امرار کے ہی وہ میدان میں گرفتار ہوئے۔ اور  
 اسی سال میں حلیہ ستر تندے افواج کثیرہ جمع کر کے تین بہیں یک موصل کا محاصرہ  
 کیا حال یہ ہے کہ عماد الدین رگے موصل سے سحر کی طرف گیا تھا لیکن وہ اس  
 شہر میں گودام اور دحرہ اماح کا مہیادگاں محافظ کے حب مدولس کر گیا  
 تھا اس نئی او کو محاصرہ کے کچھ پرواہ نہ ہوئے آخر کار حلیہ مذکور تھا کر لی بل  
 مرام لعداد کو گیا سرور عود لعداد میں داخل ہوا

## بیان والی ہونی شمس الملوک کا شہر حیات پر

اسی سال میں اسماعیل بن لوری حاکم دمشق شہر مذکور سے عتہرہ اخیر ماہ رمضان  
 میں طرف حیات کے گیا یہ حیات عماد الدین رگے کے قصد میں او سوقت سی تھی

تہی جیسے اوسنے سوئج کے ساتھ عذر کر کے چھین لئے جسے کہ اوپر درمیان ۲۲ کے  
 ذکر آچکا ہے حاصل یہ ہے کہ شمس الملوک اسماعیل نے اوسکا محاصرہ کیا کہ جو اوس کے  
 سامنے آیا اوس سے لڑا کیا یہاں تک کہ بروز عید الفطر وہاں کے رعایا سے لڑائی ہو  
 مگر فتح نہ کرنے پایا نام کام مرحبت کر آیا دوسرے روز صبح کو علی الصباح شہر پر جا کے  
 چار طرف سے اوس پر حملہ کیا آخر کار بنو برہہ میں جا گہرا رعایا نے وہاں امن چاہا  
 اذکو امن دیکر قلعہ کا محاصرہ کیا وہ قلعہ اون ایام میں کچھ مضبوط نہ تھا کیونکہ اوس کے  
 چچھی وہ مضبوط کیا گیا ہی کیونکہ نفع الدین عمر ہشیج سلطان صلاح الدین کے نے  
 اوس قلعہ کا پہاڑ دہا کر اوسکو اوس بیت پر بنوایا ہی ہے وہ آج کی دن تک موجود ہے  
 یہ تعمیر بہت برس بعد شمس الملوک کے ہوئے ہی — جب شمس الملوک اسماعیل اوس  
 قلعہ کا محاصرہ کیا وہاں کے نائب لی اوس کے محافظت سے عاجز ہو کر دیدیا خانچہ  
 اوس قلعہ میں اوسنے جا کر جو ذخیرہ اور تیار پائی سب لی لئی یہ واقعہ ماہ شوال ۸۱۸  
 میں واقع ہوا یہاں سے شمس الملوک نے فراغت پا کر پہمیشیز کا محاصرہ کیا اوس  
 شہر کا حاکم بنی مقدین کوئے شخص تھا اوس کے شہر کو لوٹ کر قلعہ کا محاصرہ کیا جب  
 اوس حاکم نے دیکھا کہ کوئی صورت رہائی کے نہیں نظر آتے لاچار کچھ روپیہ  
 دنیا کیا اوس سے وہ روپیہ لیکر مراجعت کر کے دمشق کی طرف کوچ کیا خانچہ  
 ذیقعد سنہ ۸۱۸ کو دمشق میں داخل ہوا — اور اسے سال میں ترکمان لوگوں  
 لی جمع ہو کر طرابلس پر چڑھائی کے اوس شہر میں فرنگے جو رہتے تھے انہوں نے ملکر  
 اونکا مقابلہ کیا جانین سے بہت آدمی ماری گئے فرنگیوں نے شکست کھائی اور  
 بہاگ نکلے خانچہ قومص فرنگے سے اپنے مصاحبوں کے قلعہ عربین میں محصور  
 ہوئے ترکمانوں نے اونکا وہاں بے جا کر محاصرہ کیا قومص فرنگے نے یہ  
 چالہ کے کی کہ بیس سوار اپنے ہمراہ لیکر قلعہ سے آپ بہاگ گیا اور قلعہ عربین

میں محافل چھوڑ کر بہت فرنگیوں کو ایسے مدت کے واسطے جمع کیا حجامہ فرنگیوں سے  
 جمع ہو کر مراکھوں کے ہر طرف کے ہر ایک ٹرائے ہوئے۔ دینے کے ہر چار طرف فرنگیوں  
 نے جمع ہو کر مراکھوں کو ہنگامے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن وہ خود ہی وہاں حجت  
 کر گئے۔ اسے سال میں اسماعیلوں کے قتلہ قوموس کو وہاں کے حاکم میں عروس سے  
 حرم کر لیا تھا۔ اور اسے سال میں درمیاں ماہ ربیع الآخر کے ایک علام غفیلین  
 حدتمس اللوک اسماعیل کے لے اسماعیل مذکور صاحب رشتہ بردوڑ کر ایک ماہ  
 تلوار کا صحیح کیا تھا لیکن اوسیر کہہ امیر ہوا کہ وہ ماہ جالے گناہتمس اللوک کے  
 علام بہ حال دیکھ کر حلد کو دیر سے ابھولے اور اس علام قاتل کو مکر لیا تمس اللوک  
 اور اس سے لوجہ کہ تو نے تلوار کیوں ماری ہے اوسے کہا کہ تیری ستر اور بدست  
 مسلمانوں کو آرام دیا محکو سطور تھا اوسکو غیر تحقیق فوراً مردا ڈالا مگر تمس اللوک  
 اسماعیل نے اپنے ہائی سوج میں لوری کو جو حیات میں تھا حکو ر گئے سہ ہر حد  
 کا حاکم اویرماں ہوا درمیاں شہ کے مردا ڈالا بہ امر حجت ماگوار لوگوں  
 مگر گدرا حجامہ بہت لوگوں کو تمس اللوک اسماعیل سے نصرت ہو گئے تھے۔ اور  
 اسی سال میں علی بن علی بن عوص ہر دی حوکہ ایک واعظ مشہور تھا جس کے  
 حراساں میں ہر شہرت بہت تھی اوسے مدینہ ہے بہت سی ہیں فوج ہوئے  
 — اور اسی سال میں الوعلیہ امیر کو قوت ہوئے — بعد اویہ کے امارت  
 کہ کا الوالقاسم واسلے ہوا

## اب شروع ہوا ۵۲۶ ہجری

اسی سال میں درمیاں ماہ محرم کے تمس اللوک اسماعیل حاکم دمشق قتلہ



قلعہ شقیق پر گیا یہ قلعہ ضحاک بن جندل دبیس و آدیتم کے قبضہ میں تھا کیونکہ وہ اس قلعہ پر متغلب ہو کر بچے ہو بیٹھا تھا شمس الملوک نے وہ قلعہ اوس سے چھین لیا فرنگیوں پر یہ امر ناگوار گذرا اسلئے فرنگیوں نے بلدہ حوران پر چڑھائی کے شمس الملوک نے فوجیں جمع کر کے طبریہ کے راہ ہو کر فرنگیوں کے شہر و زمین لوٹنا شروع کیا جب فرنگیوں نے یہ حال سنا اولٹے اپنی شہروں کے طرف مراجعت کر کے چلی آئی بعد ازاں شمس الملوک سے صلح ہو گئے اور اونسے تحفہ و تحایف ایسین لینی دینے مقرر ہو گئے۔ اور اسی سال میں عماد الدین زنگے نے سب قلعہ اگر اذ جو بہت اچھی تھے انہی قبضہ میں کر لئے ازاں بجلہ قلعہ عقر۔ اور قلعہ سوس وغیرہ میں بعد ازاں قلعہ ہکاریہ اور کوانتے کے بھی اوس کے قبضہ میں آ گئے۔ اور اسی سال میں دشمنہ حاکم ملیطہ کا اون فرنگیوں سے جو شام میں رہتے تھے لڑا تھا اس لڑائی میں فرنگیوں نے بہت ماری گئے۔ اور اسی سال میں درمیان خلیفہ مسترشد بالہ اور عماد الدین زنگے کے صلح ہو گئی تھی

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اسی سال میں سلطان طغر بل بن سلطان محمد نے وفات پائی واضح ہو کہ بعد پانے شکست کے اپنی بہائے مسعود سی وہ بلاد جبل پر مستول ہو گیا تھا لیکن بغضاً اسے اس سال کے ماہ محرم میں راہی ملک بقا ہوا پیدائش اوس کے درمیان سنہ ہجری کے ماہ محرم میں ہوئے تھے یہ شخص نیک اور عقلمند آدمی تھا جب اوس کے بہائی مسعود کو اوس کے مرل کے خبر پہنچے ہمدان کو گیا وہاں کے شکریوں نے اوس کا استقبال کیا تمام شہروں

ماسدوں نے اوس کے اطاعت کی جبکہ وہ ہندو سرستوے ہوا

## بیان مقتول ہونی اسماعیل حاکم دمشق کا

اسی سال سال کے ۱۲ مارچ ماہ الاخر کو تیس الملوک اسماعیل بن لوریس طغیوں  
مقتول ہوا اوس کے بد اس ساتویں مارچ حاد الاخر شہ کو ہوئی تھے اوسکو حالت  
عذاب میں ایک گروہ نے اوس کے والدہ سے ملکر قتل کیا تھا مگر اوسکا سبقتے ہم  
ماں ہیں کر سکتے تھو کہ اوس کے سبقتے قتل میں اختلاف ہی کیونکہ بعض آدمی بہ ماں  
کرتے ہیں کہ سبقتے عوط ستم اور حور ظلم اسماعیل بدکور کے رعایا ل اوس کے والدہ  
کی سا ہے سبقتے تھو کہ کیا وہ اوس کے ساتھ متفق ہو گئے اسلئے اوس پتیارے ماں  
اسی سا ہے قتل کروا دیا۔ اور بعضی بہ ماں کرتے ہیں کہ اوس کے والدہ ہر  
لوگوں نے یہ بہت لگا ئی ہے کہ وہ ایک شخص سسی لوسف بن ضرور سے جو کہ اوس کے  
باپ کا ایک مصاحب تھا لگواتی ہی اوس سے اسی والدہ کو قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا  
اسلئے اوس عورت نے اوں لوگوں سے متفق ہو کر قاتل کو چھا کر مروا دیا  
بعد اوس کے مقتول ہونے کے اوسکا بھائی تہاب الدین محمود بن لوریس واریت  
سلطنت ہوا اور تمام رعایا نے اوس کے نئی طرف کے اور اسی سال میں بعد  
مقتول ہوئے تیس الملوک کے عماد الدین رگے دمشق پر گیا اوسکا حاکم محاصرہ  
کیا اور بہت ملک اوس رعایا کو کیا اس شہر کا محافظ یحییٰ الدین اتر اہلکلام  
طغیوں کا ہوا اوسکو احتار تمام تھاب رگے بدکور نے دمشق کے لیے میں کیہ فائدہ  
رعایا دماں کے ماتندوں میں صلح کر کے ابے سہر کے طرف رجعت کر گیا

بیان مقتول ہونی حسن بن حافظ الدین اللہ علیہ السلام

واضح ہو کہ درمیان ۵۶ھ ہجری کے ہم بیان کر چکے ہیں، اوس کے باپ نے اناؤزیر  
 اوسکو بنایا تھا حسن مذکور تمام ریاست اور سلطنت میں تغلب ہو کر بد سیرتے برتنی لگا  
 اور اکثر امراء عظام وغیرہ کو ظلم اور ستم کی راہ سے قتل کر ڈالا اور ناحق مواخذہ  
 ہر ایک سے کرتا رہتا تھا لشکر نے یہ حال دیکھ کر ارادہ کیا کہ اوسکو مدد اوس کے بیٹے  
 کی مار ڈالنا چاہئے جب اوس کے باپ نے یہ خبر پائی فوراً بیٹی کو زہر پہلا کر مار ڈالا چنانچہ  
 اوس زہر کے اثر سے وہ فوت ہوا بعد اوس کے مرنے کی حافظہ مذکور نے تاج الدولہ  
 بہرام کو جو کہ ایک نصرانی تھا وزیر بنایا اوس نے حاکم ہو کر ارٹنے لوگوں کو حاکم بنانے  
 شروع کئے اوسپر جو گذرا وہ ہوا گئے انشا اللہ تعالیٰ بیان کریں گے

## بیان اوس لڑائی کا جو خلیفہ مستر شد اور سلطان مسعود

### میں ہوئی اور خلیفہ گرفتار ہو کر مقتول ہوئی

واضح ہو کہ اسے سال میں درمیان سلطان مسعود اور خلیفہ مستر شد بالہ کے ایک  
 لڑائی ہوئے سبب اوسکا یہ تھا کہ ایک گروہ لوگوں کا مسعود سے خفا ہو کر اوسکو  
 چھوڑ کر خلیفہ مستر شد سے آلا تھا انہوں نے اگر خلیفہ کو سلطان مسعود سے لڑنے کے  
 واسطے برا انگیزہ کیا اور کہا کہ قبلہ عالم وہ آئے سامنے کچھ مال ہے نہیں اس وقت  
 میں خلیفہ مذکور آگیا چنانچہ اوس نے بغداد سے لکھڑ سلطان مسعود سے لڑائی کے  
 ارادہ اوس کی طرف کو کوچ کیا اور مسعود سے اوہر سے اوس کے مقابلہ کو  
 آیا دسویں تاریخ ماہ رمضان سنہ ہجری ۱۰۰۰ کا مقابلہ ہوا اس لڑائی میں  
 اکثر خلیفہ کے لشکر کے آدمے مسعود سے ملے اور باقی بہاگ گئے خلیفہ مستر شد

گرفتار ہوا۔ مسعود حلیف کو ایسی ہمراہ لے کر ہمدان سے مراۃ میں دریا میں تیرا  
 کے اسی نتیجے داؤد میں محمود سے لڑنے کی واسطے گنا اور دو مہر سچ کے ماحصلہ میر مراد  
 سے امراستہ سند ہی ایک جیمہ حلیفہ میں اوس کے ساتھ تھا حلیفہ نے مسعود کو مال دے  
 یر اور اس اقرار کیا کہ یہ کہے بعد اوس سے نکلوا لگا راضی کر لیا تھا العاقبہ سی ایک قاصد  
 سلطان سحر کا مسعود کے پاس آگیا مسعود معہ اسے جو جو کے سلطان مدکور سے  
 ملی کو سوار ہوا مسرتہ کے جیمہ میں حیدماطیوں کے خاکروا کا کام تمام کر دیا اور بعد  
 مرحالے کی دو لوکاں اور پاک اوس کے کاٹ لئے اور اوس کے مصاحب جو  
 اوس کے حمیرا نے او کو ہے اوس کے ہمراہ قتل کیا یہ قتل ہوا مسرتہ کا مرد کشتہ  
 ستر دس ماہ بعد کو ماہ مراۃ کے واقعہ ہوا عمر اوس کے مردقت مہر  
 ہوئے کی تیا لکس برس کے اور تیس مہرے کی تپے اور سات برس جہم ہے مہر اور  
 اوسے خلاف کی والدہ اوس کے ایک نوٹھی ام ولد تپے وہ خود بھی اور  
 جو سچا مصبوط آدے ہوا

## بیان ہی خلافت رشید مالہ کا

واضح ہو کہ یہ حلیفہ تیسواں حلقہ اسی عباس میں کا مہر مسرتہ مالہ مقتول ہوا  
 تب اوس کے بیٹے رشید مالہ الوصیر مصور میں مسرتہ فصل میں المستطہرا احمد کے  
 بیت خلافت کے گئی اوس کے مایہ لے ہے ایسی قید حیات میں ولی عہد او کو  
 مادا تھا لیکن بعد اوس کے مایہ کے مقتول ہوئے کے پہلے مسرتہ اوس کے  
 ست مرد و ستہ ستائیسویں تاریخ ماہ دیقہ سہ ہوا کو ہوئے بہ حال  
 لکھ کر بعد اوس میں ہوا حاجہ کہیں آدمی اولاد حلقہ سے اوس کے بیت

## بیان مقتول ہونی دبیس کا

اوسے سال میں سلطان مسعود نے دبیس بن صدقہ کو سرادقہ کے دروازہ پر باہر شہر ختمی پر اسطور پر قتل کیا کہ ایک غلام ارمنی کو اوس کے قتل پر براہِ انگیزہ کر کے اوس کے پاس بھیجا اوس وقت دبیس مذکور زمین کو انگلیوں سے کرید رہا تھا حالت غفلت میں اوسکو غافل پا کر غلام مذکور نے ایک ماتہ تلوار کا اوس کے گردن پر ایسا مارا کہ کام تمام ہو گیا — اوسکا شیا سے صدقہ بن دبیس حلقہ میں تھا جب اوسکو خبر پہنچے کہ میرا باپ مارا گیا فوراً لشکر جمع کرنے لگا اوس کے سب اوسکے باپ کا لشکر جا موجود ہوا اور بہت پیڑ پھاڑ ہو گئے اتفاقاً یہ بات ہے کہ اس سال میں دونوں معاندین فوت ہوئے یعنی دبیس ترشد بالہ سے دشمنی رکھتا تھا پہلے وہ مقتول ہوا بعد ازاں دبیس مارا گیا — اسی سال میں فرنگیوں کے قبضہ میں جزیرہ جبرہ جو کہ مضامعات ۱۰ فریقہ سے ہی اگیا تھا باشندگان ومان کے جو مسلمان تھے کچھ پہاگ گئے کچھ مقید ہوئے — اور اسے سالین مستضر بن ہونے حاکم طلیطلہ فرنگے کو قلعہ روطہ جو بلاد اندلس میں شمار کیا جاتا ہے دیکر فرنگیوں سے صلح کر لے تے

اب شروع ہوا ۵۲۸ھ ہجری

بیان قابض ہونی شہاب الدین کا حصہ

اسی سال میں انیسویں تاریخ ربیع الاول کو تہاب الدین محمود بن لوری حاکم دہلی نے  
 شہر حمص اور اس کا قلعہ ایسے قصہ میں کر لیا اس کا تب بہ تھا کہ موئے اس  
 شہر کے اولاد امیر مرہاں بن قراجا کے سے اور جو دے اولیٰ اول تھا اس کے  
 اور رما دے کر لے عہد الدین رگے کی اوس شہر اور اس کے مصافات سرنگ آ رہی  
 تھی۔ اوں لوگوں نے سہاب الدین کو یہ کہہ بھیجا کہ ہسی بہ تہر یلو اور اوس کے  
 عوص ہکو تدر دو اوسے مسطور کیا اور حمص اوسے لی لی بہ شہر اوسے اسی قصہ  
 میں لا کر ایک علام کو جو اوس کے دادا کا ملوک تھا یہی معین الدین اتر کے حوالہ  
 کیا اور او کو عوص اوس شہر تدر دیا اب سکراں رگے لے حوہ اور حات  
 میں تھی بہ معلوم کیا کہ حمص حاکم دہلی کے قصہ میں آگئی اہوے شہر و لکا ٹوٹا کہوٹیا  
 شروع کیا بہ حال سکر سہاب الدین نے عہد الدین کے اس یام صلح بھیج کر صلح کر  
 اب سکر عہد الدین کا حمص کے لشکر سے مار آیا۔ اور اسی سال میں انواع عہد الدین  
 رگے کے حوہ اور حات میں تہیں سے اسے سیلا ر مسمیٰ اسوار مائے رگے  
 کے حوہ میں رہتا تھا و مگیو کے ملا میں لو اسے لاز قہر حیرہ اور جو دے ماما  
 اوسکا سرا وڑایا اور او کے لوڈی اور علام مگر ٹائی اور حو مائی ہے کہی  
 ہیں کہ اس کرت سی لوڈیاں اور علام اور حو مائی و مگیو کے بگڑی ہوئی آئی ہی  
 کہ ملک شام تمام بہر گاتا تھا اور طرہ تر بہ کہ سماں سے بچے ہوئے صلح سلام آئی

## بیان خلع ہونی خلافت ارشد کا اور خلیفہ

### ہونی مقتضی کا

واصح ہو کہ یہ حلیہ اکتیو ان طوائف عاس سے ہے یہا۔ کہتی ہیں راستہ کو

مذکور بعض ملک اطراف مثل عماد الدین فرنگی وغیرہ کے بخلاف مرنے سلطان مسعود  
اور طاغیہ داؤد بن سلطان محمود کے متفق ہو گیا نہاسود کو جب یہ خبر پہنچے اوسنی  
افواج قاہرہ جمع کر کے بغداد کی طرف کوچ کیا اور ومان جا کر اوسکا محاصرہ  
قریب پچاس روز کے کرتار لیا لیکن فتح نصیب نہ ہوئے لاچار ہو کر نہروان کے طرف  
کو چ کیا بعد ازاں طوطے حاکم واسط کا بہت کشتیاں لیکر پہنچا مسعود طرف بغداد کے  
نہر درجہ سے عبور کر گیا اور شکر بغداد میں بے اختلاف ہو گیا تھا اسلی ماہ ذیقعد  
میں ملکہ داؤد اذریجان کی طرف چلا گیا وارشاد مذکور بغداد سے ہمراہ عماد الدین  
فرنگی کے طرف موصول کے گیا جب مسعود نے سنا کہ خلیفہ اوزرنگے دونو کوچ کر گئے  
وہ فوراً بغداد میں گیا اور درمیان نصف ماہ ذیقعد کے ومان جا کر ٹہرا اور  
سب قاضیوں کو اور کیراء بغداد کو جمع کر کے یہ بات مشہور کی کہ خلیفہ رشید نے یہ  
 وعدہ کیا کہ میں مسعود سے ہرگز نہ لڑوں گا جب اس وعدہ کے خلاف کوئی بات عمل  
میں آوی میں بادشاہت سے مغرور ہو جاؤں اور اوسنے بعض امر کو وہ دشمنی  
پہی اختیار کئے اسلئے پہنچے اوسکا خلع کیا وہ فاسق ہے جب اوس کے خلافت کا خلع  
واقع ہوا گیارہ مہینی اور گیارہ روز کل اوس کے خلافت کو ہوئے تہی بعد ازاں  
مسعود نے یہ مشورہ کیا کہ اب بجائی اوس کے کو خلیفہ بناو میں سب نے بالافت  
یہ ہر آیا کہ محمد بن مستنصر کو خلیفہ بناؤ چنانچہ اوسکو بلوا کر شہت پہلو برج میں بٹھایا  
اور اوس کے پاس سلطان مسعود آپ گیا دونو نہیں عہد و پیمان ہوئے بعد ازاں  
سلطان مسعود ومان سے جب نکلا سب امراء اور ارباب مناصب اور قاضی  
اور فقہاء حاضر ہوئے سب نے اوس کے بیت کی اور لقب اوسکا مستنصر لائے  
معر کیا گیا۔ یہ مستنصر مذکور رشید بالہ کا چچا تھا اور وہ رشید اور مستنصر  
دونو بہائے تھے ایسی ہی واثق۔ اور شوکل ہے بہائے تھے۔ تین بہائے

والی خلافت ہو اُس اور اُمّوں اور معتصم اولاد رشید کے اور اسبابی مکتبی۔ مقتد  
 - قاهر - معتد کے سنے اور راسی - متقی - مطیع - مقتدر کی شی - اور مردہ جا  
 بہائی حوالی خلافت ہوئی - ایک لکھ اور سلیمان - اور برید اور تہام - بلکہ  
 س مرداں کے شی ہی سوار او کے اور کوئی مشہور ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ بعد طبع  
 رشتہ کے سوسو ایک محض اس طبع کا ہوا کر موصل میں رو آ گیا - اور مقتضی عباد  
 رکے کو حد ملا دیے وہی اور خطاب دیگر رو آ گیا اور محض ہے یہاں اس محض  
 کی موافق قاضی قصاۃ اور ریجے ل موصل میں حکم سایا اور مقتضی کا خطہ موصل  
 میں دریاں رح ۵۳۱ ہجری کے لکھا گیا

## اب شروع ہوا ۵۲۹ ہجری

اس سال میں حافظ مذکور نے ایسی دربر ہرام نصر ارمی لب اس حرکت کے  
 کہ وہ ارمی لوگوں کو عامل بنا کر مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا معرول کیا یہ  
 حال ایک سے رصواں اس او کھٹی دیکھ ایک گروہ مسلمانوں کا جمع کر کے ہرام  
 مرجر تانی کے ہرام سعد کے طرف بہاگ گیا تھا لیکن پھر ح اس سے مر ح  
 کی حافظ نے اسکو گرفتار کر کے محل میں مقید کیا بعد ازاں ہرام مذکور کو چوڑ  
 وہ بہاگ گیا بعد اس کے بہاگ حالی کے حافظ نے رصواں مذکور کو جسے او سر  
 بہ بہت لگائے تھے وریر مایا اور اسکو الٹک اور فصل خطاب دیا یہ  
 وریر معر کا ہجرت کو اول ہر اول لک دیا گیا ہا بعد ازاں دریاں  
 حافظ اور رصواں کے کچھ ساو ہو گیا اسلئے رصواں بہاگ گیا اور بہت جگہ  
 قیسی حکم سترج بہ طویل ہے او میں گدرے ہیں ہم اوں کو چوڑ دے  
 میں آخر کار یہ ہوا کہ حافظ مذکور نے اپنی وریر رصواں کو قتل کیا اور



اور کوئی شخص اس کے بعد وزیر نہوا آپ ہے خود وزارت کا کام ہی کرتی تھیں

بیان محاصرہ کرنی زندگی کا حصہ پورا اور کوچ کرنا بار بن پر  
پہر فتح کرنا اوس کا

واضح ہو کہ اسی سال میں عماد الدین زنگی نے حمص پر ڈیرا کر کے اوس کا محاصرہ کیا اوس شہر میں سعین الدین اتر حکومت کرتا تھا اوسکو فتح نکر سکنا اسلئے بیسویں تاریخ شوال کو طرف قلعہ باربن کے کوچ کیا یہ قلعہ فرنگیوں کا تھا اوس قلعہ پر جا محاصرہ کر کے فرنگیوں کا ناک میں دم لایا فرنگیوں نے ایک کونسل کر کے اپنی فہرٹ اور تسوار و گوج جمع کر کے زنگی کی مقابلہ کو گئے جب جانبین کا لشکر صف آرا ہوا تلوار چلے اور بہادر و نکازور آرمایا گیا مسلمانوں نے فرنگیوں کو شکست دی بلکہ بہت فزنگے بھاگ بھاگ کر قلعہ باربن میں جا گئے عماد الدین نے پھر کر اوس قلعہ کا محاصرہ کر کے فرنگیوں کو تنگ کیا آخر کار فرنگیوں نے درخواست کی کہ ہمکو امن دواؤ سنے کہا کہ بجو چاس ہزار دینار اور قلعہ باربن دو فرنگیوں نے یہ روپے اور قلعہ کا دینا اپنی جان بچانے کیلئے قبول کیا چنانچہ اوسنے اونکو چھوڑ دیا اور قلعہ مذکور پر اپنا عمل دخل کر کے چاس ہزار دینار لئے۔ زنگی مذکور نے یہ قلعہ فتح نہ کیا تھا بلکہ وہ جب اس قلعہ کو محاصرہ کے ہوئی تھا اوس حالت میں سے۔۔۔ اور کفر طاب کو بے فتح کر چکا تھا یہ دو نوشتہ یہو فرنگیوں کے تھی جب عماد الدین نے سترہ کو فتح کیا سب ملے لوگ آکر حاضر ہوئے عرض کی کہ ہمارے ملکین جو فرنگیوں کی ضبط کر تے تھے انہیں امیدوار ہیں کہ حضور چھوڑ دیں حکم ہوا کہ فرمان اپنے دکھلاؤ انہوں نے کہا کہ غریب پرور فرمان فرنگیوں کے

محل میں جالی رہے رنگی لکھ دیا کہ وہ قریب سے کتا میں اٹلا کے سگواؤ اور دیکھو کہاں  
کہاں کا محصول ملکوں کا آتا ہوتا تھا جس کے ملک ہامی پھوڑ دی اور حصہ جہاں اسی اٹلا  
کی سب ملکوں کا گدہ است کیں

## اب شروع ہوا شہہ ہجری

### بیان حاکم ہونی عماد الدین زنگی کا حمص وغیرہ پر

اسی سال میں دریاں ماہ محرم کے رنگی دیکھو رحمت پر گیا اور ہر وہاں سے طرف ہوا  
ملک کی گنا علیہ محمد کو ہر قسم میں لایا یہ علیہ اس وقت حاکم دمشق کے قصد میں ہوا  
کی محافظے ہوا اس کی پاس خط بھیج کر اطاعت اس کے مسطور کی یہ جس پر گیا اور اسکا  
محاصرہ کیا۔ بعد ازاں سلیہ کی طرف گیا کہو کہ وہ بھی لوگ حلب پر آئے جہاں  
ہم آگے دیکھ کریں گے التنا الذی لے بعد ازاں سارل حمص پر جا کر وہ تہہ پہنچ گیا۔  
پھر عماد الدین زنگی نے تہاہ الدین کے محمد و حاکم دمشق کی والدہ بھی بھام نکاح کا  
کہا اور وہی ماں لیا حایہ اوسے نکاح کیا اس عورت کا نام مرد خانوں سے ہوا  
تہاہہ وہی ہے جسے اسے شمس اللوک اسماعیل سے کوڑ کو قتل کروا لایا تھا اور اسکا  
عورت نے ایک مدرسہ بھام مطلقہ اوپر وادی سقارہ کے ماہر سپہر دمشق کے بایا ہوا  
ح او سکا نکاح اس سے ہو گیا مسماۃ مرد خانوں کو عماد الدین زنگی کی پاس  
ماہ رمضان میں لگے اور وہی سب طبع ملک اور استیلا مالے دمشق کی اس سے  
نکاح کیا تھا کہو کہ وہ حکومت کرتے تھے ح او سکا مطلب اور مدعا سے مراد اور  
رد گردانی بھی اور کچھ مردگان مر کہا

### بیان پانچویں بادشاہ روم کا طرف شام کی اور جو اوسنی کیا

واضح ہو کہ ملک روم اپنی شہر وں سے درمیان ۵۳۱ ہجری کے سامان اور لشکر لیکر نکلا اولاً  
 اوسنی ارمنی لوگوں کو اور حاکم انطاکیہ وغیرہ کو جو فرنگے تھے اون پر ماتہ صاف کیا  
 جب یہ سال شروع ہوا اس سال میں وہ وہ ملک شام میں پہنچا اور بڑا عہد کی طرف ہو کہ  
 حلب چہ فرسخ پر واقع ہے جا کر اوسکا محاصرہ کر کے باشندوں کو دمان کی امن دیکر پھوین  
 رجب سنہ ہذا کو فتح کیا لیکن اپنی عہد پر نہ بعد فتح کے اونکی ساتھ عذر کیا اور بہت  
 لوگوں کو مارا اکثر کو قید کیا یہ حال دیکھ کر دمان کا قاضی نصاری ہو گیا اور حاجتی  
 آدمی اپنی قید اور رشتہ کی جمع کر کے اکٹھی کر لئے یہ بادشاہ بعد فتح پالی بڑا اوسکے  
 دس روز تک وہ اقامت کرین رہا بعد ازاں انہی ہمراہیوں فرنگیوں کے ساتھ  
 حلب کی طرف کوچ کر کے قوتی براوترا اور حلب پر دما وادیا باشندگان حلب نے  
 خوب جواہر دے سی اوسکے مدارش کی کیونکہ رد میوں کے نزدیک فرقہ بطریقوں کا بہت  
 عظیم القدر ہوتا ہے اونکو قتل کیا اسلئے تین روز بھر کشتہ مندہ ہو کر دمان سی کوچ  
 کیا بعد ازاں آثار ب پر گئے اوسکو فتح کیا اوسجائی مفیدین بڑا عہد کے یعنی جنگو دمان  
 سے پکڑ لائے تھے سب کو چھوڑ دیا اور ایک پہر اوسو لکا ارنکے حفاظت کی واسطے  
 چھوڑ کر تمام انیا لشکر ہمراہ لیکر شہر آثار ب سے کوچ کر کے شہر شیرز کے طرف کوچ کیا  
 یہ خبر نائب زنگے نے جو سسی اسوار حلب کا نائب تھا پا کر آثار ب میں آکر جتنی روئے  
 تھی اونکو قتل کیا اور سب بڑا عہد کے لوگ جو قید میں تھے اونکو چھوڑ دیا اور  
 بادشاہ روم نے اپنی جمیع افواج شیرز پر لیجا کر اوسکا محاصرہ کر کے اٹھارہ توپ  
 دمان لگائیں حاکم شیرز نے یعنی ابوالعسا کیو سلطان بن علی بن مقلد بن نصر بن  
 نقدکنانی نے زنگے ماس ایک اسلئے بھیج کر مدد طلب کے چنانچہ زنگے نے کوچ کر کے  
 عاصی پر درمیان جانب کے اور شیرز کے قیر کیا عاصی الدین زنگے ہر روز  
 مہ اپنے لشکر کے سوار ہوتا تھا اور رومیوں پر چلا آتا تھا وہ شیرز کا محاصرہ

کئی چوٹے تھے اسطور پر ہی کر دئی او کو دیکھتے تھے اور وحشی وہ آگ کو ٹرائی ہوئی  
 چلا آتا تھا حکم جو مائے ہی کھڑے ہے — عرصہ مہاشاہ روم چوبیس دن تک سینر کو مہما  
 کئی رہا بعد ازاں وہ ایسی بدوں مراد اور عدم مطلب براری کی لیل مرام کوچ کیا  
 اور رگے کی رو میو لکا تعاقب کیا جایہ بہت لوگو کو جو بیچے رہ گئے تھے اول یہ ارادہ  
 فتح یابی اسیدو مسلم جس میں قیم جوئے اوس کے مدح میں شکر کہی ہیں

## بیان مقتل خلیفہ رشدا کا

داعی ہو کر رشدا مذکور بعد اوستے طرف موصل کے جوہراہ عماد الدین رگی کی لگا تھا  
 جہی اوس کے خلاف کا طلع کیا گیا حسیا کہ اوپر دکر آجکا ہی بعد ازاں رشدا کی رگی کو  
 چھوڑ کر موصل سے طرف مرعہ کی کوچ کر کی اوسط طرف کی ریشوں اور ملک داؤد  
 میں سلطان محمود سے برخلاف سلطان مسعود کے اتفاق کر کے یہ ارادہ کیا کہ آؤ  
 لڑنا چاہئے اور یہہ کر رشدا کو خلافت دیسی جائے — سلطان مسعود نے ہو یہہ حرا کر  
 اوس کی طرف کوچ کیا جایہ حامیں میں لڑائی ہوئی داؤد و غیرہ کو شک ہوئے  
 — سلطان مسعود کے ہمراہی لوٹ میں مشغول ہوئے اکیلا رہ گیا اوسیر دو امیر جس  
 سے ایک کا نام لوراء اور دوسرے کا عبدالرحمان طیارک جی اوسیر حمله کیا مسعود  
 اوس کی ساسی سی ہاگ گیا اور لوراء یہی اوس کے امراء کی گروہ کو مسعود  
 میں دس صاحب حلقہ کی فید کیا بعد ازاں سب کو تلوار کے دھار کا مرہ چکھایا اؤ  
 رشدا میدان میں تھا جب لڑائی میں جو ہوتا تھا وہ ہو چکا تب ملک داؤد طرف  
 مارے گئے گیا اور سب گروہ اور وحشی الگ الگ ہو گئیں رشدا سوارہ اکیلا رہ گیا  
 اسلئے وہ اصحاب میں آیا جب محسوس ہوا کہ رشدا کی ہوشی ایک شخص حرا مال  
 لی اوس کی حادموں ہی میں سے اوسیر کو در قتل کیا وہ اوس وقت مارا رہا

بارادہ فیلولہ لیا ہوا تھا کیونکہ ابھی بیماری سے اوسکو افاقہ ہوا تھا بدن ناماقت ہو رہا تھا بعد مقتول ہونے کے باہر اصفہان کے مدفون ہوا درمیان شہرستان کی جب رشید کی مرئی کی خبر بغداد میں پہنچی ایک روز سبے بیٹھ کر اوس کی تعزیت کی۔ اور اسی سال میں حسام الدین تمشاش بن الیمازی حاکم ماروین نے قلعہ ہناخ کو جو کہ ایک قلعہ دیار بکر سے ہی فتح کیا یہ قلعہ کسی شخص سے جو بنی مروان کی اولاد میں سی تھا کیا تھا یہ آخر بادشاہ تھا اون لوگ میں کا جو بنے مروان سی دیار بکر کے حاکم ہوئی ہیں۔ اور اسی سال میں سلطان مسعود نے البغش کو تو ال بغداد کو قتل کیا تھا۔ اور اسی سال میں ایک زلزلہ عظیم درمیان شام اور عراق وغیرہ اون بلاد کی ایسا آیا تھا جسے بہت شہر ہلاک ہو گئے اور خلق کثیر مکانوں کے نیچے دب کر مر گئے۔

## اب شروع ہوا ۵۳۰ ہجری

یان اوس لڑائی کا جو درمیان سلطان سنجر اور خوارزمشاہ کی ہوئے

سہ سال میں درمیان ماہ محرم کے سلطان سنجر اپنی فوجیں لیکر خوارزمشاہ طغرل بن انوشکین پر آیا اور پریم ابتداء حال محمد بن انوشکین کا درمیان ۵۲۹ ہجری کے بیان کر چکے ہیں جب سنجر خوارزم پر پہنچا خوارزمشاہ بے واسطے ہنگامہ اسی کے اوس کی مقابلہ کو او دہر سے آیا اور بہار می لڑا ہوئی خوارزمشاہ نے کیا سنجر نے خوارزم پر اپنا قبضہ کر لیا اور اپنی طرف سے محافظین و ماہر کر طرف مرو کے ماہ حاد الاخر سنہ ہذا کو مرحمت کے جب سلطان سنجر شہروں کی طرف معاودت کر گیا اوسوقت طغرل نے پہر خوارزم پر

## مرحمت کی ایسا قصہ کر دیا بیان مقتول بنو محمود صاحب دمشق کا

اسی سال میں دریاں ماہ توال کے سہاب الدین محمود بن کورس طعکین صاحب دمشق  
مقتول ہوا اور حکومت میں ہوتے ہوئے اوس کی من علاموں نے خواہ اوس کے ملک  
کی سے سونا کرتے ہی مل کر کے قلعہ سی لکل کر ہاگ گئی ایک تات لکل گنا دو کڑمی گئی  
اور کوہولی ہوئے معین الدین اس نے اسی ہائی حال الدین محمد بن لوری کو ملا یا یہ  
ملک کا حاکم تھا جا پر وہ آیا اور دمشق کو اسی قصہ میں لانا

## بیان قابض ہونی رنگی کا بعلبک پر

واضح ہو کہ اسی سال میں دریاں ماہ دیقہ کے عا د الدین رنگے کی بعلبک پر جا کر  
مسوس دی الحج کو اور کا معاہرہ کر کی جو وہ صرب تو ب او سیر نگاہیں دیاں کی  
ماتدوں کی اس اوستے مانگی اور تہر اور کو دیدیا اوسے شہروں کو اس دیکر  
قلعہ کا معاہرہ کیا حاجہ قلعہ والوں نے ہی اس آگے اور کو ہی اس دیکر قلعہ پر  
ہی مسہ کیا مگر یہ اوس کے ساتھ عذر کیا کہ جب قلعہ دے قلعہ چوڑ کر ماہر لکل آئی  
اور وہ قلعہ لیچھا ایک ایک کو کو کر سوئے دی یہ حال اوس کا دیکھ کر رعایا کی  
دل میں اوس کی حالت سے بہت خوف مٹھ گیا اور سب کو ماگوار گدرا اور لو  
ڈر لی گئے اصل میں یہ شہر بعلبک معین الدین اس کا ہا کو کہ اور کو حال الدین  
حاکم دمشق نے عطا کر دیا اسلئے کہ معین الدین مذکور نے جمال الدین کی والدہ سے  
نکاح کر لیا ہا گم اور سپرے اور مکوف ماعت یہ ہوئے تب جمال الدین کی کبر کی  
کو جا ہی لگا جانے اور لوڈی کو بعلبک میں بٹھا لایا جب رنگے مذکور کے قلعہ

تبعہ میں بعلبک آگئے اوسنی اوس لونڈی کو لیکر اپنا نکاح اوس سے میان حلب کے کیا وہ لونڈی رنگے مذکور کی ہمراہ تا مقتول ہونے رنگی کی قلعہ جبرئیل جان کے ساتھ لگے رہی جب وہ مر گیا اوسوقت رنگی مذکور کے بیٹی نور الدین محمد ابن رنگے نے وہ لونڈی معین الدین انتر کے پاس بیچ دی تھی چنانچہ ایک بڑا سبب محبت کا درمیان نور الدین اور انتر کی یہ لونڈی کا واپس پہنچا تھا۔ اور اسی سال زلزلے متواتر ملک شام میں آئی اور اکثر شہر ویران و خراب ہو گئے خصوصاً شہر حلب کے باشندوں نے اپنی گھر چھوڑ کر جنگل میں بود و باش اختیار کے یہ زلزلہ چوتھی تاریخ ماہ صفر سے انیسویں تک

## اب شروع ہوا ۳۵ ہجری

اسی سال میں عماد الدین رنگے نے دمشق پر جا کر اوسکا محاصرہ کیا اور وہاں کے حاکم جمال الدین محمد کو یہ کہا کہ میں تمکو عوض دمشق کے بعلبک اور حمص دیتا ہوں یہ شہر اگر میری حوالہ کر دو لوگوں کی اطمینان اور حاضری جج اوس کی قول سے نہ ہوئے کیونکہ جو خرابے کہ بعلبک کے رہنوالوں پر وہ لاکھا تھا اوس عذر سے سب ڈری ہوئے تھے اس نئی جمال الدین نے ہرگز اوسکا کہنا نہ مانا۔ عماد الدین مذکور تیروین تاریخ ربیع الاول کو داریا پر اتر اس تاریخ سے دمشق کا محاصرہ کئی پڑا رہا یہاں تک کہ جمال الدین محمد بن بوری حاکم دمشق بیمار ہوا اور اٹھوین شعبان کو بقضاء اپنے فوت ہوا اوس کے مرنے کی بعد رنگے مذکور نے بہت دفعہ حملہ دمشق پر کئے اور بہتر اچا ہوتا کہ دمشق فتح کروں اور بہت سخت لڑائیاں لڑا لیکن اوس کے تمنا ہرگز پوری نہ ہوئے۔ جمال الدین محمد کے مرنے کی بعد معین الدین انتر نے اوس کے بیٹی مجیر الدین ابی بن محمد بن بوری بن عتیکین کو اوس کی تائید کیا اور معین الدین مذکور دولت اوس کے سلطنت کا رہا کسے کانوں کان نہ جانا

کہ حال الدس مرگیا ہے۔ بعد ازاں رگے لی کوچ کر کے مقام عدرایر جو مرج سی  
 جو چٹے تنوآل کو ڈیرہ کیا اور حد گالو مصاصات ترح کے حلا کر امی ملا کوچ کر کیا  
 — اور اسی سال میں رگے مذکورے تہہ شہر و راہی قعدہ میں لا کر ویاں کی حاکم قبا  
 ن الہ اسلاں شاہ ترکا لے سی جس کر امی لشکر من او سکو بہتے کیا او سی  
 ہے عاد الدس رگی کی اطاع مطور کر لے۔ اسی سال میں مقرب جوہر حوامرا  
 لشکر سحر سے ایک امیر کیر تھا مقتول ہوا او س کے شعلات سی ری ہی ہا با طسی لوگو  
 لے او سکو قتل کیا تھا وہ فریب یہ تھا کہ عورتوں کے لباس پہن کر او س کی باس فرما د  
 لکر حاضر ہوئے وہ آنکی قرب میں اگر مصیب ردہ عورتیں تصور کر کے رحم دل او س کے  
 طرف موحہ ہو کر ماتیں سی لگا اہول فرصت عیت عاں کر او سکو قتل کر دیا۔ اور  
 اسی سال میں ہتہ اللہ س نحس س یوسف جو کہ معروف سام مدیع اسطر لالی ہر موت  
 ہوا اس شاعر مذکور کو ٹرمی دست قدرت اسطر لاسکے سال میں تھے اور آلا بطلیہ  
 کی صحت میں بہت مہارت رکھتا تھا او س کے شعر اچھے ہوتی اکثر او س کے سحر دس  
 ہر بات بہت ہوتی تھے

## اب شروع ہوا ۵۳۳ھ ہجری

اس سال میں ایک ایلے سلطان سحر کا آما او س کے باس مبر حد اعلیٰ کے جادر  
 اور لکڑے قبی یہہ دو نو ترک حلقہ مستر شد سے او س کے ماتہ انہی تھے وہ لا کر  
 حلقہ معصے کو او سے دئی۔ اور اسی سال میں فرقہ اسماعیلیہ لے حلقہ مصیبات جو  
 تمام ہر امی قعدہ میں کر لیا تھا۔ او سکا وال ایک شخص علام سی مقعد حاکمان  
 متبیر رکھتا تھا اسماعیلوں کوئے قرب کر کے او س حلقہ میں حاکر او سکو مار ڈالا۔  
 اور آپ وہا کے حکومت کر لے لگے۔ اور اسے سال میں فتح من محمد



بن عبد اللہ بن خاقان صاحب قلاید العقائق کا درمیان خندق برکش کی مقتول ہوا یہ شخص علم ادب میں فاضل کامل تھا اوسنی چند کتابیں تالیف کی ہیں — از ان جملہ ایک قلاید العقیان تذکرہ فضلاء اور امراء کبار کا اور وزراء و ذیشان کا عربی زبان میں اوسنی تالیف کیا ہے ہر ایک کے شعر ہے اوسمین لکھے ہیں یہ کتاب بہت اچھے اوس کے تالیف سے ہے — مترجم نے بھی وہ تذکرہ دیکھا ہے بہت خوب اور پسند خاص و عام ہے —

## اب شروع ہوا ۳۵ھ ہجری

اس سال کے ماہ محرم میں یا ماہ صفر میں حسب اختلاف ایک بہاری لڑائی درمیان کفار قوم خطا اور سلطان سنجر کے ہوئی تھے باعث اصلے اس لڑائی کا یہ ہوا تھا کہ خوارزمشاہ طغر بن محمد کو جب سلطان سنجر نے شکست دی اور وہ بہاگ گیا اور طغر کا بیٹا مارا گیا جب اوسنی جگہ قوم خطا کو یہ لکھا کہ ملک ماوراء النہر بہت زرخیز اور اچھا ملک ہے اگر تم یہاں آؤ تو ہم تمہارے معاون ہونگے اور بہاری ماہیہ یہ ملک آجائے گا وہ لوگ فوراً اتنا لکھتی ہیں بہاری لشکر طیار کر کے ومان آئے خیاخہ ماوراء النہر مقابلہ جابین کا ہوا — سلطان سنجر نے شکست کھائی اور خلق کثیر آئینہ سی جو سلطان سنجر کے ہمارے تھے ماری گئی بلکہ سلطان سنجر کے جوڑے پکڑی گئے جب مسلمانوں نے شکست کھائی خوارزمشاہ طغر نے خراسان میں جا کر سلطان سنجر کا سب خزانہ لوٹ لیا اور اوس کے شہر بھی سب لوٹ کر برابر کردی اوس وزیر سی سلطنت ماوراء النہر کے قوم خطا اور کنار ترکستانیوں کے قبضہ میں آگئی

## اب شروع ہوا ۳۵ھ ہجری

اس سال میں عماد الدین رگے لی لکر آ رہے تھے کہ قلعہ شہ کو جو ایک بڑا قلعہ فلعوں کے  
 ہیکاریہ سے تہا فتح کیا تھا اس قلعہ کو اسی قلعہ میں لا حکا حکم دیا کہ اس میں کوڑا کرکٹ  
 قلعہ بناو اس قلعہ کا نام عادیہ ایسی طرف لست کر کے رکھا۔ یہ قلعہ عادیہ ایک قلعہ  
 حرب تھا جو اتر تہا حب عماد الدین رگے لی او سکوا یا او سکام عادیہ رکھا گیا  
 ۔ اس سال میں رگے کو دیریا کی راہ صفیہ سے طرابلس کے صرب کی جانب بھیج کر  
 او سکام محاصرہ کیا لکن ناکام رہ گئے۔ اور اسی سال میں محمد بن دہشتیہ حاکم  
 ملطہ اور قسیر کے لی وفات پانے او سکے شہروں سر ملک مسعود بن قلیچ ارسلان  
 سلجوقی حاکم قوہ قاضی ہو گیا

## اب شروع ہوا ۵۳۶ ہجری

اس سال میں درساں سلطان مسعود اور عماد الدین رگے کے صلح ہو گئے۔ اور  
 اسی سال میں رگے اپنی لکڑی لکڑ دیا کر گیا واناں حاکم طبرہ۔ اور استمد۔  
 اور۔ حیراں۔ اور قلعہ روق۔ اور قلعہ قطلیس۔ اور قلعہ مائا سا۔  
 اور قلعہ دہما القریں فتح کئے۔ اور ملا مار دیں سے حور ملک کے حصہ میں  
 تھی لسی حملیں۔ اور۔ مور۔ اور تل ہوزر۔ جو کہ شہاں کے فلعوں میں  
 مشہور ہیں یہ بے فتح گئی۔ اور اسی سال میں سلطان سمرقے قوہ میں جمع  
 کر کے حوارم میر حاکم طبر کا محاصرہ کیا۔ حوارم شاہ طبر کے او تھی  
 تنگ ہو کر سلطان سمرقے کے اطاعت مان لی اسلئے دو لوہیں صلح ہو گئے۔ اور  
 بعد ازاں سمرقے کے طرف چلا آیا۔ اور اسی سال میں ملک رگے شہزاد  
 میر جو کہ مصافات مرت سے ہی قاضی ہوا۔ اسی سال میں داؤد بن سلطان  
 محمود بن محمد بن ملک شاہ مقتول ہوا او سکوا حید آدمیوں نے فریب دی کر

دیکر قتل کیا تھا اور لکھتا ہے کہ معلوم ہوا کہ کون ہے۔ اس سال میں ابوالقاسم محمود بن عمر بنی زحشر کے وفات پائی یہ شخص درمیان ۴۳۵ ہجری کی ماہ رجب میں پیدا ہوا۔ وہ رہنوالا ایک قریہ زحشر کا جو کہ ایک خوارزم کے کانوں سے ہے تھا یہ شخص علوم میں امام گذرا ہے علم نحو میں اوسنی مفصل تصنیف کی اور علم تفسیر میں کشاف اس کشاف اعتراں کا وہ قائل ہوا ہے بلکہ شروع اوسکو اسطور پر کیا ہے کہ اول اوسکا مترکہ ہونا ثابت ہو گیا وہ عبارت ہے الحمد للہ انزل القرآن نبیاً لیکن اوس کی شاکر دون نے اصلاح دیکر اوسکو ٹھیک کر کے یہ لکھ دیا ہے الحمد للہ الذی انزل القرآن۔ اوس کے اور یہی تصنیفات سے ہیں۔ از انجلہ کتاب الفاتی در میان بیان غیب حدیث کی زحشری بغداد میں کیا وہاں اوس نے جا کر مناظرہ کیا۔ بعد ازاں حج کو گیا بہت برس مکہ میں رہا اسی واسطے جار اللہ پایا وہ ضعف الفروع اور متنبی الاصول تھا زحشر کے کی نظم بہت اچھی ہے

## اب شروع ہوا ۵۳۵ ہجری

اس سال میں عماد الدین زنگی نے الکرا بعد حصار پڑائیس دن کی فرنگیوں سے بزور شمشیر بعد ازاں سروج اور تمام بلاد جو فرنگیوں کے قبضہ میں فرات کے شرق کے جانب تھے فتح کئے۔ مگر میرہ فتح ہوا ہر چند کہ وہاں پڑا رہا محاصرہ کیا لیکن ناکام گیا سب اسکا یہ تھا کہ ایک نائب اوسکا جو موصل پر اوس کے طرف سے تھا یعنی نصیر الدین جقر مارا گیا تھا اور سب اوس کے مقتول ہوئے کا یہ تھا کہ وہ زنگی الب ارسلان بن سلطان محمود بن محمد سلجوقی کی پاس تھا زنگی نے یہ کہا تھا کہ تمام بلاد جو میرے قبضہ میں ہیں یہ سب بادشاہ الب ارسلان بن کو کی ہیں میں اوس کے طرف سے ایک آہک اوسکا ہوں چنانچہ اسی واسطے آہک

اوسکو کہے جس — اول ایام میں اب ارسال مورصل میں تھا۔ حضور و ان کا مات  
 رسد پہاڑی اور سوار اوس کے اور حدت گرمی میں سرگرم بہا کسی شخص کے ماساء ارسال  
 کو یہ سوچا کہ حضور حضور کو مل کر کے نام ملا دغا الدس رنگی کے ہیں اوسکی قالس ہوا  
 جیسا کہ دستور حضور اب ارسال کی خدمت میں گیا جیسا کہ دستورہ یشتاد میں  
 ملے ماساء کی رودروا ویر کو دکر اوسکو مار ڈالا اوس کے مرئی ہی سب اسرا ایام  
 دولت رنگے کی شورہ کر کے اب ارسال کو کیر لیا اور کسی اوس کے اطاعت نہ کی  
 سب بہ حررگی کو درایا لیکہ وہ سیرۃ مر محاصرہ کئی ہوئی تھا ہیجے اوسکو یہ مات  
 ماگو ارگردے اور یہ خوف داسگیر ہوا کہ اور قہ اور سادہ مر یا ہو مائن اسے  
 بہا لسی کوچ کر ماہر ہے یہ سوچ کر فوراً وہاں سے کوچ کر گیا۔ جس وہ ملا گیا  
 اقبال کے مدد سی بہاں اوس کے بھی یہ حال گذرا کہ فرکیوں کے بعد مشورت کی  
 بہ ماسا حاکم میرہ عداد الدس کو دید و کیو کہ وہ شخص ہایت کیہ کیتس ہے ایسا  
 کہ اوسحاب کا مددست کر کے یہ مرت کر کی فتح گرمی اسلی او ہوں لی تم الدس  
 حاکم مار دس کو اوس کے پاس پہنکو وہ شہر اوس کی جو اکیا جس سے وہاں ہی مسلاوا  
 کی حکومت ہو گئی۔ اور اسی سال میں ایک فرگے مسی اسلول کے عقد سے نکل کر  
 افریقہ کے کنارہ یرحاکے تہر سرسک فتح کیا اور وہاں کے ماتسد و کو مار کر مارو کو  
 گرفتار کیا۔ اور اسی سال میں ماشیں میں علی بن یوسف بن ناسعین حاکم مرتب  
 لوفات مائی اوس کے بعد بہا نمر اوسکا اسحاق بن علی متولے ہوا۔ اور  
 حکومت ملتیں کے صنف ہو گئی عبداللہ بن موت ہو گیا اسکا ذکر درماں ۳۸۵ھ  
 کے ہم بیاں کر چکے ہیں

اب شروع ہوا ۳۸۵ھ ہجری

اس سال میں علی بن دس بن صدقہ سلطان مسعود کے پاس سے بہاگ گیا

گیا کیونکہ اوسکا ارادہ یہ تھا کہ قلعہ نکریٹ میں اوسے قید کر دیا سٹے وہ وہاں سے  
 بھاگ کر علیکٹرف گیا اوسپر قابض ہو گیا اور بہت آدمی اوس کے پاس ہو گئے شہر کو  
 شان اوس کے بڑھ گئے۔ اور آٹھ سال میں خلیفہ مفتی نے اپنی بیانی ابوطالب کو قید  
 کیا اور بہت تنگ اوسپر وار کرتا تھا اور جو کوئی اوس کے گنہ کا پایا اوسکو ہی اوسکی ساتھ  
 قید خانہ میں بٹھلایا۔ اور آٹھ سال میں فرنگیوں نے شہر میں اور تاجر اور رار  
 اور۔ اشہونہ۔ اور جتنی کوٹ اوس کے قرب و جوار میں تھے بلاد اندلس کے پاس کی  
 وہ سب فتح کئے۔ اور آٹھ سال میں مجاہد الدین بہروز فوت ہوا اوسنے کچھ اور  
 تیس برس عراق پر حکمرانی کی یہ بہروز جو تہا مگر رنگ اوسکا سفید۔ اور آٹھ سال  
 میں شیخ ابو منصور مہرب بن احمد جو ایتنے لغوی فوت ہوا پیدائش اوس کے  
 درمیان ماہ ذالحجہ ۴۶۵ ہجری کی ہوئی تھی۔ اوسنی علم لغت ابوزکریا تبریز  
 سے سیکھا تھا اور خلیفہ متقی کی ملازمت میں داخل ہوا تھا کہتی ہیں کہ یہ شخص  
 بہت فکر و پیچ کر کے ہر ایک شے کا جو اوس سے پوچھتی تھی جواب دیا کرتا تھا بدون تحقیق کبھی  
 نہ بولتا جب سوچ نہ لیتا۔ اور اکثر باتوں میں یہ جواب دیا کرتا تھا کہ میں نہیں جانتا اور  
 بہت لوگوں کی علم پڑا ہی۔ ارا بخدا ایک تاج الدین ابولین زید بن حسن کندی  
 اور محبت الدین ابوالقبا۔ اور عبدالوہاب ابن سکیہ ہے۔ اور آٹھ سال میں  
 ابوبکر بن عبد الرحمن بن بقیہ اندلسی شاعر مشہور صاحب نوحات بدیعہ فی دفا  
 می اوس کے اشعار صاحب غلاید العقبان نے لکھے ہیں یہاں لکھنی کی کچھ ضرورت نہیں

اب شہر فروع ہوا ۴۶۹ ہجری  
 بیان قابض ہونے فرنگیوں کا طرابلس کی غلبہ پر  
 اخیر ہونے فرنگیوں نے طرابلس کے غلبہ آکر اوسکا محاصرہ کر رکھا تھا تیسرا

مگر اگر لوگوں سے ایک علی اور تنویر سیر کے ماسدوں کا جوسا اور دیکھا کہ مورجوں کا  
کوئی مقابلہ رہے رہا اور اصل بر کو جوڑ کر سیر میں آگئی اور مرد تہمتیر وہ شہر فتح کیا  
اصلیں ہم سر کر لوں ہوا کہ شہریوں کی اس سیر پر مورجہ لگا کر مارا وہ ملک مسد ہو کر گئے  
لیکن جس اعلیٰ اختلاف ہو گیا وہ اختلاف یہ تھا کہ بعض آدمیوں کی ایک شخص  
کو جو جس سے تھا اما امیر ساکر لوگوں سے مقابلہ کرنا چاہی تھی۔ اور دوسری  
حاج کی آدمی یہ چاہتی تھی کہ کسی مطر ورج میں کوئی شخص حاکم ہو کر مقابلہ کرے اس  
اختلاف کی سبب آئیں ہے درساں شہر کے تلوار کچے لوگوں نے اس موقع  
رست کا حاکم معیل بر کو ذکر اور حاکر ماسدوں کو قتل کر کے مرد تہمتیر وہ  
شہر لے لیا یہ شہر بہ محرم میں لوگوں کی فضا میں آنا گرجوں بہت ہوئی جب وہ ہنگام  
عامارہ اور لوگوں نے اما سد و ست کرنا حاکم ہی رہی ہو کر اس میں دیا  
ہوا دس طرح وہ شہر اس میں سے لے لگا

بیان محاصرہ کرنی عماد الدین زنگی کا قلعہ جبر

اور قلعہ فیک کو اور مارا جانا اوسکا

وامع ہو کر اسی سال میں عماد الدین زنگی نے کوچ کر کے قلعہ حصر بر حاکم  
علی بن مالک بن سالم بن مدراس المقدس السب عقیلے تھا حاکر محاصرہ کیا۔ اور  
قلعہ فیک کا شک و اطمینان ہو کر آمادہ کر کے روئے کیا یہ قلعہ فریب حریرہ میں عمر  
کی تھا۔ وہاں کا حاکم حسام الدین کر دی سنو ہی تھا لشکر لے حاکر اوس قلعہ کا  
ہی محاصرہ کیا۔ جب بہت دن ہو گئے اور قلعہ حصر فتح ہوا زنگی کو مدد  
مگر زنگی اوسکا محاصرہ کئی ہوئی اوس اوکنا کر ایک فاضل کی رمال حسان  
کی پاس ہو کر اوس وقت میں حاکم سج کا تھا یہ کہلا ہوا کہ تم مالک قلعہ حصر سے

سی یہ کہلا بیجو کہ عماد الدین زنگے بہت بڑا شجاع ہو اوس کی بیچہ سی تمہارا چھوٹا  
 شکل ہو تو کوئی شخص مخلصے اوس کے ہاتھ سی دی کا چنانچہ حاکم قلعہ جبر نے یہ جواب یا  
 کہ جس شخص نے تجھ کو ملک بن بہرام بن ارتق سے مخلصی دی ہو وہ ہی مجھ کو ہی اسی  
 ہاتھ سی مخلصی دیگا یعنی خدا تعالیٰ۔ حال یہ ہے کہ ملک مذکور نے ایک دفعہ بیچ کا  
 محاصرہ کیا تھا الفار سے ایک تیر اوس کے آکر ایسا لگا کہ وہ مارا گیا اوس کے رتی  
 ہی حسان مذکور۔ زنگے کی پاس چلا آیا تھا اوس حال کے طرف حاکم قلعہ جبر نے  
 اشارہ کر کے کہہ بھیجا کہ جیسا خدا نے تجھ کو اوس کے ہاتھ سی مخلصی دی ہے اسی طرح مجھ کو اب  
 ہاتھ سے خلاصی بخشیگا۔ (اوسنی سب مصلحت نہ ہونے اس جواب کی خبر زنگی مذکور کو نہ دیا)  
 زنگی مذکور قلعہ جبر پر محاصرہ کئی ٹرار ہا خدا کو یہ خبر دور اوسکا نہ بہایا یا پھرین تاریخ  
 ربیع الآخر سنہ ہذا کو رات کی وقت زنگی کی غلاموں نے اوس پر حملہ کر مار ڈالا او  
 مار لی ہے قلعہ جبر میں بہاگ گئے قلعہ والوں نے لیکار کر شکریوں کو خبر دی کہ تمہارا ماڈھا  
 مر گیا یہ خبر سنکر زنگی کی مصاحب اوس کے پاس گئے وہ حائر عین تھا اوس وقت کہ جان بانی  
 ہو۔ عماد الدین زنگے خوبصورت گندم گون ملک دار آنکھیں رکھتا تھا اوسکو بڑے  
 فیاض کر دیا تھا عمر اوس کے ساٹھ برس سے زیادہ ہو۔ رقبہ میں مدفون ہوا  
 لشکر والوں پر اوسکا خوف اور ہتھ بہت مسلط رہتی تھی اوسکی عمل میں موصول معہ  
 مصافات اور ایک شام سو کے دمشق کی تھا یہ شخص بہت شجاع طاوڑ آدمی تھا اوسکی  
 دشمن ہر وقت ہرجاسی مٹتی رہتی تھی وہ سب کو چیر بھار کر اونکی بلاد جالتا تھا  
 ہر وقت مقتول ہونے زنگی کی بیٹا اوسکا نور الدین محمود اوس کے پاس حاضر تھا او  
 اپنی ایک چہنگلیا میں سے انکو ٹپی اوتا کر حلب پر جا کر حکومت کرنی شروع کی۔  
 اوس افواج زنگی کے ہمراہ الب اسلان بن محمود بن محمد سلجوقی ہی تھا جس وز  
 زنگی مقتول ہوا اوس کی پاس ہے بہت لوگوں کی جمعیت ہو گئی تھی مگر اوس کے یاروں

لی بہ صلاح دیکھا کہ اچا کہاں استر آئی رگی سسی میں اوڑھے سے کوئی رما دہہ ہر  
 ہر ہے ہیں ہر۔ اسلٹی اب ارسلان۔ قہ کے طرف جا کر اوس میں مقیم ہوا اس حال کی  
 حرارہ رگہ رگہ دولت رگی کے لی اوس کی مٹی سب الدین عاری میں رگی کو حرکت  
 کہاں بہ حال ہو رہا ہے۔ اہل ایام میں درمیان شہر ور کے تھا اسلئے وہ موصل میں  
 اوسکو فتح کیا۔ اوسوت اب ارسلان کے تمام مساویں و مددگار الگ الگ  
 ہو گئے تکرہ ہی متفرق ہو گیا ہر جہاں کہ وہ ہی مابین ارادہ آتا تھا کہ موصل کو فتح  
 کروں مگر وہاں پہنچا عاری میں رگی کے لی اب ارسلان مدکور کو تکرہ قلعہ موصل  
 میں قید کیا اب سف الدین کی سلطنت موصل و غیرہ میں ہو گئی اور اس سال میں  
 عندالموس میں علی اب ایک لشکر طرف حریرہ آمد کے روئے کیا تھا وہ لوگوں  
 ملا دہستہ ہو گئی تھے شہر مسلمانوں کی تھے اوس لشکروں نے سب پر قبضہ کر لیا  
 — اسی سال میں عندمقتول ہوئے عماد الدین رگی کے حاکم دمشق محمد الدین اب  
 لی قلعہ بلک کی فتح کر رکھا ارادہ کر کے اوس کا محاصرہ کیا اوس قلعہ کا محاط  
 بمحمد الدین ایوب اس تادی ہوا اوسے یہ خیال کیا کہ اولاد رگی کی میں سے  
 کہیں نہ پڑے دیگی اگر سرکتے کر دیکھا اسلٹی اوس میں ہی صلح کر لے اور قلعہ اوسکو دیدیا  
 اور عرصہ اوس کے حد قصہ اور مال اور جید گالو ملا دمشق کی لی لئی اور  
 ایوب دمشق میں جا کر رہے لگا

### اب شروع ہوا ۵۴۵ ہجری

اس سال میں نور الدین محمود بن زنگی حاکم حلب علاء فرنگ میں گیا اور شہر  
 اور تاج رور شہر فتح کیا اور۔ مامور۔ مصروف۔ کفرلات اس شہر  
 کا محاصرہ کیا

### اب شروع ہوا ۵۴۵ ہجری



# بیان لیلیٰ فرنگیوں کا جزیرہ مہدیہ کو جو افریقہ میں ہی اور حال سلطنت بنی بادیس کا

واضح ہو کہ افریقہ میں بہت سخت قحط پڑا تھا یہاں تک کہ بعض آدمیوں نے بعض آدمیوں کو کھالیا یہ قحط ۱۰۰ سال تک رہا چنانچہ اس نے اکثر لوگ اپنے گانو چھوڑ چھوڑ کر جزیرہ صقلیہ میں چلے آئے۔ رجا فرنگی حاکم صقلیہ نے یہ فرصت معائنات سے جان کر قریب ڈھائی سو کشتی کے مسلح آدمیوں سے بہر کر اونکا سپہ سالار مسیح جرج مقرر کر کے جزیرہ صقلیہ سے کوچ کرنے کا جزیرہ قوصہ میں جو کہ درمیان مہدیہ کی اور صقلیہ پہنچا دو سہ تاریخ ماہ صفر سنہ ۱۰۰۰ کو جزیرہ مہدیہ کے اوپر جا پڑا۔ مہدیہ کا حاکم حسن بن علی بن یحییٰ بن تیم بن المعمر بن بادیس صنهاجی صاحب افریقہ تھا اوسنی بہرہ امراء کبار کو جمع کر کے اس امر میں مشورہ طلب کر لیا سب نے یہ صلاح مناسب تصور کی کہ ہم میں طاقت مقابلہ کی بسبب ضعف اور قلت سامان کی نہیں ہے امیر حسن بن علی اوس شہر میں سے جو اوس کے ساتھ ہوئے ہمراہ لیکر اور جو ہلکے شے اٹھائی قابل پائے وہ اٹھا کر تمام باشندگان جزیرہ کو معہ اونسکے بچوں اور اولاد کے لیکر شہر خاتے کر کی چلا گیا۔ اور جہاز دریا میں پہر دن رہی تک بسبب ہوا شدید کی جھک رہا تھا مہدیہ میں پہنچنے کے آخر کو جب داخل ہوئے تو کوئے مسلمان اوس جگہ نہ پایا۔ سپہ سالار جرج نے امیر حسن بن علی کے گہر میں جا کر دیکھا تو اسکو معلوم ہوا کہ وہ کچھ اپنے ہمراہ بجز ہلکے چیزوں کے اور کچھ نہیں لگیا اور محل شاہ میں اوس امیر کے خوبے موجود تھے اور خزانے سب بہرہ ہوئے پڑے تھے اور اشیاء نفسیہ ایسے ایسے تھے کہ ہر ایک خوب و داد جنگا موجود اور پانا مشکل ہے بہر سب فرنگیوں کے ہاتھ آئیں۔



بادشاہ الان کا چھٹی تاریخ ربیع الاول کو شہر دمشق پر اثر دھم لایا اور ایک سید  
جائی گاہ و آب میں جو خوب یکسر بڑھتا فروکش ہوا۔ معین الدین نے سیف الدین  
غازی حاکم موصل سے کمک چاہی وہ ہوائی لشکر لیکر شام تک آیا اور اوس کے  
ہمراہ بہائی اوسکا نواز الدین بے اپنا لشکر لیکر اوس کے مقابلہ کو آیا یہ لشکر حصہ برآکر  
اوترا۔ اور ایک قاصد انتر کا اون فرنگیوں کے پاس گیا جو ملک شام پر اوترے  
ہوئے تھے اون کو معین الدین انتر نے یہ کہلا بھیجا تھا کہ میں تمکو قلعہ بائاس یا سن شرب  
دیتا ہوں اگر تم میرے کمک اور مدد کر کے بادشاہ الان کو یہاں سے ہٹا دو انہوں نے  
اوس بادشاہ کو لکھا کہ آپ ہندی ہندی چلے جائی نہیں تو ہم بے مسلمانوں کے  
مدد کو اوس کے اور مسلمان تمہاری سلطنت بے چہن لگے گر رہنا ہے بھول جاؤ  
وہ فوراً واپس کوچ کر گیا۔ انتر نے حسب اقرار قلعہ بائاس اوس فرنگیوں کو جنہوں  
نے اس حکمت عمل سے اوسکو بھیجا تھا دیدیا۔ اور اسی سال میں درمیان نور الدین  
محمود اور فرنگیوں کے زمین لغری من العین میں ہوا فرنگیوں کو شکست ہوئی  
اور بہت اونہیں سے مقتول ہوئے اور جماعت کثیرہ مقید ہوئے چنانچہ اوسے  
مقیدین کو مع مال غنیمت کے اپنی بہائی سیف الدین غازی حاکم موصل کے پاس  
بھیج دیا۔ اور اسی سال میں کے شہر طرطوسہ مع تمام قلعوں اور کوٹوں کے جو بلاد  
اندلس میں واقع تھے فتح پائی۔ اور اسی سال میں ایک قحط عام ہوا تھا یہ قحط  
خراسان سے عراق تک اور شام تک اور بلاد مغرب تک پھیل گیا تھا۔ اور  
اسے سال میں درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۵۳۵ھ ہجری کے نور الدولہ  
شاہشاہ بن ایوب بہائی سلطان صلاح الدین کا فرنگیوں کے ہاتھ سے مقتول ہوا  
جب فرنگی دمشق پر اوترے ہوئے تھے اونہیں اور مسلمانوں میں ایک لڑائی ہوئی  
تھی جس میں شاہشاہ مذکور مقتول ہوا نام اوسکا ابو الکت المسطفر عمر حاکم حجاز کا



اسی سال میں درمیان ماہ جمادی الاخر کے حافظ الدین ابو عبد المجید بن الاسیر ابی القاسم  
 بن المستنصر علوی حاکم مصر نے وفات پائی اس شخص نے پانچ مہینے کم بیس برس سلطنت  
 کی۔ عمر اوس کے قریب تترہس کے تھو کوئی شخص علوی میں مصر سے اوس کے باپ کی وقت  
 سوار حافظ اور غاصد وارث خلافت نہیں ہو کر وہ خاندان سے نہیں ہوا  
 جیسا کہ ہم ذکر کریں گے۔ بعد وفات حافظ کے اوس کے بیٹی انطا و بامر اللہ ابو منصور  
 اسماعیل بن الحافظ عبد المجید کے بیعت خلافت ہوئی اوس نے اپنا وزیر ابن مصل کو  
 بنایا اوس نے چالیس دن وزارت کی کیونکہ بعد ان ایام کے شہر گندریہ سی عادل  
 بن اسرار آیا لاون ایام میں ابن مصل شہر قاہرہ سے بعضی مفیدین کو طلب کرنے  
 گیا تھا عادل مذکور نے عباس بن ابی الفتوح بن یحییٰ بن ممین بن المعز بن بادیس  
 صہبا جے کو جو اوس کا پرورش کیا ہوا تھا پیش کیا۔ اوس کا باپ ابو الفتوح تھا  
 وہ اپنے بھائی علی بن یحییٰ حاکم افریقیہ کو چھوڑ کر دیا مصریہ کو چلا آیا تھا وہاں آکر وفا  
 پائی۔ اوس جیسی عادل بن السلا نے ابو الفتوح کے جوڑ و سیر نکاح کیا اوس  
 عورت کی ساتھ عباس بن ابی الفتوح ضنیہ بن گیلہرا تھا عادل نے اوس کے  
 پرورش کی اور تربیت اوس کو اچھری دی جب عادل مصر کو آیا وہ عہد وزارت  
 کا چاہتا تھا اوس نے اپنی لڑکے عباس مذکور کو درمیان لشکر کے ابن مصل کی ہمراہ  
 کر دیا تھا عباس نے اکیلا کہیں اوس کو پا کر اوس کا کام لے کر کے قاہرہ کو رحبت کی اسٹی  
 عادل وزیر مستقل ہو گیا اور ایسا اوس کا ویدہ اور حکومت کا زور و شور  
 ہوا کہ خلیفہ ظافر کا کوئے حکم نہ مانتا تھا جو وہ عادل وزیر کرتا وہ ہوتا اسی  
 طرح پر عادل مذکور ۵۸۵ ہجری تک رہا اس سال میں عباس مذکور نے جبکو  
 اوس نے پرورش کیا تھا قتل کر کے خود وزارت کرتے لگا۔ اور اس سال میں  
 نور الدین محمود بن زنگی نے قلعہ حارم کا محاصرہ کیا تھا اسلئے ہر نفس نگے صاحب

الطائفة بہت وگے جمع کر کے نور الدین سے لڑی کو آنا اور بہاری لڑے ہوئی نور الدین  
 نے فتح یابی سرس صاحب مارا گیا اور سب وگے ادس کے ہر اے ہاگے اور ہر  
 گئی۔ خیرس مارا گیا ادس کے بعد ثیا اوسکا سمد محامی امی اب کے وارت سلف  
 ہوا وہ محامی تھا ادس کے والدہ لے ایک اور شخص سے کلاج کما اوسکا نام ہی سرس  
 ہا بعد ازاں نور الدین نے ایک اور ادس بر جہاد کما اس لڑائے میں ہی اوکو ہگا  
 دما اور بہت مہول ہوئے اکثر بڑی گئے اسکے مار جو کڑی گئی تھے ادس وہ سرس تال  
 ہی ہا سمد کے والدہ کا حاد بعد ازاں سمد مستقل ہو کر الطائفة سلطنت کر لے لگا  
 اور اسی سال میں ایک رولہ عظیم آیا تھا۔ اور اسی سال میں ادس امیر تائم  
 دمشق کا جو حکومت رہے کرتا تھا فوت ہوا اسکے طرف چوٹا معین الدین جو دریا  
 عور کے تھا مسو ہے۔ اور اسی سال میں الوالطہ یحییٰ بن ہیرہ ویر حلیہ مقسے  
 کارور مار سہ جو تہی ریح الاحر کو فوت ہوا قبل اس عہدہ کے وہ دیواں رمام  
 کا امیر تھا اور اسی سال میں قاصصہ ما صبح الدین ار حالے فوت ہوا ار حال مصافا  
 ستر سے ہم بہت شخص ستر کا قاصصہ تھا مام اوسکا احمد بن محمد بن الحسن ہی اوسکی  
 ستر بہت اچھے ہوتی تھی۔ اور اسی سال میں درمیاں مرکش کے قاصصہ عیاض  
 موسیٰ بن عیاض استے فوٹ ہوا بعد اس ادس کے ادس ہر میں درمیاں ستر  
 کی ہوئی ہے ایک ایمہ حاط اور قہار محدث اور اوار سے گدرا ہوا اس  
 تالیفات اور استعار اس بگٹش ادس کے قصایف سے ایک حال فی سرج  
 کتاب مسلم ہے۔ اور مسارق الاوار فی تصیر عرب الحدیث

## اب شروع ہوا ۵۴۳ھ ہجری

اسی سال میں درمیاں جو دہویں مارچ ماہ محرم کے عروں لے سب حاجوں کو جو

جو کہ اور مدینہ میں تھے پکڑ لیا تھا کہتی ہیں کہ اس مکان غلام غریب تھا بہت اونٹن ہی ہلاک ہو گئے۔ کچھ جو بچ گئے وہ اپنے شہر و ٹہنیں آئے اسی سال میں نور الدین محمود بن زنگی طرف فانیہ کے گیا اور وہاں کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہ قلعہ فرنگیوں کے پاس تھا اور اسکو فتح کیا اور وہاں محافظ مقرر کر کے ذخیرہ کو دام سب کچھ مہیا کر کے مضبوط کر دیا بہت فرنگیوں کا ارادہ اس قلعہ کے لینے کا تھا چنانچہ وہ باہم مجتمع ہو کر آئے تھے قبل اُنکے پہنچی وہ مالک ہو گیا جب اُنکو یہ خبر پہنچی کہ اوسنے لی لیا اور لٹی چلے گئے۔ اور اس سال میں افوش حاکم طلیطلہ کا بہت فرنگیوں کو ہمراہ لیکر قرطہ پر گیا اور سکامچا تین مہینے تک کر کے آخر کو چلا گیا۔ اور اس سال میں امیر علی بن دبیس بن صدقہ حاکم حلقہ کا فوت ہوا

## اب شروع ہوا لشکر ہجری

بیان نہایت کہانی نور الدین کا جو سلین فرنگی سے ہوئی اور پہراوس کو قید کرنا

واضح ہو کہ جو سلین فرنگے بڑا ٹلے والا نام شجاع اور عقلمند درمیان فرنگیوں کے مشہور و معروف تھا۔ نور الدین نے اوس کے شہروں پر چڑھائی کی وہ اپنی مقابلہ کو آیا بعد کراٹے کے مسلمانوں کو شکست ہوئے اور کچھ مقید ہوئے اور بہت ماری گئے اور مقیدین میں ایک شخص سلاح دار جسکے پاس نور الدین کے سلاح اور ہتیار بیکار تھے وہ یہ تھا اوس سلاح دار جو سلین فرنگے نے مسعود بن قلیج ارسلان حاکم قونینہ و قسرا کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ یہر سلاح تیرے بیٹی کے واسطے ہے۔ اور ایک بڑا ہتیار لے لے اوس پر پہنچے اوس کے ہتھیار

— نور الدین کو یہ لفظ خدا کو اور معلوم ہوا اور سو حوسلیں کے کیرٹے کے فکر لاحق ہوئے  
 حاکم ترکالوں کو جمع کر کے یہ کہا کہ تم حوسلیں کو آکر کھڑو لو میں تمکو بہت ررحطہ  
 دوں گا اور ایسا سلوک کروں گا کہ یہ اوتسے وعدہ کرے اور یہ کہہ کر کہہ کر گیا  
 ہے ضرور ہیں مانتو مار ڈالو۔ یا کیرٹو۔ اتفاق یہ ہوا کہ حوسلیں تنکا رکھنے  
 کو گناہ تراکالوں نے اوس برحما کر کے ور گیا اور اسے کہا کہ میں تمکو بہت رر  
 اور مال دوں گا اگر تمکو چھوڑ دو جسے آدمی لائیے اوس لالچ میں آکر ارادہ اور  
 چھوڑے گا کر گیا۔ اس خبر کو کیسے ترکا لے لی لو کہ میں الدایہ نائب نور الدین  
 کو حوٹ میں تہا کر دے اور سے تنکا کیرٹکانوں کو گہیر لیا جکے یاس حوسلیں تہا  
 جایہ اور سو کمر کر نور الدین کے یاس لائی اس حوسلیں ور گئے کا کمر احاطہ ہے  
 ایک ٹری متوحات جبطہ سے تہر کو کو اور اس کے کیرٹے حاطے سو فرقہ لہرا یہ کو بہت  
 ررح و کمال الم لاحق ہوا ح وہ مقید ہو گیا نور الدین حوسلیں ور گئے مذکور کے  
 ملا دیں گیا اور س قلعہ اور شہر جکے تفصل یہ ہے مل ماستر۔ عین تان۔  
 دلوک عوار۔ تل خالد۔ نورس۔ رادداں۔ ررح الرصاص۔ حطہ  
 — کمر سود۔ کورلاتا۔ رر عش نہر حور و غیرہ اور س کے قصہ میں آگئے یہ سب  
 شہر تہوڑے عرصہ میں فتح کئے نور الدین کا یہ ستیوہ تہا کہ جب وہ حوٹ شہر میں  
 سی فتح کرتا دماں کا مدولت حوٹ کر کے حاطے قدم رکھا تہا ہر ایک حاطے  
 آدسے محاطہ سوہ کو دام و غیرہ کے سلو خانہ و غیرہ کے رکھتا حاطا تہا

## اب شروع ہوا شہر ہجری

کتاب کامل سے لکھا جاتا ہے کہ اسے سال میں عبداللہ موسیٰ علی طرف  
 شہر بجایہ کے گنا اور سو فتح کیا اور تمام ممالک سے عماد اور س کے قصہ میں۔



میں آگے۔ کیونکہ بھی مذکور چین اور لے اور شکار کیلئے سے شوق رکھتا تھا وہ تھا  
 کی تاب نہ لا کر درمیان قلعہ قسطنطنیہ کے جو کہ بلا و بجایہ سے ایک قلعہ ہی محصور ہوا بعد  
 ازان خواہان امان ہو کر عبدالمومن کے پاس آیا اور سنی اوس کو امن دیکر بلا و منربہ  
 کی طرف بھیجا اور بہت کچھ اوس کو دیا۔ تاریخ قرونِ امین لکھا ہے کہ عبدالمومن  
 کا جانا اور تونس۔ اور افریقیہ پر مسلط ہونا درمیانِ شہد ہجری کی ہوا تھا

## بیان وفات پالی سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ کا اور مالک ہونی ملک شاہ اور محمد و نوشی محمود کا

اسی سال میں درمیان ماہ رجب سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ ہمدان  
 میں فوت ہوا پیدائش اوس کے درمیان شہد ہجری کے ماہ ذیقعد میں ہوئی  
 تھی اوس کے مرتی ہی تمام اقبال و سعادت خاندان سلجوقی کی گویا مرگئی کیونکہ  
 بعد اوس کے پیر اور خاندان میں جہنڈا مستبدہ قائم نہ ہوا یہ شخص نیک خلقی ہوتے  
 پیشانی خوش گفتار سنی نیک و پارسا بادشاہ تھا مال رعیت پر ہرگز نظر نہ ڈالتا  
 بروقت ہرنے کے ملک کا ولیعہد اپنے بہا بنی ملک شاہ بن محمود کو کیا چنانچہ وہ  
 وارث سلطنت ہو کر بیٹا اوس کے نام کا خطہ بڑھا گیا۔ لیکن افسوس کے بات  
 ہے کہ اوس کو سلطنت مستقل کرنے نصیب نہ ہوئے کیونکہ ایک امیر جو خاص بیگ  
 کہتے ہیں وہ تمام مملکت پر متغلب ہو گیا تھا اور سب امرا و کبار اوس کا کہنا مانتی  
 تھی اصل اوس کے یہ ہے کہ وہ ایک لڑکا ترکانی تھا بادشاہ کے خدمت کیا کرتا  
 تھا رفتہ رفتہ اوس کو یہ اقتدار ہو گیا بعد تھوڑے عرصہ کے خاص بیگ مذکور  
 نے سلطان ملک شاہ ابن محمود کو پکڑ کر قید کیا اور ایک ایٹے اوس کی ہاتھ  
 محمد بن محمود کے پاس وہ اون ایام میں درخوستان میں تھا پہنچ کر اوس کو بڑا

وہ چار سب سلفیہ سرشتیہ۔ ماضی گنگا تباہ کر چکا ہے مگر کچھ جگہ ہے کہ وہ اسی نام کا خطہ جاری کر دے مگر اس سلطان محمد نے یہ جو ساری کے کہ جس پر وہ وہاں آتا تھا اس کے دوسرے رور اس حاکم کی کو قید کر کے مروا ڈالا اس کے ہمراہ رگی خاندان ہے مارا گیا اور دونوں کے سر کاٹ کر واسطے ملاحظہ عوام کے سرسہ راہ ڈال گئے سب عواموں و مددگار حواو کے بے متفرق ہو گئے

## بیان فتح ہولی شہر دلوک کا

اسی سال میں فرنگوں نے بہت لشکر جمع کر کے لورالیں پر چڑائی کے وہ دلوک کا محاصرہ کئے ہوئے تھا چنانچہ وہ محاصرہ چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں آتا اور اسے خوب ڈرا دیکوں نے سکت کہا نئی اور چھنول ہوئے اور بہت کچھ تر گئے لیکن لورالیں نے راجت کر کے دلوک کو ہے فتح کیا اس لئے شہر اسے اس کی طرح لکھا

بیان ابتداء طہور سلطنت سلاطین غوریہ کا اور جانا رہنماؤں

## آل سبکتگین کا

اول بادشاہ سلاطین غوریہ میں کا اولاد سلطان حسن سے محمد اس الحسن مشہور ہو چکا مال ہے کہ بہر شاہ بن مسعود حاکم عربیہ آل سبکتگین میں سے کسی عورت سے بنادیا گیا ہے محمد بن الحسن بن مسعود عربیہ میں گیا اور بہر شاہ کا ظاہر میں طبع و عزم سردار رہا مگر دل میں اس کے قریب تھا اس لئے ہرام ساہ نے اس کو بھوک مار ڈالا اس کے بعد بھائی اس کا سوری بن الحسن ملک غوریہ پر سلطنت کر لیا وہ اپنی بھائی کے حوں کا عرصہ لیے کو غزنہ میں گیا اور وہیں ہرام ساہ سے لڑائی ہوئی ہرام ساہ نے سوری پر فتح پائی اور سوری کو بھی بھوک مار ڈالا

مارڈالا اور شکر اوسکا بہاگ گیا بعد ازاں اون دونوں کا بہا علاء الدین حسین  
 رئیس ہو کر غزنہ پر گیا وہاں جا کر اوسے بہر شاہ کی سب معاون و مددگار بہگادھی  
 اور علاء الدین نے غزنہ پر قابض ہو کر اپنے بہائی سیف الدین سام بن حسین کو وہاں  
 مقیم کر کے خود غورکی طرف محبت کر گیا اہل غزنہ نے بہرام شاہ کو کہہ کر اسماعیل سے  
 خبر دی اوسنے وہاں جا کر سیف الدین غوری سے لڑ کر اوسکو گرفتار کر کے مارڈالا  
 — بہر شاہ سلطنت غزنہ پر ۵۵۵ تک حکومت کرتا رہا بعد ازاں فوت ہوا — اوسکے  
 بعد بیٹا اوسکا خسر شاہ بادشاہ ہوا اس وقت میں علاء الدین حسین نے ملک  
 غور سے لشکر کشے غزنہ پر درمیان ۵۵۵ ہجری کے کے جب اوس کے نزدیک پہنچا خسر  
 غزنہ کو چھوڑ کر بہا وور کے طرف بہاگ گیا — اور علاء الدین حسین بن حسین  
 غزنہ لی لی مکر تین روز تک اوس شہر کو خوب طرح سے لٹا — بعد ازاں <sup>علاء الدین</sup>  
 کا لقب سلطان المسلم رکھا گیا اور اوس کے نذر ڈولے عورتوں کے موافق رسم <sup>طہن</sup>  
 سلوکیہ کے گذری اس چین سے علاء الدین ایک مدت تک عمریش سی لہری کے بعد  
 ازاں غزنہ پر اپنی دو بیٹیوں کو لینے غیاث الدین محمد بن سام اور اوس کے بہا  
 شہاب الدین محمد بن سام کو اپنے طرف سے عامل مقرر کر دئے — وہ دونوں  
 لڑکے بعد پائے قابو کے انہی چا علاء الدین سے خوب لڑی آخر کار انہوں نے فتح  
 پائے اور چچا کو قید کیا مگر اتنا سلوک کیا کہ قید کر کے پہر چھوڑ دیا اور سخت  
 پرہیز اوسکو لا کر بٹھلایا اور اپ اوس کے خاست میں دست بستہ ہو کر کہہ رہے  
 چنانچہ بہر وہ سلطنت کرنے لگا اور غیاث الدین نے یہ کیا کہ اپنے بیٹا کو یہی  
 اپنا لگایا کر کے اوس پر چڑھ بیٹھا اوس لڑکے کو اپنا ولیعہد ہے مقرر کیا اس  
 طور پر تا وفات سلطان علاء الدین حسین بن حسین کے لینے ۵۵۶ ہجری سے  
 تک مقابلہ رہا جیسا کہ میں آگے ذکر کرونگا جب علاء الدین مر گیا غیاث الدین

محمد بن سام بن الحسن تحت سرٹہا اور تمام ملا عور و عورہ میں ایسی مام کا حلقہ ٹرہ دیا۔  
 — بعد ازاں عورے عورہ یرمذہ میں مکہ سلطنت کر لے رہی۔ — بعد ازاں عیال الدین  
 اس ہائے تہاب الدین کو طرف عورہ کے روادہ کیا اوستہ و ماں آکر عریوں کو دہلے  
 بگا دیا اور بہت ملحق ہوا ڈالا آب عورہ یر سلطنت کر لے لگا اور جو اسے یاس کے  
 کے ملک مثل کر مارا۔ — اور دستور اسے اور ماہ لہند و غیرہ کے تھے سب ر  
 فالح ہو گیا حب اس طرف سے اوس کے خاطر جمع ہو گئے لہا و در گرگنا و ماں  
 حسروہ میں بہر شاہ سلگی سلطنت کرتا تھا وہ ملک ہے درمیان شہ کے اوس  
 جسے لیا اور حسروہ کو امان دی ملک اوس کے حال کے تحت لے لگی قسم ہے کہا نی  
 جاکہ حسروہ تہاب الدین میں تمام مذکور کے یاس حاضر ہوا اور مکا بہ ابرا  
 واکرام کیا دو بیسے حسروہ اس حال سے اوس کے یاس رہا۔ — جب عیال الد  
 میں سام کو یہ خبر پہنچی اوسے ایک قاصد آئے ہائے تہاب الدین کے یاس سے حکم خرد  
 کو لویا تہاب الدین نے حسروہ ساہ کو کہا کہ تم میرے ہائے عیال الدین کے  
 مامس جاؤ۔ حسروہ نے کہا کہ میں آج کے ہائے سے بے بار و ہیں رکتا اور  
 اسی جاں آج کے سیرد کے ہر آیا ہو کہ وہ میرے ساتھ کچھ بدی سے بیس آوی  
 سہاب الدین نے اوس کے بہت خاطر جمع کے اور کہا کہ تم کچھ خوف نہ کرو  
 چاکہ اوس کو میرے اوس کے مٹی لیے اس حسروہ ساہ کے لشکر حفاظت کے واسطے  
 ہراہ کر کے عیال الدین کے مامس روادہ کیا۔ — جب وہ ملا عورہ میں پہنچے  
 عیال الدین نے اوسے ملاقات ہے لکھے آو کے مابین یہ حکم دیا کہ فلاں قلعہ  
 میں آو کو اوتار دو و ماں رما کر یہ آخر دورہ اوس دو نوں پر ریت  
 حادان سلگیں کا تھا۔ — حسروہ شاہ مابین ہر شاہ میں سعود بن ابراہیم  
 میں سعود بن محمود بن سلگیں کا تھا بہر آصر ماد شاہ اولاد سلگیں میں لگا۔

میں کا گذر ہے اس خاندان کے ابتداء سلطنت ۳۶۶ء میں ہوئے تھیں دو سو تیرہ برس  
 اس خاندان میں سلطنت رہی اس حساب سے ان کے سلطنت کو زوال درمیان  
 ۸۷۵ء ہجری کے ہوا پہلے اول یہ اسو سبط بیان کر دیتا کہ خبریں متصل رہیں سجدہ کے  
 کسی طرح کے بیان میں نہ ہونے پاوی۔ اس خاندان کے بادشاہ بہت نیک  
 خصلت سلاطین گذری ہیں۔ بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ خسرو شاہ سلطنت  
 کرتا ہوا فوت ہوا اوس کے بعد اوسکا بیٹا ملک شاہ جیسا کہ اوس کے مقام پر  
 ہم بیان کریں گے بادشاہ ہوا۔ جب بلہا دور میں غوریوں کے سلطنت چمکی  
 اور سلطنت اوس کے بہت بڑھ گئے اور فوجیں بھی اوس کے ہمراہ بہت ہو گئیں غیاث الدین  
 نے اپنی بہائی شہاب الدین کو لکھا کہ اپنا خطبہ درمیان سلطنت کے جاری کروادو  
 اور کئی خطاب شہاب الدین کو دئے ازاں بعد معین الاسلام قسیم امیر المومنین  
 تھا جب یہ بھی ہو چکا شہاب الدین اپنی بہائی غیاث الدین کے پاس گیا اور دو  
 مجتمع ہو کر خراسان کی طرف گئے وہاں جا کر شہر ہرات کا محاصرہ کیا چنانچہ غیاث الدین  
 نے اوس کو بے آمان دیکر فتح کیا۔ بعد ازاں دو نو بہائی بوشنج پر گئے اوسکو  
 بھی فتح کیا۔ بعد ازاں بادغیس پر گئے اوسکو بھی فتح کیا۔ اور کابلین۔  
 اور ریوار کو فتح کیا۔ پھر غیاث الدین نے اپنی شہر فروز کوہ کے طرف  
 مراجعت کی۔ اور اوسکا بھائی شہاب الدین غزنہ کو مراجعت کرایا جب  
 شہاب الدین کے خاطر جمع غزنہ سے خوب ہو گئے تب اوسنی ہندوستان  
 میں آکر شہر اجر کو فتح کیا پھر غزنہ کو مراجعت کے۔ پھر ہندوستان میں  
 آیا اور بہت فتوحات کے سبب شہر اپنے قلمرو سلطنت میں ملائے وہاں آج  
 کو وزیر بر کر کے برائتہ حاصل کیا اہل نوارنج کہتے ہیں کہ جتنا رتہ شہاب الدین  
 غور کے ملوک اہل اسلام میں حاصل ہوا ہے کسے بادشاہ کو نہیں ہوا جب اوس



## اب شروع ہوا ۵۴۶ ہجری

بیان اخبار غزویوں کا اور شکست کہا نا سلطان سخر کا  
پہر اوسکا قید ہونا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے سلطان سخر نے تر کون قوم  
غز سے شکست کھائی تھی (قوم غز ایک طایفہ ہے مسلمانوں میں سے وہ لوگ  
ترکستان میں ماورالنہر میں رہا کرتے تھے جب قوم خطا کی وہ ملک قبضہ میں لگیا  
انہوں نے دمانسی اونکو نکلوا دیا وہ لوگ خراسان میں جا کر بلخ کے نواح میں رہے  
تک رہا کئی بعد ایک عرصہ کی امیر قماح کو جو بلخ کا جاگیردار معافی کا تھا یہ سوجھے کہ  
اونکو ان شہر دمنہن سے نکال دی ہر چند اوستہ تدبیرین اوستے نکالنی کی کہیں وہ  
قوم دمانسی نہ نکلے اسلئے وہ امیر دمنہن سوار لیکر آپ اون پر جا پڑا اترار  
کہا کہ قوم غز کے اوس کے خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی کہ حضور کو ہمارا  
یہاں دمانسی نکالنے میں کچھ فائدہ نہیں اسلئے خیال محال سے باز آدین ہو ان میدان میں  
رہنے دیجی ہم لوگ ہر گھوڑے دو سو درہم جمع کر کے آپ کو دیتی ہیں اوستے ہرگز  
منظور نہ کیا اور سہات پر مبر ہوا کہ تم یہاں سے نکل جاؤ یا لڑو جب وہ لاچار  
ہو گئے تب سبے مجتمع ہو کر لڑنا مناسب جانا اس لڑائے میں قماح کو شکست ہو  
وہ بہاگ قوم غز نے اوسکا تعاقب کیا بہاگ توں کو مارے پکڑے اوستے شہر و  
تک سٹے آئی شہر دمنہن اوستے گھس کر تمام بلاد کو ویران کر دیا اور جو روین  
اور بے دمان کی باشندوں کے گرفتار کئی لوگوں کو مار ڈالا مدر سے دمانکی ڈاڈا  
فقہا کو قتل کیا اور بڑی بڑے مصیبتیں برپا کیں — اور قماح بہاگ کو سلطان سخر

کی حد میں حاضر ہوا اس حال بادشاہ سے یاں کیا سحر لے اما لشکر ارستہ کر کے  
 ایک لاکھ سوار ہراہ لیکر عیونیکا مقام کا قوم عرے بادشاہ کے یاں ایسے کی راہ  
 اما عدسہاں کیا اور کہا جو ہے ہوا بادشاہ ادس سے درگردس ہم اوس کے عیون  
 بہت سا تذکرہ کر دس کے گھر سے لڑائے۔ کیے مادساہ لے ہر گروہ اما اول سر ہراہ  
 کی حیا پر وہ ہے ارستہ ہو کر لڑے برآمدہ ہو مارا ررم گرم ہوا ہر ہر لڑائی ہو  
 سلطان سحر لے شکست کھائے قوم عرمارتے بکڑتے اوس کے بھی ہوئے سلطان سحر ہراہ  
 نکلا مگر سلا الدین قراج سے یہ سر اول پیدا کیا ہرا مارا گنا احرش سلطان سحر ہے  
 ہراہ ایسی روساء کنار کے مقصد ہوا۔ لیکن اوس قوم نے یہ ہر اتنا سلوک کیا کہ  
 حقوق مادساہ سحر کو قید کیا سب امر اوس گروہ کے حاضر ہوئے اور رہیں کہ  
 ہوسہ دیکر ناہبہ مادہ کر عرص کے کہ ہم آپ کے علام میں آپ ہاری بادشاہ  
 ہم کو آپ کے اطاعت بدل و جاں سطور ہے دو مجھے کامل ماتیں یہی سلطان سحر  
 اوس قوم کے ہراہ رہا یہاں یک ہراہ سلطان سحر کے وہ قوم مردوں میں خود دار  
 حراساں کے ہے داخل ہوئے۔ مسے تیار امیر کبر قوم عرے کے کہ بہتہ ہراہ  
 حضور محکو عطا و اوس سلطان سحر لے کہا کہ یہ دار السلطنت ہراہ اسکا ہراہ اور  
 محسن حاضر ہیں یہ کیسے نہیں ملے وہ لوگ یہ شکر ہے مگر تیار کو کیسے پیدا ہو گیا  
 اور بہت۔ حج الم لاق ہوا حق سلطان سحر اوس قوم کا یہ حال دکھا تحت ہراہ اور  
 کہ ایک حال گاہ کے ولی کے حور و میں تھے و ماں حاشیا اور سلطنت چوڑ کر  
 فقیر ہو گیا۔ قوم عر یہ حال دیکھ کر خود تمام ملا دس ہر متصرف و مالیں ہو گئی  
 اور تیار اور کو لٹ کر و ماں کے چہرے شری مائندوں کو قتل کیا اور جو  
 عالم و حاصل و صالح اوس شہروں میں پایا اوسکا ہے سر اور ابا۔ حال  
 جس میں اس محمد ار سایدی۔ اور فاعے علی بن مسعود۔ اور قافے



اور قاضی محمد بن یحییٰ فقیہ شافعی جو کہ اپنے زمانہ کا لیکا اور بی مثل فقیہ تھا جسے  
 گہر پر مضلا، شرق و غرب کا لارا لگا رہتا تھا اور سکا ہے سر اور ایا کہتی ہیں کہ خراسان  
 میں کوئی شے اور نہ کسی کی پاس نہ چھوڑی سب ٹلی۔ مگر ہات۔ اور دستان  
 بسبب مکان پختہ اور مضبوطی کے ریح رہی جب سلطان سنجر پر یہ مصیبت پڑی اور  
 حال سلطنت کا دگرگون ہو گیا تمام اور شکا شکرا ایک شخص غلام سلطان سنجر کی پاس  
 مجتمع ہوا اور اس غلام کو ایجاب کہتی ہیں لقب اور سکا تو دیر کہا گیا سوید مذکور نے بادشاہ  
 کانکر لیکر نیشاپور۔ اور طوس۔ اور سا۔ اور۔ ایورد۔ اور شہرستان۔  
 اور دامنان اپنی قبضہ میں کئے قوم غز کو دہان سے نکال دیا اور تمام رعایا سی بہ  
 غلام نیک سیرت سے پیش آیا۔ اسی طرح سے ایک روز غلام سنجر کا ملک ریح کا قاضی  
 ہو گیا اور سکو ایتنا چ۔ اور نادسی الملوک کہتے ہیں اور سکا قدم جم گیا اور شا  
 و شوکت بڑھ گئی

## بیان مقتول ہونی عادل بن سلاز وزیر الطاف علوی کا

واضح ہو کہ ایک وزیر عادل کو اوس کے پرورش یافتہ بیٹے یعنی عباس بن  
 الی الفتوح منہا بجے لی بسبب سازش اسامہ بن منقذ کے ہلاک کیا عادل  
 مذکور نے عباس مذکور کے والدہ سے نکاح کر لیا تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ  
 لڑکا وہ کیلڑ اپنی ساتھ لائے تھے اوس کی تربیت اور پرورش عادل مذکور نے  
 بہت اچھی کی تھی اوس نے اوس پرورش کے عوض اور سکو بہ دیا کہ مار کر برابر  
 کر دیا اور آب اوس کے عا دقا مقام ہو گیا اور ایام میں پھر وزارت اوس کی  
 پھر عا لیب ہو کر پھر دیا گیا پھر مادشاہ کے اختیار کے نہ تھے۔ اسی سال میں

عبداللہ بن مسعود کی اور دریاں عرب کی ایک کرا ہوئی تھی اور میں  
 عبداللہ بن مسعود کی معیاری۔ اور اسی سال میں رمارو کے حاکم حقیقہ کا حقائق کی تارک  
 سے مرگیا اور اس کے بعد اسی برس کی ہی اوس قریب میں برس کی سلطنت کی اور اس  
 سال کے بعد ثیا اور سکا ملایا حکومت کر لی لگا۔ اور اسی سال درمیان ماہ رح کے دریا  
 کے ہر شاہ میں مسعود بن ابراہیم سلطنتی حاکم عرب کی وفات پائی۔ بعد اوس کے  
 ثیا اور سکا نظام الدین خسرو شاہ غازی اور اس کے قائم ہوا۔ ہر شاہ کی قریب ہوا  
 برس کے سلطنت کے یہ حساب ہیں جو لگا یا کہ جس سے اسے بہائی اور سلاں شاہ میں  
 مسعود کو درمیان شاہ بھری کے قتل کیا کیونکہ اتنا اور سلطنت اور اس کے اوس دور  
 سے ہے جس دور میں اس کے بہائی کی قتل اس کے شکست کہائے درمیان شہ کی حاکم  
 اور دریاں ہو چکا اسے سال مذکورہ میں ہر شاہ بہت تک حاصل آدمی تہا پہنچا اور  
 اسی سال میں درمیانوں نے تہر عقلاں پر قصد کیا تھا۔ حلقہ مصر اور دریا  
 اور اس سلطنت کے اس تہر تہار اور سلاح جنگ کے بہا کر کے رکھا کرتے تھے جس  
 سال آنا اور دریا عادل مارا گیا اور موت سے مصر کی باتندوں کے لڑائی میں  
 اختلاف پڑ گیا درمیانوں نے عقلاں پر قدرت یا کر محاصرہ کر کے لی لیا اور اس سال  
 کساں حمرہ صفیہ سے آدمیوں کی بہری ہوئے آئیں ہیں اور ہوں نے تہر میں  
 کو جو مصر میں واقع ہے لوٹ لیا۔ اور اسی سال میں الواضح محمد بن عبد اللہ  
 میں احمد تہر تہا لے تکلم جو مذہب اشعر یہ رکھتا تھا فوت ہوا بہت شخص علم کلام اور  
 میں امام گذرا، اور اس کے کئی کتابیں تصنیف سے ارا بجا بہا یہ الاقدام علم کلام  
 میں۔ اور عل و النحل۔ مذہب خلق میں۔ اور صاحب۔ اور تلخیص الاقسام  
 الداہب الامام۔ یہ کتابیں بہت معتبر اور مستند اور مشہور ہیں یہ شخص درمیان  
 بعد اوس کے سلسلہ میں آیا ہاں سند اس اور اس کے ۹۹ ہجری میں درمیان تہر تہاں کی

کہ ہونی وہیں وفات پائی شہرستان نام تین شہروں کا ہی — اول اونین کا شہرستان  
 خراسان یہ درمیان نیشاپور اور خوارزم کے ہے نزدیک اور رستے کی جو متصل  
 ناحیہ خوارزم کی ہے اس میں کا محمد شہرستان کے مذکور ہی اس شہر کو عبداللہ بن طاہر امیر  
 خراسان نے بنایا تھا۔ دوسرا شہرستان فارس کے زمین میں ہی — شیرا شہر ہے اصفہان  
 میں ہے اور سکو شہرستان کہتی ہیں اوس کے اور شہر ہودہ کے بیچ اصفہان میں واقع  
 ہی قریب ایک میل کے اور معنی شہرستان کی یہ ہیں (شہر ناحیہ کا) زبان عجم  
 میں کیونکہ شہر نام شہر کا ہی و اسنان نام ناحیہ کا ہے

اب شروع ہوا شکستہ ہجری

بیان مقتول ہونی الظافر کا اور متولی ہونی بیٹے

اوس کی فائز کا

اس سال میں درمیان ماہ محرم سنہ ۴۸۰ کے ظافر باللہ ابو منصور اسماعیل بن الحافظ  
 اللہ عبد المجید العلوی مقتول ہوا — اسکو اوس کے وزیر عباس صنہا جو قتل  
 کیا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ عباس کے ایک بیٹا خوبصورت پری حیرہ تھا اوس کو  
 نصر کہا کرتے تھے اوس لڑکے کو بادشاہ ظافر بہت پیار کیا کرتا تھا کسی وقت اس  
 سی جدا کرنا — مؤید الدولہ اسامہ بن مقصد کنانی درمیان وزارت عادل کے  
 جو ملک شام سے آیا تھا حقیقت میں یہ شخص مقصد تھا کیونکہ اس نے عباس کو سکھایا  
 عادل وزیر کو قتل کر دیا جانچا اوس نے اسکو مار کر اپ اوس کے جا کمال  
 ہوا جب کہ اوپر ذکر آچکا ہے بعد ازاں اوس نے عباس کی ماہوں سلطان  
 ظافر کو قتل کر دیا — حقیقت حال یہ ہے کہ اوسنی ایک روز وزیر عباس

کی اس اگر یہ کہا کہ ماں ٹکوکہ گنگ و مار ہیں جسے تو ایسی تری تری مائیں سکر  
 ہیں راجا مانا عاس نے کہا کہ وہ کلمات ہے کہو تو ہی اوس کی کہا کہ س آدمی یہ کیا  
 کرتے ہیں کہ عاس کا بیٹا نصر ماتاہ سے اعلام کروایا کرتا ہے یہ سہتے ہی عاس  
 مدکور کے تن و بدن میں اگ یہک گئی اور آجے کو ملو اگر یہ کہا کہ ماتاہ  
 تکو بہت مبارک رہی اوس کی دعوت کرو اور سچے گھر میں ملاؤ جیاجی ماتاہ محوط  
 انجوس اوس لڑکے کی درب میں اگر اوس کی گھر چلا آیا باب مٹوں نے ملو اوس کی  
 گڑھے ٹکری کر دے اور جو اوس کے ہمراہ تھا اوسکو سہے مار کر گھر میں گاڑ کر عاس کو  
 محل تہا ہے کطرف گنا امک خادم ماتاہ کا ع کر ہاگ آیا تھا اوس سے آئی ہے  
 محل میں یہ واردتیاں کے سب عورتیں چوکتا ہو گئیں عاس نے آتے ہی لو جا  
 کر ماتاہ کہاں شریف رکھتے ہیں کچھ عرصہ کر ما ہے عورتوں کی کہا کہ یہاں آؤ  
 کہاں ہے اوسکو تولے مار ڈالا۔ کہا کہ بادشاہ دو لوہاٹیوں کو ملاؤ اور لکھا نام پر  
 اور حریل تھا جیاجی اوسکو ہے ملو اگر مل گیا۔ بعد ازاں ماتاہ کے مٹیں فایر پڑے  
 اور انعام عسے س الطاف و سمیل کو دوسرے روز اسے کند ہی میر جہانگیر لایا اس  
 لڑکے کی عمر راج مرس کے تھے اوس کو لا کر تخت پر بٹھلا ماس آدمیوں نے اوس کو  
 اور عاس نے جو کچھ مال گرا ہا محل تہا جیاجی اس کو اہر نصیب اور متاع بلے ہا  
 گہ میں بھجوا دے۔ جب عاس نے یہ تک خراج جسے کی تمام لنگہ کے آدھے اور ہزار  
 اوس کے دریل انتقام ہوئے۔ اوس ایام میں ۱۱۷۱ ع میں ازبک درماں شہر  
 اس ضیف کے حکومت کرتا تھا اوس کے پاس محل کے عورلوں اور بیگموں نے یہ حال  
 کہلا کر بھا اور کہا کہ تو ہمارے اسوقت میں مدد کو وزیر خوار سے یہ نوٹ  
 کر کے ہے۔ یہ شخص بہت تنجاع آدمی تھا اوس کو ج آ رہے کر کے عاس پر  
 جہانگیر کے۔ عاس یہ خبر یا کر جمع مال نصیبہ اور خواہرات شاسے ہر ایک کو

لیکرمک شام کی طرف بھاگ گیا وہ ابھی راہ ہے میں تھا کہ فرنگیوں نے اوسکو پکڑ کر بھال اوسکا لوٹ کر اوسکو مار ڈالا اور اوس کے بیٹے نصر کو بھرگوختار کر لیا۔ صلاح بن ازبک جب مصر میں آیا اوسکو عہدہ وزارت مفوض ہوا اور لقب اوسکا ملک رکھا گیا صلاح مذکور نے فرنگیوں کے پاس بہت روپیہ اور مال دنیا کر کے آدمی بھیج کر نصر بن عباس لینے اوس کی منگم کو لیکر قتل کیا اور سامنہ دروازہ زویدہ کی ہوئی۔ اور سامنہ بن منقذ یہ ہے عباس کے ہمراہ بھاگ گیا تھا جب عباس مارا گیا وہ جان بچا کر ملک شام کو بھاگ گیا۔ جب صلاح بن ازبک مستقل وزیر ہو گیا وہ ہونی بہر دیار مصر میں لوٹ اور قتل کا بازار گرم کر کے امراء کبار کو قتل کیا اور بلاد بعیدہ تک لوگوں کو نیت و نابود کرتا ہوا چلا گیا اوسے اسطرح پر تباہی و بربادی کے

## بیان محاصرہ ہونی تکریت کا

اس سال میں متصرف الاموالہ خلیفہ نے لشکر بغداد سے جمع کر کے تکریت کا محاصرہ کیا اور چند توپیں بے دمان لگائیں لیکن فتح نہ کر سکا لاچار ہو کر مرصہ کی بیان فتح کر لی نور الدین محمود بن زنگی کا شہر دمشق کو اور لے لینا اوس شہر کا وہاں کے حاکم مجیر الدین البقی بن محمد بن عمری بن طغتلین سے

جبکہ فرنگیوں نے شہر عسقلان فتح کر لیا وہ اس نواح میں غلب کرنے لگے تھا کہ انہو نے ہر ایک غلام اور لونڈے کو جو قوم نصاریٰ سے خدمت میں ملاؤں کا تہی چوڑی شروع کر دیں اور یہہ نوٹ کہ جو کوئے باندی فرنگی یہہ چاہیے کہ اسے

مالیوں میں جاری اسے جاری رکھے اس کا وہ تنگ جیلے جائیے اور دستے سے ہے  
 وہ چھوڑا دیتی اور تم سے نکال دیتی ہے۔ یہ حال سب کو اور الدین کو یہ جو  
 دہیں گئے جو کہ اب یہ ہر قدر قوت کے دست پر ہے قاتل جو جائیں اسے اور الدین  
 ماتدگان دست پر کو حط و کثات کر کے باطن میں اسے ساتھ گائے لیا حب اور سکر  
 اطمان رعایا کی طرف سے گئی لشکر لکرواں کا محاصرہ حاکم رعایا کے ماتحت  
 اوس کے آئی کو کہول دیا اوس دروازہ سے وہ تہر میں داخل ہوا داخل ہوئے  
 تمام شہر پر قبضہ کر لیا۔ مگر محیر الدین و ماں کا حاکم قلعہ میں محصور ہو گیا اور الدین سے  
 اوس کو حدیر گہ دے گئی ارا حاکم شہر حصہ تھا اس اقرار پر وہاں سے اوس کو  
 نکالا محیر الدین نے وہ قلعہ ہے اور الدین کی حوالہ کیا اور اب حصہ میں چلا گیا مگر اور الدین  
 لی ماوجود اقرار کے حصہ او سکودیا عرصہ اوس کے بالس دیا وہ اسے دے دیا  
 اسے محیر الدین عاق کی طرف حاکم بعد اوس میں قریب نظامیہ کے ایک گھر سا کر رہ گیا  
 یہاں تک کہ وہیں وفات پائی۔ اور اسی سال میں ما اوس کے قلعے میں  
 اور الدین نے قلعہ مل ماتر فرمائیوں سے چھین لیا

## اب شروع ہوا شہر ہاجر کی

اور اسی سال میں طبعہ مقصی نے وقوق پر حاکی اوس کا محاصرہ کیا لیکن حب او کو  
 حریجہ کہ موصل کا لشکر مقابلہ کو چل لیا ہیستی ہے اس حریکی دالس ما کام کو چلا گیا  
 ۔ اور اسی سال میں قوم عربے بیتا یور میں تلوار کتے کی کہتی ہیں کہ اوس کے ساتھ  
 سلطان سحر ہے مقید تھا وہ سر امام بادشاہ تھا حقیقت میں قوم عرب جو جاتی ہے  
 سو کرتے تھے ملک اوس کی کہاں کے واسطے جو طعام ملتا تھا کچھ تھوڑا سا کھا کر  
 رکھ چھوڑتا تھا امواسے کہ شاید دوسرے وقت کی یاد دہی اس سے معلوم ہوا کہ

کہ بادشاہ کے طرف کچھ التفات نہ کرتے تھے اوس کی کہانے پنے کی خبر گیری میں قصور کرتے رہتی تھے

## اب شروع ہوا ۵۴۹ھ ہجری

اس سال میں باشندگان افریقہ نے جس زنگی کو اپنی ملک میں پایا فوراً سر اور پایا اور سب کو قتل کر ڈالا تھا۔ اور لشکر عبداللہ بن کاہونہ پر جا کے قابض ہو گیا اور تمام افریقہ کے باشندی فرنگیوں کے حکم سے منجھادیہ۔ اور وسوسہ کے نکل گئے۔ اور اسی سال میں زین الدین علی کو چک نے قطب الدین محمد بن زنگی بن قسقر حاکم موصل کی نایب کو پکڑ لیا تھا اور سکانات سلیمان شاہ بن سلطان محمد بن ملک شاہ سلجوقی تھا۔ سلیمان مذکور بغداد میں آیا وہاں اس کے نام کا خطبہ در میان اس سال پڑھا گیا خلیفہ مقتضی نے اوسکو خلعت اور شمشیر مرحمت کی سلطنت کا ٹیڑھا اوس کے گلے میں موافق عادت بادشاہوں کے ڈالا وہاں اسی خلیفہ بغداد کا لشکر لیکر بلا وجہ کے قتل کر لی کہ جاتا تھا راہ میں اس کے چچا کا بیٹا سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملک شاہ اور سہڑا۔ سلیمان شاہ کو شکست ہوئی وہاں اسی ہوا گیا تھا تھا جب شہر وزیر نہیا علی کو چک نے موصل کا لشکر لیا کر اوسکو پکڑ کر در میان قلعہ موصل کے تخت کی ساتھ بکیرا پھر جو ہوا وہ ہم در میان ۵۵۰ھ ہجری کے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ

## بیان وفات خوارزمشاہ کا

اس سال کے نوین تاریخ ماہ جاد الاخر میں خوارزمشاہ طغرل بن محمد بن اوشکین فوت ہوا اوسکو بیمار فوج کی تھے ادویہ حائرہ کے استعمال کرنے سے اور بے مرض پڑ گیا اس سبب سے فوت ہوا اوس کے پیدائش ماہ رجب ۵۴۹ھ ہجری

میں ہوئے وہ ایک حصلت آدمی تھا بعد اویس کے وفات کے ٹیا اوسکا ارسلان اس طبر  
 بادشاہ ہوا۔ اسی سال میں ملک مسعود میں قلیج ارسلان سے سلیمان میں قتلش میں  
 ارسلان میں سلجوق حاکم قویہ و غیرہ ملا دروم کے لے ہے وفات پائے اوس کے بعد رے  
 کی ٹیا اوسکا قلیج ارسلان میں مسعود میں قلیج ارسلان مذکور داریت سلطنت ہوا  
 بیان بہاک جانی سلطان منجر کا قید قوم غری

اس سال میں درماں ماہ رمضان کے سلطان سحر میں ملک شاہ قوم کے قید سے بہاک  
 قلعہ ترہ میں کیا۔ بعد ازاں ترہ سے طرف جیوں کے گیا و اس سے امیں دار سلطنت در  
 میں دریاں ماہ رمضان سہ ہذا کی جا پہنچا اسی مدت میں جہی حماد الاول ۵۴۵  
 سی رمضان شریف کے پہلے ۵۴۵ ہجری تک تھی۔ اور اس سے سال میں عدا  
 ل ایسی سے محمد کے ولے عہد ہوئی لوگوں سے مت کر دے کیونکہ اوس کے بعد بادشاہ  
 ہونے کی حرا الو حص عمر کے تھے بہت حص اصحاب اس تو مرت سے تھا وہ ہر موجد  
 میں ہی گذرے، اسی امیں نص کا طبع کر کے عدا المومنین کی بیت کر لی ہے۔ اسی سال میں عدا المومنین  
 اسی اولاد کو تہر و میر عامل کر دیا تھا جیچا ہے عہد علی کو خاہ میرا و کی مصافات میر علی مقرر کیا اور آخر اوس  
 کو ستہ اور حریرہ الجہر اور مانقہ و غیرہ میر کیا۔ اور اسی سال میں ملک  
 میں سلطان محمود سلجوقی عہد سے بہت لشکر لیکر عدا میر آیا اور اوسکا محاصرہ  
 کیا اویس لڑائے ہوئے مگر حلیفہ مقتضے قلعہ میں جا ٹپا اور حصار کے واسطے  
 کیا یہ امر عدا کے ماتدوں میں گر کر گذر ملک محمد محاصرہ کے ہوئے تھا کہ اوس  
 یاس یہ حرا آخر کہ اوسکا بہاؤ ملک شاہ میں سلطان محمود۔ اور ذکر حاکم  
 حاکم ملا دار لہا کا۔ اور ہراہ اوس کے ملک ارسلان میں ملک طغرل میں  
 محمد ہدا میں آگئے ہیں (در ذکر مدکور عدا و عدا ام ارسلان مذکور تھا) یہ حرا



نہر شکرک محمد نے بغداد سے اونکی طرف چوبیسویں تاریخ ربیع الاول ۵۸۵ھ ہجری کو  
 کوچ کیا۔ اور اسی سال میں بغداد جلالت گئی اصطبل شاہی۔ اور گاؤ خانہ۔  
 اور شتر خانہ۔ اور خرابہ ابن جبرہ۔ اور طغریہ۔ اور زمانہ خانہ اور  
 دار الخلافہ۔ اور باب الانرج۔ اور بازار شاہی وغیرہ سب پتھک کر خاک  
 سیاہ ہو گیا۔ اور اسی سال میں ابوالحسن خل شیخ شافعی لگا درمیان بغداد کے  
 جو کہ شاہی کی یارون میں سے تھا اور عالم با عمل تھا فوت ہوا۔ اور زین الامل  
 شاعر جو باشندگان نیل سے درمیان طبقہ غری دار جانی کے تہودہ ہی فوت ہوا  
 اوس کے عمر نوی برس ہی زیادہ تھی۔ اسی سال میں مسطفر بن محمد حاکم بطریق  
 ہوا اوسکو حمام میں قتل کیا تھا اوس کے بعد بیٹا اوسکا واکے حکومت ہوا۔ اور  
 اسی سال میں حکیم ابو جعفر بن محمد بخاری اسفرائین میں فوت ہوا رد علوم فلسفہ کا  
 بڑا عالم تھا۔ اور اسی سال میں الواو اطلے شاعر مشہور فوت ہوا

اب شروع ہوا ۵۸۵ھ ہجری

بیان فونزلون لگا جو ملک شام میں آئی اور اخبار بن مقدحاکا  
 شیر کا نام مالک ہولی نور الدین کی شیر پر

واضح ہو کہ اس سال میں درمیان باہ رجب کے ملک شام میں بڑی بیماری زلزلہ  
 ایسے قوسے آئی کہ شہر حماہ اور شیر۔ اور حمص۔ اور گرجستان کے  
 قلعے۔ اور طرابلس اور انطاکیہ وغیرہ گہر گہر مسمار و منہدم ہو گئے اور جو  
 شہر اونکے قرب و جوار میں تھا اونکے یہاں تک زوبت پہنچے کہ فصلین اور قلعے  
 سب بسبب کثرت زلزلوں کے گر پڑے۔ نور الدین محمود بن زنگی کے بن آئے

اوسوقت اوستے ایک مقام جب دلخواہ اوس رلہ کے تدارک کے وسط نوا  
 ہر حد کہ سداۃ اوں دونوں میں صاف لیے کوئراوسکا مایع ہیں تھا اگر حاتہ  
 تو وہ تہہ ہندم دور اسے قسم میں کرتا مگر اوسکا اوں ایام میں فرمکیوں سی جو  
 مقابلہ پورنا تھا یہ امر اوس کے مایع آنا کہی ہیں کہ اس رلوں کے سب جو قلمی  
 ٹوٹ گئے اور گر ٹھے اوکی جیے حلق تیار دب کر مر گئے تھے۔ اس مات یرقیاس  
 کبھی کہ ایک معلم مکت میں ٹہا ہوا لڑکے درمیان تہہ حاة کی پڑنا رہا تھا معلم لکھت  
 کی مکت سے اوٹھ کر ماہر آبار لڑا جو آیا مکت کے چہت لڑکوں پر آ رہی سب دب کر مر گئی  
 وہ معلم یہ بیان کرتا ہے کہ اوں لڑکوں کا کوئی ہے وارث سرباس بہ پوجھی آنا  
 کہ ہمارا لڑکا کیا ہوا ہے وہ ہے ایسی مکا لو نہیں دب کر مر گئی تھی اس یرقیاس کہ آیا  
 کہ کتے لوگ رمی ہو گئے۔ جب قلعہ تیسر راس رلہ سے ویرا ہو گیا اور فصل  
 اوس کے گر ٹھے تب کسی امیر سے حو امراء اور الدس سے تھا اوسکا تدارک یہہ کیا  
 کہ اوسہ خیرہ کہ وہ تہہ لور الدیں کو دیدیا لور الدیں سے اوکی ہیں پہر کر تعمیر  
 کر دئے۔ یہہ تہہ تیسر رمی سفد کما یوں کا تھا ایک دوسرے کی ہجری طور و رت  
 اوسہر حکومت ایام صالح اس مرد اس سے کر لی چلے آئی ہیں۔ ابن اثیر درمیاں  
 کاگل کے یہہ ذکر کرتا ہے کہ ہر سفد مذکور بن ایام صالح اس مرد کسی کی مین شہزیر  
 حاکم ہوئے۔ صالح اس مرد اس حلب کا مادتناہ درمیان شہہ ہجری کے تھا  
 اوس کے سلطنت شہہ میں یوری ہوئے تھی۔ اور سوار اس اثیر کے یعنی شہ  
 قاصع شمس الدیں اس حاکماں اور قاصع شہاب الدیں اس ابی الدم الحموی  
 وغیرہ کے اس کی خلاف بیاں کرنے میں ہم ہے اولکھا مقولہ لفظ اختصار  
 بیاں کر کے یہہ اپنے قول کی طرف حواس اثیر کہتا ہے رجوع کریں گے۔ واضح  
 ہو کہ یہہ لوگ بیاں کرتے ہیں کہ درمیان شہہ ہجری کی بنی سفد مشہر کے

کی حاکم ہوئے تھے اور انہوں نے یہ شہر برومیون سے لیا تھا۔ ابن الدم حموی یہ کہتا ہے کہ وہ  
 شخص اذنین کا جسنی اوسکو فتح کیا علی بن مقلد بن نصر بن منقذ تھا وہ اپنے قول کے یہ  
 دلیل لاتا ہے کہ اوس کے ہاتھ کا نامہ محتوی شرح حال اوسکیا بغداد میں آیا تھا اور  
 نامہ میں بعد مسئلہ کے یہ لکھا ہوا تھا کہ۔ یہ نامہ قلعہ شیر رضا تھا الہ سی بیجا ہوں (یہ  
 سرنامہ تھا عبارت نامہ کا ترجمہ یہ ہے) فتح دی مجکو الہ تمنا کے لئے ایسی قلعہ مضبوط عظیم  
 کی کہ آج کی دن تک کسی لشکر کو ایسی فتح نصیب نہیں ہوئی ہماری زمانہ میں۔ جب  
 مینی حقیقت حال اس امر کے دریافت کی تو مینی چنانکہ اس امت کا مین ماروت ہوں  
 ۔ اور بخون اور شیا عین مرد و دون کی حقین سلیمان ہوں ۔ میں مرد کو اوسکے  
 جو رو سے علیحدہ کر دیتا ہوں ۔ چاند کو اوس کے مقام پر سے اوتا رلاتا ہوں ۔  
 میں ابوالہثم ہوں بال میرے شعر میری ہیں ۔ جب مینی اس قلعہ کو دیکھا تو جانا یہ  
 امر ایسا دشوار ہے کہ عقل عاقلوں کے کہہ دیتا ہی ۔ کیونکہ وہ قلعہ ایسا ہے کہ تن  
 ہزار مرد سب اہل و عیال اور مال کے اوسہیں خوبے رہ سکتے ہیں اور پانچ سو تین  
 اوس کے محافظت کر سکتے ہیں مینی یہ حکمت کے کہ ایک تیلہ جو درمیان اوس کی اور  
 قلعہ روم کے واقع ہے جو مشہور بنام الجرامس کے ہے اوس تیلہ کو تلہ طبر ہے کہتی  
 ہیں اوس پرینے ایک قلعہ بنایا وہاں اپنے اہل و عیال اور کنبہ کو لا کر رکھا ۔ پہرہ و  
 شمشیر سے برومیون سے وہ قلعہ لے لیا ۔ اور باوجود اس فتح کے جتنی رومی  
 اوسہیں تھے اون پرینے احسان اور اکرام بھی کیا چنانچہ اونکو اپنی اہل و عیال اور  
 کنبہ میں اونکو ملا لیا ۔ اور اونکے سوروں کے ریوڑ میں انہی بکروں کے ہمراہ  
 چرنی کو چھوڑ دیا ۔ اور اونکی ناقوس ہمراہ اذان کی بجوئی جب اہل شیر  
 نے یہ فعل میرے دیکھی ۔ میری ہمراہ مل جل گئے سب یہول گئے چنانچہ آدھی  
 نصاری میری ساتھ ہو گئے اونکی اکرام اور اعزاز میں واسطے ملائینی اور

۲۸  
 تائیف قلوب کے میرے کئی بہن کے۔ بعد ازاں یہ ہوا کہ مسلم بن قریس عقیلے  
 دہاں جا کر ماتدگان شیریں سے قریب مس مردوں کے مار ڈالے حب مسلم دہان  
 سے ہرااد ہولے محنت و راسے مرصا قلعہ محکوم دیدا۔ یہ حلا صدہاں حلا کا ہے  
 ح قاصے تہاب الدین مذکور لے امی کتاب میں لکھا ہے اس کے کیاں میں اور اس امر  
 کے بحاس مر سکا تھاوت ہے۔ کیونکہ اس اتیر کہتا ہے کہ امام صالح اس مردہاں  
 میں وہ حاکم ہوئے یہ قلعہ سیکہ ہجری کے ہوا۔ اور بموجب قول قاصی تہاب الدین  
 و غیرہ کے سیکہ میں اوکلی قصہ میں آیا جو حقیقت حال دیکھے وہ کہی گئے واللہ اعلم  
 بالصواب۔ مگر اسے ناقص میں یہ آتا ہے کہ وہ جو اس اتیر لکھا ہے وہ اول  
 ہی۔ کیونکہ شہر حما۔ اور شیر۔ دو لو عیدہ ہاں الحراج رصے سے فتح کئی  
 تہوحت سے ملک شام مسلمان کے قصہ میں تا حد و سیکہ ہجری کے رہا کیونکہ اس  
 سال میں سب اس کے کہ مسلمان ایسے ایک دوسرے سے لڑ پڑ رہے تھے فرنگوں  
 لی اکثر تمام برقصہ کر لیا تھا مگر یہ کیاں ہیں ہوا کہ وہ شیر پر یہی قاصی ہو گئی  
 ہی ماہیں اب ہم کلام اس اتیر کے طرف رجوع کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ ملک  
 شیر رصہ بن علی بن مقد کے زیر حکومت ہو گیا وہ تا اسی وفات یہی سیکہ ہجری  
 تک حکومت کرتا رہا حب وہ مرے لگا او سے حاکم کہ امی بہا ئی مرشد بن علی  
 کو قلعہ شیر کا حاکم سادوں مرشد لی کہا کہ قسم خدا کے میں حاکم نہ ہوں گا کہ  
 حب دیا میں داخل ہوا ہوں او سے طرح گئے ہاتھوں حا و لگا محکوم حکومت  
 ہیں چاہئے حب اوسے ماما او سوقت نصر مذکور لے ایسے چہو بہا ئی سلطان  
 بن علی کو متولے کیا مرشد مذکور لے مدت تک امی بہا ئی سلطان بن علی کے  
 اس اچھی طرح لکے مگر شک کہ سلطان مذکور کے اولاد نہ ہو کیونکہ مرشد کی لڑکی  
 حب اور تریب بھی مذکور کے اولاد نہ تھے ملا حلا رہتا تھا حب سلطان مذکور

یہی اولاد پیدا ہوئے مفسدون نے اوس کے دل میں یہہ دغدغہ بٹھلا دیا کہ بعد مرشد  
کی ایسا نہ ہو کہ اوسکی اولاد تمہاری اولاد سی عداوت کمری کیونکہ مستحق ریاست  
واقع میں مرشد تھا یہ بات سلطان کے دل میں ہو گئی مرشد سی ممد اوس کے اولاد  
بغض اور کینہ رکھنے لگا یہ بغض تا وفات مرشد یعنی ۸۳۵ ہجری تک پردہ اختیاب  
رہا جب وہ مرگیا سلطان مذکور نے اوس کے اولاد سی وہ عداوت پارغیہ ظاہر کی  
اور دشمنی اونسے کرنے لگا اسلئے اوس کے اولاد نے شیرکار رہنا چھوڑ کر متفرق ہو گئے  
چانچہ اکثر آدمی مرشد کے اولاد میں سے نور الدین محمود بن زنگے کی خدمت میں جا  
اپنی چھا کی شاکی ہوئے نور الدین کو اس بات کی سنو سے غصہ آیا لیکن بسبب اس  
کہ وہ فرنگیوں سے جہاد کر رہا تھا اوس کی غصہ کا کچھ تذکرہ نہ کر سکا یہاں تک کہ  
سلطان مذکور بسے مرگیا اور اوسکی اولاد والی ریاست ہو گئی۔ جب اس سال میں  
زلزلہ عظیم آیا وہ قلعہ کرکریر پہنچا اور کوئی شخص نبی مقتد میں کا جو دمان رہے  
تہی جیانا نہ بچا۔ کیونکہ اوس قلعہ کے حاکم نے اپنی بیٹی کا ختنہ کیا تھا اس تقریب سے  
سب بنی مقتدا اوس کی شادی کی تقریب میں آئے جب سب داخل خانہ ہو چکے فوراً  
بسبب زلزلہ کے وہ گہر سب پر گر پڑا سب دب کر مر گئے رہے سبھی سب قلعہ کی بھی دب  
گئی کوئی ہی دمان جیانا نہ بچا کہتی ہیں ایک شخص اولاد ابن مقتد سے حصان کی دروازہ  
کی طرف دوڑا تھا چوہدار نے جو دروازہ پر تھا اوسکو نکلنے نہ دیا اوس نے ایک کو چاکر  
کا اوس کے دیکر اوسکو مار ڈالا جب کوئی دمان کا وارث نہ بچا نور الدین  
نے وہ شہر اور قلعہ لے لیا

## بیان وفات پانی سلطان منجر کا

واضح ہو کہ ماہ ربیع الاول سنہ ۸۵۰ میں سلطان منجر بن ملک شاہ بن اب اسرہان

میں داؤد میں سیکال میں سلوٹن لکھ بھاری قلع اور مہال کے موت ہوا یہ ایں  
 اوس کے سہار میں درمیاں شہر ہجری کے ہوئے شہر میں جو حراساں کی دار السلطنت  
 ہر اکرتا تھا ابتداً حال میں وہ ہر راہ امیر ہائے سلطان محمد کے علیحدہ مستطہر کی حد  
 میں مامور ہوا تھا محمد کو رہ گیا۔ سحر کے ام کا خطہ بڑا گیا اور اسے اوس کے اعانت  
 مان لے جائیں جس تک اوس کے ریاست راقص اس کی اوس کا خطاب ملک تھا میں  
 میں تک پہنچا خطاب رہا ہر دور اوس کے مرتے ہوتے ہوتے رہی یہاں تک کہ اوس کو قوم غز  
 یے جیسا کہ اوپر مایا ہوا قید کیا جب اوس کے قید سے چھوٹا قریب تھا کہ پیر اوس  
 طرح سے اوس کی سلطنت اور حکمران ہو گا کہ اصل کے بیچ میں مقید ہوا یہ بتا  
 ست ہیب اور سے ہر ایک شخص کو اوس کے صورت سرخوفا آتا تھا اوس کے وقت  
 میں تمام شہروں میں امن ہو گیا جب اوس کے مرے حر لعدا میں سیجی اوس کا خطہ بڑا  
 ہوا۔ اوسے مرے کو وقت اپنی ہائے ملک محمد دس محمد بن لعدا حاکم کو تحت یر  
 شہلادیا وہ قوم عوسے ڈرتا ڈرتا تخت یر تھا۔ اور اسے سال میں الموسیدین  
 عدا الموسی لے پیر عراطہ یر جو اوس کا شہر ملحق سے جیسے کہ اسے قصد میں کر لیا تھا  
 اس شہر سے حکومت ملحق کے سے حال رہی اور سوا، حریرہ مہورہ کے اوکی  
 تحت حکم کہ پیر لعدا راں الموسید درمیاں حریرہ اوس کے گیا و ماں شہر  
 حریرہ فتح کیا یہ شہر و گیو کے قصد میں نہیں سے تھا۔ اور اس سال میں لعدا راں  
 ل لعلک کو فتح کیا یہ شہر ایک سے صحاک قلعے سے جو کہ ماسدگاں قلعے  
 سے تھا اوسے لیا تھا وہ قلعے حاکم دمشق کی طرف سے اوسے حکومت کرتا تھا  
 حب نور الدین نے دمشق کو پہنچ گیا اوسے وقت پہر صحاک مذکور کو لعلک  
 یر حاکم کر دیا۔ اور اس سال میں علیحدہ مقفیضی کی کعبہ شریفہ کا در دار و جو  
 جو لے نہا اوسے لعدا راں اوس کے لکڑیے کا طیار کر دیا اور دست

کی کہ مجکو اس تابوت میں رکھ کر دفن کرنا اگر اس حرکت کے عوض ہوا تو سزا ایک روز  
 سونے چاندی کی کام کا بنا کر کعبۃ اللہ میں لگوا دیا۔ اور اسی سال میں محمد بن عبد اللطیف  
 بن محمد جندی رئیس اصحاب شافعی کا درمیان اصفہان کی فوت ہوا یہ شخص بہت ہی  
 فوت اور مرتبہ نزدیک سلاطین کے رہتا تھا

## اب شروع ہوا ۵۵۵ھ ہجری

اس سال میں ملک شاہ بن سلطان محمود سلجوقی نے۔ شہر قم اور قاشان کا قصد  
 کیا وہاں جا کر دونو شہروں کو لوٹ لیا۔ ملک شاہ کا بھائی سلطان محمود بن محمود  
 بد کو ح کرنے حصار بغداد سے جو بہت بیمار ہو گیا تھا اس کے اپنی بھائی ملک شاہ  
 کی پاس آئے بیچ کر یہ کہلا بھیجا تھا کہ اون شہروں کو اب نہ بوٹے مجکو اپنا ولی عہد  
 یہاں کا مقرر کر دیجئے ملک شاہ نے ہرگز نہ مانا بعد ازاں ملک شاہ خورستان میں جا کر  
 وہاں کا حاکم شہر ترکا سنے کو لگا لکر اپنا قبضہ خورستان میں کر لیا۔ اسی سال میں  
 یحییٰ بن سلامہ بن حسن میاں رافرفین میں وفات پائے یہ شاعر بنام خصافہ شاعر  
 مشہور تھا مگر شیونہدیب میں تھا

## اب شروع ہوا ۵۵۵ھ ہجری

### بیان فتح مہدیہ کا

واقع ہو کہ درمیان اس سال کے عبد المؤمن نے شہر مہدیہ پر نزول اجلال فرما کر  
 بروز عاشور ۵۵۵ھ ہجری میں یہ شہر فرنگیوں سے چھین لیا اور تمام افریقہ  
 پر حاکم ہو گیا فرنگے اس شہر مہدیہ پر درمیان ۵۵۵ھ ہجری کے قابض ہوئے  
 تہراؤنوں نے وہ شہر حسن بن علی بن یحییٰ بن تیمم ضہا بے سی چھین لیا تھا

اد کے قصد میں اس سال تک رہا چاہے اس سال میں اس سے عبداللہ بن ابی اس  
 حاتم سے ملو کہ ہوا کہ وہ یوں کے تحت تھما مارہ برس رہا عبداللہ بن ابی اس سے ہر فتح  
 کر کے خوب انتظام دیا گیا اور وہاں اسے طرف سے ایک ماہ سے معاف  
 میں سے مقرر کر کے ہمارا اس کے دھیل کا رخس میں طے صہا ہے کو ہر حوکہ وہاں کا  
 اول رئیس تھا مقرر کر کے سہ ماہیے سلاطین کا یہ کی طرف کو چ کیا اعداد  
 عبداللہ بن ابی اس وہ شخص آیا حکم اور دیکھ ہوا وہ بہت عورت اور اکرام سے  
 اس سال تک اس کے پاس رہا چاہے آخر کو عبداللہ بن ابی اس کو دیکھ دیا اور ہوا  
 اس کے اور بیکامات اور ہوا اس کو دیکھ کر عورت کے طرف کو چ کیا

## بیان وفات سلطان محمد کا

اسی سال میں سلطان محمد بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی درمیاں ماہ ذی الحجہ  
 جولہ او کا نمازہ کے ہوئے تھا یہ اصل میں گرفتار ہوا۔ کہتے ہیں کہ عبداللہ  
 سے اسے حب مرمت کی اس کو سل کے بیاری لاتی ہوئے اس کے باعث ہوا  
 کے دروازہ پر حائل ہو اید ایس اس کے ماہ ربیع الاخر ۵۲۵ ہجری میں  
 ہوئے تھے وہ ایک حصلت سے عقلمند آدمی تھا جو کہ ایک یہ بہت صغیر سن تھا  
 ایسے وفات کی اس لڑکے کو اس سفر احمدیہ کی مسجد دیکر دیا تھا اور اس  
 سی یہ کہا تھا کہ میں خوب حاسا ہوں کہ اس بچے کے یہ لڑکے کثیر مطیع ہو گا اب کی  
 یاس یہ مرے آفات ہے اس لڑکے کو لیکر اس کی ملک میں آپ تکلیف کر کے  
 سائیکا۔ چاہے اس سفر لے اس لڑکے کو ہمارا امی لیکر ملدہ مراۃ کو کو چ  
 کا لیکر سلطان محمد کے مرتے ہی کئی عربی لوگوں کو لے گئے انھوں نے اس کو  
 بہائی ملک شاہ کی حوشت کے اور بعض ملیاں شاہ بن محمد بن ملک شاہ بن



بن الب ارسلان کی مطیع ہو گئے یہ شخص موصل میں قید تھا اس کے مطیع بہت تھے۔  
بعضے یہہ چاہتی تھے کہ ارسلان بن طغرل جو ہمراہ دکن کے تھا وہ بادشاہ ہو۔ لیکن  
بعد میں محمد زکوری اس کا بہائی ملک شاہ اصفہان میں جا کر قابض ہو گیا

## بیان بیماری نور الدین کا

اسی سال میں نور الدین بن زنگے بہت سخت بیمار ہوا تھا لوگوں نے یہ خبر اورادی کہ  
نور الدین قلعہ حلب میں مر گیا یہہ حال سنکر اوس کے بہائی امیر میران بن زنگے نے اپنی  
ہمراہ بہت بڑی جمعیت آدمیوں کی کو کی قلعہ حلب کا محاصرہ کیا۔ اوس ایام میں  
نیشیر کوہ حص میں تھا یہہ شخص امیر کبیر امراء نور الدین سے تھا وہ بارادہ استیلا  
دمشق پر جا تھا دمشق میں نجم الدین ابوبہائی نور الدین کا تھا اوس نے اوس  
کہا کہ یہہ ہنگامہ برپا کرنا بہتر نہیں ہے مصلحت یہہ ہے کہ تو حلب میں جا کر نور الدین زندہ  
ہو تو ایسے وقت میں اوس کی خدمت میں تیرا حاضر ہونا ازہر اولے ہے۔ اور اگر  
وہ مر گیا ہو تو ہم دمشق میں موجود ہیں جو تیرا ارادہ ہوگا تیرے حسب بخواہش  
تعمیل کی جائی گے شیر کوہ کو یہہ نصیحت پسند آئی وہ حلب میں اوس نور الدین کو ایک  
کٹہر کی میں قلعہ حلب کے بیٹھا ہوا دیکھا سب لوگوں نے نور الدین کے صورت دیکھ کر امیر میران  
مذکور کا ساتھ چھوڑ دیا پھر وہی بندوبست جو سابق تھا بدستور ہو گیا

## بیان اخبار میں کا

نقل کیا جاتا ہے تاریخ میں سے جو عمارہ کی تصنیف سے ہے واضح ہو کہ اسی سال میں  
علاء الدین ہمدانی نے ملک میں کو اپنی قبضہ میں لا کر بنی خراج کی ریاست و ایران سے دور  
کر دی تھے جیسا کہ ہم درمیان مسلمان ہجری کے بیان کر چکی ہیں حال یہہ ہے کہ

علیٰ بن مہدی مذکور قوم جر سے ایک گاؤ سے عمرہ کا رہنوا لایا یہ گاؤں مدینہ کے سواحل میں شمار کیا جاتا ہے۔  
 اوسکا پاپے مہدی مذکور ایک مرد صالح تھا اور کثیاً نیکو اعمال کے طریقہ پر کھیتیں اور کھیتی اور  
 عرلت اور سرسیر کاری میں مرد و اسکارا اقدار حال یہ ہے کہ اول وہ حج کو گیا اور  
 عرب اور عراق عجم میں جا کر ایک مشہور شہر میں مقیم ہوا۔ یہاں سے پیسہ و عطا اور  
 نصیب کا احیار کیا کہ وہ جو نصیب اور فصیح اور عالم علم تفسیر کا ہر تھا  
 کہہ اوسکو ماہر ماہر آئندہ کی بھی کچھ کچھ باتیں تو تھیں یہ وہ بھی سمجھتی تھیں یہ حال  
 دیکھ کر لوگ اوس کے بہت تابع ہو گئے اوس کے تحت کا ترہ یہ حاصل ہوا کہ بہت گروہ  
 علیٰ کے اوس کے ساتھ ہو گئے اوس سے دیکھا کہ میری ہمراہ جمعیت آدمیوں کی ہیں  
 یہ ہزاروں میں گیا سترہ ہجری تک اقامت حال کی اختیار کی۔ بعد ازاں  
 ایسی ملکوں کو مراجعت کی۔ اکثر ایسے و عطا میں وہ یہ کیا کرتا تھا کہ اسی لوگوں  
 مردیک آیا اب جو میں نکو کہہ رہا ہوں اوسکو ایسے اکھنوں تم دیکھ لو گے یہ ہزاروں  
 جا کر ایک قلعہ میں گیا جسکا نام اشرف ہے یہ قلعہ ایک گروہ کا ہی جو قبیلہ خولان  
 کے آدمی ہیں ابھولے اوس کے اطاعت مطور کی اوسکو اول لوگوں کے اور  
 جو اوس کے ہمراہ تھا نہ میں سے مہاجرین گئی تھی۔ ان سب کا لقب ہر ایک  
 کا اشرف رکھا اور وہ مائیدی و ماں جو قبیلہ خولان کے تھے اول ہر ایک شخص  
 سے سب کو سردار مانا۔ اور مہاجرین لسی جو اوس کے ہمراہ آئے تھے انکا  
 سردار مسمیٰ تو مسمیٰ کو مقرر کیا۔ ان دو لوگوں کو تیج الاسلام لقب  
 دیا گیا اور اوسکو گویا ایسے اور درمیان رعایا و ہر ایک گویا وکیل بابا اول  
 دونوں کو عہدہ نقات کا گویا معوض تھا خدمت اوسکو پہنچے کہ ہر ایک گروہ  
 ایسی سردار و عطا جو عرض معروض کرنا ہو کر وہ اگر علیٰ اس مہدی سے  
 عرض کریں۔ اور علیٰ اس مہدی کو جو کچھ کہا ہو یا حکم ماعد کرنا ہو اوس دونوں

دوزن لقیو کو سنایا جاو وہ جا کر اپنے تابعین کو سنا دیا کریں۔ اور شیوہ بہ اختیار  
 کیا کہ صبح و شام شہر و ع کیا اتنا لوٹا کہ جنگل کے لوگ میدان کو چوڑ کر بھاگ گئے اور  
 سوداگر و لکاراہ بند ہو گیا قافلہ بہت دیر و تباہ ہو گئی راہ چلے چٹ گئی۔ بعد  
 ازان اوسنے زبید کا محاصرہ کئی ہوئی پڑا رہا یہاں تک کہ فاکہ بن محمد جو کہ آخر ماہ  
 ملک بنی نجاح کا تھا مقتول ہوا اوسکو اوسکے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا۔ بعد اوسکی  
 مقتول ہونے کے درمیان ابن مہدی کی اور فاکہ کے غلاموں کے بہت لڑائیاں  
 ہوئیں آخر کار ابن مہدی نے اوس پر فتح پائی چنانچہ بروز جمعہ چودھویں تاریخ ماہ  
 رجب ۵۵۵ ہجری میں دارالملک زبید کو اپنی قبضہ میں لایا مکہ و مہنہ اکیس روز  
 حکومت کر کے درمیان ماہ شوال سنہ مذکور میں وفات پائی۔ اوس کی لبتک  
 میں کا بادشاہ مہدی بن علی بن مہدی ہوا اوس کے مرثیہ تاریخ نہیں معلوم ہوئی۔ اوس کے  
 بعد ثیا اوس کا عبد ابنے تخت پر بٹھا مگر عایا نے عبد ابنے پر خروج کیا عبد ابنے  
 سی جو عبد ابنے کا بھائی تھا مستفی ہو گئے۔ بعد ازان پھر عبد ابنے مذکور کے مطیع ہو گئے  
 وہ یمن پر تورشاہ بن ایوب کے آئشی تک جو مصر سے درمیان ۵۶۹ ہجری میں آیا  
 تھا سلطنت کرتا رہا چنانچہ تورشاہ نے سال مذکور میں یمن کو فتح کیا اور عبد ابنے  
 مذکور کو قید کیا یہ عبد ابنے بن مہدی بن علی بن مہدی حمیرے آخر بادشاہ  
 ملک یمن کا بنی حمیر میں سے تھا۔ علی ابن مہدی کا یہ مذہب تھا کہ گنہ گار کو کافر  
 جانتا تھا۔ اور جب کا اعتقاد اہل قبلہ سے ضعیف پاتا فوراً قتل کرتا۔ عورتیں  
 جو قید میں پکڑی آتی تھیں اوسکی صحبت کرنے مباح جانتا تھا اوسکی اولاد جو پورا  
 ہوتی اوسکو قید غلامے میں رکھنا جائز سمجھتا خفۃ الفروع تھا معتقد اوس کے  
 اوسکا اعتقاد رکھتی تھے جتنا ایام نبیوں سے اعتقاد رکھتی ہیں اوس کی خصلت  
 میں یہ امر داخل تھا کہ شارب خمر کو قتل کر دیتا اور جو کوئی راگ سنسا اوسکو

اب شروع ہوا ۵۵۳ھ ہجری

بیان کوچ کرنی سلیمان شاہ کا طرف ہمدان کی اور حوا ہوا  
بہشتک کہ وہ مقتول ہوا

سندوفات مالی محمد بن محمود بن ملک شاہ بن اب اسلاں کی امر اور سلطنت کی اور  
چچا سلیمان شاہ بن محمد بن ملک شاہ کو واسطے ٹھکانے تخت کی ملوایا پتہ جس کو وصل میں اہل  
قید تھا اور سکوفقط الدین سو دوس رگی حاکم موصل نے بہت ماسا ماں اور شاہ  
کترہ حوالائی سلطنت کی ہوتی ہیں دیگر روانہ کیا اور اس کے ہمراہ بن الدین علی کو ملک  
ہی موصل کا لیکر ہمدان میں بھیجا راہ میں ہمدان کے لشکر نے استقلال کیا ہر روز  
ہر ایک امیر سے ملاقات ہوتے رہتے رہتے آخر کار لشکر اور کس شہر پر مسلط ہوا سلیمان شاہ  
کا کچھ حکم تھا سلیمان شاہ کو لشکر ہے کسی ملک کو ع کے حاصل ہو گئی ہے  
مگر وہ بہت پرے مہری کا عجائب تھا یہاں تک کہ رخصاں کی مہینی میں درمیان  
دک سیراب تیا مسخر ہسی مارا دسی کے پاس بیکر کوئی رہتے۔ امر اور حال مر کچھ  
اتفاق مکر تاتھا لشکر کے رئیسوں کی اور اس کی درو ارہ میر حاضر ہوا چوڑ ڈنیا  
شرف الدین کی دربار میں سب کے حاکم کے کو کہ ما دشاہ نے شرف الدین کو  
کو جو کہ ایک دروغہ لو کروں شاہر کا دیدار تک تدبیر آدمی تھا سب کا رونا  
سلطنت کی اور سکو معوس کر دئی ہے۔ اس اتفاق ہوا کہ ایک روز سلیمان شاہ  
شہر ابلی کر بدست ہو رہا تھا کہ دار وادس کے پاس آیا اور سنی بہت طاقت  
اس میں مددے ما دشاہ کو کی ما دشاہ نے مسعدوں کو حکم دیا کہ اس کے حاضر حوا

خواہ گنت کرو تمام مسخری کرد بازو کو چٹ گئی ہر طرح کا مسخریہ اوسکی نے لگے بلکہ ایک  
 مسخرہ لی خایہ کہو لکھو اوسکو دکھلایا۔ کرد بازو کو بہت غصہ آیا سب امراء ارکان  
 دولت کو جمع کر کے یہ تجویز کی کہ اس بادشاہ مسخرہ کو پکڑو یہ تجویز نہرا کر کرد بازو نے  
 ایک دعوت عظیمہ تقریب کر کے بادشاہ کو اپنی گہر بلاجا جب بادشاہ آیا فوراً گرفتار  
 کر کے قید کیا مدت تک سلیمان مذکور قید میں رہا بعد ازان ایک آدمی کو نکلا کہوتی  
 کی واسطے بھیجا اوسنے کلا گھونٹ کر ماہ ربیع الاخر ۵۵۵ ہجری میں مار ڈالا بعضی یہ  
 کہتی ہیں کہ زہر پلایا تھا بہر تقدیر کچھ ہوا اوس کے سر ہی دگر بیس ہزار آدمی لیکر  
 ہمراہ ارسلان شاہ بن ظہر بل بن محمد بن ملک شاہ بن اب ارسلان شاہ کی ہمدان  
 میں آیا اوس کے وارث کرد بازو نے کر کے دار السلطنت میں اتروایا اور ارسلان شاہ  
 کا نام کا خطبہ جاری ہو گیا۔ اس دکن نے ارسلان شاہ کی والدہ نکاح کر لیا تھا اور  
 عورت نے دکن کی فصل کی کئے بھی خبی از انجل پھلون محمد۔ اور قزل ارسلان  
 عثمان۔ دکن مذکور کے بیٹے اوسی عورت سے ہیں۔ جب ارسلان شاہ بادشاہ  
 ہوا دکن کو خدمت اتنا ہی کے ملے اور اوس کے بیٹی پھلون کو جو کہ ارسلان کا بہائٹی  
 اچھا ہے تھا وہ حاجب لینے دربان ہوا۔ یہ دکن مذکور ایک غلام سنجہ اور  
 غلاموں مسعود تھا اوسکو مسعود کے خرید کر۔ شہر اران اور بعضے بلاد اذربائیجان  
 کا صوبہ کر دیا تھا تقدیر سے اوسکو ترقی ہوتی گئے کام اوسکا چل نکلا نصیب چم گیا  
 ۔ جب ارسلان شاہ کا اس سلطنت بلاد میں خطبہ جاری ہو گیا۔ دکن نے بغداد  
 میں بے قاصد روانہ کر کے ارسلان شاہ کی نام کی خطبہ خوانے کی حسب عادت سیلطن  
 سلجوقیہ کے خواہش کی گردان کسی لی نہ مانا۔ سہنی حال وفات سلیمان کا اور دکن  
 ہونے ارسلان کا اس وقت مقدم کر دیا تاکہ عادل سب شواتر اور سان در کی حلاو  
 دالانہ یہ حال کامل میں ابن اثیر نے دو مقام پر لکھا ہے در میان قسۃ ہجرتے



بیٹا تھا اور بہت روپیہ اس بات پر خرچ کرتا تھا کہ مجھی کو سنے بات اور کوئی عرض میری نہ رہ جائے

## بیان خلافت مستنجد کا

یہ خلیفہ مسیحا آل خلفاء عباسیہ میں کا ہے جب مقتضے الامر امام محمد نے وفات پائی اور اس کے بیٹے یوسف کے بیعت کی گئے اور اس کا لقب مستنجد بالہ مقرر ہوا اس مستنجد کی والدہ بھی ام ولد بیٹے کنیز نک تھو اور اس کا نام طاووس تھا جب مستنجد کے بیعت خلافت ہوئی اور اہل اقارب نے رستہ داروں کی ہر بیعت اس کے کی ازانان جملہ ایک اور اس کا چچا ابو طالب اور بھائی اس کا ابو جعفر بن مقتضے تھا (یہ بڑا بھائی مستنجد کا ہی) بعد ازانان اس کے وزیر بن ہیرہ اور قاضی قضاات وغیرہ نے بیعت کی

## بیان وفات حاکم غزنہ کا

اسی سال میں درمیان ماہ رجب کے سلطان خسرو شاہ بن بہر شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سلجوق حاکم غزنہ جو عادل اور نیک خصلت تھا فوت ہوا وہ درمیان شہر ہجری کو والے ہوا اور اس کے مرنے کے بعد بیٹا اس کا شاہ بن خسرو شاہ والے ہوا بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ والد اس کا یعنی خسرو شاہ کو سلطان غیاث الدین غوری کے قید ہر میں ہلاک ہوا تھا بہر تقدیر یہ بادشاہ آخر بادشاہ سلجوقین سے ہے جیسا کہ اوپر درمیان شہر ہجری کی بیان ہوا والد اعلم بالصواب

## بیان وفات ملک شاہ سلجوقی کا

اسی سال میں سلطان ملک شاہ بن محمود بن محمد بن ملک شاہ بن الب ارسلان درمیان اصفہان کی زہر کھلا کر مارا گیا اور اسی سال میں اسد الدین

تیر کوہ س تادی سید لار شکر لور الدین محمود س رگی لے حج کیا تھا  
اب شروع ہوا شہ ہجری

اس سال کے ماہ ربیع الاول میں ملک علاء الدین حسین میں حسین عوری ماہ و تہہ عور  
کاوت سوا یہ ماہ و تہہ عادل یک سیرت تھا بعد اوس کی برے کی ہتھا اوسکا عیا  
محد فای مقام اوس کی ہوا یہاں شہ ہجری میں اویریاں یہی ہو چکا ہی  
بیان لٹ جانی نیشاپور کا اور اجر جانا اور آباد  
ہونا شاد باخ کا

واضح ہو کہ اسی سال میں مؤید الدین ایچاہ ل روسا بیتا پور کو جو معدین  
اور جو ٹوں کی سردار رہتے گرفتار کر کے سب کو قتل کیا اوسکی بکری سنی پور  
ویراں ہو گیا سب اس لوٹ اور ہنگامہ کے بہت اچھی اچھی مکان حراب ہو گئے  
چاہے مسجد عقیل جو کہ مس اہل علم اور مجمع اہل فہم کے تھے اور اوسین کئی کتب خانہ  
وقعی تھے وہ یہی ویراں ہو گئی اور سترہ مدرسہ حریف حراب و مراد ہوئے افسوس تو  
یہ ہے کہ کتب خانہ ہی حلائی گئی۔ اور شاد ماج جو ایک شہر سا ہوا بعد اللہ  
س ظاہر س حس کا تھا اوسکا حال یہ ہی کہ اولاً بعد اللہ مذکور حکم وہ امیر حرا  
کا حلیہ ماموں کی طرف سے تھا اس شہر کو اوسے لایا تھا وہ آپ مدت کی  
وہاں رہا کرتا تھا بعد ازاں وہ شہر حراب ویراں ہو گیا تھا مدت کے بعد ایام  
سلوٹی کی وقتیں یہاں سے تعمیر ہوئے تھی لیکن بعد ایک عرصہ کے یہ محل کر خاک  
سیاہ ہو کر حراب ویراں ہو گیا یہاں تک کہ مینا پور ویراں ہوا بعد ویراں ہوئے  
مینا پور مذکور کے مؤید ایچاہ لے حکم دیا کہ شاد ماج کی فصیل کے مرست کیا



کیجائی اور وہ آباد کیا چانچا پڑا پے دمان جاگڑا اور اس کے ہمراہ اور لوگ بے بس لگے  
اس کی بسنت سے نیشاپور رہا سہا اور بے زیادہ اجر گیا کوئی اوسین نہ رہا  
**بیان مقتول ہولی صالح بن ازبک کا**

اسی سال میں درمیان ماہ رمضان کے ملک صالح ابو الفارح طالع بن ازبک ارمنی  
وزیر سلطان عاصد علوی کا مقتول ہوا حال یہ ہے کہ سلطان عاصد کے پہنچنے سے  
کسی کو سہا پہلا کر اوس کے قتل کے لئے بھیجا وہ اوس وقت گہرین تھا اوسنی گہرین کہیں کر  
چہرہ ن سہا کام تمام کر دیا مگر اوس وقت وہ مرا نہیں تھا اوسین جان باقی تھی  
اوسکو زمانہ میں لیکئی دمان جاگڑا اوسنے سلطان عاصد کا شکوہ اور گلہ بہت کہہ دیا  
سلطان عاصد نے طلایع مذکور کے پاس لے گیا کہ قسم کہائی کہ مجھ کو تیری مقتول ہونیکا  
کچھ حال معلوم نہیں مجھ کو گز بہہ امر منظور نہ تھا بلکہ سلطان عاصد نے اپنی ہسی کو لے کر  
طلایع کے پاس بھیجے اوسنے فوراً اوسکو مروا ڈالا بعد ازاں عاصد کے یہ درخت  
کی کہ میرے بعد میرا بیٹا ازبک وزیر ہوئی اوسنے منظور کیا لقب اوسکا عادل رکھا گیا  
بعد وفات پانی طلایع کے اوسکا بیٹا عادل وزیر ہوا صالح طلایع مذکور کے شعر ہے

اچھی بین

**بیان حاکم ہو جانی عیسیٰ کا مکہ معظمہ**  
واقع ہو کہ امیر مکہ کا قاسم بن ابی قلیتہ بن قاسم بن ہاشم علوی تھے تھا جب اوس  
یہ خبر سنے کہ قافلہ جا جیون کا نزدیک آتا ہوا دین اور سردار مکہ سے مقابلہ  
پیش آکر اول کا مال لوٹ کر جنگل کو چڑ گیا جب حاسب کو میں پہنچے اونہوں ایک  
امیر بجائی قاسم کے اوس کے چچا عیسیٰ بن قاسم بن ابی ہاشم کو مقرر کر کے ایک مہینہ  
تک لیئے تا انقضائے ماہ رمضان کے چپ ہو رہے — قاسم ابن ابی قلیتہ

یہی عروں کو جمع کر کے اپنی چائیس بر چرائی کے حب مکہ کے قریب آیا عیسیٰ وہاں سے  
 کوچ کر گیا فاسم مذکور پر اگر مذکور سانی حکومت کر لے گئے عروں کو یہ بات منظور  
 ہوئے اوس کے چائیسے کو خطوط لکھ کر ملو اما اور سب اوس کی ساتھ ہو گئی عیسیٰ  
 اوس کے پاس چلا گیا فاسم نے یہ حال آنے کا سنا گھڑی سے سواری ہو کر جنگل کی راہ لے  
 اور اسی قس کے پہاڑ پر جا ٹہرا اوس پہاڑ پر سے گھوڑا اگدر سکا اوس کا حو دم دیا  
 سے ڈکا گھوڑ کے پیٹ پر سے ہی پہاڑ کی آرائیسے مذکور کی آدمیوں اوس کو کر کے  
 حل کر ڈالا بعد مقتول ہوئے اوس کے چائیسے اوس کو عمل دیا اور کاربڑہ کر  
 اوس کو دریاں منے کی قریب اوس کے بیٹی الو قلعہ کے دس کما عیسیٰ مکہ کا حاکم  
 ہو گیا۔ اسی سال میں عبدالموس نے اندلس کی طرف جا کر حل طارق ہو کر  
 ایک پہاڑ اندلس کا ہے ایک مصبوط تھرا یا جید پیہ وٹاں رہ کر تر کس کو  
 برکت کے۔ اور اسی سال میں ملک قرلا رسلاں حاکم قلعہ کیفا لے قلعہ شاہا  
 فتح کیا یہ قلعہ گردوگوں کے قصد میں تھا مگر اوستہ فتح کر کے اوس کو دیراں  
 اچرا اوس کے مصافات خوشہر تہ وہ قلعہ طالب کے ساتھ لگا دئی

## اب شروع ہوا ۵۵۵ھ ہجری

اسی سال میں لورالین محمود لے قلعہ حارم بر حور کیوں کی قصد میں مدت سی  
 ہا جا کر لڑائی کی مگر فتح ہوا اوٹنالی مقصد جلا آیا۔ اور اسی سال میں  
 گرجستانیوں نے بہت حمیت مردماں جنگل کی اپنی ہراہ کر کے اہل اسلام کے  
 شہر دیں اگر شہر دس جو کہ ایک شہر ادریجاں کا ہے اسے قصد میں لا کر اوتا  
 ٹوٹا لکھن دکر لے ہے جو حاکم ادریجاں کا تھا بہت آدمی ایسی ہراہ کر کے  
 گرجساں سے لڑا اور فتح پائے۔ اسی سال میں لوگوں نے حب چ کیا

کیا تو حاکم مکہ اور امیر حلیج میں لڑنے ہوئے تھے بعضی طواف بھی نہ کرنی پائی حالت احرام میں  
 اپنی گہر دن کو بہاگ گئے تھے چنانچہ حساب میں شیخ ابوالقاسم بن برکس سی فتویٰ لوگوں کی  
 پوچھا انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ اگر اسے حالت احرام میں سال آئندہ تک رہیں اور  
 طواف کرین سال آئندہ میں تو اوکھا حج اول کامل ہو جاگا مگر فدیہ دنیا اولیگا بعد  
 ازان دوسرا احرام باندھ کر وفات میں شہر کرنا مکہ حج پوری کرین دوسرا  
 حج ہو جاو لیگا چنانچہ سال آئندہ تک لوگ احرام میں رہے اور جب دوسرا سال  
 آیا موافق اونکے فتوے کی عمل کیا اسطور سے حج اول اور ثانیے لوگوں کی تمام  
 کیا یہ ایسا فتنہ برپا ہوا تھا کہ لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس سال میں الکلیا  
 صبا جے حاکم الالوت سپہ سالار اسماعیل نے وفات پائی اوس کی جائی بیٹا اوکا  
 قائم مقام ہوا اور توبہ اوسنے کلی۔ اور اسے سال میں درمیان ماہ محرم کے  
 شیخ عدی بن سافر زاہد جو کہ بلد ہکاریہ میں جو صوبجات موصل سے ہی رہا کرتا تھا  
 فوت ہوا جا پیدائش عدی مذکور کی ملک شام میں کا شہر بعلبک ہے وہاں سے موصل میں  
 چلا آیا تھا اوس کے ہمراہ اہل سواد اور اہل جبال جو اون کو اپنے میں رہتے تھے  
 سب ساتھ ہوئی تھے اور اوس کے سب مطیع تھے کیونکہ وہ لوگ اوسرگان بک  
 رکھتی تھے بسب اوس کے زہد و تقویٰ کے

## اب شروع ہوا ۵۵۶ھ ہجری

### بیان وزرٹ شاہ ورکا پر وزرٹ خرم کا

واضح ہو کہ اسے سال میں درمیان ماہ صفر کے مہینے شاد و سلطان عاصدا  
 اللہ علوی کا وزیر ہوا شاد و رند گور صالح طلایع بن زربک کے خدمت میں  
 رہا کرتا تھا اوسنے شہر صعیید کا اوسکو متوے کر دیا تھا اوسے ہونا صعیید کا

یہ نرا عہدہ تھا یہی وزارت کے صالح مذکور محمد ریح ہوا اور وقت اس سے  
اسی سے عادل کو یہ وصیت کر دی تھی کہ میرے شاور سے لگاؤ تا میں کیوں کہ وہ چاہا  
تھا کہ تبادر مذکور بہت قوی ہے اس وقت میری کچھ عقل نہ کیا ملک و دریر ہوا ہے  
میرے شاور کو سرحد کر دیا تبادر بہت امودہ اپنی ساتھ جمع کر کے قاہرہ کو کوچ  
کنا اور عادل میری بیٹی کے عادل بہاگ گیا تبادر نے اس کا تعاقب کر کے اس کو  
کو قتل کیا یہ عادل دریر کا بیٹا تھا یحییٰ بن دریر کا تھا اس کے مرل سے  
دریر کی عداوت سے وزارت عاتق رہی اس کے حق میں عمارۃ ایسے صاحب  
باریج بھی لے ایات طویل کہے ہیں ارا محلہ بدو و شمر میں

ولت لسانی بلی ریک وانصر والملح والشکر فہم عیر منصر  
یہ گئی امام اولاد دریر کے اور عاتق نے حالہ کو مدح اور شکر اور لگا سقہ ہیں ہوا  
کان صالحہ یوما وعادلم فی صدر الذست لم یقعہم یقہم  
گویا کہ صالح دریر کے زور با عادل دریر کا صالح کا اس سے عداوت کا اوپر  
گدے کی اس مجلس کے تہا تھا یہ اوٹھا تھا

ص عادل ہو گیا تبادر دریر ہو گیا اس کا لقب امیر المومنین رکھا گیا اس سے عداوت  
دریر کے سب مال اور دولت جو مائیں اپنی قبیلہ میں گئے بعد ازاں عداوت کے لشکر  
جمع کر کے تبادر کا مقابلہ کیا یہ مقابلہ ماہ رمضان میں ہوا تھا وہ تبادر دریر کا  
آیات تبادر بہاگ کر شام میں چلا گیا وہاں حاکم نور الدین سے مدد چاہی اور عداوت  
دریر ہو گیا اس سے دریر ہونے ہی اکثر امرا و مہاجر کو جو اس سے ہوتے قتل کیا  
اس سے اور ساد وزارت کے سب سلطنت کو صعب آگیا یہاں تک کہ سب  
وتہر ہا تھا سے لکل گئے مٹی ہو گئے

بیان وفات پالی عبد المومن کا

اسی سال میں نیمایسویں جادالاخر کو عبدالمومن بن علی حاکم بلاد مغرب اور افریقیہ اور  
اندلس نے وفات پائی وہ مرکش سے سلاطین گیا تھا ویمان چاکر بیمار ہوا اوسو بیمار میں  
وفات پائی جب برنے لگا تمام علماء اور شیوخ محدثین کو بلا کر یہ کہا کہ اپنی بیٹی محمد کو  
ینی آرمایا وہ بادشاہت کی قابل نہیں ہے گرد و سراپا یوسف البتہ قابل اس کے  
ہی اوس کے تم سب بیعت کرو سب بیعت کی خطاب اوسکا امیر المومنین رکھا گیا اور تمام  
قواعد قوانین ملک کے منتظم ہو گئے عبدالمومن نے تینس برس خدی مہنہ سلطنت کی وہ بہت  
استوار نیک آدمی تیز عقل منتظم اچھا تھا گناہ ضغیرہ پر قتل کروا تا اور امور دین کے  
بہت تعلیم و تکریم کرتا اور سلام کی قوت و حمایت میں رہتا نماز کے لوگوں پر تاکید رکھتا  
بلکہ اگر کسی کو دیکھتا کہ وقت نماز کا ہو گیا ہی اور وہ نماز نہیں پڑھتا فوراً قتل کرتا  
اور تمام باشندگان مغرب کو امام مالک کی مذہب پر آوے قائم کیا اور ابو الحسن مسمر  
کی مذہب کا پیر و اصول میں تھا۔ اسی سال میں المویذایجا بہ نے قومس فتح کیا  
وہ فتح کر چکا اوس کے خوشی کے واسطے سلطان ارسلان بن طغرل بن ملک شہ  
لی خلعت اور نیزی اور تحفہ جلیلہ اوس کے پاس بھیجے تھے مویذی وہ خلعت پہنا اور اوس  
نام کا خطبہ تمام اوس کے بلاد میں پڑھا گیا۔ اسے سال میں نور الدین محمود فرنگیوں  
نے اوس کے حالت ینجیری میں حملہ کیا تھا حال یہ ہی کہ وہ اپنا لشکر لیکر بقیعہ پر جو نیچے  
قلعہ اکرا د کے ہی محاصرہ کئی ہوئے تھا اور فرنگیوں نے اوس پر تاخت لاکر اوس کے  
لشکر پر جا پڑی نہ نور الدین کو خبر ہوئے اور نہ کسی اوس کے لشکر کو پہلے پہل  
فرنگیوں نے نور الدین کے خیمہ کا قصد کیا نور الدین جلد سے اپنی گھوڑی پر سوار  
ہوئی لگا اوس کے پیر میں سختی الجہ رہی تھی ایک جوان گردی نے اوس کو کاٹ ڈالی  
نور الدین توج گیا مگر وہ گردے مارا گیا اور نیچے رہیوا لون کو بہت کچھ  
دیا اور اون پر حسان کیا تھا بہر کیف وہاں سے نور الدین بحیرہ حمص کے

طرف بہاگا اوس مجرہ ہر جا کے امرا حو سلاں کا ہوا دیا گیا وہ ہے اوس آغا جو اس  
 سال میں حلیہ مستحکم دیا تھا کسی رسید کے لوگوں کو حلا وطن کر دو بہ لوگ ماہ  
 طرمدہ کے تھے اومیں سے بہت ماری ہی گئی اور سچے ہوئی بہاگ کر لکریں ہسٹ گئی  
 یہ امر لب او کے صادر کر لے کی ہوا بہا او کے ڈیری اور مکانات اور ملازمین  
 شخص سے اس معروف کو لگے اسٹال میں سند الدولہ محمد بن عبد الکرم میں امر ہم  
 معروف اس الامار می لے جو کہ سے ما دستا ہی تھا اور حاصل اور ادب کامل  
 تھا فوت ہوا اوس کے عمر نوی میں کے ہوئے

## اب شروع ہوا ۵۵۵ ہجری

اسی سال میں نور الدین محمود بن رگے ایک لشکر ارستہ کر کے اسد الدین سیر کوہ  
 میں شادی کو سہ سالار مقرر کر کے ملا مصر پر دو سٹے موت شادری کی رو  
 کنا شادری اور سیر کوہ دو کو مصر کو خیرائی کہہ شادری ہے جو مر عام دربر سے  
 ذکر کرد کا طالب ہو کر بہاگ آیا تھا اوسے نور الدین سے یہ اقرار کیا تھا کہ  
 کہ تم مال مصر کا لند احرامات لشکر کے آب کو دو لگاؤ میں ہر کرد ویر جو ما  
 اسٹلی نور الدین لے شیر کوہ کو طرف مصر کے روم کیا اوسی پہیچے ہے لشکر فہم  
 کو بردیک فرستہ بقیہ کے تکت کے اور شادری کو ہر کرد ویر عاصد علوی  
 کا مایا اسد الدین کو رماہ ماد الاول سہ نم امیں گیا بہا ح شادری ورم  
 ہو گیا نور الدین کے امار سے ہر گیا وہ وعدہ پورا نہ کیا اسٹلی اسد الدین  
 ل دمان سے کوچ کر کے شہر ملیس اور شرقیہ دمالیا۔ شادری لے دنگوئے  
 و دطلب کی ونگے آئر شادری لے او کے ہراہ ہو کر لشکر مصر کا لیکر اسد الدین  
 شیر کوہ کا ملیس میں محاصرہ کیا یہ محاصرہ میں مہی تک رما ح وریون کو یہ

یہ خبر پہنچے کہ نور الدین نے حرکت کے اور حارم ہی لے لی شہر کوہ کے پاس خطوط  
 صلح کی پیشکر صلح کر لی اسد الدین سے اپنے ہمراہیوں کے شکر اپنا لیکر صبح و سال ملک شام کو  
 چلا آیا۔ اسے سال میں درمیان ماہ رمضان کے نور الدین محمود نے حارم فتح کی  
 یہ شہر فرنگیوں سے بعد مقابلہ اور کڑے کی بات تھا اس لئے میں فرنگیوں کے بہت عالم  
 ماری گئے اور چند رفیع شان فرنگی مقید ہوئے جملہ مقیدین میں سے برٹس حاکم انطاکیہ  
 کا اور قومص حاکم طرابلس کا تھا اور مسلمان نے اس لئے میں بہت مال فرنگیوں کا  
 لوٹا۔ اسی سال میں درمیان ماہ ذی الحجہ کے نور الدین نے بانیاس پر جا کر اوسکو  
 فتح کیا یہ شہر ۳۳۷ھ سے اس سال تک فرنگیوں کے پاس تھا۔ اسی سال میں جمال الدین  
 ابو جعفر محمد بن علی بن ابی منصور اصفہانے وزیر قطب الدین مودود بن زنگی  
 حاکم موصل کا ماہ شعبان میں حالت گرفتاری میں فوت ہوا اوسکو قطب الدین  
 نے درمیان شہدہ پیمبری کے لکڑیا تھا۔ جمال الدین مذکور اور اسد الدین شہر کوہ  
 نے یہہ زمین اقرار کر لیا تھا کہ جو کوئے ہم دونوں میں پہلے مر جاؤں اوسکا لاشہ  
 مدینہ رسول اللہ ص کے میں جو زندہ ہے بھو اگر گروا دی چنانچہ جب وہ مر گیا شیر کوہ  
 لی کر آیا اوس کے بار بردار کا کروا کے ایک قرن خون اوس کے جنازہ کی ہمراہ  
 کر کے باین غرت روا کیا کہ جس گانویا شہر میں وہ جنازہ پہنچا اوسی وقت  
 اوسی جاگے لوگوں کو واسطے نماز اوس کے جنازہ کے منادی کے جاتی تھے  
 جب حرمین پہنچا اور منادی اوس کے نماز جنازہ کے ہوئے ایک شخص جو ان کے  
 ایک مقام پر تھیں پر کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھے

سری نعلشہ فوق الرقاب وظالمہ سری جودہ علی الکباب ذالمہ  
 یمس علی الوادی قتلہ رمالہ علیہ وبالنادی فقتلہ اراملہ  
 اور کعبہ کا طواف کروا کے درمیان مدینہ کے اوس جائے پر جہان اوست

ایسے دھڑے سر دھو طیار کروا رکھا تھا مدوں ہوا اوس کے قرا اور حاب رسول اللہ  
کی قبر میں سارے سات گرو کا رتی ہے یہ وہی مال الدین جسے مسجد حنیف مابین ہوا  
- اور مالک الجور کے صاحب کعبہ کے اور مظلما کیا کعبہ کو اور مسجد حل عرفات یرنا کر  
ایک ریرہ اوس کے لئی لگایا اور حد چشمہ یا لے کی عرفات میں مانے اور اوپر حلہ  
کی مردیک حریرہ اس عمر کے بہتر اور لوہی اور کالسر کامل ہوا یا قتل طیار ہوسے  
اوس یل کے وہ مر گیا اور ایک مر ہے اوس سی مائی ہے - اور آٹھ سال میں لہرس  
حلف مادساہ یحسان کا موت ہوا عمر اوس کے ایک سو برس سے زیادہ ہوئی اور آٹھ  
برس اوس سے سلطنت کی اوس کے بعد بیٹا اوسکا الو الفیج احمد بن نصر تحت لسن ہوا  
- اسی سال میں امام عمر حواری حطیب بلج کا حوکہ معنی ہے اوسکا تھا اور اتفاقاً  
الوکر الجور دے صاحب تصایف کثیرہ اور شمار کا موت ہوا اوس سے ایک ثقافا  
مثل مقامات حریر کے فارسے را میں لکے ہی

## اب شروع ہوا ۵۵۸ ہجری

اسی سال میں درمیاں ماہ ربیع الاول کے شاہ مازندرانی رستم میں طس تہار  
س فارسے وفات مائی بعد اوس کے بیٹا اوسکا علاء الدین حسین تحت یر بیٹا ہی  
سال میں ملک موید ایجاہ ل تہر ہرات فتح کیا اسے سال میں درمیاں طلع ارسلان  
س مسودس طلیج ارسلان حاکم قویہ و عہدہ کی جوئیں ملا دروم کے تھے اور دریا  
اسے ارسلان س دہشت مند حاکم بلط و عہدہ کے جو اوس کے ہمسائی ملا دروم کے  
حاکم تھی بہاری بہاری لڑ پائیں ہوئیں آخر طس طلیج ارسلان بے شکست کہا نئی اور  
اسی عدت میں ماسے ارسلان حاکم بلط ہے فوت ہوا اوس کے بعد بیٹا اوس کا  
ابراہیم س محمد اس دہشت مند حاکم ہوا اور دوالوں س محمد س دہشت مند قاریہ پیر



پر منوے ہو گیا اور شاہنشاہ بن مسعود جو بھائی قلیچ ارسلان کا تھا شہر اکورتہ پر قبضہ  
 کیا اس طرح پر سب کے صلح ہو گئے اور اس میں عہد و پیمان صلح ہو گئے۔ اسی سال میں  
 عون الدین وزیر ابن برہ کا جھکا نام یحییٰ بن محمد بن مظفر تھا فوت ہوا وہ درمیان ماہ  
 جماد الاول کے فوت ہوا پیش اوس کے شہداء ہجری میں ہوئے اوس برس میں جو جنیلون  
 کا بنایا ہوا تھا بصرہ کے دروازہ کے سامنی مدقون ہوا وہ امام جنیل کے مذہب میں  
 تھا مقفی سے بہت تعلق رکھتا تھا یہاں تک کہ مقفی کہا کرتا تھا کہ بنو عباس کا کوئی وزیر  
 مثل اسکی نہیں ہوا جب وہ مر گیا اوس کی اہل اور اولاد کو گرفتار کیا۔ اسی سال  
 میں شیخ امام ابو القاسم عمر بن عکرم بن بزری فقیہ شافعی وفات پائے اوسنی  
 کیا ہر اسی سے فقہ پڑھ رہے تھے یہ شخص اپنی زبان میں علم فقہ میں لاثامے تھا وہ جفریہ  
 بن عمر کا رہنوا تھا۔ اسی سال میں ابو الحسن ثبہ اللہ بن صاعد بن ثبہ اللہ معروف  
 بامین الدولہ ابن التلمیذ فوت ہوا سو برس کے اوسنی عمر پائے وہ دار الخلافہ بغداد  
 کا طبیب تھا مقفی کے پاس بہت چین میں رہتا تھا طبیب حاذق اور کامل اور طریف  
 فاضل عاقل بہت نیک فکر پادری نصار کے کا تھا علم ادب میں اوسکو بڑے دست  
 قدرت اور بہت فنون جانتا تھا اوس کے زمانہ میں فاضل بہت تعجب کیا کرتے تھے  
 کہ باوجود ایسے فاضل کامل اور کامل فہم پونے کے اور اتنے علم کے یہ مسلمان ہونے  
 سے محروم کیوں رہا سچ ہے خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے فضل کا درگرا  
 کرتا ہے جسکو چاہتی حکم سے۔ اور ابو البرکات ثبہ اللہ بن یحییٰ مکان حکیم مشہور مصنف  
 کتاب معتر کا جو کہ فن حکمت میں ہے ماصرا بن تلمیذ مذکور تھا اون دونوں  
 نے اور چہل مثل اہل فضل و کمال کے ہوا کرتے تھے یہ ابو البرکات یہود تھا  
 آخر عمر میں مسلمان ہوا پیرا اوسکو بیمار ہو جدام کے ہو گئے علاج کیا اچھا ہو گیا  
 پھر نکھین جاتے رہیں اندام ہو گیا مگر متکبر بہت تھا اور ابن تلمیذ غیب تھا وہ فوت ہوا

آدمی تھا بہت اس تلمیذ کے لکھنے والی کتاب کے حقیقی کہی ہیں

اس تلمیذ کے تصانیف بہت امہی ہیں ارا محلہ ایک کتاب قرامادین طب میں ہے۔ اور  
کلیات قانونی روح ہے اوس کی ہیں وہ قرامادین اس تلمیذ کے بہت معتبر اطباء کے ہر  
اوس علم طب الو الحس بہ الدین سعید سے حسن کے نصف سے معنی فی الطب ایک کتاب  
علم طب میں ہے پڑا تھا اوسے اس سعید کے نصف سے کتاب الاماع ہے طب میں ہی  
بہ کتاب بہت حید اور اسے ہی عارہ میں ہے

## اب شروع ہوا ۵۹۰ ہجری

اسی سال میں نور الدین محمود نے طبرستان و حاکم میں واقع ہوا اور وہ درگاہ کے صدر  
میں تھا مع کما اس سال میں درماں ماہ ربیع الآخر کے شیخ عبد القادر بن ابی صالح حلی نے  
وفات پائی کب اوس کے ار محمد نے وہ بعد اوس نے لکھتا تھا پیدائش اوس کے شہر ہجری  
کے ہے اس اثیر کہتا ہے کہ وہ بہت بیک محنت آدمی تھا حلی الدین ایک مدرسہ اور  
سرے مائی ہے وہ دو ہستہ میں

## اب شروع ہوا ۵۹۰ ہجری

اسی سال میں ہر ہمد الدین شیر کوہ مصر کی طرف گیا اب کے صدر نور الدین نے ایک ہزار  
سوار اوس کے ساتھ لڑے کو رو آئے تھے اوس مصر میں پہنچے شہر حیرہ دمالا  
تا درے فرگوں سے لگ طلح کے چاہے درے آئے اور تدار ہے او کی ہمراہ  
ہو کر شیر کوہ کے مقابلہ کو آنا سہر صمد تک شیر کوہ کا سچا کیا آخر میں ایک شہر سے  
الو پر حاکم کا مقابلہ ہوا مصریوں نے اور درگوں نے سکت کہا تھی ہمد الد

اسد الدین بک نے شہر صعید میں اپنا عمل دخل کر کے آگ لگا دی اور سکو جلا کر اسکندریہ پر گیا اور سکو بچا لیا اسکا نیا بیٹا بھی صلاح الدین یوسف بن ایوب کو مقرر کر کے بہر صعید پر رحلت کی مصریوں اور فرنگیوں نے اسکندریہ کا محاصرہ کیا صلاح الدین تین مہینے تک اسکندریہ میں محصور رہا شہر کو پہنچے اوس کے مدد کی واسطے میرٹھ کے آخر کار یہ ہوا مصریوں نے اقرار کیا کہ اسکندریہ کو تم چھوڑ دو ہم اتنا روپیہ تم کو عوض دے دیں گے مگر ملک شام کو تم چلے جاؤ شہر کو ہ نے منظور کیا یہ شہر درمیان ماہ شمال سنہ ۶۸۰ کے بہر مصریوں کے قبضہ میں آگیا اور شہر کو طوف شام کی چلا گیا اٹھارویں تاریخ ماہ ذیقعد کو دمشق میں پہنچا اور فرنگیوں کے اور مصریوں کی درمیان سطور صلح ہو گئے کہ قاہرہ میں ایک کو تو ال فرنگیوں کا رہی اور تمام شہر کے دروازوں پر فرنگیوں کے سواروں کا پہرہ رہا اور مصر کے آبلے میں سے ہر سال ایک لاکھ دینار فرنگیوں کو دیئے رہیں گے۔ اسی سال میں نور الدین نے صافیا اور عویہ یہ دو نو شہر فتح کئے اس سال میں غازی بن حسان حاکم منبج نے نور الدین سے بغاوت اختیار کر کے تھی اسلئے نور الدین نے منبج پر ایک لشکر ارستہ کر کے روانہ کیا اور منبج اوس کے لیے لیا بعد ازاں نور الدین نے منبج قطب الدین نیال بن حسان بہا غازی ندکور کو عطا کر دیا وہ منبج میں جب تک حکومت کرتا رہا کہ جب تک صلاح الدین یوسف بن ایوب نے اسے فتح کر کے اس میں اوستی وہ شہر چھینا۔ اسی سال میں فخر الدین قرا ارسلان بن داود بن سقوان بن ارتق حاکم قلعہ کیفائے وفات پائے اوس کے بعد بیٹا اوسکا نور الدین محمود بن قرا ارسلان بن داود مسند نشین ہوا

## اب شروع ہوا ۵۶۱ھ ہجری

اسی سال میں زین الدین علی کو چک بن بکتین نائب قطب الدین سودو دین

حاکم موصیٰ نے حالت قتل الدین کے ترک کی اور ارمل میں پہنچ رہا تھا۔ تہہ رہا یہ تہہ ہے جس میں الدین  
 مذکور کے حاکم میں تھا اور ارمل قیصرہ ہی اوس کے پاس تھا اوستے صرف ارمل مذکور رہتا  
 کر کے اوس میں رہا شروع کیا اور جو اوس کے قصد میں تھے تہہ تہہ سب قتل الدین مژدہ  
 کو دیکھیں جس میں مذکور ادا اور پیرہ ہو گیا۔ اسی سال میں عبدالکریم ابوسعید میں  
 محمد بن منصور نے مکر مظہر سمائے مروزی قیصرہ شامی نے وفات پائی اوسی حدت  
 کی بہت ساعت کی تھے حامی حدت کی طلب میں ماوراء النہر تک اوس سفر کیا اور  
 اتنا کچھ اوس سا کہ اور دو ستر لے اتنی ساعت حدت کی جس کی ہے اوس کی تصانیف  
 بہ ایچے میں ارا بخود نقل تاریخ تعداد اور تاریخ تہہ مرو۔ اور کتاب الاسان  
 اٹھ جلدوں میں ہے اس کتاب الاسان کو شیخ عبداللہ بن علی الاسان نے میں جلدوں  
 میں مختصر کیے وہ مختصر بہت یابی جاتی ہے اصل کم ہائے سوا اس کی اور ہی اوس کی  
 سیفات سے ہیں اور اوس میں اوستادوں کے تعداد جارہا آدمی لکھی ہیں  
 یہ حال الوالصرح میں جو رکھی ماں کیا ہی پیر اوسکو رد ہی کیا ہی جایہ ایک غلاف  
 اس جو رکھے گا بہ ہی ہی کہ سمائی مذکور کا یہ دستور تھا کہ ایک اوستاد پیدا میں  
 مقرر کرتا اور یاں اوسکا ماوراء النہر کے اوستادوں میں ماں کرتا یا پھر عیسائی  
 لکھتا اور کہتا کہ حدت کے محسے فلاں شخص نے ماوراء النہر یہہ اغراض اس جو رکھا  
 کا لیر ہے کو کو سمائے ماوراء النہر تک سفر کیا ہی پیر اوسکو کو لکھی جا  
 پڑی تھی جو بہ دس کرتا اللہ یہ گناہ اوسکا اس جو رکھے کر دیک شیک ہی کہ وہ  
 شامی تھا کیونکہ اس جو رکھی لی ایسی ہی لی دمی ساموں یر کی ہر سوا اسیلوں کے  
 — پیدا شامی سمائے کی ششہ بحر میں ہوئی باب اور ہوا اوستادوں کو  
 حاصل کامل تھے سمائی سرب ہی طرف سماں کی وہ ایک قیلہ ہی قیلہ تیمم میں کا

اب شروع ہوا ششہ بحر کی

## بیان فتح کرنی نور الدین کا قلعہ جعبر

واضح ہو کہ اس سال میں نور الدین محمود نے قلعہ جعبر فتح کیا یہ قلعہ اوس کے حاکم شہزادہ مالک بن علی بن مالک بن سالم بن ملک بن بدر بن المتعد بن السیب عقیلے سے لیا تھا یہ قلعہ ان لوگوں کے ہاتھ میں ایام دولت سلطان ملک شاہ سی تھا نور الدین نے اوس قلعہ کی فتح کرنے پر قادر نہ تھا جب کہ اوس کے حاکم مالک مذکور کو نو کلاب نے گرفتار نہ کیا جب کہ کلاب اوس کو مگر نور الدین کے پاس لایا اوس نے بہت سوا سبب میں کی کہ قلعہ محکوم دیدی اوس نے گز نہ مانا جب نور الدین نے ایک لشکر آ رہا تہ کر کے اوس کا سپہ سالار فخر الدین مسعود بن علی نے بعض فوج کو مقرر کر کے اوس پر بھیجا اور پیچھے اوس کے اور ایک لشکر ہمراہ مجبور الدین کو مگر معروف بن الدین کے جو کہ ہاتھ زخا ع نور الدین کا تھا روئے کیا اوسہوں نے قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا مگر فتح نہ کر سکا مالک مذکور کو ہمیشہ تنگ کر لے رہی یہاں تک کہ اوس نے آب و قلعہ بعض شہر شروع اور مضافات شروع اور ملوچ جو ایک شہر حلب کا ہے دیدیا اور یہ اقرار ٹھہر گیا کہ سوار اوس کے نقد ایک ہزار دینار اور باب ہزار عہد ہم کو دین کی جی

## بیان فتح کرنی اسد الدین شیر کو گاہ مصر پر اور قتل ہونا

### شاہ کا پھر مالک ہونا صلح الدین کا

واضح ہو کہ یہ ابتداء دولت ابو بیہ ہر اسی سال میں یعنی درمیان ۶۱۳ھ ہجری کی باربع میں اسد الدین شیر کوہ بن شادی دیار مصر پر گیا ہمراہ اوس کے نور الدین کا لشکر تھا سبب اسکا یہ تھا کہ فرنگی لوگ بلاد مصر پر غالب آ گئے تھے حتی کہ مسلمانوں پر وہ حکومت کرتے تھے بلکہ بیس پہ زبردستی شروع ماہ صفر سنہ ۶۱۳ھ میں فتح کر چکے تھے بعد فتح فرنگوں نے اوس شہر کو لوٹ کر وہاں کے باشندوں کو قید کر لیا اور بہت مار مارا

ہیں۔ بعد ازاں عیسائیوں سے کوچ کر کے دسویں تاریخ ماہ مصر کو قاہرہ پہنچا۔ پھر مصر کو  
 آگ لگا دی اور وہاں کی ماسدوں کو کہا کہ قاہرہ میں حاضر ہو۔ اس وقت آگ لگائی تھی کہ  
 کہ اس سیر کو سنبھالیں۔ تو رومک یہ آگ لگے۔ پھر سلطان عاصی لاجپور کو لورالین  
 سے مدد مانگے اور بارہ ہزار عورتوں کے مال لکھ کر کہا کہ تمہارا لکسار سب وہ خط بھیجا تھا اور  
 سادے رنگوں سے یہ شہر کی کہ دس لاکھ دیار میں مکتوب ہوں تم قاہرہ کو ج کر جائو  
 حایہ ایک لاکھ دیار دیکر مانتے قریب کئی اور کہا کہ تم حاد میں مدیر کر کے بھیج دینا کہ کوچ  
 کر گئے۔ لورالین سیر کوہ کے ہمراہ لکھنؤ طیار کر کے بہت روئے اور کو دیکر اور سیر کوہ  
 کو دو لاکھ دیار سوار کپڑوں اور دو اور ہتیاروں وغیرہ کے دیکر روانہ کیا  
 اور اوس کے ہمراہ حاد کئی اور ایک لاکھ سوار کا صلاح الدین بن الوب کو  
 روم دست سے بھیجا تھا کیونکہ لورالین صلاح الدین کا اسی ہمراہ تھا۔ حاد تھا۔  
 اس باب میں اوس کے حاد سے ملک ظاہر حاد تھا اور صلاح الدین جلدیاب  
 رعایا تھا اس پر اوس کے سعادت اور مملکت تھی اور یہ رعایا تھا کہ پھر اسی ہوئے  
 ہیں کہ آدمی اور کوثر حاد ہے اور وہ اوس کی حقیقت بہتر ہوتے ہیں اور اکثر  
 ایسی امور ہوتے ہیں کہ آدمی اوسے محنت کرتا ہے۔ وہ اوس کی حقیقت ترمیوتی ہیں  
 تیر کوہ قریب مصر کے یہاں و گھوڑے اور لٹی ہروں کو چ کیا یہ مصر کے کو مانتے  
 حدید تھے جو تہی تاریخ ریح الاخر کو سیر کوہ قاہرہ پر چاہیا اور عاصی سے  
 ملاقات کے سلطان عاصی تیر کوہ کو طلب دیا علت ہے ہوئی ایسی حیلوں  
 میں آیا سوار ہر دور حاد سے کر مانتا تھا اور کہا تھا کہ لورالین کے لٹل  
 محصول جو یہ دسا کر لایا اور حوالہ نقد دیا کیا تھا وہ سب میں دیتا ہوں  
 حایہ اسلٹی ہر دور سیر کوہ کے حدت میں سوار ہو کر آیا اور وعدہ کر کے آرو  
 ایسی ہیاں کر حاد کر لورالین سادے یہہ تو ہر کے کہ تیر کوہ کی دعوت کر کے

کر کے مقبرہ کروں لیکن اس کا مانع اوسکا بیٹا کامل بن شہا ور ہوا جب نور الدین کے  
 لشکریوں نے یہ حال دیکھا ارادہ کیا کہ شہا ور کو قتل کر دے اس صلاح غنی صلاح الدین یوسف  
 - اور عز الدین جبر دیک وغیرہ نے شہریک ہو کر شیر کوہ سے بیان کیا کہ ہم شہا ور کو قتل کیا جا  
 ہین اوسنے منع کیا اور کہا کہ یہ بات نہ کرنے چاہئے اتفاق سے حب عادت شہا ور کوہ  
 کی پاس آبا اوسکو خیمہ بنایا وہ امام شافعی کے قبر کی زیارت کرنے گیا تھا - صلاح الدین  
 و حردیک نے شہا ور سے کہا کہ شیر کوہ امام شافعی کے قبر کی زیارت کرنے گیا ہے وہ سب  
 ملکر اوسکو شیر کوہ کے پاس لگائی اٹھا رہا ہے میں صلاح الدین اور جبر دیک نے شہا ور کو پکڑ  
 گھوڑے پر سے نیچی ڈال دیا اور پکڑ لیا سانہ میں تاریخ ربیع الاخر ۵۴۲ھ میں وہ پکڑا گیا اوسکو  
 آدمی بہاگ کر شیر کوہ کے پاس کچے سب حال بیان کیا چنانچہ وہ پکڑا ہوا شیر کوہ کے  
 خدمت میں حاضر ہوا سلطان عاصد نے یہ خبر پا کر ایک ایلچے شیر کوہ کے پاس بھیجا  
 اور کہا کہ شہا ور کا سر کاٹ کر لاؤ چنانچہ وہ مارا گیا اوسکا سر کاٹ کر عاصد کے پاس لگئی  
 بعد ازاں شیر کوہ بادشاہ کے پاس خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو خلعت فرما  
 دیا اور لقب اوسکا ملک منصور امیر الجیوش رکھا وہ خلعت پہن کر مقام وزارت میں آیا  
 حسین شہا ور رہتا تھا وہاں آکر سب بند و بست کیا اور ایک فرمان بادشاہی بادشاہ  
 نے وزارت کی عہدہ کے باب میں اوسکو لکھ کر دیا اول اوس کے بسم اللہ لکھی اور  
 پہر یہ عبارت لکھی کہ یہ خط عبد اللہ ابو محمد امام عاصد الدین اللہ امیر المؤمنین کی طرف  
 وسطی سردار بزرگ ملک منصور سلطان الجیوش ولی ائمہ پناہ دہندہ امت اسد الدین  
 ابوالخارث شیر کوہ عاصد پناہ دی بسبب اوس کے اللہ دین کو اور دراز  
 کرے اوس کے بقا عمر اوس کی اور بلند کرے کلمہ اوسکا ہے میں حمد کرتا ہوں  
 اللہ واحد کے اور سوال کرتا ہوں درود کا اوپر محمد اور الی طاہر اور ائمہ ہدین  
 کی اسطور سے لکھ کر آخر میں لکھا کہ خلافت کے امور سب میں تجھ کو سپرد ہے ہم سب

<sup>۳۸</sup> اس اعتبار کے جوڑ دینی ہیں مگر یہ قابل مبالغہ ہے کہ اوپر دریاں کے سلطان چھ ماہ ہوتے  
 سی یہ لکھا کہ یہ ایک عہد مار ہے مگر کسے دربر کے واسطے آج تک نہیں لکھا گیا اس میں  
 تیرا دل اسد الدین کے مدح ہو کے ہی۔ حشاور مقبول ہوا اسکا بیٹا کامل محل میں  
 حاکم آ کر اسکا یہ ہے کہ محل میں بیٹا را وہ اسے طرح مرحب اسد الدین تکرہ  
 کا کوئی مساع نہ رہا وقت او میں کے اصل لے لڑائی کے دفعہ بیچہ اصل میں گرفتار ہوا ہند  
 کی رو رہا سو میں تاریخ حاد الا حشر ۵۶۴ ہجری کو وفات پائی اور سنہ دو ہجری یا پنج ہجری  
 سلطنت کے شیر کوہ اور ایوب بہ دو لوشی تبادلی کے تھی جو کہ تہر دوس کا رہیو الا  
 تھا اس اتیر کہتا ہے کہ اصل اولوں دونوں کے اگر اد کی ہر رودادہ کی رہو اسے تھی عرق  
 میں چلے آئے تھے ہر ور کو تو ال سلجوقیہ کے خدمت میں دریاں بعد اد کی رہا کرتے تھے  
 - ایوب نہرا تھا شیر کوہ سے اسکو ہر ور کو تو ال لے قلعہ تکریت کا محافظ کر دیا تھا  
 حب عاد الدین رگے لے کر حلیہ سے شکست کہا کہ تکریت میرا آیا اس کے خدمت میں  
 ایوب اور شیر کوہ رہے بعد ازاں شیر کوہ لے تکریت میں ایک آدمی مار ڈالا تھا  
 اس نے ہر ور لی اولوں دونوں کو تکریت سے لکال دیا وہ دونوں عماد الدین رگے  
 کی خدمت میں حاضر ہے عماد الدین اسی سلوک کر کے شہر جاگیرین او کو دیں حب  
 عماد الدین رگے لے قلعہ لعلک فتح کیا اور سوت ایوب کو اس قلعہ کا محافظ مقرر  
 کیا۔ حب لکھنؤ میں لے بعد مرے تر گے کے اس قلعہ کا محاصرہ کیا ایوب لے وہ قلعہ  
 او کو دیدیا اس کی عرصہ بہت جاگیریں لیں اور امیر کبیر لکھنؤ کا ایوب کو  
 ہو گیا اور شیر کوہ بعد مرے رگے لکھنؤ کے او کی بیٹی لور الدین کے پاس رہا  
 او کو لور الدین لے شہر حص۔ اور رتخت دئیو تھے حب اس کے شہادت دہی  
 اور تہر اس کو دیکر سیال لکھنؤ کا کر دیا۔ حب لور الدین لے دمشق ہجرت  
 کا قصد کیا شیر کوہ کو حکم دیا اسے امی نہائی الوہ کو لکھا جانیو لے لور الدین



نور الدین کی لکٹ مشق پر کے اور نور الدین کی ہمراہ اوس زمانہ تک رہا جب تک نور الدین  
 لی شیرکوہ کو طرف مصر کے دوسرے دفعہ بھیجا ہاتھ تک کہ شیرکوہ نے وہ شہر فتح کیا اور اس  
 سال میں اسے سجائے فوت ہوا چھپیر کو ہر گیا اوس کے ہمراہ صلاح الدین یوسف اوسکا  
 بہتجا یعنی الیوب بن شادی کا بیٹا بھی تھا وہ جبراً اور قہراً اوس کے ہمراہ گیا تھا کیونکہ اوس  
 خود بہت کا اتوار کیا ہے کہ مجھ کو نور الدین نے میری چچا شیرکوہ کے ساتھ جانیکو کہا تھا  
 اور شیرکوہ نے بھی رو بہ نور الدین کی کہنا کہ اسی یوسف اپنی جگہ کا سامان طیار کر لی  
 میں کہا قسم خدا کی اگر مجھ کو ملک مصر سب تو دیوسی گا تب بے جاؤں گا کیونکہ اسکندریہ میں  
 میں وہ رہنما اٹھائے ہیں کہ کہے اف کو نہ بہوں گا چچا مذکور نے نور الدین سے کہا کہ  
 اسکا چلنا بہت ضرور ہے چنانچہ نور الدین نے مجھ کو سمجھایا اور کہا کہ تمکو ضرور جانا ہو گا  
 چچا کہ ہمراہ مینی مفلسی کا بہانہ کیا کہ میر پاس وہ سامان کے لئے نہیں ہے اوس پر وہ  
 بھی مجھ کو دیدیا جبراً منظور کیا اور یہ جان لیا کہ موت لئے ہوئے جاتے ہی خدا کو جو کچھ  
 کرنا تھا وہ سمجھا غرض کہ شیرکوہ ہر گیا امراء نور نے اور سلطان عاصد کی امیرن لی  
 یہ تجویز کی کہ ایک شخص سپہ سالار لشکر نور الدین کا اور وزیر سلطان عاصد کا ضرور  
 چاہئے۔ اون امیرون میں ایک عین الدولہ بارتے۔ اور ایک قطب الدین نیال نیجے  
 — اور سیف الدین علی بن احمد المشطوب الہکارب — اور شہاب الدین محمود حارے  
 مامو صلاح الدین کا سلطان عاصد نے صلاح الدین کو بلا کر خلعت وزارت کا دیا اولک  
 نا صر خطاب مرحمت ہوا لیکن امراء مذکور نے اوس کے اطاعت کے صلاح الدین مذکور کے ہمراہ  
 فقیہ عیسوی کا رہی تھا اوس امیر مشطوب بہت کہ سن کہ صلاح الدین کے تابع کیا۔ پر  
 حارے کے پاس گیا اوسے کہا کہ یہ ایک باخا ہے اوس کے عزت اور ملک کی ہی عزت  
 ہی غرض کہ اوس کو ہر مایل کیا ان غرض سب کو ایسے طرح مائل کیا سب کے تابعدار ہی کے  
 مگر عین الدولہ نے ہرگز اطاعت نہ مانی اوسے کہا کہ میں یوسف کے تابعدار ہی کرونگا

یہ کہ کر نور الدین کے پاس نکلتا ہوا اور نور الدین کی مات میں صلاح الدین کے نام  
 رہی کہ کو کو دوسرے سال کر کے اوسکو مار لکھا کرتا تھا اور مارے کے سرے سر اوس کی مات پر غلاب  
 لکھ دیا کرتا تھا بالمشتم کے نام اوسکا نہ لکھا کرتا تھا اور سب امر اور مصر کے اسطر جبر اور سب  
 پیش آ کر لے ہو بعد از صلاح الدین سلطان نور الدین سے ایسی بات والوں کو طلب کیا  
 نور الدین نے سید احب وہ مصر میں آنا صلاح الدین نے جید جاگیریں مصر کے اور شہر  
 اوسکو دیں۔ حب صلاح الدین کو حاصدے ملک سیرد کیا اوسوقت سے شراعتی  
 چور دے تھے اور تمام ہود وعت سے توہ کر کے ایک کرتہ متانچوں کا پہن لیا تھا اسی حال پر  
 ماوقات رہا اس اتیر کہتا ہوں کہ سب لوگوں کو دکھا کہ وہ مادشاہ ہوئے ہیں اور  
 بعد اوسکے اوسکی حادہ میں سے مادشاہت حادہ رہی اور حادہ میں حل گئی حادہ حادہ  
 کی سلطنت لعل کر کے اوس کے مرل ہو کر اوسکی حادہ میں سلطنت مستقل ہو گئی۔ اور اوس  
 صلاح لے حوی غاس میں سی تھا ملک لہا اوس کی ہائیہ مسطور حادہ میں سلطنت حادہ  
 اوس کی اولاد کو نصبت ہوئی۔ ہر سامایوں میں سے اول ہر اول سلطنت نصراں  
 احمد کو لے اسماعیل حو اوسکا ہائیہ رہا اوس کی حادہ میں سلطنت چلے گئے۔ ہر  
 عاد الدین بن لویہ مادشاہ ہوا اوس کے ہائیہ رکس الدولہ کے اولاد کے سلطنت کے  
 اوس کے اولاد میں رہی۔ ہر طغرل سلجوقی کی سلطنت اوس کی ہائیہ داود کے اولاد  
 میں مستقل ہو گئے اب سیر کوہ کے سلطنت اوس کے بیچ صلاح الدین کو مل گئے۔ حب  
 صلاح الدین رئیس سلطنت ہوا اوس کی یہی حادہ میں رہی ملک اوس کے ہائیہ عاد  
 کے اولاد میں مستقل ہو گئے مگر حلب صلاح الدین کے مقصد میں رہا اسکا نسب یہ تھا  
 کہ اگر موہے مارے جاتے تھے اوس کے سلطنت دوسری کی سی تھے اسلئے اوسکی  
 اولاد محروم رہ جاتے تھے حب صلاح الدین دربر مستقل ہو گیا اوسوقت میں  
 اطلالت کو جو سیالار سودا کا ہا قتل کیا اس سے سودا کے ماسدوں نے

نی جمع ہو کر صلاح الدین سے لڑنے کی سوچا و ان کو شکست ہوئی اور بہت آدمی ماری گئے  
 صلاح الدین نے اولکاتنا قبے کے جلا وطن کیا اور بہت لوگوں کو قتل کیا اور محل کا بندوبست  
 اچھا کیا بہار الدین اس کے قراوے کو جو ایک خوبہ سفید رنگ تھا محل پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ  
 محل میں کوئی شخص بڑا ہو یا چھوٹا بدون حکم صلاح الدین کے نہ گھسنی پامی۔ اسی سال میں  
 درمیان ایناچ حاکم رمی۔ اور درمیان دکن کے لڑتے ہوئے نہیں دکن نے فتح پائی اور ری  
 کو فتح کیا ایناچ بہاگ کر کسی قلعہ میں محصور ہوا دکن نے ایناچ کے غلاموں کو سکھلا کر قتل  
 کر دیا وہ غلام اپنی افاند کو قتل کر کے دکن سے آئی مگر ان حرامزادوں سے اوسنی  
 وعدہ وفانہ کیا اسلئے وہ اوشہرہ و نین بہاگ گئی وہ غلام جس نے اپنی افاند کو قتل کیا  
 تھا خوار مر شاہ سے جا ملا اوسنی بسبب خیانت اور بد ذاتی کے اوس غلام کو قتل کیا۔  
 اسی سال میں شیخ ابو محمد فاروقی وفات پائی یہ ایک اہل مشہور و معروف صاحب امات کثیرہ  
 تھا اور فی البدیہہ کلام جامع کیا کرتا تھا۔ اسی سال یاروف ارسلان ترکمانی نے  
 وفات پائی وہ ایک بڑا سردار فرقہ یاروفیہ کا تھا جو کہ ایک فرقہ ترکمانی فرقہ میں کا  
 ہی وہ عظیم الشان آدمی تھا حلب کے باہر رہتا تھا اوسنی دریاء فویق کے دونوں کناروں  
 پر بہت عمارتیں بنائی ہیں جو اب تک عمارت یاروفیہ مشہور ہیں

## اب شروع ہوا ۵۷۳ھ ہجری

اس سال میں فرنگیوں نے میاط پر جا کر محاصرہ کیا اس شہر میں صلاح الدین نے پیاد  
 اور تیار اور ذخیرہ بہت جمع کر رکھا تھا پچاس روز تک اوسکا محاصرہ کئی رہی  
 جب نور الدین نے نکھر کر ان فرنگیوں سے شہر جو شام میں تھی لوٹے اور سوقت اوٹی  
 بیرون بی کام محنت کر گئے۔ صلاح الدین کہتا ہے کہ غنی مثل سلطان عاصد کے  
 کوئی سینے نہیں دیکھا کیونکہ جب تک فرنگے اوسکا محاصرہ کئی رہی دس لاکھ دینار سہتر

سوار حامد دوی و غیرہ کے دینی بھی۔ اسی سال میں سلطان نور الدین نے کرک کاوت  
 تک محاصرہ کر کے رحمت کی۔ اسی سال میں ایک ترہ عظیم آباد ہا جتسی تک تمام ویران  
 ہو گیا اور الدین اوس کے فصل کے عمارت کروا کے شہر دین کے محاط کی اسی طرح سے  
 دکن کے تہر ویران ہو گئی تھے لیکن او کو نور الدین کا خوف نہ تھا اسلئے انہوں نے اول تہر و  
 جو ویران ہو گئے تھے حلاوت۔ اسی سال میں درمیاں ماہ دالو کے قطب الدین مودود  
 میں رگے میں اس قدر حاکم موصول لے و فاب پاسے او سکھو عمار کی پیارے تہر و  
 مر گیا اور اب دولت سلطنت کی اوس کے شری ٹپی عماد الدین نے سن مودود سے بھر کر  
 اوس کی چوٹے بھائی کی طرف ہو گئے او سکامام میف الدین غازی ہی مودود تھا اسلئے  
 عماد الدین رگے اسی محاصرہ الدین کے پاس نہ آد ہو کر حلاوت قطب الدین کے عمر و قوت  
 وفات کی کما جائیں میں کے ہو گئے اوس کی قبر میں ساڑھے ماہ پہلی سلطنت کی یہ  
 شخص تمام بادشاہوں میں اچھا تھا حاصلت میں۔ اسی سال میں ملک طغرل بن قاروق  
 حاکم کرمان لے وفات پائی اوس کے اولاد بہر شاہ اور ارسلان شاہ میں جو بڑا  
 تھا اختلاف ہو گیا ہر ایک حوالہ لگ لگ ہو کر ملک کا حوالہ ہوا اسے عرصہ میں انہی  
 سی اور سلاشاہ جو بڑا تھا مر گیا بہر شاہ مملکت کرمان کا بادشاہ ہو گیا۔ اسی سال میں  
 محمد الدین الکرمن الداہ جو بھائی رما سے نور الدین کا تھا فوت ہوا اوس کی  
 حاکم میں ملک اور عارم اور قلعہ صبر تھا نور الدین نے اوس کے بھائی علی بن الداہ  
 کو اوس کے حاکم پر محال کیا۔ اسی سال میں محمد بن محمد بن طغرل مصنف کتاب الطغای  
 ل وفات پائی یہ کتاب اسے بوجہ جو اس کی سرور ارشاد کے عقیدے کے  
 شہرہ چھری میں تصنیف کی تھی۔ اوس کے کتاب نخواستہ الاثناء اور شرح مقامات  
 حریری تصنیف سے ہی پیدا اس اوس کی عقیدہ میں ہوئے شہروں کی مسیر  
 ہی اوس کے آخر کو نکہ میں قیام کیا آخر وقت تک مدیہ مات میں رہا

بین وفات پائی تمام عمر یہ شخص حالت افلاس اور تنگی میں رہا کچھ تجارتی ماہانہ تک فوت ہوا  
اب شروع ہوا ۵۶۲ھ ہجری

## بیان وفات پائی بستی کا اور خلافت مستضیٰ کے

راضح ہو کہ یہ خلیفہ مستضیٰ خلفائے عباسی بنے عباس بن کا ہے اسی سال میں درمیان نوین  
اربع ماہ ربیع الآخر کے مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن مقتضی لامر اللہ ابو عبد اللہ محمد  
بن مستنجد باللہ نے وفات پائی پیدائش اوس کی درمیان ماہ ربیع الآخر ۵۶۲ھ ہجری  
ہوئے تھے وہ گندم گون لہنی قد کا بڑے ڈارہ والا تھا اوس کی موت کا باعث یہ ہوا  
کہ وہ بیمار ہوا اوس کے پیارے بڑے تھے حال یہ ہی کہ ایک داروغہ اوس کے گھر کا  
عضد الدولہ ابو الفرج بن رئیس الرضا اور قطب الدین قیاز مقتفوی جو کہ اون  
ایام میں بڑا امیر بغداد کا تھا یہ دونوں اس بادشاہ سے رنجیدہ تھے انہوں نے طیب سی ملکر  
یہ بیان کیا کہ اوس کو ایسے دوا دے کہ وہ مر جاوے ہماری سر سے پانچ جامی خاں حکیم  
مذکور نے عرض کی کہ آپ جام کیجئے بادشاہ نے کہا کہ سبب ضعف کے جام نہیں کر سکتا آخر  
جام کر دیا جب جام میں بادشاہ گیا دروازہ جام کا بند کر دیا گھٹ کر مر گیا۔ بعد اوس  
نہری کے عضد الدولہ اور قطب الدین مذکور نے مستنجد باللہ بن مستنجد کو بلایا اور یہ شرط  
کی کہ ہم آپ کو تخت پر ایک شرط سے بٹھلاتے ہیں وہ یہ ہے کہ عضد الدولہ کو وزیر کیجیے اور  
اوس کے بٹھے کمال الدین کو مختار کیجئے اور قطب الدین کو امیر فوج کا اوسنے ہر سب  
منظور کیا نام مستضیٰ کا حسن ہے کنیت اوس کی ابو محمد ہی اوسکا ہم نام سوا حسن بن علی  
کی کوئی وارث خلافت نہیں ہوا جس روز اوسکا باپ مرا اوسے روز خاص  
لوگوں نے اوس کے بیعت کی اور دوسرے روز بیعت عامہ ہوئے مستنجد بہت نیک سیرت  
اور خوش خلق تھا اور اہل فساد اور فتنہ گردوں پر بہت سخت کیا کرتا تھا۔ اسی

سال میں نور الدین محمود بن رگے طرف موصل کے گیا یہ پہرہ اوس کے بہتی عاریسیں  
 مودود بن ہواد الدین نے رگے میں قسطنطنیہ کے ماس ہا نور الدین نے اوس پر غالب آکر فتح کیا  
 جب وہ پہرہ اوس کے ماہر میں لگایا اوس کا دست کر کے معبدوں کو چھوڑ دیا ہر ماہر جسے  
 سیف الدین عاریسی کو عطا کیا۔ ۱۔ رہر سہار عمار الدین نے رگے میں مودود کو جوڑا ہائی  
 سب اس کا تھا اوس کو مرحب کیا۔ کمال الدین پہرہ دے کہا کہ بہر ایک راہ حلاب اور  
 مالغانی کی ہر کو کما عمار الدین نے ہے وہ اسی ہائیسیف الدین کے اطاعت۔ مال  
 کا اور سیف الدین جسم لوسر کپ لگایا اس صورت میں ولو میں مالغانی ہوگی دہشوں کے  
 مرادیں لائے گئے۔ اسی سال میں صلاح الدین نے مصر سے کوہ کر کے حد پہرہ دیکر  
 جو قریب عسلاں اور الرید کے ہر فتح کر کے ہر مصر کو مرحب کی بعد ازاں ایڈس حاکم کا ہکا  
 محاصرہ کیا یہ تہر سمد کے شرف کارہ ہر واقع ہے دیکھوں کے قصہ میں تھا اوس  
 کشتیاں آدمیوں کے ہر کر لگنا دریا اور جھل کے دو نوحات سے محاصرہ کیا عسره  
 اول یح الاحر میں اوس کو فتح کیا اور تمام ماسدوں کو دباں کے مساج کر دیا لشکر  
 لاسب کو معید کر کے تمام مال اور عریں اور کے گرفتار کیں۔ جب صلاح الدین  
 مصر میں مستقل ہو گیا اوس وقت دار الحکومت مصر کا نام دار الموقہ تھا اوس وقت دار  
 ہوا کرتا تھا صلاح الدین نے اوس کو ڈاکر ایک مدرسہ تاسعہ بنایا۔ اور ایک کولہ  
 کے وسط مکان مساعره کے لئی مدرسہ تاسعہ کو توڑ کر بنایا اور مصر کی قاصصوں کو جو  
 شبہ مذہب تھے مکمل موقوف کیا مذہب تاسعہ کے قاصص مقرر کے یہ بیسوس حاد  
 کو ہوا اور اسی طرح سے تقی الدین عمر نے جو کہ ہائیسی صلاح الدین کا تھا خیروں  
 مکان حرید کر مدرسہ تاسعہ بنایا۔ اور اسی سال میں قاصص الاحلال جوڑا اسی  
 مصر کا تھا اور سب فاصلوں میں ماسے اور میرتسی عدلت تاسعہ کا ہوتا  
 موت ہوا

# اب شروع ہوا ۴۵ ہجری

## بیان قایم ہونی خطبہ عباسیہ کا مصر میں اور جاتارنا

### دولت علویہ کا

اسی سال میں آٹھویں تاریخ بروز جمعہ ماہ محرم کو عاصد الدین ابو محمد عبد اللہ بن امیر یوسف بن حافظ الدین ابو الیمون عبد المجید بن ابی القاسم محمد اسکو خلافت نصیب نہیں ہوئے) بن مستنصر باللہ الوتیم سعد بن ظاہر لاغر ابن الدہ ابو الحسن علی بن الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن غریب باللہ ابو منصور بن المنذر الدین الوتیم سعد بن المنصور باللہ ابو ظاہر اسمعیل بن القایم بامر اللہ ابی القاسم محمد بن مہدی باللہ ابو محمد عبد اللہ جو اول خلیفہ خلفاء علویہ میں کا ہر اس خاندان سے تھا خطبہ خوانے اوس کی نام کے موقوف ہوئے اوس کی نسب کا بیان ابتدا سلطنت اوس کی خاندان کے میں بیان کر چکا ہوں واضح ہو کہ خطبہ عباسیہ کے پڑھنے کا باعث مصر میں یہ تھا کہ جب صلاح الدین مصر میں قوت پا چکا اور محل قراقرش اسدی خوجہ سفید رنگ کو مقرر کر دیا نور الدین کو جب یہ خبر پہنچی اوس نے صلاح الدین کو لکھا کہ جہاں تک ہو سکے علویوں کا خطبہ مصر سے موقوف کر داکے عباسیہ کی نام کا جاری کروادی صلاح الدین نے درجواب اوس کے لکھا کہ یہ بات تو بہت آسان ہی الا خوف فتنہ کے برپا ہونے کا امین ضرور ہے نور الدین نے بالکل نہ مانا اس امر کا اثر کیا اون ایام میں سلطان عاضد بیمار تھا صلاح الدین نے خطیبوں کو حکم دیا کہ منضی کی نام کا خطبہ پڑھو اور عاضد کا خطبہ موقوف کر دو سب نے مان لیا کہینے چون و چرا نہ کے عاضد بہت بیمار تھا کہ اوس کی رشتہ دار نے بھیجے اوسکو اطلاع نہ کے باخیاں کر زیادہ رنج کہا کہ کبھی مر جاویں یا نہ کہ بروز عاشورا اوسے حالت ہجری میں عاضد مر گیا اوسکو بہت خبر ہے نہ ہوئی کہ بہت نام کا خطبہ موقوف ہو گیا بڑھ عاضد

مرگنا صلاح الدین نے اوس کے مجلس نصرت کی اور ماتم کے کر کے محل خلافت پر بیٹھایا کہ جو  
 کچھ محل تناسی میں مانا سب دیا لیا کہے ہیں کہ اتنے ہشیاء کثرت سے نہیں کہتے کہ میں نہیں  
 اور اگر کہ ہاں گنا میں اور تجھے نصرت ہے تیرا ایک بہاڑ باقوت کا ماہو اور  
 میں شترہ درہم کا یا شترہ مقال کا تھا اس اتیر موعہ کتاب کامل کا کتابہ کر کے اوسکو  
 دکھا اور ورن ہر کتا تھا اور کہتی ہیں کہ محل تناسی میں ایک ڈھول تھا اوس کے بہاڑ  
 کہ قولج کو فائدہ کرتا تھا افسے اوسکو حاتاریج اوس کے پیٹ سے خارج ہو گئے  
 وہ ٹوٹ گیا اوس کے فائدہ کا علم معدوث جاگی ہوا۔ اور صلاح الدین نے سلطان عا  
 کی سوئی کو ایک اور محل میں حکم دیا کہ وہاں حار ہو اوسیر ہر اگدا دما اور آپ گہر میں  
 کر تو لوڈ سے علام ہائوس کو ماہر لکا لکھنوں کو بیچ ڈالا لھنوں کو آزاد کر دما  
 لھنوں کو کسیکو خمس دیا عسک اس طرح سے وہ مکاں حائے کر دیا اور کچھ اوس  
 چوڑا گویا لوٹ مجا دیا یہاں لیا کہ حو آج ہو سکے سو کر کے کیونکہ کل حد ا جا  
 کما ہو۔ عاصد کے حب ہے ہوا تھا اوسوقت صلاح الدین کو اوسنی ملا یا تھا مگر وہ  
 دوسر سمجھا یہ گیا جمیع فوج مر گیا اوسوقت نقیب کما کہ وہ چار ہی تھا اوسوں اوس  
 آخر وقت میں میں گیا یو تیدہ سر ہر کہ کل خودہ حلیہ اس حائل کی ہوئی۔ ایک  
 ہدیے۔ دوسرا قائم۔ تیسرا مصور۔ چوتھا مصر۔ ماحواں عمریر۔ چٹھا حاکم۔  
 سالوٹا طاہر۔ آٹھون مستصر۔ لوہا مستی۔ دسواں امر۔ گیاروٹا حاط۔ ماروٹا  
 طاو۔ تیروٹا فایر۔ چودھوٹا عاصد۔ ان خودہ حلیوں خطبہ پڑا گیا ہے  
 اور نام مدت سلطنت اوس کے کی شروع طور مہدی کے سر کہ حب وہ شہر حکما  
 میں درمیاں ماہ دالحمہ ۹۶ ہجری کے طاہر ہوا مافات چودھویں حلیہ عاصد کے  
 سہ ہوا سے یا لھوت شہر ہجری تک دوسو بہر برس تقریباً ہوئی ہیں یہی عادی  
 ہی دیا کی آج کسی کے ساتھ ہر کل کو کیلے ساتھ اوسکا عیش حال کدورت سے پیش



ہی۔ جب خطبہ خوانے مصر کے بغداد میں پہنچے کہ خلفاء عباسیہ کے نام کا مصر میں بہر صلاح الدین  
 نے جاری کروایا مبارکباد گئی روزگ ہونے اور عماد الدین سندل کے ہمراہ جو ایک خاص  
 خادموں مقصود کی تہا بہت خلعت واسطی نور الدین اور صلاح الدین کی خطیوں کی واسطے  
 اور سیاہ علم بغداد آئے۔ عاصد نے اپنی حیات میں ایک خوب دیکھا تھا کہ ایک بھولی  
 مسجد مصری جو مسجد عاصد کے نام سے مشہور ہے لنگر اوسکو کا مایہ خواب دیکھ کر عاصد خوف  
 کہا کہ جاگ اٹھا معبروں کو بلوایا سب بیان کیا معبروں نے یہ تعبیر دی کہ کسی شخص  
 باشندہ اوس مسجد کی سے اکیو تکلیف پہنچے گے عاصد نے فوراً دال مصر کو لکھا کہ جو شخص  
 اوس مسجد میں رہتے ہوں میری پاس بھیج دی اوسنے ایک شخص کو جو صوفی تھا اوسکو نجم الدین  
 خواستہ کی کہنی تھے بھیجا خبر دی گئی عاصد کو کہ وہ شخص حاضر عاصد کی بلا کر پوچھا کہ تم  
 کہا نیے رہوے اور کہا نسو آہو اور سچو کہ میں کیوں رہی ہوا اوسنی سچ سچ اپنا حال بیان  
 کیا عاصد دیکھا کہ اسی کہہ چکو رنج نہیں پہنچ سکتا اوسکو کہہ ماں دیکر کہا کہ دعا کرو میرے  
 واسطے ایسے شیخ کو حکم دیا کہ چلے جاؤ۔ جب سلطان صلاح الدین نے دولت علیہ کے  
 بربادی چاہی اور ارادہ کیا کہ اسے خاندان پر میں قابض ہوں اوسوقت اوسنی قوی  
 لکھوایا چنانچہ ایک جماعت فقہانی اوس کے واسطے فتوے لکھا اون مفتون میں نجم الدین خواستہ  
 مذکور رہا تھا اوسنی سب سے زیادہ فتویٰ لکھا بلکہ عاصد کی بی ایمان ہونی اور علویوں  
 کی بدذاتیان ظاہر کرنے میں اوسنی بہت کوشش کے تھی اس خواب کا رویہ اسطور پر صحیح  
 ہوا۔ اسی حال میں درمیان نور الدین اور صلاح الدین کے باطن میں ہمہ کی اور  
 رنجش ہو گئے تھے چنانچہ اسی واسطے صلاح الدین جب شوبک پر جا کر ٹراپہ شہر فرنگیوں  
 کی پاس تھا خوب ڈرا مگر بسبب اس خوف کی کہ نور الدین مصر پر نہ چلا جاویں جلد واپس  
 کوچ کر گیا اوسکو فتح نہ کیا اوسی طرح چھوڑ کر چلا گیا نور الدین کو جب یہ خبر پہنچی اوس  
 بات کو دلیں رکھا اور کہنے زیادہ پڑ گیا۔ جب صلاح الدین مصر میں خوب چھوڑ کر

مرامہ دست کر کے قرار کیا اکلہ واد سے تمام اسرا قارب اور کسر اولاد کو جمع کر کے کہہ  
 کیا کہ مجھ کو آئے ہے کہ لور الدین خزانہ کا ارادہ رکھتا ہے تمہاری کیا تحویر و صلاح ہے  
 تقی الدین اس عمر ہوئے اوس کے بہتر لے کہا کہ ہم اوس کا مقابلہ کریں گی اور رئیس کی بہ ماہ  
 اوس سلطان صلاح الدین کے مات ہم الدس ایوب کی سامہی کہی تھے اوسے تقی الدین کو  
 سر رئیس کی اور کہا کہ سو میں تمہارا مات ہوں اگر میں لور الدین کو دیکھوں بھی او تر کر رہیں  
 قوم کو اوس کے سامہی کھڑے ہوں مگر لور الدین کو ہم لکھ کہ اگر آکا آدمی اگر میرے گلے میں  
 رومال ڈال کر تمہاری طرف کو کہتا ہوا میں دل لادتی تو میں بہاگا جلاؤں گا مجھ کو کہہ  
 عدد رہیں بعد ازل ایوب لی اسی نے صلاح الدین کو حلویت میں لیجا کر کہا کہ اگر لور الدین  
 خزانہ آدمی تو اول سے میں ہر ملے لڑے کو پیار ہوں مگر ظاہر میں یہ الفاظ کہی اچھی ہیں  
 ہیں کہ کو الفاظ ملائم سے وہ شاید ارادہ ہی خیر آلی گا کہ کرمی اور شاید دل ہی اوس کا  
 سرم ہو جاوے حاکم ایسا ہی ہوا۔ اور اسی سال میں امیر محمد بن مردیس حاکم ترقے ملا دوس  
 کا لیے مرسیہ۔ اور مرسیہ و عمرہ کا وہ ہوا اوس کی اولاد ابو یعوب یوسف بن عبد اللہ  
 بادشاہ عرب کی یاس گئی اور سب تہر آئے اوس کو سیر و کئی یوسف اس امر سے بہت خوش  
 ہوا وہ تہر اوسے لیکو اور او کی ہیں سی نکاح انا کا اور اکر ام و انعام او کو دکر  
 حوس کیا اول مر یوسف مذکور کے ایک لاکھ لڑے والی جو لیکو خزانہ کے تھی اوہوں  
 لی عدوں لڑائی ہی کے ماں لیا۔ اسی سال میں قوم حطائی بہر حیون کو عور کر سطر  
 او تر آئے تھے اسلئے حواری رستہ ارسال میں اس میں محمد بن الو شکلیں لے لشکر جمع  
 کر کے اد کی مقابلہ کا ارادہ کیا حواری رستہ ہمار ہوا حالت بیاری میں مرحمت  
 کی اور لشکر ہراہ کسی سردار کے رواد کیا حاکم قوم حطائے لڑائی ہوئی حواری رستہ  
 کی لشکر کو شکست ہوئے وہ سہ سال راوس لکھ کا مقید ہوا اوس کو کر قوم حطائی  
 تہروں کو چلے گئے۔ اسی سال میں لور الدین ملک شام میں حمام ہوا دی حکومت

مناسب کہتی ہیں بنایا تھا اس مکان میں عراقیوں اور خطوط اور اخبار آیا کر لی تھی۔ اور  
 اسی سال میں مستفی نے اپنی وزیر عضد الدین بن رئیس الروسار کو جبراً معزول کیا کیونکہ  
 قطب الدین قیاز نے اسکا معزول ہونا مشہور کر دیا تھا اسلئے اسکو ضرور ہی لازم تھا  
 کہ معزول کر لیسیں نہ ہوں اس خلیفہ کی مخالف قطب الدین کی رائے کی کیونکہ اس کو طاقت  
 خلاف کرنے کی نہ تھی اسی سال میں پیچھے ابن سعدون از دی اندلسی قرطبہ نے وفات پائی  
 یہ شخص علم قرات اور نحو وغیرہ میں امام تھا درمیان موصل کی فوت ہوا۔ اسی سال میں  
 ابو محمد عبداللہ بن احمد بن احمد بن محمد بن ابی الحسنات بغدادی نے وفات پائی وہ چند علوم  
 خوب جانتا تھا لوندے غلام اور لباس کے اسکو بہت کم پرواہ تھی۔ اسی سال میں  
 نصر اللہ بن عبداللہ بن محوف بن علی بن عبدالنور بن قلاش شاعر مشہور اسکندریہ کی  
 وفات پائی اسنی قاضی فاضل کے مدح کی ہی اوسنی بہت سفر کیا ہی صفلیہ کے طرف ۵۵۵  
 میں گیا پھر رحمت کر کے یمن کی طرف ۵۵۶ ہجری میں گیا اکثر و اپنی سفرون میں وہ یہ شعر  
 پڑھا کرتا تھا

تمام ہوئی جلد چوتھی ابوالفدا کی خدا تعالیٰ کی  
 فضل سی اب شروع ہوئی، پانچویں

# جلد پانچوین ابوالفدا کی

## اب شروع ہوا سنہ ۵۶۶ ہجری

مخفی نہ ہے اس سال میں خوارزم شاہ ارسلان بن اسلم بن محمد بن الوتکین جو ملک خطاسی لڑتا ہوا حالت مرض میں رحمت کر آیا تھا راجہ ملک بقا ہوا جب یہ بادشاہ مر گیا اس کے بعد اوسکا چھوٹا بیٹا سلطان شاہ محمود تخت سلطنت پر بیٹھا مگر چونکہ یہ لڑکا صغیر سن تھا بدولت ملک کا نکر سکنا تھا اسلئے اوس کے والدہ سیاست مدنی اور انتظام مملکت میں سرگرم رہتی تھی۔ اور برائیا اس بادشاہ کا جو علاؤ الدین تگش تھا وہ لشکر میں رہا کرتا تھا اوسکو حین حیات اپنے سلطان مذکور کی نکال دیا تھا اوسکو جو خبر پہنچے کہ باپ مر گیا اور چھوٹا بیٹا تخت سلطنت پر باوجود ذمی حق ہونے میری کی بیٹھا اوسکو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی اوسنی بھتیجی وچا کے تمام اپنی ملک اور مدد خطاسی لیکر یہ خطا کی کہ اپنی چھوٹی بھائی سلطان پر حیرت مانی کر کی ہکاؤ۔ سلطان شاہ نے ہی قرب و جوار کے بادشاہوں سے مدد مانگ کر اپنی بھائی تک سر چڑھانے کی اور اوسکو دہلیار حکومت سے نکال دیا اسی طرح سی ان دونو بھائیوں میں بہت لڑائیاں ہوتی رہیں یہاں تک کہ سلطان شاہ ۵۸۹ ہجری پانسو اسی میں فوت ہوا اور اوسکا بھائی تگش ابن ارسلان ملک خوارزم میں مستقل بادشاہ ہوا۔ انہیں دونو بھائیوں کی لڑائیوں میں مؤید ایجابہ بھی مقتول ہوا تھا اوسکو کس نے ظلم کر کی مار ڈالا تھا جب وہ مر گیا اوس کی بعد خلفا بیٹا المؤید ایجابہ کا بادشاہ ہوا۔ اور اسی سال میں شمس الدولہ تور شاہ بن ایوب بڑا بھائی صلاح الدین ملک مصر سی ملک نوبہ پر آیا تاکہ اوسپر قلعہ کرے لیکن اوسکو یہ شہر پہنچا نہ معلوم ہوا اسلئے لوٹ کر پھر مصر کو چلا گیا۔ اور اسی سال میں شمس الدین دکن کی وفات پائی اوس کی بعد بیٹا اوسکا محمد ہلوٹ اوسکا قائم مقام ہوا اس کی ریاست میں کوسے اوسکا مخالف نہ ہوا اور کسی کی کان بھی نہ پھر گائی۔ دکن مذکور کا حال یہ ہے

کہ بہتھیں کال تہری دور سلطان محمود کا ایک عمامہ تھا بعد ازاں سلطان محمود نے اس کو  
 حرد لیا بہا ح سلطان مسعود نے محمود کا وارث سلطنت ہوا اور اس کی مٹی عرب کی اور  
 حاکم ما دنا شدہ سندہ اور بھان و عہد ملا دھنل و اصفہاں اور رومی کا ما دساہ ہو گیا اور  
 سچاس ہزار سوار اس کے پاس موجود رکے اور وہ آئندہ وہیں سلطان ارسلان سے طہریل  
 کی سلطنت کا حصہ ثرہ وایا کرتا تھا کہ ارسلان کا اویکو حکم ہے۔ بہا بہر کیف ذکر مذکور حضرت  
 اچھی رکھا بہا مک سیرت مشہور تھا۔ اور اسی سال میں ایک اسوہ ترکیوں کا ہمارہ  
 ایک علامہ سی ہراوتس کے دیار مصر سے کوچ کر کے افریقہ میں نقی الدین عمر سے شہادت پائی  
 اوب یرض آئی ہے یہ بعد میں طہریل کے مشرب کی طرف آکر مٹی اور عدت مک محاصرہ  
 کئی رہی انجام کار او سکھ کما اور قراوس مذکور او سپر غالب ہو گیا اور بہت سہرا وقت  
 کی ایسی قصہ میں لا کر اول یرسلط ہو گیا۔ اور اسی سال میں ابو یعقوب لومہ بن عبد اللہ  
 ملا درنگ میں حاکم اندلس یر لڑا۔ اور اسی سال میں لور الدین محمود سے رکے ملا دھنل  
 ارسلان سے مسعود بن علیج ارسلان میں گیا اور مرعش۔ اور ہسے۔ اور مرزاں اور  
 سوہن ان تہروں میں قائل ہو گیا۔ ح قلیج ارسلان لایا ہو گیا اس وقت  
 فاصد کی رمالی بہ کہلا بہا کہ میں آئے عات اور عطوف اور صلح کا طالب ہوں لور الدین  
 نے درجہ اس کے بہ کہا کہ محکو صلح کر لے مالکل دستور ہیں الا ایک شرط سی اگر آپ سہر  
 ملطہ کو جو کہ میں دوالوں اس دہمسد سی جہیں لیا ہو بہر او سکھ واپس دیدیجے لو کیا مصالحت  
 صلح ہو جائی۔ قلیج ارسلان ملطہ دیا ماس۔ حاما او سکھ عوص شہر سیوہن ویا مسکو  
 کما اسات ہر صلح ہو گئی۔ ح لور الدین مرگات قلیج ارسلان سے بہر سیوہن جہیں سے  
 ار راس دہمسد کو لکھا لویا۔ اسی سال میں صلاح الدین نے مصر سے کوچ کر کے کرکے  
 محاصرہ کیا تھا مگر جو کہ صلاح الدین نے لور الدین سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم دو لو کرکے  
 میں گے اسلئے لور الدین دمشق سے کوچ کر کے روار ہوا ح کہ رقم کی ہر دیکھا

پہنچا کہ یہ مقام قریب کر کے ہی اوس وقت صلاح الدین نور الدین سے ڈر گیا اور اسی ملنا سنا بہ  
 نہ جان کر کرک سے اولٹا مصر کو چلا آیا۔ اور نور الدین کی واسطے تحائف بھیج کر یہ عذر کر پہنچا  
 کہ میرا باپ ایوب نہایت بیمار ہے مجھ کو یہ خوف و انگیز کہ شاید مر جائی اسلئے میں مصر کو جاتا ہوں  
 نور الدین نے مقصد دلی اوسکا بھیج کر عذر ظاہر اوسکا قبول کیا اور جان گیا کہ محبس خائف  
 ہو کر بہانہ اوسنی بنایا ہی لیکن کچھ تعرض نہ کیا جب صلاح الدین مصر میں پہنچا اپنی باپ کو واقع میں  
 مرا ہوا پایا۔ اس نجم الدین ایوب بن شاذی مذکور کے مرنے کا سبب پتہ تھا کہ ایک وزہ ہوا کہ  
 کو وہ گھوڑے پر سوار ہو چلا جاتا تھا اتفاقاً راہ میں کہیں گھوڑا بدگ گیا وہ جلد اوسپر سے گر پڑا  
 لوگوں نے اوسکو اٹھا کر گہر میں داخل کیا چند روز زندہ رہ کر تائبوین ذالحجہ سنہ ہذا کو وفات  
 پائی۔ یہ شخص نیک سیرت اور عقلمند آدمی تھا۔ اسی سال میں ابو نزار حسن ابن ابی الحسن  
 صافی بن عبد اللہ بن نزار نحوی اسی برس کے عمر پا کر ابی ملک بقا ہوا یہ نحوی بخطاب ملک النجاہ  
 مشہور تھا اور علم خوبت خوب جانتا تھا یہاں تک کہ اپنی زمانے میں بی عدیل اس فساد عالم تھا  
 اور غرور بہت کیا کرتا تھا اپنی واسطے آپ سنی ملک النجاہ یعنی نحویوں کا بادشاہ لقب مقرر  
 کیا تھا اگر کوئی شخص اوسکا نام سنا اس خطاب کے اگر لیا تو بہت خفا ہوا کرتا۔ علم نقد مذہب  
 کی اور علم اصول اور علم خلاف ہے پڑا ہوا تھا۔ اور خراسان۔ اور کرمان۔ اور

غزہ تک سیر کر کے ملک شام کو جا کر دمشق کو اپنا وطن مقرر کیا  
 اب ہم وہ حالات لکھتی ہیں جو کہ درمیان سنہ ۵۴۹ ہجری کے  
 گذری ہیں بیان ہی مالک جو جالی شمس الدین و آلہ و آلہ  
 بن ایوب کا ملک یمن پر

واضح ہو کہ صلاح الدین اور ادھس کے تمام کنہی کی آدمی چونکہ نور الدین سے بہت خائف

دور رہا ہے اسلئے اوہو لے یہ تحریر کی کہ ایک سلطنت سوار مصر کے اور اسے حاصل کر لے  
 جانے کہ اگر وہاں نور الدین جبرہ کو آدمی کو اور اسکو قتل کر دالیں اور اگر مصر میں وہ ہکو شک  
 دی تو بہر ملک اسے حاسی پادہ رہی یہاں آئیں گے یہ دل میں تھاں کر ہے ہائی صلاح الدین  
 اور شاہ کو لہر کی طرف روانہ کیا وہاں کی سہروں میں حب و سکا دخل ہوا تب درمیاں  
 اس کے مدد کے ملک میں کی طرف پہا اوں امام میں میں کا ایک شخص مسمی عبد اللہ تھا حکما  
 دکر درمیاں غشہ ہجری کی ہو چکا ہے حب و شاہ ملک میں میں جا ہجا عبد اللہ اور تور شاہ  
 سے لڑا ہوئی اس لڑائی میں تور شاہ کی بات سید لڑا اور عبد اللہ نے کو شکست ہوئی  
 بہر تور شاہ سہر پیدیر گیا او سکو ہے فتح کیا او پو عبد اللہ کو قید کر لیا بعد ازاں تور شاہ کی عدل  
 کا قصد کیا حوتش لے سے وہ ہی فتح کیا اوں ایام میں عدل کا مادشاہ ایک شخص مسمی سہر  
 ہا وہ لکلا اور تور شاہ سے لڑا لیکن چونکہ تور شاہ کا بیسہ چک رہا تھا او سکو شکست  
 دی اور مگر کراسر کو قید حار میں داخل کیا اب تمام ملک میں تور شاہ کی قصد میں آگیا  
 اور صلاح الدین کی ملک میں داخل ہوا رید۔ اور عدل سے تور شاہ کی ماتہ بہت  
 عدل لے اور ماسر کا ماتہ آیا تھا

## بیان ہی مقتول ہوں ایک گروہ مصریوں اور عازہ کا

مجھے ہے اس سال میں صلاح الدین نے یہ خبر مائی کہ ایک گروہ روساء مصر کا پھر  
 تاحت لایا جا ہی ہیں اور اوں معبدیں کا آرادہ ہے کہ ہر کر غلیو کے سلطنت ہو جائے  
 اسلئے صلاح الدین نے اسکو سولے دی اوں لوگوں میں حکو درمیان اس سال کے سول  
 ہوئی ایک سے عبد البعد اور قاضی عوہر میں دے الدعاء اور عمارہ میں ایسی جو کہ شاعر  
 اور یہ تھا جس کے تہر ہے الوالد الی لکھی ہیں اوں لوگوں میں سے تہر  
 بیان ہی وفات پانی سلطان نور الدین محمود کا

منجانب نہی کہ سلطان نور الدین ملک عادل بن عماد الدین زنگی بن قسنقر دے ملک شام اور  
 دیار بھڑہ وغیرہ روز چار شنبہ گیارہویں تاریخ ماہ شوال ۵۹۹ھ ہجری مذکور میں خاق کی  
 بیاری سے درمیان قلعہ دمشق کے ملک جاو دے کو رحلت کے۔ نور الدین چاہتا تھا کہ مصر  
 جا کر صلاح الدین سے ملک مصر چھین لے اور اپنی بیٹی سیف الدین غازی کو موہود کو دربار  
 شام کی سامنے فرنگ کے چھوڑ کر آپ بذات خود مصر کو جا س جانی کے طیار سی مین کہ سپہ لارٹ  
 فی افواج مردگان میں اوسکا چہرہ لکھ دیا ہے لارٹ لقصا۔ نور الدین کا حلیہ یہ  
 ہر رنگ اوسکا گندم قد لبنا ڈاٹر ہی اوس کے فقط ہوری پر ہی اور نہ ہی صورت اچھو ہے  
 ہمیشہ اپنی مملکت کے وسعت کی فکر میں رہتا تھا اوس کی نام کا خطبہ حرمین اور یمن میں وقت  
 دے نور شاہ بن ایوب کے پڑا گیا اور سپر چرمین ہی اوس کی نام کا خطبہ پڑا جاتا تھا پیدائش  
 اس بادشاہ کی ۵۸۵ھ میں ہوئی ہے اور بسب اوس کی نیک خصلتی اور عدل و انصاف کے  
 اوسکا ذکر خیر زمین پر پھیل گیا تھا اور زاہد۔ اور عابد ہی بڑا تھا شب بیداری کرتا تو من  
 کو ناز میں پڑا کرتا۔ اور علم فقہ امام ابو حنیفہ رض کا خوب جانتا تھا اس بادشاہ کو فقہ میں  
 کچھ تعصب ہے نہ تھا اس بادشاہ نے فیصلین چند شہر شام کی مثل دمشق۔ اور حص۔ اور حماہ  
 ۔ اور حلب۔ اور شیزر۔ اور بلبلک وغیرہ کے بروقت اون کی کڑائی کے جبکہ بسب لزلہ  
 کی گڑبڑیں تھیں تو ائیں تھیں۔ کئی ہر مدرسہ خیفہ اور شافعیہ و سنی سنی تھے ہیں اس بادشاہ  
 کی فضایل کی متحمل بہ مختصر کتاب نہیں ہو سکتے لہذا چھوڑ دی جاتی ہیں اب اوس کی بعد  
 جو گزرا وہ لکھتے ہیں۔ واضح ہر کہ جب سلطان نور الدین نے وفات پائی اوس کے  
 بعد سلطان صالح اسماعیل بن نور الدین محمود اوسکا بیٹا گیارہ برس کی عمر میں وارث  
 سلطنت ہوا۔ تمام لشکر دمشق نے اوس کی واسطے قسم کھائی اور صلاح الدین فی جو  
 الی مصر کا تھا اوس کے اطاعت منظور کر کے مصر میں اوس کی نام کا خطبہ پڑھا  
 ورسک ہے اوس کے نام کا جاری ہو گیا اوس کی سرکار کا مشیر تدبیر اور مدبر ملک



امیر شمس الدین محمد بن سعد الملک جو کہ اس المقدم مسہور ہے تھا۔ حب سلطان نور الدین گنا  
اور ملک صلاح و اہل سلطنت ہوا کہ بہت مال کہاں آئے کہ سعد الدین غازی بن قسطنطین  
مردود بن عباد الدین رگے کی موصول سے کوچ کر کے تمام بلاد حریرہ کو اس تحت میں لاکر مالک بن

تھا  
انہم وہ حال لکھتی ہیں جو ۴۸ ہجری میں گذر ایمان ہے  
پہر حالی اور بنی ہو جالی کنز کا درمیان صعب کی جو کہ  
ایک شہر مصر کا ہے

درمیان اس مال کے ایک شخص باندہ تہر صعدی کمر سے بہت لوگ تعلق ہو گئی اور صلاح  
بے لعلی جو شہی صلاح الدین کی بہ حال سکر او کی تدارک کے واسطے لکھ گیا وہ لوگ جو  
رہی احام کاریاں کمر ماری گئے وہ جو سعد او کے ہمراہ ہو گئی تھے او میں سے کچھ طمر  
تبع مدریع ہوئے وہ بہاگ گئے جو ج کھلے

بیان ہی مالک ہونی صلاح الدین کا دمشق وغیرہ پر

واضح ہو کہ مادہ صلاح الدین یوسف بن یوسف ریح الاول کو دمشق اور حمص اور حماہ  
مر متصرف ہو گیا ہاں سکا یہ تھا کہ شمس الدین بن الدین لے جو کہ حلب میں رہا کرتا  
تھا سعد الدین کتکین کو واسطے ملال ملک صلاح بن نور الدین دمشق کی طرف حلب کے روم  
کیا تھا چاہے ملک صلاح ہمیں حلب میں ہمراہ سعد الدین کتکین کے گیا۔ حب حلب  
میں گیا کتکین نے قدرت ماکر شمس الدین ابن الدایہ اور اس کی ہائیوں کو گرفتار  
کر لیا۔ اور رئیس ابن الحشاش کو مع اس کے ہائیوں کی جو کہ سردار حلب کا تھا  
کر لیا۔ اور سعد الدین کا ارادہ واسطے تہہ ملک صلاح کی جو لوگوں کا دیکھا اس المقدم

ابن المقدم وغیرہ امراء دمشق نے خوف کہا کہ صلاح الدین یوسف ابن ایوب دے لے مصر کو یہ کہہ  
 بھیجا کہ آپ ہماری مالک بنی اور سلطنت کیجئے صلاح الدین تن تنہا سات سو سو اریکو چلا گیا کچھ  
 عرصہ ہوا تھا کہ دمشق میں جانپنا اوس کے پہنچی ہے تمام لشکر اور رعایا اوس کی ملاقات کو حاضر  
 ہوئے اور سب اچھی طرح پیش آنی صلاح الدین اپنی باب ایوب کی گہر میں جو دار عقیقہ مشہور تھا  
 اوتر اگراہل قلعہ نے صلاح الدین سے بغاوت اختیار کے وہ مطیع نہوے۔ اس قلعہ میں ملک  
 صالح کے طرف سے ایک خادم سہمی کمان تھا اوس کی پاس صلاح الدین کے رقعہ بھیجا اپنی طرف  
 مایل کر لیا چنانچہ اوسنی قلعہ ہو دیدیا صلاح الدین نے قلعہ میں جا کر جو مال اوس میں تھا سب  
 ل لیا جب صلاح الدین کے اچھی طرح سے دمشق میں قدم جگئی اور ریاست و ثمان کی قرار  
 پاگئی اوسوقت سیف الدین بلام طغتمین بن ایوب اپنے بھائی کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چھوڑ دیا  
 اور پہلے اول تاریخ جاد الاول کو طرف حمص کے کوچ کر گیا۔ یہ حمص۔ اور حما  
 ۔ اور قلعہ بارعین۔ اور سلمیہ۔ اور تل خالد۔ اور الرما بلاد خبرہ کی صوبہ  
 فخر الدین مسعود ابن الرغفر کے تھے۔ جب سلطان نور الدین مر گیا تب فخر الدین  
 مسعود کو اتنے خبرات نہ ہوئے کہ حمص اور حما میں مقیم ہو سکے کیونکہ یہ شخص بد جہالت  
 بہت تھا آدمیوں کی ساتھ بدی کرتا رہتا تھا مگر یہ شہر اوس کی تھی اور قلعہ سلطان نور الدین  
 کی تحت میں تھے اونہیں نور الدین کی طرف کی واکرنا کرتے تھے اونکے اوپر فخر الدین کی  
 کچھ حکومت نہ تھے مگر ابن کا قلعہ کیونکہ وہ فخر الدین کا تھا۔ صلاح الدین گیا روین تاریخ  
 جادوی الاول حمص پر جا کے اوتر ا شہر تو اوس کی قبضہ میں آگیا مگر قلعہ نہ آیا وہاں کے  
 باشندے بغاوت اور عصیان سے پیش آئے اوسنی کیا کام کیا کہ قلعہ پر اون لوگوں کو جوہر  
 باشندگان قلعہ کو تنگ کرتی رہیں چھوڑ کر اپ حما کو چلا گیا شہر حما میں اول تاریخ  
 جاد الاخر سنہ ہذا کو قابض ہو گیا مگر حما کے قلعہ میں امیر غز الدین جبر دیک ایک غلام  
 غلامان نوایہ سے تھا وہ شخص اور قلعہ نشین ہو گیا اور اوسنے قلعہ بند کر لیا۔ صلاح الدین

لے اوس پر دس کہا کہ اوس میں صرف مدولہ اور حفاظت ملا دے ملک صالح علی  
 کے واسطے کہ تاہر باہوں براہ راست کے اور کچھ مجبور میں ہیں ہے من حقیقت میں اوس کا ایک  
 باب ہوں حر دیک سے قطع مری عرض بہ ہر کہ قاصد مکر حلت تک جائی حر دیک لے اوس کی پہلا  
 پہا کہ اس امر کے تم قسم کہا پہلی دسی قسم پہلی جیہ حر دیک لے صلاح الدین کے پہلی گرجی طور پر  
 حلت کر گیا اوسے اوس کے پہا کو قلعہ حاکم علیہ مقرر کر دیا اور حر دیک حلت حلت میں  
 پہا اوس کو کہیں لے کر کر قید کر لیا اوس کی پہا لے جب یہ حال معلوم کیا اوس  
 حاکم کا قلعہ صلاح الدین کے سیر کر دیا اس حاکم علی سے وہ مالک اوس قلعہ کا پہی ہو گیا  
 — بعد ازاں صلاح الدین حلت میر گیا اور اوس کا محاصرہ کر لیا حلت میں ملک صالح علی  
 میں اور الدین تھا وہ محصور ہو گیا اسلی اہل حلت لے مع ہو کر صلاح الدین سے حاکم کے  
 اور اوس کو حلت سے ہٹا دیا۔ اور سعد الدین کہیں سے اس میں سالار اسما علیہ کے پاس  
 بہت اس لایح کے واسطے پہا کہ صلاح الدین کو قتل کر ڈالیں — میں مذکور پہا ایک  
 گروہ واسطے قتل کر لے صلاح الدین کے روار کی وہ لوگ صلاح الدین تاحات لاکس آد  
 سوا کر اور کو قتل کر ڈالا قسمت سے ج گیا بعد ازاں پہر حلت کا محاصرہ کیا حاکم پہا  
 مارچ رحب یک حلت پر ترار حاکم صلاح الدین لے یہ حرامی کہ حصہ ہو گئی لوگ  
 اور آئے ہیں یہ سستی ہے حلت سے کس کر کے انہوں رحب کو حاکمیر آڈیر کیا وہاں سے  
 حصہ تر گیا اوس کے پہی ہے مگر کی کو ج کر گئی صلاح الدین لے حصہ رحب حاکم اوس کے  
 قلعہ کا محاصرہ کیا ایک سو تارچ ماہ سب سے ہڈا کو وہ ہے فتح کیا۔ یہ وہاں  
 سے ملک کو گیا اوس کو ہے امر قلعہ میں لایا۔ حاکم صلاح الدین ان ملا مذکور رحب  
 قلعہ کر چکا اور اوس کی سلطنت میں یہ سب ملا داخل ہو گئے ملک صالح علی اسے  
 جیہ کے مٹی سیف الدین عاری دالے موصول کے یاس ایک قاصد پہا اور اوس  
 لگ جائی کہ صلاح الدین کے تاکیر مروج ہو۔ اوسے ایک لشکر اپنی ہائی مژ الدین

مسعود بن مودود بن زنگی کی ہمراہ گیا کر کے اوسکا سپہ سالار ایک بڑا سردار جو خالد بن محمود کہتے ہیں اور لقب اوسکا سلقندار ہی مقرر کر کے اپنی بڑی عمارت الدین زنگی بن مودود والے سنجار کو بھی دے دیا اور بعد کے طلب کیا وہ صلاح الدین سے مل گیا تھا اس سے پہلے سے مدد دی اسلئے سیف الدین غازی نے سنجار بن جا کر اوسکا محاصرہ کیا اور موصل کا لشکر ہمراہ مسعود بن مودود اور سلقندار کے حلب پر جا پہنچا وہاں سے حلب کا لشکر بھی اونکے ساتھ ملکر صلاح الدین سے لڑنے کو گیا صلاح الدین نے پہلے پہل بھیجا کہ مجھ کو صلح کرنی منظور ہے اس شرط سی کہ میں حمص اور حماہ کے قرض نکر و لگا کر دمشق میری قبضہ میں رہی اور میں ملک صلاح کے طرف سے دمشق کا نائب ہوں ہر چند وہ یہ بات بہت خوب کہتا تھا پر کیسے ایسی بات نہ سنی اور بالکل خیال میں نہ لائی بلکہ درپے جنگ کے ہوئی چنانچہ حمص کے قریب لڑائے ہوئی اتفاق سے موصل اور حلب کے لشکر کو شکست ہوئی اور صلاح الدین نے اونا کا سبب اسباب و مال لوٹ لیا اور وہ بہاگ نکلے صلاح الدین نے جو اور دیکھے کے دسی اونا کا تعاقب حلب تک کیا وہ سب حلب میں محصور ہو گئے اور صلاح الدین نے حلب کو گھیر لیا اوسے روز صلاح الدین نے ملک صلاح بن نور الدین کا خطبہ میں نام پڑنا بند کر دیا اور اوس کے نام کا سکھ بھی موقوف کر دیا آپ بادشاہ مستقل ہو گیا اوسوقت لاچار ہو کر سلطان صلاح الدین کو لکھا کہ جتنی شہر ملک شام کے ایک قبضہ میں آچکی ہیں اون پر اولیاء دولت متصرف رہیں اور جو شہر رہے ہیں وہ ملک صلاح کی قبضہ میں اسطرح ہر ملک کو صلح منظور ہے اوسے بھی منظور کیا اور اوسے صلح کر کے باوایل ایام ماہ شوال ۵۸۷ھ کو حلب سے کوچ کیا۔ اور آخر ایام ماہ شوال ۵۸۸ھ میں سلطان صلاح الدین نے قلعہ بارہ بن اوسجائی کے دے دیں فخر الدین مسعود ابن الزعفرانی سے لی لیا نہایت فخر الدین ایک بڑا سردار امر اور بہت مہیا تھا۔ اور اسی سال میں بلوچ ابن دکن نے شہر تبریز ابن قنقرا حدیث سے چھین لیا تھا۔ اسے سال میں شہر الکراکے حاکم خورستان نے وفات پائی اور اوسکا بیٹا بجائی اوسکی

و آپ ہوا۔ اسی سال میں درماں بادشاہ اور ملک الدین قیاد سیالار مسکو بعد اذکی ایک  
 سے باہر آئی اور سکایہ کہ ہمارا گاہرٹ گیا اور وہ طرف ملک کے ہاگ گیا ہر وہاں سے  
 اور ہوا انار راہ میں ہاں مسکو اما مسکو ہر ہاں کے یا سے مر گیا موصل کو نہیں ہے۔ اما اوکا  
 سارو اٹھا کر اب العواد کے ہاں ہاں کے ہاں گنا۔ بعد واری ہوا ہمارا کی بادشاہ لے  
 بعد الداد کو ہر ملک وارث کا دیا اور دوبارہ عہدہ وراثت کا اذ کے معوض ہوا

## اب ہم ۴۹ء کا حال لکھتی ہیں

بیان ہی شکست بانی سیف الدین غازی علی موصل کا

### سلطان صلاح الدین سے

واضح ہو کہ اس سال میں دسویں تاریخ ماہ ثوال کو درماں سلطان صلاح الدین و سیف الدین  
 عاریس مودودس رگے کے تل سلطان یہ مقابلہ ہوا تھا اس وقت کا حکام ہوا کہ سیف الدین  
 عاریس مودودس شک کہا کہ ہاگ کا کیو کو صلاح الدین لے دے قلعہ کیف اور دے  
 مار دس سے مدد جائے تھے سیف الدین عاریس ماری ڈر کی موصل تک ہاگ ہوا چلا گیا  
 ملک و ما سے ہے ارادہ کیا کہ کسے اور قلعہ میں ہاگ کر جائے اور اس کے وریرے ڈمارس  
 ویکر سیف الدین مدد کو موصل میں قائم رکھا اور کہا کہ ہاگ سے ہاگ تھا ہر قسم  
 بہتر ہیں ہے۔ اس طرف سلطان صلاح الدین عام امراں گراں مار جو کہ موصل  
 میں سہی اوہں کے ہاتھ آیا سب پر قانع ہو گیا اور ہاگ تو لکا خوب مال لیا  
 یا سہی اوہں مال عیت کے سلطان صلاح الدین مراء کی طرف گیا اور اسکا محام  
 کر کے فتح کیا بعد ازاں مسیح میں حاکم آصر سوال میں اسکا ہر محام کیا اسکا  
 کا بادشاہ سلطان صلاح الدین کا بہت دشمن تھا سلطان صلاح الدین لے ہر  
 سماعت اس کو بے مع کیا اور نیاں کو قید کر کے حوالہ و قلعہ اس کی ماہ

پاس تھے، بیکوننگا چوڑی نال مذکور بہار خمر لے موصل میں داخل ہوا سیف الدین غازی نے شہر رتہ اوسکو دیا۔ بعد ازاں سلطان صلاح الدین غازی کے اوتیر سیرے تاریخ ذی القعدہ کو جا کر اوترا اور گیارہ دین تاریخ ذی الحجہ کو اوس کو بے فتح کیا اس غازی کے عین حالت انحصار میں اسماعیل نے یہ چالاکی کے کہ سلطان صلاح الدین کے اوپر کوئی ہے ایک چہری اوس کے سر میں ماری سلطان صلاح الدین زخمی تو ہوا لیکن اوسان درست کرتے ہی اسماعیل کا ماتھہ پڑا اوس کی دھڑکیوں کے کئی ایک بے موثر ہوا اور اوس بے اوسکا ماتھہ نہ چورایا ہانک کہ اسماعیل مقتول ہوا۔ اس حال کی دیکھتے ہے ایک اور شخص صلاح الدین کو دوا دے بہ مقتول ہوا بادشاہ یہ حال دیکھ کر گہرا گیا اپنی خیمہ میں آیا مگر بہت خائف اور لرزنا تھا سب نے لشکر کے موجود علی جو اوسے اجنبی یا آنکہ اوس کی راہبر و لگا ہوا لشکر نہانا مناسب اوسکو دور کرنے جب سلطان مذکور غازی فتح کر چکا تب وٹانے کوچ کر کی نصف ماہ ذی الحجہ کا گذر ہوا کہ حلب پر جا پڑا جاتے ہی وٹان کا محاصرہ کیا اوسین ملک صالح ابن سلطان نور الدین حکومت کرتا تھا یہ برس تمام حلب کے محاصرہ میں پورا ہو گیا۔ لاچار باشندگان حلب نے سلطان صلاح الدین سے درخواست کی کہ اوسے قبول کیا اور چھوٹے لڑکے سلطان نور الدین پاس سلطان صلاح الدین کے بھی وہ لڑکے بہت صغیر تھے اوسکو یہ سکھلا دیا تھا کہ اگر بادشاہ پوچھو کہ تو کیا مانگتے ہو تو کہنا کہ قلعہ غازی مانگتی ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکے جب سلطان صلاح الدین کے پاس گئے اوس نے بہت غصہ و اکرام اوس لڑکے کا کیا اور اوسے پوچھا جس طرح بچہ سے پیار کی حالت میں پوچھتی ہو کہ تو کیا مانگتی ہو اوس لڑکے نے کہا کہ قلعہ غازی کا مانگتی ہوں کیونکہ وہ انکو پہلے ہی سکھلا دیا تھا سلطان مذکور نے وہ قلعہ اوس لڑکے کو دیدیا اور بیسویں تاریخ ماہ محرم کو درمیان سندھ کے حلب سے کوچ کیا۔ اسی سال میں امیر الحاج العزیز طشکین بموجب حکم خلیفہ کے وال کو جو کہ مکثر بن عیسے معزول کرنے آیا تھا خبر اوسنے پا کر طشکین سے

حوت لڑائی کے حامی مکر کو تو میدان جنگ میں شکست پہنچے مگر اوسکا ہائیڈرو داؤد اوس کے معاہدہ  
درمیان مکر کے حاکم ہے ہائیڈرو کا ہو گیا تھا۔ اور اسے سال میں شمس الدولہ لور تھا جس کو  
ملک میں سے طرف ملک سام کے درمیان ماہ رمضان کے آیا اور آتی ہے ایسی ہائیڈرو صلاح الدین  
کو حاکم کر دیتے کہ میں ملک سام میں پہنچ گیا ہوں اسی سال جماد الاول اتفاقاً سہ ماہی میں ہوتا تھا  
المرحوم ماس عاکر دستے حاکم لور الدین، دارمات سے رعت کر گئے یہ صاحب  
علم حدیث میں امام گذری ہیں اور شریعت فقہاء سامیہ ہیں ان کے تصنیفات سے ایک تاریخ  
دستی ہے جو تہہ حلدوں میں تصنیف کی ہو موافق تاریخ لعداد کے اوس تاریخ میں احار  
عمایت مواب ہیں مدائن اور گئے شہر ۱۲۹۴ یا رسوساتوس کے ہتر

## اب شروع ہوا شہ ہجری

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے مادناہ صلاح الدین اسماعیل کے شہر کا قصد کر کے اوسکو  
لوٹ لیا اور ویرا کر ڈالا اور حلا دیا اور قلعہ مصاف کا محاصرہ کیا۔ سال سر سال  
اسماعیلیہ لے مادناہ مذکور کے مامور حکامام سہاب الدین الحارمی ہے جو حاکم تہذیب  
کر رہا تھا یہ کہلا ہوا کہ اس سے مراکر صلح کروادئے جارہے سلطان صلاح الدین سے  
کہہ صلح کروادئے جائیو وہ دماں سے کوچ کر گیا حب صلاح الدین ایما دورہ لور  
مصر کو خود کیا کیونکہ مدت گذر گئے تہو دماں سے نکلے ہوئی جسے ملک شام اس کے قلمرو میں  
داخل ہوا تھا مصر کو کہا تھا۔ حب مصر میں درمیان اس سال کے بھیجا حالی ہو بہ  
حکم دیا کہ ایک فصیل اتھر ٹرے مانو جس میں مصر اور قاہرہ اور قلعہ حوصل مستعظم رہی  
اوس کے اندر احاد اوس فصیل کا دورہ شمس برابر گر حکمتیں سودراع قاسے  
ہوتے ہیں ہوئے جائیو وہ طیار ہوئے لگے لیکن ابھی نام ہے تہہ کو وہ مر گیا اور اوسکو  
دیکھے نصیب ہوئے۔ اسے سال میں سلطان صلاح الدین لے ایک مدرہ امام

کے قبر پر درمیان قراقرز بنوایا اور قاہرہ میں یارستان کے تعمیر کروائے تھے اور اسے سال میں  
 قاضی جمال الدین محمد بن عبداللہ بن اعلم شہر کے قاضی دمشق اور تمام ملک شام مرگیا

## اب شروع ہوا لشہ ہجری

درمیان اسے سال کے ماہ جاد الاول میں سلطان صلاح الدین ملک مصر سے طرف ساحل شام کی  
 بارادہ ٹرے فرانسسوں کے گیا چنانچہ چوبیسویں تاریخ ماہ مذکور کو عسقلان میں پہنچا اور اسکو  
 لٹا اور اسکا کچھو کچھ بطبع مال کے لوٹ میں پڑ گیا اسلئے سلطان صلاح الدین  
 کے ہمراہ تھوڑی سی آدمی لے کر ناگاہ فرانسسوں پر آپسے سلطان مذکور خوب لڑا اور کچھ  
 بہاری لڑائے ہوئے۔ تھے الدین بن شانشاہ کے ایک بیٹا مسیحی محد تھا یہ لڑکا بہت جا  
 تھا جوان تھا دار ہوا اس کے ہمراہ تھے اب کی کہا کہ فرانسسوں پر حملہ کرو چنانچہ اسے  
 حملہ کیا اور خوب لڑائی کی اور یہ دونوں کوزخے کر کے آپ صحیح سالم بچ آیا اب لی یہ حال دیکھ  
 پھر حکم دیا کہ ایک بار ایک اور حملہ کر اس حملہ میں وہ شہید ہو گیا اور مسلمانوں کی شکست  
 ہوئی اور فرانسسوں سے ایسے حکم کے قریب تھا کہ بادشاہ پر حملہ کرین سلطان صلاح الدین  
 جان بچا کر خشکے راہ مصر کی طرف بھاگا اور جو اس کے ساتھ بچ گیا وہ بھی بھاگ لگا جو کچھ  
 خشکے راہ میں پانی بہت کیا اب تھا اسلئے بہت پیاسی جو پانی پئی اور آدمی مر گئی اور انکو  
 راہ میں بہت مشقت ہوئی وہ لکچر کے آدمی جو بطبع مال لوٹ کھسوٹ رہے تھے فرانسسوں  
 لڑاؤ کو گرفتار کر لیا اور ان میں فقیر عیسے جو کہ ایک بڑا دوست سلطان صلاح الدین کا تھا  
 وہ بھی گرفتار ہوا بعد دو برس کی سلطان مذکور نے ساٹھ ہزار دینار اس کے عوض فرانسسوں  
 کو دیکر قید فرنگ سے چھڑا لیا۔ اور درمیان نصف ماہ جاد الاخر کے سلطان مذکور  
 قاہرہ میں پہنچا۔ معلوم ہے کہ شیخ غرا الدین علی بن الاثیر متوفی تاریخ کامل کا یونانیان  
 کرتا ہے کہ ایک نام جو سلطان صلاح الدین نے اپنی ماتہ سے اپنی بہن اور نائب کی نام



جسکو لورشاہ کہتی ہیں لکھا تھا اوس ماہ میں تمام مال اپنی لڑائی کے سلطان مذکور کے اعلان  
 بہائی لکھا ہوا وہ ماہ میں ہی ختم ہو دیکھا اوس ماہ کے اول میں بہ قصر لکھا ہوا تھا۔ کہ میں تنگو  
 لکھ چکا ہوں درساں لڑائی کے کہ یہ حال تھا کہ میرہ چل رہا تھا اور ہاری حوں کے تمام میرے ماسی  
 ہیں۔ اوس خط میں بہ ہر سلطان مذکور کے لکھا ہوا کہ گئی دعو موت کا موہیدیم جہاںک چکے تیر اور  
 قرب تھا کہ ماری حوں کو اللہ تعالیٰ کی کرم اور حسان سے ہموکات ہو ہو کو امی بھی کی تو کہہ  
 آں تیر کو خدا تعالیٰ کا ما اور خدا کا اس میں ہر کیا کہتے تھا۔ اور اسی سال میں دگر  
 لے آکر شہر حاء کا محاصرہ درمیاں ماہ مادی الاول کی کنا دگر کیوں کو کتبہ مردیک  
 ہوئے سلطان صلاح الدین کے اور مایں حیاں کہ وہ پہلی دگر کیوں سے سکت لکھا چکا تھا اور  
 وارج ہر قصہ کر کے کی حرم د امگیر ہوئے اور دمشق ہوئے لورشاہ کے کوئی لوہ اوس  
 بہائی صلاح الدین کے طرف سے تھا۔ اور لورشاہ کے یاس۔ تو امانت کہ دگر کیوں  
 معاد کری اور اسے ہمت کیو کہ وہ بھص برے در ح کا عائن اور آرام طلب آدمی  
 تھا اور طرد مر بہ کہ حاء کا دے جو کہ تہاب الدس حارے سلطان صلاح الدین کا  
 ماو تھا وہ اعوان سے یار۔ اور دگر کیوں لے حات کا ایسا مصوط محاصرہ کیا کہ اوس  
 اوج کے یر کی یر چلے آتے اور ڈتیرہ کرتے حاتے تے آخر کار یہ ہوا کہ دگر  
 لی ہجوم کر کے کسی طرف اوس تہر کے اور گہرے اور قریب ہوا کہ تمام شہر ہر مسلط ہوا  
 حوسلاں لوگ ہمت نہ کرتے حایہ مسلاں لے یک تن ہو کر مسکین کی اور بہت آدمی کو  
 قتل کر ڈالا اور اوس کو مارے ہر شہر کے فصیل سے ماہر نکال آئے۔ یہی ہنگامہ حار و دگر  
 حات ہر رہا احام کار لا جار ہو کر حات سی کوچ کر کے حارم کی طرف چلے گئی لعداں  
 دگر کیوں کے کوچ کر حالے کی اوس کا حاکم ایسے تہاب الدس الحار می فوت ہوا اس  
 حاکم کا ایک ٹیا بہت حوصورت حوا تھا وہ اوس سے میں رو دیتہ مر چکا تھا۔ اور  
 اسی سال میں ملک صلاح اسماعیل بن نور الدین لے سعد الدین کستکیں کو گرفتار کیا

کیا تھا یہ شخص غالب اگیا تھا امر اوپر۔ اور شہر حارم کشتکین کا تھا ملک صالح نے بی بیام  
 ایچے یہ کہلا بھیجا کہ قلعہ ہمارے پر در و اوں لوگوں کی جب نہ مانا او سو وقت کشتکین سی کہا  
 او سنی اوں کو اطلاع کی کہ ملک صالح یہ بات چاہتا ہی جب ہی او ہونے نہ مانا او سو وقت ملک  
 صالح نے حکم دیا کہ کشتکین کو مشقت اور غدب دینا چائے شاید کہ وہ لوگ اس کے رنج  
 و مصیبت پر خیال کر کے قلعہ سپرد کر دیں چنانچہ اوں کو غدب ہونے لگا سب اوس کے اصحاب  
 اور معاون دیکھتے تھے کہ کیوں رحم نہ آیا وہ اوس غدب ہی میں مر گیا اور اوس کی مصاحبہ  
 کی ہرگز اوس کے جان بچانے کا خیال بے نہ کیا۔ فرنگیوں کی بعد کوچ کر کے شہر حرات  
 کی حارم پر آڈیر اگیا۔ ملک صالح نے اوں کو زرخیر دیکر آستے اور صلح کر کے ہر جذبہ  
 و مان کے باشندوں کو ضرر عاید حال ہوا مگر وہ کوچ کر گئے۔ بعد کوچ کرنی فرنگیوں کی  
 قلعہ حارم پر ملک صالح نے ایک غلام جس کا نام سرخک تھا اپنا نائب مقرر کر کے اپنا بندوبست  
 کر لیا۔ اور اسی سال میں درمیان ماہ محرم الحرام کے سلطان طغرل بن ارسلان بن  
 طغرل بن سلطان محمد بن سلطان ملک شاہ باشندہ بلاد کر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا تھا  
 — اس بادشاہ کا نائب ارسلان مذکور جس کا حال ہم اوپر لکھ چکے ہیں فوت ہو گیا تھا  
 — ابن اثیر نے سلطان ارسلان بن طغرل کے وفات اسی مقام پر ذکر کی سی مناسب  
 یوں تھا کہ اوں کو قبل اس سن کے بیان کرتا — اور اسی سال میں درمیان ماہ ذالحجہ  
 کی عضد الدین محمد بن عبد اللہ بن ہبہ الدین وزیر بادشاہ کا مارا گیا تھا یہ وزیر مارا وہ  
 حج درجہ سے عبور کر کے جاتا تھا کہ فرقہ سہا عیل نے اوں کو قتل کیا اوں کو نہ اٹھا کر  
 اوس کے گہر میں لائی بعد تھوڑے عرصہ کے یہ اسی ملک بقا ہوا پیدائش اوس کے دریا  
 باہ جاد الاول کسہ یا نسو حودہ کے ہوئی تھے۔ اور اسی سال میں صدقہ بن حسن  
 جداد نے جسنی کہ تاریخ ابن الزعفرانی نے کامل کے ہی معنی اوس کے ذیل تصنیف  
 کی ہر درمیان بغداد کی فوت ہوا

## اب شروع ہوا شہر ہجری

واقع ہو کہ اس سال میں سلطان تورشاہ نے امیر بہائے سلطان صلاح الدین کو شہر  
سرد کر کے یہ درجو اس کے غوص اس کے ٹھکانے ملک رحمت کھنڈر۔ اور ملک اوس  
یہ سلطان صلاح الدین محمد بن محمد بن عبد اللہ کو حوام اس مقدم شہر دی جا  
بہائے جو کہ امیر بہائے کی درجوست کو روک سکنا تھا اسلئے سلطان مذکور نے ایک فائدہ  
اس مقام کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ تہر ملک تورشاہ کی سیر کو دی اوسى بادشاہ  
کا کہنا۔ مانا اور راہ لغاوت اختیار کر کے گزرتا ہوا سلطان مذکور نے اس ملک میں  
محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ مدت تک رہا احرام اس محاصرہ کا یہ ہوا کہ اس مقدم سے  
ملک کا دیا اس شرط پر مانا کہ ٹھکانے غوص کوئے دوسرا تہر دیئے سلطان مذکور  
نے اسکو اور دیا اور ملک امیر بہائے تورشاہ کے نام منقطع کر دیا۔ اور  
اس سال میں ایک قحط عظیم برپا ہوا اور اس کے بعد ایک سخت دما آئی۔ اور اسے  
سال میں سلطان صلاح الدین نے امیر بیچے تھے الدین عمر کو حیات یر بھیجا اور اسے  
جٹا راہ محمد بن سیر کوہ کو حصہ یر و دم کیا اور اسکو کہا کہ اپنا شہر کی جو  
حفاظت کرنا چاہی وہ دو لو اسے سال میں امیر اسے مقام یر جا کے مستحکم ہو گئے  
۔ اور اسے سال میں حقیقت شاعر شہر کے حکام سعد بن محمد بن سعد  
اور اس کے ستر شہر و معروف ہیں و مات یا شہر ہے اس سال میں شہر  
احمد بن عمر الاسمری نے ہے و مات یا شہر اس عورت نے سراج۔ اور طراد  
و غیرہ سے حدت کی ساع کی ہے اور قریب ایک سو برس کے عمر بائے اور  
اس عورت کو بہت لوگوں نے لب علی ہزار اس کے حدت یہ ہے

## اب شروع ہوا شہر ہجری

اسی سال میں سلطان صلاح الدین کوچ کر کے ایک قلعہ بنایا ہوا فرنگیوں کا نزدیک اجران  
کی جو کہ قریب بانیاس کے نزدیک گہر حضرت یعقوب علی کے تھا فتح کیا اس قلعہ کی فتح کی باب  
میں علی بن محمد ساعاے و شوق نے یہ دوشہر چہرے ہیں لیکن بہت خوب ہیں

اور اس سال میں ایک لڑائی درمیان لشکر سلطان صلاح الدین کے جبکہ سپہ سالار اوس کے  
بہائی ٹیا تقی الدین عمر بن شہنشاہ بن ایوب تھا — اور درمیان لشکر قلیچ ارسلان کے  
بلاد روم کے ہوئے تھے اس جنگ عظیم کا سبب یہ ہوا تھا کہ قلعہ رجبان شمس الدین بن  
المقدم کی قبضہ میں تھا قلیچ ارسلان یعنی شاہ روم بطبع چین نے اس قلعہ کے ایک بہار  
لشکر اوس پر روانہ کر کے اوسکا محاصرہ کر دیا رومیوں کے لشکر میں قریب بیس ہزار آدمی  
ہوئے اونکی مقابلہ کے وسط تقی الدین ایک ہزار سوار جرار لیکر گیا اور اونکو شکست دے  
جب اونکو شکست ہوئی اور رومی بہاک گئے تو تقی الدین کو بہت فخر حاصل ہوا اور ہر  
ایک کی سامہنی اپنا فخر بیان کرتا تھا کہ میں نے ایک ہزار آدمیوں سے بیس ہزار آدمیوں کو  
شکست دی

بیان ہی فوت ہو المستنصر کا اور خلیفہ بنو امام الناصر کا  
یہ خلیفہ خلفا کے بنے عباسیہ میں سے چوتھوں خلیفہ ہے مخفی نہ ہی کہ چوتھوں خلیفہ خلفا  
بنی عباس کا یعنی المستنصر بامر ابیہ ابو محمد الحسن بن یوسف المستنصر نے دوسرے تاریخ  
ذی القعدہ سنہ مذکور کو وفات پائی اس بادشاہ کے والدہ ام ولد ارمنیہ تھے اوس شاہ  
لی نو برس سات مہینی خلافت کی اور پیدائش اس بادشاہ کے درمیان سنہ ۵۳۴ ہجری  
کی ہوئی تھے حال اس خلیفہ کا یہ ہے کہ عادل اور نیک خصلت بادشاہ تھا اپنی  
ایام حکومت میں اوسنے ظہیر الدین ابوبکر منصور کو جو کہ معروف ابن العطار ہے

بعد مقتول ہوئے محمد الدین درہر کے عذار المہام سے رامت کا اوسکو کروایا ہوا تھا  
 سیف مرگنا اور اس کے رہنے کی طہر الدین اس العطار امام الناصر الدین الدہلی سے عقیقہ منی کی  
 نام کی سنت لوگوں سے کروا کر اپنے حبیب ہو چکا اور ماد شاہ سے ستقل اس کی نام کی مستقر ہوئی  
 تب یہ عادیہ گدرا کہ استاد الدار محمد الدین ابو الفصیل کے نام حکم ماعد ہوا اور سیاق میں  
 ماریج دی النور کو طہر الدین میں العطار کو لکھ کر تاج میں لگنا دیا اس سے طہر الدین کا  
 لاسہ ایک حمال کے سر پرست فارسی کو لے کر بارہ دین دی النور کو لگا لگایا اور اس لکھ  
 کے۔ کہے جو ام الناس فارطہ سے جو دم کر کے حمال سر پہنچ کر ادا اور ایک مہی  
 لاکھ اور اس کے ذکر میں مادہ کو ساری شہر میں کچھ پھری ہر ایک سرورہ اور اس کے ماتہ لاکھ  
 لکھ یہ فلم ہے اور اس سرورہ کو سیاہ میں ہوا اور عارطہ کچھ ہو کر بہ کتنی حال ہے  
 کر کے دلا یا باری دستے فرماں ساہی لکھے۔ یہ مد علی اوں لوگوں لے ما و خود  
 اور اس کے ایک خلق ہوئے اور اوں کی مال سے بچے رہیں گے یہ اوسکو سرائے۔ بعد ازاں  
 وہ لاس اولیے چوڑا کر مدوں کی گئے۔ اور اسے سال میں درمیاں ماہ دیقہ کو رہا  
 ہاں سلطان صلاح الدین لعلک چوڑا کر اور اس کے عرصے میں ہاں سے اسکندریہ  
 کے درخواست کے سلطان مد کو رہے ماں لیا حاجہ لعلک عر الدین رحشاہ میں شاہ  
 میں ایوب کے سیرد کے لعلک میں رحشاہ لے جا کر اپا مد ولس کشا اور میں اردو  
 تو رحشاہ لے اسکندریہ میر عاتقارہ کایا یہ نور شاہ تا وفات اسکندریہ ہی میں رہا  
 یہاں تک کہ وہیں وفات پائی

اب شروع ہوا سفر ہجری

بیان ہی وفات پانی سیف الدین امیر کا

درمیاں اسے سال کی تیسرے تاریخ صفر کو سیف الدین عاری میں مود و دس

زنگی بن قسقر دے موصول اور دیار جزیرہ نے وفات پائی تھی یہ حاکم سل کے بیارمی سی ہو  
 ہوا تھا عمر اوس کے قریب تیس برس کے تھی اور حکومت اوسے دس برس اور قزاقین مہینے کے کی  
 تھو حلیہ اوسکا یہی خوبصورت جوان نیکن پورے قد کا سفید رنگ تھا اور عاقل و عادل  
 نیک بخت پارسیا نیت مند ہی تھا کہ مین اوس کے کوئی گیسے نہ پایا سوا اون نوکون کے  
 جو بچے چھوٹے عمر کے ہوتے تھے جب کوئی اونہیں سے بڑا ہو جاتا اوسکو منع کر دیتا اور باوجود  
 اس کے کہ دوسرے پاس دولت دیکھ نہ سکتا تھا پہرے مال رغبت پر ہرگز آنکھ نہ ڈالتا جب  
 مرنے لگا اوسوقت یہ وصیت کی کہ میرے بعد میرا بیٹا غیاث الدین مسعود ابن مود و سلطنت  
 کری۔ اور جزیرہ ابن عمر اور بان کے قلمی میرے بیٹے شہر شاہ ابن غازی کو دینا چاہتا  
 یہ عمل میں آیا بعد اوس کے مرنے کے جس طرح پر وہ مقرر کر گیا تھا۔ اس جزیرہ  
 اور اون قلاع میں مجاہد الدین قیازینے مدبر الدولہ حاکم تھا۔ اس سال میں  
 سلطان صلاح الدین طرف قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان حاکم بلاد روم  
 کی طرف کوچ کر کے رعبان تک جا پہنچا تھا لیکن دونوں میں صلح ہو گئے اسلی سلطان  
 صلاح نے بلاد بن ہون ارمنی پر چڑھائی کے اور اون شہر و زمین جا کر خوب مال و  
 کا لوٹا آخر کار ابن ہون نے زرخیر دیکھ کر اور چند قیدے جنکا چھوڑ دانا سلطان  
 صلاح الدین کو منظور تھا چھوڑ کر صلح کے۔ اور اسے سال میں شمس الدولہ  
 تور شاہ بن ایوب بڑا بیٹا سلطان صلاح الدین کا اسکندریہ میں فوت ہوا اس  
 تور شاہ کے پاس مضافات اسکندریہ سے بہت شہر بلاد مین کے تھے اور بہت  
 نوب اوس کے پاس شہر زبید اور عدن وغیرہ سر روپیہ خراج کا بھیجا کرتا تھا  
 مگر تور شاہ چونکہ بہت سخی آدمی تھا سب خراج ملک میں اور اسکندریہ کا تحفظ  
 اور جو دے فقر اور مساکین کو بانٹ کر مائے جہاڑ ٹھاکر مائے خاندان جب بہت شخص  
 برا اوس کے خزانہ میں سے کل دولہ کہ دینا مصر کے گھلی تھے وہ سلطان صلاح الدین

اوس کے حرج میں پورے کر دیئے اسی سال میں سلطان صلاح الدین درمیاں ماہ سبھان کے مصر  
میں پہنچا اور شام میں بھی عزالدین فرحہاں ساہتاہ میں ایوب حاکم حلب کو طبع کر گیا  
اب شروع ہوا شہہ ہجری

درمیاں میں سال کے برس حاکم کرک لے تہرا رسول کا قصد میں ارادہ کیا کہ اس کو  
شرقہ مرتضیٰ ہو ماما اور ہے فکر میں یہ ملا دلائیے جائے۔ مرقہ اسماح اس  
مردخت امر کے عزالدین و حشاہ ہتھی سلطان صلاح الدین لے خود مستحق کا حاکم تھا کہ وہ  
کثیر جمع کر کے مانا کہ برس کو اس ارادہ سے مار کر بھی حایہ ملا دکر کر حاکم کر گیا اور برس  
سے مقابلہ میں آما لیک برس لے اوس کے ہر ہوں کو ہکا کر اوسکا ارادہ اس  
قطع کیا کہ حرکت آگے نہ کر سکا۔ اور ہے سال میں درمیاں لو ایاں نور پناہ کے  
جو ملک میں رہتے بعد اوس کے سر کی اختلاف ہو گیا تھا سلطان صلاح الدین بہر  
ماتعاضے کے یا کہ بہت طایف ہوا اور اوسکو بہ خیال ہوا کہ ایسا ہو کہ ملک میں لانا  
تا بہت سے قاتار ہے اسلئے اوس کو کثیر موارا کمار کے چہر اوسکو اعتماد ہا میں کی طرف  
مدار کے وہ لوگ میں بر آ کے اوسیر غالب آگئی اور ایامد دست اہو لے قرار  
دہنے کر لیا تو رپناہ کے لو اب بہتے۔ عدوں کا لو اب عزالدین عثمان اور محلے  
اور ریدیر حقاں اس کامل میں مستعد لکنا لے یہ لوگ باتد کاں شیر رستے تھے  
بیان ہی وفات پانی ملک صالح حاکم حلب کا

وامع ہو کہ درمیاں اسر سال کے ماہ رب میں ملک صالح اسمیل میں نور الدین محمود  
میں رگے میں مستقر حاکم حلب لے وفات پائی تھے عمر اس حاکم کے قریب ۶۹  
کے ہو گئے۔ جب اس حاکم کو مرض تو بیچ کے شدت ہوئے تمام اطباء الی

کی کہ حضور شراب بطور دوا نوشجاؤ و ماوین چونکہ اوس راج میں یار سائیت بہت تھو اوسنے  
 ہرگز اوسکا استعمال نہ کیا یہاں تک کہ راجی ملک بقا ہوا مزاج کا یہ حاکم بہت حلیم اور سخی اور یک  
 بخت ایسا تھا کہ کسی پر بغیر شہوت ہاتھ نہیں ڈالا بدکاری نہ کی زبان سے کسی کو برا کلمہ نہ کہا ہر  
 میں یا بند شریعت کا رہتا تھا جو ان آدمی جو جو کچھ کرتے ہیں وہ کسی چیز سے واقف نہ تھا بروت  
 رنی کی اپنی چپاکی میں عزالدین مسعود بن مودود بن گنی حاکم مصل کی نام ملک سلطنت کی تھی وصیت کر گیا تھا  
 جبکہ وہ مر گیا اسی مسعود اور مجاہد الدین قمانہ مصل سے حلب میں گئی اور مسعود نے حلب کا سلطان کا بیٹا پریندو  
 کیا۔ جبکہ مسعود بن مودود سلطنت حلب کا بند و بست کر چکا اور سوت اوس کے بھائی  
 عماد الدین زنگی بن مودود حاکم سنجر نے اوسکو لکھا کہ اب شہر سنجر غرض حلب کے مجھے تلخ  
 اور مجھ کو حلب غایت کبھی قیما زنی یہی بہ مشورت دی کہ مناسب ہے اور مسعود کو بھی سو  
 مانی اور اجابت کرنے درخواست اپنی بھائی کے کچھ چارہ نہ تھا مگر میر قبول کیا اسلئے عماد  
 حلب میں آگیا اور اپنے بھائی مسعود کو سنجر غرض اوس کے حوالہ کیا اور مسعود مصل کو حرم  
 کر گیا۔ اسی سال میں درمیان ماہ شعبان کے ابو البرکات عبد الرحمان بن محمد بن دلا  
 ابی سعید مخمری معروف بابن انباری درسمان بغداد کے رہے ملک بقا ہوا یہ شخص فقیہ  
 بھی تھا اور علم نحو میں اوس کے تصانیف اچھے ہیں

اب شروع ہوا ۵۸۵ھ ہجری

بیان کوچ کر لی سلطان صلاح الدین کا طرف شام کی

واضح ہو کہ درمیان اس سال کے پانچویں محرم الحرام کو سلطان صلاح الدین نے  
 مصر سے طرف شام کی کوچ کیا تھا جس وقت قاہرہ کی اعیان اور روسا رہنے  
 سلطان مذکور رخصت ہونے لگا تو عجیب اتفاقات سے یہ بات ہوئے کہ بروت رخصت  
 سلطان مذکور کے تمام اعیان و امرا و دست و داع سلطان کی جو حاضر ہوئے تھے



۳۴۲ ہر ایک شخص یا جسم دالم مادتاہ سے جدا ہونی کے باعث موافق ایسے ایسے  
 حوصلہ کے سان کرتا جا رہا تھا اس جماعت حاضرین میں سے ایک کسی ملاں نے جو  
 کسی مادتاہرادی کا معلم تھا سر نکال کر یہ شعر پڑھا  
 شمع من ستمیم غرار بجید \* \* \* فابعد العشیۃ من غرار \*

اس شعر کے سنی ہی سلطان صلاح الدین فی حالی مد تصور کر کے ایک نئے صورت پر  
 ماسی مایودہ حوش چلا جاتا تھا اور ہر ایک ایسی ہی ہوتا جاتا تھا ذوقہٴ شمع میں گیا  
 اور دلس اسے حال لاکھا موت نزدیک آئی اور ایسا ہی ہوا کہ ہر سلطان صلاح الدین  
 نے مادود مد دراز گھر جانے کی مصر کی طرف موہہ کیا — سلطان مدکور مصر سے  
 کوچ کر کے بلاد ونگ رتاحت لاکر ٹیٹا گیا ریں مصر سے ہوا کو دستق میں بھیجا  
 — اور حب ملک تام میں گیا ونگیوں نے گرجستان میں آکر اسکا راہ رد کا اور  
 یہ جال کما کر اسکے ادہر سی حریبی جائے روع تہا بہتی سلطان صلاح الدین نے  
 حوکمایب ہی اسکا دستق پر تہا رصت عیمت حاکم اور ونگیوں کے ستہر دل کو  
 حالی یا کر صفیر حادیر لکھا اور ایسے ہراہ لشکر تام کا ونگیا تھا ادسی  
 بہ ستہر فصیح کے اور حوادکی دہ و حواریں بلاد ونگ واقع تھے سب اپنے  
 مصہ میں لاکر سلطان مدکور کو اس امر کی خوشخبری کر بھیجی

بہان ہی روانہ کرنی سیف الاسلام کا طرفین کی

دایم ہو کہ اسی سانس سلطان مدکور لی ایسے بہائی سیف الاسلام غنکیں کو  
 طرف ملا دس کی حاکم کر کے ماس حال رواہ فرمایا تھا کہ ہر شخص دہان کے  
 مقدس کا قلع و قمع کر کی قلعہ قطع کرے اور ملا دیں کا انتظام اور مد دولت کرے

کرے۔ ان شہر دینین حطان بن مقدکنا فی اور غزالدین عثمان الزنجلی یہ دو شخص حکومت  
 کرتے تھے بادشاہ نے اس امیرند کور کو ادن دونوں کی جائے ایک۔ حاکم مستقل  
 مقرر کر کے روانہ کیا اور ادن دونوں کو مغرول کر دیا ادن دونو امیر دن میں جو  
 پہلی سی ومان تھی ہمیشہ کے فتنی اور فساد عاید ہوئے یہاں تک کہ سیف الاسلام  
 زبید تک پہنچا اس امر کے پہنچتی ہی حطان کا دم خشک ہو گیا وہ ماری خوف کی  
 کسی قلعہ میں جا چھا سیف الاسلام نے اسکی تالیف قلوب اور نظر التفات  
 کرنی شروع کی یہاں تک کہ وہ امیرند کور کے پاس چلا آیا اسیرند کور نے اپنی  
 مصاجون میں اسکو داخل کیا مگر حطان چونکہ رات دن ڈرتا تھا اسلیٰ اسنے  
 اجازت چاہی کہ اگر بندہ کو حکم ہو تو ملک شام کی طرف جاؤں اسنے ہرگز  
 نہ مانا لیکن جب وہ گلی کا مار ہی ہو گیا تو اجازت دی حطان نے اجازت  
 پاتی ہی اپنا اسباب اور تمام مال و متاع لا کر اپنی آگے روانہ کر دیا اور آپہ دستھی  
 رحمت کی سیف الاسلام کی خدمت میں حاضر ہوا سیف الاسلام نے یہ فرصت  
 غنیمت جانکر اسکو جلد گرفتار کر کی حکم دیا کہ تمام اسکا مال در اسباب جو روانہ  
 ہو چکا ہی سب گرفتار کر کی حاضر کر دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا اسکے اسباب میں سے شتر  
 تیلے روپیہ اشرفیوں کی بہرے ہوئی اور سوای اسکے اور مال یہ سب سیف الاسلام کی  
 قبضہ میں آیا۔ اور حطان کو کسی ایک میں کے قلعہ میں مقید کیا یہہ حال حطان کا  
 اسکے آخری زمانہ میں ہوا۔ اب حال عثمان زنجلی کا سنئے۔ اسنی یہہ حال  
 حطان کا ملاحظہ کر کی یہہ چالاکی کی کہ مارے خوف کی ملک شام کو چلا گیا اور  
 تمام اپنا مال و متاع دربار کی راہ روانہ کر دیا سیف الدولہ نے بھی ایک کشتی میں اپنے  
 آدمیوں کو بھلا کی دریا کی راہ روانہ کر دی تھے اتفاق سے ادن لوگوں کو جو عثمان  
 کا مال لئی ہوئی جاتی تھی ایک کشتی میں چند آدمی سیف الاسلام کے پہنچی ہوئی دکھائی

۴۴۰ دی اور وہ کسی اوسے حاملی دیکھتی ہی اودن کی جاں خشک ہو گئی وہ مال غنماں کا حوتار کیا  
 سر کسی برتھا اول لوگوں کو گر مسار کر کے لا حاضر کیا اب امام ملا دس میں کوئی لطف  
 سب اسلام کا رہا سب ملک صاف ہو گیا

بہاں ہی اوس شہر دن کا جنکو سلطان صلاح الدین فی لونا اور فوج کیا

دس صبح ہو کہ اسی سال میں سلطان صلاح الدین نے شہر دمشق سے بادریح الاول میں کوچ کر کے  
 کر کے طریقہ پر ڈیا کر کے ملا درگ کو حوت لونا اور را دیکھا وہ شہر یہ ہیں مایاس —  
 اور جیس — اور عورتاں شہر میں حا کر حوالا بہ آیا وہ لونا اور مستد گان ان ملا کو  
 قتل ہی کیا نہ قتل اور لوٹ کی دستق کی طرف لوٹ آیا — یہر دستق سے کوچ  
 کر کے سر دٹ رہا پڑا اور اوس شہر دن کو حوت لونا کر کے یہر دستق میں آیا — اور  
 یہر دستق سے کوچ کر کی اور را اب المیرہ سے عورتاں ہوا ملا حریہ کی طرف گیا  
 اتنا در راہ سے مظہر الدین کو کوری میں میں الدین علی ننگیں ساتھ ہولیا یہ شخص  
 اول ایام میں حواں کا حاکم تھا — سلطان صلاح الدین نے اول ملا میں حا کر اوس  
 راج کے مادر سہوں کو لکھا کہ تم میرا ساتھ دو اومیں سے نور الدین محمدی را  
 ارسلان والی قلعہ کفائے احاس کی جایکہ وہ ہی اس مادتاہ کے ہمراہ ہو گیا —  
 سلطان مدکور سے الرایر حاکی اوس شہر کا محاصرہ کیا اس شہر کا حاکم قطب الدین  
 میں سال میں حواں النبی ہوا اوتے جس میں مظہر الدین کو کوری کو تخت دیا — اور یہاں  
 طرف حوالہ میں سود والی مرصل کے چلا گیا — نہ ار اں سلطان صلاح الدین نے  
 حاورہ حا کر اوسکو صبح کیا — وہاں سے یحییٰ کی طرف جا کر اوسکا محاصرہ کر لیا  
 چاکہ میلے نوہ شہر صبح کیا یہر قلعہ ہی جس میں یا — وہ شہر یحییٰ ایک امیر کو حوالہ

جو اوس بادشاہ کے ساتھ سسی ابو ایسا السین تھا عطا کیا بعد ازاں نصیب سے کوچ  
 کر کی موصل کا قصد کیا۔ والی موصل بنی غزالدین مسعود اور مجاہد الدین قیاری نے  
 پہلے ہی لڑائی کا بندوبست خوب کر رکھا تھا یہی بہار کی حاکم نے بہت لوگ لڑنی  
 والی اور ہتھیار اور گودام وغیرہ سامان جنگ شہر میں بہت بھر رکھا تھا سلطان بنکور  
 نے جاتی ہی اوس شہر کا محاصرہ کیا اور توہین لکا دین و مان کے حاکم نے اندر کی  
 جانب سی شہر پر نو توپ لگائیں لیکن بادشاہ نے یہی موصل کے رہنوالوں کو  
 بہت تنگ کیا چنانچہ خود بادشاہ سلطان صلاح الدین باب کندہ کے نقابلہ پر ہوا  
 اور والی قلعہ کیفانی باب کحبر کی طرف سسی تنگ کرنا شروع کیا۔ اور تاج الملوک  
 بوری بہاوی صلاح الدین کی فی باب الہادی پر غل محیا یہ حالت محاصرہ کی چار  
 طرف سے ہو رہی تھی باوجودیکہ باشندگان موصل چاروں طرف سے گہری ہوئی تھے  
 مگر خوب لڑتے تھے یہ واقعہ اسی سال کے ماہ رجب میں واقع ہوا جبکہ صلاح الدین  
 حصار سے تنگ آگیا اور محاصرہ کو یہی بہت ہو گئی تب موصل کو کوچ کر کے  
 سنجر پر آڈھی دی اور اوسکا محاصرہ کر کے فتح کیا اس شہر پر سعد الدین بن یاسین  
 اثر کو جو کہ امراء کبار سے تھا اور ظاہر و باطن اوسکا یکساں تھا اپنے صورت و سیرت  
 اچھا تھا قایم مقام کیا پھر دمان سے سلطان صلاح الدین نے حران کی طرف گیا اثناء  
 راہ میں شہر نصیبین کے حاکم ابو ایسا سمن کو مزدل کرتا گیا اسی سال میں برنس والی  
 کرک فی ایک اصطول درمیان دریا ریلہ کے بنایا اور دو قسم کی لوگ اس دریا میں  
 روانہ ہوئے ایک گردہ تی قلعہ ایلہ کا محاصرہ کیا۔ اور ایک گردہ طرقت بغداد  
 کی گئی یہ لوگ اس دریا کے کناروں پر فساد کرتی اور قتل کرتی پھرتے تھے اس  
 بحر کے مسلمانوں نے اول ہی دفعہ اونکی نئے نئے صورتیں جو دیکھیں تو حیران ہو گئے  
 کیونکہ ان لوگوں نے اس دریا میں کسی فرنگی کی صورت نہ دیکھی تھی۔ یہ حال

۴۲۱ ملک عادل او کوگردالی مصر کو جو کہ مایب ایسی بہائی سلطان صلاح الدین کی طرف  
 سے جوتہا ج معلوم ہوا تو اوسے ہی ایک اصطول بحر عیداب کے واسطی نوادر  
 ہمسراہ حسام الدین صاحب لولو جو کہ اوس اصطول کا سولی تھا دیار مصر کی اور  
 قلع اور جمع اور گرفتاری ان معدس کے روانہ کیا یہ یہی لولو مظفر اور مصور اور  
 شجاع آدمی تھا لولو مذکور بہت جلد اندر چلا کی سے ادنیٰ عاقبت میں درستی گرفتاری  
 معدین و محاصرین کی گیا اور حالی ہی جتنے لوگ کہ محاصرہ کئی ہوئے اللہ کا رٹے  
 تھے سب کو قتل کر ڈالا اور جو بھی او کو گرفتار کیا ان سبی حرمت یا کراؤں لوگوں  
 کی مالالتس کے دریے ہوا جو کہ فرقہ تابیہ لوتتا کہسوتتا پیر ماتھا اداں لوگوں سے  
 بہہ حریا کر ارادہ کیا کہ حجار اور مکہ اور مدینہ کی طرف اتر جائے چاہیہ وہ اوپر کو  
 چلے اور لولو ہی ادنیٰ بھی ہی بھی تھا کہ تہا ہوا چلا گیا جب رات کے یاسن  
 پہچا دمان اوں لوگوں کو پایا اور ساحل حور ابھاری برٹائی ہوئی وہ لوگ ہی  
 حور ٹرے لیکس فتح لولو کو ہوئی چاہیہ اکثر ادا کے طلوع میدریع ہوئے اور  
 حور اتنی رہے تھے او کو حیتا گرفتار کر کے کچھ لو ادین سے طرف مئی کے پہنچ گئے  
 تاکہ دمان دیکھ کئی حائیں اور مانی ایسے ہمراہ مصر کو لے آیا دمان لاکر سکو قتل کر ڈالا  
 ۔ اور اسی سالیں والدین و حشاہ س تہا ہتاہ س ایوب دالی ملک سے  
 جو کہ ایک مایب صلاح الدین کا دستقیر تھا و مات یائی پہنچتھن ایسے کئی میں  
 تقہ آدمی تھا اور حال اوسکا بہہ ہے کہ تنجابع اور سخی اور حاصل اور شاہر تھا  
 اوسکے شہر بہہ ایچی جوتے تھے ۔ جب سلطان صلاح الدین جو کہ اوں ایام  
 میں در میان طاد حراہ کی تھا فرحشاہ کے مولیٰ کی حریائی حور آسمس الدین محمد  
 عند الملک مقدم کو دستق کی طرف اسو سولی روانہ کیا کہ دمان جا کر ہرام شاہ  
 ہیں و حشاہ کے بیٹے کو سہ دستین ملک کا کر آ چاہیہ ایسا ہی ہوا

اور اسی سال میں ابوالباس احمد بن علی بن الرفاعی جو رہی والا سواد واسط کا تہارا ہی ۳۴۷  
 ملک بقا ہوا یہ شخص بہت نیک اور صالح اور مقبول آدمی تھا لوگوں کے نزدیک  
 اسکی بڑی عزت تھی اور شاگرد اس کے اس افراط سے تھی کہ تعداد سی باہر میں اور  
 اسی سال میں درمیان قرطیہ کے خلف بن عبد الملک بن سعود بن بشکوال الخزرجی  
 انصاری فی بھی جو کہ علماء اندلس سے تھا وفات پائی اسکی تصانیف بہت فائدہ  
 سند ہیں پیدا ئیش اس عالم کی درمیان ۴۹۲ھ کے ہوئی تھی۔ اور اسی سال میں  
 درمیان دمشق کے مسعود بن محمد بن مسعود نیشاپوری فقیہ شافعی نے بھی وفات  
 پائی یہ فقیہ ۵۵۰ھ میں پیدا ہوا تھا اور لقب اسکا قطب الدین ہی یہ شخص  
 علوم دینیہ میں فاضل اور امام گذرا ہے دمشق میں اسنے جاکر ایک کتاب عقیدہ  
 میں واسطے سلطان صلاح الدین کے تصنیف کی تھی بادشاہ مذکور وہ کتاب اپنے  
 چوٹی بچوں کو پڑایا کرتا تھا

## پہر شروع ہوا ۵۷۵ھ ہجری

بیان اون بلاد کا جو سلطان صلاح الدین فی اس سال فتح کی تھی

واضح ہو کہ اسی سال میں سلطان صلاح الدین نے بعد محاصرہ اور قتل کے قلعہ لہ  
 عشرہ اول محرم الحرام میں فتح کیا تھا بعد فتح کے نور الدین محمد بن قرا ارسلان  
 بن داد بن سقمان بن ارتق والی قلعہ کیفا کو یہ بھی سپرد کر دیا یہ وہاں سے  
 شام کی طرف کوچ کر کی تل خالد جو کہ مضافات شہر حلب سی تھا فتح کیا۔ بعد ازاں  
 عینات کا محاصرہ کیا اسجائے کا حاکم ناصر الدین محمد ہامی شیخ اسماعیل خراجی  
 سلطان نور الدین محمود بن زنگی کا تھا یہ شہر عینات سلطان نور الدین نے

۳۴۱ اسماعیل کو عطا کر دیا تھا وہ آج تک اوسکی ہی پاس تھا اوسکا محاصرہ سلطان صلاح الدین  
 نے کیا وہاں کے حاکم کی مرصا و رعیت خود ہی اوسکو دے دیا مادشاہ نے عوس ہر گز ہر گز  
 وہ شہر رحمت کیا چاہیہ یہ حاکم ہی اوسکی رووسی رمرہ امر اور سلطان صلاح الدین  
 میں شامل کیا گیا بعد ازاں سلطان مدکور نے وہاں کسی کوچ کر کے حلب کا محاصرہ کیا  
 وہاں کا حاکم عماد الدین ریکی مودود بن عماد الدین زنگی سے مستقر تھا بہت دیر  
 تک وہاں کا محاصرہ کئی رہا احکام کار یہ ہوا کہ امر اور کار حلب نے امت و سماعت  
 مادشاہ مدکور سے عوس کی کہ ہم لوگ سب محاصرہ کے بہت تک ہو گئے ہیں حضور  
 ہم پر جہنم عایت دا وادوس سلطان صلاح الدین نے کہا کہ ایک مات ہو سکتی  
 ہے حلب محکوم وادسکی عوس عماد الدین کو سسکار اور بھیس اور حاکم اور رتہ اور  
 سر ورج میں دیا ہوں چاہیہ یہی ہوا کہ ماہ صفر ۵۸۱ میں شہر حلب مادشاہ  
 مدکور کی طرف سے داخل ہوا اور سسکار عماد الدین مدکور کو مل گئی۔ مگر مستد گال  
 حلب عماد الدین مدکور یہ یکار یکار کہتے تھے (کہ اسے عار دی تو فی حلب اور  
 عوس میں اوسکی لی سسکار یہ اد کو حد مانگو ار گدرا تھا اور سلطان صلاح الدین نے  
 عماد الدین مدکور سے کہا بھیجا کہ اد اب خود تھا یا مولت کر کے اگر تم چاہو یہ چل  
 آکر حاضر ہو۔ اور اتفاقات محمد سے یہ ہے کہ محی الدین سے ار کی قاصی دشمن  
 نے سلطان صلاح الدین کی مدح کی ہی اوس قصیدہ میں یہ شعر ہی تھا  
 مدحکم حلاما سب نے صفر مستر حقوق القدس فی رجب

رحمہ امکا یہ ہے

رحمہ کر امکا یہاں حلب کا نزدیک ترین دریاں ماہ صفر کے تار ت دیا ہے اسات  
 کی ہر ماہ رجب میں بیت المقدس کو بھی آپ فتح کریں گے  
 اتفاق سے ایسا ہی ہوا کہ ماہ رجب ۵۸۳ میں بیت المقدس کو بھی فتح کیا واضح

واضح ہو کہ جملہ مقتولین حلب میں سسی تاج الملوک بوری بن ایوب چوٹا بہائی سلطان کا بیٹا ۳۴۹  
 یہ شخص سنی اور شجاع آدمی تھا اور سکی زانو میں ایک ہالہ لگا تھا اور س نیرہ کے گتھی ہی کام  
 تمام ہوا۔ جب صلح ہو چکی اور امن و امان ہو گیا تو عماد الدین زنگی نے مذکور نے ایک  
 محفل واسطی دعوت بادشاہ مذکور کے راستہ کی اور محفل کی درمیان میں سرور اور  
 خوشی کی بڑی ہتی کو ناگاہ ایک شخص نے آکر بادشاہ کے کان میں کہا کہ آپ کا چوٹا بہائی  
 بوری ہی مارا گیا یہ سنتی ہی بادشاہ کو کمال رنج اور غم عظیم لاحق حال ہوا اور حکم کیا  
 کہ اور سکی تجھیز و تکفین کرو مگر بادشاہ نے اور محفل کی کسی آدمی کو اس امر کی بالکل  
 اطلاع نہ کی تاکہ ان لوگوں کی خوشی تبدیل بکے ورت نہ ہو جائے اور کسیکو رنج نہ پہنچی  
 اور بادشاہ کا یہ مقولہ تھا اکثر کہا کرتا تھا کہ حلب میںے ارزان بنیں لی بسبب مرنے  
 بوری بلکہ موت بوری کے عوض جنگی ہاتھ آئی یہ بات اس بادشاہ کے صبر عظیم پر دلالت  
 کرتی ہے۔ جب بادشاہ اپنی قبضہ اقتدار میں حلب لا چکا اس وقت شہر حارم میں ایک  
 اپنی طرف سے ایچی یا س حاکم مسمی سرخک کی جسکو ملک صالح بن نور الدین اس شہر پر  
 حاکم کر دیا تھا روانہ کیا اور سکو کیلا یہی کہ شہر حارم مابعد دولت کے سپرد کر دے اس  
 معاملہ میں خط و کتابت مدت تک رہی مگر کچھ انتظام نہ ہوا آخر کار سرخک نے فرنگیوں کو  
 لکھا اور سکو لکھی ہی اہل قلعہ نے ماتحت لاکر شہر خک کو جلد گرفتار کیا اور سلطان صلاح الدین  
 کو حارم سپرد کر دی تمام نواحی حلب اور اسطوف کے بلاد میں سلطنت سلطان  
 صلاح الدین کی ہو گئی بادشاہ مذکور غراز ایک امیر مسمی سلیمان بن حیدر کو عطا فرمایا  
 اور اسی سال میں غزالین مسعود والی موصل نے اپنی نایب مجاہد الدین تیار کو گرفتار کیا  
 متعجب نہ رہے کہ اس سال میں جب سلطان مذکور ہم حلب سی فراغت پا چکا جب اپنے  
 بیٹے ملک ظاہر غازی کو دہان کا بادشاہ بنا کر آپ دمشق کو کوچ کر گیا اور دہان کی جہاد  
 اور لڑائی کا کسکے نوین تاریخ جہاد الاخر سنہ ۶۸۰ کو اردن پارادتر کر سببان پر جا پڑا



۲۵ اور حاتم ہی اوس ستہر کو آگ لگادی تمام جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور اوس کو ارج  
 کے ستہروں کو حوب لوٹا ہاں یہی فراغت یا کر کرک کی طرف مراجعت کی اور ایسے  
 مایہ کو جو مصر کا حاکم تھا یہی ایسی ہائی ملک عادل کو لکھا کہ لا درک پر مجھے آمل  
 جیا چہ اول و دلوں کی کو چ کر کے گرجستان کا محاصرہ کیا وہاں کے باشندوں کو  
 بہت تنگ کرتا رہا آخر کار درمیاں ماہ شہاں کے معاہدے ہائی کے دنوں کی ہی  
 کو چ کیا اور ایسی ہی ملک مطلقہ تقی الدین عمر کو محاسے ملک عادل کی اسامائے  
 مقرر کر کی مصر پر روانہ کیا اور آب و دستق میں آیادمان آکر ایسے ہائی لو کو عادل  
 کو ستہر حلب اور ادسکا طو اور تمام مصافات دیکر درمیاں ماہ رمضان سہ ہوا کو  
 ادھر کو اوسے روانہ کیا اور ایسی ہیے انظار کو وہاں سے دستق میں طایلا —  
 درمیاں اسی سال کی ماہ عاد الا حرمین محمد بن کتیار بن عبد اللہ شاعر معروف مام اط  
 راہی ملک تھا ہوا — اور اسی سال میں یہی درمیاں ۵۷۹ء کے آخر میں حاکم حلاط  
 یہی شاہر من سکماں بن طہیر الدین اور ابسم بن سکماں اقبطی نے وفات پائی  
 اس شاہر من مذکور کا حال درمیاں ۵۸۰ء کے ہم میاں کر چکے ہیں عمر سکماں کی  
 روقت وفات کی جو سہ ہر سکلی تھی — بھی نہ ہے کہ اس سکماں کے ماب کا  
 ایک غلام سسی مکتور مافار میں بر حکومت کرتا تھا اب کمرے سنا کہ شاہر من مر گیا  
 فوراً مافار میں سے کو چ کر کے حلاط میں آیادمان کی رعایا اور تمام غلام شاہر من  
 کے اوسے متفق تھے آتی حلاط کا مانشاہ گیا یہی ہی شاہر من کے تحت یہ عالمیٹا  
 اور سلطنت اور حکمرانی کرنے لگا یہ غلام سنہ یانوفو اسی ۵۸۹ء تک حیا کو آئی  
 بسم ذکر کریں گے حکومت کرتا رہا

اب شروع ہوا ۵۷۸ھ ہجری

## بیان ہی فوت ہو جانی یوسف بن عبدالمومن کا

واضح ہو کہ اسی سالین ابو یقوب یوسف بن عبدالمومن بادشاہ ملک غرب نے بارادہ فتح کرنی بلا دفرنگ کے بلاد اندلس کی طرف کوچ کر کے بہت لشکر اپنے ہمراہ لے کر سمندرسی عبور کیا اور آتی ہی شہر بن کا جو اندلس کے غرب واقع ہی محاصرہ کیا مگر ایسی مرض میں خود ہی محصور ہو گیا کہ درمیان ماہ ربیع الاول کی پنجہ موت میں گرفتار ہوا اور بجائے سرپرسلطنت کی ایک تابوت میں ڈال کر اوسکا جنازہ شہر شبلیہ کو پہنچا دیا اس بادشاہ نے بائیس برس چند مہینی سلطنت کی تھی بہت نیک خلعت آدمی تھا اور سب اوسکے حسن تدبیر اور نیک بختی کی سلطنت اوسکی بگڑنے نہ پائی۔ اوسکے مرنے کے بعد تمام روسا و کبار نے اوسکے بیٹے یقوب بن یوسف بن عبدالمومن جبکی کنیت ابو یوسف ہی بیت گئی جس روز اوسکا باپ مرا اوسی روز اوسکی بیعت کی تھی تاکہ ملک بدون بادشاہ کی خالی نہ رہی کہوئے دشمن بھی نزدیک تھا یقوب نے ہی ملک کا خوب بندوبست کیا اور حسن تدبیر سے پیش آیا اور ایک چند اجداد کا بھی اوسنے لہرا کیا تھا

## بیان ہی جہاد کرنی سلطان صلاح الدین کا کرک پر

درمیان اسی سال کی ماہ ربیع الاخرین سلطان صلاح الدین شہر دمشق سسی بارادہ جہاد کرک کی طرف گیا اور اس حالکی خبر مصر کو لکھ کر وہاں سسی لشکر بھی اپنی کمک کی واسطے منگو کر ساتھ لیا چنانچہ کرک پر جا پڑا اور اوسکا محاصرہ کر کے جتنی آدمی اوسمیں تھے

۳۵۱ سکو بہت تنگ کیا۔ اور کرک کے مکاؤں پر جہاں رہتے تھے قاصص ہو گیا مگر ایک قلعہ میں اور اوں مکاؤں میں کچھہ حاصل۔ تھا سوای ایک حدق کی سلطان صلاح الدین جانتا تھا کہ اوس حدق کو آٹ کر قلعہ فتح کرے لیکن سب کثرت مقابلہ اوسکو پہ قدرت۔ ہوئی کیونکہ درگیوں نے ایسی سوار اور پیادے جمع کر کے اوسیر پڑھائی کی سلطان صلاح الدین کو سوائی کوچ کر کے کی۔ پڑی چاہیہ گرجاں سی کوچ کر کے درگیوں کی مقابلہ یر گیا درگیوں نے مقامات مشکل گذار اور مضبوط میں اقامت کی سلطان مد کوری ادکی سامی ڈرا کیا ایک جماعت و ملک نی گرجاں میں حاکر اپا قصہ کر لیا سلطان مد کور نے حال درگوں یا یا مانس میں حاکر اوسکو صبر خاک سیاہ کر ڈالا اور جو اوس نواح میں با ماس لوٹ لیا اور وہاں کی تہہ کو گرجاں کا ماتی قتل کے پہر صصیلہ میں جہاں مصرہ حسرت دکر یا علیہ السلام کا ہے ہو گیا اوسحاوی مسلمان معہ ہا اوسکو چھڑا کر حبس کی طرف گیا دہلی متن کو رشت

## بناں وفات حاکم مار دین کا

اسی سال میں قطب الدین ایلخاری سے نعم الدین الہی بن مر تاش سے ایلخاری الہی حاکم مار دیں نے وفات پائی۔ کہتا ہوں کہ دریاں سے ۵۵ ہجری کی ادیر مالک الہی والد ایلخاری مد کور کے مالک ہوئے کا حال گندہ چکا ہے وہ مار دیں کی سلطنت توفات کرتا رہا اوسکے مرنے کی بعد بیٹا اوسکا ایلخاری مد کور مالک ہوا ممکنہ حال وفات الہی کا اور ایلخاری کے مالک ہو بیٹا معلوم نہیں ہوا جو میں اوسکو لکھتا۔ ص ایلخاری مد کور مر گیا اوسکے بچے چوٹے چوٹی تھی اسے بعد اوسکے بچے حسام الدین نونق ارسلان اوسکا بیٹا سلطنت پر قیام ہوا مگر مد سلطنت اوسکے ماب کا

باب کا ایک غلام نظام الدین لقیش ناسن تیز کی پیچی بولوق ارسلان کے نبی حبیب ۳۵۳  
 کہ وہ لڑکا بڑا ہوا اس لڑکے کی فرائج میں بی وقوفی اور خبط تھا جب بولوق مذکور  
 مر گیا اور اسکے بعد اسکی چوٹے بھائی ناصر الدین ارتق ارسلان بن قطب الدین غازی  
 کو حکومت ملی مگر وہ برائے نام حکومت کرتا تھا کیونکہ اسکا حکم نافذ نہ تھا بلکہ لقیش  
 بشورہ درائے بولوق مذکور کی حکم کرتا تھا اور ناصر الدین کا کوئی حکم نہ مانتا تھا  
 یہی حال سترہ سال تک رہا اتفاق سی نظام لقیش بیمار ہو گیا اور ناصر الدین حاکم  
 مار دین کا اسکی بیمار پرسی کے واسطی آیا جب بیمار پرسی کر کے چلنے لگا سہراہ  
 اور اسکے بولوبی نکلا ناصر الدین نے چہری اسکی پیٹ میں ہونک کر اسکو قتل کیا  
 بعد ازاں لقیش کے خیر پرسی کے واسطی آیا وہ بھی بیمار تھا اسکو بھی قتل کیا  
 اب کوئی اسکی مقابلہ پر نہ ہا مار دین پر تباہ قبضہ کر لیا اور حکم ناصر الدین کا نافذ ہو گیا  
 اسی سال میں شیخ الشیوخ صدر الدین عبدالرحیم بن اسماعیل بن ابی سید احمد بھی  
 فوت ہوا وہ خلیفہ کے پاس سی سلطان صلاح الدین کی طرف اپچی ہو کر گیا تھا  
 سہراہ اسکی شہاب الدین بن بشیر تھا یہ دونوں اس ارادہ سے گئے تھے کہ درمیان  
 عز الدین مسعود حاکم موصل اور سلطان صلاح الدین میں صلح کر دین مگر نہ ہو سکا  
 اتفاق سی جب دمشق میں پیچی بیمار ہو گئی وہاں سی عراق کی طرف موسم گرما میں دونوں  
 ارادہ جانے کا کیا ابن بشیر مقام سختہ میں فوت ہوا اور شیخ الشیوخ صدر الدین  
 رجبہ میں مرادہ مشہد بوق میں مدفون ہوا یہ شخص اپنے زمانہ میں یگانہ آفاق تھا  
 اوسنی دنیا اور دین دونوں جمع کئے تھے۔ اسی سال میں درمیان ماہ محرم کی غریب  
 مسعود حاکم موصل نے مجاہد الدین قیاز کو فید سی رہا کر کے اسپر احسان کیا تھا

اب شروع ہوا ۵۷۹ھ ہجری

## بیان محاصرہ کرنی سلطان صلاح الدین کا موصل کو

اس سال میں سلطان صلاح الدین نے دوسری دفعہ موصل کا محاصرہ کیا اور الدین محمود  
ایسی دالہ اور ایسی چچا نور الدین محمود کی رگی کے بیٹے کو اور سوائے ان کے  
اور عورتوں کو ایک گروہ ادس کے یاں میں ارادہ بھیجا کہ تم ادس کو حاکم سمجھاؤ  
تاکہ موصل کو چھوڑ کر جلا حادسے ادسے نہ مانا لوگوں کو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی  
کیونکہ صلاح الدین دتھریک خضر اور الدین محمود کا ہی کچھ یاں نہ کیا وہ محاصرہ کے  
پر اڑا ہوا تھا کہ ادس کی یاں صر آئی کہ ساہرمن حاکم حلاط کا ماہ ربیع الآخر  
سہ ماہ میں مر گیا بہت سی ہی موصل سے کوچ کر کے حب حواہس ہستہ گاہ حلاط

## بیان وفات یانی حاکم قلعہ کیفا کا

اسی سال میں نور الدین محمد بن قرا ارسلان بن دادد حاکم قلعہ کیفا اور آمد کا قوت ہوا  
ادس کے بعد شاہ صر سر سیمی ستھاں حاکم قلعہ قطیف الدین ہے بجائے ایسے  
ناب کی گدی تیر ہو لیکن چونکہ وہ صر سر ہوا اسلئے تدبیر سلطنت کی مسمی تو ام  
بن سماقا استردی کرتا ہوا۔ ستھاں مدکور حاکم میں کہ سلطان صلاح الدین  
سارھیں پر ٹر رہا ہوا ہیں دونوں ادس کی حد میں حاضر ہوا صلاح الدین مدکور  
نے ادس کو تمام یرگنا مت معوضہ ادس کی دالہ نور الدین محمد یرکال کیا اور ساتھ  
ادس کی ایک ہیر کو حواہ ستھاں کے دوسوں میں سے ہوا ادس کے گمراہ  
مضم کیا

## بیان قابض ہونی سلطان صلاح الدین کا میا فارقین پر

جب صلاح الدین نے موصل سی خلاط کی طرف جانیکا ارادہ کیا میا فارقین پر ہوتا ہوا گیا یہ شہر حاکم مار دین متونی کے قبضہ میں تھا مگر اوسین ایک محافظ شاہ ارمن حاکم خلاط متونی کے طرف سے رہا کرتا تھا اوسکا محاصرہ بادشاہ نے کر کے درمیان سلخ جادالاولی کے فتح کیا بعد ازاں بادشاہ نے ارادہ خلاط رجوع کر کے موصل کی طرف کوچ کیا اسی اشارہ میں غزالدین مسعود کے ایلچی واسطے صلح کے حاضر ہوئے اور سلطان صلاح الدین اتفاق سے ان ایام میں بیمار ہو کر کفر زمار سی مرہبت کر کی طرف حوان کی گیا اوسجائے حاکم موصل کے قاصداوسکو ملے اور کہا کہ جو حضور نے فرمایا تھا حاکم موصل فی مان لیا وہ یہ تھا کہ صلاح الدین فی یہ کہا تھا کہ حاکم موصل شہر زوزاوسکی متلفات اور حکومت قرابلی کے اور تمام ماوراءراپ کے ہماری سپرد کر دے اور خطبہ ہمارے نام کا تمام اپنی قلمروسلطنت میں پڑھو اور ہمارے نام کا سکہ درہم اور دینار پڑھالا جاوے چنانچہ اوسنے مان لیا دوزمین صلح ہو گئی شہر دمنین امن میں ہو گیا بعد ازاں بادشاہ حوان میں جا کر مقیم ہوا اوسجا مرض بہت بڑھ گیا یہاں تک کہ لوگوں کو اوسکے جینی کی امید نہیں رہی تھی مگر چونکہ فضل ابی ثنابل حال تھا صحت پا کر درمیان ماہ محرم ۵۸۲ ہجری میں دمشق کو مرہبت کی اس اشارہ میں جب بادشاہ بہت بیمار ہو گیا تھا اوسکی چچا کا بیٹا محمد بن شیرکوبہ بن شادی حاکم جمص نے جمص میں جا کر بغض اکابر دمشق سی ایک عہد نامہ مضمون کا لکھوایا تھا کہ اگر بادشاہ مر جاوے تو مجھ کو دمشق دے دینا۔ اسی سال میں یفرعید کی رات کو حاکم جمص ناصر الدین محمد بن شیرکوبہ بن شادی مذکور فی شہر ابی تھی

۳۵۶ صبح کو مراوا یا اسلمی نسی لیگ پہنچا کرتی ہیں کہ سلطان صلاح الدین کے لکھو سکھ کر ادسکو ہر یو ادیا ہا کیونکہ ادسسی حودہ عہد نامہ مادشاہ کے مرے پر لکھو اتہا یہ امر مادشاہ مدکور کو بہت اگوار گوارا تھا۔ بعد اسکے مرے کے مادشاہ کی سپہر حص اور تمام پرگنا ت جو محمد مدکور کی قصہ میں ہی ادسکی سیٹے ستر کوہوں محمد کو دئے ادس لڑکے کی عمر بارہ برس کی ہی اس حاکم حص کی سپہر چوہا اور آلاب وغیرہ ایسی ہی چوڑے تھے کہ ادشاہ خراں سی مراحت کر کی حص میں گسا ساسا س کا ملاحظہ کرنا کہ جوتنی ہتر اور لیسہ مدہ یا ئی لے لی کوئی ہتر اور ایسی چیر چوڑی۔ اسی سال میں حافظ محمد بن عمر احمد صہبائی مدیہ کے رہوا لے لی جو کہ ایسی زمانہ میں خط اور سرت میں امام ہسا اور صکی علم حدیث میں حیدر مالکات مدہ میں دما یا ئی۔ ادسکی ایک کتاب بیت ایک حدیث اب حوب ہی ادس کتاب میں غریس بردی کی کتاب کو کامل کیا ہی اور بعد موصی پر عطلی تانت کی ہے یہ کتاب بہت مانع ہے پیدا اس ادسکی سلسلہ ہجری کی تھا

اب شروع ہوا ۵۸۰ ہجری  
 مان نقل کرنی عادل بہائی سلطان کا حلب سی اور نکالنا  
 ملک افضل ابن سلطان کا مصر سی طرف دمشق کی  
 د صبح ہو کہ اسی سال میں مادشاہ لے ایسی بیٹی افضل کو مصر سی ملا کہ دمشق ادسکو  
 سب اسکا بہ ہا کہ ملک مظہر علی الدین عمر لی افضل مدکور کا پہن سکھو کیا تھا  
 کہ میں حراج شاہی رعایا سی ہین لی ملک اکبر نک حب میں اوں لوگوں کو حسی حراج  
 سرکاری لیا جو ماہے لاما ہوں اور چاہا ہوں کہ ادکو سرادوں ملک افضل ادکو  
 چوڑ دسا ہی اسلمی مادشاہ لی ایک حراں ایسی ملک افضل کے نام میں مہموں کا

اس منہوں کا پہنچا کہ تم دہان چلے آؤ تمکو دمشق دی دہان جاؤ کہ انجہ وہ دہان چلا گیا ۳۵۷  
 مگر بادشاہ باطنین تقی الدین عمر سی رنجیدہ ہو گیا تھا کیونکہ اسکو ہر جا خیال تھا کہ تقی الدین  
 نے میری بیٹے کی نالش اسواسطی کر کے دہان سی نکلوایا ہی تاکہ مصر کا خود مالک بعد میرے  
 مرنے کی ہو جاوے اسلئے بادشاہ فی اپنی بہائی مسمی عادل کو حلب سے بلوا کر ہمراہ اس کے  
 اپنے ولد عزیز عثمان بن سلطان کو اسکا نائب مقرر کر کے مصر کا حاکم بنا کر بھیجا اور  
 تقی الدین عمر کو مصر سے موزول کر کے بلوالیا۔ بعضی یہ کہتی ہیں کہ وہ بسبب خوف  
 کی بادشاہ کی پاس نہ آیا بلکہ ایک غلام شاہی مسمی ذاقوش سے جو کہ بعضی بلاد افریقہ  
 اور برقعہ پر جو مغرب میں ہیں مستولی ہو کر بادشاہ مسمی پر بیٹھا تھا جابلا جب بادشاہ کو  
 اس بات کی خبر ہوئی اسکو بہت برا معلوم ہوا لوگوں کو بھیج کر تقی الدین کو طلب کیا  
 بلایا جب وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے شہر حات اور بینج اور مصر  
 اور کفرطاب۔ اور میافارتین۔ اور کوہ جرموہ جمع مضافات کے اسکو دیا  
 ۔ اور عادل اور عزیز عثمان مصر میں مقیم رہے جب بادشاہ نے اپنی بہائی عادل سے  
 حلب لے کر غرض میں اس کے حراں اور رہا یہ دوشہر دئے

## بیان وفات پاپہلوان کا اور بادشاہ ہونی اسکی بہائی قزل کا

شروع اسی سال میں پاپہلوان محمد بن ذکر حاکم بلاد جیل اور ہدان اور رے اور صغہا  
 اور آذربجان اور ارانیہ وغیرہ بلاد کا فوت ہوا یہ بادشاہ بہت نیک خصلت  
 اور عادل تھا اس کے بعد بہائی اسکا قزل ارسلان جسکا نام عثمان ہے مالک ریاست  
 اور سلطنت ہوا۔ سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی  
 ہمسراہ پاپہلوان کے تھا اسکا خطبہ اس کے شہر دینیں پڑا جایا کرتا تھا مگر حکومت میں اسکو



۳۵۸ کھد دحل - بہا - حب ہلواں مرگنا طر بل حکومت درل سی بکل گیا اور اوسے عادت  
 اختیار کر کے بہت آدمی ایسی سپہراہ بیکر بعض شہر دمائی اوسیں اور قریل میں بہا  
 لڑائیاں ہوئیں اسی سال میں رس حاکم گرجستاں کی عذر مجایا اور ایک لڑکا قافلہ  
 مسلمانوں کا بڑا کر سکوتہ کر لیا، مادتاہ لے اوسکی یاس اٹھی ہیج کر اوسکی چوڑی  
 کوسب راہ و رسم کے حوا دمن تہی کہلا بہا اوسے ماما مادتاہ لے حد کی در  
 مانی اور کہا کہ اگر میں مسیح یا دؤں گا تو اوسکی لکڑے ایسی ہاتھ سی اور لکڑوں گا۔ اسی  
 سال میں ابو محمد عبد اللہ اس الی الوحتس رسی میں عبد الحمار رسی مصری جو کہ علم علمت  
 اور محو میں امام نہا حوب ہوا۔ اسی بہ لوگوں لے علم پڑھا ہی اور بع یا یا ہی لکھا  
 ایک ابو موسیٰ حر دلی مصف مقدم فی النحو کا ہی اسی کاتہ گود ہی اوسے مصر میں عادت  
 یا ہی پیدا ہوا اسی اوسے شہر میں درماں ۹۹۹ ہجری کے ہوئی تہی

## اب شروع ہوا ۵۸۱ ہجری

بیان لڑائیوں اور فحون کا جو سلطان ملک ناصر صلاح الدین بنی

اسی سال میں مادتاہ کی بیب لکڑے جمع کر کی کمی ٹولیاں مقرر کیں ایک روح کوسب حوب  
 حامیوں کی حو حاکم گرجستاں کا اور تو تکلیف دیتا تھا دماں ہیجی۔ اور ایک گودہ  
 لکڑے کا ہمراہ ایسے مٹی ملک اصل کی ملا دیکھا اور اداں لواجی کی طرف روانہ کیا  
 اور ہوں لے دماں جا کر بہت کچھ لٹا۔ پیرا مادتاہ لے عادت حود طریقہ پر جا کر اوسکا  
 محاصرہ کیا اور در درستیہ لکڑے کو فوج کیا مگر قتلہ مسیح ہوا بہت شہر طریقہ مسیحی و مص حاکم  
 طرابلس کے یا من نہا اوسے مادتاہ کے ماس تجھ دتھا لف ہیج کر اطاعت منظور  
 کر لی ہی مگر درگاہوں لے فومص مذکور کی ماس بادریوں اور قسیوں اور نظر نقیوں کو ہیج کر

۳۵۹ بیچ کر ادسکو موافقت سلطان سی منع کیا اور طاعت بادشاہ سی مانع آئے چنانچہ وہ اونکے  
 سمجھائی میں آکر ادنیٰ ہمراہ ہو گیا اور فرنگیوں نے بادشاہ سی مقابلہ کرنا منظور کیا اسلئے سب  
 مجتمع ہوئے

## بیان جنگ حطین کا

یہ وہ لڑائی عظیم ہی حسین خدا تعالیٰ نے ساحل اور بیت المقدس فتح کروایا تھا، صبح ہو  
 کہ جب بادشاہ طبریہ فتح کر لی اور سوقت فرنگیوں نے تمام سپاہ اپنی جمع کر کی بادشاہ پر  
 چڑائی کی بادشاہ ہی طبریہ پر سی برادر ہفتہ پانچویں ماہ ربیع الاخر کو ادنیٰ طرف سوار  
 ہوا دونوں طرف سی مقابلہ ہوا اور خوب لڑائی ہوئی جب قومیں فی دیکھا کہ لڑائی  
 بگڑ گئے سامنے لشکر مسلمانوں کے جو لوگ تھے اونکے پاس آیا ادسجائی تقی الدین حاکم  
 محلات کا تھا ادسنے ادسکو راہ دیدی۔ قومیں جان بچا کر طرابلس میں گیس ادسجائی  
 توڑی مدت رکھ کر رنج ہی میں مر گیا۔ اور مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے فتح دی ہر جا سی  
 فرنگیوں کو قتل کیا اور گرفتار کیا۔ جملہ یقیدین میں سی ایک بڑا بادشاہ فرنگیوں کا  
 اور برنس ارنلط حاکم گرہستان کا اور حاکم جبیل۔ اور ابن ہفزی اور سردار فوج کا  
 اور ایک گروہ استباریہ کا گرفتار آئے۔ جس سال سی کہ فرنگی طرف ملک شام کی  
 نکلی تھی اور وہ سال ۶۹۱ ہجری تھے آج تک کسی مصیبت میں مثل آج کے روز کے  
 گرفتار نہ ہوئی تھی جب لڑائی ہو چکی بادشاہ اپنی خیمہ میں آکر بیٹھا اور بادشاہ فرنگیوں کا  
 حاضر کیا گیا ادسکو سلطان صلاح الدین نے اپنی پہلو کی طرف بٹھلایا ادسکو بہت پیاس  
 سبب آرمی کے لگ رہی تھی بادشاہ نے برت کا پانی ادسکو پلویا فرنگیوں کے  
 بادشاہ نے وہ پانی پیکر بچا ہوا برنس ارنلط حاکم گرہستان کو دیا بادشاہ صلاح الدین  
 نے کہا کہ اس مٹون نے بدون میری اجازت کے پانی پیایا اسکو امان نہیں دینکا پھر

۲۶ بادشاہ نے ریس کو بہت جڑ کا اور ڈر لیا اور کہا کہ کیوں صاحب آبی حرم میں شریعتیں کا قصہ  
کیا تھا یہ بکھر حرد بادشاہ کی کپڑے ہو کر تلواریں تہ میں لیکر ریس کا سر ہٹا سا اور اڑا دیا  
— یہ حال دیکھ کر بادشاہ رنگ کی سہتس اور گئی بادشاہ نے اس کی خاطر جمع کی یہ تیار  
نی طریقہ کو مراجعت کر کی دہاں کا قلع ہاں دیکر فتح کیا — یہ عکابر حاکم محاصرہ کر کی اسکو  
ہی اس دیکر فتح کیا — یہ ایک ٹھکانی ہائی ملک عادل کی یاس بیجا از سی محمد ایلا مارا  
کی اور در شمشیر اسکو فتح کیا — یہ بادشاہ کی ایسی لشکر کو متفرق کر دیا لشکریوں نے  
— شہر محاصرہ — اور قیاریہ — اور بیجا — اور صفوریہ — اور عسلہ — اور  
وہ دیرہ جو شہر عکابر کی طرف دھول میں واقع تھے سردر شمشیر فتح کئی اور بہت مال غنیمت  
باتہ آیا اور بہت لوگ مارے گئی اور بہت بگڑ لائی — اور ایک فوج عکابر پر بادشاہ  
نے یہی دہاں کے قلعہ کو اس دیکر اونہوں نے فتح کیا یہ ملک عادل بد فتح محمد ایلا مارا  
یافا کی گیا اسکو ہی سردر شمشیر فتح کیا یہ تیسریں رگیا اسکو ہی اس دیکر فتح کیا — یہ محاصرہ  
گیا دہاں کے حاکم کی شہر حالی کر دیا بادشاہ کی اوسی ساعت جب نہجا تھا حاتی ہی لیلیا  
وہ تاریخ نویں عادی اللادل سہہہ کی تھی — یہ یردست برحاک کی اسکا محاصرہ کیا  
سٹائیس عادی اللادل کو اس دیکر فتح کیا آٹھ دن تک اسکا محاصرہ کے کرتا — ایک  
حاکم صل عواد مقدس میں تھا اس سے شہر حیل کا بادشاہ کو دیا ایسے چھٹ حالے  
کی عرص میں رقرار کیا بادشاہ نے مسطور کیا یہ فرنگی اور فرنگیوں سے زیادہ استہاد  
مسلمانوں سی بہت عداوت رکھا کرتا تھا چھٹ حالہ اسکا اچھا تھا بادشاہ نے شہر  
حیل اوستی لیکر چھوڑ دیا اور اسی سال میں کر میں دریاں کشتی کے سہہہ طرف عکابر آیا  
یہ شہر مسلمانوں کا تھا مگر کر میں کو یہ حصرہ تھی کہ مسلمانوں کے قصہ میں ہی اتفاق سے  
طوفاں ہی بہت شدت سی آما اور کر میں کی ملک افضل کے وہ عکابر میں تھا یہ سوال کیا  
کو محکو بہر امارت طحانی ملک افضل کی قبول کیا مگر طوفاں کی شہر صورت کی طرف اسکی

اور یہی جہاز کو پہنک دیا اور اس شہر میں جتنی فرنگی تھی سب اور اسکی پاس جمع ہوئی اور مدد  
 دیکر صورت فتح کر دادی۔ یہ مکر کیس کا پہنچا صور پر اور چٹیا نا اون فرنگیوں کا جنگی شہر  
 بادشاہ فی الامان دیکر لی لیا تھا اور مکالمہ جمع ہوا صور میں یہ سبب بڑی ضرر اور نقصان عظیم کا  
 تھا جو شہر عکا کے باشندوں میں طاقت نہ رہی اور فرنگیوں نے قوت پائی۔ بعد ازاں  
 بادشاہ نے عسقلان پر جا کر چودہ روز اسکا محاصرہ کر کے اسلحہ جادوی الاخر کو بالامان  
 فتح کیا پھر بادشاہ نے لشکر کو متفرق کر دیا چنانچہ اسلئے لشکریوں نے۔ شہر رملہ  
 ۔ اور داروم۔ اور غزہ۔ اور بیت لحم۔ اور بیت جبریل اور نظردن وغیرہ  
 اتنی شہر فتح کئی۔ پھر بادشاہ فی بدات خود قدس پر چڑھائی کی اس مقام میں نماز  
 اتنے تھی کہ گنتی سسی باہر میں بادشاہ نے محاصرہ کر کے چار دیواری بیت المقدس کو پر  
 سرنگین لگا دین اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی فضیل کو اکیڑ کر پہنک دیا فرنگیوں نے  
 بادشاہ سسی امن طلب کی بادشاہ فی منظور نے کیا اور کہا کہ جب طرح سسی مسلمانوں سسی فرنگیوں  
 نے یہ شہر تلوار کے زور سے لی لیا تھا اسی طرح پر میں ہی فرنگیوں کو مار کر یہ شہر تلوار کے  
 زور سے لون گا پھر فرنگیوں نے ایچی بیکر یہ کہا کہ ہکو امن دو اور ہم لوگ بہت میں  
 تم تھوڑے ہو اس پر ہم تم سے صلح کرتی میں ہکو نکل جانی دو نہیں ہم تمہارے برخلاف  
 لڑائی کریں گے۔ بادشاہ نے کہا کہ ایک شرط پر تم کو امن دیتا ہوں وہ یہ ہے  
 کہ ہر ایک مرد تم میں سے دس دس دینار دیوی اور ہر ایک عورت پانچ پانچ دینار مجبورو  
 میں امن دیتا ہوں اور بھی کی عوض دو دینار اور جو فرنگی یہ محصول ندیگا وہ قید کیا جا لگا  
 سبھی مان لیا چنانچہ ہر فرنگی ستائیسویں تاریخ ماہ رجب کو بیت المقدس خادمان  
 بادشاہی کی قبضہ میں آیا یہ دن بہت بڑی کیفیت کا تھا کیونکہ بادشاہ نے ہر ایک  
 دروازہ پر شہر ند کو رکھ کر محصول مقرر کرنے کی اسلئے اپنی طرف سے لوگوں کو  
 پہلا دیا اور مسلمانوں کے جہنڈی فضیل پر کھڑے ہو گئی ہر مرد مان ستین سلطانی سے

۳۶۲ حرم محمول ایسی کی واسطی مقرر کئے گئے تھے اور اس رویہ میں بہت جہالت کی مادشاہ کو بہت تھوڑا دیا۔ اور ایک سولی سولی کی الصخرہ کے صدر تھے مسلمانوں کی وہ ڈھاکر اکھاڑے اس اکھاڑے میں ایک غل دستور حوتی کا مسلمانوں سی ایسا ہوا کہ کہی اس آوازہ فرحت انگیر سنی میں ہیں آیا تھا اور کار لوگ اس روز رو میٹ رہی تھے سرگول نے مسجد اقصیٰ کی علی حاس کو ایک مکان ہاگی اور آرام کا سایا تھا مادشاہ نے وہ دور کر کے مسجد اقصیٰ حطرح پر تھی اور سیطرح سی ہر مادی۔ اور الدین محمودں رگی نے ایک سر درمیاں طلب کی مویا تھا اور کہا تھا کہ یہ سر مسجد اقصیٰ کی واسطی ہی مادشاہ نے طلب سی وہ سر ملگو کی مسجد اقصیٰ میں رکھوایا۔ اور مادشاہ نے فتح بیت المقدس کی یکسویں ماہ شہان تک ابھر شہر کے واسطی انتظام اور سدوس امورات شہر کی بڑا اور حکم دیا کہ گھوڑوں کے مادی کو اصل اور مدرسی متاعی ہر کے اسحای سائے حائیں مد ازاں مادشاہ کی عکا کو کوچ کیا پھر وہاں سی طرف صو رکی آما حکم اسحای کامر کیس تھا اور سے شہر کی درواری بند کر کے اندر مورچی لگائی اور ماہر شہر کے خدوں کہو در کجا ہی۔ مادشاہ یوں تاریخ ماہ رمضان کو دہاں حاکم اتر ا اور اسکا محاصرہ کر کے اسکو تنگ کیا پھر مادشاہ کی جبار خلگی طلب کیا مگر دس کستی اور سکے پاس بزار مرداں خلگی بھی لیکر سرگیوں کی اور سی دریا کی راہ لڑائی کی اور پانچ کستاناں لڑائیں اور کوئی مسلمان رمدہ۔ بجا مگر وہ شخص جو دریا میں کو تیر ہاگ گیا اور ماتی سے پکڑے گئے مدت تک مادشاہ محاصرہ کنی پڑا رہا آخر کار دریا آحر ماہ شوال کی حواول کاوں اول کا مادشاہ نے دہان سی کوچ کیا اور عکا پر حاکی وقامت کی دہاں لشکریوں کو سید لیاقت مرحمت ہوئی پچا پچ ہر ایک شخص ایسے ایسی شہر کو مرحبت کر گیا اور مادشاہ نذاب جو دہکا میں دریاں ایسی حلقہ کے اندر پھر ہرین پر آدمی پچ کر اس دیکر اسکو ہی فتح کیا۔ اسی سال میں شمس الدین محمد

بن عبد الملک جسکا عرف ابن مقدم ہی بعد فتح بیت المقدس کی بارادہ حج اور جہاد ۳۶۳  
 اور زیارت بیت المقدس اور واسطی زیارت خلیل علیہ السلام کی اور حج کے گیا تھا  
 اور سکا یہ ارادہ تھا کہ اسی سال میں یہ سب امور خیر محسی ہوں وہ حاجیان ملک شام  
 سردار تھا وہ جا کر وفات پر پڑا جب ارادہ افاضہ کا کیا طاشکین امیر الحاج  
 عراقی نے اسکو منع کر دیا کہ میرے سامنی تو افاضہ مکر او سنے کچھ التفات نہ کی  
 اسلئے عراقیوں نے شامیوں کا مقابلہ کیا اون میں ایک جماعت آدمیوں کی مقتول  
 ہوئی۔ مگر ابن مقدم اپنی اصحاب کو منع کرتا جاتا تھا کہ تم نہ لڑو اور اگر قدرت پاؤ  
 تو عراقیوں سی برابری کرو ابن مقدم ہی زخمی ہوا اسی زخم میں شہید ہو کر مر گیا اور  
 مقبرہ معلیٰ میں مدفون ہوا۔ اسی سال میں بادشاہ طغرل بن ارسلان شاہ بن طغرل  
 بن سلطان محمد بن سلطان ملکشاہ بن ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق بہت  
 قوی ہو گیا تھا اور بہت شہر اس کے ماتھے آگئی تھی چنانچہ قزل بن ذکر نے خلیفہ کے  
 پاس بھی ایک قاصد بھیج کر اوسکی مدد طلب کی تھی اور اسکو خوف انجام کا طغرل کا  
 دیا تھا یعنی اگر تم مدد نہ دو گی تو انجام اسکا بڑا ہے طغرل بدلائے بغیر چھوڑے گا  
 ۔ اسی سال میں شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں آکر جہاد کیا۔ اور اسی  
 سال میں خلیفہ نے اپنی گہر کے مختار مجد الدین ابوالفضل بن صاحب کو قتل کیا تھا کیونکہ  
 خلیفہ کا کوئی شخص حکم بنجراد کے حکم کی نہ مانتا تھا بعد اوسکی مقتول ہونے کی معلوم ہوا  
 کہ اسکی پاس بہت مال ہے سب خلیفہ فی ضبط کیا۔ اسی سال میں خلیفہ فی ناظر الدین  
 اللہ ابوالمظفر عبید اللہ بن یونس کو جسکا لقب جلال الدین ہی خلعت وزارت کا دیا  
 اور اسکی ہمراہ ہو کر بہت امیر اور دو تہذہ آدمی چلی پہا نکات کے قاضی القضاۃ بھی اس کے  
 اردلی میں چلا اور ابن یونس بھی انہیں لوگوں میں سے ہے جو اسکی سواری کی ہمراہ  
 فاضہ کے مضی یہ ہیں کہ ایک دفعہ ہی چلنا آدیوں کا وفات سی طرف منی کی پہنچ کی

۳۶۴ جلتا ہاگر دہل میں بہت اموس کرتا تھا اور دراری عمر برست کیا کر ہا سہی بہر کیا  
 کر اگر اسی ٹری عمر ہوں تہہ کا میں کو اسکی ہر کا ب سو کر جلا ٹرنا۔ اسی سال میں قاضی القضا  
 رسانی و ب ہوا جلیہ مقتسی کے در مار کا بہر قاضی تھا

## اب شروع ہوا ۵۸۲ ہجری

سان اودن لڑائیوں اور فتوح کا جو سلطان صلاح الدین کی

صبح ہو کر سلطان نے کورنی اس سال میں تمام حاراشہر عکامیں سر کیا بہر مویا ہی ہر پور  
 کے کوکے یر گیا اوسکے محاصرہ کی واسطی ایک امیر سی قمار کو چوڑ کر درمیاں ماہ ریح اول  
 کی دہاں سکی کوچ کر کی دست میں آیا لوگوں کو اسکی دہاں کی آئے سی بہت حوت  
 اور اطراف دواہ کو لکھا کہ لشکر جمع کر آیا جہی دیب یا بچہ در کے دست میں ہر ہر نصف  
 ماہ ریح الاول سے ہر ایں دہاں سکی رواہ ہو کر بحیرہ قدس یہو کہ عرب کی جانب  
 دواہ سے تمام کیا اوسکے تمام اواع مظلوم سلطانی جمع ہوئی اول دواہ کا سردار  
 عماد الدین رگی میں مودوس زرگی میں نسفر حاکم ستمار اور نصیس کا ہا ہر نصیس  
 اوس حاتی جمع ہو لیں اوسوقت دہاں سکی کوچ کر کی سہی قلعہ الزکر دی اتر کر دیکوں کو  
 لوٹا شروع کیا دہاں سکی ح لوٹ چکا الطرطوس پر چٹی تاریخ حماد الاول کو  
 ہیجا اوس شہر کو دہاں سکی کر گئے تہی اوسکو حالی یا کر مرتبہ کو گیا اوسکو ہی حالی ما  
 اسکی دہاں سکی ہی کوچ کیا مرتبہ کی سہی ڈیرا کیا ح اس شہر کو دیکھا کہ بہر  
 مصوط اور بختہ ایسا ہی کہ کوئی اوسکو فص نہ کر سکے گا لایا جو کہ دہاں سکی ہی کوچ کیا  
 تاریخ حماد الاول کو جیلہ یہیچا اس شہر کو حاتی ہی ایسی قصہ میں لایا مد فتح یا سہ  
 امیر سانی الدین عماد اس الدایہ حاکم ستمار کو اسکی محاطت کی واسطی مقرر کر کی جو

جو بیسویں تاریخ جماد الاول کو لاذقیہ پر ڈیرا کیا اس شہر میں دو قلعے تھے دونوں کا صفحہ ۳۶۵  
کیا جب لاذقیہ مذکور پہنچا کیا وہ شہر بادشاہ نے اپنی بہتی ملک مظفر تقی الدین  
عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کو دیا اس نے اس قلعہ کو بسا کر اور تعمیر اسکی کر کے خوب  
منصوب کیا۔ تقی الدین مذکور ٹری بہت کا آدمی تھا اسکو قلعوں کا منصوبہ کرنا  
اور استوار سی قلاع کی خوب آتی تھی جیسا کہ پہلے قلعہ حیات کو اس نے خوب استوار  
نمایا تھا انیسویں جمادی الاول کو بادشاہ نے لاذقیہ سی کوچ کر کے صہیون کی طرف  
جا کر اسکا محاصرہ کر کے دہانے باشندوں کو تنگ کیا وہاں کے باشندوں نے امن مانگی  
بادشاہ نے منظور کیا حکم دیا کہ جس طرح پر بیت المقدس والوں نے امن لی ہی اس طرح  
اگر تم کو اپنی منظور ہو تو امن کو اپنی دینار سوانق شرح مذکور کے یعنی فی مرد دس دینار  
فی عورت پانچ۔ فی بچہ دو دینار دو تلو امن ملجائی گی جو اس قدر نہ دی سکی گا مقید ہوگا  
سب فی منظور کیا اور قلعہ صہیون بادشاہ کی حوالہ کیا بادشاہ نے وہ قلعہ ایک امیر کو  
جو بادشاہ کی مصاحبوں میں سی تھا جسکو ناصر الدین منکور بن حاکم قلعہ ابی قبیس کہتے تھے  
دیا ان پہاڑوں میں بادشاہ نے اپنی لشکر کو متفرق کر دیا لشکریوں نے قلعہات بلاد  
نوس فتح کئے وہ فرنگی جو دہان رہتی تھی سب قلعی چوڑ چوڑ بہاگ گئے اور مکان خالی  
کردئے۔ بعد ازاں لشکریوں نے قلعہ العبد اور مجاہدین فتح کیا۔ پھر تیسری  
تاریخ جماد الاخر کو بادشاہ صہیون سی روانہ ہو کر قلعہ بکاس پر پہنچا وہاں کے باشندوں  
نے وہ قلعہ خالی کر دیا اور آپ قلعہ شغریں جا چہی وہ قلعہ بہت بلند اور استوار تھا  
بادشاہ نے اسکا بھی محاصرہ کیا باشندگان اس قلعہ کے دین رعب اور خوف الہی  
اس طرح کا مستولی ہوا کہ سب خواہان امن ہوئے بروز جمعہ چٹی جماد الاخر کو امن دیکر  
وہ قلعہ انسی لیلیا۔ پھر بادشاہ نے اپنی بیٹے ملک ظاہر غازی حاکم حلب کو  
سیرمینہ پر بھیجا اس نے وہاں کا محاصرہ کر کے وہاں کے باشندوں کے واسطی ایک



۳۶۶ مدرس کا مقرر کر کے یہ حکم دیا کہ سب یہاں کی رمیوالی اس رمین پر اوتر آویں واللہ  
 سکواہ ڈالوں کا جابجہ وہ لوگ سب وہاں آوترے اوسے اوس قلعہ کو چڑھی اور  
 مہدم کروایا اور ایسا مہدم کر دیا کہ کوئی اور لگا آتا رہی۔ چوڑا اس قلعہ اور سوا  
 اسکی اور رہیں قلعوں میں مسلمان بہت مدی ہی اوس سکوتیہ سی مخلصی دیکر باسلا  
 لعدہ کہا سکودیا اور سکوجوڑ دیا بعد ازاں بادشاہ نے شہر سی رستہ کی طرف کوچ کیا  
 اور ایسی لشکر کی میں حصہ کر کے تنوں طرف سسی شہر کو گھیر لیا ستیا سیوں جاد الاخر کو  
 رد رستہ پر سکوتیہ کیا وہاں کے باشندے کچھ متبید ہوئی کچھ مارے گئی۔ موقوف  
 تاریخ کا مل کار انیر کہا ہی کہ ان رناتوں میں بادشاہ کی بھراہ میں ہی تہا یہ کہ حکم  
 دیدہ نقل کرتا ہوں۔ بعد ازاں بادشاہ نے وہاں سی کوچ کیا اور لوہے کی لڑ  
 حواہر عاتسی کے ردیک الطاکہ کی ہے جید روز تمام کیا یہاں تک کہ جو بھی راہ  
 ہما وہ آلا یہ ہما کے درسا کہ رجا ڈیر کیا انہوں تاریخ ماہ رص کو حصد کیا  
 اوسے دن اوسکے محاصرہ کیا اور اس دیکر اوس شہر کو فتح کیا یہاں کے باشندے  
 یہ سہرہ ہو گئی تھی کہ ایسی صرف کٹرے لیکر نکل جاویں انیسویں رص کو وہ سہ  
 ماسدے نکل گئی اور شہر بادشاہ کے ہاتھ آیا یہ وہاں سے کوچ کر لی تو اس  
 گیا اوسکا ہی محاصرہ کر کے موافق شہر درسا کہ والوں کی اس دیکر فتح کیا سہ  
 حاکم الطاکہ نے بادشاہ کی ماس اعلیٰ بھکر یہ کہیلا ہی کہ محکو مسطور مسی صلحی تھو  
 تمایل بہتار رہوں گا اور جو میرے باس قید ہی ہے اوسکو جوڑ دوں گا بادشاہ نے  
 مسطور کیا آٹھ جیسی تاک صلح رسی حاکم الطاکہ کا ان ایام میں رن بادشاہ دگرگون  
 تہا ان ملا دکا وہ حاکم کل تہا کیو کہ طر اوس والوں نے ہی اوسکو طر اوس سیر کردی  
 تہی ح بادشاہ نے ان ملا کو فتح کر کے حراہ یائی اور عید کریگی مسی صلح ہو گئی  
 سہاں کو طلب میں داخل ہوا یہ وہاں سی کوچ کر کے دمشق میں آیا اور عماد الدین رگلا

ابن سعد کو مسند بیاقت اور نیک نامی کی محنت ہوئی اس طرح پر اور لشکر شہر قی کی ۳۶۷  
 سردار دن کو سندین محنت ہوئی تھیں۔ جب بادشاہ حلب سی جلاتہا قصد اعرابین عبد بن  
 رضی اللہ عنہ کی قبر کی طرف کو آیا اوس قبر کی زیارت کی اور شیخ صالح ابو ذکریا منہجی کی  
 بھی زیارت کی یہ شخص بہت نیک بخت اور صالح تھا اوس کی کرامات بہت ظاہر و باہرین  
 اوسے جاسے پر رہتا تھا اوس کی بھی زیارت کی۔ بادشاہ کے ہمراہ ابو فلیتہ امیر  
 قاسم بن مہنا حسنی حاکم مدینہ رسول اللہ ص کا رہا کرتا تھا اوس شخص نے بادشاہ کے  
 ہمراہ بہت لڑائیاں دیکھیں کیونکہ بادشاہ اوس کی بہت غرت کیا کرتا تھا اور اوس کے دیکھنے کو  
 برکت اور تمین سمجھا کرتا تھا اور جو وہ کہا کرتا بادشاہ وہ بھی کیا کرتا تھا۔ ماہ رمضان  
 میں بادشاہ دمشق میں آیا اور لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ آرام کر دو سب کو جدا کر دیا اور  
 نسر مایا کہ عمر بہت چوٹی ہی اور اجل سر پر گھڑی ہی۔ جب بادشاہ بلاد شام کی  
 طرف آیا تھا اور سوقت گرجستان وغیرہ پر ملک عادل کو جو بادشاہ کا بہائی تھا اور اسطے  
 محاصرہ اور فتوحات کی مامور کیا تھا وہ یہی کار کرتا رہتا تھا چنانچہ اہل گرجستان نے  
 امن طلب کی ملک عادل نے حکم دیا کہ وہ ملک فتح کر دے اور اے لو امن دیکر گرجستان اور  
 شوبک اور اور اس طرف کی بلاد سب فتح کئی۔ پھر بادشاہ بذات خود شہر دمشق  
 سے درمیان نصف ماہ رمضان کی صفہ پر گیا اوسکا محاصرہ کر کے رحمت کو دیا ان کی  
 تنگ کیا نصف ماہ ذیقعدہ میں وہ بھی امن دیکر فتح کیا وہ ان کے باشندوں کو صحر کی  
 طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ تم لوگ رہاں جا کر سوران فلون کی باشندوں کا جمع ہونا  
 درمیان صحر کی یہ نقصان عظیم تھا مسلمانوں کے حقین چنانچہ وہ فساد بعد اسکے ظاہر ہوا  
 ۔ پھر بیت المقدس پر بادشاہ گیا عید الفصحی اوسے جاسے پڑے۔ پھر عکا کی  
 طرف جا کر تمام سال قیام کیا۔ اسی سال میں قزل بن ذکر نے خلیفہ امام ناصر سے  
 طغرل بن ارسلان بن طغرل سلجوقی پر مدد طلب کی تھی کیونکہ اوسنے خلیفہ طغرل کو انجام

۳۶۸ ڈرا دیا تھا اسلئے حلیہ کی طرح کے ادیر لٹک گئی کی آٹھویں تاریخ ریح الاول سہوا  
 میں ذریعہ ہواں کے مقابلہ ہوا حلیہ کے لٹک کو شکست ہوئی طرح کے بہت مال لوٹا  
 اور سپہ سالار لٹک حلیہ کو یعنی حلال الدین عبید اللہ دریر حلیہ کو پکڑ لیا۔ اس سال میں  
 محمد بن عبد اللہ کا تب معروف سام اس قنادیدی جو کہ شاعر مشہور تھا فوت ہوا اس کی  
 تقاضیہ عمل اور نسیب بھی بہت مشہور ہیں سوار اریں اور بھی اختاراد کی بہت طرح  
 کے ہیں یہ اپنی اس کی ۵۱۹ ہجری میں ہوئی تھی

## اب شروع ہوا ۵۸۳ ہجری

اس سال میں جب سلطان صلاح الدین مرح عیوں یوڈیرا کیا اس وقت حاکم تھقیف <sup>ارسل</sup>  
 نے دربار سلطان میں حاضر ہو کر عرض کی کہ بعد ایک مدت مقرر کی جو کہ ٹہرائی تھی شہر  
 تھقیف حضور کے سیرد کردوں گا اس مدت کی مقرر کر لی سی درپ مات ہوتا تھا اور  
 ایسا ہی ہوا کہ جب میں دربار میں حاضر ہوا تو مقرر کی مدت میں رہ گئے مادتاہ لے او سکھو لو انا  
 نام اس حاکم کا ارط تھا جب حاضر ہوا مادتاہ لے فرمایا کہ پیشہ ہر موافق وعدہ کے  
 سیرد کردہ اس سے جواب دیا کہ صورت سیری راہی کوئی نہیں مانتا مستند گان اس شہر کی  
 اور میرے کسی کی آدمی ہم ملے ہم میں اس میں لاچار ہوں مادتاہ لے او سکھو کر  
 دمشق میں قید کیا

## بیان محاصرہ کرنی فرمیں لکا قلعہ عکا کو

صبح ہو کہ مشہور دن کو مادتاہ لے فتح کیا تھا اس کے مانند سے شہر صور میں آ کر  
 ہو گئی تھی اس لوگوں کا اس کا ہی مع ہوا بہت بڑا تھا وہ لوگ اتنی کثرت جمع تھی کہ شمار

کہ شمار سی باہر میں ان سب مخالفین نے یہ تجویز کی کہ روتی ہوئی مدد کی خواہش ہو کر گھنڈ پر  
 آئی اور اس جابی ایک صورت مسیح علی کی بنائی اور ایک تصویر عربی آدمی کی بنا کر اس نسبت  
 سی رکھا کہ گویا عربی آدمی مسیح علی کو مار رہا ہے اور حضرت مسیح علی کے خون جاری ہی اس  
 تصویر کو سامنی رکھ کر یہ کہنی لگی کہ یہ عربی نبی ہی عرب کا حضرت مسیح علی کو مارتا ہے  
 تم سب بتے نصاریٰ ہو حضرت مسیح علی کی فریاد کو آؤ تمام عورتیں اپنی اپنی گھروں سے  
 روتی باہر آئیں اور بہت فرگنی جمع ہو گئے یہ انبوه جمع ہو کر صورتی کوچ کر کے علی پر  
 گئے درمیان نصف ماہ رجب سنہ ہذا کی سکا کا محاصرہ کیا اور فیصل شہر چاروں طرف سے  
 سب گھیر لی مسلمانوں کی راہ بند کر دیا بادشاہ یہ حال شکر مقابلہ میں فرنگیوں کے لگیا  
 اور قریب ہی اونکی اونتر کر شروع ماہ شعبان میں لڑائی ہوئی لگی تمام شب لڑائے  
 رہی جب صبح ہوئی تقی الدین سمر حاکم حیات فی جود ہنی طرف بادشاہ کے لشکر پر ہتا  
 فرنگیوں پر حملہ کر کے اونکی جابی سی اونکو ڈگا کر مقام چہین لیا اور فیصل تک شہر کے  
 مارتا ہوا چلا گیا شہر تک راہ کھل گئی اب مسلمانوں کی آئی جانیکا راستہ ہو گیا پر  
 بادشاہ درستی مدت اور کما شہریوں کے لشکر کو شہر میں پہنچا اونہیں ابوالہجاء  
 ہی ہتا صبح و شام برابر مسلمان لڑتے رہی بیسویں تاریخ ماہ شعبان تک یہی حال  
 رہا پھر درمیان مسلمانوں اور فرنگیوں کے ایک بڑی بیماری ہوئی اس لڑائی  
 میں فرنگیوں نے جمع ہو کر بادشاہ پر حملہ کر کے قلب لشکر میں جا گھسی مسلمانوں کی پیر  
 ڈگا دئے اور مسلمانوں کو قتل کرتے ہوئے بادشاہ ہی خیمہ تک جا پہنچی اور بادشاہ  
 مدد ایک چاعت پھراہوں کے ایک جانب کو ہو گیا اسی اثنائیں فرنگیوں کی مدد نہ آئی  
 نقطہ میمنہ کی لڑائی کر رہے تھے کہ بادشاہ نے اون فرنگیوں پر جو قلب لشکر شاہی  
 علیہ کر کے آگھسی تھے حملہ کیا اور تمام لشکر سلطانی اونپر جبکہ پراسکو قتل کیا اس  
 در دشت ہزار فرگنی مارے گئی اور چرچ گئے تھے اونہیں سی کچھ طبریہ کو ہاگ گئی کچھ

۳۷ دمشق میں جا پہنچی مردوں کی لاشوں سے ریس سڑ گئی مادشاہ کو بھی فوج کی ماری  
 پیدا ہو گئی امیروں نے دستور بتا دیا کہ قتل مکانی کرنا چاہئے اس سوا سطلی خود ہوں  
 رمضان سے پہلے کو عکاسی مادشاہ نے حردہ کی طرف کوچ کیا جب مادشاہ کو یہ  
 سرگنا دیکھیں کو یہ قدرت اور حوصلہ پیدا ہوا کہ عکاکا پہر محاصرہ کریں اس سوا سطلی اور  
 ریس میں پہل گئے اور بہت عرصے ہوئے اسی تباہی میں ایک چار مسلمانوں کا دربار کے  
 راہ ہمارا حسام الدین لولو کی حوکہ رستخار اور حردہ آدمی تھا انا سب اسی قوت اور  
 سخاوت کی اسی ملک میں آکر ڈیرا لگا اور آمد شہر کے گھس کر سب مسلمانوں کا دل  
 بڑایا اور سب کو قوت دی اس طرح سی ملک کا دل مصر کا لشکر لیکر ایسے بہائی سلطان کی  
 مدد کو آیا چچا اوسکی آئی مسلمانوں کی دل میں قوت پیدا ہو گئی اور سب کو عتسی ہوئی —  
 اسی سالیں درساں حردہ کے نقشہ عیسوی موادشاہ کا مصاصہ رہتا تھا اور وہ لشکر  
 کہ ہی فسر تھا قوت ہوا یہ شخص نکرے اور رستخار تھا رستخار الواقاسم برری کی اصحاب  
 میں سے تھا — اسکی ل میں محمد بن یوسف بن محمد بن یاس حاکم لقب موفق الدین تھا وہ  
 یہ شخص تاعز شہر ارمل کا رہیو الا تھا علم عربیہ میں امام اور سب سے زیادہ عالم تھا —  
 علم عربی ہی سب سے زیادہ حاشا تھا اور شعر کے تساحت اسکو بہت تھی اچھی عربی کا  
 تیسر خوب کرتا تھا مقدس کے علوم اوسکی سب بڑی تھی اور کتاب اقلیدس کو اوسکی  
 خوب حل کیا تھا یہی شخص الوالہ رکات بن سنوئی مصنف تاریخ ارمل کا استاد ہے  
 — اس فائدہ کو رستخار میں حاکمیت مکہ مقم ہوا — یہ دمشق کی طرف  
 گیا سلطان صلاح الدین یوسف کی دامن مدح کی — اسی سالیں محمد بن علی بن سلطان  
 بن عبد اللہ صفہانی مردود بنام قاصی صاحب طریقہ کا بیج خلافت کے خوب ہوا  
 اس میں طریقہ فی النجلا میں اسی طریقہ تصیف کیا ہے یہ کتاب بہت اچھی  
 لائق درس ہے جس شخص نے اسکو سمجھا وہ قصوراد کے ہم کا ہے کہ وہ اوسکی ماریوں کو

## اب شروع ہوا ۸۴ھ ہجری

اسی سال میں دخول خیم سلطانی کا خردتہ سی واسطی قتال فرنگیوں کے عکا پر شمار کیا جاتا ہے واضح ہو کہ فرنگیوں نے قریب فیصل قلعہ عکا کی تین برج بہت بڑی بنائے تھی ہر ایک برج کا طول ساٹھ گز کا تھا اون برجوں میں تختہ بندی کر کے کئی درجہ اونکی بنائے تھے اون میں تیار اور سامان جنگ بھی کیا تھا اور اون پر اونکی چڑے گا ہی کے مٹی اور سرکہ سے مٹی تھی تاکہ آگ اون پر غل نہ کری اور برج جل نہ جائیں مسلمانوں پہلے ایک برج کو آگ دی وہ سہ اون لوگوں کی جو اوس میں تھی اور جو تیار و سلاح اوس میں بھرے ہوئے تھے ان سمیت جگر خاک سیاہ ہو گیا پھر دوسرا پونکا پتیرا ڈالا — بعد اسی مصیبت اور زنج کے اب مسلمانوں کی دلوں کو چین پڑا اور بہت خوش ہوئے اسی اثنا میں بادشاہ کے پاس چار طرف سی لشکر مسلمانوں کی واسطی لڑنے فرنگیوں کے جمع ہو گئی اوسکا سبب یہ تھا کہ مسلمانوں کو یہ خبر ہو گئی تھی کہ بادشاہ ایمان کا چڑائی کر کے ہم پر آیا ہے اور واقع میں بادشاہ ایمان کا ایک لاکھ جوان لڑنے والا اپنی سہراہ لیکر قسطنطنیہ کی طرف سی آیا تھا مسلمانوں نے حق المقدور اسکا بہت اہتمام کیا لیکن ملک شام سی بالکل مایوس ہو گئی تھی — اللہ تعالیٰ نے قحط اور دباؤ اسکی آتی ہی نازل کی اکثر مردمان جنگی جو بادشاہ ایمان کے سہراہ تھے راہ میں فوت ہوئے اور جب بادشاہ ایمان بلاد ارمن کے قریب پہنچا واسطی غسل کی اوسکا ایک نہر میں ادترا پیر رپٹ کر نہر میں جا رہا وہ ڈوب کر بدون ماری ہی مر گیا لکڑیوں نے یہ چالاکی کی کہ اوسکی بیٹی کو اوسکی جانی پر بھلا دیا — یہ حال دیکھ کر اوسکی

۳۷۲ لشکر کے دو مرتی ہو گئی ایک فرقہ مدوں احارب ایسی گہر دی کور حسب سوادقہ مالی ہی  
 مدہس ڈر کے کے ملک الیہاں کو مرحمت کرکنا۔ وہ مرنگی حوٹکار مسلمانوں سی متعلق  
 بیتیں آرہے تھی ادکی ملک اور مدت کو مادشاہ الیہاں کے طوسی کوئی رہی محاسب  
 تعد ادکی کو ایک لاکھ حراں آئے تھی یہی ہستار رای مام یا دگار ہی اللہ ہی مسلمانوں کو  
 ادکی مدی سی صوطر کہا۔ اور مادشاہ درگیوں سی عکار معیوں حاد آلا حسر کہا  
 رطنا رہا آحسر کار درگیوں لی تنگ آکر حد قوس سی مدہ سوار اور زیادہ حروج کر کے  
 ملک عادل بر طر کیا اور ادکو ادکی حائی سی ہٹا دیا لشکر مصر لی درگیوں کو حائی دکر  
 چار طرف سی آگہرا اور بہت درنگی مارے گئی خلق کتر قتل ہوئی حویجی تھے وہ بہر حد دل  
 میں مرحمت کر کی چلی گئی۔ اسی اتار میں مادشاہ کی درد شکم ہوا وہ ایسی جیمہ  
 حادثہ اگر یہ مات ہو تو نینک آحلی رد در مصلہ ہر چیکا لیکن حادو جانتا ہی ہو کر آ  
 اوس میں کچی چارہ ہیں۔ اسی سال میں ح حارٹا بہت شدت سی بڑا اور آمد ہیا  
 ملی لکس اوس درگیوں لی حوٹکار میں محصور تھی یہ حوٹ کر کی کتسیاں لست شدت ہوئی  
 رٹ نہ حاس شہر مسور کی طرف روانہ کر دس عکاکت دریاں سمندر کے راہ کھلی گئی  
 وہ لشکر کی جو حارج کتوں کی تھی کتتی والوں سی دوحہ تھی۔ اسی سال میں ہو  
 تاریخ ماہ سوال کو زیں الدیں یوسف س ریں الدیں کو چک حاکم ارمل سے وفات  
 یای یہ حاکم ہمداد مادشاہ کے ایسی لشکر میں تہا وہ اوسکی وفات کی سلطان صلاح الدیں  
 سے شہر ارمل اوسکی بہائی مظہر الدیں کو کوری س ریں الدیں علی کو چک کو عایت  
 کیا ملکہ شہر در اور رگات اوسکی اور زیادہ مرحمت کئی اور حو مظہر الدیں کے  
 قصہ میں تہا یہی حراں اور زیادہ دولو شہر سے لئی مظہر الدیں سے اوس شہر میں ح  
 اوسکو مرحمت ہوئی تھے ایسا قصہ کیا۔ اسی سال میں خلیفہ ناصر الدیں اللہ فی شہر حدتہ  
 عاتہ بر بعد محاصرہ مدت مدید کے استیلا یا تہا۔ اسی سال میں مادشاہ سے وہ ہر حو مظہر

مظفر الدین کی قبضہ میں تھی یعنی حران اور رما اور شمشاد اور موزر یہ سب شہر ملک مظفر ۳۷۳  
 تقی الدین عمر کو بخش دئے اور سوای انہی میا فارقین اور ملک شام میں سی حماہ اور حمہ  
 اور سلیمہ اور منبج۔ اور قلعہ نخج اور جبلہ اور لازقہ اور بلاطس اور بکراسیہ شہر  
 اور سکوزیادہ مرحمت ہوئی

## اب شروع ہوا ۵۸۵ھ ہجری بیان علیہ پانی فرنگیوں کا عکا پر

اس سال تک فرنگیوں نے عکا کا محاصرہ نہ چھوڑا وہ لوگ عکا کو دریاسی دریا تک  
 گہرے ہوئے پڑی تھی اور اپنی امن کی واسطی ادھون نے خندقین کھود کر پین پین میں سسوی  
 بادشاہ کو یہی اوکھی پاس پہنچی کی قدرت نہ رہی تھی اصل میں یہ بات یہی کہ عکا پر پہلے  
 محصور تھے فرنگیوں نے اسکا محاصرہ کر رکھا تھا مگر خندقوں میں فرنگی زگ نہی اور دریا  
 اور کو بچا دیا اور فرنگیوں کا محاصرہ بادشاہ نے کر رکھا تھا تو وہ داغ میں خود محصور  
 جانب خارج کی طرف بسی جب بہت دن محاصرہ کے گزر گئے اور جو لوگ کہ عکا کی اندر تھے  
 وہ محافظت شہر سی تنگ آ گئے اور بادشاہ دشمن کے دفع کرنی سعی لاچار ہو گیا  
 اسوقت امیر سیف الدین علی بن احمد مشطوب نے لکھ فرنگیوں سی امن طلب کی اور انکو  
 مال دنیا کیا اور وعدہ کیا کہ تمہارے قیدیوں کو ہم چھوڑ دیں گے مگر ہماری جان کو مان دو  
 ادھون نے مان لیا اتنی بات کی ہوتی ہی فرنگیوں کے نیری اور شہر عکا کی بزدل  
 بوقت ظہر شرین جادو آفرینہ ہذا کو چرہ گئے اور شہر پرستی ہو گئی سب کچھ  
 جو اس شہر میں تھا اپنی قبضہ میں لا کر مسلمانوں کو جو اندر شہر کے تھے سب کو قید کر دیا  
 — اور کہا کہ ہمیں ان کو اسواسطی قید کیا ہے تاکہ مال اور مقیدین اور صلیب صلبوت



۳۷۴ ہمارے حوالہ کردہ اور بادشاہ صلاح الدین کو یہ حال لکھیں اسوقت بادشاہ حسن کی کچھ  
حاصل رسکادہ ابھوں نے لیا اور بادشاہ نے مسلمانوں کی چوڑ دیے کو اور سبھی وال  
کسا اوہوں نے ۔ ماما بادشاہ نے حال لیا کہ یہ لوگ عدد کرین گے چاہیہ ایسا ہی ہوا  
کہ درگموں نے بہت مسلمانوں کو قتل کر ڈالا اور راقیوں کو میدان میں رکھا کہ درگموں  
نے جو طرح پر استیلا عکا کر لیا اور اولکا سد دست دراز دقتی ہو گیا استروہ  
ماہ تینوں میں رہاں سہی طرف قیساریہ کی کوچ کیا مسلمان سہی ادکی ہراہ ہی مگر اول  
سہی عایف تھے نہ اراں قیساریہ سہی طرف ارودہ کی گئے اسحائے یر درمیاں ادکی  
اور مسلمانوں کے ایسی لڑی ہوئی کہ مسلمانوں کی جائے اوہوں نے جیں کر اور ادکی جا  
سہی اوکو مٹا دیا اور مسلمانوں کے مارا تک پہنچ کر بہت لوگوں مارا یوں کو قتل کیا  
۔ پیر درگی یا فایر گئے اس شہر کو مسلمانوں نے حالی کر رکھا تھا جائے ہی ستولی ہو گئے  
۔ بہ حال دیکھ کر بادشاہ نے سہر عقلان کو سمار کر دیا مناسبت حاکم حکم واکر  
شہر کو ڈاڈا کو کوکے او سے بہ تصور کیا کہ جو حال عکا یر گند اسایہ در ہی عقلان  
ہی ہو چکا کہ وہ اسانہ دم اور سمار کما گیا کہ رہیں سہی ملا دیا گیا حب بادشاہ عقلان  
کو حراست وراں کر چکا دوسری تاریخ ماہ رمضان کو طرف رملہ کی گیا اس شہر کے  
قتو کو ہی ڈاکر وراں کر دیا اور ایک گر جاگیر حوالہ میں تھا وہ ہی وراں کر دیا ۔ بہر  
بادشاہ یہ اقدس میں گیا رہاں جا کر دراز دقتی واکر گند دست کر کے ایسے عیمہ  
کی طرف حوالہ میں تھا آہوئیں تاریخ ماہ رمضان کو مہرحت کی وراں ہنگاموں  
اور فسادوں کے درگموں کے فاصد بادشاہ کے ماس آئے اور صلح کی تجویز منظور  
ٹہی کہ ملک عادل یعنی بہائی ماساہ کانکاح بادشاہ اکمار کی بہن سہی جو حاکم  
اس صورت میں ملک عادل مالک بیت المقدس کارما اور سوی او کے مالک عکا کی  
رہی یا در پور نے حاضر ہو کر درگموں کے بادشاہ سہی کہا کہ یہ نہ کرنا چاہئے اگر ملک عادل

عادل نصار اسے ہوجا دی تو کچھ مضائقہ نہیں بادشاہ کی بہن سی اوسکا نکاح کردیا ۳۷۵  
 چاہئے اس سبب سی نکاح نہ ہوا اور نہ صلح ہوئی بعد ازاں فرنگیوں نے یا فاسی  
 طرف رستہ کی تیسری تاریخ ماہ شوال کو کوچ کیا اور ہر روز مسلمانوں سی  
 لڑایاں ہوتی رہیں اس سبب بہت شدت اور رنج اوٹھایا جب بادشاہ نے  
 یہ حال دیکھا کہ لشکر بہت تنگ آگیا سندیں لیاقت کی مسکودیکر بیت المقدس  
 کی طرف کوچ کیا ساتویں تاریخ ماہ ذی قعدہ کو کوچ کر کے داخل شہر مذکور  
 وہاں آکر آرام کیا اور حکم دیا کہ بیت المقدس کی تعمیر کرد اور اسکو بہت محکم اور  
 استوار بنا دیا چنانچہ یہ حکم سارے لشکریوں کو دیا گیا کہ پتھر ڈھو اور خود بادشاہ  
 بھی اپنے گھوڑے پر بذات خود پتھر لا کر بیت المقدس میں لا کر ڈالے یہ بات  
 اسلئے کی تھی تاکہ لشکر سی اوسکا اتباع کر کے پتھر ڈھوئیں اور پرانہ ملتے اور کورم  
 عاملوں کے پاس ایک روز میں اتنا جمع ہونے لگا کہ کئی روز کو کافی ہو جائے

## بیان وفات پانی ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ابوبکر

واضح ہو کہ ملک مظفر مذکور اوشہرذکی طرف جو کوکبوری سی بادشاہ نہیں کر اوسکو  
 مرحمت کی تھی گیا تھا یہ شہر پرے فرات کی واقع ہیں وہ حران وغیرہ میں ملک  
 مظفر جب وہاں گیا اوسکے دلیں یہ خیال آیا کہ جو بلاد گردنواح میں ان شہروں کے  
 واقع ہیں اونکو بھی فتح کرنا چاہی چنانچہ سویدا اور — حانی فتح کر کے بکتر حاکم  
 خلاط سی لڑکر اوسکو شکست دی وہ خلاط میں جا بیٹا اوسکا جا کر محاصرہ کیا اور شہر  
 اوسکے اپنی قبضہ میں لا کر تلاز گرد پر ڈیرا کیا یہ بکتر کے قبضہ میں تھے اوسکا محاصرہ کیا  
 ہمراہ ملک مظفر کے اوسکا بیٹا ملک منصور بن ملک مظفر بھی تھا اسی اثنا میں ملک مظفر

۳۷۶ کو ہایت یاری سخت ہوئی اور وہاں میں ٹہتی چلی گئی یہاں تک کہ سردر محمد گیا اور وہاں  
 ہاں میں شہہ ہر امیں شہہ میں دعات مائی ملک منصور نے ایسی مایہ کے مرستہ  
 بہت چہا کر ملاز گردسی کوچ کر کے حیات میں پہنچ کر ماہر حاکم کے اوکو دین کیا اور  
 اوکی رست پر ایک درسد ماو ماہہ مدرسہ سسٹائی متہور ہے۔ ملک مظفر  
 حسب تکلیف رکھ عظیم ارکان حامد الیوب سسی تہادہ بہت حاصل اور ادنیٰ  
 اوکے متفرہب ایچے ہیں۔ حسنات محمد کو ملک مظفر وہ ہوا اوسی راہ  
 حاتم الدین محمد بن عمر لاہین ہی فوت ہوا اس شخص کی والدہ ست ایشام  
 الوب ہیں مادتاہ کی ہی۔ اوس دور ایک ہی تاریخ میں درخصیں مادتاہ  
 بڑیں ایک یہ کہ ہاں کا فوب ہوا دوسرا بیجا۔ مد مرے ملک مظفر کی اوکے  
 ملک منصور نے سلطان صلاح کے پاس ایلیجی پہنچ کر جدیدہ طیں مادتاہ سسی حامی  
 اور سرطوں سسی مادتاہ نے دریافت کیا کہ وہ پہر گیا اور طاعی ہو گیا دیتا ہوا  
 سکام یا ما ہو۔ مارہے لکن ملک منصور نے ایسی جی ملک عادل کو لکھا کہ مادتاہ  
 کی خاطر میری طرف ہم مایل کر کے خوش کردہ جیاجہ ملک عادل ایسی ہائی مادتاہ  
 سے عرض دے کر دے کر مارا اور ملک منصور کے واسطی اوسی بہت شفاعت  
 جیاجی ہاں تک کہ مادتاہ نے احاطہ کی اور ملک منصور ہی کو حیات اور سلمیت  
 اور مرور۔ اور صبح اور ملوک ہم بر حال رکھا لیکن ملا دستریہ اور جہ کہہ اوکی مصافحہ  
 سسی ہاں یہ سب ایسی ہائی ملک عادل کو مایہ شرط سیر دیا کہ ملک عادل ایسے  
 جاگیر ات سسی تمام میں اتر جائے سوا اگر جستان اور تو ملک اور صلت اور  
 بلقاء اور نصف مصر کی اتر جائے اور ہر سال ملک ہر ارعراہ صلت اور بلقاء  
 سسی طرف سن تقدس کی دانہ کیا کرے۔ جب یہ بات پڑ گئی اور وقت  
 ملک عادل ملا دستریہ کی طرف واسطی مد دست دیاں کے امور کے گیا اور آخر حاد

۳۷۷  
 جماد الاخر سال آئندہ یعنی ۵۸۸ ہجری میں بادشاہ کی خدمت میں مراجعت کر کے آیا  
 جب ملک عادل بادشاہ کے پاس آیا اور سوقت ملک منصور حاکم حیات کا بھی ادھی  
 ہمراہ تھا جب بادشاہ نے ملک منصور ابن نقی الدین کو دیکھا فوراً کھڑے ہو کر مخاطب  
 کیا اور رو پڑا اور بہت اکرام اوسکا کر کے پیش خیمہ میں اوسکو اوتارا۔ اسی سال میں  
 درمیان ماہ شعبان کے قزل ارسلان جبکا نام عثمان بن ذکر بے مقتول ہوا یہ وہ  
 شخص ہے جو آذربایجان اور ہمدان اور اصفہان اور رے کا بعد اپنے بھائی محمد ہلوان  
 کے مالک ہوا تھا۔ اوسپر سلطان طغرل سلجوقی قوی ہو گیا تھا اور اسنی لشکر بغداد  
 کو جیسا کہ اوپر گذرا شکست دی تھی بعد ازان قزل ارسلان فی غالب آکر سلطان طغرل  
 بن ارسلان بن طغرل کو کسی شہر میں قید کیا تھا بعد ازان قزل ارسلان اصفہان میں  
 جاکر شافعی مذہبوں پر تعصب کر کے سبکو سولی دیکر قتل کیا پھر ہمدان میں آکر اپنے  
 نام کی سلطنت کا خطبہ پڑھارات کو خواب گاہ میں جب سونے گیا اور سوقت کوئی  
 ادسے مصاجونین سے نہ تھا ایکلا سوتا تھا کسی نے گھس کر کام تمام کر دیا قاتل کی بہت  
 تالاش ہوئی مگر اوسکا کسی نے پتا نہ پایا۔ اسی سال میں مغرا الدین قیسر شاہ  
 بن قلیچ ارسلان حاکم بلاد روم کا پاس سلطان صلاح الدین کے آیا تھا ادسے  
 آنے کا باعث یہ ہوا تھا کہ اوسکی باپ فی اپنی مملکت اپنی اولاد پر منقسم کر دے  
 تھے اس بیٹی کو ملطیہ دی تھی اور ہائیون نے اوسکی والد پر تغلب کر کی یہ سوچا  
 کہ اوسسی ملطیہ لے یوے اسلی ڈر کر بادشاہ کے پاس بھجی ہو کر آیا بادشاہ نے  
 اوسکا بہت اکرام کیا اور اپنی بھتیجی سی نبی ملک عادل کے بیٹی سے نکاح بھی کر دیا  
 ماہ ذیقعدہ میں مغرا الدین نے ملطیہ کو مراجعت کی تھی۔ ادسے ہائیون کا منصوبہ  
 چل نہ سکا طمع اونکی جاتی رہی۔ ابن اثیر کہتا ہے کہ جب بادشاہ اوسکی رخصت  
 کرنے کیور سولی سوار ہوا مغرا الدین بسبب ادب کے پیادہ پیو لیا بادشاہ بہت

۳۷۔ یہ دل ہو گیا رقت سوار ہوئے کے معر الدین سے مادتاہ کو ایسی کد ہی مراٹھا کر  
سوار کر دیا۔ ادسوقت علاء الدین سے عرالدین مسعود حاکم موصل ہی ہمسرا  
مادتاہ کے تہا وہ رار لاس مادتاہ کے کپڑے پہن رہا تھا مصیٰ حاضرین مجلس  
ایسی دل میں ادسوقت پہ کہا کہ اے بیٹی! تو نے کیا حالی کس موٹ تو مرے گا  
کیونکہ ملک سلجوقی کو سوار کرتا ہے اور اس اتانک رنگی کی سل کپڑی پتہ سے  
اسی سال میں الواضع بھی جس میں امیرک حکما لقب تہا۔ الدین سپہروردی  
ہے جو کہ حکیم فیوف بہا فلو طلب میں حالت مد میں فوت ہوا۔ ملک ظاہر باد  
سے نسب حکم ایسی والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا کھو کر مردا ڈالا تھا اس  
شخص سے اصولیں اور علم حکمت شہر مرا عہد میں محی الدین حسنی سچ الاسلام محمد الدین  
سی پڑا تھا۔ اور اس سپہروردی نے کور سے طرف طلب کی عرکما ادسلو علم بہت  
تہا اور عقل کم بھی طلب میں حاکر بہت شہور ہوا کہ اس شخص کا عقیدہ حرا۔ ہرک  
سے وہ بہت فلاح کا بہت معہد ہو گیا تھا اسلئے فقہاء اوسکی قتل کا فتوے دیا  
۔ ریں الدین اور محمد الدین جو جہل کے دوئے تھے بہت جیہتی ہی کہ وہ مقول  
۔ سچ سلف الدین لدی کسی مقول ہے وہ کہا ہے کہ سپہروردی کے پاس درمل  
طلب کی میں کیا تھا اوستے محی کہا کہ میں مادتاہ ہوا جاتا ہوں نے کہا کہ بہت  
کس طرح آیکو معلوم ہوئی اوسے کہا کہ سے ایسی حواس میں یہ دیکھا ہی کہ گویا یا سے  
دریا کایں پی رہا ہوں اسکی تعبیر یہ ہے کہ میں مادتاہ ہوں گا سے کہا کہ تہا  
علم اور فصل کی شہر ہو پتہ اسکی ہوا دسی ہرگز۔ بابا جو میر کہ اوسکے دلیں تم  
نہی تھی وہ ہی کہا کیا شیخ نے کور کہا ہے کہ میں اوسیں علم ریادہ یا یا نگر عقل کم حادہ  
تسول ہوا ادسوقت عرالدین اسکی رئیس اوسکی تہی اوسکی تقیفا سسی جہ کتایں  
سم حکمت میں ہیں اراکما تو کما ت اور متفیجات۔ اور متارح اور مطار حاب۔

۳۷۹ — اور کذابہ ہیکل اور حکمت الانثران بہ اور کی تعین سسی بن لوگ اور کو مشہور کرتے  
 تھے کہ وہ کیمیا بانی ہی جانتا ہے اور کی نظم بہت اچھی قول مترجم (نیتے تذکرہ شعراء  
 عرب میں لکھی میں کم

## اب شروع ہوا ۵۸۶ ہجری

اس سالین فرنگیوں نے عسقلان پر جا کر پہر اور کی تعمیر درمیان ماہ محرم کے شروع کی  
 بادشاہ بیت المقدس میں تھا — اور اسی سال میں مرگس حاکم صور کا مقتول ہوا  
 اور کو کسی باطنی نے قتل کیا تھا پادریوں کے لباس میں وہ اس کے پاس گیا تھا

## بیان جو جانی صلح کا ہمراہ فرنگیوں کے

## اور عود کرنا بادشاہ کا طرف دمشق کی

راضی ہو کہ اس صلح کا یہ سبب تھا کہ بادشاہ اکتار کا بیار ہو گیا تھا اور لڑائی کرتے  
 ہوئے مدت دراز گز گئی تھی — ملک عادل نے اور کو لکھا کہ تو بادشاہ سے  
 صلح کر لی مگر بادشاہ فی نہ مانا بعد ازاں سبب بہت دن گذر جانی کے حالت لڑائے  
 اور جنگ میں اور تنگ آ جانے لشکریوں کی اور سبب کم جو جانی رسد کی امر اور لشکر  
 فی منظور کیا اور دوست بادشاہ فی بھی منظور کر لی اور یہ بات ٹھہر گئی کہ بروز منقہ اٹھان  
 ماہ شعبان کو صلح ہو گئی اور ہر دو چار شنبہ با میسویں ماہ شعبان کو اس بات کی باہم قسم  
 ہو گئی لیکن ملک اکتار فی قسم نہ کیا قول دیا اور عذر اس بات کا یہ بیان کیا کہ بادشاہ  
 قسم نہیں کیا کرتے بادشاہ صلاح الدین نے اسی بات پر قناعت کی —  
 اور کہ نہ ہر سی فی جو پیجا بادشاہ اکتار کا تھا اور اس کی خلیفہ نے جو ساحل میں تھا  
 قسم کا بھی سپیٹرج بہ تمام سر در در فرنگیوں کے فی جو بڑے بڑے تھی قسم کا تھا

۳۸ اور اس بھری۔ اور مالیاں یہ دو بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کئے ہمسراہ  
 پُرانی آرمیوں کی ایک جماعت ہی تھی اور ہوں نے آکر بادشاہ کو بتایا کہ یہ  
 صلح کا مارتہ۔ اور ملک عادل باہمی سلطان سی اور ملک افضل۔ اور ملک ہرے  
 حدود میں بادشاہ کے تھے اور ملک منصور حاکم حماہ سی سی محمد بن قلی الدین عمر اور  
 ملک محاسب شیرکوہ سی محمد بن سیرکوہ حاکم حمص اور محمد ہرمتشاہ سی درختشاہ حاکم ملک  
 سی اور امیر بدر الدین ایلمریم یار دقہ حاکم تل باسنر سی۔ اور امیر سائق الدین  
 عثمان سی دایہ حاکم سیرز۔ اور امیر سیف الدین علی بن احمد مشطوب دیرہ کے  
 حوڑے ٹلے سردار تھے اور ہوں نے قسین لیں اور صلح عام ٹھہر گئی سی دریا اور خشک میں  
 دو دوس کہی لڑائی۔ ہوگی یہ صلح میں رس اور تین مہینے تک حکا اول ایول موافق  
 اکیسویں سال تک ٹھہر گئی۔ اور فیصلہ اسطور ہو گیا کہ فرنگیوں کے حصہ میں یا فا  
 اور مصافات اور کے اور قیاریہ مصافات۔ اور ارسوف مصافات  
 ۔ اور حمامہ مصافات اور عکاہ مصافات رہے اور عسقلان ویراں پڑا رہے  
 اور بادشاہ نے یہ شرط کی کہ ملا درسا ویلیہ صلح میں داخل ہیں۔ فرنگیوں نے حاکم  
 اٹلا کیہ اور طرابلس کو ایسی عقد صلح میں داخل کیا۔ اور دستہ ہر مہینے اور درمہ  
 مالا حصہ رہے یہی آدمی فرنگیوں کے علی میں آدمی مسلمانوں کے اسطور یہ صلح ہو گئے  
 بعد ازاں بادشاہ نے طرف بیت المقدس کی جو تہی تاریخ ماہ رمضان کو کوچ کیا دہاں  
 حاکم اسکی حالات کی دستی کر کی حکم دیا کہ اسکی فیصلہ مصوط مانی جائے۔ اور وہ  
 مدرسہ حوسیت المقدس میں مایا تھا اور کے وقف میں اور پڑھا دیا یہ مدرسہ صلہ اسلام  
 کے مدرسہ نسام صدقہ تھا کہتی میں کہ اسمیں سماتہ حقہ مان مریم علیہا السلام کی قربتی  
 اسواسطی اسکو صدقہ کہتے ہے حب مسلمانوں کا دہاں علی ہوا مدرسہ ہو گیا حب  
 فرنگیوں کا اسمیں علی دخل درماں ۹۲۲ ہجری کے ہوا اور ہوں نے ہی اور کا گر حاکم اسکی

۳۸۱  
 اسی طور پر بنایا جیسا کہ قبل علی مسلمانوں کے تھا۔ جب سلطان صلاح الدین نے ۳۸۱  
 بیت المقدس فرنگیوں سے لیکر اپنا عمل کیا پہرہ اور اسکا مدرسہ بنادیا اور اسکو مال وقف بنا کر  
 قاضی بہار الدین بن شداد کے سپرد کیا۔ جب پہرہ صلح ہو گئی اور وقت بادشاہ نے  
 ایک سو ستر اش عقلمندان کی ویران کرنے کی واسطی بھی اور حکم دیا کہ جو فرنگی اوسے سے  
 پاؤ باہر نکال دو اور شہر کو ڈھاکر شمار کر دو۔ اور قصد کیا حج کرنا چاہی چنانچہ  
 بیت المقدس سے احرام باندھا اور اپنی بہائی سیف الاسلام حاکم مین کو اس امر کے  
 خبر لکھ کر دی۔ مگر سب امرانی اس صلح کے ہونے سے برا مانا اور کہا کہ ہکو فرنگیوں  
 کی صلح پر اعتماد نہیں کیونکہ یہ لوگ فریب کریں گی اسلئے بادشاہ نے حج کا جوارادہ  
 کیا تھا وہ موقوف رکھا۔ بعد ازان بادشاہ بیت المقدس سے پانچویں تاریخ  
 ماہ شوال کو طرف نابلس کی کوچ کیا پہرہ مین گیا پہرہ کو کب کی طرف گیا اس کے  
 قلعہ مین رات گزار کر۔ طبریہ کی طرف کوچ کیا دہان امیر بہار الدین قزاقوش  
 اسدی بادشاہ سے ملا وہ فرنگیوں کے قید مین درمیان عساکر کے بردقت گرفتار کرنے  
 مسلمانوں کی ہو گیا تھا اب چہٹ کر آیا تھا پہرہ قزاقوش ہمراہ بادشاہ کے دمشق  
 تک گیا پہرہ دہان سے مصر کو بعد ازان سلطان طرف بیروت کی گیا بمیند حاکم انطاکیہ کا  
 خدمت مین بادشاہ کی بروز رفتہ اکیسویں ماہ شوال کو حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکی  
 بہت عزت کی اور صبح کو حضرت کیا پہرہ دمشق مین بادشاہ گیا بروز چار شنبہ پانچویں  
 ماہ شوال کو دمشق مین پہنچا تھا لوگوں کو بادشاہ کے آنی سے بہت خوشی ہوئی کیونکہ  
 چار برس سے بادشاہ دمشق سے نکلا ہوا تھا دہان آکر بادشاہ نے عدل اور احسان  
 کیا اور لشکریوں کو سندن اور انعام مرحمت کئے۔ ملک ظاہر بیٹی بادشاہ  
 کے نبی بادشاہ کو بیان رخصت آخری کی کیونکہ پہرہ ملاقات نہیں ہوئی ملک ظاہر کو  
 چلا گیا لیکن ملک افضل بیٹا بادشاہ کا اور قاضی فاضل بادشاہ کی خدمت مین رہے



۳۸۔ اور ملک عادل نے مادشاہ سی امارت ایک دراصلی انتظام اور دیکھنی حالات گرجا  
کے کوچ کیا بعد ازاں ملک عادل طرف دمشق کی واسطی بھی اور قصہ کرسے ملا و ترقیہ کی  
موسمہ تھی الدین کے اوسکو مہمت ہوئے تھی آیا اکیسویں ماہ دبیعدہ کو ملک عادل اصل  
دمشق ہوا مادشاہ اوسکی ملاقات کی واسطی ماہ ستمبر کے آیا۔ اور حضرات کی پرور  
ستائیسویں ماہ سوال کو امیر سیف الدین علی بن احمد مشغوبہ مایس میں حوادم کی جاگر  
ہتی و ت ہوا بعد اسکی وفات کی مادشاہ نے ملک مایس کا دراصلی حریج اور مرہ  
سب المہدس کی دفع کر دیا اور باقی دولت عماد الدین احمد بن سیف الدین علی بن مشغوبہ  
اور درامروں کو حوادم کے ہمراہ تھے دما

## بناں وفات سلطان غزالین قلیج ارسلان حاکم بلاد روم کا اور خبریں اوکنی حوادم کی بعد منولی ہوئی

اسی سال میں یہی دریاں ۵۸۵ ہجری کے نصف ماہ تنواں میں سلطان غزالین قلیج ارسلان  
بن مسعود قلیج ارسلان سلیمان بن قطلومت بن ارسلان سوس سلخوق فوت ہوا وہ  
درماں ۵۸۵ ہجری کے مادشاہ ہوا تباہہ صاحب سیاست اور بہت عظیم احد عدل  
دار کا صاحب تھا بہت ژایاں ژاہے اوسکے دس بیٹے تھے ہر ایک کو ایک حصہ  
بلاد روم کا اوسے دیا مہاسہ سی ژا قطب الدین ملک شاہ بن قلیج ارسلان مذکور تھا  
اوسکو مادشاہ شہزاد دیا تھا مگر اوسکے نفس نے اوسیر قناعت نہ کی یہ خیال آیا کہ باکو  
اور ہائیوں کو سسکو گرفتار کر کے تن تھا سلطنت کر دوں۔ حاکم اور لکان نے بھی یہی  
ملاح اوسکو سلا کر مدد دی۔ اسی قطب الدین ملکشاہ نے کوچ کر کے ایسے مای  
قلج ارسلان پر ژدائی کی شہر نوہ میں حاکم مای کو پکڑ لیا اور گرفتار کر کے پہ کہا کہ میں

کہ باپ نے مجھ کو ولی عہد کر دیا ہے۔ — یہ ازان ملک شاہ مذکور نے اپنی بہائی نور الدین

سلطان شاہ حاکم قیاریہ پر چڑھائی کی اور باپ اور سکا اور سکی قید ہی میں تہا جب

آئنا سنا ہوا شکر قیاریہ کا مقابلہ کو واسطی ٹرنے کی آریا ملک ملک شاہ بیٹہ ہر

کرتا تھا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں باپ ہی کے حکم سے کرتا ہوں۔ جب قلعہ ارسلان غازیہ

یعنی اس کے باپ نے دیکھا کہ دونوں جانب کا شکر ٹر رہا ہے فرصت غنیمت جا کر قید میں

سی نکل بھاگا اور اپنی بیٹے سلطان شاہ حاکم قیاریہ کے پاس چلا گیا اور سنہ باب

کی بہت غرت اور حرمت کی۔ اسوقت قطب الدین ملک شاہ نے قونیہ پر حملہ کیا۔

ر کے اپنے نام کا خطبہ پڑھا۔ اور اب اس کا قلع ارسلان اپنے بیٹوں کے مشن میں

مین خواب حال پیرا کیا کیونکہ جب ایک بیٹی کو تنگ پایا دوسرے نے پیاس چلا گیا

دوسکا خیال یہ پایا  
 ے کی باس اس طرح پر پڑا کیا یہاں تک کہ غیاث الدین

بخسرو بن قلیح ارسلان حاکم پر غلو کے باس گیا اور سنے اپنی باپ کی حمایت کر کی تھی

و سکودیکر لا شکر جمع کر دیا اور ہمراہ اس کے قونیہ پر جا کر اس کی بیٹی ملک شاہ

سی چین لی پھر باب کو دلوائی۔ پھر اقرار کی طرف کوچ کیا اتفاق سی اسی

ریح سین غالدین بیمار پڑ کر فوت ہوا اس کے جنازہ کو قونیہ میں کھسارنے لاکر

من کر کے اپنی قبضہ میں قونیہ کر لی تھوڑے دن کے بعد ملک شاہ ابن قلیچ ارسلان

اپنے باپ کی بعد لگی انخرونی سب ملک تونیہ میں اپنا عمل کر لیا اور یہ مشہور

دیا کہ میں اپنے باپ کا ولی عہد تھا بعد ازاں رکن الدین سلیمان بہاؤی عیادت

سر دے اپنی بہائی کنجس و پر غالب آکر قویہ اوس سی لی لی۔ اسلمی کنجس و

۵۔ اور مدد لینے کی واسطی ملک ظاہر حاکم حلب کی پاس گیا بعد ازاں رکن الدین

ایمان در میان شش ہجری کی فوت ہوا اسکے بعد طبیا اوسکا ظلم ارسلاں

۳۸۴ سیماں مالک ہوا یہ عیادت الدین کچھروس قلع ارسلان نے طرف ملا دروم کے  
 راحت کی اور قلع ارسلان سیماں کے سلطنت کہو کرایا بد دست تمام ملا دروم میں  
 کر لیا اور اسکی سلطنت ملا دروم میں مقرر ہو گئی اسی طور پر وہ حکومت کرتا رہا تاکہ  
 کہ مصر مل ہوا اور اس کے بعد مٹا اور اسکا عوالدین ککا دس میں کچھرو مادشاہ ہوا یہ  
 کیکا دس فوت ہوا اس کے بعد ہائی اور اسکا سلطان علاء الدین کیکا دس کچھرو بادشاہ ہوا  
 اور کیکا دس ۶۶۳ء فوت ہوا اس کے بعد مٹا اور اسکا عیادت الدین کچھروس کیکا دس  
 کچھرو مادشاہ ہوا اور اسکو تاروں نے درماں ۶۶۱ء ہجری کے تلکست دی اسوقت  
 سسی سلاطین سلجوق کے سلطنت ملا دروم میں ڈوگ گئی بعد ازاں عیادت الدین کچھرو  
 کیکا دس کچھروس قلع ارسلان میں مسعود قلع ارسلان میں سیماں میں قطوت بن  
 ارسلان بن سلجوق فوت ہوا اس کے مرنے سے سلطنت ملا دروم کے اس طوائف  
 بالکل حالی رہی کیونکہ وہ شخص جو اس کے بعد مادشاہ ہوا صرف رائے نام بادشاہ تھا  
 اور اسکو سلطنت میں دخل نہیں ہوا کچھرو نے ایسی بھی دوڑ کے ایک رکن الدین — اور ایک  
 عوالدین جوڑی تھی مدت تک وہ دو مالاستراک سلطنت کرتے رہے پھر رکن الدین  
 اکیلے مادشاہ ہو گیا اور ہائی اور اسکا عوالدین قسطنطین کی طرف بھاگ گیا اور رکن الدین  
 اس الدین برآمدہ مالک ہوا اور شہر دینس علی حقیقت میں تاتاریوں کا تھا — بعد ازاں  
 مراد اوہ لی رکن الدین کو قتل کر کے اسکی دو بیٹوں کو تخت پر بٹھا کر اس کے نام کا  
 حصہ پڑھوایا اور حکم ایسا کہ سورر کہا اوں کا نائب مارا اور وہ تاتاریوں کا نائب  
 تھا جساکہ ہم آگے ذکر کرتے ہیں انتشار الدین نے — اسی سال میں سلطان  
 شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں جہاد کر کے بہت مال دولت لوٹ کر  
 مال غنیمت لایا — اسی سال میں سلطان طغرل میں ارسلان میں طغرل بعد مقتول ہوئے  
 قتل ارسلان میں ذکر کے بعد سی جھوٹ لگا کیونکہ قتل مذکور نے اسکو حسیا کہیا ہوا

بیان ہوا قید کر رکھا تھا پھر حال درمیان ۵۵۷ ہجری کے ہم بیان کر چکے ہیں۔ اسی ۳۸۵  
سال میں راشد الدین سنان بن سلیمان بن محمد حبلی کنیت ابوالخیر تہی حسنی اسماعیلوں کو  
قلاع شام میں بلایا تھا فوت ہوا اصل اوسکی بصرہ کی ہے

## اب شروع ہوا ۵۸۷ ہجری

بیان وفات پانی ملک ناصر صلاح الدین ابوالمظفر یوسف

بن ایوب بن شادی کا اور کچھ اوسکی خبریں

یہ سال شروع ہو گیا اور بادشاہ بہت امن و چین سی دمشق میں تھا ایک روز واسطی  
شکار کرنی کے جانب شرق دمشق کے گیا چند روز تک غایب رہا ہمراہ اوسکے  
بہائی اونسکا ملک عادل بھی تھا بعد ازاں دمشق میں آیا ملک عادل بادشاہ سی  
رضخت ہو کر گرجستان کی طرف چلا گیا پھر بادشاہ سی ملاقات نہیں ہوئی گویا  
یہ رضخت آخری تھی کیونکہ گرجستان ہی میں اوسنے بادشاہ کے مرنے کی خبر پائی  
تھی۔ جب ملک عادل ادھر رضخت ہوا بادشاہ دمشق میں رہا بروز جمعہ پندرہ  
ماہ صفر کو سوار ہو کر حاجیوں سی ملاقات کی یعنی جو لوگ حج کر کے اوس سال میں  
آئے تھے اونسے ملاقی ہوا بادشاہ کی پہلے عادت تھی کہ جب سوار ہوا کرتا تھا  
کراغذ پینا کرتا تھا اوس روز پھول گیا ایسا اشتیاق حاجیوں کی ملاقات کا  
غالب ہوا سبب ملاقات حاجیوں کے اور بادشاہ کے سوار ہونے کی بہت خلقت  
جمع ہو گئی تھی جب حاجیوں سی ملاقات ہوئی بادشاہ بہت رویا اور آبدیدہ ہوا کیونکہ

۳۰ اس سال حج فوج ہو گیا اگر جلا حاتا تو حج کر آتا۔ ہمراہ فاطمہ حاجیوں کے ہمراہ بادشاہ کا  
سیف الاسلام حاکم میں کا بھی بادشاہ سی بلالہ داراں بادشاہ نے درمیاں ساتیں کے  
طرف مسیح کی کوچ کیا پھر طرف قلعہ کی داخل ہوا یہ اجیر سواری بادشاہ کی تھی کیونکہ  
دور رفتہ ستر سو تیس ماہ صفر کو بادشاہ مار ہوا آدھی رات تک حجی صفاوی کا دور  
تور رہا اور مرض ترقی ہی پر رہا جو تہی دور اٹھا لے صدی ادس سی اور ہی مرض زیادہ  
ڑھ گیا تو تیس دور رعتہ پیدا ہو گیا اور یہوتسی غالب ہو گئی اور یابی بیبا مد ہو گیا  
حر یہ ہل گئی بہت غم اور درد مٹا بادشاہ یہ ہوا دسویں دور دو حقہ کے حقہ  
سی سی راحت ہوئی آپ جو تہڑا سا بادشاہ لے یا بعد ازاں بادشاہ کو لیسا  
اسا آیا کہ بھو مار ہو کر جی ادس کے لیسا نکل گیا مار دس دور مرض بہت ڑھ گیا  
ستائیسویں تاریخ ماہ صفر کی تھی بادشاہ کے پاس شیخ ابو صحر امام کلاسہ کا حاضر ہوا  
اس واسطی کہ رات کو مری وقت بادشاہ کو کلمہ شہادت یاد دلوائی ستائیسویں  
تاریخ ماہ صفر کی رات کو صبح ہوئی پھر بعد نماز فجر درمیاں ۵۸۹ شہ ہجری کی بادشاہ نے  
وفات پائی۔ فاضل ماضی بعد نماز صبح کی بہت عرصہ بادشاہ کی پاس بیٹھا  
شخص نے حالت حاکمہ لی من بابا اور فاضل ہمارا الدین من شداد مری کے بیٹا  
— یہ وہی حبیب دمشق ہے بادشاہ کو غسل دیا بعد نماز ظہر خارہ بادشاہ کا  
انکسارت من لیا ہوا کیرڈ کسی تہا مہاول کیرڈوں کے حوالہ ماضی تہ میں تکمیل کے  
درکار تھے لگا لگا بعد نماز خارہ کی درمیاں قلعہ دمشق کے ادسی گہر میں حسین  
بادشاہ ہمار ہو کر پڑا ہا مدفون ہوا وقت نماز عصر کی مری اتارا گیا۔ ملک  
افضل نے قتل و فاس یا بی بادشاہ کے جس حال میں کہ بادشاہ بہت بیمار تھا لوگوں  
سی قسم لی لی تہی عرب واری ادسی قلعہ میں بیٹھ کر کے ملک افضل علی نے آ  
والد کے مری کی حظوظ اسطورہ کہ ایک حظوظ ایسی ہائی عربی عثمان کی مصر میں اور ایک

۳۸۷ ایک اپنی بہائی ظاہر غازی کے نام حلب میں بیچکا اطلاع وفات کی کی تھی ملک عادل  
 ابو بکر جو چچا اوسکا تباہ و گرجستان کا مالک ہو گیا۔ بعد ازاں ملک افضل نے  
 اپنی والدہ کے واسطی ایک روضہ قریب جامع مسجد کی ایک نیک بخت آدمی کے  
 گھر میں نہا کر بردز عاشورہ ۵۹۲ھ ہجری میں تابوت نکال کر مدفن لجا کر دفن کیا  
 اور آگے آگے جنازہ کی ملک افضل چلا اور قلعہ سیوہ جنازہ اسنے روضہ میں  
 دروازہ بریدسی لاکر سامنی سر کی رکھا قاضی محی الدین بن قاضی رکن الدین نے  
 نماز جنازہ کی پڑھوائی پھر دفن کیا گیا ملک افضل نے جامع مسجد میں تین اور بیٹے کر  
 ماتم درسی کی اور مسماۃ ست الشام بیٹی ایوب بہن بادشاہ کی نے اوس روضہ بہت  
 مال اللہ خرچ کیا سلطان صلاح الدین کی پیدائش مکریت میں درمیان ۵۳۲ھ ہجری  
 کے ہوئی تھی عمر اوسکی قریب ستاون برس کے تھے۔ چوبیس برس تک دیار مصر پر  
 اوسنی حکومت کی اور شام پر قریب انیس برس کے حکومت کرتا رہا۔ بعد اوسکے  
 مرنے کی اوسکی اولاد میں شترہ بچی مرد تھے اور بیٹی ایک تھی مگر سب سی بڑا ملک افضل  
 نور الدین علی بن یوسف تھا یہ مصر میں درمیان ۵۶۵ھ ہجری کی پیدا ہوا تھا  
 ۔ اور سی غیر اوسسی دو برس چھوٹا تھا۔ اور سی ظاہر حاکم حلب کا اون  
 دونوں سی چھوٹا تھا اوس ٹکے سی ملک کامل نبی اوسکی چچا کے بیٹے نے نکاح کیا  
 یہ شخص حاکم مصر کا تھا سلطان صلاح الدین کے خزانہ میں بجز ستیا لیس درہم کے  
 بعد وفات اوسکے اور کچھ نہیں نکلا یہ محصول دیار مصر پر اور دیار شام اور بلاد شرق  
 اور میں کا تھا اسی معلوم ہوا کہ بادشاہ بہت سخاوت اور اکرام کرتا تھا اور کوی  
 گہر یا حویلی یا زمین آملی کی نہیں چھوڑی تھی۔ عماد کا تب بیان کرتا ہے کہ جن ایام میں  
 بادشاہ عکا پر پڑا ہوا تھا مجھ کو یقین کا مل ہے کہ بارہ ہزار گھوڑے عربی اپنی اصل  
 خاص سی لوگوں کو دیئے گئے تھے اور جس کسی کا گھوڑا رڑائی میں مارا گیا تھا اوسکی

۳۸۸ عرصہ قیمت اوس گھوڑی کی دیتا تھا یہ قیمتیں ہی بہت کثرت سی دیں تھیں اور کوئی گھوڑا  
 بادشاہ کے پاس سواری حاصل نہ کیا۔ تھا جو گھوڑا تھا یا اسے کہا گیا یا وعدہ کیا تھا کہ میں  
 تمکو یہ دونوں لگا اس سی حال کوئی نہ تھا اور بادشاہ مدکورے کبھی دست لگ کر کی  
 مار نہیں پڑھی اور خونخوار پڑھی طاعن کی ساتھ پڑھی۔ اور جب کبھی کسی مات کا  
 قصہ کرتا تھا حدایہ تو کل کر لیا کرتا تھا اور کبھی کسی دس کو کسی دس پر صلت دیا کرتا تھا  
 اور حدیث سوری بہت سنا کرتا تھا۔ اور علم لدن سے بادشاہ نے کتاب مختصر تصف  
 سلیم الداری کی پڑھی تھی بہت ایک طعن صائر آدمی تھا اسی مصاحف کے گناہوں پر  
 بہت تامل کرتا تھا ایک کلمہ ترا اگر کسی سی سنا جیٹ ہو رہا میر نہ ہوتا تاکہ اوسکو  
 معلوم ہو کہ بادشاہ صفا ہوا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ بادشاہ بیٹھا ہوا تھا کسی غلام نے  
 دوسرے پر مورہ اٹھا کر پیکھا دیا دیکھے۔ لگا مادساہ کی ماس آٹھا مادشاہ نے  
 دوسرے طرف ایسا خیال کر لیا اور سوچہ دوسری جانب کو بول گیا تاکہ اوسکو معلوم ہو  
 ۔ اور مادساہ کی مجلس میں کبھی بیکڑا دوا بیات لگتا تھیں ہوتی جو کوئی کچھ ذکر  
 کر مادیہ بہتر نہ تھا اور زماں ہی بادشاہ کی ماک رہتی تھی کبھی گالی موبہ سی۔ لگتا تھا  
 ۔ عداکات کہتا ہے کہ بادشاہ کی مرے سے گویا خلقت مرئی اور اسکے فوت  
 ہونے سی اصل فوت ہوا تھیں اور دولیں حاتی رہیں دشمنوں نے رد دیا یا برق  
 لوگوں کی منقطع ہو گئی امام جہاں میں اندھرا ہر گیا اور اسکے مرے سی راہ کو ریح ہوا اور  
 اسلام بہت ہو گیا

بیان اوس حال کا جو بعد وفات بادشاہ کی ہوا

صبح ہو کہ بعد وفات سلطان ملک ناصر صلاح الدین دلدلست دمشق اور اوس  
 شہر دہل کا حوالہ کی طرف مسرت میں ملک افضل لور الدین علی او سکنا بیادارت ہوا

۳۸۹ دارت ہوا۔ اور دیار مصریہ ملک غزیر عثمان کے قبضہ میں آئی۔ اور حلب میں  
 ملک طاہر غیاث الدین غازی نے حکومت پائی۔ اور گرجستان اور شوبک  
 اور بلاد شرقیہ پر ملک عادل سیف الدین ابو بکر بن ایوب مسلط رہا۔ اور حاتم  
 اور سلیمہ اور سرہ اور منبج اور قلعہ نجم کا ملک منصور ناصر الدین محمد بن ملک مظفر  
 تقی الدین عمر حاکم رہا۔ اور بعلبک پر ملک امجد مجد الدین بہرام شاہ بن فرخشاہ  
 بن شانشاہ بن ایوب مسلط ہوا۔ اور حمص اور رجبہ اور تدمر پر شیرکویہ بن محمد  
 بن شیرکویہ بن شادی کو حکومت ملی۔ اور ملک خضر بن سلطان صلاح الدین  
 کے قبضہ میں بصری رہا یہ اپنی بہائی ملک افضل کی خدمت میں تھا۔ اور امرا سلطنت  
 جوہتی اور کے قبضہ میں بہت قلعہ اور شہر ہو گئے۔ انانجہ سابق الدین عثمان بن  
 دایہ کے قبضہ میں شہر اور ابو قیس آگیا۔ اور ناصر الدین بن کورس بن خادکین  
 کے ہاتھ صہیون اور قلعہ بزیہ لگا۔ اور بدر الدین دلدوم بن بہار الدین یاروق  
 کے قبضہ میں تل باشر آیا۔ اور عزالدین اسامہ کے قبضہ میں کوب اور عجلون آیا  
 اور عزالدین ابراہیم بن شمس الدین بن المقدم کے قبضہ میں بحرین اور کفرطاب  
 اور فامیہ آیا۔ ملک افضل ہی بڑا بیادشاہ کا سب بچوں میں سی تھا ہی  
 دیچہ تھا اوسنے ضیاء الدین نصر اللہ بن محمد بن اثیر مصنف مثل سایر کو اپنا وزیر بنایا  
 ۔ یہ شخص بہائی عزالدین ابن اثیر مصنف تاریخ مسمی کامل کا تھا۔ اوسنے  
 ان امرا باغیہ کا پہنہ بدست کیا کہ سب کو نکال دیا وہ لوگ مصر میں جا کر جمع ہوئے  
 اور ملک غزیر کو بادشاہ بنانی کی اونہونے تجویز کی اس حال کی خبر پانے سے  
 ملک افضل برہم ہوا دونو بہائیونین فساد پڑ گیا۔ اسی سال میں ملک عادل  
 کرکسی دمشق میں آیا تھا اوسنے وہاں آکر اپنی بہائی کے صواب کیواسطی لئے کچھ  
 دلیقہ مقرر کیا بعد ازاں پراپنے شہر دن میں جو اسکا خوات کی واقع میں چلا گیا



بیان حرکت کرنی غزالدین مسعود حاکم

موصل کا طرف بلاد شرقیہ کی جو ملک عادل کی

قبضہ میں تھی بعد ازاں مراجعت کرنی اور مرجانا اوسکا  
 اسی سال میں مدد فوات سلطان صلاح الدین کے عہد اس مسعود میں مددوں عہد الدین  
 رگیں اس قسقر حاکم موصل سے ایسے قرب دھار کے مانتا ہوں کو واسطے دیسی ملک  
 کے لکھا اور اس واسطے ایسی ہائی عہد الدین رگیں میں مددوں رگیں حاکم سحر سے  
 لکھ اور مشفق ہو کر طرف حراں دیرہ کی کوچ کیا۔ اس اسامہ میں غزالدین کو دست  
 آئے لگے اتنے دست آئی کہ صیف ہو گا اور وقت لشکر کو سہراہ ایسی ہائی عہد الدین  
 کے چوڑ کر موصل کی طرف مراجعت کی ہمراہ اس کے محاہد الدین قمار ہی تھا۔ مسعود  
 ایسے بیٹے ارسلان شاہ میں مسعود میں مددوں رگیں میں قسقر کے واسطے لشکر لے  
 قسم لی کہ میرے عہد اسکی تمام اداری کرنا اسی مرض میں مبتلا ہو کر مستامیوں تاریخ  
 ماہ شمال سہ ہر میں فوات یائی۔ سلطان صلاح کے فوات اور اسکے فوات  
 میں چہ پیسے کا فاصلہ گذرا ہے۔ عہد الدین مسعود مدد کرے سہر موصل پر میرہ میں  
 چہ پیسے سلطنت کی۔ بہت دیدار ملک تحت کنٹرالات حاصل گد مگوں لیکن چہرہ  
 مادناہ تھا اس کے دلو گال سوکے ہوئے تھے ایسی داد عہد الدین رگیں کی مستاہم  
 تھا اسکی فوات یا لے کے مدد ارسلان شاہ اسکا ٹیا محبت تیس ہوا محاہد الدین  
 قمار اس کے آگے مدد دست کر مار تھا ہا

بیان مقتول ہونی بکتر حاکم خلاط کا

اسی سال میں درمیان اول جمادی الاول کے سیف الدین بکتر بھی مقتول ہوا وہ بھور ۳۹۱

وفات سلطان صلاح الدین کے دو مہینے بعد مقتول ہوا — بکتر کو جب سلطان صلاح الدین کے مرنے کی خبر پہنچی تھی اوسنی بہت لعنت اور ملامت اوسکی مرنے پر کی اور حکم دیا کہ میری تمام قلمرو بلادین ثوبت خانہ گرم ہون بہت خوشیاں منیت کرے اور ایک تخت بنا کر اوسپر آپ جلوس کر کے اپنا لقب سلطان معظم صلاح الدین رکھا نام اوسکا بکتر تھا بھی ملک غریز رکھ لیا تھا اوسکو بھی خدا نے نہ چوڑا یہ غرور مل شانہ کو نہ بہایا دو مہینے بعد وفات صلاح الدین کے جان بحق ہوا — واضح ہو کہ یہ بکتر ایک غلام تھا غلامان ظہیر الدین شاہرمن سی — شاہرمن کا ایک دروغہ تھا اوسکو نہر اردنیاری کہتی تھے وہ بہت قوی اور مالدار تھا اوسنی بکتر کے بیٹے سی اپنا نکاح کیا لقب اوسکا بدر الدین کہا کرتے تھے وہ تاجرجانی کر خلاطین مشہور تھا نام اوسکا علی تھا اوسنی شاہرمن کمان بن ابراہیم سے اس بکتر کو فرو لیا تھا جب اوسکو ہوشیار اور عقلمند پایا اپنی دربار میں عہدہ ساتی گری کا اوسکو مرحمت کیا اور لقب اوسکا نہر اردنیاری رکھا مدت تک یہ خدمت کرتا رہا جب بکتر نے کور ملک خلاط پرستولی ہو گیا اوسوقت شاہرمن نے اوسکی بیٹے عینا خاتون سی نکاح کیا — جب مقتول ہوا اوسوقت اوسکے کئی بچی تھے نہر اردنیاری مذکور نے اوسکے بچی اور والدہ ادنی کو قید کر کے قلعہ ارزاشن بلوش میں قید کیا — سسی عمر بن بکتر کی عمر اوسوقت سات برس کی تھی — بدر الدین اقتقر نہر اردنیاری ملک خلاط کی حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ ۵۹۳ ہجری کے جیسا کہ ہم ذکر کریں گی وہ فوت ہوا — اسی سال میں سلطان شہاب الدین غوری نے پشاور کو لوٹ کر ایک اپنا غلام سسی ایک ہمراہ لشکر کثیرہ کے واسطے جہاد بلاد ہندوستان کی روانہ کیا تھا اوسنی ہند میں جا کر بہت شہر فتح

۳۹۲ کئی اور مشہور اور فتح مند سوکر مراحب کی۔ اسی سال میں سلطان شاہ بین ارسلان  
 س افسر میں محمد س اوسکیں فوت ہوا یہ مدت شاہ مرد اور حراساں کا مالک تھا  
 بعد اوسکی مرے کی بہائی اوسکا تکش مشغل ہو کر سلطنت کرنی لگا لگا دکر دریاں  
 ۵۶۸ ہجری کے یاں ہو چکا ہی۔ اسی سال میں امرداد دوس عیسیٰ س محمد س الی  
 ہاسم امریکہ فوت ہوا کہی وہ مکہ کا امر ہوا کہی اوسکا بہائی مکر اسی طرح سی  
 ادلا مدے امیں رہا کہی یہاں تک کہ وہ ہی فوت ہوا

## اب شروع ہوا ۵۸۸ ہجری

بیان مقتول ہونی طغریل کا اور مالک موہا خوارز شاہ کاری پر

داسع ہو کہ طغریل س ارسلان س طغریل س محمد س ملک شاہ س ال ارسلان داؤد  
 س مکا مل سلجوقی ہا اوسکو قتل ارسلان س دکرے مد کر کہا ہا درمیاں ۵۸۸  
 ہجری کے اوسے مد سی مخلصی بائی ہاں دیرہ یر قاض ہوا اوسیں اور مظہر الدین  
 از ملک س ہلواں محمد س دکر میں لڑائی ہوئی تھی یسے کہتی میں کہ قطع ایساج بہائی  
 از ملک رگورسی لڑائی ہوئی عویکہ کسی سی ہاں ہلواں کو شکست ہوئی۔ ہر  
 بعد شکست کہا لی اور بہاگ جانی کے اس ہلواں ماخوارز متشاہ علا الدین بکتش س  
 مدد اور کمک طلب کی کہ وہ کمک دیسی یرسند ہوا اوسی خوف کر کے بہاگ گیا  
 حوارز متشاہ کے ہمراہ ہی نہ ہوا اسلئے خوارز متشاہ نے تر تھا ملک سے یرایی حکومت  
 کر لی یہہ حال درمیاں ۵۵۹ ہجری کے گذرا۔ کہ تکش کو یہہ حر بھی کہ مرا  
 بہائی سلطان شاہ حوارزم کا رکھاے اوسوف طغریل سلجوقی سی صلح کرے  
 ۔ اور بکتش حوارزم کے طرف مراجعت کر گیا۔ یہی حال رہا یہاں تک کہ سلطان

کہ سلطان شاہ درمیان ۵۸۹ھ ہجری کے فوت ہوا۔ اس وقت تکش نی اپنے بیٹے ۳۹  
 سلطان شاہ کے مملکت اور خزانہ پر قبضہ پا کر اپنی بیٹی محمد بن تکش کو نیشاپور کا  
 حاکم بنایا۔ اور بڑی بیٹی ملک شاہ بن تکش کو مرو مرمت کی جب ۵۸۹ھ  
 ہجری شروع ہوا اس سال بن تکش نے واسطی مقابلہ اور لڑائی طغریل سلجوقی  
 کے لشکر کشی کی۔ طغریل قبل مجتمع ہونی لشکر کی اسکی مقابلہ کی واسطی چلا گیا  
 قریب رے کی و دون طرف کا لشکر جمع ہوا لیکن طغریل نے بذات خود اس پر  
 حملہ کیا فوراً مقتول ہوا یہ تاریخ کہ جس روز طغریل مارا گیا چوبیسویں ربیع الاول ۵۸۹ھ  
 کی تھی طغریل کا سر کاٹ کر تکش کے پاس لوگ لی گئی اسنی بغداد میں پہنچا دیا  
 چند روز وہاں واسطی اطلاع عام کے لگتا رہا اور تکش نی وہاں سی کوچ کر کے  
 ہمدان اور تمام اس نواح پر قبضہ پایا ادن ممالک مفتوحہ میں سی بعضی شہر ابن  
 پہلوان کو دئے اور کچھ اپنی غلاموں کو عطا کئی اور آپ خوارزم کو مراجعت کر گیا  
 نسب نامہ اس بادشاہ کا یہ ہے۔ طغریل ابن ارسلان بن طغریل بن محمد بن ملکشاہ  
 بن الب ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق۔ بہ پہلا بادشاہ سلاطین سلجوقیہ  
 میں سی جو بادشاہ بلاد عجم کی گذری ہیں بحال انداز دولت سلجوقیہ کا درمیان  
 ۴۳۲ھ کے میں بیان کر چکا ہوں۔ اول بادشاہ خاندان سلجوقیہ کا حسنی ملک عاق  
 فتنہ کیا اور خاندان بنی بویہ کی سلطنت کو اسنی خاک میں ملایا وہ طغریل بن میکائیل  
 بن سلجوق تھا۔ بعد اسکی بہائی اسکا الب ارسلان بن داؤد بن میکائیل باد  
 ہوا پہر بیٹا اسکا ملک شاہ بن الب ارسلان۔ پہر اسکا بیٹا محمود بن ملکشاہ  
 بادشاہ ہوا مگر یہ ترکنا بالغ تھا اسکی تدبیر مملکت کی والدہ اسکی ترکان  
 خاتون کرتی تھی سات برس کا ہو کر وہ مر گیا اسکی بعد بہائی اسکا بیکارقا بن  
 ملکشاہ تخت نشین ہوا۔ پہر بہائی اسکا محمد بن ملکشاہ۔ پہر بیٹا اسکا محمود

۳۹۲۱ — یہ بھی اوسکا ملک شاہ محمد بن محمود بن محمد بن کوری تہڑی مدت مادتاہ کی  
 — یہ جی اوس کا طہریل بن محمد — یہ بھی اوسکا محمود بن محمد — یہ بھی اوسکا  
 ملک شاہ بن محمود بن محمد بن کوری تخت تہڑی کی — اس محمد بن کوری کے مرے  
 کے بد لشکریوں کی راہی محلف ہو گئی تھی کوئی کسیکو مادتاہ مانا جاتا تھا ہا کوئی  
 کسیکو جیاجی اسواسطی تین شخص حادہ ان سلخو قیہ کے مادتاہ ہوئے — ایک ملک  
 بن محمود بھی محمد بن کوری کا دوسرا سلطان شاہ بن محمد بن سلطان ملک شاہ بن محمد  
 محمد بن کوری جیاجی — تہڑا ارسلان شاہ بن طہریل بن محمد بن سلطان ملک شاہ  
 — اس ارسلان شاہ کے والدہ سی ذکر لے لکاح پڑ ہوا تھا ہاں دولوں پر  
 سلطان شاہ غالب آکر ہواں میں دریاں ۵۵۵ ہجری کے مستقل ہو گیا ہوا بعد  
 اور ان سلطان شاہ یکر اگنا اور مقتول ہوا — اس طرح یہ ملک شاہ بن محمود  
 بن کوری کو درماں رصہاں ۵۵۵ ہجری میں رہہ دیکر مردا ڈلاتا تھا — اور ارسلان شاہ  
 بن طہریل بد درتس مانہ ذکر کا سلطنت کا اکلا داریت رہا اور مادتاہت کرنی لگا  
 — اوسکے بعد مٹا اوسکا طہریل بن ارسلان شاہ بن طہریل بن کوری دریاں ۵۴۳  
 ہجری کے مالک ہوا اوستی وہ لڑای ہوئی عود کر ہم کر چکی یہاں تک کہ اوسکو بھی  
 تہڑے درماں ۵۹ ہجری لے قل کیا اسیر حانداں سلخو قیہ کی دولت تمام  
 ہوئی — اسی سال میں امام مانہ لے سمراہ ایسی در رمود الدین محمد بن علی معروف  
 مان قنات کی لشکر طرف خورہ لگا و دہ کیا تھا ان شہر و میں مسیحی ستیلہ کی حکومت  
 تھی اوسکے بعد ولاد اوسکی حکومت کرنی ہیں — حقیقت حال یہ ہے کہ اس  
 ستیلہ و ان کا حاکم مرگتا تھا اوسکی مرنی کی بعد اوسکی اولاد میں اختلاف پڑ گیا تھا اوسکا  
 لشکر حلیہ کے لئی خورہ ساں پہنچ کر شہر سترماہ محرم ۶۱۰ میں اور سوار اوسکی اور  
 ولاد مسیحی — اور اسی طرحی علیہ ناظر — اور قلہ کا کرد — اور قلہ لاموچ و عورہ

۳۹۵ وغیرہ فتح کئے اس واسطیٰ اولاد شملہ نی باشندگان خورستان کی حاکمون کو بغداد کی طرف نامہ لکھ کر بھیجی۔ اسی سال میں یعنی ۵۸۹ ہجری میں۔ دونوں بہائیوں میں یعنی درمیان غزیر۔ اور افضل کے جو دو بیٹے سلطان صلاح الدین کی تہی بہت رنجیدگی برہ گئی تہی یہاں تک انجام اس بیزگی کا ہوا کہ ضریر مذکور لشکر مصر سی لیکر آیا اور اپنی بہائی افضل کا دمشق میں محاصرہ کیا۔ افضل نے ایک قاصد اپنی چچا ملک عادل کے پاس اور اظہر بہائی کی اور چچا کے بیٹی ملک منصور حاکم حمات کی پاس بھیج کر مدد اونسی طلب کی یہ سب لوگ ملک کی درسطے دمشق میں گئے وہاں جا کر دونوں بہائیوں میں صلح کروادی بعد صلح غزیر مذکور نے مصر کو مراجعت کی اور ہر ایک حاکم نے اپنی اپنی ملک کی طرف معاودت کی۔ اور ملک افضل نی درمیان دمشق کے آ کے شراب خوری اور راگ سنا اور ناچ دیکھنا پوشیدہ اختیار کیا ملک عادل نی یہ مصر عہدہ کو لکھہ بھیجا۔

فلاخیر فی اللذات من دونہا کسرت ترجمہ یہ ہی ہے کہ نہیں خوبی اور لذت میں جو پوشیدہ ہو۔ یہ مصر عہدہ دیکھ کر سب واپس ت کرنا اور مسکرات پیدا بظاہر کرنی لگا آپ چین میں پڑا رہتا۔ وزیر ضیاء الدین بن اثیر جزیری جو قوت کو امر ریاست اور کار سلطنت سپرد کر دیا بعد ایک مدت کی ملک افضل نی توبہ کی اور سب مسکرات اور واپس ت چھوڑ کر نماز و روزہ میں مشغول اور قرآن شریف اپنے ہاتھ سی لکھنی کا ورد ڈالا

## اب شروع ہوا ۵۸۹ ہجری

اس سال ملک مغرب یعقوب بن یوسف بن عبدالمومن نی فرنگیوں سی اندلس میں جہاد

۳۹۶ کیا جائیں سی حب مقابلہ سوارسی ٹرائی ہوئی مگر سچ مسلمانوں کو ہوئی اور سباز کی  
 اوری گئے اقامتہ حان بجا کر ہاگ گئی مسلمانوں نے بہت ال اور کا لوٹا۔ اس سال  
 میں اس مصائب دریر حلیہ لے مدسح کرنی حورستان طرف بہاں کی کوچ کیا حاتی سی  
 اور سکو بھی مسح کیا اور سوار اور سکی اور ملاد غم ہی ادسی ام حلیہ مسح گئی مگر اریل باد  
 تنہا ۵۹۲ ہجری میں موید الدس س مصائب مدکور حور۔ ہوا اسی سال میں خلیہ امام  
 ماصر فی ایک اسی علام سیف الدس طرل کی کسراہ لشکر ہیج کرا صہاں ہی لی لی  
 — اسی سال میں سلا ماں بطواں لے ایسی اور ایک علام بطواں کو سردار سالیسا  
 بہا اور س علام کا نام کلجا بہا اور سے رتے۔ اور بہاں پر قصہ پایا۔ اور اسی  
 سال میں ملک عزیر حاکم مصر لے بہر دوارہ ملک تمام کا قصد کر کے مارادہ ٹرائی ملک۔  
 افضل ایسی ہائی سی کوچ کر کے عواریر ڈرا کیا بہر میں سواد د متق میں واقع ہے  
 حب اس مقام پر آکر اور تراود سحائے لشکر عزیر میں تفرقہ ڈر گیا کیونکہ مصری اسدیہ ادسی  
 یہ گئے اسٹی عزیر مدکور ماحت حاب مصر ساس حاکم حور لوگ ادس کے عمارہ رہ گئے  
 ہے ادکو لیکر حلد مراح کی۔ حورف ملک عزیر لے اسی ہائی ملک افضل پر حورج  
 کسا ہا اور امام میں ملک افضل لے ایسی جیا ملک عادل سی ایسی ملک جابی ہی اور  
 اور اسدیہ حورر سی یہ گئے ہی وہ ہی ملک افضل سی آملی ہی — مدکورج کر حاس  
 مسریر کی ملک افضل اور ملک عادل سوا اور امرا کار اسدیہ کے حور اسدی آملی ہی  
 دیار مصر کے لمی کی ارادہ پر عزیر کی لغاف میں گئے چا کچہ ادہوں لے غلس پر ڈیر کیا  
 — سریر مدکور اسک شہر میں جید امرا دولت صلاحہ کے چور گیا تھا ملک افضل لے  
 حاکم ادکو مل کری گرا و سکا جیا ملک عادل مانع یا بہر ملک افضل لی حاکم مصر ساقصہ کر لیں ہیں  
 سی ہی ملک دل فی مانت کی اور حبیہ ملک عادل فی عزیر سی مکاتش کی یہ کہہ ہیہ کہ قاضی حاکم سجا ارادہ  
 تاکہ ہم دلو بہاؤں کے سچ وہ ڈر کر صلح کر دادی قاضی حاصل یہ جکر ادیکہ کر کیو گیا

ہو گیا تھا اور سکریچ میں پڑنا منظور نہ تھا ملک عزیز نے آپ اور سکی پاس جا کر کہا کہ ہم ۳۹۷  
 دونوں ہی یونین میں صلح کرادیں اسلئے قاضی فاضل نے قاہرہ سی ملک عادل کی پاس  
 آکر ملاقات کی دونوں کی یہ مرضی ہوئی کہ ان دونوں میں صلح ہو جاوے چنانچہ  
 دونوں نے بیچ بچاؤ کر کے صلح کر دی اور ملک عادل نے اپنی بہتی ملک عزیز کی پاس  
 مصر میں جا کر واسطی تدبیر امور مملکت کی چند روز قیام کر کے بندوبست دہان کا بخوبی  
 کیا اور ملک افضل دمشق کو مراجعت کر گیا۔ اسی سال میں درمیان یعقوب بن  
 یوسف بن عبدالمومن ملک شرب کے اور درمیان زنگیون باشندگان اندلس کے  
 جانب شمالی قرطیبہ پر بڑی لڑائی ہوئی اور لڑائیوں میں یعقوب مذکور نے فتح  
 پائی زنگیون کو شکست ہوئی

## اب شروع ہوا ۹۰ھ ہجری

اس سال میں شہاب الدین غوری حاکم غزنوی بلاد ہندوستان میں جا کر قلعہ بہک  
 فتح کر کے کوکبر پر مقام کیا قلعہ کوکبر اور قلعہ بہک میں قریب پندرہ منزل کی فاصلہ ہے  
 مگر باشندگان قلعہ مذکور نے غوری مذکور کو روپیہ دیا اور صلح کر لی بعد ازاں اور بلاد  
 ہندوستان میں جا کر بہت مال لوٹا اور لوگ قید کر لئے یہ غزنہ کو مراجعت کی  
 ۔ اسی سال میں صدر الدین محمد بن عبد اللطیف بن محمد جندی رئیس غزنہ شافعیہ کا  
 اصفہان میں مقتول ہوا یہ وہ شخص ہے جس نے اصفہان لشکر خلیفہ کے حوالہ کر دی تھے  
 اور سکوسی ستر طویل کو تو ال خلیفہ کے نبی سبب کچھ رنجیدگی کے جو ان دنوں میں  
 ہو گئی تھی قتل کیا تھا۔ اسی سال میں ملک افضل نے اپنے آپ سلطان صلاح الدین  
 کو قلعہ دمشق سی مدینہ میں لجا کر دفن کیا یہ تابوت ماہ صفر میں کیا تھا اور تین برس تک



۳۹۸ وہ اس قسم میں دونوں راہوں پر ان کے ملک افضل سے رہا اور قناعت اور برہنہ گاری اختیار کی کار و در راست و سلطنت کا در پر ادسکا چہار الدیں میں اس پر حرری کرتا تھا لیکن ادسکا حال ہی پر مگر گنا کیونکہ ادسکی مالتی بہت لوگ ہوئی مگر کم تھے

## ہمان چین جانی دمشق کا ملک افضل سی

اب ملک عادل نے درماں مصر کی اور ملک عربی یہ حرری کی کہ ملک افضل سی بہت دمشق کا ہنس ہوتا ہاں کی سلطنت میں اضطراب آگیا ہی دونوں نے یہ تحریر کی کہ دمشق ملک افضل سی چین لیں جا ہی مگر تحریر یہ ہوئی کہ دمشق ملک عادل کی مالتی رہے اور خطہ اور سکے عربی کے نام کا تمام ملا دیں مثل اس کے مالتی کی حارسی رہی — یہ تحریر پڑھ کر دونوں نے مصر سی کوچ کیا ملک افضل سی یہ حرری کر ایک امیر مصری ملک الدیں کو ملک عادل کا سوتیلہ بھائی تھا ادسکے یاسر روانہ کیا ملک الدیں نے کور ملک عادل سی حاکم ملا ادسکی بہت مکرّم اور تعلیم ادسکی کی اور کہا کہ عزم چاہتی ہو ملک وہی منظور ہے نظر ہم کہہ ما اور دونوں دمشق پر آئے ملک افضل سی دمشق کے صدر کر کہا تھا مورچی لگا رکھے تھے لیکن بعضی امراء استہرہ کور نے ملک عادل سی ملکات کر کے ادسکی ملکر استہرہ کے در دارہ کہول دی ہوئے ملک عادل نے عربی سے دیوہ کے دست چھین دیں رحب سے ہذا میں در محل استہرہ ہوئے ملک عربی ماسب العرج کی راہ گیا اور ملک عادل مالتی کو مالتی کو ادسکی ادسوقت ملک افضل سے ہی قتل دے دیا ماسب حاکم امراء یس ماسب اور اہل دیال اور اصحاب کے قدم میں نکل آیا اپنی در رضیاء الدیں کو بھی ایک صندوق میں بند کر کے اسے لگا لیا کیونکہ وہ حاکم تھا کہ اسکو قتل کر دے اس کے اس خوب کی سب منظور کیا

۳۹۹ بچا یا نہ ملک ظافر خضر بن سلطان صلاح الدین حاکم بصرہ ہی اپنی بہائی ملک افضل کی مدت و ملک کو اسکی ہمراہ تھا اوستی ہی شہر بصری چین لیا گیا اسلئے وہ اپنی دوسرے بہائی ملک ظاہر سی جلا حلب میں رہنی لگا۔ مگر ملک افضل کو واسطی بود باش کے صرحد ملا اسلئے اوستی سے اپنی قبیلہ اور اہل و عیال دہان جا کر قیام کیا اور اوسیکو وطن بنا لیا چوتھی تاریخ ماہ شعبان بروز چار شنبہ کو ملک عزیز دمشق میں داخل ہوا بعد ازاں حسب وعدہ اپنی چچا ملک عادل کو دمشق دیکر آپ بروز دوشنبہ نوین شعبان کو کوچ کیا۔ ملک افضل فی کل تین برس ایک مہینی دمشق میں حکومت کی ملک عادل فی عزیز کے نام کا بسکہ اور خطبہ دمشق میں قائم کر دیا جب ملک افضل صرحد میں جا کر بڑا اور مقیم ہوا اذ سوت خلیفہ امام ناصر کو یہہ شہر اپنی چچا کے شکایت میں کیا اچھی مضمون کے لکھ کر بھیجی اسکی چچا کی کنیت ابو بکر نام عادل ہی اور بہائی کا عزیز عثمان وہ شہر بہرہ میں مولای ان ابا بکر وصاحبہ + عثمان قد احدث ابا السعید خلیفہ علی فانظر الی خط هذا لاسم کیف + مر الا و اخر ما لقی من الاول یہہ شہر بہرہ اچھی میں امام ناصر فی وہ خط پڑھ کر یہہ جواب میں شہر لکھی وہ بھی بہت اچھی وافی کتابک یا بنی یوسف معلنا + بالصدق یخبر ان اهلك طاقن عصبوا علیا حقہ اذ لم یکن + بعد النبی لا یترک ناصر فاصبر فان عد علیهم حسابهم + فابشر فناصرک الا ما م الناصر

## اب شروع ہوا ۵۹۲ ہجری

اسی سال میں ملک شاہ بن ملک شہنشاہ پور میں فوت ہوا اسکی باب خوارزم شاہ

۴ تلس لے اوسکو میتا یور و عمرہ بہ ملا دئے تھے اور ایسا ولی عہد اوسکو مقرر کیا تھا  
 وہ اس شہر میں حکومت کیا کرتا تھا ملک شاہ مذکور نے ایسی بھی ایک شہر مسمی  
 مدد جاں جوڑا۔ مدد جاں ملک شاہ کے تلس لے بجائے اوسکی دوسری  
 بیٹی قطب الدین محمد کو مقرر کیا یہی شخص بعد ایسی مایت تلس مذکور کے ماد شاہ ہوا  
 ردت ماد شاہ ہونی کی ایسا لقب قطب الدین موقوف کر کے علا الدین اوسکی  
 رکھا تھا اس دروہائیوں میں بیٹی ملک شاہ اور قطب الدین کی شری عداوت تھی

## باز وقایع سیف الاسلام کا

اسی سال میں درمیاں ماہ سوال کے سیف الاسلام طہیر الدین طغلتیں میں ایسا  
 حاکم میں خوب سوا اوں ایام میں اوسکا شہنشاہ ملک عزیز اسماعیل درمیاں بستر کے  
 تھا حال اللہ ولہ کا مورے لشکریوں کو اوسکی یاس بیج کر اوسکے والد کی مر جائے  
 کی حردی اور اوسکی ماہ کی ملکوں میں اوسکو لجا کر بجائی اوسکی گدی لیں کیا  
 سیف الاسلام مذکور درمیاں رسید کی خوب ہوا تھا وہ بہت مد صلت و ظالم  
 ہوا سوداگر و کسی آس مال تجارت خرید کر حصر ح جی میں آتا اوس ہوا  
 رعیت کی ہاتھ و رورسی سی بیج کرتا تھا اسی طرح یہ بہت مال اوسکی جمع کیا تھا  
 سو ماہی ڈالتا تھا اوسکا راجہ و حیرہ جمع کیا تھا

## اب شروع ہوا ۵۹۲ھ ہجری

۵ اس سال میں علا الدین رگی ہں سود و حاکم سکار اور طاوہ اور رقہ کا فوت ہوا

فوت ہوا وہ نیک خصلت متواضع دوست اہل علم کا تھا مگر ایک عیب اوسین پر سخت ۴۰۱  
 تھا نہایت درجہ کا بخیل تھا بعد اوسکی بیٹیا اوسکا قطب الدین محمد بن زنگی بادشاہ ہوا  
 اوسکے دربار کا مدار المہام اور مدبر کار ریاست مجاہد الدین بر نقش اوسکے باپ کا  
 غلام تھا — اسی سال میں درمیان ماہ جاد الاول کے نور الدین ارسلان شاہ  
 بن مسعود بن مورد بن زنگی حاکم موصل کا طرف نصیب کے آیا آتی ہی اوسپرستولی  
 ہو گیا اپنی چچا کی بیٹی قطب الدین محمد بن زنگی سنی یہ شہر اوسنی چہن لیا تھا قطب  
 مذکور نے ملک عادل کی پاس قاصد بھیج کر ملک چاہی چنانچہ ملک عادل بلاد خوارزم پر  
 گیا نور الدین شاہ نے نصیب کو چوڑ موصل کی راہ لی بعد اوسکے جانے کے  
 پہر قطب الدین محمد بن زنگی نصیب پر مسلط ہوا — اسی سال میں خوارزم شاہ  
 تکش طرف بخارا کی گیا یہ شہر خطا کا تھا اوسنے اوسکا محاصرہ کر کی فتح کیا تکش  
 مذکور ایک آنکھ سنی کا تھا جن ایام میں کہ وہ بخارا کا محاصرہ کئی ہوئے تھا اون  
 دنوین باشندگان بخارانی ایک کاناکٹا لاش کر کی اوسکو قبا پہنا ہی اور  
 خوارزم کی سپاہیوں کو کہا کہ یہ تمہارا بادشاہ ہی یہ ہیکر ڈھکی سنی اوس گنتی کو  
 اٹھا کر خوارزم شاہ کی لشکر میں پینک دیا کہ اوسکی تواضع و تکریم کرو یہ تمہارا بادشاہ  
 آیا — جب خوارزم شاہ نے بخارا فتح کیا اوسنی کچھ اوسکا بدلہ لیا بلکہ بہت مال  
 اور دولت اون لوگوں پر تقسیم کی اور کچھ مورخہ اوس فعل بد کا جو اوسکی ساتھ  
 ہنی کی تھی نہ کیا — اسی سال میں ایک بہاری شکر فرنگیوں کا ساحل پر پہنچا  
 پہنچتی ہی اس لشکر کی قلعہ بیردت فرنگیوں نے لالی لیا — ملک عادل نے بھی تل جول  
 جا کر ہر چار طرف سنی اپنی کمک چاہی چنانچہ لشکر مصر اوسکے پاس جا پہنچا اور  
 سنقر کبیر حاکم بیت المقدس کا اور میمون قسری حاکم نابلس کا اوسکے پاس چاہی  
 — بعد ازان ملک عادل طرف یا فاک کی گیا دمان جاتی ہی نبرد شمشیر وہ شہر فتح

۵۰۶ کیا حلوگ مقابلہ میں آئے تلواردار میں نکال دئے یہ تیسری مار تھی اس شہر کی تھی  
 وہ رگیوں نے ہی تمیں پر ڈیرا کیا اور سوت ملک عادل کی ملک عریر حاکم مصر کی  
 یاسن قاصد بھیجا وہ ہی رہا سہا لکھ لیکر آموود ہوا اب سعاد ملک عادل تمیں پر  
 حایر احب رگیوں کی یہ حال دیکھا اور لے پیریں شہر مصر کی طرف مایوس ہو کر  
 مراجعت کر گئی بعد ازاں ملک عریر نے بہت لشکر ملک عادل کے یاسن چوڑ کر نہایت حد  
 مصر کی طرف مراجعت کی اور اسکو اختیار صلح اور لڑائی کا دو دیکر چلا آیا اسی میں  
 سقر کی روت ہوا ملک عریر نے صارم الدین قنطلق علام عرالدین روح شاہ  
 و ساہتہا س اول کو مدد سے حاکم محاسے اور سکی کر دیا بعد ازاں ملک  
 عادل نے رگیوں سے لڑائی چاہی اور ہوں کی تیں برس ملک صلح طلب کی اس ملک  
 عادل و متقیر مراجعت کر آیا بعد ازاں ملک عادل و متقیر ماریں برگنا اور سکا  
 محاصرہ کیا وہاں کا حاکم اول ایام میں نولوق ارسلان سے ایلیاری بن الہی سے لڑتا تھا  
 اس ایلیاری بن اریق تھا نولوق ارسلان کا کچھ حکم ہوا ملک ایک علام اور سکے مایہ کا  
 نقش حکومت کرتا تھا

## مان اخبار ملوک خلاط کا

اسی سال میں مدرالدین سقر ہر اردیاری و س ہوا اسکے مالک ہو گیا خلاط پر  
 دریاں ۵۸۹ شہر بھری کے ہسم یاں کر چکے ہیں۔ بعد وفات ہر اردیاری کے  
 خلاط پر بعد اسکے خنداشہ قلع مسولی ہوا یہ ایک علام ارمی تھا ہر ہڑلا سنا کا  
 سات دور خلاط کے مادقاہت اور سکی کی کیونکہ بعد اسکے س آدموں کی جمع  
 ہو کر اور سکو طوسی امار دیا ماہر قلعہ کے لاکر اور سکو قتل کر ڈالا بعد مقتول ہوئے  
 قلعہ کے سب امار و کمار کی جمع ہو کر یہ تجویر کی کہ محمد بن کھمر کو جو کہ قلعہ میں قید ہی ماہر

باہر نکال کر تخت پر بٹھلاؤ چنانچہ اوسکو تخت پر بٹھلایا اوسکا لقب ملک منصور رکھا گیا  
 اوسکے آگے کا مختار اور کاروبار ریاست کا شجاع الدین قلیغ دودا دار کرنے لگا  
 پہ قتلغ ند کو رقیقا تی تھا شاہر من سکمان بن ابراہیم کے آگے کا دودا دار تھا  
 ۲۰۰ ہجری تک محمد ند کو حکومت کرتا رہا کیونکہ اس سال میں اوسنی اپنی انا بک قلیغ  
 ند کو کو بڑ کر قید کر دیا تھا بعد ازان قتل کیا اسلئے ایک غلام شاہر من کے نی حکو  
 عزالدین بلبان کہتے ہیں اوسپر فردج کیا لشکر اوسکی ساتھ ملکیا اد نہون نے محمد  
 بکتر کو بڑ کر قید کر دیا پہر گلا گھوٹ کر قلعہ کی فصیل پر سی نیچی ڈال دیا فوراً مر گیا  
 بلبان ند کو نے مملکت خلاط کی کچھ کم ایک برس سلطنت کی کیونکہ بعضی اصحاب  
 طغرل بن قلیغ ارسلان شاہ حاکم ارزن نے اوسکو قتل کیا طغرل چاہتا تھا کہ میں  
 خلاط کی حکومت کروں لیکن وہاں کے باشندوں نے منظور نہ کیا اسلئے وہ ارزن کو  
 مراجبت کر گیا۔ بعد ازان ملک ادحد ایوب بن ملک عادل ابو بکر بن ایوب پنچا  
 اوسنی خلاط بند و بست کیا اور فتح کر کی اپنی قبضہ اقتدار میں لایا اوسنی قریب  
 آٹھ سال کی حکومت کی جیسا کہ درمیان ۵۹۳ ہجری کے انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کر دیا

## اب شروع ہوا ۵۹۳ ہجری

## بیان وفات پانی عزیز حاکم مصر کا

اسی سال میں درمیان ۲۴ سنائیوں تاریخ ماہ محرم کے ملک عزیز عاد الدین عثمان  
 سلطان ملک ناصر الدین یوسف بن ایوب فوت ہوا۔ ایک لشکر کی بھیجی  
 ہوڑا دوڑا کر گیا تھا گھوڑے پر سی نیچی گر پڑا ساتویں محرم کو بخار چڑھا وہ اطرا  
 دم میں تھا وہاں سی جانب ابراہم کی آیا بخار بہت شدت سی چڑھ رہا تھا پھر قاہرہ

۴۴ میں گیا سرور عاتق اور وہ داخل قاہرہ ہوا وہاں حاکمیر جاں کی ماری ہوئی اور اسٹروٹ میں  
قرحہ سی رسم ٹرگٹی مص ہو گیا دستہ آیا تھا اسی تاریخ میں مرگیا اس سے پہلے  
ایک ہبسی کم سلطنت کی عمر اس کی سائیس برس حید ہبسی کی ہی ہایت و امر  
سچی اور عادل اور رعیت پر در ہا ہب احساں رعیت پر کر مارتھا تھا اس کے مرنے  
سے رعیت کی بہت رنج و الم کیا۔ سلطنت عریدہ کو در محمد الدین جہار کس غالب  
اس سے ملک عریر کی بیٹے ملک منصور محمد کو کھائے اس کی مایہ کی گہ ی لیس کیا اس  
صورت میں سب امرانی یہ تحویر کی کہ کسی شخص کو اولاد سی ایوب سی سلطنت کے  
سد و سب کی واسطی قائم کر مایا جائے قاضی فاضل کے سامنے یہ مستورت ہوئی تھی  
اس سے کہا کہ ملک افضل کو فایم کردہ اول ایام میں درساں صرحد کے تھا اس کی  
یاس قاصد ہبسی وہ مور مصر میں آیا اور ایسی تین ملک منصور ملک عریر کا تانکہ  
مستہور کیا یہی دزر اور کار کسدہ ان ایام میں ملک منصور کی عمر سات برس گئی ہبسی  
کی ہی اور ملک افضل دوسری تاریخ ماہ صفر کو ادنسل آدمی سہراہ لیکر ڈرتا ہوا یہی  
یجیا ملک عادل سی گیا ہا کیونکہ ملا دیر وہی غالب تھا یا یجوس ریح الاول کو یس  
آہیجا پھر قاہرہ میں گیا ملک منصور اس کی ملاقات کی واسطی یا پرتکل اور سوقت  
اس کا میا ملک افضل بیدل ہو گیا اور اس کی سامی وزارت کے گہر میں حاکم سٹیا  
دہی حائے سلطنت اور دربار ستا ہی کے ہی۔ راہ میں آئے ہوئی ملک افضل کو  
طیس رسکر ملا تھا مگر محمد الدین جہار کس کو سب اسکے کہ اس کے گرم مارا سی ہو گئی  
تہی بہ امر گراں خاطر گذرا اس نے وہ پہر گماندہ جد امر اسکر ہی اس کے ہمراہ ہو گئے  
ان سے ملکر ملک عادل کو پہر سارا حال لکھ کر حرد سی وہ ان تمام میں اردس کا کئی  
ہوئی ٹا تھا۔ ملک طاہر نے بہ حال کی کی کہ ایسی ملک افضل کے یاس ایلی  
ہیج کر پہر کبلا ہیا کہ اب وقت فرصت ہم دمشق لئے کا ارادہ کر دیکر کہ ملک عادل

ملک عادل مار دین پر پڑا ہوا ہی ملک افضل بیہ بات سنتی ہی مصرسی طرف دمشق ۴۱۵  
 کی گیا مگر ملک عادل کو بھی اس امر کی خبر ہو گئی کہ ملک افضل نے دمشق کی طرف کو کوچ  
 کیا ہے اس سنی اپنی بیٹی ملک کامل کو مار دین کی محاصرہ پر چوڑ کر خود دمشق میں چلی  
 سی آکر پہلے ملک افضل سے شہر میں گھس کر بند و بست کر لیا دونوں اول ملک افضل کے  
 دمشق میں ملک عادل جا پہنچا تھا اور ملک افضل تیسری تاریخ شبان سندھ ہذا کو  
 صبح کے وقت شہر کو ملک افضل نے گھیر لیا اور لڑائی ہونے لگی اور یہاں تک ہجوم  
 ہو گیا کہ تھوڑا سا اوسکا لشکر باب البر بد تک پہنچ گیا شہر کے دروازہ تک جا پہنچا  
 مگر ملک عادل کے لشکر نے اوسکو شہر سے نکال دیا اسی اثناء میں ملک ظاہر حاکم  
 حلب بھی اپنی بہن ہی ملک افضل کے پاس جا پہنچا دونوں نے ملکر پھر دمشق کا محاصرہ  
 کیا اور مدت تک محاصرہ کے رہی یہاں تک کہ شہر میں کہا نا ہو چکا ملک عادل  
 قریب تھا کہ وہ شہر خود سوئپ دیتا اور ملک افضل اور ملک ظاہر قریب فسخ کرنی  
 کے تھے بلکہ ملک عادل نے قصد کر لیا تھا کہ میں دمشق دیتا ہوں لیکن دونوں بہا یوں میں  
 پھوٹ پڑے اور خلافت ہو گیا اور یہ سال تمام ہو چکا وہ دونوں اسی اختلاف  
 میں رہی اور جو گزرا جو میں آگے ذکر کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ

## بیان غلبہ پانی ملک منصور محمد بن ملک مظفر حاکم حمات کا بار بن پر

واسع ہو کہ ماہ رمضان سندھ ہذا میں ملک منصور حاکم حمات فی بار بن کا قصد کیا اوسمیں  
 نواب غزالدین ابراہیم بن شمس الدین محمد بن عبدالملک بن مقدم حکومت کرتا تھا  
 جاتے ہی اوسکا محاصرہ کیا اور ایام میں غزالدین ابراہیم ہی ملک عادل کی ہمراہ  
 دمشق میں محصور ہو گیا تھا۔ ملک منصور نے فرصت پا کر اوسکی شہرہ کور پر جا کر



۴۶ تحقیق لگا کر سر کر لی سر دے کہیں مگر ملک منصور وقت دادا کو لے کی رحمی ہوا لیکن یہ  
 دسویں ماہ دینچہ کو اوسے فتح کیا اور مدت تک ماراں میں ٹھہرا دسکا مدد دیت  
 حوت طرح پر کر لیا

## بیان وفات ملک عرب کا

اسی سال میں درساں ماہ ریح الاحریا حامی الاول کے ابو یوسف یعقوب بن یوسف  
 بن عبد الوہاب حاکم عرب کا اور ادلس درساں سہرسلکی حوت ہوا میدرہ درساں ملک  
 اوسے حکومت کی وہ ایسا مدب طاہرہ طاہر کیا کرتا تھا امام ملک کی مدد سے  
 ہر گیا تھا عراوہ کی اٹھاپس رسی تھی اور لقب اوسے ایسا منصور رکھا تھا بعد اسکے  
 موت ہوئی کے بیٹا اوسکا محمد بن یعقوب تخت نشین ہوا اوسے ایسا لقب ماحر رکھا گیا  
 اوسکی درمیاں ۵۵۶ ہجری کی ہوئی — عند المومنین اور اسکے اولاد کی لوگ  
 حودارت سلطنت ہوئی امیر المومنین کہلایا کرتے تھے اسی سالیں لکھ ملک عادل سے ہمراہ  
 اوسکے بیٹے ملک کامل کی ماردیں کے محاصرہ کو چھوڑ کر کوچ کسا

## بیان افسانہ فساد کا حوینہ روز کوہ مین ہوا

اسی سالیں ایک ٹراقہ اور فساد عظیم درمیاں لشکریات الدین ملک عورہ کے فرور  
 کوہ میں ریا ہوا تھا — حقیقت حال اوسکی یہ کہ امام محمد الدین دراری محمد بن عرس حسین  
 حوامام شہر ہے وہ غیاث الدین مذکور کے یا میں آیا ہوا غیاث الدین اوسکی بیب  
 عرت اور اکرام و عزار کی خاطر دواص اوسکی کی اور اوسکی درستی ایک مدرسہ  
 درمیاں ہراس کی فرس جامع کے سادیا ہوا یہ بات کرامہ دالوں پر گراں گذری یہ ہر

ہر ایک کے لوگ بہت کثرت سے تھے اور نگاہِ مذہب تجسیم اور تشبیہ کا تھا اور غوری سب ۴۰۷  
 کرامیہ تھے اور انہوں نے فخر الدین سیسب اسکی کہ وہ شافعی تھا اور ادنیٰ مذہب  
 کے خلاف تھا دشمنی پیدا کی۔ پھر اتفاق ایسا ہوا کہ تمام فقہاء کرامیہ اور حنفیہ  
 اور شافعیہ فیروز کوہ پاس غیاث الدین کے واسطی مناظرہ کے حاضر ہوئے  
 اور علما میں فخر الدین مولوی اور قاضی عبدالحمید بن عمر سرفراز ابن قدوہ ہی  
 کہ فرقہ کرامیہ بھتیہ سی تھا وہ بھی حاضر تھا اور اسکی بڑی عزت فرقہ کرامیہ کے  
 لوگ بسبب تہذیب اور علم کے کرتے تھے غرضیکہ امام فخر الدین رازی نے کچھ کلام  
 کے ابن قدوہ نے اس پر اعتراض کیا اس طرح پر کلام بڑھ گئے اور غیاث الدین  
 کہہ اڑا ہو گیا امام رازی نے ابن قدوہ کو جھڑک کر برا بھلا بہت کہا اور گالی دی  
 اور بہت کچھ مناسب اور نامناسب کہا اور ابن قدوہ یہ کہتا جاتا تھا کہ خدا سے  
 اس کا مواخذہ کرے یہ بات ملک ضیاء الدین چچا زادی ملک غیاث الدین  
 کو جو کہ اوسکا داماد تھا بہت بڑی معلوم ہوئی چنانچہ غیاث الدین کے پاس  
 اوسنی جا کر سب شکوہ امام فخر الدین کا کیا اور کہا کہ وہ شخص کا فر ہے اوسکا  
 مذہب اہل فلسفہ کا سا ہے ملاطون و ارسطو کا قائل ہی غیاث الدین نے اسکی  
 کہتی کی طرف کچھ توجہ نہ کی جب دوسری روز صبح ہوئی چچا زاد ابن قدوہ نے  
 لوگوں کو جمع کر کے دغوظ کیا بعد حمد و صلوات کے اوسنے کہا کہ اے لوگو سنو ہم  
 وہ کہتی میں جو ہماری نزدیک بردایت صحیح رسول سی یہ منقول ہے اور علم  
 ارسطو کا اور کفریات ابن سینا کی اور فلسفہ فارابی کا ہم نہیں جانتے بلکہ ان  
 کا فردن سی کیا کام جو رسول اللہ نے فرمایا وہ ہم لوگوں کو کہتی ہیں پھر کوسا سطلی  
 ظل کے روز ایک شیخ کو جو مشائخ اسلام سی ہی اور دین خدا اور سنت رسول اللہ پر  
 چلتا ہی گالی دے لگی یہ کہہ کر خوب رویا سب لوگ فرقہ کرامیہ کے ہی رونے لگے

۴۸ اور ہر چار طرف سی از دحام ہو گیا اور تمام شہر میں فتنہ اور فساد برپا ہو گیا یہ  
 حر بادشاہ کو بھی اسی جید آدمی ادنیٰ یا سبھی ادب کہا کہ اس فتنہ کو بھاؤ  
 اور تم خاطر جمع رکھو جس محمد الدین راری کو یہاں لکال دلوں کا جیا بچہ امام مدکور کو  
 کہا کہ تم ہرات کو مراجعت کر حاد وہ لوٹ گیا۔ اسی سال میں دریاں بڑھ رہی تھیں  
 محابہ الدین قنار دریاں قلعہ موصل کے حاکم موصل کا موکہ ایک حاکم دولت لڑا الدین  
 کی تہاوت ہوا قنار مدکور وہ شخص ہی جو مسعود والد ارسلان پر حاکم تھا جسکو مسعود نے  
 گرفتار کر کے قید کیا پھر بعد میں لکال دیا ہوا قنار مدکور ادب و فاضل اور  
 عامل تھا مدب و توصیفہ دس کے فتنہ کو جو فتنہ یاد دہنی ادنیٰ جید مسجد میں اور  
 سرزمین اور مدنی بنائے ہیں۔ اسی سال میں سلطان عیات الدین ملک  
 عور نے مدب کر آئیہ چوڑ کر امام شافعی کا مذہب اختیار کیا تھا۔ اسی سال میں  
 سبہ الملک میں رہبر اسی اشیلی و ت ہوا وہ علم ادب کا فاضل اور طبیب تھا اور  
 داد اور مدکور دریر فیلوف تھا زہر مدکور دیاں ۵۲۵ ہجری کے قریب میں فوت  
 ہوا ہوا اسلی حقیق کسی شاعر نے یہ دو شعر کہے ہیں جس میں کہتے تھے میں نے  
 مل للو باع و اب رہ فتنہ  
 ترفقا بالور می قلیلا  
 حر تھا الحن فی الکالیہ  
 فی واحد مسکما لکالیہ

## اب شروع ہوا ۵۹۰ ہجری

اس سال تک اصل اور ملک طاہر و متق کا محاصرہ کی ہوئے تھے لہذا اسی  
 دونوں ہائیوں میں حلاف پڑ گیا سب اس حلاف کا یہ تھا کہ ملک طاہر کے  
 یاس ملک علام سہمی ایک تھا وہ مدال حلاف اور سیر مرتا تھا وہ کہیں گم ہو گیا ملک طاہر کو

ظاہر کو بہت رنج ہوا اور بہت الم اور اسکی محبت سی ہوا اور سنسے یہ خیال کہا کہ وہ دمشق ۴۰۹  
 میں چلا گیا اور اسکی ایک مہجر اور اسکی تالاش کی واسطی دمشق میں روانہ کیا اور اس  
 مہجر نے ملک عادل کو جا کر اس امر کی خبر دی وہ محصور تھا جیسا کہ بیان ہوا ملک عادل نے  
 ملک ظاہر کی پاس یہ کہیلا بھیجا کہ محمود ابن الشکر نے تیری غلام کو بگاڑ کر اور خراب  
 کر کے تیری بہائی افضل کے پاس بھیج دیا ہے ملک ظاہر نے یہ سن کر تیری شکر کی کو  
 پکڑ لیا وہ غلام واقع میں اوسکے پاس سی نکلا اس باعث سی ملک ظاہر اپنی بہائی  
 ملک افضل سی بگڑ بیٹھا اور ملک عادل سی لڑنا موقوف کر دیا یہ حال شکر دیکھتی  
 ہی تشریف ہو گیا اسکی ملک ظاہر اور ملک افضل نے یہی دمشق سی کوچ کر کے  
 مرج الصفر پر آخر ماہ صفر تک ڈیر کیا پھر دونوں رہیں الگ ایک پر آکر مقیم ہوئی تاکہ جاڑ  
 کی موسم چلے جاوے بعد ازاں ارادہ لڑائی کا جاتا رہا ملک افضل مصر کی طرف چلا گیا  
 اور ملک ظاہر حلب کو کوچ کر گیا جب وہ دونوں جدا ہو گئے اور سوت ملک  
 عادل نے دمشق سی نکل کر ملک افضل کا تاقب مصر تک کیا اور ملک افضل جب  
 مصر میں پہنچا وہاں اوسکا لشکر بسبب موسم ربیع کی متفرق ہو گیا اپنی اپنی گھر لوگ  
 چلی گئی اسی اثنا میں ملک عادل نے افضل کو آیا اور سوت لاچار ملک افضل  
 سہراہ ادس لشکر کی جو باقی رہا تھا باہر شہر کے واسطی مقابلہ کے نکلا مقام سامح پر  
 لڑائی ہوئی افضل نے شکست کھائی قاہرہ میں ہار گئے ملک عادل نے سننے  
 قاہرہ پر جا کر آٹھ دن تک لڑائی کی ملک افضل نے کہا کہ ایک شرط پر قاہرہ آجی  
 حوالہ کرتا ہوں اسکی عوض مجھ کو میاں فاروقین — اور حانی — اور سمیاء — و محبت  
 کبھی ملک عادل نے منظور کر لیا لیکن پھر وعدہ وفا نہ کیا ملک عادل قاہرہ میں اکیسویں  
 ربیع الآخر سنہ ۵۸۱ میں داخل ہوا اور ابن اثیر کہتا ہے کہ بروز ہفتہ اٹھارہ دین ربیع الآخر  
 کو داخل ہوا تھا — اسی سال میں قاضی فاضل عبد الرحیم بسبیانی شہزادین ربیع الآخر

۱۴ کو موت ہوا کہتی ہیں کہ یہ اندیش قاضی حاصل کی دریاں سنہ ۵۲۴ ہجری کی ہوئی تھیں  
 اس حسد اور سبکی عمر شترسکی ہوئی تھیں اراں ملک اصل طرف صرح کی گیا اور  
 ملک عادل دریاں مصر کی ملک منصور محمد بن غیر عثمان کا اما ملک ہو کر ہوڑے دلوں  
 تک فایم رہا ہر ملک منصور محمد کو کور کو در کر کے خود مستقل ہو کر سلطنت کرنے لگا  
 ح سلطنت سقاہ ملک عادل کی ہو گئی اس وقت ملک منصور حاکم مات فی سب  
 اسکے کہ اس سے ماریں اس مقدم سہی جہیں لی ہی اسکا عدو کر ہوا ملک عادل نے  
 دینکا عدو قول کیا اور حکم دیا کہ ہر اس مقدم کو ماریں حوالہ کر دیوے ملک منصور نے  
 بہ کہا کہ چونکہ یہ شہر مات کے در ہے اسلئے اس امر سی حکم عدو سمجھی لیکن  
 عوص اسکے صبح اور ملکہ حکم اس مقدم کو دیا ہوں اس مقدم کے ماس سوار ہی اسکے  
 امہ اور کھڑا اور کھس لگا دوسرہ کے ہی ہے۔ ہر ملک طاہر حاکم ملک  
 نے ہی ایسی چا ملک عادل سی خط و کتابت کر کے صلح کر لی اور اسکے نام کا خط  
 میں اور تمام ملا میں جاری کر دیا اور سکے ہی اویسی کی نام کا ڈبہ لایا اور ملک عادل  
 نے حاکم ملک مذکور سی ایک یہ بھی شتر ط کر لی کیا سو سوار چہی جیدہ لشکر ملک کے  
 سری حد مست میں رہا کرں ح میرے سوار ہی لکلا کر کے وہ ہی اوسنی منظور کیا  
 سہ اسی سال میں ردو میل ہوا اور گئی تھی کتھا ہیں جو کہ ما تہ یا لی اوسین رہ گیا تھا

## سان و فات پانی خوارزم شاہ کا

اسی سال میں میوے ماہ رمضان کو خوارزم شاہ ملک اس ارسلان بن طغرل محمد  
 بن اوستلیں حاکم خوارزم اور بعض حراساں اور رے ویرہ بلاد حلیہ کا شہر میں  
 موت ہوا۔ بعد اسکے ٹیا اوسکا محمد بن ملک والی ریاست ہوا اس محمد مذکور کا

مذکور کا لقب قطب الدین تھا پیراؤسنے علاؤ الدین بدل کر کہا گئیں مذکور عادل نیک ۴۱۱  
 سیرت فقیہ تھا علم فقہ ابو حنیفہ کے مذہب کے اور اصول جانتا تھا جب غیاث الدین  
 ملک غوریہ کو خوارزم شاہ کے مرنے کی خبر پہنچی تین روز تک نوبت خانہ سرور دیا  
 نوبت نہ بجاوائی اور ماتم داری کی باوجود اسکے کہ اون دنوں میں کمال عداوت تھی  
 یہ خلافت باطن ظہور میں آیا یہ خلاف سبب اسکے کہ گنہگار سلطان صلاح الدین کو  
 گالیان دین آئین ہوا تھا۔ جب محمد بن ملکش سلطنت کی گدی پر بیٹھا اور وقت  
 بیتیجا اسکے ہندو خان ابن ملک شاہ دہانسی بہاگ کر غیاث الدین ملک غوریہ کی پاس  
 واسطی طلب کمک اور مدد کی چلا آیا۔ غیاث الدین نے اسکا بہت اکرام کیا  
 اور وعدہ کیا کہ میں تمہاری کمک کر دن کا اور مدد دن کا

## اب شروع ہوا ۴۹۶ھ ہجری

جب یہ سال شروع ہوا تھا اون ایام میں ملک عادل دیار مصر یہ ہی میں تھا  
 اور ملک کامل محمد ہی اسکے پاس اسکا بے موجود تھا وہ نائب سلطنت تھا اور  
 حلب میں ملک ظاہر بسبب خوف اپنی چچا ملک عادل مذکور کے حلب کی تشیید  
 اور بند رست اور مضبوط کرنے میں مصروف تھا۔ اور دمشق میں ملک معظم  
 شرف الدین عیسیٰ بن ملک عادل اپنی باپ کی طرف سی نیابت کرتا تھا۔  
 اور مشرق میں ملک فایز ابراہیم بن ملک عادل حکومت کرتا تھا۔ اور میا خاں  
 میں ملک اوحد نجم الدین ایوب بن ملک عادل حاکم تھا۔ اسی سال میں غزالدین  
 ابراہیم ابن محمد بن عبہ الملک بن مقدم فوت ہوا بعد اسکے مرنے کی اسکی تمام  
 شہر بینی بنج اور قلعہ نجم اور فامیہ اور کفرطاب اسکے بیٹے شمس الدین عبہ الملک

۴۱۲ کے قصہ میں آئی حرمیج میں رہا کرتا ہاں بعد ازاں ملک ظاہر حاکم طلب فی مسیح یرجو کہ اس کا  
مجاہد کیا اور فتح کر لیا ایک عدل الملک میں مقدم قلعہ مسیح میں محصور ہوا اور ادسی قلعہ دیا  
آخر دیب سسی اور سکواس دیکر قلعہ سسی نکال کر گرفتار کیا اور قلعہ مسیح بھی لے لیا —  
بعد مراجعت ہم مسیح کی ملک ظاہر مذکور قلعہ محکم یرگیا اور سخاسی اس مقدم کا مایب  
حکومت کرتا تھا اور سکا ہی مجاہد کر کے آخر حرمیج سے ہدایں مسیح کیا — بعد ازاں  
ملک ظاہر نے ملک محصور حاکم حاکم کو کہلا بھیجا کہ اگر تم میری مدد اور کمک کر دو گی  
ملک عادل یرچرٹائی کرتا ہوں اور تم کو ادسی عوص مسیح دو لگا تم سرے ہمراہ مجاہد  
ادسی انکار کیا اور کہا کہ میں ملک عادل یرحرمیج کے قسم کہا رکھی ہی یہ بات  
مجھی ہوگی — ملک ظاہر پوس ہو گیا اور سوت مرقہ کے طرف گمداں  
ستہر دیس لوٹ مار کر اموا کنفرطاب یرگیا اور سکوفتخ کیا پہر ستہر بھی اس مقدم  
کا تھا — پہر فایہ یرگمداں وراقوس مایب اس مقدم کا حکومت کرتا تھا  
ادسی فایہ حوالہ کی اور سوت ملک ظاہر نے عدل الملک اس مقدم کو طلب کے  
بعد حرمیج طوایا اور حوادسی مصاحب ہمراہ ادسی مبعوث ہوئی تھی سکواس حاکم  
کر کی سامی قراقوس کے اوکو مارا ایک صاحب قراقوس نے — ماما بعد ازاں حکم  
دیا کہ سخت چوٹ عدل الملک میں مقدم یرمارد تاکہ او سکادل مومہ اور فایہ دید کو  
بہت سخت ادسیر چاک پڑے لگی اور وہ فریاد اور العائن کرتا تھا اور بیکار  
یکار کے چیخا تھا وراقوس فی حکم دیا قلعہ فایہ کے بصل یرہار سے بہ سسی رہ کر  
نوس اور ڈبول مجاہد تاکہ ادسکے حیمی کے آوازہ سسی میں آدے عرصیکہ ادسی  
بہت نہ میریں کیں قلعہ فایہ نہ ماکر کو لاجار ہو کر ملک ظاہر فی دہاں سسی کو یج کیا  
اور حاتم کا آکر مجاہدہ کیا بہ مجاہدہ تسری تاریخ ماہ ستاں سے ہوا کو کیا تھا تھا  
کی جانب ستہر کی اُترا تھا زبنت نصویہ کو اکبیر کر پہنک دیا اور بعض مانع حرام کرتا

کردی اور جاب باب مغربی کی اندر شہر کی گیس گیا اور خوب لڑا۔ بعد ازاں پہرا خرم ۱۱۳

ماہ شبان کے باب مغربی پر هجوم کیا اور حملہ لایا اور باب النہان پر بھی دھاوا دئی چلا آیا  
اوس روز بھی بڑی بہاری لڑائی ہوئی ملک ظاہر کی پسند لی میں ہی ایک تیر کا  
زخم آ یا مگر لڑائی ایام رمضان تک رہی جب کچھ امید نہ برآئی لاچار ملک مصر کی  
کچھ مال پر صلح کر لی کہتی ہیں کہ تیس ہزار دینار صورت پر صلح ہوئی تھی پھر دہان سی  
کوچ کر کے دمشق پر آیا اور سجائے ملک معظم بن ملک عادل تھا اوسے آکر وہ اور  
ملک افضل دونوں لڑے اور کئی ہمراہ فارس الدین میمون قصری حاکم نابلس کا بھی تھا  
اور امراء صلاویہ سہی بھی بہت لوگ اور کئی ہمراہ ہو گئی تھی اور دونو ہائیون میں یہ  
بات بٹھ گئی تھی کہ جب دمشق فتح ہو وہ ملک افضل لے یوے اور پھر دونو  
ملک مصر پر جا دیں وہ ملک عادل سہی لیکر ملک افضل کے پاس رہے اور پھر  
ملک ظاہر دمشق میں اپنا عمل اور سوت کر یوے تاکہ مصر ملک افضل کی اور تمام  
ملک شام ملک ظاہر کا رہوے لیکن بعض اکابر دولت صلاح الدین کے مثل خرابہ  
چار کس — اور زین الدین قراچا کی ادنیٰ علیحدہ ہو گئی — ملک افضل نے  
زین الدین قراچا کی پاس قاصد بھیج کر کہیلا پہچا کہ مینی حرضہ تجکو دی اور اپنی والدہ  
اور اہل عیال کو حصہ میں پاس شیر کوہ کی بھیج دیا جب ملک عادل نے دیکھا کہ دونو  
ہائیون نے ملکر محاصرہ دمشق کا کیا ہے وہ بہت مالتشر لیکر مصر سی نکلا اور  
نابلس پر آکر مقیم ہوا مگر اوسکو ادنیٰ لڑائی کی طاقت نہ تھی اور وہ دونو دمشق کا  
محاصرہ کئے ہوئے تھے سرنگ ہو دنی والی فیصل کی جڑ تک جا پہنچی جب ملک ظاہر  
نے یہ حال دیکھا اور سوقت اوسکو رشک پیدا ہوا اور کہتی لگا کہ دمشق بھی میرے  
ہی ہے ملک افضل کو بلے بتائی لگا ملک افضل نے کہا کہ میرے اور میری ایک  
غزمت ہی اور تو دیکھتا ہے کہ میرے اہل عیال کو کوئی جانے پہنچنے کی بخر جنگل کے



۱۵ء ہیں مہی تسلیم کیا کہ شہر تو سی لیا مگر حب تک کہ میں مصر متجہ کردن اور وقت تک  
مملکت بہتہر مہمت کر اوسے ہرگز۔ ماما اور صلاح الدین کی وقت کی امیر اور تارک  
اصل کے لڑے تھے آخر کو لاچار ہو کر ملک اصل لے گیا کہ اگر تم لوگ میری سستی  
لڑے ہو تو لڑائی موقوف کرو اور ملک عادل سی صلح کرو اور اگر تم ملک ظاہر  
کے واسطے لڑے ہو تو تم حاکم اور وہ حالی مملکت کچھ علاقہ ہیں اور ہوں لے جواب دیا  
کہ ہم صرف تمہارے واسطے لڑتے ہیں اسلئے لڑائی موقوف ہوگی اور قاصد پہنچ کر  
ملک عادل سی اسی صلح کر لی بہ سال ہی تمام ہو گیا اور وہ محاصرہ کے ہوئی دست  
کا لڑے رہے آخر کو تہ متفرق ہو گیا ملک ظاہر ہی دست سی اول ماہ محرم ۹۰  
ہجری میں چلا گیا اور اصل محض کی طرف چلا گیا۔ اسی سال میں میں ۹۰  
میں عماد کات محمد بن محمد بن عبد اللہ بن حامد اصعبانی فوت ہوا وہ فاضل علم فقہ اور  
ادب اور خلاف اور مارح میں تھا اور اسکی نظم بہت مادر اور بہت اچھی تھی اسی  
سلطان نور الدین اور سلطان صلاح الدین درو کی منشی گری کی اسکی تصنیفات  
کئی کتابیں ہیں اور ایک ایک برق النسانی ہی ایک حریدہ العصر ہی یہ اتنی اسکی  
۹۱۹ء ہجری میں ہوئی عمر اسکی کچھ ادیر شتر اسکی ہوئی۔ اسی سال میں  
ملک عیات الدین ملک عوریہ فی مدایہ اواح کے کوچ کر کے ایسی ہاے  
ستہاہ الدین کو سی عرہ سی ملوایا تھا چاکہ وہ ہی ایسی اواح لکھ چاہی اور  
جمع ہو کر حراساں یرگئے حواری متاہ کی حکومت میں شہر داخل تھا سب رعایات  
لے نصہ پایا۔ اور رعایات الدین مروج کی وہ بہد و حال میں ملک متاہ  
حواری متاہ نکش کو حوالہ کی پہ وہ ہی عوایہ چاکہ کے وف سی رعایات الدین کے  
پاس ہاگ کے چلا گیا تھا مداراں رعایات الدین لے حرس اور طوس اور بیتا اور  
وغیرہ بہتہر متجہ کئی حب بہر سب ملک رعایات الدین لی صبح کئے اور وقت ای

اپنی بلاد کی طرف مراجعت کی اور بیہائی اور سکا شہاب الدین بلاد ہندوستان میں ۴۱۵  
 گیارہ سال جا کر ادسنی بہت لوٹ مار کی اور کئی شہر فتح کئے اور کھروالہ فتح کیا  
 یہ شہر ادن ایام میں بڑا شہر بن گیا ہندوستان میں کا تھا۔ اسی سال میں ماہ رمضان  
 میں رکن الدین سلیمان بن قلیچ ارسلان بادشاہ ہوا پھر رکن الدین مذکور ارزن  
 روم میں گیا یہ ملک ملک محمد بن صلیح کے قبضہ میں تھا وہ قدیم خاندان بادشاہی  
 سی تھا جو ارزن روم کی مدت دراز سی حاکم ہوتی آئی تھی اور سکی جاتی ہی تمام  
 ارزن روم مذکور کا واسطی صلح کرنی رکن الدین کے پاس آیا اور ادسنی حلیہ اور سکو  
 گرفتار کیا اور شہر ادسنی چھین لیا یہ محمد مذکور آخر بادشاہ اس خاندان کا تھا  
 ۔ اسی سال میں سقمان بن محمد بن قرا ارسلان بن داد بن سقمان بن ارنق حاکم  
 آمد اور کیفا کا ایک چہت کے چچی پرسی نیچی گر گرفت ہوا ایک اور سکا بیہائی  
 مسمی محمود بن محمد تھا سقمان مذکور ادسنی بہت بغض رکھتا تھا اس لیے واسطی اور سکو  
 قلعہ منصور میں نکال دیا تھا اور اپنا دلی عہد ادسنی ایک اپنی غلام مسمی ایاس کو  
 کر دیا تھا اور سکو بہت چاہتا تھا محبت اور اس غلام مسمی بہت رکھتا تھا مرنے سے  
 وصیت کر گیا تھا کہ میرے بعد یہ شخص بادشاہ ہووے چنانچہ بعد مرنے سقمان  
 مذکور کے ایاس مذکور دارشہ سلطنت ہوا تمام بلاد پر ادسنی اپنا قبضہ کیا اپنا  
 بندوبست وہ اچھا کرنے نہ پایا تھا کہ لوگوں نے اور سکی بیہائی محمود کو لکھ کر بہت  
 حال کی اطلاع کی وہ آیا آئی ہی تمام بلاد پر جو اور سکی بیہائی کے قبضہ میں تھے  
 مالک ہو گیا۔ اسی سال میں درمیان مصر کے بہت گرائی تھی یہ گرائی اور خط  
 بسبب ناقص ہونے دریا نیل کے ہوا تھا۔ اسی سال میں درمیان خبریہ اور شام  
 اور سواصل کے بڑی زلزلے آئی جلی سبب سی کئی شہر منہدم ہو گئے۔  
 اسی سال میں درمیان ماہ رمضان کے ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

۴۱۶ فصلی و اعظمی مشہور فوت ہوا اور اسکی نصایف مشہور میں اور سکاٹ راتہ غلام میں تھا  
بعد اچیس اور اسکی درمیان سلسلہ بحری کی ہوئی

## اب شروع ہوا ۵۹۶ھ بحری

اس سال میں نجد کوچ کرنی ملک افضل اور ملک طاہر کی دمشق سی ملک عادل دمشق  
من آیا — اور میمون سری حسیا کہ اوپر سیاں ہوا ملک طاہر کے ہمراہ ہو گیا تھا اور سکو  
اور ار رحمت کی — اسی سال میں ملک طاہر نے ملو مسیح سب اس خوف کی کہ خسی  
ملک عادل جبین لے ڈھا کر سمار کر دیا اور بعد ازاں مسیح عماد الدین بن سیف الیہ  
علی اس احمد مستطوب کو دیدے — اسی سال میں مراوتش مائیک عبد الملک بن محمد  
من عبد الملک من مقدم لے حوالہ کا حاکم تھا ملک طاہر کی یاسس ایلیج کہ کہلا ہوا  
کہ میں ملک فایہ اس شرط پر دیا ہوں کہ شمس الدین عبد الملک اس مقدم کو حیدر صلاح  
حیرہ راضی ہو رحمت کر دیا کہ ملک طاہر بنی اور سکور لونڈاں — اور کہلا  
— اور حیدر گنا لومرہ کے کہ وہ میس گنا لومیں تھے حوالہ کے اور فایہ اور علی بن  
لی لی بعد ازاں عبد الملک اس مقدم لے رادہاں میں حاکم ملک طاہر سی پیر سیٹا  
اور عصیاں کیا اسلئے ملک طاہر چر دیا گیا اور سکودیاں سی لگا لیا وہ اس مقدم  
نہ کور دیا سی نکل کر ملک عادل سی حوالہ اسی بہب احساں اور سیر کیا اور پیر پڑا  
اکرام در عرار اور سکا کما — اسی سال میں ملک عادل بن دمشق کو کوچ کما اور  
حیات یر حاکر تل صفوں پر ڈرا کما ملک منصور حاکم حیات لی سب حرج اور سکا سب  
دوسرہ کی اسی اور اٹھایا اسی اشار میں حاکم ملک طاہر کو یہ خبر بھی کہ میرا حیا  
بشال حیات یر مابین مت گنا ہی کہ وہ حلب کی محاصرہ کا قصد رکھتا ہی فوراً اٹلی

اپنی اور خطوط پہنچ کر اوسنی صلح کر لی اور اوسکو مہربان اور شفیق بنا لیا لیکن مغزوۃ السمر ۴۱۷  
 جو پیش گانوتہ سے وہ اوس سے چھینے گئے وہ ملک منصور حاکم حات کو ملک عادل نے  
 مرحمت کی اور قلعہ بنجم یہی ملک ظاہر سی لے لیا یہ قلعہ ملک افضل کو سپرد کیا  
 ملک ظاہر کے پاس سروج اور سیما طرہ گئے۔ پھر ملک عادل فی حران سے  
 ان مضافات کی اپنی بیٹے ملک اشرف مظفر الدین موسیٰ کو مرحمت کیا اور شرق کی  
 جانب اوسکو روانہ کیا۔ ان ایام میں میافارقین کا حاکم ملک اوصد بن ملک عادل  
 تھا اور قلعہ جبر پر ملک حافظ نور الدین ارسلان شاہ بن ملک عادل حکومت کرتا تھا  
 جب ملک عادل عبد ملک ظاہر بن صلح ہو گئی اوسوقت ملک عادل دمشق میں آباد ہوا  
 اقامت کی اور سب ممالک شامہ اور شرقیہ اور مصریہ کا بندہ و بست کر کے سب  
 اپنی فکر و سلطنت میں شامل کر لے اور اپنی نام کا خطبہ سب ممبروں پر پڑھوایا  
 اور اپنی نام کا سکہ ڈھلویا۔ اسی سال میں خوارزم شاہ محمد بن تگش کی مراجعت  
 کر کے سب بلاد جو سلطنت غوریہ میں خراسان کے تھی اپنے ملک میں ملائے۔  
 اسی سال میں ہبہ اللہ بن علی بن مسعود بن ثابت نستیری فوت ہوا نستیرند کو  
 ایک چھوٹا سا شہر ہی درمیان افریقیہ کی۔ ہبہ اللہ نہ کو رعالی الاسناد تھا  
 اوسکے زمانہ میں کوئی شخص اوسکی درجہ کو نہ پہنچ سکتا تھا۔ ابراہیم بن حاتم اسدی  
 سی اوسنی سماعت حدیث کی کی اور جماعت اکابر سی اوسنی شجاعت کی تھی اور  
 سوکران نے ہبہ اللہ نہ کو رسی سماعت کی اطراف و بلاد سی بسب علو اسناد اوسکے  
 کے لوگ اوسکے پاس آتی جاتی تھی اوسکا داد اسمی مسعود نستیری بوجہر میں چلا  
 گیا تھا سوسطی اوسکو بوجہر پہنچتی ہیں پیدا ایش اوسکی ۵۹۶ ہجری میں ہوئی

اب شروع ہوا ۵۹۴ ہجری

۴۱۸ اس سال میں ملک دمشق ہی میں تھا۔ اسی سال ملک الدین سلطان سوتلا بہائی  
 ملک عادل کا قوت ہوا یہ وہ شخص جسکی طرف مدرسہ فکیہ دمشق کا مہسوس ہے

## بہان اور حوادث کا جوہن میں ہوئی

ملک میں کاما دستاہ ملک مصر اسماعیل بن سیف الاسلام طغیوں میں ایوب تھا وہ شخص  
 موقوف اور حیطی تھا اسی بہ دعویٰ کیا کہ میں دمشق ہوں اولاد ایسی میرا  
 ہے سر لاس میں کرایہ نام کا حطہ پڑ ہوا ما اور حلیہ سپہر ہوا اور حلاقت کا  
 لاس پہا ایک جہ اسمایا حلی ہرستیں کا طول میں ماست کا تھا بہ سال  
 دیکھ کر اسکے مایہ کی غلام سب اسی سی پہر گئے اور لڑائی ہوئی مگر اسی ادیر  
 مستح بائی مہاراں ایک جماعت امرا اور اکرادے اوں سے ملکر مصر اسماعیل مدکور کو  
 قتل کیا اور سلطنت میں بر ایک ادسکا چوٹا بہائی مقیم کر کے ادسکا نام ماصر کہا  
 مدت تک اسی سلطنت کی اسکے آگے کار و مار و رادت دیرہ مصری اما ملک ایک  
 اسکے مایہ کا غلام سسی سیف الدین سفر نام ہوا چار رسکی مد سقر مدکور فوت ہوا  
 اس سلطان ماصر کی والدہ سسی ایک امر سسی عاری میں حرائیل لی ایسا نکاح کرنا  
 وہ اما ملک ماصر کا مقرر ہوا۔ مہاراں ماصر مدکور کو ایک رد کوزی میں رہ رہا  
 مار ڈالا اور عاری مذکور مرد ملک سلطنت رہا لیکن ادسکو ہی جامع عربی رہا  
 یہ چوڑا کیو کہ اسی ماصر طغیوں کو قتل کیا تھا اسو سنی ادسکو ہی قتل کیا  
 مدوں مادستہ ملک میں خالی پڑا رہا اسنی ماصر مدکور کی والدہ لی رمیدہ ملک  
 اور سب مال اسی ماس جمع کر رکھا وہ اس انتظار میں تھے کہ کوئی سی الوہ میں  
 مصری نظر پڑ ہی تو میں اسی نکاح کر لوں وہ ہی مادستہ میں کا ہوا دی۔ ملک

ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کی ایک بیٹا مسیحی سعد الدین شاہنشاہ ۴۱۹  
 تھا اور ایک اور سکا بیٹا سلیمان نامی تھا وہ سلیمان بن شاہنشاہ فقیر ہو کر جو فی فقر و  
 کستہ ہی پر بیکہ در در مانگتا پھر ماتا تھا اور نہیں ایام میں ناصر کی والدہ نے کئی اپنی چند  
 غلام کو طرف ملک موسم حج میں باہر ارادہ بھیجا تھا کہ مصر اور شام کی خبر لادے  
 کہیں کوئی اسکی حسب خواہش خاوند میسر آ جاوے تو اسکو لے آ دی اور ان  
 غلاموں نے سلیمان نہ کور کو جو مگر سے مانگتا پھر ماتا تھا پا کر میں میں لا حاضر کیا۔ ناصر  
 کی والدہ اور سکو بلا کر خلعت دیا اور تمام ملک میں کا بادشاہ بنایا اور سنہ بادشاہ  
 ہوتی ہی ظلم اور جور کرنا شروع کیا اور اس عورت سہی بھی بے پروا ہی اور اصرار  
 کرنے لگا کیونکہ اب وہ بادشاہ ہوا دن گئے اور ملک عادل کو جو کہ واقع میں اسکو  
 داد کا چچا تھا ایک نامہ لکھا اسکو کے اول پر یہ لکھا کہ پھر نامہ جانب سلیمان کی سہی ہے  
 ملک عادل فی اسکو عقلمند تصور کیا پھر جو حال سلیمان کا ہوا اور جو کچھ اسپر بتایا  
 بیان کروں گا انشاء اللہ تنالے۔ اسی سال میں سلطان ملک عادل فی اسکی  
 ملک اشرف کی پاس ایچی بھیج کر حکم کر بھیجا کہ ماردین کا محاصرہ کرے بعد ازاں ملک  
 ظاہر نے ملک عادل سہی صلح کرنی میں سہی کی اسنے جواب دیا کہ حاکم ماردین ایک لاکھ  
 چھاس ہزار دینار میرے پاس بھیج دی صلح ہو جاوے گی اور میرے نام کا خطبہ تمام  
 اپنے بلاد میں پڑھو اے اور میرا ہی سکہ جاری کر دیو اور جب طلب کروں میرے  
 خدمت میں چلا آوے ان شرطوں پر صلح ہوتی ہے اسنے سب شرطیں منظور کیں  
 اور صلح ہو گئی۔ اسی سال میں ملک عادل نے ملک منصور محمد بن عزیز کو مصر سہی  
 طرف شام کی لکا لیا وہ بیچارہ بعد اپنی والدہ اور بہائیوں کے اپنی چچا ملک ظاہر  
 کے پاس جا رہا اسی سال میں ملک منصور حاکم حیات طرف بابر بن کی واسطی سے بابل  
 فرنگیوں کے گیارہاں جا کر اقامت کی ملک عادل فی حاکم بابل اور حاکم حمص کو لکھا

۲۴ کہ تم دو نو بھی اوسکی مدد دو اور مرگی بھی علیہ اگر ادا اور طر اس دیرہ سی اگر جمع ہوئے  
اور ملک مصور رارس شہرین چڑائی ہوئی تیسری رمضان سہ ہدایں حاسین کا  
مقابلہ ہوا لڑائی ہوئی مرگیوں کی شکست کھائی اور بہت مارے گئے بہت قید ہوئی  
وہ دل ہی بہت ٹرا دن تھا۔ بعد ازاں پھر قتلہ اگر ادا اور مرتب استسار سی اور مدد  
مہرگیوں کی بھی اور سوا حل سی ہی بہت حوصیں آئیں ملک مصور سی مہر مقابلہ ہوا  
وہ مارس ہی پر پڑا ہوا تھا پھر لڑائی اکیسویں رمضان سہ ہدایں کو مہر اٹھارہ دن لڑائی  
کے اول لڑائی سی ہوئی دوسری دفعہ ہی ملک مصور ہی کو فتح ہوئی مرگیوں نے  
شکست حاس کھائی اور ملک مصور کی بہت مرگی لید کئی اور بہت مار ڈالے  
— اسی سال میں ملک مظہر تقی الدین محمود دس ملک المصور حاکم حمات شکم ملکہ حاتر  
ست سلطان ملک عادل نو مکرس الو سی پیدا ہوا اور ام او سکا اول عمر رکھا گیا  
محمود مدد اوسکی مام رکھا گیا تھا اوسکی پیدائش درمیان طو حات کے سگل کی اور  
چودہویں رمضان سہ ہدایں کو وقت طہر اوسکی ولادت پائی تھی — اسی سال میں  
ملک عادل فی حاصد ہیج کر حوتہر ملک افضل کے قصہ میں تھا لے لہا وہ شہر  
پہنچے تھے — راس عس — سر دج — ملکہ کم او سکے قصہ میں سوا ہی شہر سیماء  
کی اور کچھ یہ گیا یہ حال ملک افضل نے ایسی والدہ سے کہا وہ عورت ملک مصور  
حاکم حمات کی یاس اسوا سطلی آئی کہ میرے ہمراہ کسی ایسی شخص کو کر دے تاکہ وہ  
رانی ملک افضل کے ملک عادل سی سی کر کے سعادت کر دے تاکہ وہ یہ شہر مذکور  
اد سکے یاس رہی دے چا کہ وہ عورت افضل کے والدہ مہر میں مہدی کی حات  
سی ملک عادل کی یاس گئی اوسکی ہر گر — ماما لاجار مالوس پیر آئی — اس اینر  
مولف ماریج کا مل کا لکھتا ہی کہ حامد ان صلاح الہی یرو اس فعل اور حرکات  
ماشا ستہ کا عداب مارل ہوا حو صلاح الہی کر کیا تھا کہونکہ صلاح الہی کی بھی پائیں

پاس عورتیں خاندان اتابک کی خصوصاً بیٹی نور الدین شہید کی ہوا سٹی گے تہی ۷۶۱  
 کردہ مرصل غر الدین مسعود کے پاس رہنی دی اوسنی اوس عورت کا کہنا مطلق نہ مانا  
 تہا پر نہ امت ہی اٹھائی تہی کہ مینی اوسکے سوال کو کیوں پر نہ کیا دو ہی معاملہ  
 اب ملک افضل بن سلطان صلاح الدین کے ساتھ اوسکی چچا کی ہمراہ ہوا جب یہ  
 حال گذرا ملک افضل سمیسا طین مقیم ہوا اور اپنی چچا ملک عادل کی نام کا خطہ پڑانا  
 موقوف کروا کے سلطان رکن الدین بن قلچ ارسلان بن مسعود بخوتی حاکم روم نے  
 نام کا جاری کر دایا

## بیان وفات غیاث الدین ملک غوریہ کا

اسی سال میں درمیان ماہ جماد الاول کے غیاث الدین ابوالفتح محمد بن حسن  
 غوری حاکم غزنہ اور بنض خراسان وغیرہ کا فوت ہوا دن ایام میں بہائی اوسکا سہا الیہ  
 غوری درمیان طوس کی تہادہ خوارزم کے جانبکا قصد کرتا تھا غیاث الدین نے  
 اپنی پیچھے ایک بیاسمی مسعود چھوڑا تہا وہ ہی اپنی باپ غیاث الدین کی نام پر  
 ملقب غیاث الدین ہی ہوا۔ مگر شہاب الدین نہ چاہتا تھا کہ بعد میرے بہائی  
 کے خلافت پہنچی کو یا کسی اور کو پہنچی ایک عورت ڈرمی غیاث الدین کی جو روتی  
 وہ اوسکو بہت چاہتا تھا مرتے ہی اپنے بہائی غیاث الدین مذکور کی سہا الیہ  
 نے اوس عورت کو پکڑ لیا اور خوب مارا جتا دیا اوسکے پاس تہا سب چہین لیا  
 غیاث الدین مذکور مظفر اور منصور آدمی تہا کہی اوسکے جہنگی فی شکست نہیں کہا  
 تہی مگر فریبہ اور کرباز اور دغا باز بہت تہا اعتقاد چارکتا تھا اللہ بہت خیرات  
 لیا کرتا تھا صاحب فضل اور ادب تہا خوش نویس ہی تہا علم بلاغت ہی اوسکو اچھا



۴۶۲ قرآن شریف لکھا کرتا تھا بعد اختتام دفعہ کر دیا کرتا مدرسوں میں حواد سکی سرکار کے ہے رکھوا دیتا رہے کرایہ اول رکھتا تھا پیر اور سکو چھوڑ کر تاحی ہو گیا تھا۔ اسی سال میں گرجیوں نے شہر و دیں جو آدریجاں کا ایک شہر ہی فتح کر کے حرب ٹوٹا، مستعدوں کو دباؤں کے قتل کیا یہ شہر معہ تمام آدریجاں کے امیر ابو بکر میں ہیلاواں کے یاس تہی وہ راتوں شراب خواری مستی میں متحول رہتا تھا ملکیت و سلطنت کا کچھ نہ دست نہ کرتا تھا گرجاؤں کے مایوں اور امرار سلطنت کی اور سکو بہت ملامت و ترمیج کی لیکن اسی کچھ انتہا نہ کی۔ اسی سال میں مسات رمد و الدہ حلیفہ امام ماصر کی فوج ہوئی وہ بہت عورت ہی

## اب شروع ہوا ۴۷۰ ہجری

ملک عادل اس سال میں درمیاں و مسن کی تہا کہ اس سال میں درمیاں ملک منصور حاکم تھا اور درمیاں و گسوں کی صلح ہو گئی تھی۔ اسی سال میں ابن لادوں بادشاہ اورس کا اظہار کیا یہ آتا تھا ملک الظاہر حاکم حلب نے بھی حرکت کی اور حارم تک پہنچا لیکن اس لادوں اظہار کے سسی اولیٰ میروں بہاگ گیا کچھ مقابلہ ہونے پہ پایا۔ اسی سال میں قطب الدین محمد بن علاء الدین رگئی میں مودود حاکم سجاستار سے ملک عادل کی مام کا خطبہ ایسی شہر و نہیں حارے کر دیا تھا یہ امر اس کے چچا کی بیٹے اور الدین ارسلان شاہ میں مودود سرگراں گذرا اور اسی جھگڑی کے باعث اورسنی نصیب کا قصد کیا یہ شہر قطب الدین کا تھا چچا کے لیا اور مستولی ہو گیا اور وقت قطب الدین سے ملک انتر میں عادل سسی مدو طلب کی وہ گیا اور اس کی ہمراہ بہائی اور سکال ملک احد حاکم میا مارقین کا بھی ساتھ ہو گیا یہ دونوں لشکر فریب ایک گلو کے حاکم کو سر کر تہی

کہتی ہیں باہم اکٹھی ہوئے اور لڑائی ہوئی نور الدین ارسلان شاہ حاکم موصل نے ۴۲۳  
 بڑی شکست فاش کہا ہی شکست کہا کہ موصل میں بہاگک جا چہا چار آدمیوں کے ساتھ  
 بہاگ تھا بہ لڑائی اول جیسا کہ تونے جانا سبب سادت ملک اشرف بن عادل کے  
 ہوئی تھی کیونکہ اوسنی شکست نہیں کہا ہی کہی بعد اسکی اور بلاد قطب الدین محمد بن زنگی  
 سابق دستور اوسکے پاس رہے اور اول سنہ ہجری میں اوسنیں صلح ہو گئی —  
 اسی سال میں فرنگیوں نے جمع ہو کر بیت المقدس کا ارادہ کیا سلطان ملک عادل فی  
 بھی دشمنی نکلا کر لشکر بہت جمع کئے اور طور پر مقابلہ فرنگیوں کے جا پڑا آخر سال  
 تک درمیں پڑا رہا — اسی سال میں فرنگیوں نے قسطنطنیہ پر جو کہ رومیوں کے  
 پاس بہت سی چلے آتے تھے اپنا قبضہ کر لیا بہت جمع عظیم اہل فرنگ فی رومیوں کا  
 قبضہ دہان سی کہو کر اپنا قبضہ کیا پھر فرنگیوں کے عمل میں سنہ ہجری تک قسطنطنیہ مذکور  
 رہے کیونکہ اسی سال میں پھر رومیوں نے بہادر کر کے چین لی فرنگیوں کو نکال دیا  
 — اسی سال میں سلطان رکن الدین سلیمان بن قلیچ ارسلان بن مسعود بن قلیچ ارسلان  
 بن سلیمان بن قتلوش بن یغور ارسلان بن سلجوق سلطان بلاد روم فوت ہوا وہ  
 تاریخ چھٹی ذیقعدہ کی تھی جیسا کہ اوپر درمیان سنہ ۵۸۸ ہجری کے گذر چکا بیماری اوسکو  
 قویخ کی ہو گئی تھی پانچ روز اول اس مرض کے اوسنی اپنی بہائی حاکم انکور یہینے  
 انقرہ کے ساتھ عذر کیا تھا رکن الدین مذکور مذہب فلاسفہ پر مایل تھا اون لوگوں کو  
 اچھا جانتا تھا بعد وفات رکن الدین کی بیٹا اوسکا قلیچ ارسلان بن سلیمان بچہ ہی  
 تھا کہ بادشاہ ہوا اوسنی ریاست نہ ہو سکی جیسا کہ ہم ذکر کرین گی انشا اللہ تعالیٰ  
 — اسی سال میں درمیان خوارزم شاہ محمد بن تکش اور شہاب الدین ملک غوریہ  
 کے لڑائی ہوئی سلطان غوری نے فتح پائی خوارزم شاہ نے تنگ آ کر قوم خطا  
 سی مدد چاہی چنانچہ اوس قوم نے آ کر شہاب الدین ملک غوریہ سی لڑ کر اوسکو

۴۱۴ ہنگا دیا اور پھر شہر ہو گیا کہ شہزاد الدین مقتول ہوا یہ حال حب شہزاد الدین کے  
 مملکت میں بتایا ہوا اسطقت میں ترزل آگیا معدوں نے سرداٹھایا پھر تھڑی عرصہ میں  
 حب شہزاد الدین ایسی ملک عرصہ میں مراجعت کر کے گیا سابق دستور اس وجہ ہو گیا  
 کسی کاں ہی نہ پڑ گیا

## بیان مقتول ہونی کلچا غلام ہسلوان کا

یہ غلام ملاوری اور ہماں اور بلا دجل کا مالک ہو گیا اور سکو ایک غلام ہلو اچے  
 حوامیکا خوشد اش تھا اور سکو ایک عمنس کہتی تھی قتل کر کے کائی اور سکی اور اس اہمیش لی  
 اپنی آقا کے بیٹی ارکب بن ہلو اں کو تخت پر ٹھایا واقع میں حکومت آپ کرتا تھا  
 نام ارکب کا تھا۔ اسی سال میں انساں میں محمود بن محمد میری۔ حکما اور ہما  
 مدحہ پر حرمہا فات مصر ہونے کی میں مالک ہو گیا۔ اسی سال میں ایک جہاز رگلو  
 آیا وہ لوگ آئے ہی شہر فوہ و ایک شہر دار مصری ہی اور سیر ستولی ہو گئی باغ  
 رفتہ تک اور انہوں نے اور سکو لوٹا اور عارت کیا۔ اور اسی سال میں ایک رزلہ  
 عظیم تمام مصر اور تمام اور خبرہ ملا در دم اور حقیقہ اور قرص اور عراق وغیرہ میں  
 ایسا آیا کہ فصیل شہر صو ر کی اور سکی صدمہ سی مہدم ہوئی

## اب شروع ہوا ۴۱۵ ہجری

اسی سال میں دریاں ملک عادل اور رگموں کی صلح ہوئی ملک عادل فی شہر یا ف  
 رگموں دیدیا اور امینہ مہا فات اور رگموں سی اور آیا جب صلح ہو گئی اور وقت لشکر

شکریوں نے غلٹ چاہی اور سندلیاقت مانگین چنانچہ انکو انعام دیکر ملک عادل ۴۲۵  
 مصر میں آکر دار وزارت میں مقیم ہوا۔ پھر سرنگیوں نے حمات پر حملہ لاکر  
 قریب حمات کی ایک گائے تک جسکو رقیطہ کہتے ہیں آہنچی اور لوگوں کو لوٹنی کہوٹنی  
 پکڑنے لگے چنانچہ انہی حمات میں سے ایک شہاب الدین بن بلاعی کو بھی ادھون نے  
 پکڑ لیا یہ شخص فقیہ اور شجاع تھا ایک دفعہ حمات کی جنگل پر متولی تھا اور ایک دفعہ  
 سلیہ پر متولی ہوا اور سرنگیوں نے جب طرابلس تک حملہ کیا اور سوقت وہ فقیہ  
 اور کئی قیدی بہاگ کر حیاں بلیک میں جا پہنچا اور اپنی اہل و عیال میں درمیان  
 حمات کی چلا آیا بعد ازاں درمیان ملک منصور حاکم حمات اور سرنگیوں کی صلح ہو گئی  
 ۔ اسی سال میں بد صلح کے ملک منصور حاکم حمات طرف مصر کی گیا کیونکہ سلطان  
 ملک عادل نے خرامش کی تہی جب وہ قاہرہ میں پہنچا ملک عادل نے بہت احسان  
 اوسپر کیا چند مہینی اوسکی خدمت میں ٹھہر کر خلعت لیکر حمات کو مراجعت کی۔  
 اسی سال میں سلطان غیاث الدین کھسرو بن قلیچ ارسلان نے بلاد روم پر تسلط  
 پایا۔ جسوقت اوسکے بہائی رکن الدین سلیمان بن قلیچ ارسلان نے ادون بلاد پر  
 تغلب کیا تھا کھسرو مذکور ملک خاہر حاکم حلب کے پاس بہاگ گیا تھا پھر اوسکو  
 بھی چھوڑ کر قسطنطنیہ میں گیا وہاں کے حاکم نے اوسپر مہربانی کی قسطنطنیہ میں تاؤفات  
 اپنی بہائی رکن الدین سلیمان کی اور دالی ہوئی اپنی بیٹی قلیچ ارسلان کی رہا جب وہ  
 مرچکا اور سوقت کھسرو مذکور نے قسطنطنیہ سے آکر اپنی بیٹی کو تخت پر سی اٹھادیا اور  
 بلاد روم پر آپ مالک ہو گیا اور مستقل بادشاہت کرنی لگا۔ اسی سال میں درمیان  
 امیر قسارہ حسینی امیر مکہ اور درمیان امیر سالم بن قاسم حسینی امیر مدینہ کی بہت لڑائی ہوئی

اب شروع ہوا ۶۰۲ھ ہجری

## میاں مقبول بونی سلطان غوری شہاب الدین کا

دو صبح سو کہ اسی سال میں اول تاریخ ماہ شوال کو شہاب الدین ابوالمظفر محمد بن  
سام بن حسین غوری بادشاہ غزنہ کا اور مصحران کا بعد مراجعت کر کے اس کے  
لاہور سی اور مقام میں حاکم وکیل کہتی ہیں قتل مارغت کی مقبول برادہ ایسی جیسے تھا  
جیسے آدمیوں نے اور ستر تاخت لاکر جہیزوں سے اور سکون مل گیا نصی کہتے ہیں کہ وہ  
قابل فرد اسماعیل کے تھے کہ کو کہ شہاب الدین نے ہی اور میں بہت حریر کی کہتی  
کو تو ال محاط شہاب الدین کی جمع ہو کر اور قاتلین کو ہی قتل کیا۔ شہاب الدین  
ٹراستماع بہت لڑاکا عادل رعیت پرور بہا امام محمد الدین راری اور کے گہر میں غلط  
کہا کر ماہا انکو در امام راری سے اپنی وعظ میں بعد تمام ہوئے کی آخر کلام میں کہا  
کہ اے بادشاہ نہ سری بادشاہت باقی رہی اور نہ مراد عطا کہا شہاب الدین بہت  
حور و ماہیائیک کہ لوگوں کو اور کے حال پر رحم آیا۔ یہ سیدہ رہے کہ وہ  
مقول ہوئے شہاب الدین حاکم مایاں کا بہار الدین سام بن شمس الدین محمد بن مسعود  
حجایا بن الدین اور شہاب الدین مدکور کا واسطی قصہ کر کے اور لسی عہد کے  
آیا تھا بہرہ اور کے دو بیٹے اور کے ایک علاء الدین محمد دوسرا علاء الدین بہرہ  
تھے قصہ قدر کسی وہ عہد تک پہنچی ہی۔ یا ماکہ راہ ہی میں موت کی ایسی بیخبر ہو کر  
کیا مرتے ہوئے بیٹے بیٹے علاء الدین محمد کے نام ملک کی وصیت کر گیا تھا اس نے  
علاء الدین اور او سکھا بہا علی علاء الدین دو غنہ برائے آنے ہی علاء الدین نے  
ایا علی دحل کر لیا۔ عنایت الدین سلطان عمری کا ایک علام تھا اور سکون ماج الدین  
المدیر کہا کرتے تھے کہاں اور کی جاگیر تھی یہ سب اس سلطنت میں بہت بڑا امیر اور  
ترکوں کا مرجع و نائب تھا اور اس المدیر نے غزنہ پر آکر علاء الدین محمد بن بہار الدین سام

سام اور ادسکی بہائی جلال الدین کو دہانسی لگال کر آپ غزنہ پرستولی ہو گیا ۴۲۷  
 اور سوقت علاء الدین — اور جلال الدین بیٹی بہار الدین کی دونو بامیان پر گئے  
 وہاں جا کر ادہون فی لشکر جمع کر پھر غزنہ پر مراجعت کی اور ایلدزسی آکر لڑے دونوں  
 نے فتح باہی ایلدز کرمان کو بہاگ گیا — علاء الدین محمد بن بہار الدین سام تھوڑے  
 آدمی لشکر لیکر غزنہ میں مقیم ہوا اور ادسکا بہائی جلال الدین باقی لشکر لیکر بامیان کو  
 چلا گیا — بعد ازاں ایلدز کو جب یہ خبر پہنچی کہ جلال الدین باقی لشکر لیکر بامیان کو  
 گیا اور علاء الدین غسنہ میں اکیللا رہ گیا اوسنے پھر کرمان وغیرہ سی لشکر جمع کر کے  
 غزنہ پر چڑائی کی — جب علاء الدین محمد بن بہار الدین سام کو یہ خبر پہنچی اپنی بہائے  
 جلال الدین کے پاس بامیان میں قاصد بھیج کر مدد طلب کی اور ہر سی ایلدز نے آکر غزنہ  
 کا محاصرہ کیا علاء الدین محصور ہوا اور جلال الدین بامیان سی لشکر لیکر لگا کہ آیا جب  
 غزنہ کے قریب آیا ایلدز اپنی سیدھی راہ ہولیا اور کوچ کر گیا لیکن راہ میں جلال الدین  
 سی لڑائی ہوئی اتفاق سی جلال الدین کو شکست ہوئی ایلدز نے جلال الدین کو پکڑ کر  
 قید کیا اور اکرام بھی اوسکا کیا مگر پھر غزنہ پر مراجعت کی علاء الدین کا محاصرہ کیا  
 اوسی جاے غزنہ ہی میں ہندو خان ابن ملکشاہ بن خوارزم شاہ تنکس بھی علاء الدین  
 کے پاس تھا ایلدز نے اون دونوں کو کہا کہ تم غزنہ سی باہر چلے آؤ شہر خالی کر دو میں  
 امن دیتا ہوں جب وہ باہر آئے دونوں کو یعنی علاء الدین اور ہندو خان کو پکڑ کر  
 قید کیا اور آپ غزنہ لے لی — اور غیاث الدین محمود بن غیاث الدین محمد سلطان  
 غوری بروقت قتل اوسکے چچا شہاب الدین کے وہ بہت میں تہا دہانسی کوچ کر کی  
 فرزند کوہ میں آکر اوسکو فتح کیا اور اپنی باپ غیاث الدین کی گدی پر بیٹھ کر اپنا  
 لقب بھی غیاث الدین رکھا باشندگان فرزند کوہ اوس سی خوش ہوئی کیونکہ وہ  
 اپنے باپ کی طریقہ پر احسان و عدل کرتا رہتا تھا جب ایلدز نے شہر غزنہ فتح کر لیا

۱۲۲۸ / رحال الدین اور علاء الدین دہلوی نے سام کے معبودوں کو اوسوٹا لیا۔  
 طرف عیال الدین محمود بن عات الدین محمد بن سام جس کو حوٹھری فتح کی کہ پہلی  
 اور مقدس ہی اوس کے پاس پہنچ گئے۔ اسی سال میں امیر محمد الدین طاکس  
 امیر الحجاج ہوئے اور اسکو طبع کے تمام حواس پر دالی کر دیا تھا وہ ایک صالح  
 وسیع مدہب تھا۔ اسی سال میں اوکراں پہلوں نے مادشاہ گرجاں کی مٹی ہی  
 نکاح کر لیا تھا اس نکاح کا باعث یہ تھا کہ اوسے سب تراب حواری کی مدد سے  
 کی اسی طرح پر ہوئی تھی اوسنے یہ مدد سیرنگالی کے سب داماد ہونے کی اب گرجاں  
 دار لا مجیراحت نہ لادے گا اسے صلح کر کے دامادی پیدا کی

## اب شروع ہوا ۴۰۳ ہجری

اسی سال میں ملک عادل نے مصری طرف تمام کی کوچ کیا راہ میں عکا پر حاکم لڑا  
 دماں کے باشندوں نے صلح کر لی اس شرط پر کہ حسی قیدی ہماری میں ہم اوسکو جوڑ  
 دیتی ہیں۔ یہ دوستی کر گیا یہ دماں اسی کوچ کر کے ماہر حص کی بحیرہ قدس پر  
 اتر دماں لکھنچ کیا ہر خانہ سی نوین مع ہو گیس بحیرہ یرتا حوٹھ ماہ رمضان ۴۰۳  
 یرا دماں پر دماں اسی کوچ کر کے قلعہ اکراد پر اتر ارج اعار فتح کیا دماں سی تیار اور  
 لیا اور پانسو آدمی پکڑے یہ طراٹس یر حارٹا مصیق اوسیر لگائے اوسکی لکھنے  
 ہی اول غلام میں لوٹ اور کھوٹ مجادی آخر ماہ دسی ارجہ میں طرف بحیرہ قدس  
 کی بہرہ رحمت کی حص کے ماہر اکراد اترے۔ اسی سال میں عیال الدین محمود بن  
 عات الدین محمد سلطان عوری نے املد علام مستولی غزوہ کے پاس کئی قاصد  
 ہنکر تالیف طلب کر لی چاہی یہ علام اوس کے باب کا تھا اوسے ہرگز نہ مانا اور پہنچا

۴۲۹ یہ کہا کہ اگر مجھ کو آزاد کر دی تو میں تیرا تابعدار ہوں دالانہ کرشن ہو کر پہر جاؤں گا  
 لاچار غیاث الدین نے گواہ حاضر کروا کی او سکھ آزاد کیا اور ہمراہ نامہ آزادی کے  
 بڑا بہاری تحفہ بھیجا۔ اور اسی طرح سی ایک غلام ستولی ہندوستان کو بھی آزاد  
 کر کے اسی قدر تحفہ اوسکے پاس بھیجا ہر ایک فی اذن وذنہ میں سی منظور کیا۔  
 چنانچہ ایک فی بلاد ہندوستان میں جہان تک اوسکا عمل تھا سلطان غیاث الدین  
 غوری کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ مگر ایلدز نے غزنہ میں اوسکی نام خطبہ نہ پڑھوایا  
 اسی سبب سی تہوڑا سا لشکر بھی ایلدز سی پر بیٹھا بسبب اسکے کہ اوسنی غیاث الدین  
 کی اطاعت نہ کی تھی۔ اسی سال میں درمیان تیسری شعبان کو غیاث الدین  
 یحسرو حاکم بلاد روم نے انطا کہ فتح کی ایک شہر روم کا ساحل بحر پر واقع ہے  
 ۔ اسی سال میں لشکر خلاط نے اپنی حاکم ابن بکتر کو گرفتار کیا تھا بات یہ تھی  
 کہ انا بک قلع غلام شاہرمن کا تھا او سکھ ابن بکتر نے پکڑ لیا تھا اسلئے ارباب  
 دولت نے اوسپر حملہ کر کے ابن بکتر کو گرفتار کیا اور بلیان کا بادشاہ ایک غلام شاہرمن  
 بن ستان حاکم خلاط کا مقرر کیا جیسا کہ درمیان ۵۹۴ ہجری کی بیان ہو چکا

## اب شروع ہوا ۶۰۴ ہجری

اس سال میں ہی ملک عادل بحیرہ قدس پر اوترا ہوا تھا بعد ازاں درمیان اوسکی  
 اور حاکم طبر ابلس کے صلح ہو گئی اور ملک عادل دمشق کو ساددت کر گیا اوسنی وہاں  
 جا کر اقامت کی

بیان ستولی ہونی ملک اوحد بنم الدین ابو بن ملک و لکا خلاط



۳۴ اسی سال میں ملک اودھ میں عادل فی حلاطیر قصہ پایا اور ایام میں حاکم حلاط کا  
 ملان تھا جیسا کہ مع ۵۹۴ کی گدرا پہلے ملک اودھ میں مینا عارقیں سی کو ح کر کی  
 مشہر رشتی فتح کیا بعد ازاں وہ ملان حاکم حلاط سی لڑا ملان نے شکست کھا کر گورن  
 روم بیعت الدین طغرل شاہ سے قطع ارسال سلجوقی سی مدد مانگی چنانچہ وہ آیا  
 بعد اودھ کے آئے کی ملان اور طغرل شاہ دونوں نے مجمع ہو کر ملک اودھ کو شکست دی  
 مگر طغرل شاہ نے ملان سی یہ مریب کیا کہ ملان کو مل کر کے مارا دے لی لیے  
 اودھ کے ملاو کے قصد حلاط کا کیا وہ فتح نہ کر سکا اودھ سے متنازع گردید گیا وہ بھی  
 فتح نہ ہوا لاچار ہو کر ایسی ملا کو مراجعت کر گیا۔ بعد اودھ کے حالی کی اہل حلاط نے  
 ملک اودھ کو لکھ بھجوا دیا گیا آتی ہی حلاط اور تمام ملاو مانوس ہوئے کے  
 اودھ کو مدد لڑائی ہی ملگئی اور مستقل ہو کر سلطنت کرنے لگا۔ اسی سال میں  
 حاکم عادل دمشق میں مسخر ہو گیا اودھ سے خلعت اور تحفہ حلیہ انعام ناصر کے  
 طرف سے ہوا شاہ شہاب الدین شہروردی کے اودھ کی یاس آئے ملک عادل  
 نے فتح نہ کر کا بہت اکرام در عزا کیا اور حاکم حلب اور حاکم حات کی طرف سے  
 واسطی صدقہ کے سوا بھیا کہ جس وقت ملک عادل حلیہ کا حلب میں کرارہتہ ہوا وقت  
 اودھ کے ادیر کو یہ سوا متار کیا جائے جا کھ ملک عادل نے وہ خلعت بھیا اور وہ  
 اودھ کی ادیر کو قرماں کیا گیا وہ بھی بہت بڑا دل بھیا تفصیل خلعت کی یہ بھی حلیہ کا  
 سیاہ سوئے کا کام کیا ہوا عامہ ہی سیاہ سوئی کی ادیر کلکاری اور طریق سوئیکا  
 عزابت خرا ہوا ایک تلوار تمام ساں یر لودھ کے سوئے کا کام اور گہورا سرخا  
 سوئے کا زین ایک غلام حسی اودھ کی اوپر سعیدی سی نام حلیہ کا لکھا ہوا جس  
 حلقہ نے دہاں بھیج کر ملک اسرف اور ملک معلم میں دونوں میوں ملک عادل کو  
 سیاہ عامہ اور سیاہ حہ چکی آستین بہت دراز تھیں یہ خلعت دیا۔ اور وزیر

وزیر صفی الدین بن شکر کو بھی خلعت ہوا ملک عادل اور اسکے دونوں بیٹے اور وزیر ۴۲۱  
 خلعت پہن کر داخل قلعہ ہوئے اور خلیفہ کی طرف سے خطاب ملک عادل کو شاہشاہ  
 اور ملک الملوک خلیل امیر المؤمنین مرحمت ہوا بعد ازاں شیخ شہاب الدین طرف  
 مصر کی گیا دمان جا کر ملک کامل کو خلعت دیا پھر سہروردی مذکور نے بغداد کو مکرم و سحرز  
 کو مکرم رحبت کی۔ اسی سال میں ملک عادل فی عمارت قلعہ دمشق کا اہتمام کیا تھا  
 اسیر اسطی ہر ایک سلاطین نے جو اسکی خاندان کے تھے ایک ایک برج اپنی  
 نام کا اس قلعہ میں بنایا

## بیان لڑنی خوارزم شاہ کا قوم خطاسی ماوراء النہر پر

اسی سال میں ملوک ماوراء النہر فی مثل سلطان سمرقند اور سلطان بخارا کی خوارزم شاہ کو  
 یہ لکھا کہ قوم خطاسی بکویت تکلیف پہنچتی ہی اگر تم اس قوم سی لڑو تو ہم تمہاری  
 اطاعت کریں گے اور خطبہ اور سکہ آپکا اپنی شہر دین جاری کروادین گی یہ دیکھتی  
 ہی علاء الدین محمد خوارزم شاہ بن کشنہر جو سی عبور کر کے واسطی لڑائی قوم خطا کی  
 گیا اور چند لڑائیوں لڑا آخر کار ایک لڑائی میں یہ اتفاق ہوا کہ خوارزم شاہ کے  
 لشکر کو شکست ہوئی لشکر ہی ہلاک گئے خوارزم شاہ سے ایک صاحب سہمی فلان بن  
 شہاب الدین مسعود کے بچہ قوم خطا میں گرفتار ہوا جس خطاسی نے ان دونوں کو  
 پکڑا تھا وہ یہہ جاتا تھا کہ یہی بادشاہ خوارزم شاہ ہے اسوقت ابن مسعود مذکور نے  
 خوارزم شاہ سے کہا کہ ایک صورت سی تجھ کو چورہ دیتا ہوں اگر تو میرا کہنا مانے  
 اسنے منظور کیا اسنے کہا کہ تو میرا غلام ہو کر میری خدمت کر دیکہ مینی ایک فریب  
 سی تجھ کو اس قید میں سی نکلادوں گا خوارزم شاہ نے بوی بادشاہت دماغ سی

۳۳۲ دور کی اور اوس سہمی ملاں کی خدمت کر یکو مستعد ہوا اوسکو کھڑا بیٹا تا مورہ اوس کا۔  
 لکھتا پیر داتا صاحب کار علاموں کے کرے لگا اوس خطائی سے اوسے یو چہا کہ تو  
 کوں شخص ہے اوسے کہا کہ محکوم اس مسود کہتی میں نام سرا ملاں ہے خطائی سے کہا  
 کہ اگر محکوم خطا کا خوف ہوتا تو میں تینک تکو جوڑ دیتا اس مسود کی کہا کہ ہم  
 مات آپ کا دہانے ہیں مگر محکوم یہ خوف درمگیر ہے کہ اگر مرے اہل و عیال محکوم  
 زندہ۔ حامس کے مراسم مالی ایسے تقسیم کریں گی اگر آپ اعزازت دیں تو سبہرا  
 آپ کے قاصد کے اس ایسی علام کو بیج دوں تاکہ میرے گہر کا کریمہ اطلاع کر دی  
 کہ میرا آقا زندہ ہے مگر قید ہے اور اگر آپ فقط ایسی ہی آدمیکو روانہ کیجی گا تو اوسکا  
 یقین کیسکو ہوگا اوسے منظور کیا اس بہا۔ سہی خوارم شاہ کو علام سا کردہ اسی  
 اوسر مصاحب کی لگا لا خوارم شاہ ہمراہ اوس شخص خطائی کی دہانے سی جلا آیا ص  
 خوارم کے قریب آیا فوراً تخت پر جا بیٹھا اور وہ شخص خطائی ایسی ملک کو مراجعت  
 سر گیا اور سب لشکر و ہاگ گیا ہا آ موجود ہوا۔ اس عرصہ میں کہ خوارم شاہ مقید  
 رہا یہاں اور ایک یا لکل کہلا وہ یہ ہے کہ خوارم شاہ کا بیٹا علی شاہ تنگس اوکی  
 طرف سے حواساں کی پیاس کرتا تھا ف اوسکو یہ خبر پہنچی کہ خوارم شاہ معذور ہے  
 وہ مدعی سلطنت ہو کر دعویٰ تخت نشینی کا کرنے لگا اس سب سے حواساں کی مانند دل میں  
 اختلاف بڑ گیا اور سب مدد و مساعد اس عرصہ میں رہا ہوئے جب خوارم شاہ آپہا  
 اور وقت علی شاہ کو حرف و حال ہوا اس واسطی وہ عیالت الدین محمود بن غیاث  
 الدین محمد کے پاس ہاگ کر جلا گیا

بہان مقبول ہونی غیاث الدین محمود اور علی شاہ کا

ص خوارم شاہ اگر سلطنت کرے لگا اور اوسکو یہ خبر پہنچی کہ اس طرح رہے

تیرے بہائی علی شاہ فی فساد کیا تھا فوراً شکر ہیا کر کے غیاث الدین محمود غوری ۷۳۳ھ  
 کے مقابلہ کو طیار کر کے واسطی لڑائی کے روانہ کیا یہ لشکر ہمراہ ایک سپہ سالاری  
 امیر ملک کی فیروز کوہ تک پہنچا تھا کہ محمود مذکور کو خبر ہوئی اوسنی خوارزم شاہ کو  
 لکھا کہ میں بالکل مطیع اور فرمان بردار ہوں خواہ ان امن ہوں نیکو امان دے سپہ سالار  
 امیر ملک فی امان دی جب غیاث الدین محمود ہمراہ علی شاہ کے فیروز کوہ سے  
 نکلا اوس وقت امیر ملک فی اذکو گرفتار کیا اور قاصد پاس خوارزم شاہ کی روانہ  
 کر کے کہلا بھیجا کہ اس طرح پر حال ہی میں اودن و دنون کو گرفتار کر چکا ہوں اوسنی  
 حکم دیا کہ دونوں کو قتل کر ڈالو چنانچہ اسلئے اوس سپہ سالار نے برزکشنبہ اودن  
 و دنون کو قتل کیا اور سب خراسان خوارزم شاہ محمد بن نکش کے قبضہ میں ہو گئی یہ  
 واقعہ ۵۸۰ھ ہجری میں گذرا یہ غیاث الدین محمود بن غیاث الدین محمد بن سام بن حسین  
 اخیر بادشاہ ملوک غوریہ میں سی ہی ان سلاطین غوریہ کی سلطنت سب سلطنتوں سے  
 اچھی سلطنت تھی اور وہ محمود سنی دعا دل بادشاہ تھا — جب خوارزم شاہ نے  
 جہت خراسان سی فراغت پائی اور قلع دفع مقصدین کا کر چکا اوس وقت ہرجون کو  
 عبور کر کے قوم خطا پر چہرائی کی پڑے قوم خطا کی حدود چین میں تاتار ہی وہاں  
 قوم تاتاری رہتی تھی اودن کا بادشاہ اودن ایام میں کشلی خان تھا اوسمین اور قوم  
 خطا میں ہی فساد پڑا ہوا تھا اور بہت عداوت تھی اسلئے جب خوارزم شاہ فی  
 جیون سی عبور کیا اوس وقت کشلی خان مذکور نے خوارزم شاہ کو لکھا کہ آپ میرے  
 ہمراہ ہو کر قوم خطا سی لڑے کیونکہ میں ہی ان لوگوں کا سخت دشمن جان ہوں  
 ارادہ لڑائی کا اوسی رکھتا ہوں — اور قوم خطا نے یہ کہا کہ آپ ہماری ہمراہ  
 ہو کر کشلی خان سی لڑائی کئی خوارزم شاہ نے دونوں جانب سی وعدہ پکا کر لیا ہر ایک  
 کو کہہ دیا کہ میں تیرے ہمراہ ہوں باعث اسکا اوسنی یہ تصور کیا تھا کہ خدا جانی کسکو

۴۳۴ فتح ہو کر نکست تہائی ماس یہی کہ دونوں سیٹے رہو۔ اور لاکسی جاں لے  
 قوم حطاسی ٹکر اور کو نکست دی حب قوم حطا ہاگی اور ماب مقاطعہ لاسکی اور قسرت  
 حوارم ستاہ ہی ہاگتوں یر جاٹرا اور بہب آدمیوں کو قتل کما اور کتلی جاں لے ہی  
 بہت ماری اب قوم حطا کا کوئی آدمی نہ بچا مگر حویاڑوں یر حاطر ایا مسلمان  
 ہو کر حوارم ستاہ کے لشکر میں لگیا وہ بچا اور سب مقتول ہو گئی دونوں نے ملکر  
 اور لکا حاطر ایا اور اڈا دیا

## اب شروع ہوا سنہ ۶۰۵ ہجری

اس سال میں ہی ملک عادل دستق ہی میں ہا اور ادو کی ماس و درواو سکی میٹ  
 یہی ملک اترف اور ملک معطم تھے

بباں آنی ملک اشرف کا طر حلب کی ابنی بلاد شرقیہ میں

اسی سال میں ملک اترف موسیٰ بن ملک عادل بن دستق سی مراحت کر کے  
 ایسی بلاد شرقیہ کی طرف کوچ کیا حب یر پہنچا حکم حلب یہی ملک طاہر نے  
 ادو سکی بہت حاطر کی طہ میں ادو سکود اتارا اور تمام لشکر کا حریج حو چاہے تھا  
 شہزاد و طعام و طہوای اور برکاری و عیرہ سکود کھلایا اور ہر روز ادو سکے باس  
 حطت اور کتیاں کیرڈوں کی بھیجا تھا لھیل اور س حطت کی پرے نیمہ استیں  
 اور قنا اور بیجا مہ کلاہ گول پرستیں ایک گھوڑا ایک تلوار ایک بیگہ ایک دمال  
 ایک چیری ایک دلکش اور ادو سکی ہر اہویوں کو ہی حطت دی یکیس روز ملک ہی سامان

سامان اوسنی رکھا بعد از ان پیشکش میں اوسکو ایک لاکھ درہم اور ایک سو نافہ ۴۳۵  
 مشک اور ایک سو غلام اسطر کلی آئے جن میں سی دس غلاموں میں ہر ایک کی پاس  
 تین تین کپڑے طلسم کی اور دو دو کپڑے خطائی اور ہر ایک نافہ مشک پر ایک  
 کہاں کندس کبیر کی — اور دس غلاموں کی وردی یہ ہے کہ ہر ایک کی پاس  
 کپڑے عتابی خوارزمی اور ہر ایک نافہ مشک پر ایک کہاں کندس کی پڑے  
 — اور دس غلاموں کی وردی یہ ہر ایک کی پانچ پانچ کپڑے عتابی بندہ  
 اور مصلیٰ اور دس کہاں قندس کی چوٹی چوٹی اور بیس غلاموں کی وردی یہ  
 ہتی ہر ایک کے پاس پانچ پانچ کپڑے مرسوس اور دیبا کی — اور چالیس غلاموں  
 کے پاس ہر ایک کی پاس پانچ پانچ قبائیں اور پانچ پانچ نیمہ استین — اور پانچ  
 گھوڑ عربی دس اور بیس گائیں اور چار قطار خچروں کی اور پانچ چروں کی سب با زین اور  
 بحام اور دو قطار اونٹوں کی اور ڈیر سو صحت اوسکی مصاحبوں کو دئی اور اکثر وں کو  
 خچرین اور گائیں دین پر ملک اشرف اپنی بلا کی طرف چلا گیا — اسی سال میں  
 ملک ظاہر حاکم حلب نے حکم دیا تھا کہ ایک مذہبی جیلان سی حلب تک کہو دکر لائے  
 اس پر بہت روپیہ خرچ کیا تھا تمام شہر بانی اوس میں سی بہرتا تھا — اسی سال  
 میں غیاث الدین گنج شہر بن قلع ارسلان سلجوقی حاکم بلاد روم کا طرف مرغش کے  
 واسطی اپنی بلاد ابن لادن ارمنی کے گیا تھا ملک ظاہر نے بھی اوسکو مدد دی تھی  
 گنج شہر نے بلاد ابن لادن میں داخل ہو کر بہت فساد برپا کیا اور لوٹا ایک قلعہ مرقوس فتح کیا

## بیان مقتول ہونی حاکم حسرہ کا

اسی سال میں سز الدین سنجاہ شاہ بن سیف الدین غازی بن مودود بن ساد الدین بن لکی

۴۳۶ مں قسمقر حاکم حریرہ اس عمر کا فوج ہو اور اسکی والی بوبیکا حال درمیان سنہ ۵۷۶ ہجری کے  
بہم بیان کر چکے ہیں اور اسکو اس عاری لی قتل کیا تھا سحر شاہ طراطالم جھلت حریر  
سفاک تھا لوگوں کی راہیں اور ناکیں اور کال کٹوا ڈالتا ڈاڑھی سڈا ڈالتا اور اسکا  
ظلم اور اسکی کئی اور اولاد اور اسکی حررت تک پہنچا تھا جاچکے ایسی دونوں بیٹوں محمود  
اور مردود کو ایک قلعہ میں پھنک کر قید کر دئے اور ایک بیٹی مسمی عاری کو ایک تلگتار  
کو بڑی میں درمیان ستہر کی قید کیا اور اسکو بہت تلگ کیا اور اس گہر میں جہاں  
عاری مذکور قید تھا کچھ اور کچھ گھوڑی اور حشرات الارض بہت تھی اور اس بیچارہ کے  
جسد حاور مل کچھ دیرہ کے ایک دال میں ماندہ کر ایسی ماب ظالم کی ماس  
میں جال بھی ہے کہ شاید یہ حاور دیکھ کر میری تکلیف کا خیال ہو اور اس گہر کی  
مخلصی دے اور اس نعمت مذات لی اور زیادہ سستی کی اور مالکل اور سکا دل روم ہوا  
ملکہ اور زیادہ سست ہو گیا اسوقت عاری لاچار ایک جیلہ سا کر صاف دہانسی نکل کر  
بھاگ گیا وہ جیلہ یہ تھا کہ ایک خادم اسکی خدمت کیا کرتا تھا اور اسکو پہہ کہا کہ تو  
سرکار کا کوئی بوجھ بھی پہہ کہا کہ میں ہوں عاری س مراد میں سحر شاہ تاکہ ماب کو  
حریرہ ہو کہ وہ کسی ملک کی طرف بھاگ گیا جاچکے اور سنی موصول کی طرف حاکم تہہ ہوا  
کسا کہ میں سحر شاہ کا بیٹا ہوں جب پہہ سحر شاہ کو پہی اور اسکو اطمینان ہو گیا اور  
عاری ستہر بھی چھپ رہا تھا رات کو مادشاہ کے گہر میں حاکر کسی نوٹھ کی پاس  
چھپ رہا اس حال کی خرید آدیوں کو تہی مگر ادنیوں لی مادشاہ کو اطلاع بھی دیا  
کیونکہ وہ سنی کا دستمیں جاں تھا اور لعل ایسا ہوا کہ ایک درو سحر شاہ لی ماہر ستہر  
سراپ بی اور ڈھول سنی استار فرافہ ستا تھا اور روتا تھا گہر میں آیا تو لشہ  
میں تھا جس مقام پر اسکا ٹپا چیا بیٹا تھا وہاں آیا بعد ازاں گہر ہو کر میت نکلا زمین  
گیسا وہاں عاری مذکور لی حاکر جوہ صرب چھپی کی اور اسکی ماریں پہر گلا کاٹا اور

اور اسکو مراد ادا کر جام بن آیا پھر نوڈیون سی سب اور ہنسی کرتا رہا اگر اوسکی قوت ۴۲۵  
 لشکر حاضر ہو کر اوسکی واسطی حلف کر لے تو وہ بادشاہ ہو جاوی اور سلطنت کرنی لگی لیکن  
 وہ نشہ بین اطمینان سی بیٹھا کسی نو کرنے باہر نکل کر مختار کو خبر کر دے اوسنی لوگوں کو  
 جمع کر کے غازی پر ہجوم کر کے اسکو بھی قتل کیا اور لشکر نے اسکے بہائی محمود بن  
 سنجر شاہ کی واسطی حلف اٹھائی اسکا لقب بھی منوالدین ہے اوسکے باپ  
 کے نام پر رکھا گیا منوالدین محمود بن سنجر شاہ بن غازی بن مودود بن زنگی نے تمام  
 جزیرہ میں حکومت اپنی مقرر کر کے تمام پرستارین اور نوڈیان اپنے باپ کی  
 پکڑ کر نہر دجلہ میں غرق کین بعد ازاں اپنی بہائی مودود کو قتل کیا

## اب شروع ہوا ۶۰۶ ہجری

اس سال میں ملک عادل فی دمشق سی کوچ کر کے خرات کو قطع کیا اور تمام فوجین  
 اور ملوک کو جو اسکی اولاد سی تھے جمع کر کی حران پر اور تراسیجائے ملک عادل  
 کے پاس ملک صالح محمود بن محمد بن فرارسلان ارتقی صاحب اند اور قلعہ کیفا کا پہنچا  
 اور ملک عادل نے حران سی کوچ کر کے سنجاہ پر ڈیر کیا اوسجائے قطب الدین  
 محمد بن علاء الدین زنگی بن مودود بن علاء الدین زنگی حکومت کرتا تھا اسنی سنجاہ کا  
 محاصرہ کیا اور محاصرہ کو بہت دن ہو گئے مگر لشکر میں اختلاف پڑ گیا اور ملک ظاہر  
 حاکم حلب نے ملک عادل سی صلح توڑ دی اسلی وہ سنجاہ سی مراجعت کر کی حران پر  
 آیا اور ملک عادل نے نصیبین فتح کی پھر قطب الدین محمد کی پاس تھا اسے پیچھا  
 خابور فتح کی۔ اسی سال میں ملک موید نجم الدین مسعود بن سلطان صلاح الدین فوت ہوا  
 ۔ اسی سال میں امان فخر الدین محمد بن عمر خطیب ری بن حسین بن حسن بن علی کبریٰ ہراتی



۱۳۶۱ھ میں راری اور دی مولد کے قریب مرادہ قصبہ شامی صاحب تصانیف مشہور کیا ہے  
 اس اہم کتاب ہے کہ منگو بہ حربے کہ عید الیتس اسکی ۵۴۳ھ ہجری میں ہوئی محمد الدین کو  
 مرا حاصل تھا اور وسط کہا کرتا تھا اور سکور مال عسری اندر ران غمی دعوں میں درسا  
 وسط کہی کی بہارت نامہ ہی اسکی وسط میں ردیا اور وحد لاتی حالی ہو کرتا تھا  
 ایسے زمانہ میں علم معرلات اور اصولی بیگانہ دور گارہا امتداد حال میں اسی داکٹر کا  
 علم ٹرا پیر کمال سمائی سستی تحصیل کیا ہر رے کو مراحت کی دیاں محمد صلی سستی علم ٹرا  
 ہر حورم کو ستر کیا اور رادرا الہر کو کیا گرد کوہ کے ہمسراہ حوراد کا حال گزارا وہ  
 اور ماں ہوا دیں سستی سب رتہ کرمانہ کے نکالا گیا اسکی تہا س الہیں عوری حاکم  
 عری سستی حاکر ملا اسکو بہب و دل دیاں سستی حاصل ہوئے بعد ازاں محمد الدین نے  
 حراتاں کو مراحت کی دیاں سلطان خوارم شاہ سے نکلتی سستی ملاقات کی بہت فائدہ  
 اٹھایا محمد الدین راری کی نظم ہے بہت اچھی ہے اور بہب علماء اس کے پاس  
 دور دوری آتے تھے اس میں شاعری ہی اس کے پاس آکر اسکی مرج کی تھے  
 - اسی سال میں درماں سلج دی الحج کے محمد الدین الوداعیات سارک سے محمد  
 سے عبد الکرم فوت ہوا عید الیتس اسکی ۵۴۷ھ ہجری میں ہوئی یہی وہ اس اہم کتاب  
 کیت سستی مشہور ہے عرالدیں علی مورخ مولف کتاب کامل کا وہ بہائی تھا محمد الدین  
 مذکور عالم دفعہ اصولی محوی محدث موسی تھا اسکی تصانیف مشہور ہیں حوتیں لیں  
 ہی اچھا بہا منشی سے سسرے کا - اسی میں محمد مرطرز محوی حورانی حوروی  
 امام بہا اور اسکی تصانیف ہی بہت اچھی ہیں فوت ہوا

اپنے شروع ہوا ۵۴۰ھ ہجری

۴۳۹ — اسی سال میں سلطان ملک ٹال نی بلاد شرقیہ سی طرف دمشق کی مرجعت کی —  
 اسی سال میں گرجستانوں نے خلاط کا محاصرہ کیا تھا اور سین ملک اور حد بن ملک ڈل  
 حکومت کرتا تھا اتفاق سسی یہ ہوا کہ سلطان گرجستان فی ایک روز قراہ پیکر  
 مست ہو کر بیس سو اسیر لیکر خلاط پر آیا مسلمانوں نے اس پر حملہ کیا گھوڑے  
 پر سسی بچی گر پڑا جلد گرفتار کر لیا اور سکو لاکر ملک اہد کی پاس حاضر کیا ملک اہد سے  
 کہا کہ میں چند قلعی تلو دیں اور پانچ ہزار تمہاری قسیدہ ی چوڑ دون گا اور ایک  
 لاکھ دینار دون گا اور تیش برس تک مسلمانوں سسی صلح رہی اور اپنی بیٹے سے تمہارا  
 نکاح کر دوں گا اگر تم مجھ کو چوڑ دو ملک اہد فی اسی قسم لی بدہ حلف کی پکا بند دست  
 کر کے چوڑ دیا

## بیان وفات پانی بدر الدین حاکم موصل کا

اسی سال میں بدر الدین ارسلان شاہ بن غزالہ بن مسعود بن مودد بن عماد الدین زنگی  
 بن اسقر حاکم موصل آ خر ماہ رجب میں فوت ہوا وہ بہت فوسسی میا تھا شترہ  
 برس گیارہ مینی اوسنی موصل کی حکومت کی جب بہت مریض ہوا اس وقت وہ عین  
 فیارہ میں حمام کرنے آیا بعد فراغت موصل کو مرجعت کی راہ میں تمام ہو گیا وہ گندم کو  
 خوبصورت تھا بڑا پاد سپر حلبی آ گیا تھا اس کے مصاحب اسی بہت ڈرتے رہا  
 کرتے تھے قلیل الصبر آدمی تھا بعد اس کے ملک قاہر غزالہ بن مسعود بن ارسلان شاہ  
 بن مسعود تخت نشین ہوا قاہر کی عمر دس برس کی تھی اس کی سلطنت و ملک کا مدبر و مشتم  
 بدر الدین لولہ غلام اوس کے والد کا ارسلان شاہ اور مختار اوس کا تھا یہ لولہ وہ ہے  
 جو موصل کا لاکس ہو گیا تھا جیسا کہ آگے ذکر ہوگا انشا اللہ تعالیٰ ارسلان شاہ کے  
 لاکھ اور شاہ کا قریبی اوس کا چچا بدر الدین زنگی تھا اوس کو اپنی چات میں اوس کے

۴۴ والدے قلعہ عتر اور سوتس حوترب موصل کے واقع ہیں دسے تھے اسی سال میں  
 قاضی حلیہ ناصر الدین الدہ کی طرف ملک اطراف کی مابین بیام پہنچی کہ تم لوگ حلیت اور  
 سرداریل حلیہ کی طرف سہیو مگر ادسکی تمام اداری کرو۔ اسی سال میں ملک عادل  
 مد پہنچی دمشق کے اور مقام کرنے کی طرف دیار مصر کی گیا ماں ماکر دار وراثت میں مقیم ہوا  
 ۔ اسی سال میں فخر الدین چہار کس سردار صلاحی فوت ہوا

## سان فانت ملک اور حد الدین حاکم خلاط کا

اسی سال میں ملک اور حد ایوب س ملک عادل فوت ہوا ادسکے مرے ہی مابین ادسکا  
 ملک اور بہت حد خلاط میں گنا حالے ہی مد مصافات خلاط کے ملا دستر یہ  
 ایسی مصد میں لایا اسو اسطی ادسکی ٹری شاں دستوکت ہو گئی اور لقب ادسکا شاہ میں  
 رکھا گیا ۔ اسی سال میں غیات الدین کچسرد حاکم ملا دردم کا مقتول ہوا ادسکو ملک  
 اشکری نے قتل کیا تھا مد ادسکے بیٹا ادسکا کیکادس س کچسرد س قلعہ ارسال  
 صاکر اول مد کور ہوا در ہاں ۵۸۸ ہجری کے ملک ہوا

## اب شروع ہوا ۶۰ ہجری

اسی سال میں ملک مسلم عیسی س ملک عادل لی عوالدین اسمہ حاکم قلعہ کوکب اور قلعہ  
 عکرون کو موصی ایما ایسی ماب ملک عادل کے گرفتار کیا اور گر حساں میں ادسکو  
 مادعات مجوس رکھا اور ادسکے علاموں سہی دووں ملوں کا محاصرہ کر کے چھپے  
 ملک عادل نے حکم کیا قلعہ کوکب کو ڈاکر مسمار کر ڈالو چاہے وہ چرسہی اکھاڑ کر بیکا گیا

پہنکا گیا اور قلعہ عجلون سابق دستور دا خاندان صلاحیہ ہی اسی سامہ پر تمام ہوا اور ۴۴۱  
 ملک معظم نے سب شہر چار کس کے ہتی اپنی حکومت میں داخل کئی ایک بانباس مع  
 مضافات اور نہین شہر دمنین تہادہ اپنی حقیقی بہائی ملک غریزہ عادلین عثمان بن  
 ملک عادل کو دیا اور صرخدا اپنی غلام غزالدین ایک منطقی کو حوالہ کیا۔ اسی سال  
 ملک عادل نے طرف شام کی مراجعت کی وہاں آکر اپنی بیٹے ملک مظفر غازی کو  
 شہر ہرا اور میا فارقین دی۔ اسی سال میں ملک ظاہر نے بہا مالین قاضی  
 بن شداد کو طرف ملک عادل کی روانہ کر کے اس کے بیٹے ملک حنیفہ خاتون سے  
 اپنی نکاح کی درخواست کی ملک عادل نے پی خوش ہو کر اس لڑکے کا اوستی نکاح  
 کر دیا اور چکڑے رگڑے جو ہمیشہ رہتے ہتی دور کرنی مناسب جانکر منظور کیا۔ اسی  
 سال میں کیا جلال الدین حسن حاکم الموت نے جو کہ اولاد صباح سی تہا لباس اہل  
 اسلام کا ظاہر کر کی تمام قلعوں اسماعیلہ میں درمیان شام اور عجم کی لکھہ ہیجا موجب  
 اس کی لکھنی کی سب شہر دمنین لباس اہل اسلام کا رواج ہوا۔ اسی سال میں  
 ابو حامد محمد بن یونس بن شہ فیقہ شافعی شہر موصل میں فوت ہوا وہ امام اور  
 فاضل اور نیک خلق تھا۔ اسی سال میں قاضی سعید معروف ابن سنا ملک ہشہ الد  
 بن جعفر بن سنا ملک سعدی شاعر مشہور مصری جو ایک فاضل اور رئیس صاحب  
 نظم فائق اور امن چین و دولت میں گزارنے والا نصیب والا نہایت نیک بخت  
 مخطوط دنیا سی ترہا فوت ہوا اوستی سلطان صلاح الدین کی بہائی کی مدح کی ہے

## اب شروع ہوا ۶۰۹ھ ہجری

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کی ملک ظاہر کا نکاح ملکہ حنیفہ خاتون بنت ملک عادل سے

۴۴۲ ہوا اور پچاس ہزار روپے معاوضہ دے کر کی دست سے طلبہ پر آئی تخت کی ریت  
 ایک طلبہ کی بہت ہمشیاؤں نے اسے اور اسکی نذر کیں۔ اسی سال میں ملک عادل بنی قلعہ طور  
 کی تعمیر کی تھی بہت کچھ اور پچاس ہزار روپے معاوضہ دے کر کی دست سے طلبہ پر آئی تخت کی ریت  
 یہاں تک کہ تمام ہوا۔ اسی سال میں طغزل شاہ سے قلعہ ارسلان حاکم اور ان روم کے  
 کو بیچ کر کے ایسی بھی سلطان روم کیکا دس کا سوا اس پر محاصرہ کیا۔ کیکا دس نے  
 اشتراف اس عادل سے ملک طلبہ کی تھی اسلئے اسکی چچا طغزل ڈر کر کوچ کر گیا۔  
 کیکا دس کے ایک بھائی سے قیقا د تھا جب اسی یہ حال دکھا اچھ کوچ کر کے شہر  
 اکوڑیہ آئی بھائی کیکا دس کے سپہ سالاروں کو لایا اسلئے کیکا دس نے جا کر اسکا محاصرہ  
 کر کے اکوڑیہ فتح کی اور اپنی بھائی قیقا د کو پکڑ کر قید کیا اور سب افراد اسکی بیکر کر  
 اور کئی ڈارمیاں اور سرسٹڈ واکر ہر ایک کو گھوڑے پر سوار کیا ایک رنڈی فاحشہ  
 بھی اور ایک آگے ایک ایک امیر کے مثلاً اور رنڈوں کے ہاتھ میں ڈھیر پاؤں  
 اور کہا کہ بھائی بھئی تمام شہر کا طواف کرو اور ایک ایک گھوڑے کی ساتھ ایک  
 جو دار بیکار تاجا تھا کہ یہ سارا دس کی ہے جو اپنی مادتاہی جاب کرے اور یہ جو  
 گا لوگوں کو لے لے

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

اسی سال میں عبداللہ کیکا دس کی کھیر و حاکم ملا روم نے اپنے چچا طغزل شاہ کو  
 پکڑ کر قید کر کے جہیں کر قتل کیا اور اکثر اسکی سلطنت کی امر اگر نواح کا ہر جہ  
 کہ اسکا تو ارادہ یہ تھا کہ اپنی بھائی ملار الدین کی قیقا د کو بھی قتل کرے مگر اسکی  
 مصاحبوں نے اسکی واسطی سفاعت چاہی چاہی اسکی حال بخشی کی۔ اسی  
 سال میں درمیان ہاہ رمضان کی مہیاں طلبہ کی فارس الدین سمیں قسری موت ہوا ہر

امیر امراء صلاحیہ میں کا آخر امیر ہے وہ طرف قصر خلفار مصر کی منسوب ہی کیونکہ اس کو ۴۴۳

سلطان صلاح الدین نے وہاں سی پکڑا تھا اس پر اسلی قصری کہلاتا ہے۔ اسی سال  
ملک ظاہر کی ایک بیٹا شکم ملک صیفہ خاتون بنت ملک عادل سسی سسی ملک عزیز  
غیاث الدین محمد پیدا ہوا۔ اسی سال میں اید عیش غلام بیلوان کا مقتول ہوا یہ غلام  
تمام مملکت ہدان اور جبال پر غالب آگیا تھا اس کے خدائش بیلوانی کے حبس منگلی  
کہتے تھے اس کو قتل کیا تھا اید عیش نہ کور اوسی ڈر کر ایک دفعہ ملتی ہو کر خلیفہ کے پاس  
درمیان سلسلہ ہجری کے ہانگ گیا تھا۔ اس سال میں اید عیش طرف ہدان کی آیا تھا  
آتے ہی مقتول ہوا اور منگلی حکومت کرنی لگا۔ اسی سال میں درمیان شہان کے  
ملک مغرب محمد ناصر بن یعقوب منصور بن یوسف بن عبد المومن فوت ہوا اس کی موت  
برسر سلطنت کی یہ شخص بھری رنگت اور لہنی گال تیلی ہاتھ پیر رکھتا تھا لبیب کے  
کہہلاتا تھا اس واسطی چکا بہت رہتا تھا اس کی والی ہونی کا حال درمیان سلسلہ  
ہجری کی بیان ہوا بعد وفات محمد ناصر نہ کور کے بیٹا اس کا یوسف تخت نشین ہوا  
اس کا نام مستنصر امیر المومنین رکھا گیا وہ بن محمد ناصر بن یعقوب منصور بن یوسف  
بن عبد مومن تھا کینت اس کی ابو یعقوب تھی۔ اسی سال میں اور بعضی کہتی ہیں  
کہ سال آئندہ میں علی بن محمد بن علی معروف ابن معروف نخوی اندلسی شہسپای فوت ہوا  
اس کی کتاب سیویہ کی ایک شرح جمید لکھی ہے اور زجاجی کے کتاب جل کی بھی  
شرح کی ہے۔ اسی سال میں عیسیٰ بن عبد الغریز جردلی درمیان مراکش کے  
فوت ہوا وہ علم نخوین امام تھا اس کی ایک مقدمہ درمیان نخو کی تصنیف کر کی تارک  
م رکھا ہے اوس میں عجیب و غریب بیان ہے اکثر فاضلون نے اس کی حل کر سکا  
یادہ کیا ہے اور اکثر نخوی سہبات کی معرفت ہیں کہ ہاراذ بن اس کی سمجھنی می قاصر ہے  
اس کی مراد کو نہیں پاسکتی کیونکہ اوس میں رموز اور اشارات ہیں جردلی نہ کور دیا مصر

۶۶۲ میں علی اس بری بھری کے پاس گیا پھر عرب کی طرف مراجعت کی حردی لہم صمیم مسور  
طرف حردی کی ہے بھی بری لوگ اوسکو کر دہکتے ہیں اوسکی تقدیر کی شروع ٹری  
بہاری حلد میں ہی اوسیں بہت عراب اور فواید اوسسی لکھی ہیں

## اب شروع ہوا اللہ بحری

اس سال میں رلدہم میں ماری حاکم مل اشتر کا موت ہوا بعد اوسکی بیٹیا اوسکا فتح الدین  
قائم مقام اوسکا ہوا۔ اسی سال میں شیخ علی ساری مکر ہروری موت ہوا اوسکی  
رست معروف دستہ ہرستمال کی حاکم ملک کی واقع ہے وہ بہت دریا اور شہر می اور شہر  
حاکم تھا ملک ظاہر عاری حاکم ملک کی سامی اوسکا ٹارتہ تھا اوسکی بہت مہر کے  
ہیں اکثر شہر دیں گشت لگایا۔ اسی سال میں ترکاں ملک اشکری کا قید کیا گیا تھا  
وہ شخص حامل عیات الدین کچیر کا تھا وہ حاکم تھا کہ اوسکی بیٹی کیکا دس میں کچیر  
حکمہ کے قتل کرے اوسسی بہت مال دیکر حاکم بجائی اور جید قلعہ اور ملاد حکو کہی مسلمانوں  
حاکم میں ہی نہ دیکھے ہی وہ کیکا دس کو دی۔ اسی سال میں ملک عادل فی ملک  
شام سی مصر کو معاودت کی تھی۔ اور اسی سال میں دکر میں عند اسلام میں عبدالوا  
میں عند القادر صلی عدا میں موت ہوا وہ جید و معہ حاکم ہوا چند جمع سورل ہوا اوسکو لوگ  
کہتی ہی کہ وہ سب اوسکا ملا تھا اوسکو قتل اوسکے مری کے پکڑ لیا تھا حب کیا میں اوسکی  
ظاہر ہوئیں اوسیں کھیرات ہرے جوئے تھی اسی کچہ میں اوسیں تھیں جب کہ کوئی آدمی  
حد اسی کلام کیا کرتا ہے عرصیکہ اوس کو یہو ملک دیا گیا اوسکے باب فی اوسکی جان بخشی  
جا ہی اوسکے پہر اوسکو قید سی مخلصی ہوئی ایسی جاگیر میں چلا گیا تھا۔ اسی سال میں  
دریاں ماہ سوال کے عند بعیر میں محمود میں اوسکی سٹائی رکی عترتی

## اب شروع ہوا ۴۱۲ ہجری

بیان استیلا ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل کا مین پر

اور بیان مستولی ہونی سلیمان بن سعد الدین شاہنشاہ بن تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کا در بیان ۵۹۹ ہجری کے ملک مین پر بیان ہو چکا ہی اور یہ بیان ہو چکا کہ اوسنی ظلم اور جور بہت کرنا شروع کیا اور جس جو رونی اوسکی وہ حکومت اور تخت دلویا تھا اور سکو ہی خاطر مین نہ لاتا تھا جب یہ سال آیا ملک کامل ابن ملک عادل نے اپنی بیٹی ملک مسعود کو مین کی طرف روانہ کیا اور سلیمان مذکور کو پھر گربانہ کر مصر مین بھیجا اب سلطنت کرنے لگا اور سلیمان قاہرہ مین در میان قید کے ۴۱۲ ہجری تک برا آخر کو منصورہ کی طرف جہاد کر نیکو نکلا و مان جا کر شہید ہوا۔ اسی سال مین امیر علی بن امام ناصر مقتول ہوا خلیفہ کو اوسکے مقتول ہونیکا بہت رنج ہوا اور سکی مرثیہ بہت کہی گئی مین۔ اسی سال مین تمام افواج فید اور غیرہ کی جمع ہوئی اور سب مین ملکر یہ قصد کیا کہ منگلی حاکم ہوان درے پر چڑھائی کرو چنانچہ وہ شکست کھا کر بہاگا اور در میان سادہ کے مقتول ہوا بعد اوسکی اعلش ایک غلام بہلوانی متولی ہوا۔ اسی سال مین در میان ماہ شعبان کے خوارزم شاہ بن علاء الدین محمد بن تکتش شہر غزنیہ اور مصافات اوسکے پر ناگاہ ہو گیا یہ شہر یلدر غلام شہاب الدین غوری سے لیا تھا وہ یلدر مذکور طرف لاہور کی ہندوستان مین بہاگ گیا جاتی ہی اوسنی لاہور پر قبضہ کر لیا بعد ازان وہان سنی کوچ کر کے یلدر نے اور شہر ہندوستان کے جو قطب الدین ایبک خشدش یلدر مذکور کے قبضہ مین تھی وہ فتح کئی اسی در میان



۴۴۶ اسکے اور علام قلم الدین ملک کی جنگ ہوئی ارس لڑائی میں ملہ مارا گیا ملہ رموکور  
 بہت یک حصلت رعیب پرور تھا۔ اسی سال میں حصہ مارک اس الی اور ہر سید  
 س الدن محوی اندا فوت ہوا اوسے علی اس اساری وغیرہ سہی علم پڑا تھا حاصل  
 آ می تھا مدہب اوسکا حلی ہا ہر حصی ہو گیا ہر ستا فی اسلی الوالمرکات لی اوسکی  
 حق میں حد سہر کے میں

اب منروع ہوا ۶۱۳ھ ہجری  
 سان و فات پانک طاہر عاز بن سلطان صلاح الدین یون الیو حاکم حلب کا

رفت صبح ہفتہ کے دن بھیسویں حماد الادل سے ہدائیں ملک طاہر کو تیب حادہ  
 ستر دیا ہوئی حب بہت شدت کسی سار ہوا سب امرا کاد اور قاصوں کو ملا کر ملک  
 عہد نامہ لکھوایا اوسیں ہم لکھوایا کہ میرے لہ چوٹا شامیر ملک عربیہ ماد شہادت  
 کرے ہر اوسکی لہ ٹرا شیا ملک صالح صلاح الدین احمد س عاری اوں دو لہ کے  
 اسکے محاکا شیا ملک مصور محمد س عربیہ عمال س سلطان صلاح الدین اور سسی قسم لے  
 اور شہا س الدین طغریل حادم کو امام مال اور ملوں کا حاکم و محار مایا س  
 تر ہویں تاریخ حماد الاخر کو ملک طاہر بنی حصہ صرف ستر کو کھر سودا دیا اور حلب سہی  
 رات کو دکیل ایسا مار کا لہ دیا۔ اور علم الدین مصر علام کو طرف حارم کی اسامہ  
 مار کا لہ دیا ہلہ ہویں حماد الاخر کو بہت سخت سار ہوا لوگوں کو حکم اندر چلے کا پڑا تھا  
 تیسویں حمادی الاخر کو خوب ہوا ملک طاہر دریاں مصر کے نصف ماہ بھاں ۵۶۸ھ  
 ہجری میں سید اسوا عمرا دسکی چو لیس برس جید ہبسی کی تھی اور سلطنت اوسنی حلب کے  
 اوس پر سہی کہ اوسکی باب لی ارسکو کی ہی کیتس برس کی ٹرا شخاع اور جو ریز تھا پڑا ہے

یہ وہ ہے جسنی پر اگندہ خاندان ناصری صلاحی کی طبع کی بہت ذکی اور عقلمند تھا۔ ۴۲۷  
 عنبر سلطنت کا مالک ہوا مگر مرج دما ب سب کا روبرو کا ستہاب الدین طربل خادم تھا  
 اوسنے اچھا بندہ دست کیا جب ملک غر زباد شاہ ہوا اوسکی عمر دہر س چہ ہنسی کے  
 تھی اور اوسکا بہا ی بڑا ملک صالح بارہ برس کا تھا۔ اسی سال میں تاج الدین زید بن  
 حسین بن زید کندی فوت ہوا وہ علم نوین اور لغت میں امام تھا اوسکے اسناد حدیث  
 میں بہت بلند ہیں اوسکو بہت علم تھے وہ بغداد میں پیدا ہوا وہاں پر درس پڑی  
 پھر وہاں سے انتقال کر کے دمشق میں آ رہا

## اب شروع ہوا ۴۱۲ھ ہجری

اس سال میں ملک عادل دیار مصر میں تھا اور فرنگیوں نے سمندر کے راہ عکا میں جا کر  
 بہت فوج جمع کی جب یہ خبر ملک عادل کو پہنچی تمام فوجیں مصر کی لیکر نکلا اور کوچ کر کے  
 نابلس پر جا کر پڑاؤ لگئی بھی دوسری جانب سسی اوسکے مقابلہ کو آئے ابھی دفعہ ملک عادل  
 کے پاس اتنا لشکر نہ تھا جو آگے بڑھتا اوسکی اونکا مقدمہ بحش پہنچا دیا و فرنگیوں  
 نے مسلمانوں کے شہر لوٹنے شروع کئے لوٹتے لوٹتے شہر فونی تک جو کہ  
 ایک شہر سواد کا ہے پہنچے اور درمیان میان اور نابلس کے بہت لوٹ مچائے  
 اور اپنا لشکر ہر چار طرف پر اگندہ کر کے مسلمانوں کو قتل کرتے اور لوٹتے پھرتے  
 ابھی دفعہ بہت مسلمان شہید ہوئے آخر کو مرج عکا پر راحت کی یہ لوٹ نصف ماہ  
 رمضان سی عید الفطر سنہ ہند تک رہی اور ملک عادل مرج صفر پر پڑا رہا اور  
 فرنگیوں نے جا کر قلعہ طور کا محاصرہ کیا یہ وہ قلعہ ہے جو ملک عادل نے بنایا تھا  
 جیسا کہ اوپر بیان ہوا مگر پھر کچھ کر گئے اور برس تمام ہوا مگر سب فرنگی عکا میں جمع ہو رہے تھے

۱۲۴۸ اسی سال میں حواریہ شاہ پلار الدین محمد بن کنس باہر چل دیو پور گیا سبکو ایسی قبضہ میں لایا  
 وہ شہر یہ ہیں۔ سادہ۔ قردیں۔ زرخاں اور ابھار اور بہاں۔ اور اصحاب سے  
 اور صیم۔ اور قاتاں ہیں۔ اور از ملک سے ہلوایں جاگم آدر بچاں داراں فی حواریہ  
 شاہ کی اطاعت مطور کچھ حاجہ ایسے ملا دیں اس کے نام کا خطہ پڑھوایا ہوا ازاں حواریہ  
 شاہ نے ارادہ کیا کہ غنہ ادا کو لیا جائے بہر ارادہ کر کے کچھ لشکر ایسے آگے دیاں کہ  
 روانہ کیا اور حواریہ شاہ بہاں اسی دودن یا تین دن بعد چلا گیا اور پروف ہوا  
 رسی کہ کبھی ایسی روف بہ بڑی تھی تمام جو یا یہ ہلاک ہو گئے اور حواریہ شاہ کو بہر روف  
 ہوا کہ قاتاری لوگ میرے ملا دیر حملہ کر رہا ہے۔ ہوتا نص ہو جاویں اسے جس شہروں کو  
 وہ بچکا تھا اور کی طرف مراجعت کر کی حراں بن آیا دیاں آکر امام ناصر علیہ کے نام کا  
 خطہ موقوف کر دیا یہ خطہ حوالی درمیان ۶۱۵ ھ بھری کے حراں کی موقوف  
 ہوئی تھی اس طرح کسی خطہ علیہ کا ملا دیا اور انہر سی ہی موقوف ہو گیا مگر حواریہ اور  
 سرحد اور ہرات میں کسی خطہ حوالی موقوف ہوئی کیونکہ وہاں کے ماستدی کچھ  
 اسات کا اسطام کرتے ہی اور کی واسے بر خطہ حوالی تھی حکو لیسہ کرتی اور کی نام کا  
 خطہ جاری کر دیتے

## اب شروع ہوا ۶۱۵ ھ ہجری

اس سال میں ہی ملک عادل مرغ صحر میں اور مرغی مرغ حکما پر بنے بعد ازاں مرغی دپار  
 مصریہ کی طرف لگی دسا کا پر حاکم اور ترے اور ملک کامل بن ملک عادل ہی مصری لشکر  
 اور کی سامی آکر پڑا یہی حال جارہی تھی ملک عادل کی بھی اپنے سے ملک کامل  
 کے درستی لشکر کی مدد بھی فوج آکر ایک بھی دوسری کی اس کے پاس  
 جمع ہو گئی جب ملک کامل کے پاس بہت لشکر جمع ہو گیا اس وقت اس کی فوجوں کا مقابلہ

۴۴۹ مقابلہ کر کے اونکو دہباطسی شہادیاں اسی سال میں تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول کو  
 ملک قاهر غزالدین مسعود بن ارسلان شاہ بن مسعود بن بودود بن عماد الدین زنگی بن اسفندر  
 حاکم موصل کا فوت ہوا اوسنی سات برس نو مہینی حکومت کی تھی اوسکی مرنی سی  
 خاندان انا بک کی حکومت جاتی رہی دو بیٹی اوسنی اپنی چھٹی چوڑے تھی بڑے کا  
 نام ارسلان شاہ تھا عمر اوسکی وٹس برس کی تھی اوسکے نام سلطنت کی وصیت کر گیا  
 اور کہہ گیا تھا کہ بدر الدین لولتہ بیر ملک کی کرے جب تک کہ وہ لڑکا ہوشیار ہو  
 چنانچہ بعد اوسکے وفات کے بدر الدین مذکور نے اوس لڑکے کو تخت پر بٹھلا کی سکے  
 اور خطبہ اوسکے نام کا جاری کر دیا اور آپ تدبیر ملک میں مصروف ہو

## بیان قصد کرنی لیکا و س بن کنخسرو حاکم بلاد روم کا حلب کو

واضح ہو کہ جب ملک ظاہر حاکم حلب فی وفات پائی اور اوسکا بیٹا غیر سلطنت کرنی  
 لگا چونکہ وہ بچہ تھا اس واسطی صاحب بلاد روم لیکا و س نے ارادہ کیا کہ حلب اپنی  
 حکومت میں ملاینی چاہی اولا اوسنی ملک افضل صاحب سمیاط کو بلا کر یہ تجویز کی  
 کہ اوسکی ساتھ گئے کر یہ وعدہ کیا کہ بلاد حلب بعد فتح کرنے کے تمکو دی دون گا  
 پہر بلاد شرقیہ کہ ملک اشرف بن ملک عادل کی قبضہ میں بن اونکو فتح کر کے  
 اپنی سلطنت میں ملا لوں گا تم میرا ساتھ دو اوسنی ہی مان لیا دونوں کی درمیان حلف  
 ہو گئی بعد اطمینان خاطر لیکا و س مذکور ہمراہ ملک افضل کے حلب کی طرف راہی ہوئے  
 رعبان پر جا کر اترے اوسکو فتح کرتے ہی لیکا و س نے ملک افضل کو دیدیا یہ حال  
 دیکھ کر باشندگان اودن بلاد کا دل اوسکی طرف مایل ہو گیا اور سب فی اطاعت  
 منظور کی ہر تل با شہر حاکم اوسکو فتح کیا و ان دلد روم حکومت کرتا تھا یہ شہر

۵۴ ملک افضل کو دیا کیلکا دس لے ایسی پاس رہنی دیا اسی سبب سی ملک افضل اور  
 دہان کے باشندہ رکھی طاعت اوس سی مارا ص ہو گئی اور دوسری جانب سی ملک شرف  
 ملک عادل کیلکا دس کے مقابلہ کے واسطے طلب پر بھیجا اور مارچ میں حد شہر  
 سرب پہی بہت سیباہ ساتھ لیکر حاضر ہو ا۔ اور کیلکا دس نے صبح پر حاکم دہان  
 پہی مینا علی دخل کر یا ملک شرف ای و میں لیکر وادی را عا پر اوترا کیلکا دس کے  
 بیست چہ سی بعضی مردان لکری ملک شرف لے لڑکر جہا آدمی گرفتار کر کے  
 طلب میں بھیجے طلب میں جا بجا بہ جو سحری ہو گئی کہ کیلکا دس کو شکست ہوئی ابھی  
 رٹائی پہی ہو لے یا ئی تہی کیو کہ کیلکا دس سنج من ہا حاد کو یہ صریحی ماری حوس  
 کے ادٹا ہاگ لگنا اور ملک شرف لے ادسکا عاقب کیا یہا تک کہ تل با سرب  
 پر حاکر ایانہ دست کیا اوستی جس لیا اور اسی طرح سی رعناں پہی پر لے لیا  
 اور اوس شہر کو متحرک ڈالا اور ملک افضل سیماسط کی طرف ملا گیا یہر ملک افضل  
 لے ماہی دعات مئی ۶۲۲ ہجری تک مطلق کسی شہر کے لئی کا ارادہ نہ کیا اور  
 ملک شرف سب بھی حرم رگ ماہی ای کی طلب کو مراجعت کر گنا

## بیان وفات سلطان ملک عادل ابو بکر ابن ابوبکر کا

دا صبح ہو کہ ملک عادل صبح سفر پر اوترا ہوا جا اور تمام ایسی و جس ملک کامل کے  
 پاس مصر میں رداہ کر دیں تہیں پر دہان سی کوچ کر کے عالقین پر اوترا بہ مسرل  
 و رب عقبہ افق کے واقع ہے دہان ہا ہوا اوسی مقام پر ماری لے شدت کی  
 ہا شک کہ ساتویں حاد الا ح ۶۱۵ ہجری میں فوت ہوا یہ اتس ادسکی ۵۴  
 ہجری ہوئی اوسی پختہ رسی عمر یا ئی ۲۳ رس دستق کی سلطنت کی اسل رس میں

معرین بادشاہت کرتا رہا وہ جیم اور دادرس اور برہار بادشاہ تھا بسبب اقبال و سعادت ۵۱  
 کے اولاد ہی اس کی بہت ہوئی اور ملک ہی اس کا سیح ہو گیا کسی کی اولاد فی سلاطین  
 مذکورہ بالا میں فتح مندی اور سلطنت ایسی نہیں پائی جس کی ملک عادل کی اولاد کو نصیب ہوئی  
 اور شہنشاہ بیٹی سوار لڑکیوں کے اپنی چھی چوڑے وقت وفات ملک عادل کے  
 کوئی بیٹا اس کا اور کے پاس حاضر نہ تھا مگر بعد وفات ملک منظم عیسیٰ فی نابلس سی آ کر اپنی  
 باپ کی مرنی کو چھپا کی جو کچھ اس کی پاس جو اہرات اور سلاح اور گھوڑے وغیرہ سب  
 ہتھیار سب پر قبضہ پا کر ایک ڈولی میں اس کا جنازہ ڈال کر دمشق میں لایا وہاں اگر سب  
 آدمیوں سے قسم لیکر اس وقت ظاہر کیا کہ ملک عادل فی وفات پائی اور ماتم داری کر کی  
 پہ اپنی اور بہاؤن کو جو مالک متفرقہ میں حکومت کرتے تھے خطوط لکھ کر اس کے مرنے  
 کی اطلاع دی۔ ملک عادل کی خزانہ میں وقت وفات سات لاکھ شہری موجود تھی  
 جب ملک کامل فی اپنی باپ کے مرنے کی خبر سنی اس کو بہت رنج ہوا وہ ادن ایام  
 میں فرنگیوں سے مقابلہ کرتا تھا یہ خبر سنی ہی سست ہو گیا اور اس کی لشکر میں بھی تفرقہ  
 پڑ گیا فرنگیوں نے جب یہ حال دیکھا انہوں نے مسلمانوں کو خوب لوٹا حقیقت یہ ہے  
 کہ ملک کامل کے لشکر میں عابد الدین محمد بن سیف الدین علی بن احمد مشغوب بڑا سپہ سالار  
 تھا اگر اس کا ریکہ تھا اس سنی یہ ارادہ کیا تھا کہ ملک کامل کو سلطنت سے معزول کر دے  
 اس کے پیاسی لشکر میں تفرقہ پڑ گیا تھا اور یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ ملک کامل فی یہ  
 ارادہ کیا کہ اپنی شہر دن کو چھوڑ کر بلادین میں چلا جاؤں جب ملک منظم فی یہ حال سنا  
 فوراً اس نے شام سے کوچ کر کے اپنی بہائی ملک کامل کی پاس آ کر سب بند و بست کر دیا  
 اس کی آنے سے دباؤ پر فرنگیوں کا پہر محاصرہ ہوا اور وہ خضع سلطنت جو سبب ابن  
 مشغوب نہ کر کے لاقی ہو گیا تھا وہ اس طرح پر دفع ہوا کہ ملک منظم فی اس کو لشکر چھ  
 نکال دیا فتنہ جاتا رہا

بیاں سنیلادعا والدین رگمی بن ارسلان شاہ بن مسعود  
بن مودود بن عماد الدین رگمی بن اسنقر کا بعض قلعے پر

جو مضامین ملک موصل سی ہے

دسج ہو کر اور شہہ عمری میں یہ بیاں ہو چکا ہے کہ ارسلان شاہ نے وقت ایسی برکی  
سلطنت موصل کی اسی مٹی قاہرہ مسعود کے ماتم کر دی تھی اور چھوٹی سیٹے عماد الدین رگمی  
مذکور کو دو قلعہ ایک قلعہ مقرر اور ایک تو تنس مرعس کیا تھا جب اس کا ٹراہائی قاہرہ  
مر گیا اور اس کا شاہ ارسلان شاہ بن قاہرہ تحت سلطنت بر شہزادہ اردک کا رجمی اور دایم رجم  
رہا کرتا تھا اس کی حیا عماد الدین رگمی بن ارسلان شاہ نے حرکت کی اولاد عمادیہ رانی کا  
اور سر مستولی ہوا۔ بعد ازاں طلاع ہکا ریہ اور درواں ایسی قصہ میں لایا جب حال مدالدین  
اولو مستولی موصل اور شیرتہ بر سلطنت ارسلان شاہ نے دیکھا اور ملک شہرہ بن ملک  
عادل سی مدد چاہی اور اس کی اطاعت میں داخل ہو گیا ملک شہرہ نے فوج روانہ کر کے  
اس کو ملک دی جب وہ فوج اس کے پاس آ کر اس وقت رگمی بن ارسلان شاہ کے مقابلہ  
پر آ کر اس کو شکست دی رگمی مذکور ست مظفر الدین کو گوری حاکم ارسل سی مستعد تھا اس کی  
جو مدد کی والدہ رمیہ حاتون سے ایوب سلطان ملک عادل کی ہیں تھے جو کہ مظفر الدین کے  
جود تھی اسی واسطی مظفر الدین حیا الامکان اپنی داماد کے مدد سے نہیں جھوڑتا تھا اور  
مدد الدین لوہی سے اس سے اپنی داماد رگمی کے دستمیں رکھنی لگا۔ اسی سال میں  
علی بن مصر بن ہرون محوی علی طلق طلق حقت موت ہوا اسی علی اس حقت عیدہ سی  
علم پڑا تھا۔ اسی سال میں محمد بن احمد بن محمد بن محمد عیدی قصہ صبی محمدی

۴۵۳  
 سمرقندی جسکا لقب رکن الدین تھا فوت ہوا یہ شخص علم خلافت خصوصاً صاحب فیروز گدرا ہے  
 ارسنی ایک کتاب اس فن میں تصنیف کی ہے جسکا نام طرائفہ رکھا ہے اور ارشاد بھی اوسکی  
 تصنیف سنی ہے اوس کتاب طریقہ کی شرح کرنے کی بہت فاضل درپے ہوئے ہیں ازانجلہ  
 ایک قاضی شمس الدین احمد بن خلیل بن ساعدہ مشافعی بونی قاضی دمشق ہے۔ اور درالک  
 راغی معروف طویل نے بھی شرح لکھی ہے عید می مذکور سی بہت لوگوں نے علم پڑھا  
 ہے ازانجلہ نظام الدین احمد بن محمود بن احمد حنفی معروف حصیری ہے۔ اسی نظام الدین  
 حصیری کوتااریون نے قتل کیا تھا نزدیک اولاد کی خروج کے ۶۱۶ھ ہجری میں  
 نیشاپور کے یہ معلوم محکوم نہیں ہوا کہ عید می کسی طرف منسوب ہی اوسکو عید می کیونکہ

## اب شروع ہوا ۶۱۶ھ ہجری

اس سال میں ہی ملک اشرف باہر حلب کے پڑا ہوا اپنی لشکر کا بندوبست کر رہا تھا اور  
 پرگنات کی سیاست میں مشغول تھا اور ملک کاملی مصر فرنگیوں کے مقابلہ پر تھا اذکنو  
 تنگ کر رہا تھا تمام فرنگی دیپاٹ کی گھاٹی میں محصور تھے اور ملک کاملی نے تمام اپنے  
 بھائیوں کو اپنی کمک کی واسطی لکھا

## بیان وفات نور الدین حاکم موصل کا

اسی سال میں نور الدین ارسلان شاہ بن ملک قاہر مسعود بن ارسلان شاہ بن مسعود بن  
 مسعود بن عماد الدین زنگی بن قسقر نے وفات پائی وہ مدت سی بیمار تھا بعد اوسکی  
 وفات کے عید الدین برلوس نے اوسکے بھائی ناصر الدین محمود بن ملک قاہر کو نجس پڑھایا



۵۴۴ اس ٹکے کی عمر اسی مہینوں میں ہر سکی تھی یہ پہلا مادہ ستارہ خانہ اسی ایکسی گڈا ہے  
 اس خانہ کے حوالہ شاہوں کے نام خطبہ لکھا ہے یہ بھی ایکس نہیں ہو سکتا ہے  
 لیکن اس کا ماب قابر سستی متقل مادہ ہر گڈا ہے ایکس کی وہ لکھا مر گیا  
 اس کے مرتے ہی ہر الدس لوگوں میں آئی شیب بیکہ مدت تک اسی مادہ شاہ کی  
 بیابان کہ موصی میں دوسرا ہو اس کی ذماتہ مدیہی تاتاریوں کے مدد کو جیسا کہ آگ  
 ذکر ہو گا ہوئی تھی

## سان و قاف حاکم سنجا رکا

اسی سال میں قطب الدین محمد بن علاء الدین رگی میں سرحدوں علاء الدین رگی میں ان قسبہ  
 حاکم سجاد فوت ہوا وہ درمیان سنہ ۵۹۴ ہجری کے والی ہوا تھا اس کے بعد بیابان اسکا  
 علاء الدین شاہستان محمد انکم ہوا قطب الدین نہ کو زینک حلت رعیت برود حاکم  
 تھا علاء الدین شاہستان لے ہی چھ ہی مہینے سلطنت کی کیونکہ پیر اس کی بیابان  
 محمود بن محمد لے اسیر تارحت لاکر ذبح کر ڈالا یہ محمود آخر مادہ ستارہ سجاد کا خانہ  
 اسی گڈا ہے

## سیان ویران ہونی بست المقدس کا

اسی سال میں ملک معظم عیسیٰ بن ملک عادل حاکم دمشق لے سنگز اس اور لغتوں کو  
 وہ شخص کی طرف روانہ کر کے اس کی چار دیواری دیران کر ڈالی یہ فیصل ٹری مضبوط  
 ہی ہوئی ہے مدد اسکے دیران ہونی کے بہت حلفت دمان سسی اور ملکوں میں جا سسی  
 سب اسکا یہ ہوا تھا کہ ملک معظم نے رگیوں کو قوی یا کر اور سب اس کی تعلیم کا  
 دیا طیر یہ خیال کیا کہ اگر رگی نہ سس میں جا کر متھن ہو جائیگے تو دمان سسی اور ملکوں کا

## بیان اسپتلا رپانا فرنگیوں کا دمیاط پر

مدت سسی فرنگی دمیاط کا محاصرہ کر رہے تھے اس سال میں دسویں رمضان کو گھس کے  
باشندوں کو قتل کیا اور باقی ماندہ گرفتار کر کے جامع مسجد کا گرجا بنایا اسکے نینے  
سی اب فرنگیوں کو یہ طعہ ہوئی کہ دیار مصر یہ بھی یعنی جاہن جب دمیاط فرنگیوں نے  
لی اور وقت ملک کامل فی ایک شہر بیایا اسکا نام منصورہ رکھا اور اس شہر میں اپنا  
شکر لیکر جاؤ ترا

## بیان ظاہر ہونی تاتاریوں کا

اسی سال میں تاتاری لوگوں فی ظاہر ہو کر مسلمانوں کو قتل کیا اس سال میں مسلمانوں پر  
ایسی آفت عظیم برپا ہوئی تھی کہ کبھی ایسی آفت میں گرفتار نہیں ہوئے تھے ایک  
آفت یہ بھی تھی جو فرنگیوں نے دمیاط پر عمل کر کے دہان کی باشندوں کو قتل کر دیا تھا  
دوسری مصیبت یہ پڑی کہ تاتاریوں نے ظاہر ہو کر تھوڑی سی عرصہ میں اکثر شہر مسلمانوں  
کے لیکر بہت مسلمانوں کو قتل کر ڈالا اور جو روپچی اوٹے پکڑ کر لگے کبھی مسلمانوں کو  
آج کے دن کی برابر رنج اور مصیبت نہ پہنچی تھی جو اس سال میں تاتاریوں اور فرنگیوں کے  
ہاتھ سے پہنچی۔ اسی سال میں علاء الدین محمد خوارزم شاہ بن تکتش پر تاتاریوں نے  
خروج کیا تھا ان کے ہمراہ اونکا بادشاہ چنگیز خان منت الد علیہ بھی تھا آتے ہی  
تاری چوتھی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ہذا میں بخارا پر قابض ہو گئے مگر قلعہ فتح نہ ہوا آخر  
دسکا بھی محاصرہ کر کے باشندگان قلعہ کو تنگ کیا آخر کار وہ بھی فتح ہوا بدین فتح

رہو انوں کو قتل کر کے پھر سب کا راکے رہو انوں کو قتل کیا ایک کوردہ پھر  
 در صبح ہو کہ مار تاج ظہور الستر ایک کتاب علم تاریخ میں محمد بن احمد بن علی مستی لہو کی  
 تالیف سی ہی وہ انشا حلال الدین کی ہے اوسے لکھتا ہوں یوستیدہ رہے  
 کہ مولف اوس تاریخ کا یہ کہتا ہے کہ مملکت میں بہت وسیع ہے چہ ہندی کا دورہ  
 اوسکا ہی قدم سی اس سلطنت کے چہ کھڑے ہیں ہر ایک حصہ ایک جیسی کی راہ ہے  
 ہر ایک حصہ کے مالک کو حال کہتی ہیں اوسکی راہ میں حال ممسی سلطان ہی یہ حال  
 ٹرے حال کا مایہ ہوتا ہے اور حال اعظم اوسکا ہنصر حوارم شاہ محمد بن کتس تھا  
 اوسکو طاقاں حال کہتی ہیں یہ حالت ایک کا اوسے دوسری کا وکورتہ میں پہنچتی تھی  
 اوسکی حال کے یہ عادت تھی کہ طواج میں حورمیاں میں کے ہے اقامت کہتا ہوا  
 رہیں کے رومہ میں اوسے راہ میں ایک شخص تھا اوسکو دوستی حال کہتی تھے وہ  
 ہی ایک حصہ کا مالک اوسیں چہ حصوں میں کا تھا وہ چکر حال کے جی کا حادہ  
 تھا چکر خان ملوں کے میلہ کا نام مری ہے وہ لوگ مری ہیں اور ان میں موسم  
 سراگد ارتے ہیں اور بہت سرور اور مری میں ملوک ہیں کو اوسکی ماگ ڈھلی کر دیا  
 سب اوسکی طمانی کے مری معلوم ہوئی تھی۔ اسی تہا میں یہ اتفاق ہوا کہ دوستی  
 خادہ جی چکر خان کا وہ ہو گیا تھا چکر خان ایسی جی کے یاس اوسکی خادہ  
 کے مرنے کی حشر ملاقات اور ماتم کر لے کو آیا دو حال حور دوستی حال کے علی  
 کے ماس رہے تھے یعنی اوسکے قرب و حوار کی وہ عامل ہی اوسیں سی ایک کو  
 کتاو حال کہتی ہیں دوسرے کا نام طاقاں تھا اوسا دو حالت سی دو حصوں میں  
 اُنکا ہی تھا دوستی حال مری کی حور دنی کتلی حال اور طاقاں حال کے یاس دو قاصد  
 پہنچ کر یہ حردی کہ مرا حادہ دوستی خان وہاں اوسکے کوئی ٹیاہ تھا لا دلہ  
 کہ راہ ہے جو کہ وہ بہا را بہا یہ اور ہر ایک امر کا معاون دہ دگار بہا اگر نعم اوسکی پہنچی

۴۵۷  
 بیتی چنگیز خان کو اوسکی قائم مقام کرد تو یہ لڑکا اوسکی چال چلے گا اور تہا ہی ہمیشہ  
 مساندت کیا کرے گا دونوں خانوں مذکورین نے منظور کر لیا جب یہ خبر بڑی خان  
 طون خان کو جو سب کا حاکم اعظم تھا پہنچی اوسنی منظور کیا اور چنگیز خان کا واسے ہونا  
 بہت ناپسند کر کے دونوں خانوں مذکورین کو بہت برا بھلا کہا جب یہ بات ہوئے  
 اوسوقت ادن خانوں مذکورین نے طون خان کی اطاعت چھوڑ کر پھر بیٹا مناسب  
 جاہر مستند جنگ ہوئے تمام قبائل اور بابائی اولکاساتہ دیا طون خان کو شکست ہوئے  
 اور ہلاک کیا ادنہوں نے اوسکے سب شہر دن پر قبضہ پا کر اپنا عمل دخل کر لیا۔ لاچار  
 ہو کر طون خان نے ادکنی پاس ایچی بیجا اور کہا کہ مجھی صلح کرو اور مجکو تھوڑی سی  
 شہر موافق میری گذران کے مجکو دید و ادنہوں نے منظور کیا اور چنگیز خان اور کشلو خان  
 اور فلان خان تینوں مشترک ہو کر سلطنت کرنے لگی اتفاق سی فلان خان مر گئے۔  
 چنگیز خان اور کشلو خان دونوں ریاست میں شریک رہے پھر کشلو خان ہی مر گیا اوسکا  
 بیٹا جو اپنی باپ ہی کے لقب کی موافق کشلو خان نامزد تھا اوسکے قائم مقام ہوا چنگیز خان  
 نے سب اسکے کہ کشلو خان ابن کشلو خان بچہ تھا اور چھوٹی عمر رکھتا تھا اوسکو  
 ضعیف سمجھ کر وہ قواعد جو اسکے باپ اور اسکے درمیان مقرر تھے موقوف کر دئے  
 اسکی کشلو خان مذکور چنگیز خان سی علیحدہ ہو گیا اوسوقت چنگیز خان نے شکار ارستہ  
 کر کے اپنی بیٹے دوشی خان بن چنگیز خان کے ہمراہ کر کے کشلو خان کو شکست دے  
 دوشی خان نے اوسکا تعاقب کر کے اوسکو قتل کیا اور سر اوسکا کاٹ کر اپنے باپ  
 چنگیز خان کے پاس بھیجا اب چنگیز خان مستقل بادشاہ ہو گیا بعد ازاں چنگیز خان نے  
 خوارزم شاہ محمد بن تگش سے مراسلت کی مگر اسی کچھ انتظام نہ ہوا اوسوقت تگش جمع  
 کر کے خوارزم شاہ محمد سی مقابلہ کیا خوارزم شاہ شکست کھا کر ہلاک اور چنگیز خان  
 تمام بلاد ماوراء النہر پر قابض ہو گیا پھر خوارزم شاہ محمد کا تعاقب ہی کیا وہ اوسکے

۴۵۸ آگے آگے ہاکا حاکم تھا ہاکم کہ حواریں شاہ بحر طرستان میں جاگھڑا اور جیکر خاں  
 نے سب مدبر و ساعل کر لیا پھر حواریں شاہ اور جیکر خاں سہی حواریں گدرا آگے  
 ماں کردل کاتار اللہ ماں

ماں منوجہ ہونی ملک مظفر محمود حاکم کا طرف مصر کی اور وفاؤں کی

اسی سال میں ملک منصور حاکم حاکم نے اپنی بیٹی ملک مظفر محمود کے واسطی رعایا کا  
 قسم لیکر اسکو ولی عہد ایسا پایا اور اسکی ہمراہ لشکر اور طور سہی مرتد منصور کی کو  
 کر کے ملک کا مل کی خدمت میں مصر کو روانہ کیا حاکم وہ گینا حب ملک کا مل کی پاس  
 بیجا اسکی بہت اکرام اور اعزاز اسکا کر کے اسی لشکر کے ہمراہ میں اسکو انار اہد  
 مقام اسکی آمار و احد کا ایام ناصرہ صلاحہ میں تھا بعد خاں ملک مظفر کی جانب  
 مصر کو اسکی والدہ ملکہ خاتون مست ملک خاں دل کا انتقال ہوا فاضی جمال الدین لعل  
 مصرع الکرب کہتا ہے کہ میں ہی اسکی ماتم داری میں حاضر ہوا ہمارا رہ رس کی سرے  
 عمر تھے ملک منصور کو اس دور کو دی حاکم اور کو دی عامہ ہے ہوئے یمنی یا اسکی  
 روجہ کا مرتبہ ہی سیسی ٹرنا تھا

ماں وفات لیکر اس کا اور مالک بنو اسکی بہائی کتبہ کا

اسی سال میں ملک غالب عز الدین کی کا دس س کچھ دس قلعہ اور سلاں س سودی  
 قلعہ اور سلاں حاکم ملا در دم فوس ہوا اسکی والی ہوئے کا حال سنہ بھری میں  
 یاں ہو چکا ہے اسکو سل کی بیاری ہو گئی ہی اسی بیاری میں فوس ہوا اسکی

۴۵۹ بعد بیائی اسکا کقباز بن کنیہ و تخت نشین ہوا کقباز ذوق تہاد کے بہائی کیکادس نے  
 اوسکو قید خانہ میں دائم محبس کر رکھا تھا لشکریوں نے اوسکو نکال کر تخت نشین کیا۔  
 اسی سال میں ابو البقا عیہ اللہ بن حسین بن عبد اللہ عکبری اندام نحوی حساب دان  
 دان فرست ہوا وہ جنسی مذہب رکھتا تھا ابن خشاب نحوی وغیرہ کی اوسنی صحبت  
 پائی تھی۔ اسی سال میں ابوالحسن علی بن قاسم بن علی بن حسین دمشقی حافظ  
 بن حافظ معروف ابن عساکر فوت ہوا اوسنی خراسان میں جاکر حدیث کی سماعت  
 کی تھی بہت حدیث تحصیل کر کے بغداد میں آیا تھا راہ میں اوسکو چوٹی اور زہرن طے  
 اہول زخمی کیا اسی حال میں بغداد میں پہنچا چند روز زندہ رہ کر درمیان ماہ جماد الاول  
 سنہ ۳۱۱ کے فوت ہوا

## اب شروع ہوا سال ۳۱۱ ہجری

اس سال میں ہی فرنگی دیباط پر قابض ہو رہے تھے اور سلطان ملک کامل درمیان شہر  
 منصورہ کے بارادہ جہاد مقیم تھا اور ملک اشرف حران میں۔ ملک اشرف نے  
 عماد الدین احمد بن سیف الدین علی بن احمد مشطوب کو شہر اس عین عطا کر دیا تھا اوسنے  
 وہاں جاکر ملک اشرف کی اطاعت سی خروج کر کے بہت لشکر جمع کیا اور حاکم سنجار  
 محمود بن قطب الدین کو بھی بہت اور نصیحت دی کہ تو بھی اشرف کی اطاعت سی  
 نکلیا اوسوقت بدر الدین لولونی موصل سنی لشکر ابن مشطوب کا محاصرہ تل احقر  
 میں کیا اور امین دیکر اوسکو پکڑ لیا بعد گرفتار کر لے ملک اشرف کو رسالت کے  
 اطلاع دی وہ بہت خوش ہوا حکم دیا کہ ہمیشہ قید ہی میں رہے پھر ملک اشرف نے  
 حران سی کوچ کر کے دنیہ فتح کی اور سنجار کا قصد کیا حاکم سنجار کی قاصد پیہم  
 اوسکے پاس آئے اور یہ کہا کہ عوض سنجار کے مجبور قہ عطا کجی چنانچہ ملک اشرف نے

۴۶ فرل کیا شروع حاد الاول سے ہر ایس رتہ اور سکودیدی اور سکار آس لالی اقبال  
 ملک اشرف کا ہا کیونکہ اسکی مای ملک عادل کی بہت لشکر لیا کر مدت تک سکار  
 کا محاصرہ ہی کیا اور بہت مد میں لایا ہرگز اور سکوداں کی سلطنت نصیب ہوئی  
 ملک اشرف نے کچھ سنی ہی۔ کی آسانی سی اور سکے ماتہ آگنی امیسویں حاد الاول کو  
 ملک اشرف دلاں داخل ہوا وہ دل ہی ایک ٹرا دن تھا۔ دلاں پہلے مظہر الدین حاکم  
 ارمل کو لکھا کہ ایسے داماد عادلین رنگی ن اسلاں شاہ مں مسجد مں مردوں والدین  
 رنگی سنی دہ شہر و ملاح مں یر وہ مسلط ہو گیا ہے مدر الدین لو کو کو ہی دلوادو  
 چنانچہ اسی فوراً دیدئے مگر عادیہ اور سکے پاس رہا اس ماعت سنی دریاں ملک  
 اشرف اور مظہر الدین کو سکودی حاکم ارمل کے اور عادیہ رنگی ن اسلاں شاہ  
 حاکم عقرا اور سوتس اور عادیہ کی صلح ہو گئی اسی طرح ہر ادیس اور مدر الدین لو لو مں  
 صلح ہو گئی جسے پہلے کچھ ہو چکا اور سرف ملک اشرف نے موصول سنی دوسری  
 تاریخ مادیہ مں اس سے ہر ایس طرف سکار کی کوچ کیا اور مدر الدین ابو لوی بل عقرا  
 کو اشرف کی سیر کردیا مں اس ملک اشرف کی اس مشطوب کو مدحہ موصول سنی لجا کر  
 ایک کھڑی مں دریاں شہر حواں کے ڈال دیا۔ مں پڑا پڑا دریاں ۶۱۹ سے بھری گئے  
 و س ہوا

## بیان وفات ملک منصور حاکم حاتم کا

اسی سال مں ملک منصور محمد مں ملک مظہر تقی الدین عمر مں شاہ شاہ مں ابو حاکم حاتم  
 تلمہ محاسب مں درساں ۱۰ ذیعدہ کے موت ہوا کیس رو رحمی حادہ مں گرفتار رہا  
 اور سکے۔ مع مں ہی درم ہو گئے تھے بہت شجاع عالم دوست تھا اور سکے مں شیخ  
 سیف الدین علی آمدی اور مرید دوستو کو یوں اور فقہار اور علماء کے موجود تھے

موجود تھے ملک منصور نے چند کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ایک مضامین تاریخ میں — ۲۶۱  
 ایک طبقات الشہداء اور اسکی تصنیف سہی میں اسکو اپنی شہر کے نند و بست اور ٹوٹی پٹی  
 کی رست و تعمیر کا بہت شوق تھا اور سنی ایک پل باہر حات کے حص کی دروازہ پر  
 بنایا ہے اور سکی والد کی وفات کے بعد جو شہر اور سکی حکومت میں داخل تھی یہ  
 میں حات — سورہ — سلمہ — ہنج — قلعہ نجم اور جب اور سنی بارین فتح کی (پیشہ  
 ابراہیم بن مقدم کے پاس تہا) اور وقت اور سکے چچا سلطان ملک عادل سے  
 الزام دیکر یہ کہلا بھیجا کہ پیر اور سکے مالک ابن مقدم ہے کو دیدے ملک منصور نے  
 ہنج اور قلعہ نجم عوض اور سکے دیدی باوجودیکہ وہ بارین سی بدر چاہتے تھے لیکن بسبب  
 قرب اپنی شہر حات کے وہ نہ دیا اور کئی لڑایاں وہ فرنگیوں سی رطکر مظفر اور منصور  
 شہر ہی منظوم کرتا تھا

## بیان استیلا پانی ملک ناصر بن ملک منصور کا حات پر

دراضح ہو کہ بروقت وفات ملک منصور کے اور سکے بٹیا ملک مظفر دلی عہد حبسی و عدہ  
 بعد اور سکی سلطنت کرنے کا تہادہ اپنی مامون ملک کامل کے پاس دیار مصر میں فرنگیوں  
 کے مقابلہ پر تھا اور دوسرا بٹیا ملک ناصر صلاح الدین قلیج ارسلان اپنی دوسرے  
 مامون ملک معظم حاکم دمشق کے پاس تھا یہ اوپر کنارہ سمندر کے جہاد کر رہا تھا  
 اور سی نی قیاریہ فتح کر کے ڈاکر سمار دیا تھا بعد ازاں غیلث پر جا کر لڑا لیکن  
 وزیر زین الدین بن فرنج حات میں تھا اور سنی چند امیر دن سی ملک یہ تجویز کے  
 کہ ملک ناصر کو بلا کر تخت نشین کر دیکو کہ وہ پھر خود می ہے اور ملک مظفر بہت  
 تند مزاج ہے یہ تجویز کر کے ملک ناصر کے پاس ایچی روانہ کے ملک ناصر اور  
 ایام میں ہمراہ ملک معظم کے تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور سنی ملک ناصر کو منع کیا



۴۶۲ اور آئے دیا اور کہا کہ ہر سال گرنج کو کچھ روپیہ دیا کرو تو حاسے دیا ہوں والا ہر گر  
 حاسے دوں گا کہتی ہیں کہ چار لاکھ درہم سالہ اوسے دے کئی اس مال کی اداسے  
 کیواسطی قسم اوسسی لیکر ملک معظمہ کو ملے اور اسکو جوڑ دیا اور ملک ماصر عاب میں آجھا  
 آتے ہی دریر میں الیں ہیں فرج اور اوس جماعت سسی صوں سے اوسسی کثامت  
 کی تہی ملاقات کی اور ہوں سے ایسی مطلب کی اوسسی تسین لیکر قلعہ میں لگے حاسے ہی تہی  
 سلطانی بھی لگیں مسد اور اسطقت ہو گیا اور وقت میں عمر ملک ماصر کی شترہ مرسل کی تہی  
 کیونکہ یہ اس اسکی سسہ بھری میں ہو ہی تہی۔ جب ملک ماصر حکومت ملک حیات کی  
 کرے لگا اور ملک مظفر اوسکے بہائی کو بہرہ خریشی اوسسی ملک کامل سسی حاکم کی طرف  
 آئے کی رحمت چاہی اور اسکو بہ خیال نہا کہ جب میں حاؤں کا حکومت کرے لگوں گا  
 اس اوسوں کے کو مرے ماس سے اور اسطقت سسی لی لیں ہیں۔ ملک کامل سے  
 اور اسکو سد لائق دیکر رحمت کیا جب ملک مظفر کو عور کی رو یک پیجا دیاں ملک  
 معظم ہی تہا رقت ملاقات کے ملک معظم سے اوسسی کہا کہ تیرا بہائی ملک ماصر تحت نیش  
 ہو گیا ہے اگر تو حیات میں حاسے لگا تو خود آتھو قید کرے گا یہ سنستی ہی ملک مظفر دمشق  
 کی طرف پہاگ گیا دمان جاکر حریلی رنجلی میں اترا امہ لراں ملک معظم اور ملک مظفر دونوں  
 ماہم ہو کر ایراں حاکم کو فرماں لگی اور ملک مطلب یہ تہا کہ حیات ملک مظفر کے حوالہ کر دے  
 اور ہوں سے مطلق نہ مانا اسے ملک مظفر لاچار ہو کر مصر میں آیا ملک کامل کے خدمت میں  
 مدت تک رہا اور سنی جید قلعہ مصر کے اور اسکو واسطی حکومت کے دے پہر جو گدرا  
 آگے میاں کر دیا لگا اتار اللہ حاسے

سان سنبلایانی ملک مظفر شہاب الدین غازی بن ملک کامل کا  
 خلاط پورا دریا فارقین میں

۳۶۳ واضح ہو کہ ملک مظفر کے پاس رہا اور سرحد شہرے اور خلاط اور میا فارقین ملک شہر ت کے پاس تھے اور چونکہ ملک اشرف کے کوئی بیٹا نہ تھا اس واسطیٰ اور سنی اپنی جہائے ملک مظفر کو اپنا ولی عہد کر دیا اور میا فارقین اور خلاط سے مضافات یہہ شہر اور سکے سپہرہ کے یہ بہت بڑے اقلیم مقابل مصر کے ہی اور ملک اشرف نے اسی الراء و سرحد یہہ در شہر آپ لے لئے۔ اسی سال میں در میان موصل کے شیخ صدر الدین محمد بن عمر بن حمویہ شیخ الشیوخ مصر اور شام کا فوت ہوا وہ شخص فقیدہ اور فاضل خاندان بزرگ خواہاں کسی تھا بعد وفات چار بیٹے اپنے بھی اور سنی چھوڑے تھے جو اولاد شیخ مشہور تھی وہ ٹر کے سلطان ملک کامل کے پاس چلے آئے تھے انکا حال ادنیٰ موقع پر بیان کر دینگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ شیخ صدر الدین مذکور اٹھ گری بن بدر الدین لولا حاکم موصل کے پاس گیا تھا وہاں جا کر فوت ہوا

میان جاتا ریونکا طر خوارزم شاہ کی اور سکت کہانا اوسکا اور مر جانا

جب بادشاہ تائینے سمرقند لے لی اور سقت چگیر خان ملعون نے بیس ہزار سوار خوارزم محمد بن تکش کے چچی واسطیٰ تاقب کے روانہ کے ان لوگوں کو تاتاری مغربی کہتی ہیں کیونکہ ادھون نے خراسان کی مغرب کو جا کر موضع نیج اف پر پہنچ کر نہر جیون کے پار اتر کر ایک جنگل میں خوارزم شاہ کا تاقب کیا اور خوارزم شاہ کو مطلق اطلاع نہ تھی بلکہ اوسکی لشکر کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ تاتاری اوسکے پاس جا موجود ہوئے ادنیٰ پہنچی ہی سب اوسکے بارہ دود گار ترتر تتر ہو گئی جد ہر کو جسکی سنگ سہائے چلا گیا اور خوارزم شاہ علاء الدین محمد بن تکش کو پچ کر کے نیشاپور میں جا پہنچا تاتاری بھی اوسکے پیچھے لگے جو سے چھٹے گئے ادنیٰ کو بھی سوار اوسکے اور کچھ خیال نہ تھا کسی شہر اور بستی کو نہ چھڑانے

۲۶۴  
ہی حواریں سہا سہی اذکو کام تھا حب خوارم شاہ کی یہ حال یا یا مار دران طری  
سگر گاہ بحر طرساں کی حکو بالکوں کہتی ہیں گیا اوسکا دہاں ایک غلہ ہی دریاں سمندر  
کے تہا فوراً دیدار میں کو ہسراہ ایسے مصاحفوں کے عور کر کے اوس قلعہ میں جلا گیا  
ادسوقت تمار ی لوگوں کو حواریں تہا سہی مایوسی حاصل ہوئے کمارہ بر کھڑے رہ گئے  
عوضیکہ وہ مامد ہو گئے اور حواریں شاہ اوس قلعہ میں حاکم مقیم ہوا بہا تک کہ اوسکا  
قلعہ میں فوت ہوا الب مامد اوسکا یہ ہے حواریں شاہ غلام الدین محمد بن غلام الدین  
نکست اس ارسلان بن طہرس محمد بن اوسشکین عرستہ — اوسے اکیس برس جد  
ہیں سلطنت کی اوسکی سلطنت بہت وسیع ہو گئی تھی چاچہ حد عاتقی سہی ترکستان تک  
کا مالک ہو گیا تہا اور ملا دعوہ اور نصیب دوساں اور ملک سحتاں اور کرماں اور  
طرساں اور حرماں اور ملا دحل اور حرماں اور کچہ فارس بہ اوسکی سلطنت  
میں درحل ہے وہ فاصل اور عالم یقہ اور اصولی تہا رخ اور مشقت یر صار بہا بہت  
سیر کر رہا تھا ہوا اوسکا حال ردیک در مقول ہوئے اوسکے بیٹے حلال الدین کا  
یاں کر دینا — عوضیکہ حتما ماروں نے دیکھا کہ اس حواریں شاہ ہمارے ہاتھ  
نہ آئے گا مونس ہو کر مازندراں پر آئے آتی ہی اوسکو فوج کر کے دہاں کی تہا لوگو  
مسل کیا بہر ہوا آں اور سے میں گئے دہاں ہی لوگوں کو مسل کیا کچہ گرفتار گئے —  
پہر را عہ فصیح کیا یہ شہر بہ صفہ ۶۱۵ ہجری میں فتح ہوا بہر حرماں پر آئے  
دہاں رہی ستوی ہو گئے — پہر حواریں پر آکر ٹرے دہاں کے باشندوں کو طہر  
تیج کیا حد بد مدید کے اوسکو ہی فتح کیا — ایک رگڈ یا یی کا درماں چوں  
کے ادیر قتل سدکی مار کہا تھا اوسکو مازریوں نے توڑ دیا چوں کا یا نی امام حواریں  
میں جڑہ آیا س لوگ دہاں کے یا نی میں ڈس کر مر گئے ان تمام شہر ہمیں لیا  
عذر میا کر سان ہیں سو سکتا باشندہ کچہ دہاں کے قتل کما حورو کیے سکے گرفتار گئے

۴۶۵ گرفتار کئے علماء اور صالحین اور زما و اور عباد سب کو چن چن کر قتل کیا جامع مسجدین ڈہاکر  
مسما کر دین اور قرآن شریف جہاں پایا جلا دیا اس طرح کا ظلم مسلمانوں پر قتل اسکی  
کسی تاریخ میں نہیں معلوم ہوتا جو تاریخوں کے ہاتھ سہی ہوا (اور نہ اس کے بعد آج تک  
ہوا ہے) کیونکہ بخت نصر نے گرچہ بنی اسرائیل پر ایسا کچھ کیا تھا اور بیت المقدس کو  
اوسنی ڈھا ڈالا مگر اتنا حادثہ جو تاریخوں کے ہاتھ سہی مسلمانوں پر گذر اسطرح نہ ہوا تھا  
— جب تاریخوں نے خراسان سہی فراغت پائی اوسوقت اپنی ملک کی طرف مراجعت  
کے مگر اسی اثنا میں ایک بہاری لشکر طیار کر کے غزنہ پر پہچا رہا جلال الدین منکر نے  
بن علاء الدین محمد خوارزم شاہ مذکور سلطنت کرتا تھا اوس کے پاس ہی بہت لشکر اوس کے  
باپ کا آج جمع ہوا تھا کہ بنی کہ اوس کے پاس ساٹھ ہزار آدمی جنگی تھا اور وہ لشکر  
جو تاریخوں کا اوس کے مقابلہ پر آیا تھا اوس میں بارہ ہزار آدمی تھے جب آمناسا منا  
ہوا خوب لڑائی ہوئی اس لڑائی میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی تاریخوں نے  
شکست کہا کہ یہاں کے اور مسلمانوں نے اذکار تعاقب خوب کیا بہاگتوں کو بہت قتل کیا  
پھر چنگیز خان ملوں نے اول لشکر سی زیادہ کسی اپنی گچی کے روانہ کیا وہ لشکر کا بل پر  
آپہنچا اور مسلمان بھی مقابلہ پر آئے مگر افسوس یہ ہے کہ جلال الدین نے لشکر میں  
ایک امیر کبیر حسنی تاریخوں کو اول شکست دی تھی اوس کو بغیر اقی کہتے تھے واقع میں  
بڑا شجاع سپہ سالار تھا اوس میں اور ایک امیر کبیر سہمی ملک خان حاکم ہرات کے  
درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی تھی (ملک خان مذکور کو کچھ خاندان خوارزم شاہ میں وسیلہ  
بھی تھا) اوس فتنہ میں بغیر اقی کا بہائی مارا گیا اسلئے بغیر اقی مذکور نے جلال الدین کو  
چوڑ کر ہندوستان کی طرف کوچ کیا اوس کے ہمراہ تیس ہزار سوار سولے ہر چند  
کہ جلال الدین منکر نے اوس کو راہ میں آکر روکا اور بہت مہربانی اور کلمات عطوفت  
آفرین اوس کی کہی بہتیرا منا یا وہ نہ سنا ہرگز اوسنی مراجعت نہ کی اسلئے جلال الدین کے لشکر میں

۴۶۶ سنہ آگیا بعد ازاں جگہ جگہ ملوں مداب خود شکر لیکر آیا اور جلال الدین کے سلبوں  
سب کم ہوئے سیاہ کے شستی آگئی تھی اور سکو جگہ جگہ ملوں کے مقابلہ کے اسو اسطی  
قدرت ہوئی اسطی جلال الدین ملوں ملا کو چوڑ کر مد و ستاں کا سفر کیا جگہ جگہ ملوں  
ہی اور سکا تفاق کر کے پہر سہدہ یہ آکر ایکس جلال الدین مد ہر ہون کے طاقت  
عمود دریا کی نہ رکھتا تھا اسو اسطی مصطر ہو کر ٹرانا سب حاکم جگہ جگہ ملوں ٹرائی ہوئے  
دلوں میں ٹری بہاری ایسی ٹرائی ہوئی کہ ملوں کے آتک نہ شستی میں آئی تھی عاں  
کے بہت آدمی مارے گئے یہ دو دو معرق ہو گئے جلال الدین پہر سہدہ سسی عمود کی پہر  
کے طرف جلا آیا اور جگہ جگہ ملوں صحت کر کے عہد ہر حاکم ملوں کے ماتہ ملوں کو تیغ  
کی دہار میں نکال کر مرہ موت کا سکو چکا یا اور سب کے مال لوٹ لئے۔ اور ایک ہارکا  
تکرتا مارے وہیں سسی قحاق کے طرف حاکم قحاقیوں سی ٹر کر اد کو سکت دی اور شہر  
قحاقی پر خود ستولی ہو گئے ٹر استہر قحاق کا حکو سوادق کہتے ہیں فتح کر یا۔ اسطی  
ایک دوم لکری ہے ادکی شہر قس درسد شردان کے دایع ہیں ادسی ہی ٹرے  
مہاروں ملوں تار ری لوگ ادسکی طرف گئے رد سوس قحاقی لوگ حائل تھے اد میں اور  
ملوں میں حوس ٹرائی ہوئی تار ریوں سے فتح یا ی رد سیوں کو مار کر ہلکا دیا اور بہت  
روسسی مار ڈالے۔ اسکی سال ملوں ماہ سوال کے رسی الدین موید بن محمد بن علی طوسی  
سلا یور کا رہیو الامت تہا فوت ہوا یہ سب ساحس میں سسی اسطی ہی ازروے  
اساد کے مسلم بن یفہ الی عبد اللہ محمد بن فضل قرادی سسی حدیت کے ساعب کے  
قرادی مذکور فاصل تہا اسے علم اصول امام حریں سسی ٹر ہا تھا۔ اور شیخ مسلم  
سماعت عبد العطار فارسی سے کی تھی عبد العطار حدیت امام گندہ رہے اد سے  
مسترح مسلم دیمیرہ تصیف کی ہے محمد بن فضل قرادی سنہ ۵۲۵ ہجری میں فوت ہوا اور  
عبد العطار نے درمہاں سنہ ۵۲۹ کے وفات مائی ولادت رسی الدین موید مذکور درمہاں

## اب شروع ہوا ۴۱۸ ھ ہجری

## بیان پیر رجوع کرنے و مباح کا قبضہ مسلمانوں میں

دفعہ ہو کہ اس سال میں سرنگیوں کو یہ طبع درنگیر ہوئی کہ اب دیار مصر فتح کرنے  
 چاہیں چنانچہ اسی طبع میں آکر دباح سی مصر کی طرف کچھ آگے کو بڑھ کر منصورہ  
 تک پہنچی جہاں کا مقابلہ ہوا دریا اور جنگل میں دونوں جانب لڑائی ہوئی اور سلطان  
 ملک کامل نے خطوط متواتر اپنے سب بہائیوں اور اہل بیت کو بھیجے کہ میری مدد  
 کرو چنانچہ ملک منظم عیسیٰ بن ملک عادل حاکم نے دمشق اپنے بہائی ملک شرف  
 کے پاس کوہ بلاد شرقیہ میں تھا جا کر یہ کہا کہ ملک کامل کے مدد کو چلو اور سنی  
 بہت لشکر جمع کر کے ہمراہ اوس لشکر کے ملک ناصر قلیج ارسلان بن ملک منصور حاکم  
 دت کو کر دیا۔ مگر ملک ناصر سلطان ملک کامل سی یہ خوف کرتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ  
 وہ میرا ملک حیات محبی چین کر تیرے بہائی ملک منظر کو دیدیوے اسلئے ملک شرف  
 نے ملک ناصر کے سامنی قسم کیا کہ میرا بہائی ملک کامل کبھی تیرے ملک شرف کا  
 تعرض نہ کرے گا اور وقت لشکریات کا لیکر ملک منظم کے ہمراہ اوسنے کوچ کیا  
 اور اسی طرحی ملک شرف کے لشکر کے ہمراہ حاکم بلبک کا ملک امجد بہرام شاہ  
 بن فرخ شاہ بن شاپہشاہ بن ایوب۔ اور حاکم محض ملک مجاہد شیر کوہ بن  
 محمد بن شیر کوہ بن شادی۔ اور ملک منظم عیسیٰ دمشق کا لشکر لیکر گیا یہ سب  
 ملک کامل کے مدد دینی کو اوسکے پاس منصورہ پر جا پہنچی اور وہ فرنگیوں سی لڑ رہا تھا  
 سب بہائیوں کو دیکھتی ہی خاطر جمع ہو گئی اور سب سی ملاقات کے واسطی آیا اور

۴۶ حرمک دسلاطین اس کے ہمراہ آئے ہیں سب کا اعزاز و کرام کیا یہ دیکھ کر مسلمانوں کے  
 تئیں حیا آگئی اور فرنگیوں نے ہرگز نہ تسلیم کیا کہ اسلام کی دیکھ کر حیا جوڑ دی اور حیا  
 سے لڑائی ہوئے لگی ملک کامل نے فرنگیوں کے پاس رہائی مانگی انہوں نے کہا کہ ہمارے  
 کو تم بھوکہ دے۔ اور عقلاں۔ اور طریقہ۔ اور لادقہ۔ اور حلقہ اور تمام وہ  
 بلاد ساحل کے حکمران صلاح الدین سے منسوب کیا ہے ماسوا کرک اور تنوکی کی دیہی  
 ہیں مگر تم ہمیں صلح کرو اور دسلاطین بھوکہ دید و فرنگی راضی ہوئی اور ہوں گے کہ تین لاکھ دینار  
 ہی مات حرات اور مہدم کرے فیصلہ سب المقدس کے حرمک معظم نے سمار کر دی ہے  
 بھوکہ دے اور کرک اور تنوکی ہی حوالہ کر دو جب صلح کرتے ہیں ہی حال تھا کہ انکو مقرر صلح  
 میں اور فرنگی دماغی بھی ایک گروہ مسلمانوں نے محرم حلقہ میں غور کر کے دسلاطین کی خط میں  
 اوس میں میں کہ جہاں فرنگی بڑے سوئے تھے حاکم اوس دریا کا دانا بھولیا دریا  
 مثل اوس دونوں بہت در تنوکی رہا فرنگیوں کو اس امر کی اطلاع یہ بھی یا ہی ہوا  
 کہ دسلاطین اور فرنگیوں کے درمیان آگیا وہ رسد حوالہ کی یا اس بھی تھی سد ہو گئی مارے  
 ہو کر کے آہ یہی سے مارے مر گئے اوس وقت طالب امال کو کہ ایلی فرنگیوں کے آئے  
 اور کہا کہ جو ستر بھوکہ مسلمان دیہی تھی یہی وہ بھی جوڑے اور دسلاطین سے ہم دیتے ہیں  
 کہ ایک مدت ٹھہرا دی کہ اوس عرصہ تک صلح جاری رہے اب ملک کامل کے اراد میں  
 احواف ہو اکیو کراد کے ہمسراہ مسلمان تھے ہر ایک کی رائے مختلف تھی کوئی  
 کہا تھا کہ ہم انہیں دیتے جو ستر ہوا کے یا اس میں ہم اب وہ بھی میں گئے مثل عکا وغیرہ  
 کے سبکو منسج کریں گے کوئی انہیں دیہی اور صلح کر لیں مناسب حالتا تھا عریضہ میں  
 آدموں کی عیسائیں ہیں آہر کارسی متفق یہ کہا کہ صلح کرو کیو کہ مدت سے  
 لڑائی ہی ہو رہی ہے اور نہ ہی ملگ آگیا ہے کیو کہ یہ لڑائی تین برس اور چھ تھے  
 سب بھر ہی تھے ملک کامل نے ہی احوال کی مگر فرنگیوں کو اس صلح کا یقین ہوتا تھا

نہوتا تھا اسلئے اوہ نے کہا کہ ہماری پاس ایک ایسا بیٹا رہن کہوتا کہ پکوا سیندھ ۴۶۹  
 صلح کا اعتبار رہے چنانچہ ملک کامل نے ملک صالح ایوب کو کہ عمر اوسکی اون ایام میں  
 پذیرہ برسی کی تھی فرنگیوں کے پاس رہن رکھا۔ اور فرنگیوں نے اپنی طرف سے  
 ایک بادشاہ اور نایب بابا حاکم دومیہ کبریٰ کا سمس و لندرس وغیرہ بطور رہن ملک  
 کامل کو دئے اس سال کی ساتویں رجب کو یہ معاوضہ ہوا۔ اور ملک کامل نے  
 تمام ملک و رنگ کو جو وہاں تھے بلوا کر اپنے سامنے حاضر کیا اور آب گدی پر بیٹھا  
 تمام ملک و سلطان اوسکے بہائی وغیرہ سب اوسکے سامنے کھڑے ہوئے اور شہر  
 دہلی سلطان کو انیسویں تاریخ رجب سنہ ۷۱۹ میں فرنگیوں نے سپرد کیا اس شہر کو  
 بہت مستوار اور مضبوط فرنگیوں نے بنایا تھا۔ ملک کامل نے فوراً امیر شجاع الدین  
 جلد کا انتقوی کو جو کہ ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کے غلاموں میں  
 سی ایک غلام تھا وہ شہر اوسکے سپرد کیا اس فتح عظیم کی تہنیت شہر اوسکے  
 کامل کو کہہ کر سنائی پھر سلطان ملک کامل نے اپنے دونوں بیٹوں اور اہل بیت کے  
 داخل دہلی دہلی دہلی دن ہی بڑی خوشی کا دن تھا بعد ازاں قاہرہ کو متوجہ ہوا وہاں  
 آکر تلک اطراف کو رخصت کیا ملک اشرف نے رخصت ہوتی مشرق میں آکر  
 شہر رقبہ محمود (مقبیہ کہتی ہیں کہ نام اوسکا عمر تھا) بن قطب الدین محمد بن عماد الدین  
 زنگی بن مودود بن عماد الدین زنگی بن استقرسی چین لیا اور اوسکے بہائی سی نبادت  
 کے ہسم ذکر کر چکے ہیں کہ کیونکہ اوسکی بہائی پر حملہ لاکر اوسکو قتل کر کے اوسکی  
 سنبار نے بعد ازاں ملک اشرف نے رقبہ میں قیامت کی اور ملک ناصر حاکم ہات  
 بھی اوسکے پاس دبا دہوا چندے وہاں پڑ کر اپنی شہر کو مراجعت کر آیا

بیان وفات حاکم آمد کا



۴۰۔ اسی سال میں ملک صالح ناصر الدین مودوں محمدوں دراز سلاں میں سلاں میں ارتقی حاکم آمد اور مدینہ کینا کا پیاری قریح سسی موت ہوا بعد اوسکے مٹا اور ملک مسعود کے بیٹے ہوا یہ وہ شخص ہے جسے ملک کاملی نے آمد میں ہی ملک صالح قریح و منظر اور مدینہ ہنس اس اثر کہتا ہے کہ اوسے ۶۱۹ ہجری میں وفات پائی واللہ اعلم۔ اسی سال میں دریاں جادالاحر کے مادہ میں اور بس علوی جیسی امیر کے کا گلا گھونٹا گیا تھا عمراد سکی قریب نوے برس کی تھے اور سکی سلطنت بہت وسیع تھی موحی میں تک حکومت کرتا تھا استادہ ارحالیں مک صلت ہوا پر مدینہ اور ظلم کرنے لگا تھا اور مکا ماحرا پہ ہے کہ قنادرہ کو در بیض تھا اوسے لشکر بہراہ ایسی ہائی اور انہی بیٹھی جس میں قتادہ کے اس نیت پر بھی تھا کہ مدینہ سورہ کواد کے حاکم سے ہیں جس میں قنادرہ نے کیا کام کیا کہ حب راہ میں ہجرا ہاں حاکم اسے حاکم کو قتل کر کے مکہ میں آکر اسے ماب کا ہی گلا گھونٹ کر مار ڈالا ایک اور سکا ہائی قلعہ بیع میں حکومت کرتا تھا اور کو ہی اٹھی بیج کر بفریب مکہ میں لا کر قتل کیا اور اسے مڑا گناہ کیا میں حورن تہوڑے عرصہ میں کے ماب کو مارا حاکم کو قتل کیا ہائی کو دیکھ کیا اور آہ مستقل ریاست مکہ کی کرنی لگا۔ اسی سال میں حلال الدین حاکم الامور کا جو کہ سردار و قہ اسماعیلہ کا تھا موت ہوا اور سکے مدینہ اور سکا علار الدین محمد قائم مقام ہوا

## اس شروع ہوا ۶۱۹ ہجری

اسی سال میں مدینہ ملک موصول میں مستقل ہو گیا اور وہ لڑکا حکوماد شاہ سبایا تھا یہی ناصر الدین محمدوں ملک قہا ہر مسعودوں نور الدین اور سلاں شاہ میں مسعود میں مودوں رنگی میں قسقر موت ہوا اور لڑکے ایامام ملک الرحیم رکھا اور سسی ملک تہر

اشدت بن ملک عادل سی سوا خدمت کی تھی چنانچہ ادسنی او سکود مددی اور اسی نوٹوں کے  
 خاندان اتابی کو بڑبیاہی اسی اہل کراپ کچھ اوپر چالیس برس سی سوا سے ادن سال کی  
 جو ادسکی استیلا اور محکم کے آباد آقائی قدیم ادسکی نور الدین ارسلان شاہ اور  
 بیٹے ادسکی ملک قاهر مسعود سی گذرے حکومت کرتا تھا۔ اسی سال میں ملک شرف  
 اپنی بیوی ملک کامل کی خدمت میں درمیان مصر کے قیدی جو کر ٹھہرا پہانک کہ سال تمام  
 ہوا۔ اسی سال میں اتابک حفیظ خا دم و مدبر مملکت حلب فی ملک صالح احمد بن  
 ظاہر کو سلطنت تنز اور بکاس کے سپرد کردی تھی چنانچہ ملک صالح نے حلب سی  
 جاکر ادن دنوں شہر دن پر استیلا پائے بلکہ ادن کے ساتھ برج اور مصر میں  
 یہ بھی ملائے۔ اسی سال میں ملک منظم عیسی حاکم دمشق نے حات کا قصد کیا تھا  
 بات یہ تھی کہ ملک ناصر حاکم حات فی جو روپہ سالیانہ کا اپنے ذمہ پر دنیا کر لیا تھا بڑب  
 دالی ہونے حات کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اوس وعدہ کو وفا نہ کیا اسلئے ملک منظم نے  
 ادسکے شہر کا قصد کیا ادن دنوں میں تھوڑی سی لڑائی ہوئی مگر پھر ملک منظم سلمیہ پر  
 کوچ کر کے جا بڑا جاتی ہی ادسکی محاصل پرستولی ہو گیا اور سلمیہ ہی لے لیا پھر مزہ  
 جاکر ادسکو فتح کیا اور چندے دان ٹھہر کر اپنی طرف سی ایک حاکم مقرر کر کے دمان کا  
 نبرد بست کر کے پھر سلمیہ پر عود کیا دمان آکر تمام ہونے اس سال کے پڑا رہا  
 اورادہ ادسکا حات پر لڑائے کا تھا۔ اسی سال میں ملک یمن سی ملک مسعود  
 یوسف ملقب طہرنے حج کیا (یہ نام ترکی ہی) عوام اناس شمس کہتے ہیں کہ  
 سکاک میں پرستہ میں مستولی ہو کر سلیمان شاہ بن شہنشاہ بن عربن ایوب کو بڑا تھا  
 اس سال میں حج کیا جب ملک مسعود اسی سال میں درمیان مقام عرفات کی جاکر پڑا  
 خلیفہ امام ناصر کے جہڈے پہاڑ پر جڑ بنی کے واسطے آگے بڑھے ملک مسعود نے  
 اپنی فوج لیجا کر بڑ بنی ندی اور حکم دیا کہ میرے باپ سلطان ملک کامل کے علم خلیفہ

۴۲۳ کے علم کی آگے ٹرس حلیہ کی مصاحب اور سکورہ روک سکی بعد ازاں ملک مسود طرف میں  
 کی گئی حب حلیہ کو پہ حب بھی اسی بہت بڑا ماما ملک ملک کامل سسی سکورہ ہی گنا اور کسی  
 سدر کیا حلیہ لی قول کیا ملک مسود تہوڑی مدت تک دہاں میں میں ٹر کر پہر کہ کو مرحت  
 کر گیا تاکہ اور سیر مستولی ہوئی جس اس قنادہ لے اور سکا مقام کیا ملک مسود لی سنج یا گنا  
 جس س فنا وہ ہاگ گنا کہ صبح کیا فوراً دہاں کا دالی ہو کر حکومت کرنی لگا یہ معاملہ  
 ریح الادول سلسلہ سحری میں گور اہا بعد ازاں میں کو مرحت کی — اسی سالیں  
 یتیم یوسف بن یوسف بن مساعد یتیم العزاز العزاقس مایونسہ لے وفات یائی  
 وہ شخص بہت صالح اور صاحب کرامات تھا اور اسی قریب قریب میں حرمصافات دلا  
 ہی وفات یائی تھی ۹ لے سکا ہوا طرف ادن ایام میں ایسی ہائی کامل کے پاس  
 مصر میں تھا اور ملک معلوم سلیمہ میں اور سر اور سرور مستولی تھا کہ حاتم کے محاصرہ کا  
 ارادہ رکھتا تھا — حب ملک شہر کو ملک معلوم کی حریبھی کہ اس طرح پر اسی حاکم  
 حاتم ملک ماصر کے ساتھ عداوت کر رہی ہے وہ ایسی ہائی کامل سسی گنا اور دول  
 لے ملک صالح الدین فارسی کو ملک معلوم کے پاس پہنچا وہ ابھی سلیمہ ہی میں پڑا تھا اور اس  
 ایٹمی مذکور لے اور سکورہ کہ سلطان ملک کامل لی آکو کہا ہے کہ یہاں کو یہ کراہے  
 اور اسی سرور حاتم قول گنا اگر اٹھی ادن ایام میں — آدے تو وہ ویب فتح کر چکے تھا  
 اسٹی ملک معلوم حفا ہو کر چلا گیا اور اسکے حاتی اسی سرور اور سلیمہ پہر ماصر کی قصہ  
 میں آگے اور ملک مظہر محمود بن ملک منصور محمد بن تقی الدین عرس شاہستانہ میں  
 ایرب ہی ملک کامل کے پاس ایسے در سطلی داد حواہ سلطہ حاتم کا ہائیے وہ  
 چاہا تھا کہ محکوم حاتم ٹھاسے لیکن ملک شہر اس معاملہ میں کچھ جواب نہ دیتا تھا  
 کیونکہ وہ ملک ماصر سسی عبد قسم کر چکا تھا لیکن اس مقدمہ میں دریاں ملک کامل  
 اور ملک شہر کی بہت درشت و عداوت ہوئی آخر کار دونوں مالاتفاق پہر بخیر کے

تجزیہ کی کہ شہر سلیمہ ناصر تلج ارسلان سہی لیکر اس کے بہائی ملک مظفر کو دلوایا چاہئے ۴۷۳  
 چنانچہ وہ شہر ملک مظفر کو لگیا مگر وہ خود مصر میں رہا ایک اپنی طرف سہی نایب مقرر  
 کر کے مسیحی حسام الدین ابوسلی بن محمد بن علی الہند بانی کو بھیج دیا اب ناصر کی قبضہ میں  
 عات اور سورہ اور مصر بن رہی بعد ازاں ملک اشرف نے مصر سہی کوچ کیا اپنے  
 ہمراہ خلعت اور سابق سلطان اپنی بہائی ملک کا مل سہی لیکر واسطی ملک عزیز  
 حاکم حلب کی چلا عزاد سہی ادن ایام میں دش بر سہی تہی — جب ملک اشرف  
 خلعت مذکورہ لیکر حلب میں آیا ملک عزیز کو گدی سلطنت پر بٹھلایا — جن ایام  
 میں ملک اشرف حلب میں آیا تھا اد نہیں روز و نین امرار دولت حلبیہ نے اوسہی  
 متفق ہو کر یہ تجویز کی کہ قلعہ لاذقیہ کو منہدم کر کے دیران کر دینا چاہئے چنانچہ ایسا ہی  
 ہوا کہ زمین کے برابر کر دیا گیا

## بیان احوال غیاث الدین بہائی جلال الدین ابن خوارزم شاہ محمد کا

واضح ہو کہ جلال الدین منکبرنی کا ایک بہائی تھا اس کو غیاث الدین تیر شاہ  
 بہی تہی وہ بادشاہ کرمان کا تھا جب جلال الدین منکبر نے ہندوستان میں چلا آیا جاکہ  
 اوپر در میان سالہ ہجری کے بیان ہوا اس وقت غیاث الدین نے رستے اور اصفہان  
 اور مدان وغیرہ پر جو عراق عجم کی شہر جکو شہر کو تہانی کہتے ہیں تغلب کر کے ملک  
 دگیا جب یہ حال گذر چکا غیاث الدین پر اس کے مامون یحسان طاسی نی جو کہ ایک  
 بیر امرار کبار اور اقرب اسکا تھا خود چ کیا غیاث الدین اس کے ساتھ لڑا اور  
 مست اسکو دی پھر غیاث الدین منصور اور موید ہو کر اپنے مالک منقوحہ میں سلطنت



سی سال میں یوسف مستنصر سلطان منرب بن محمد ناصر بن میقرب منصور بن یوسف ۴۷۵  
 عبد مومن فوت ہوا ادسکی والی ہونے کا حال درمیان ۴۸۰ ہجری کے بیان  
 چکا ہے یوسف مذکور لذات دنیوی میں بہت پھنسا ہوا تھا اسی واسطی ادسکی  
 طنت میں سستی آگئی تھی مگر ادسنی اپنی چچی کو ی رٹکا نہ چوڑا تھا ادسوقت امرار  
 رت نے جمع ہو کر ادسکی باپ کے چچا کو نسب بکرسن اور بوڑھے ہونی کی بیغے  
 عید الواحد بن یوسف بن عبد المومن کو تخت پر بٹھلایا اور لقب ادسکا مستنصر رکھا گیا  
 عبد الواحد مذکور مراکش میں فیر ہو کر مدت تک رنج کشی میں رہا تھا جب بادشاہ ہوا  
 لذات اور نعمت اور دولت اور کمانے پینے اور لباس فاخرہ کے سوس میں پڑ گیا  
 مگر شراب نہ پیتا تھا پھر عبد الواحد مذکور بعد نو مہینے کے مغرول کیا گیا ادسے بد پتیا ادسکا  
 عبد اللہ تخت نشین ہوا ادسکا لقب عادل رکھا گیا وہ عبد اللہ بن یعقوب منصور  
 بن یوسف بن عبد مومن ہے

## اب شروع ہوا ۴۸۱ ہجری

اس سال میں تاتاریوں نے نزدیک تورز کے پچھو مان کے حاکم ابن بیلوان کو کہا  
 کہ اگر تو ہماری اطاعت میں ہے تو جو خوارزمی لوگ تیرے پاس ہوں ہماری پاس  
 روانہ کر دے چنانچہ ازبک نے جتنے خوارزمی ادسکے ملک میں تھے پکڑ کر بہت  
 قتل کر ڈالے اور باقیوں کو تاتاریوں کے پاس باندھ کر بھیج دیا اور تحفہ عظیم روانہ کیا  
 ادسوقت ازبک کے شہر ہرنسی تاتاریوں کی طرف خراسان کی مراجعت کی۔  
 اسی سال میں غیاث الدین تیر شاہ بہائی حلال الدین بن خوارزم شاہ کا اکثر ملک  
 بخارس پر مسلط ہو گیا تھا اون ایام میں حاکم فارس کا اتابک سعد بن دلا بادشاہ تھا

۷۶۹ اور عیادت الدین شیراز میں حو مدار سلطنت فارس کا ہے حاکم قاسم کی اور اتانک  
کے ماس سوائے قلعوں عمد کی اور کوئی شہر فارس کا رہا پیر عیادت الدین کی اتانک  
سید سی اسطور ر صلح کی کہ بعض بلاد فارس اتانک سعد کے عمل میں ہوں اور باقی عیادت الدین

سان باجی ہونی مظفر غازی سے عادل کا ایسی بہائی ملک شہر سے

د صبح ہو کہ ملک شہر فی ایسی بہائی ملک مظفر غازی پر یہ احساں کیا تھا کہ اس کو خلاط  
دیری تہی یہ بہت بڑی ملک ہی تھی اقلیم ارمیہ مشہور ہے۔ اور دریاں ملک معظم  
عیسی حاکم دس کے اور اس کی حو بہائیوں نے کابل اور شہر کے رختس لست کوچ  
کر حائل اس کی کے حیات سی حیا کہ اوپر ساں ہوا ہو گئی تھی اسلئے معظم نے انی بہائی  
مظفر غازی حاکم خلاط کو یہ سو جہائی کہ تو ملک شہر سی پہر جا اس سی منظور کر لیا اور  
فوراً پہر گیا اور معظم اور مظفر غازی سی حاکم ارمل مظفر الدین کو کوری میں ریں الدین  
کو چک متفق ہو گیا ہوا۔ اور در الدس لولو ملک شہر کا متفق تھا مظفر الدین  
حاکم ارمل نے کوچ کر کے موصل پر حاکم دیش دور تک اس کا محاصرہ کیا۔ تیرہویں  
حمادی الاخر سے ہوا میں وہ موصل پر پڑا تھا یہ اسو اسلئے محاصرہ کیا تاکہ ملک شہر  
خلاط کا قصد کرے یا دے بعد اران لست مصوطی کے موصل صبح نہ ہوا دہاں  
سی کوچ کیا مگر ملک شہر نے محاصرہ موصل کے طرف کچھ اتفاقات نہ کی سید ہا  
خلاط کو چلا گیا دہاں حاکم اس کی بہائی شہاب الدین غازی کا محاصرہ کیا اس سی  
شہر خلاط اس کے قتل کر دیا اور اس کا بہائی غازی مذکور ملکہ خلاط میں اتانک  
مصور رہا پہر کر ملک شہر کی حد مت میں آکر عدرا یا طاہر کیا اس سنی قول کیا  
اور خلاط اس کی معاف کی پہر اس کو فارقیں پر حاکم مقرر کیا اور باقی شہر اس سی ہیں

نے یہہ استیلا پانا ملک اشرف کا اور خلاط کے اورے لینا اور شہر ونگہ بہائی اپنی سی ۴۷۷  
 ماہ چا والا خرسنہ ہداین ہوا —

## اب شروع ہوا ۶۲۲ھ ہجری

بیان ہونچی سلطان جلال الدین کا ہندوستانی طریقے شہر ونگہ

اور پسم در میان ۶۱۸ھ کے بہاگ جانا جلال الدین کا شہر غزنہ سی بردقت تہا  
 کرنے چنگیز خان کے یہہ بیان کر چکی ہن کہ وہ ہندوستانی داخل ہوا جب یہہ سال  
 شروع ہوا وہ ہندوستان سی کرمان کو گیا — پھر دہانسی اصفہان میں جاتی ہے  
 اور سپر سلط ہو گیا اور باقی عراق عجم ہی فتح کیا پھر فارس میں جا کر ملک فارس اپنی  
 بہائی غیاث الدین تر شاہ ابن محمد سی چین کر پھر اسکی مالک سلطان آتابک  
 ابن وکلا حاکم بلاد فارس کو دے دیا اور آتابک سعد کور اور سلطان غیاث الدین  
 تر شاہ بہائی جلال الدین کا دروزیر حکم اور مطیع جلال الدین کے ہو گئے جلال الدین  
 نے خورستان فتح کیا یہہ شہر خلیفہ امام ناصر کا تھا پھر جلال الدین نے کچھ کیا قریب  
 نباد کے آیا یقو یا تک پہنچا باشندگان نباد نے اوسکی ڈر کر ارادہ حصار کا کیا  
 فوارزیوں کی بن آئی خوب مال لوٹے اب جلال الدین سے اپنی لشکر فوارزمیہ کے قوی  
 ہو گیا پھر قریب اربل کے گیادمان کی حاکم مظفر الدین نے صلح کر کے اطاعت منظور  
 کی پھر جلال الدین طرف آذربایجان کے گیا اس ملک کی دارالسلطنت قوزرتہی جاتے  
 ہی قوزرتہر سلط ہو گیا اور وہاں کا حاکم مظفر الدین اوزبک ابن بیلوان ابن دکر بہاگ  
 گیا اس اوزبک کی بہی بات بڑی نبی ہوئی تھی اوسکو قوت اسوقت حاصل ہوئی  
 تھی جب کہ طغرل آخربادشاہ ملوک سلجوقیہ کا بلاد عجم میں مقبول ہوا اسکے مرقی ہی



۱۷۷  
 ۱۔ ہم ادب مذکور سلطنت مستند کر کے لگا لگا کر ایک مذکور شہر اب حواری اور دہات  
 میں مصروف رہا تھا تاہم سیر سلطنت پر ادب کو کچھ اتفاقات یہ تھے جس حلال الدین  
 مذکور نے تو ریر لے لی اور وقت اور ایک طرف کچھ کی ہاگ گیا یہ ایک شہر ہے  
 ملا داراں سی قریب سرحد اور تاج محل ملا دگر حشاں سی عرصہ سلطنت حلال الدین  
 ملک آدریا میں سلطنت کرنے لگا اور لشکر بھی اسکے پاس بہت ہو گیا کچھ محنت  
 اور سکھ مار رہا ہوا ہر دریاں گرجیوں کے اور حلال الدین کے ایک ٹرائی ہوئے  
 مسین گرجیوں کو شکست ہوئی اور حواریوں نے ادب کا قاتل کر کے حطرح جایا  
 مل گیا بعد ازاں یہ اتفاق ہوا کہ قاضی شہر تو ریر لے کر ایک اس پہلوں کیطریسی  
 ادب کی حور دست سلطان طغرل آحرلوک سلجوقیہ مذکورہ مالایر طلائ ٹرے مات  
 کے فوراً حلال الدین نے اُسکی حور دست طغرل سے نکاح کر لیا اور ایک لشکر شہر  
 کچھ رہا اداں سکروں نے وہ شہر فتح کیا یہ حال دیکھ کر مظفر الدین اور ایک ان  
 مجید پہلوں طرف غلہ کی حوداں تھا ہاگ گیا یہ مرگنا اور سلطنت ادب کی حاکم میں مل گئے

ساں وفات ملک افضل پور الدین علی ابن سلطان صلاح الدین یوسف کا

اسی سال میں ملک افضل مذکور فوت ہوا اسکے یاس سوائے شہر سمیٹا طہی اور کوئی  
 نہ تھا یہ شمس برہ ماگہانی میں متلا ہو کر مر ا عمر اُسکی ستاوں رُسکی تھی افضل مذکور  
 حاصل ملک حملت جامع فصائل اور ا حلاق جسمہ کا تھا ماد جوداں حویوں کی دیا کا  
 بچہ رکھتا ہا سحر بھی بہت اچھا کہتا ہا

ساں وفات بانی خلیفہ ناصر کا

بیچ اول ماہ شوال سنہ ہذا کی امام ناصر الدین الدفوت ہوا دسنی ستالیس برس خلافت  
 کی آخر عمر میں اندھا ہوا تھا مرض اسکو یہ تھا کہ دست آتے ہی اسکی سبسی مرا  
 نسب نامہ اسکا یہ ہے۔ امام ناصر الدین اللہ۔ ابو العباس احمد۔ ابن مستنصر  
 ۔ ابن مستنجد۔ یوسف۔ ابن مقتدی محمد۔ ابن مستنصر احمد۔ ابن مقتدی عبد اللہ  
 ۔ ابن امیر و خزانہ الدین محمد۔ ابن قایم عبد اللہ۔ ابن قادر احمد۔ ابن امیر  
 اسحق۔ ابن مقتد جعفر۔ ابن مقتدی علی۔ ابن مقتد احمد۔ ابن امیر موفق (۔  
 بعضی کہتے ہیں کہ نام اسکا طلحہ تھا بعضی کہتے ہیں محمد) ابن متوکل جعفر۔ ابن مقتم محمد  
 ۔ ابن رشید ہارون۔ ابن جہد ہی محمد۔ ابن منصور عبد اللہ۔ ابن علی۔ ابن  
 عبد اللہ۔ ابن عم بنی العباس۔ ابن عبد المطلب۔ ابن ہاشم۔ عمر امام ناصر  
 کی قریب شستر برس کی تھی یہ خلیفہ بہت بد خصلت رعیت کی تحقیق ظالم تھا اپنی ایام  
 میں ادسنی عراق کو اجاڑ دیا اور لوگوں کو اڑھائی شہروں سی تتر تبر کر دیا مذہب سکا  
 شیعہ تھا یہ تمام بہت اسباب پر مصروف تھا کہ جانور دن پر غلہ لگانا اور باطنی  
 بہادر کی پہناتا اور جو شخص کہ اسکی طرف منسوب نہ ہوتا اسکو گولی لگانے نہ دیتا  
 یہ بات سب نے مان لی تھی مگر ایک شخص نے نہ مانی جبکو ابن اسفٹ کہتے ہیں وہ بغداد  
 سی طرف شام کی پہاگ گیا تھا وہاں جا کر ادسنی بیان کیا کہ امام ناصر نے تیار ہو  
 سی کتابت کر کی انکو ان شہر دہنی فتح کرنی کی طمع دیکر بلا یا ہے بسبب اسکیکہ درمیان  
 اسکی اور خوارزم شاہ محمد ابن تگش کے عداوت ہی نا کہ خوارزم شاہ ادنی ٹرنین  
 مصروف ہو کر قسہ عراق کا کرے

## بیان خلیفہ ہونی اسکی بیٹی الظاہر کا

داغ ہو کہ یہ پیشوا ان خلیفہ خلفائے نبی عباسیہ کا ہی جب امام ناصر مر گیا ادنی دن

اس کے بیٹے الظاہر ہمارا اللہ انور محمد کے سبب ہوئی اسی عدل اور انصاف ظاہر کیا  
اور ظلم لوگوں سے دور کیا اور میدان کو جوڑ دیا اور لوگوں کی مدد دی اس شخص نے تو یہی  
حلاوت کی

## اس شروع ہوا ۶۲۳ ہجری

اس سال میں ملک معظم عیسیٰ اس عادل حاکم دمشق نے کوچ کر کے حص یرڈر کیا یہ  
شخص جلال الدین احمد اس عوارم تہا اور مطہر الدین حاکم اور علی سی متقی استاذ  
مورگ تہا کہ تیوں ملک انکا اور اتفاق کریں اور ایام میں ملک اسرف ایسی ملاوہ تہا  
ہا۔ یہ ملک معظم نے حص سی طرف دمشق کی کوچ کیا لہذا اس کے کہ اکثر گورٹے  
اس کے لشکر کی اور اس کی ہی مرگے تہی اسی اتار میں اسکا بہائی ملک اسرف واسطی  
صلح کرے اور قطع کر لی قہہ و ساد کے وارد ہوا ظاہر میں مطہر دیا ساری اس کی موت  
کے مگر ماطن میں مثل قیدی کے ساتھ اس کی تہا عرصہ کہ ملک اسرف نے اس سال تمام  
ملک اقامت کی اور ملک کامل اور ایام میں درمیان مصر کی بہادری کو ایسی لشکر سی  
سب حص جلال کے نکلا ملک۔ تہا۔ اور اسی سال میں جلال الدین نے مروجوں سی  
تقلیس فتح کی یہ ٹری شہر دیر سی ایک شہر ہے۔ اور اسی سال میں جلال الدین  
نے کوچ کر کے شہر حلاط یرڈر کیا یہ اول چڑائی اس کی تہی بہت دنوں تک دریا  
اس کے زو اب صاحب حسام الدین علی موصلی کی حاکم ایک مائے ملک اسرف کا خطاطیں  
ہاڑی رہی تر توین تاریخ دی قہہ کو دماں اڑا تہا اور ساتوں دی انجہ سرد  
کو سب کثرت رف کی کوچ کیا

سان فانت پالی حلفہ الظاہر ہمارا اللہ محمد ابن ناصر لدین اللہ کا

داضح ہو کہ چودہویں تاریخ سنہ ۱۳۰۱ء کو خلیفہ الظاہر نے وفات پائی یہ شخص بہت متواضع  
 نیک بخت رعیت پروردار گستر تھا چند ظلم اوسنی دور کے تھی ازاں جگہ ایک یہ تھا کہ  
 بادشاہ کے خزانہ میں زائد وزن کے باٹ تھی جنسی مال لیا کرتے تھی اور دیتے  
 ادن باٹوں سی تھی جنکا رواج شہر میں تھا ادن باٹوں میں زیادتی یہ تھی کہ ہر دنار  
 کے بھی ایک جہ زائد تھا اسنی تخت پر بیٹھتے ہی ایک فرمان اس وایات کے  
 باطل کر نیکو جاری کیا اور اول اوس زمانہ کی یہ آیت لکھی

اور خزانہ شاہی کے باٹ مثل باٹ اور مسلمانوں کے بنوائے یہ شخص اپنی باپ ناصر سی  
 بہت مختلف الاحوال تھا ازاں جگہ یہ ہے کہ اسکے باپ نے مدت تک خلافت کے  
 اوسنی تھوڑی مدتوں کے اور اوسکا باپ شیخ تھا اور وہ سنی ہوا اور اسکا باپ ظالم  
 تھا وہ منصف ہوا اور اوسکا باپ مال جمع کرتا تھا اسنی خوب خرچ کیا اور قیدیوں کو  
 چوڑ دیا جو قرضدار سب قرضہ کے دریم لکھیں تھے اور کئی عوض قرض خواہوں کو روپیہ  
 دیکر انکو چوڑ دیا اور علماء کو بہت روپیہ دیا **وَيُلِّمُ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَابُوا**  
**عَلَى النَّاسِ يَشْتَوُونَ وَإِذَا كَانُوا مِنْهُمْ أَذْوَاؤُهُمْ يُخْسِرُونَ** \*  
 بیان خلافت مستنصر کا

داضح ہو کہ یہ چھٹیوں خلیفہ خلفاء نبی عباسیہ کا ہے جب الظاہر مر گیا اسکے بعد  
 بڑا بیٹا اسکا مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بجائے اسکی خلیفہ ہوا ظاہر کا ایک بیٹا اور  
 بھی تھا اسکو خفاجی کہا کرتے تھے وہ نہایت شجاع تھا وہ جب تک زندہ رہا کہ تارکوں  
 نے قید اولیا اسوقت ہمراہ اور مقتولوں کے وہ بھی قتل ہوا جب کہ مستنصر تخت خلافت  
 پر بیٹھا وہ بھی راہ عدل اور احسان کے مثل راہ اپنی باپ الظاہر کے چلا اسی سال میں

۴۸۱ علامہ الدین کیفی داس کھیر داس قلعہ ارسلان بادشاہ ملا دروم کا طرف ہلا ملک مسود  
 ارتھکی حاکم آمد کے کوچ کر کے آیا غلطیہ بر ڈیر کیا یہ ایک شہر ہے شہر دس کیفی داسی  
 داسی سکندر است کر کے اسی ہیجا اں سکریوں لے قلعہ مصور اور قلعہ کچا اور قلعہ کاما  
 حاکم آمد مذکور کے عمل میں تہی تیغ کئے۔ اور اسی سال میں بدر میں دی جو کو  
 حلال الدین نے حلاط رہ کر ڈیر کیا یہ شہر ملک استر ف کا تھا اور میں لوہا  
 حاتم الدین علی صاحب اسکا مایہ رہا تھا یہ دوسری رڑائی ہے عرصیکہ رڑائی  
 حوت ہوئی مگر سب رسی ر ف کی اسی سال میں کوچ کر گیا

## اب شروع ہوا ۶۲۲ ہجری

اس سال میں ہی ملک کامل مصر میں تھا اور حلال الدین حادر م ستاہ لے آدر بجال  
 اور آراں اور مص ملا گرج اور عراق غم لے لے وہ ملک معظم سسی اسکے دولوں ہا  
 ملک کامل اور ملک شرف سسی لڑنے کے لئی ملا ہوا تھا اسلئے درمیاں حلال الدین اور  
 ملک معظم کے موت و حوالہ جلی حاتی تہی اور ملک شرف مثل ایک قیدی کی ایسے  
 ہائی ملک معظم کے پاس مقیم تھا ح استر ف لے حال ایسا ہوا وہ ملک معظم ہا ہی  
 ایسی کے اس طور پر یا اور حاکم کسی صورت سسی اسکے بیجہ سسی چہنگار اہیں ہو گیا  
 لاچار حودہ جا ہتا طو غا د کر ٹا مسطور کیا اور قسم کہا ہی کہ میں تیرے مدد دوں گا اور  
 میرے ساتھ ہو کر ملک کامل سسی لڑو لگا اور میرے ساتھ حاکم حات پر ہی حمایت  
 کرد لگا ح ادسنی قسم کہا لی اور سو ف ملک معظم لے او کو چوڑ دیا جیا بجہ ملک  
 اسر ف لے ماہ حاد الا حوسہ ہا میں کوچ کیا دس ہیسی ملک معظم کے پاس وہ  
 ہٹہرا ہا ح ملک شرف انی ملک میں آ گیا اس وقت اپنی سب عہد و بیاں سسی بہر گیا

۴۸۳ پھر گیا اور قسم کی پہتہ تاویل بیان کی کہ میں جیسا کہ قسم کہا ہے تہی لاچار پر ادائی قسم نہیں  
 آتا جب ملک کامل کو یہ معلوم ہوا کہ میرا بیائی ملک منظم جلال الدین سی مل گیا ہے اوقت  
 اور سکو یہی خوف ہوا اسلئے اسنی یہ تجویز کر کے فرغینو کی بادشاہ مسمی انبردر کو لکھا کہ تم  
 قلعہ عکا کی طرف آ جاؤ تاکہ وہ ارادہ جو ملک معظم رکھتا ہے پورا نہونے باے اور  
 انبردر سی یہ وعدہ کیا کہ میں تلو عوض اسکے قدس دونگا فوراً انبردر سکاپر آ پڑا  
 جب انبردر کی خبر ملک منظم کو پہنچی فوراً دن نے اپنی بیائی ملک اشرف کو رد داد  
 لکھ کر خواہان ہر بانی ہوا۔ اور اسی سال میں اتا بابک طغرل نے مشق اور بکاس  
 ملک صالح احمد ابن ملک ظاہر سی چین لے اور عوض اوکئی عیادت اور راوند ان دے  
 دئے۔ اور اسی سال میں صاحب حسام الدین علی نایب ملک اشرف فی خلاط  
 پر سی بہت سال ملک اشرف کا لیکر شہر دن جلال الدین کے طرف جا کر خوی  
 اور سماس اور نفخوان فتح کئے

## بیان وفات پانی ملک معظم حاکم دمشق کا

اسی سال میں درمیان ماہ ذی قعدہ کے ملک معظم عیسیٰ ابن ملک عادل ابو بکر ابن  
 ایوب قلعہ دمشق میں طوسنداریا بیاری میں مبتلا ہو کر فوت ہوا عمر اوسکی اونچاس  
 برس کی ہوئی اوسنی نو برس چند ہینی دمشق کی سلطنت کی وہ شجاع تھا اور لشکر بھی  
 اوسکا نہایت تھل سی رہتا تھا اپنی بیائی ملک کامل کی عزت کرتا تھا اور خطبہ  
 بھی اسکے نام کا اپنی شہر دین پر پڑھاتا تھا مگر اپنی نام کے ساتھ اسکا نام نہ لیتا تھا  
 اور بہت بے تکلف آدمی تھا اکثر اوقات تاج سلطانی بھی نہ اڈھتا اور بعض اوقات  
 تنگی پیٹھ کے گھوڑے پر چرہ پیٹھتا اور بازار میں چلا جاتا کسی کو بھی آگے نہ ڈھراتا

۴۸۴ ایسی مائیں جہاں اسی بہت ہرے لگے تو مر۔ اہل موگنا پر ایک شخص نے ٹھک کو  
 معطی کہی لگے اور وہ حاصل اور عالم اور مقبہ اور محوی تہا علم محرم اسکا استاد  
 تاج الدین حسین کدی ہی اور فقہ اسی حال الدین حصیری سی بڑی ہی تہا مدہب اسکا  
 صفی تہا مگر ایسی بہت کی بہت یح کرتا تہا مستص آدمی تہا چا کچھ اسی واسطی اوستے  
 اسی کسی سی ملتا ملتا چھوڑ دیا تہا کیونکہ وہ لوگ تہا سی مدہب تہا مدد فات یاے  
 ملک معظم کے بیٹا اور اسکا ملک ماصر صلاح الدین داؤد تخت یر سبھا اسکے آگے عالم  
 مختار کا رمار سلطنت ایک علام اسکے باپ کا تہا اور دارودہ اسکے گہر کا اسمع الدین  
 ایک معطی ہا اس ایک مد کرد کے یاں صر صر مع مصافات کے تہا

بنا فاب پانی مادتاہ معرب کا اور خرن اوں لوگوں کی حواسکی بھی بادہ

اسی سال میں عادل عبد اللہ اس یعقوب منصور اس مولف ابن عبد موس سلطنت سی  
 معرول کیا گیا اسکی اسدائے جلوس کا حال ۶۲۰ سنہ میں اویریاں کر چکا ہوں نہ معرول  
 ہوئے عبد الواحد کے اور معرول ہوئے اسکے کے دریاں ایام عادل مذکور کی ایک  
 لڑائی دریاں مسلمانوں اور وگموں ماسند گان ادلس کے اوپر طلبہ کے ہو رہی تہا  
 اس لڑائی میں مسلمانوں کو شکست ماحس ہوئی یہ وہ ہے لڑائی ہے حسین ستوں  
 اسلام کے ادلس تک بھیج گئے تہا نہ معرول ہوئے عبد اللہ عادل مذکور کے سکونہ  
 ہوئی بہر گلا گھوٹا گیا پہر اسکا محل حوریاں مراکش کے تہا لٹا پہر حور دیکھی اسکے  
 پکڑے گئی اسکی نہ بھی اس محمد ماصر ابن یعقوب منصور ابن یوسف اس عبد المؤمن تخت  
 ہتیں ہوا یحی کے اہی ڈار ہی۔ نکلی تہا حب بھی کی میت ہو چکی اسوقت پہر حراسے  
 کہ مشہر اسبلیہ میں اور لیس ابن یعقوب منصور حورکہ بائی عادل عبد اللہ کا تہا قائم ہوا ہے

۴۸۵  
 ہوا ہے اور اس کو ادریس فی اپنا لقب مامون رکھا ہی اور سب لوگ اس کو امیر المومنین کہتے  
 ہیں اور اس کی بیعت خلافت ہوگی جب یہ خبر ادریس مامون مذکور کی شہید میں پہل گئی شہنشاہ  
 مراکس سے ہمراہ چند عربوں کے ماتحت لاکر یحییٰ ابن محمد ناصر پر مراکس میں آکر کودنے  
 یہ حال دیکھتی ہی پاڑ کی طرف ہاگ گیا پھر عرب متطی میں جا ملا ان لوگوں نے اس کو  
 دین چاکر اور قتل کر ڈالا اور مامون ادریس کے نام کا درمیان مراکس کے خطبہ  
 پڑایا گیا اس شخص کی خلافت دونوں جنگوں میں یعنی براندس اور برعدہ میں پھر گے  
 بعد تو بڑے عرصہ کے مامون ادریس مذکور پر اندلس کے شرق کی جانب سسی المتوکل  
 ابن ہود نے خروج کیا آتے ہی اندلس پر مستولی ہو گیا اور یس مذکور اندلس کو چوڑ کر اسبلیہ  
 سے ہاگ کر سمندر پار ہو کر مراکس میں پہونچا اس وقت سسی اندلس مملکت بنیامہ المومنین  
 سسی نکل گئے۔ جب مامون ادریس ملک مراکس میں مستقل ہو کر سلطنت کرنے لگا تو  
 ان لوگوں کی تلاش کر کے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے جو لوگ اسی پہلے کے بادشاہوں سے  
 بنی ہوئے تھے سب کی لین جا کر سر اور ادئے اور اتنی فخریہ کی کہ لوگوں فی نکا  
 نام حجاج مغرب رکھا مامون ادریس مذکور فیصیح اور عالم اصول و فروع اور عالم اثر تھا  
 ادسنی حکم کیا کہ ابن تو مرست کا نام خطبہ سسی جو منبر دن پر پڑے جاتے ہیں نکال دینا  
 چاہئے اسی باب میں ادسنی ایک رسالہ بہت فیصیح تصنیف کر کے ادسین تکذیب اور کفر  
 مہدی مذکور کی اور گراہی اور اس کی ثابت کی ہے پھر ادریس مذکور پر پہونچی اور اس کا  
 سببہ میں آیا اور یس ہی مراکس کی طرف اس کی گیا اور جاتے ہی اس کا محاصرہ  
 کر لیا لیکن وہ سببہ کا محاصرہ کے ہوئے تھا کہ اس کو یہ خبر پہونچی کہ کوئی شخص اولاد محمد ناصر  
 ابن یعقوب منصور کی میں سسی مراکس میں آگیا مارے اہل دی کے اور یس نے سببہ سسی  
 طرف مراکس کی کوچ کیا جب پہونچ سببہ اور مراکس کی راہ کے پہونچا مگر گیا مہدی  
 مامون ادریس کی بیٹا اس کا عبد الواحد ابن مامون ادریس ابن یعقوب منصور ابن یوسف



۴۸۶ اس عہد میں تحت قیس ہوا اس کا لقب رستید رکھا گیا پھر رستید ہی ایک ماعلیٰ عرصہ میں  
جو تراکس کے اندر تھا درمیان ۶۲۲ء کے دروب کروب ہوا یہ رستید عہد الواحد مدکور  
عرب مدد ملت جاتا تھا اسکے باب ایدریس نے امام ادسکی مددی کا حوصلہ سی  
دور کردادیا تھا عہد الواحد نے پھر وہ جاری کر دیا اور عو کو عو ب ہو گا مگر حو ب  
کہ یہ نداشتہ ہوا امام لذات رک کر دیں رستید مدکور کے نام کا حو ب اریقہ میں  
اور عرب اوسط میں ہیں پڑا گیا اندوہات رستید کے علی اس اور یس گدی تیں ہوا  
اس کا لقب مقصد امیر المومنین رکھا گیا وہ سیاہ رنگ ایسی مایہ کے ایام حیا میں سیرا کی  
کامیا کر لے تھے حاجہ بعض اوقات اسکو یہ بھی کیا تھا اسی واسطی اس کے چہرے پہا  
عہد الواحد مدکور کو مقصد کیا تھا علی مقصد اس اور یس مدکور سلطنت کر مارا یہاں تک  
کہ وہ مقتول ہوا کہتے ہیں کہ وہ ایک عہد کو حو قریب تلمساں کے واقع ہے درمیان  
ماہ صفر ۶۲۶ء کے محاصرہ کے ہوئے تھا کہ مقتول ہوا عہد سیاہ مقصد مدکور کے اوجھ  
عمر اس الی ابراہیم اس یوسف ماہ ربیع الآخر ۶۲۶ء میں تحت قیس ہوا اس کا لقب رقی  
رکھا گیا اکبریں ماہ محرم ۶۴۵ء ہجری کو داتق ابو اعلا اور یس مدکور الی دوس  
تراکس میں داخل ہوا اسکو دکھتی ہی رقی طرف از نور کے جواب یک لواچی تراکس کے  
ہے ہاگ گیا دہاں کے عامل لی اسکو مکر اس داتق کے پاس پہنچا داتق نے  
حکم دیا کہ قتل کیا جائے حاجہ عرفہ حسر ماہ ربیع الآخر ۶۴۵ء میں درمیان ملک مقام  
کے حکو کتاہ کہتے ہیں وہ موضع تیں دل کی راہ تراکس سے واقع ہے قتل کیا گیا  
داتق ابو دوس نے تیں رس مادساہب کی کیونکہ وہ ہی اُن ٹرائیون کے جو درمال  
اسکے اور درمیاں نئی مرس ملک تلمساں کے واقع ہوئیں تیں مارا گیا پورا ہو گیا خاندان  
ہی عہد میں کا یہ داتق ابو دوس مدکور ماہ محرم ۶۴۵ء میں درمیاں اس موضع کے کہ درپا  
اسکے اور تراکس کے میں دلا راستہ ہے اسکی حاس تسمائی پر مقتول ہوا اور نئی مرس اسکے

انہی ملک پر غالب آئے اس ابو دوس کے نسب میں اختلاف ہی کیونکہ سب ایک کتاب ۴۸۷  
 میں یہ لکھا دیکھا ہے کہ ابو دوس بٹیا مومن اور یس کا تھا پہر در میان کتاب و قیاس و عجا  
 کے پہر پایا کہ اس کا نام اور یس بن عبد اللہ بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن جسا کہ  
 انشاء اللہ تعالیٰ آگے ذکر و نگاہ ہے

## اب شروع ہوا ۴۲۵ ہجری

اس سال میں ملک کامل حاکم مصر نے اپنی بہنچی ملک ناصر داؤد بن ملک معظم حاکم دمشق  
 کے پاس بھیجی پٹی بھیج کر قلعہ شرباک ادسی طلب کیا ملک ناصر نے نڈیا اور نہ منظور کیا اس پر  
 ملک کامل نے مصر سے سنہ ۴۲۵ میں درمیان ماہ رمضان کی طرف شام کی کوچ کر کے نیل  
 عجول پر باہر غزہ کے ڈیرا کیا اور بلاد نابلس اور قدس وغیرہ جو اس کے بہنچی ملک ناصر  
 داؤد نے کور حاکم دمشق کے پاس اون ایام میں تھے اپنے قبضہ میں لایا اب ملک کامل  
 کے ہمراہ ملک مظفر محمود بن سلطان ملک منصور حاکم حات کا بھی تھا ادسی ہی ملک  
 کامل کا یہ وعدہ تھا کہ تیرے بھائی ناصر تلخ ارسلان بن ملک منصور سی حات  
 چین کر تجھ کو دید و ن گاہ جب ملک کامل نے یہ ارادہ کیا کہ بلاد ملک ناصر بن معظم  
 حاکم دمشق کے چین بچے اور سوقت ادسنی اپنی چچا ملک اشرف سی مدد طلب کی  
 اور اس کے پاس ایچی بھیجی وہ بلاد شرفیہ میں تھا چنانچہ ملک اشرف دمشق میں آیا  
 اور وہ اور ناصر داؤد درنوسر اور ہر قلعہ میں داخل ہوئے قاضی جمال الدین بن واصل  
 کہتا ہے کہ میں بھی اون ایام میں درمیان دمشق کے حاضر تھا میں نے ملک اشرف کو  
 ہمراہ اور سیکی بہنچی کے سوار دیکھا تھا ملک اشرف کے ہمراہ ایک بڑا نیزہ جس کے چمچ میں  
 کیرا بندھا ہوا تھا قابل چلتا تھا اشرف ند کور دمشق میں درمیان عشرہ اخیر رمضان

۴۸۸ سہ ۱۶ کے بیجا ادسکی حد مت میں دریاں دمشق کے ملک تھا ہستیر کوہ ہی بیجا  
 کیونکہ وہ ہیں ملک اشرف کے ساتھ متفق تھا ہنداراں اتفاق رائے کا اساتیر  
 ہوا کہ ملک ماصر اور شیر کوہ ہمراہ ملک اشرف کی ماسن تک حاکم ماصر وادو ماسن میں  
 مقیم رہے اور ملک اشرف اور سکی شفاعت اور واسطی صاف کر دے گماہ کی ملک کال  
 ایسے ہائی کے حد مت میں دریاں عہد کے حاکم شفاعت کر دئی جتا بچہ اسامی ہوا  
 — ملک اشرف ایسی ہائی کال کے یاس بیجا دماں دونوں کی رائے ماسن  
 اساتیر متفق ہوئی کہ دمشق ماصر وادو سکی حوا دن دونوں کا ہوتا تھا ہے لیجی  
 اور عوص اور سکی حوا دن اور ربا اور رتہ حوا دن ملک اشرف سکی تہے اور سکودیکئی اور  
 ملک اشرف دمشق میں عقبہ امیق تک ایسا عل رکھی و اسوار ملا دمشق کی ملک  
 کال کے تحت حکومت رہیں اور ملک عات ملک ماصر فلیج اور سلاں سکی جس پر  
 ملک ماطر محمودس ملک مصور کو دیا جائے — اور ماطر محمود کے یرگات ہی  
 سلیم جیسی کہ وہ مصر میں اس حاکم کی آمد لی تھا ہسارہ ادیکے یاس تہے جس پر  
 ہستیر کوہ حاکم محس کو دے جائے مگر یہ سال تمام ہو گیا تھا اور ملک اشرف ہانور  
 ایسے ہائی ملک کال کے یاس ماصر عہد کے موجود مگر اس رائے یر دونوں ہائیوں کا  
 اتفاق ہو چکا تھا — اسی سال میں تمار یوں لے پر مراجعت کر کے حلال الدین  
 حوا دن تہاہ کے ملکوں کا قصد کیا تھا جتا کہ اسی واسطی ادیکی دریاں بہت ٹوٹا ہوا  
 ہوئی اکر میں مستح تمار یوں کی ہوئی — اسی سال میں اسطرا طور کھیت تمام اوزار  
 تہا ہرہ کے طرف عکا کی آیا تھا سب اسکا یہ ہا کہ ملک کال لے فخر الدین  
 مستح کو ادس کے یاس رداء کر کے حوا دن سکود واسطی لیے ملک نام کے رکتہ  
 گیا تھا واسطی مہ ایسی ہائی ملک معظم کے لیکن حبیب انرا طور دماں بیجا ملک معظم  
 مرجکا تھا اور ملک کال لے ایسی بھی جاتی ہی اور ہر طور حید اس کے پاس جایا ہستیر

شہر میان فرنگیوں اور مسلمانوں کی بالماصف تھا اسکی فیصل خراب پڑی ہوئی ۴۸۹  
 تھی فرنگیوں نے اسکو مستحکم کیا پیرا سپرستولی ہو گئے انبرا طور کے سنی درمیان زبان  
 فرنگ کے (بادشاہ امرار کام ہین نام اسکا فردیک تھا اس کے تحت حکم خبریرہ  
 صقلیہ اور بطویل سے بلاد انبولیہ اور انبردیہ تھے — قاضی جلال الدین ابن داصل  
 کہتا ہے کہ مینی ان شہر دن کو دن ایام میں کہ جب ملک ظاہر پیرس کی طرف سے  
 انبرا طور کے پاس قاصد ہو کر گیا تھا دیکھتے تھے انبرا طور فاضل اور محب حکمت اور منطق  
 اور طب کا مایل نہد سب اہل اسلام تھا کیونکہ اسنے خبریرہ صقلیہ میں حسین اگر مسلمان  
 ہی رہتی ہین پرورش پائے تھے پے درپے ملک کامل اور انبرا طور میں قاصد آئے  
 جاتے رہے یہاں تک کہ یہ سال نکل گیا — اسی سال میں بعد فراغت پائے  
 جلال الدین کے تاتاریوں سے اسنے بلاد خلاط کا قصد کر کے بہت گانوں کو لٹے اور  
 اکثر شہر ویران کئے اور بہت فعل بد کئے — اسی سال میں غیاث الدین تیز شاہ  
 نے اپنی بہائی جلال الدین سے خوف کر کے اسکو چور کر فرقہ اسماعیلیہ میں جا کر پناہ لی

## ۴۲۶ اب شروع ہوا مسیحی

جب ملک کامل اور ملک اشرف کا اتفاق رائے کا اس امر پر ہونے کی خبر ناصر داؤد بنی  
 سنی کہ شہر دمشق تحسبی چینینے کی تجویز کی ہے وہ نابلس میں ہڑا ہوا تھا فوراً دمشق  
 کو گیا ہر چند کہ اس کے چچا اشرف نے اسکو کہہ دیا تھا کہ ملک کامل نے یہ حکم دیا ہے  
 اور تجکو اس کے حکم کی تعمیل کرنے کا ہرگز امکان نہیں ہے مانتا ہی پڑ گیا مگر وہ کچھ  
 ملتفت اس بات پر نہوا دمشق میں جا پہنچا اسے لاچار اشرف نے بھی اسکا تعاقب  
 کر کے دمشق میں اسکا محاصرہ کیا لیکن ملک کامل اور ایام میں انبرا طور سے سلیست

۴۹ کر رہا تھا کہ وہ اسکو دس دیا کر چکا تھا حاکم ادریس نے اسکو بہت دیر گزر گئے اور ملک کامل سے سوار صلح کرنے کے اور چارہ نہ دیکھا لاچار شہر دس درگیوں کو اس سرطیر دیا کیا کہ اس کے فیصلے پر بغیر وگنی کریں اور یہ الصخرہ کو چٹریں اور یہ سب المحدث کی مسجد اقصی کو ہاتھ لگا دیں اور دروب و حواہیات میں مسلمانوں کو حکم رہے اور درگیوں کے عمل میں وہ گاہوں پر حلقہ عکا کی راہ پر میت المقدس تک ٹرتے ہیں اور میں اور کمال ہو اساتیر اتفاق ہو گیا دو دو حاکم سسی قسم اور عہد ہو گئی اسی سالیں ماہ ریح الاحر کے دریاں اسرا طور پر شہر دس اور سسی بیچ دے کر لیا جب یہ مہم ہو چکا تو ملک ماصر دمشق میں محصور تھا اور ملک اشرف اور ملک محاصرہ کئے ہوئے تھا ماصر داؤد نے اس سسی ایچی کو لڑا ہلا کیا اور ملاحت کر لی شروع کی جاکہ دمشق میں سحیح سمس الدس یوسف نورسہ اللوالعرج میں جرد کا داعط حوس ساں تھا اس کے کہی کو آدمی بہت مانتے تھے اسکو ملک ماصر داؤد حکم دیا کہ ایک مجلس عظمیٰ آراستہ کر کے ست المحدث کی فصائل یاں کر د اور یہ حال مسلمانوں کی سامی ساں کر د کہ مسلمانوں نے وہ شہر درگیوں کو دے دیا ہے تاکہ اس کے دیس اور لوگوں کے صوبی وہ شہر اور کچھ حوالہ کیا رائے بیٹہ حادے اور سسی اور سیطوریہ ایک مجلس عظمیٰ آراستہ کر کے محمل حکم کی کی

یہاں جہن جانے دمشق کا

ملک کا ملکی اسرا طور سی صلح کر لی اور دراعت اور ہر سی یا جکا ادسوت درمل  
 ماہ حمادی الاول سنہ چہ کے دمشق پر آکر بہت سخت محاصرہ کیا اسحایہ پر ایک قاصد  
 ملک عزیز حاکم ملک کا ملکی کی خدمت میں آتا تھا ادس قاصد بی بیایں کیا کہ ملک عزیز

غزیر ایچی ٹرکی سسی نسبت چاہتا ہی چنانچہ ملک کامل فی فوراً اپنی بیٹی فاطمہ خاتون سسی ۱۹۱  
 نکاح کر دیا یہ ٹرکی ایک کینزک کے پیٹ سسی تھی جو کہ ام ولد ابو بکر عادل بن کامل کی  
 تھی بعد ازاں کامل دمشق پر مستولی ہوا اور ناصر داد کو عوض ادسکی کبرک اور طلقا  
 اور صلت اور عوازا اور شو بک دئے اور ملک کامل نے تمام بلاد شرقیہ جو ناصر کے  
 درستی میں کے تھے یعنی حران اور ہاوغره جو ملک اشرف کی پاس تھی اپنی حل اور  
 تحت حکم میں داخل کے بعد ازاں ناصر داد نے شو بک نہ لی اپنی چچا کامل کو کہا  
 کہ آپ وہ قبول کیجی ادسنے لی لی اور ملک اشرف نے دمشق میں اپنا محل کر لیا اور  
 ملک اشرف کے پاس جو بلاد شرقیہ تھے وہ ملک کامل نے اپنی زیر حکم کر لئے

## بیان وفایانی ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل بن ابو حاکم بن ک

اسی سال میں ملک مسعود یوسف ملقب طسر مروت اقیس فوت ہوا وہ در میان  
 ملک میں کے بیمار ہوا تھا اسجاے رہنا مناسب نہ جان کر مکہ معظمہ میں کہ وہ بھی ادسکی  
 حکومت میں تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا چلا گیا وہاں جا کر فوت ہوا مدنی میں دفن کیا گیا  
 عماد سکی چتیس برس کی تھی چودہ برس ادسنی بادشاہت کی بردقت جانے کے طر  
 کہ معظمہ کی ملک مسعود علی بن رسول کونایب اپنا میں پر کر گیا تھا ادسکی خبر اگی بیان  
 کردن کا انشاء اللہ قالے جب ملک کامل یعنی ملک مسعود کے والد کو خبر پہنچی کہ وہ  
 فوت ہوا وہ ادن ایام میں دمشق کا محاصرہ کے ہوئے تھا مجلس ماتم کی ارادت کی  
 ملک مسعود نے ایک چوٹا بیٹا سسی یوسف اپنی بھی چوڑا یوسف مذکور اپنی چچا ملک  
 صالح ایوب جاکم مصر کی سلطنت میں فوت ہوا ادسنی بھی ایک چوٹا لڑکا سسی موسی  
 اپنی بھی چوڑا تھا ادسکا لقب ایک شرف رکھا گیا تھا یہی وہ شخص ہی حسنی ترکون کو

۴۹۲ مملکت مصر میں مد مقتول ہوئے ملک معلوم میں ملک صالح ایوب میں ملک کامل کی مقیم کیا تھا  
 صبا کہ آگے بیاں کر دو لگاتار اللہ تعالیٰ

مان مکرٹی جانی حاجب علی نائب ملک شہر کا خلاط بن جو مقتول ہوا

اسی سال میں ملک شہر نے ایسی علامہ الدین ایک استرعی کو کہ وہ ٹرا امیر اسکی برکت  
 طرف خلاط کی پہچان اسکی حاجب علی موصلی کو پکڑ کر قتل کیا۔ اور حمام الدین صاحب  
 مد کو دستہ گان موصلی سے تھا ملک شہر کی خدمت میں رہتا تھا اسکو ایسا نائب  
 خلاط میں مقرر کر دیا ہوا اسی رعیت کی ساتھ بہ سلوک کیا اور شہر کی محافظت کی  
 اور چند شہروں اور بیجاں کے یر مثل نقو اں دیرہ کے حاکم اور گدراستولی ہو گیا  
 تھا اسکو ملک شہر نے کڑا کر مار ڈالا کہتے ہیں کہ اسی ایک ایسا ہی گڑھا تھا جسکی  
 اطلاع لوگوں کو یہی مگر ملک کامل اور ملک شہر اسکی گدیر مطلع تھے یہ حاجب  
 حمام الدین مد کو بہت یک سخت اور اچھا آدمی تھا ایک سرای اسکی درمیاں تھا  
 اور نقیصین کے ساتھی تھی اور ایک سرای درمیاں دمشق اور حص کے ساتھی تھی اسی  
 سرے کا نام حال ریح منطقت ہے وہ مارا گیا ایک علامہ اسکا ہاگ کہ خلاط  
 سی جا بلا حلال الدین نے وہ ملک جہاں کا ذکر کر لگی فتح کیا اسوقت ایک مذکور  
 پکڑ کر قتل کیا

مان سنو لی سونی ملک مطفر محمود ابن ملک منصور محمد کا حامی پر

ح کہ ملک کامل نے شہر دمشق ایسی ہوائی ملک شہر کو دما اسوقت اسی کوچ  
 کر کے مجمع المروح برڈیر کیا۔ یہ سکیہ پر حاکم اتر ادانسی اسی لشکر حاکم یرٹے

۴۹۳  
 رٹنے کو بیجا مگر حاکم حیات ملک ناصر قلع ارسلان بڑا نامرد تھا کیونکہ اگر حیات میں بیٹے  
 ہو بیٹیا اور عوض اُسکے اور شہر مانگتا بیشک ملک کامل دیتا مگر افسوس کہ یہ نہ ہو گیا  
 وہ لشکر جو رٹنے آیا تھا اونکا سپہ سالار شیر کوہ تھا حاکم محض کا تھا جب لشکر شہر پر  
 آکر اترنا ضرور کرنے شیر کوہ کو کہلا بھیجا کہ میں رات کو چھپ کر تیرے پاس  
 آؤنگا تو مجھ کو سلطان ملک کامل کے پاس حاضر کر دینا چنانچہ ملک ناصر درمیان عشرہ اخیر  
 ماہ رمضان سنہ ۸۱۱ھ کو شیر کوہ کے پاس چلا گیا اور سننے فوراً اُسکو پکڑ کر سلطان  
 ملک کامل کے پاس حاضر کیا ان ایام میں سلیم پرورد تڑا ہوا تھا جب ملک کامل  
 نے قلع ارسلان کو دیکھا بہت گالیوں دین اور حکم کیا کہ قید کر دو اور کہا کہ تو اپنی  
 نوابوں کو جو حیات کے ایذا حکومت کرتے ہیں لکھ کہ تمام ملک حیات ہمارے  
 لشکر کے قبضہ میں کروادین ناصر قلع ارسلان نے ایک نشانی اپنے درمیان  
 حیات کے درستی یقین کرنے نوابوں کے بھیجی اور یہ کہلا بھیجا کہ سلطان ملک  
 کامل کو ملک حیات سپرد کر دو کوئی انکار نہ کرنا سب نے مان لیا مگر ایک نواب  
 طور شیخان نے جو کہ ہمیشہ منوریان کا تھا مطلق نہ مانا یہ قلعہ حیات میں  
 ملک ناصر کا ایک بھائی تھا اوسکو ملک منرا بن ملک منصور کہتے تھے اس  
 نواب نے یہ جواب دیا کہ ملک حیات ہم کسی شخص کو نہ دین گے مگر اوسکو کہ جو  
 اولاد تقی الدین سی ہوگا اسوقت ملک کامل نے یہ کہلا بھیجا کہ اچھا ملک مظفر  
 محمود بن ملک منصور کو ملک حیات دو اسٹنی ہمراہ ایک غلاموں کے ملکر ملک  
 حیات لی لیا در ضلع ہو کہ ملک مظفر کو یہی ایام میں ملک کامل کے  
 لشکر یون میں سی تھا ملک مظفر کو نے حکام حیات سی قسم لیکر یہ وعدہ کیا کہ میں  
 اپنی خواصوں کے ہمراہ صبح کے وقت باب النصر پر جو ایک دروازہ حیات کا ہی  
 آؤں گا تم دروازہ شہر کا کہو دنیا چنانچہ ملک مظفر اسی دروازی سی صبح کو



۴۹۴ آیا اور انہوں نے فوراً دروازہ کھول دیا ملک مظفر شہر میں گھسیتی ہی دربار کے گہریں  
جو کہ دارالاکرم مشہور تھا گیا وہ مکان اس سام مدرسہ خانویہ مشہور ہے سیری جی بوسہ  
حانوں سے ملک مظفر مذکور لے وہ مکان وقف کرنے مدرسہ سادیا تھا و صیکہ ملک  
مظفر حب اور اس گہریں حاکم ٹیپا تمام ہستند گاہ حاکم آئے اور سب سے ملک  
مظفر کو مادتاہ جونے کی مبارک مادی دی یہ حال عسرہ آجیر ماہ رمضان ۱۰۸۵ ہجری  
گذرا اور ایام میں ملک مظفر کی عمر ستائیس رسی تھی کئے کہ پیدائش اسکی در بیان  
۵۹۹ ہجری کے ہوئی تھی اور سکا بہائی ناصر قلع ارسال مذکور ایک برس چوٹا تھا  
جب ملک مظفر مادتاہ حاکم کا ہوا اسی ایسے سب کار و بار راس کے تہذیر اس  
سف الدین علی اس مذکور کو سر دے کے اس شخص سے ملک مظفر کے سلیمین خدمت  
کی ہی بعد ازاں دریاں ملک مظفر اور حاکم الدین اس الی علی کی رختس ہو گئی اسلی اور  
حاکم الدین مذکور جوڑ کر ملک صالح کم الدین ابوب اس ملک کامل کی خدمت میں چلا گیا  
وہاں حال ہی مختار اس کے گہر کا ہو گیا اور بہ خوش ہوا اور اس کے چچا کے یہ یہ  
علی سے ملک مظفر کی خدمت میں رہا اختیار کیا وہ سب ایسی جس مدیر کی کافی تھا حب  
ملک مظفر ملک حاکم میں متعل ہو گیا اور وقت ملک کامل سے شہر سلیمین آئی جس کو  
ستر کوہ حاکم کو سب ایثار و عودہ کے خوشی پہلے کر لیا تھا دے دیا بعد ازاں  
ملک کامل سے ملک مظفر کو یہ لکھا کہ قلعہ ماریں مبارک ہی ہائی قلع ارسال کو دی دے  
اسی فوراً اس وقت حوالہ کیا اب ملک مظفر کے پاس سوای حاکم اور سرہ کی کچھ  
رہا۔۔۔ لیکن شہر حاکم میں حرب چار لاکھ درہم کے ملک ناصر کار گیا تھا ہر حد کہ ملک  
کامل سے مال مذکور ملک ناصر کو دے دیں کو لکھا کہ ملک مظفر نے وہ مال دیے میں  
تہا بل کی خانہ اسکو کچھ ملا حب ملک مظفر ملک حاکم میں سلطنت کرنے لگا اور  
ملک کامل سے سلیمین ان ملاذ مرقہ کے طرف وہاں ملک شہر فسی سے ملی ہے

تھے کوچ کر کی انگنبد دبت کیا — بعد ازاں ملک مظفر نے حیات سی کوچ کر کی ملک ۴۹۵  
 کامل سی کہ وہ درمیان شرق کے تھا ملاقات کی اور سب سے ملک کامل نے اپنے بیٹے  
 ناریہ خاتون سی ملک مظفر کا نکاح کیا یہ لڑکی ملک مسعود حاکم مین کی حقیقی بہن تھیں  
 اسکے پیٹ سی ملک منصور حاکم حیات اور ادسکا بہائی ملک مظفر نور الدین علی دوزن  
 بیٹے ملک مظفر محمود کے پیدا ہوئے — بعد ازاں ملک مظفر نے طرف حیات کی اپنے  
 امید پوری کر کے مد اپنی مامون ملک کامل کی مراد حیات کی اس شادی کی تمنا اور سکون امام  
 سی تھی جب کہ وہ درمیان مصر کے اپنے مامون مذکور کے پاس تھا ایک شخص مسمیٰ زکی  
 شاعر نے اسطور کا قصیدہ پہلے ہی لکھا تھا چنانچہ ملک مظفر نے اسی وعدہ کیا تھا کہ اس  
 زکی اگر پہ بات ہوگی تو ایک ہزار دنیا مصری تجکو دوں گا چنانچہ جب ملک مظفر شاہ  
 حیات کا ہوا اس وقت زکی مذکور سی وعدہ وفا کی جب ملک کامل نے بلا و ترقیہ  
 یعنی ہران سے مصافحات مثل اس مین اور رہا وغیرہ کے بند مہلت سی فراغت پائی  
 دیار مصر یہ کو مراد حیات کی — اسی سال مین ملک شرف نے اپنی بہائی حاکم بصرہ ملک  
 صالح اسمعیل ابن عادل کو لشکر دیکر روانہ کیا چنانچہ اسنی بعلبک پر ڈیرا کر کے اوسکا  
 محاصرہ کیا اس شہر مین ملک امجد بہرام شاہ ابن فرخ شاہ ابن شاہنشاہ ابن ایوب  
 حکومت کرتا تھا — اور اسی سال مین جلال الدین بادر شاہ فوارزمیوں کے فی خلاط  
 کا محاصرہ کیا اس شہر مین ایک نایب ملک اشرف کا حکومت کرتا تھا سال تمام ہوا

اب شروع ہوا ۶۲۷ھ ہجری

بیان عمارت قلعہ شمشک کا

۴۹۲ اسی سال میں حاکم حسن شیرکوہ نے ایک قلعہ شیمش ناما شروع کیا جس ایام میں کہ ملک کاٹل  
 نے اسکو شہر سکینہ دیا تھا ابھی دونوں میں اسی پہ لڑ رہا تھا کہ اگر قلعہ شیمش کے مالی کی اجازت  
 دی تو بہت عرصہ ہو گا چنانچہ اسی اجازت دی ہر حد کہ صاحب شیرکوہ نے اس قلعہ کی مباد  
 ڈالی ملک مطہر مان آیا لیکن یہ اوستی ہو رہا کہ ملک کاٹل حکم دے چکا تھا

## بیان سنولی ہونی ملک شہر کا بجلک ہر

اسی سال میں ملک احمد بہرام تہا اس و حشاہ اس شہنشاہ اس ایوب نے ملک شہر کو  
 شہر بجلک لے کے گئے تھی اسی محاصرہ کر رہا تھا حوالہ کیا مگر ملک شہر کی غرض اسکا  
 زوالی اور جوڑی دمشق کوڑے دمشق کی شمال واقع ہے اور جد موضع اور دسے  
 اور ملک احمد نے درمیاں دمشق کے حاکم اس مقام میں حاکم دار اسادت کہتی ہیں کہ وہ  
 مقام ہے کہ حمیں لوہ اور تھی جس مرد کش ہوا

## بیان مقتول ہونی محمد کا

حکے ملک احمد سنی لعلک لی گئی اور وہ اس حالہ مد کورہ میں حاکم اور تہا ایک کوٹھری میں  
 جو اس گہر میں تھی کسی ایسی علام کو مفید کر دیا تھا اتفاق سی ملک احمد بھی اسی کوٹھری کے  
 دروازہ کے سامنے شترج کہل ہوا تھا اس علام سے دروازہ کوٹھری کا پو لکھو طوار  
 یکر ایے آقا ملک احمد کو قتل کیا یہ آب اس مکان کے اوپر چڑھ کر بھی گڑا ہوا  
 مرگنا احمد مد کورہ سے ماب کی مد رسید میں مد فوج ہوا اور سی لعلک کی اور چٹانیں  
 سلطنت کی کسلی کہ اس کے مابکی چچا سلطان ملک ناصر صلاح الدین نے ۵۷۵ھ میں اسکو لعلک

بلبلک کا حاکم کیا تھا جب اسکا باپ فرخشاہ مرچکا تھا اور سال آئندہ مین دہشہراوسی ۹۴  
چین گیا تو سب یہ برس اور پنچاس ہوئے امجدند کو ربراشاعہ تہا بنی ایوب کی اولاد  
مین کوئی شاعر ایسا نہ تھا شعرا کے مشہور مین

## بیان مالک ہونی جلال الدین کا خلاط پر

اس سال مین بعد محاصرہ کرنے لات دراز کے اور تنگ کرنے دہانے ہشتند دن کی جلال الدین  
نذ کو رتوار یکر شہر مین گہسا دہان کے رہیو الو ن سہی دہ کیا جو تمار سی لوگون فی انسی کیا تھا  
یعنی قتل کیا غلام بنائی مال سب کے لوٹ گئی۔ بعد ازان نایب ملک اشرف کو پکڑ لیا  
وہ ایک غلام تھا جسکو ایک کہتی تھی اسکو حسام الدین صاحب علی موصلی کی غلام کو سپرد  
کر دیا ادسنی اپنی آقا کی خون کی عوض اسکو مار کر دل اپنا ٹہنڈا کیا

## بیان شکست کہانی جلال الدین کا ملک اشرف سی

جب کہ جلال الدین فی ملک خلاط لے لیا اور اسپر جو گزرا تھا سو گذر گیا اور سوقت حاکم  
روم کی قباد ابن کینسر دابن قلیح ارسلان۔ اور ملک اشرف ابن ملک عادل نے  
ستفق ہو کر ملک اشرف نے فوج مین ملک شام کی لیکر سیواس کی طرف کوچ کو کی دہان  
بادشاہ روم علاء الدین کی قباد ند کو رسی ملکر دونوں فی خلاط پر چڑھائی کی انتیوین<sup>۶۹</sup>  
رمضان سنہ ۶۸۰ کو جابین کا مقابلہ ہوا خوارزمیوں کو شکست ہوئی جلال الدین شکست  
کہا کر بہاگا اور اکثر لشکر اسکا ہلاک ہو گیا بعضی لشکر کے پہاڑوں پر سی جو کہ رستی  
مین واقع مین نیچی گزر کر مرگے اور بعضی مارے گئے۔ بعد ازان جلال الدین مین بہے

۴۹۸ وہ قوت برہی تاناری حالت آئے ملک استرہ لی حلاط لے لی۔ یہ درمیاں ملک  
 استرہ۔ اور کیتقا۔ اور ظلال الدین اس تینوں کے درمیاں اسات کی قسم لگی  
 کہ ہم میں کسی کو کسی کا قصد کرے حوصلی قصہ میں سے وہ اسی کے تحت حکم رہے  
 ۔ اور اسی سال میں ملک مظہر عاری اس ملک عادل اور دیار مکریر ستوے ہو گیا  
 یہ رہیں سوار اور روم کے ہی مالک اور دیار مکر کا حسام الدین مامی ایک شخص عادل  
 قدیم سی تھا اسی ملک مظہر مدکور لی وہ لیکر عوص اسکی شہر حالی دی دیا یہ حسام الدین  
 ٹرے حامد ان کا سے اسکی حامد ان کا نام بہت الا حدت ہی۔ اور مدکور ان لوگوں کے  
 باتیں ایام سلطنت سلطان ملک تہا سلخو فی سی آٹکے دن تک رہے۔ سچہ ہے  
 اللہ کی سلطنت کو ردال ہیں اور سکور وال ہی۔ اسی سال میں دگیون نے قلا اگرت  
 سی جمع ہو کر حات پر خرابی کی اور ادو ہر سی ملک مظہر محمود اس ملک منصور حاکم حات  
 ہی اسکے مقابل آیا دو حاس کا مقابلہ لگا لڑوں یہ حورمیاں حات اور مارس کے  
 ہی جسکو ایون کہتی ہیں ہوا ٹری شکست فاحش دگیون کو دی مظہر اور منصور ہر حات  
 کو مراجعت کی۔ اسی سال میں ملک ناصر یوسف اس ملک عرب حاکم حلب پیدا ہوا تھا

## اب شروع ہوا ۶۲۸ ھ ہجری

اس سال میں سلطان ملک کامل دیار مصر میں تھا اور ملک استرہ دمشق میں ایسی مالک  
 مشرقیہ کو چھوڑے ہوئے بیٹھا تھا کیونکہ حراں مہمضات اسکے بھائی ملک کامل لی  
 لے لی تھی اور حلاط جگڑے میں پڑے ہوئے تھی اسلئے ملک استرہ لے دمشق برفات  
 کر کے ہر دلب کر ماستر دے کیا۔ اور اسی سال میں ملک افضل لے یاس ایسا ہوا  
 ملک کامل کے کوچ کر کے دیار مصر میں جا کر قیام کیا وہ دمان سرکرا پرتا تھا

## بیان چڑائی تاتاریوں کا بلاد اہل اسلام پر

واضح ہو کہ اس سال میں تاتاریوں نے پہر بلاد اہل اسلام کا قصد کر کے بہت مسلمانوں کو قتل کیا اور شہر ہون کو ویران کر دیا مثل اس حادثہ کے جو اوپر گذرا کیونکہ جلال الدین اپنی بد خصلتی اور بد انتظامی سبب ضعیف ہو گیا تھا اسکا کوئی دوست ملوک اطراف میں کسی نہ تھا سب کو اپنا دشمن بنا لیا تھا اور یہ بھی کہتی ہیں کہ لشکر بھی اسکا پہر گیا تھا کیونکہ اسکی عقل فاسد ہو گئی تھی سب اسکا پیہ تھا کہ جلال الدین کا ایک غلام تھا اسکو بہت چاہتا تھا اتفاق سے وہ مر گیا اسکو رنج عظیم ہوا اور ایسا غم کیا کہ آج تک سنی میں نہیں آیا چنانچہ اہل توریز کو حکم کیا کہ تم سب شہر دالے باہر شہر کے نکل کر میری غلام کا فوجہ کرو اور اپنے موبوں پر طمانچہ مارو اور اسکو دفن ہی نہ کرنے دیا اسکی لاش کو جہان جاتا تھا ساتھ لے پھرتا تھا اور نہ وہ نوچتا تھا اور روتا تھا جب کہانا اس کے سامنے لاتی تھے پہلے اس مردہ کی سامنی رکھتا تھا اور یہ قوت کسی کو نہ تھی کہ اوستی یہ کہدیو سے کہ یہ مردہ ہے بلکہ جب کہانا اس کے سامنی لاتے یہ کہتی کہ جا بجا لی یہ غلام کہتا ہے کہ میں پہلے حال سی بہتر ہوں اس سبب سے ساری امیروں نے رستی ناک چڑائی بلکہ بعض اسکی طاعت سی بھی نکل گئے اسے جلال الدین ضعیف ہو گیا اور ایک سبب یہ بھی تھا کہ ملک اشرف شکست کھا چکا تھا اسے تاتاریوں نے قدرت پاکر شہر ہراوا چین یا یہ شہر ادھون نے دوبارہ فتح کیا تھا

## بیان مقتول ہونی جلال الدین کا

۵ حب تاتاروں کی ملا آور بچاں یہ حدت یا ہی اس وقت حلال الدین فی بیہ ارادہ کیا  
 کردیار کریں جا کر قطعہ سسی اتھی کچی اور ملوک اطراف سسی تاتاریوں پر کھک لپی جا ہے  
 اور احکام کار او کو سمجھا کر خوف دلوانا جا ہی اسلئے قریب شہر آمد کے اور تارالگا مدول  
 اطلاع اس کے تاتاریوں نے راکو اسکو جا بھرا اور حمد میں گیس گئی حلال الدین بھاگا  
 اور مقتول ہوا جیسا کہ آگے بیان کردیگا انتشار اللہ تعالیٰ — حب تاتاروں کی اہل ملاور  
 حدت یا ہی اس وقت آگے ٹر ہی کا ارادہ کر کے داس تک بھی اہل تمام داس یہ  
 اس کے بھی سسی بہت مضطرب ہوئی اور تاتاریوں کی دیار کمر اور حریرہ حب لوگا اور  
 ماسدہ دں کو قتل سابق کی قتل کیا — نقل کیا جاتا ہے تاریخ طور السری جو کہ  
 تصیف کاتب اس حلال الدین سسی سستی کی چکا ذکر ۱۶۲۷ء میں ہو چکا ہے مستی مد کو مقام  
 سفر دں اور ٹرانول حو اور م تہا محمد اور حلال الدین مد کو کر کے موجود تھا اس واسطی  
 ہی اس کی تاریخ کو اختیار کیا اور اسی لکھا جو کہ مستی مد کو کر کے ساتھ تھا اس واسطی  
 اس کے اور اس کے حال سسی حب مطلع ہی وہ کہتا ہی کہ حو اور م ساہ محمد اس تکشٹ عظیم  
 مارتہ تھا اسکا ملک ہی بہت وسیع تھا جو ملک کے چارے تھے اس واسطی ہی سسی  
 شہروں کو ان ٹر کو میں ماسٹ دی ہی ٹرا سسی حلال الدین مسکری تھا اسکو شہر  
 عرما اور مایا اور عور اور ست اور نکا ماد اور ریرد اور عو اسسی بہت دساں  
 سہرے ہوئے تھے — اور حو اور م — اور حراساں اور مارداراں اسی مٹی قطب الدین  
 اور لایا شہر کو دی عہد ایسا کیا تھا بعد ازاں اسکو عہدہ دلی عہد سسی معزول کر کے حلال الدین  
 مسکرنے کو دلی عہد کیا — اور کرماں اور کریش اور کرماں قیسری مٹی عیات الدین  
 مرستہ کو دیا اسکا حال ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور عراق جو تہی مٹی پر کی الدین عورستہ  
 یحییٰ کو دیا یہ ٹر کا قیون مین اس کی صورت اور شکل اور خلق میں بہتر تھا اس  
 ٹر کے کو مد مرے اس کے ماب کی تاتاریوں نے قتل کیا ان چار ٹر کوں کی نام یا نخل وقت

وقت نماز کے موافق عادت بادشاہوں سلجوقیہ کے نوبت بجا کرتی تھی اور ان کے ۵۰۱

باپ خوارزم شاہ کی نوبت ذوالقرنین مشہور تھی وہ نوبت دو وقت بجتی تھے  
ایک وقت طلوع شمس کی اور دوسرے وقت غروب شمس کے اور ستائیس دسویں  
سونے کی مرصع بجواہرات تھی اور اسی طرح پر باقی اور نوبت کی اور ستائیس سلطان  
اوس نوبت کو بچاتے تھے وہ نقارچی بڑے بادشاہوں کے اولاد میں سے تھے  
از انجلہ طغرل بن ارسلان سلجوقی اور اولاد غیاث الدین بادشاہ غور کی اور شاہ  
علاء الدین حاکم بامیان کا اور بادشاہ تاج الدین حاکم بلخ کا اور بیٹا اسکا ملک اعظم  
حاکم ترمس کا اور ملک سنجر حاکم بخارا اور مثل ان کے سب نقار بجاتے تھے اور  
والدہ خوارزم شاہ محمد کے سماء ترکان خاتون قبیلہ باددست کی تھی یہ ایک شاخ  
ہے قبیلہ میک کی اور ایک بادشاہ ہادی تھی کہ اسی تکشش ابن ارسلان ابن طغرل  
ابن محمد ابن انوشکین غرشنہ نے نکاح کیا تھا جب کہ بادشاہ طرف اپنے بیٹے  
محمد ابن تکشش کی گیا اس وقت پاس ترکان خاتون والدہ اس کے کی بہت قبیلہ میک  
کے جو ترک تھے آگے پہنچ سب سے اس کے بیٹے سلطان محمد کی بہت شان و شوکت  
بڑھ گئی اور ملکہ ترکان خاتون نے یہی سب اس کی ملک میں حکومت کی جو دلاست  
اس کے بیٹے نے فتح کی اپنی والدہ مذکورہ کی درستی ایک قطعہ بڑا الگ کر دیا وہ غور  
بہت عقلمند صاحب دیدہ تھی لوگوں کے انصاف کیا کرتی تھی ظالم کا مظلوم  
سی ظلم دور کرتی تھی مگر قتل جلد کرتی تھی اس کی بڑی سلطنت ہو گئی تھی اور حکم اس کا  
بہت جاری تھا چنانچہ اگر دو فرمان کسی نام جاری ہوتے اور دونوں دو فرمان میں سے  
سلطان محمد کی طرف سے ہوتا اور ایک اوس عورت کی طرف سے تو دونوں کے  
تاریخ دیکھی جاتی جسکی تاریخ اخیر ہوتی اس پر عمل کیا جاتا اس عورت کی فرمان کا  
عزائم تھیں اسماء الدنیا والدین بلغ ترکان ملکہ نساء العالمین ۵



۵۲ اور دستار کے یہ بھی اعتصمت کا لہجہ تھا۔ سو فی قلم سی یہ دستخط کیا کرتی تھی اور اچھا لگتی ہی مولف مدکور تھا ہی کہ عوارم شاہ محمد صاحب ماریوں کی ڈرگاہ الہیہ کو ہانگ گیا اور جیوں پار اور تریا گیا اور پھر حراس کی طرف آیا اور تمار سی او کی بھیجی تھے تھے پھر حراس سی ہانگ کر عراق عجم میں بھیجی گئی تھی کے یاس اور تاراں دس صدق مگوائے اور یہ کہا کہ یہ صدق تمام حواہرات سی ہرے ہوئی ہیں حلی قیمت تھیں ہیں یہ ہیں صدق تو میں سی دو صدقوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اس دونوں صدقوں میں اتنا کہ سارے ریں کی حصول کی رار ایک ایک صدق ہے بعد ازاں حکم دیا کہ یہ صدق قلعہ اردہ میں بھیج دو یہ سب مصروف ظہر سٹہ تمام غلوں ریں کے کسی چاہیہ وہ صدق دہان یہ جائے گئے اور دہان کے حاکم کے حو کہ مایہ اور سکا ہا رسد مگولی — معتدراں ماریوں لے سلطان محمد مدکور کو آیا مادساہ انکستی میں سوار ہو کر ہانگاتا ماریوں لے اسکا تاق کر کے ترمارے مگر مادتاہ یح گیا لکس ماری رات کجس کی ہو گئی مصف اس تاریخ کا کہا ہی کہ مادتاہ مدکور طرب ایک حر رہ کی حوسمد ریں تھا جلا گیا دہان تن تھا تیل حلاطہ کے رما کرتا ہوا اور عاری ریتی حاتی تھی ماسد گال مازدراں کے جد آدے سے عوامادتاہ کے واسطے کہا مازدراں جاتا تھا لیجا لے تھے ایک دن مادتاہ لے کہا کہ میں یہ جاتا ہوں کہ ایک گھوڑا میرے پاس ہو گردیہ مرے کی چرا کرے اور چوٹا سا چرے اس کے واسطے کہرا کر دیا ہے اس میں مدنا کرے چاہے ایک رر گھوڑا اس کے پاس لے گئے اور سلطان محمد مدکور کے پاس تیس ہزار گھوڑے چرائی کو چھٹی ہوئے تھے اس کے پاس کوئی سستی کہا لے یہی دیرہ کی اس حال میں لیجا لے تھی تو اس لیجا لے والے کی ٹی ہی کچھ حکم دتا تھا اور کوئی لکھی مستی اس کی پاس تھا وہ کہا نا لیجانے والا آس دہان شاہی لکھا تھا اور مادتاہ

اور بادشاہ کوئی متافی مثل چہری یا زوال کے ادسکو دے دیتا تھا جب ادسکا ۵۰۳

بیجا جلال الدین والی ملکوں کا ہوا اور ان سب فرمانوں کی تعمیل کی بعد از ان بادشاہ  
در بیان خبریہ کے اسجالت میں مرگیا شمس الدین محمود ابن بلخان جادیش اور مقرب الدین  
سردار فاشون کے نئے بادشاہ کو غسل دیا مگر انھوں نے کہ گھن کے لئی کپڑا نہ سپر ہوا اسی  
رتے میں کفیا گیا ۱۱۸۷ میں اسی خبریہ میں مدفون ہوا جل شانہ جس بادشاہ کے دوڑی  
کی مٹی جو مٹی کا تمام بادشاہان روئے زمین فخر کرین اور ادسکے غلاموں اور نوکران کو  
بادشاہت ہو چنانچہ طشت بردار اور رکاب دار اور سلع دار اور جندہ بڑا وغیرہ جو ادسکی  
ادنی نوکر تھے بادشاہ ہو جاتے اور ادسکو گھن نصیب نہ ہو سلطان محمد کو رجز اور کے  
ساتھ خاص تھا جس میں کوئی تشبیہ نہ تھا ازاں تک ایک علم اور چتر ادسکے چلتا تھا جب  
سوار ہوتا تھا اور دو گپہ سونیکے درمیان دوکانوں گہوڑے بادشاہ کے ٹٹکا کرتے  
تھی اور سیاہ نیزہ اور سیاہ زین اور سیاہ کمانیں جسم دار کے کندھوں پر ہوتی تھیں  
اور کوئی اپنی موٹہ پر نہ کہتا تھا اور ایک یہ کہ اس کے کوتل گہوڑے سب گہوڑوں کے  
آگے رہتے تھے اور بادشاہوں کے گہوڑے ان گہوڑوں کے پیچھے چلتی تھی اور جو شخص  
کچھ عرض کرنی چاہتا زین پر گھٹنوں کے بل پر بیٹھ کر بات کرتا مولف نے ذکر کیا ہے  
کہ جلال الدین نے کور بعد مرنے اپنی باپ سلطان محمد کی خبریہ سی طرفت خوارزم کی  
گسا پھر تاتا زیون سی ہاگ کر غزنہ میں گیا اور سجائے پر درمیان تاتاریوں کی اور ادسکی  
رڑی ہوئی جیسا کہ ادب بیان ہوا۔ بعد از ان چنگیز خان جرہ کر گیا اس وقت جلال الدین  
غزنہ سی طرف ہندوستان کی ہاگ لیکن چنگیز خان نے بھی آب سندھ پر اسکو جاگیر ابدہ کے  
روز صبح کے وقت آٹھویں ماہ شوال ۱۱۸۷ میں سندھ پر رڑی ہوئی مگر پہلا حملہ چنگیز خان پر  
ہوا اور دوسری بار جلال الدین پر اسی اثنائے رات ہو گئی جلال الدین شکست کھا کر  
ہاگ گرا اسکا بیٹا جو ساہیہ آٹھ برس کی عمر کا تھا بڑا گیا اسکو چنگیز خان نے اپنی ساسی

۵۲ قتل کیا حوت کہ حلال الدین نکست کہا کہ دریا سے سسدہ کے کاری رہی ایشیا سے یہ  
ایہ والدہ اور بیوی اور حرموں کو چیتی ہوئے یا یادہ عورتیں یہ کہہ رہی تھیں کہ حکمہ حدالہ  
قسم یا تو ہو ہی قتل کر یا ہو قید سی جوڑ حلال الدین نے حکم کیا کہ ان عورتوں کو اس  
سدہ میں ڈو درخیا کہ ایک یہ عجب و غریب مصیبت ہی کہ حکمایاں ہیں ہو سکتا  
سدا راں حلال الدین مہ ایسی لشکر کے آب سدہ میں گھس گیا تھیا چار ہزار آدمی طرف  
حگل کی گئے یہ اور سگی بدن نکل آئے اور حلال الدین مہ تیں حواصوں کے دور ہر  
کسی موضع بعد ہر حال کلاتن دن تک اس کے لشکر اور سکود ہوڈ ہتی پھر اسے سدا راں  
تتہری دن حلال الدین ملا فوراً لشکریوں نے اس کی سامی عید کی اور گماں گما کہ ہم نے  
سر سی پیدا ہوئے مہ ارادہ ماں حلال الدین اور ہند و سیاہوں کے لڑائی ہوئی  
حلال الدین نے فتح پائی لاہور تک پہنچا کہ حلال الدین نے طرف عراق کی  
مرصحت کا قصد کیا پہلواں ار یک کو ادیراؤں شہروں کے حوہد دستاں کے فتح کے  
تھے یا یہ کیا مگر ساتھ اس کی ایک اور شخص مسمی جس قزاق کو ہی ماب کر کے دفا ملک اسکا  
لقہ رکھا۔ دریاں <sup>۱۲۷</sup> دفا ملک کی پہلواں ار یک کو لکا لکر حوہد دستاں کا  
مالک ہو گیا اور حلال الدین نے دریاں <sup>۱۲۸</sup> کے ہند دستاں کی طرف کراں کے  
مرصحت کی مگر اسی مہ ایسی لشکر کے دریاں اُن حگلوں کے حوکرماں اور ہند دستاں  
واقع ہیا بہت مصیبت اٹھائی چار آدمی اس کے ساتھ پہنچی کوئی گہوڑے پر سوار تھا۔  
اور کوئی گدھے پر اس صورت سی حلال الدین حورشاں میں پہنچا حاتے ہی مالک ہو گیا  
پہر آدریماں پر سولی ہوا پہر کچھ فسج کیا اور تمام ملا آراں پرستولی ہو گیا سدا راں  
حلال الدین نے ایسی ماب کو حوہد سی لاکر قلعہ اردہس میں دم کیا ح تانادیوں نے  
وہ قلعہ لیا اس مردہ کو قریں سی اکھاڑ کر حلا دیا اور یہی حال اردوں کی قروں سی ہیا  
کسا جانچو محمد و اس سگلیں کے ڈیاں حوہد سی لکا لکر ہو نک دیں۔ بعد ازاں اس موٹ

مولف نے مستولی ہونا اس جلال الدین کا غلط دغیرہ پر بیان کیا ہے پہر او ترنا اوسکا اوپر ۵۰۵  
 ایک پل کی جو قریب آمد کی تھا اور مدد چاہنی ملک شرف ابن ملک عادل سی حسنی مدد نہ دی  
 تہی بیان کیا ہے بعد ازاں جلال الدین نے ارادہ کیا کہ اصفہان کو جادون لیکن پہر اوسکا یہ  
 قصد جاتا رہا راگتو اپنی گہرین آکر شراب پی اور بہت نشہ ہوا یہاں تک کہ سر پہر نے لگا  
 اور سانس ٹوٹ گیا اور تاتاریوں نے آگہیر اصبح کے وقت تاتاریوں نے جلال الدین کے  
 خیمہ میں آکر اوسکو متوالا سوتا ہوا پایا فوراً اوسکی ایک لشکر سی یعنی ارخان نے اوسکو اٹھایا  
 اور تاتاریوں کے خیمہ سی دور کر دیا کوئی خواص اندر گھسا اوسنی جا کر جلال الدین کا ماتہ پکڑ  
 جگایا اور گھوڑے پر سوار کیا اور ارخان نے گھوڑیکو ہالکا اور پیچھے پیچھے اوسکے تاتاری  
 ہوئے جلال الدین نے ارخان کو کہا کہ تو مجھسی الگ ہو جا تاکہ تاتاری تیرا پیچھا کریں  
 یہ بھی کہنا اوسکا بے وقوفی تہی کیونکہ ارخان کے پیچھے بہت لشکر قریب چاندہر سوار کے  
 ہو گیا اوسنی اصفہان کا قصد کیا اور جاتے ہی مستولی ہو گیا مدت تک قابض رہا اور جب  
 جلال الدین ارخانسی الگ ہوا تو وہ باسورہ آمد کے طرف گیا جب اوسکو مقدور آمد میں  
 گہسنی کا نہ ہوا اسوقت طرف ایک گانوں کی دیہات میا فارقین سی شہاب الدین  
 غازی ابن ملک عادل حاکم میا فارقین ڈھونڈتا ہوا چلا اوسی گانوں میں تاتاریوں  
 نے جلال الدین کو آگہیرا اسوقت جلال الدین طرف ایک پہاڑ کی جو قریب دہان  
 تھا پہاڑ گیا اوس پہاڑ میں قوم گرد رہتی تہی وہ لوگوں کو پکڑ لیا کرتی تہی انہوں نے  
 اوسکو پکڑ کر ارادہ قتل کا کیا جلال الدین نے ایک گردی سی کہا کہ میں بادشاہ ہوں  
 تو مجھکو اپنی پاس جتیار نہی دے میں تجھی بادشاہ کر دوں گا وہ گردی اوسکو لئی ہوئے  
 اپنی جورد کی پاس آیا اور اوسکو سوپ کر پہر پہاڑ میں واسطی لانے اور کچھ ششی کی چلا  
 گیا اسی اثنائیں ایک اور گردی آیا اوسکے پاس ایک حربہ تھا اوسنی اوس عورت  
 سی کہا کہ اس خوارزمی کو تم کیون نہیں قتل کرتے اوس عورت نے کہا یہ بات نہیں

۵۰۶ ہو سکتی کیونکہ میرے حادثہ کی اسکو اس دیا ہی ادس گردی لے کہا کہ یہ مادتاہ ہے  
ایک میرا ہی حواسی اجاتا تھا اسی خلا میں قتل کیا تھا یہ کہہ کر وہ ادس کے مار کر قتل کیا  
جلال الدین گدگد کوں رنگ چوٹا قد ترکی لباس اور ترکی عسارت تھا ماریسی ہی لوگو کرتا  
تھا اور حلیہ کو حب خط لکھتا تھا لعل العباب اوسکا مثل حو اور مہشتاہ محمد اسی مایہ کے  
لکھا کرتا تھا چاچہ لعل دیر پہ لکھتا کہ مرا حاد م تاملہ از مکرے پیر لہ کے لیس خلا کے  
اسی تیس اس حلیہ کے سامی مدہ لکھا تھا ادب ادب دستان مصر اور روم اور سام کو اپنا  
اور اسی مایہ کا نام لکھتا تھا ایں مادتاہ جو میں سی مایہ ہی غیرہ کی سامی لفظ  
حادم سی اسی سن تعمیر کرتا تھا دستخط ادس کے خط پر یہ بولی ہی العصرۃ من الدود وحدہ  
اور حب کہی حاکم موصل کو یا مثل اس کے کسی اور کو خط لکھتا تو فقط یہی دستخط مٹاے  
ایسی نام کے کرد ماسد تعظیم نام کے لیکن دستخط حلی قلم سی کرتا تھا جلال الدین کا  
خطاب حدود عالم ہا وہ درمیاں نصف ماہ سوال سہ ۶۲۵ ایسی شہہ بحری کے  
مقتول ہوا۔ اسکاے تک ہم لے تاریخ محمد مستی کیسی جو کہ سہ مدت جلال الدین  
کے اس کے موصول ہوئے تک ہا اور بہت دی عرت اور دی رنہ ادس کے سامے تھا  
— اس سال میں تاریخ کامل حوالیف کی ہوئی شیخ عوالد میں سرور اس اثر  
جرری کی بے تمام ہوئی جس کتا سسی اکثر حال ہی اس ای کتا میں نقل کیا کیونکہ اس  
مصیف لے ایسی تاریخ ہبوط آدم سی شہہ تک لکھی ہے اور عوالد میں ان اثر مذکور  
درمیاں شہہ کی صسا کہ ذکر کریں گے انتشار اللہ تعالیٰ قوت ہوا۔ اسی سال میں  
درتیاں ماہ ذی قعدہ کی مسہر قاہرہ میں انوار الحس می اس عند المنطل اس عند المر  
رداوی فوت ہوا یہ شخص کوی حسی اپنے رانی کا علم کچھ اور حب من امام گدگد ہے  
مدت تک دمشق میں رہا کئی کتا میں مصیدہ مصیف کس اذا کملہ ایک کتا البیہ نظم  
میں اسکی مسہر ہے یہ انیس اسکی شہہ ۵۶۲ میں ہوئی ردادی منسوب طرف رودادہ کی یہ

یہ ایک بڑا قبیلہ! ہر بوجاہ کے جو کہ ایک شہر پر گناہت افریقہ سی ہے رہتا ہے

## اب شروع ہوا ۶۲۹ ہجری

اس سال میں سلطان ملک کامل اور ملک اشرف دیار مصر میں تھے اور ملک مظفر درمیا  
کے اور بہائی اوسکا ملک ناصر قلیج ارسلان بابرین میں حکومت کرتا تھا اور عزیز محمد بن ابہر  
غازی ملک بعلب میں مستقل تھا اور تاتاری تمام بلاد عجم پر غالب آگئے اور خلیفہ مستنصر  
درمیان عراق کے تھا۔۔۔ بعد ازاں اسکی سال میں ملک کامل اور اشرف نے دیار مصر  
سی کوچ کیا اور دونوں بلاد شرقیہ کی طرف گئے بلکہ کامل شوبک تک پہنچا  
ملک ناصر داد ابن منظم عیسیٰ ابن علاء ابو بکر ابن ایوب نے بڑی دہرم دہرم سی  
ضیافت کی اور دونوں میں دوستی اور اتحاد کامل ہوا ملک کامل درمیان بحون کے  
تزیب کرک کے کہ وہ ایک منزل جاییوں کے ہی عشرہ اخیرہ شعبان سنہ ہذا میں جا کر  
اوترا اوسکے پاس بحون میں حاکم حات ملک مظفر محمود واسطی ملاقات کی گیا اور  
ناصر داد نے ہمراہ ملک کامل کے ساتھ اپنی لشکر کے دمشق تک سفر کیا ملک کامل سنہ  
ساتھ ہی اپنی بیٹے ملک صالح بن محمد الدین ایوب کو لیا اور نابیب مصر کا کیا اور ملک عادل  
سیف الدین ابو بکر ابن ملک کامل ابن ملک عادل ابو بکر ابن ایوب کو اپنا دلی عہد  
بنایا پھر ملک کامل نے کوچ کر کے سلیمہ پر ڈیرا کیا اسجاسے پر تمام ملوک اوسکے  
اہل بیت کے بہت فوجیں لیکر آئے بمعیت ان سب سلاطین کے آدے کے اوپر گیا بعد  
اسی صرہ کی وہ شہر فتح کیا رہا لنگا حاکم ملک مسعود ابن ملک صالح محمود ابن محمد ابن قرا  
ارسلان لقمان ابن ارتقی تھا محمد ابن قرا ارسلان مذکور وہ ہی جسکو سلطان صلاح الدین  
نے آندچین لینے اسکے ابن بنیان ملک دی تھی ملک کامل نے شہر لنگا ملک مسعود مذکور

۵۸ سیسہ مدح و محالی اسکے کی اور سب اسکی کہ وہ لوگوں کی ہر بیویوں سیسہ مدح و محالی کرتا تھا  
 چہن یا تھا ایک اسکی ٹریا کٹی تہ، اور سکام آتا تھا وہ اور ہر دو ہر کی ماتیں ملکر لیر ہوا  
 کے حرردوں کو اوسسی ملائی تہی حب ملک مسودسی شہر آمد مسود مصافح اور تمام قلیات  
 کہ حسین قلہ کھا ہا بیت مصوط تھا لے لیا اور سوقت ملک کامل لے ملک مسود کی حال پر  
 مہر مانی در مار چہر ٹری قلعہ دیار مصر میں دئے لیکں وناں ہی حب وہ اسی مدی سیسہ مدح و  
 اسوقت ملک کامل لے قید کیا یہاں ملک کامل لے وفات پائی حب تک عید ہی تھا  
 رہا بعد مرے ملک کامل کے قید سیسہ مدح و محالی میں آیا ملک مطہر محمود حاکم حاکم حاکم  
 اس پر احسان کیا پھر دین سیسہ مدح و محالی کے سترق کو گیا تا تاریخ سیسہ مدح و محالی ہوں  
 اور سکوفل کر ڈالا حب ملک کامل لے آمد مسود اسکی گرد وواج کے لے لیا تھا کتہ  
 ایسی طرف سیسہ مدح و محالی مقرر کردئے تہی اور ایسی پٹے ملک صالح اس ایوب ملک کامل  
 دینا حاکم سا کہ مسراہ اور سکے شمس الدین شواب عادلی کو چہر آیا تھا یہ سال ہی نام ہو گیا  
 اور ملک کامل ہی پور شرف ہی متقی حب ملک کامل دیار مصر سیسہ مدح و محالی سال میں نکلا ہوا ہی  
 اور سکے قدوں شیاں بھی فاطمہ حاتون بھی ملک عویر حاکم حلب کی اور عاریہ حاتون  
 حررد ملک مطہر حاکم حاکم کی ساتھ لکھی تہیں ہر ایک کو ایک سسرال میں رخصت کہ  
 تحمیا اسی سال میں علی اس رسول مائیں میں ورت ہوا محاسے اسکی مٹا اور  
 عمر میں علی قائم ہوا

## اب شروع ہوا ۴۳۰ ہجری

اس سال میں سلطان ملک کامل فی علاوہ قیہ سیسہ مدح و محالی نظام اور مد دست کر گیا  
 دیار مصر کو کوچ کیا اور ہر ایک ماہ شاہ ایسی شہر کو مہجرت کر گیا

## بیان ستولی سونی ملک غریز محمد ابن طاہر حاکم حلب کا اوپر شیرز کی

واضح ہو کہ شیرز شہاب الدین یوسف ابن مسود ابن سابق الدین عثمان ابن دایہ کے قبضہ میں تھے اور یہ سابق الدین عثمان مذکور سہ اپنی بہائیوں کے بڑے امراء نور الدین ابن زکریا سی شہار کے جاتا تھا۔ بعد ازاں ملک صالح اسمعیل ابن نور الدین شہید نے سابق الدین عثمان ابن دایہ اور اس کے بہائی شمس الدین کو قید کر دیا تھا یہ امراء سلطان صلاح الدین پر گران گذرا تھا چنانچہ اس نے ہی محبت اپنی چڑھائی کرنے ملک شام کے اور چین لینے ملک شام کے ملک صالح اسمعیل سی کی تھی۔ جب سی اولاد دایہ کے سلطان صلاح الدین کی خدمت میں چلن گئے اور امیر کبیر اس کی سلطنت میں ہوئے۔ اور شہر شیرز پہلے سے چونکہ سابق الدین مذکور کا تھا اسے سلطان صلاح الدین نے پھر اس کو اسی پر بحال کیا بلکہ اور زیادہ ابا قیس ہی اس کو بردقت قتل کرنے خارج دکن حاکم اس کے کی سابق الدین کو دیا تھا۔ بعد اسکے بیٹا اس کا مسود ابن عثمان حاکم شیرز کا ہوا۔ بعد اس کے مرنے کی بیٹیا شہاب الدین یوسف مذکور اس سال تک حاکم رہا کیونکہ اس سال میں ملک غریز حاکم حلب نے بوجہ حکم ملک کامل کے شیرز کا محاصرہ کیا اور ملک مظفر محمود حاکم حات نے بھی عین حالت حصار میں اس کے مساعدت کی چنانچہ شہاب الدین یوسف نے شہر شیرز ملک غریز کو دے دیا اور آپ اس کی خدمت میں چلا آیا۔ بعد ازاں ملک غریز نے شیرز پر حکومت پاکر ملک مظفر محمود حاکم حات پر احسان اور اکرام کر کے رخصت کیا ہر ایک اپنی اپنی شہر کو چلا گیا۔ اور اسی سال میں ملک مظفر محمود حاکم حات نے ملک کامل کو یہ صلاح دی کہ قلعہ بارین جو بڑے بہائی قلعہ ارسلان کے پاس ہے اس کو وہ چین لیا جائے کیونکہ مجھ کو یہ خوف درمن گیر ہے کہ قلعہ ارسلان طاقت مقابلہ



۵۱ درگیوں کی ہیں رکھتا اس۔ سو انکو دے دو سے ملک کامل لے یہہ راجی سپہ کی فوراً ملک  
 مطہرے حات سہی کوچ کر کے ماریں کا محاصرہ کیا جاوے وہ قلعہ ایسی بہاوی قلعہ ارسال  
 سہی چہیں یا ح قلعہ ارسال ایسے بہاوی ملک مطہر کے یا س حاضر ہوا اسی اوسکی  
 بہت مدارا کی اور اسی کہا کہ تم مرے ساتھ حات میں چلکر رہو اسنی نہ مانا دہر کو  
 جلا گیا داں ملک کامل لے اوسکو ٹرے یرگمات دے اور تمام یکن حوا و سکی  
 داد کی دس میں تہیں سہ چوڑ دیں یہہ وہ عروج اور لہر بہر یولی کہ ماں ہیں کیا حات  
 سک نہ کچھ عرصہ کے ملک کامل لے قلعہ ارسال کو میدان کیا جیا یہہ وہ ۶۳۵ھ میں مل  
 وفات یا لے ملک کامل کے چند دور پہلے مدہ ہی میں مر گیا۔ اسی سال میں مطہر ایک  
 کو گوری اس رین الدین علی کو چک نے دے یا لے اوسکی مالک ہوئی شہر اہل کا  
 دکر مدہ مرے اوسکے بہاوی نور الدین یوسف اس رین الدین علی کا درمیان ۵۸۶ھ کے  
 اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ وہ دروں بیچ حدت سلطان صلاح الدین کے ساحل دیار  
 دنگوں سہی جاہد کر رہے تہی اوں کا ملک اس سال تک اوسکے حادہ اس میں رہا کہ  
 ح مطہر الدین نہ گور گیا اوسکے کوئی شانہ بہا و س کے ایسی شہروں کی مدارا کے  
 واسطی حلیہ مستصر کے وصیت کردی بہاوی حلیہ لے نہ اوسکے مدہ کی ایسا  
 نصہ کر لیا مطہر الدین کو رادشاہ شجاع بہا گور عیب سہی حراج یسی میں راطم  
 کرتا تھا اور سمر حد وصلی اللہ علیہ وسلم کے سرود کی محفل کیا کرتا تھا اور سہ مال  
 حراج کیا کرتا تھا۔ اور اسی سال میں درمیان ماہ شتاں کے شج عوالدین علی اس  
 محمد اس عہد الکیم اس عہد الوداد شیبانی سرود اس اتیرتے دے یا لے یہہ شخص  
 حیرہ اس عمر میں جوتے حاد الاول ۵۵۵ھ میں سید ہوا وہیں یرورس یا لے پہاوی  
 مایب بہائیوں کے ساتھ مصل میں آیا دماں آکر الوداد وصلی اللہ علیہ وسلم کی  
 اور اسکے معاصرین سہی علم حدیت پڑھا اور کئی دفعہ مدہ او میں قاصد سو کر حاکم مصل کے

۵۱۱ کی طرف سے گیا اور شیخ یحییٰ بن صدقہ اور شیخ عبد الوہاب ابن علی صوفی وغیرہ سے  
 حدیث کی سماعت کی پہر طرف شام اور بیت المقدس کی گیارہاں بہت لوگوں سے  
 حدیث کی سماعت کی پہر موصول کو مراجعت کر کی اپنی لکھریں آٹھ ہاں کچھ حاجت  
 بنی بہر شخص علم حدیث میں امام اور تواریخ متقدمین اور متاخرین کا فاضل گذرا ہے  
 اور سکوا نسب عرب کا بہت علم تھا اور سنی تاریخ میں بہت بڑی ایک کتاب تصنیف  
 کی ہے جسکا نام تاریخ کامل رکھا ہے میں نے ہی اس کتاب سے اس اپنی کتاب میں  
 بہت کچھ نقل کیا ہے وہ کتاب شروع دنیا سے ۶۲۸ ہجری تک ہی اور ایک کتاب  
 اسی فاضل نے در بیان اخبار صحابہ کی چھ جلدوں میں تصنیف کی ہے اور کتاب اسباب  
 جو تصنیف سمعانی کے ہی اور سکوا سنی مختصر کیا ہے وہ نمبر لوگوں کے پاس بہت موجود  
 ہی اصل کتاب سمعانی کی پائی ہی نہیں جاتی وہ در میان حلب کی ۶۲۹ ہجری میں ۳ کر  
 نزدیک طرابلسی طغریل اتابک کے پاس اترتا تھا اور سنی بہت اکرام اور اعزاز  
 اور سکا کیا پہر دمشق کو ۶۲۸ میں گیا پہر حلب کو ۶۲۸ میں مراجعت کی پہر طرف موصول  
 کی گیا دہان جا کر اس تاریخ مذکور میں وفات پائی۔ خبر یہ جو ابن عمر کی طرف  
 منسوب ہی وہ ایک آدمی اہل برقیہ میں سے جو کہ مضافات موصول سے ہی تھا نام  
 اسکا عبد النزیز ابن عمر ہے اور سنی بہر شہر بسایا تھا اس واسطی وہ شہر اسکی طرف منسوب کیا

## اب شروع ہوا ۴۳۱ ھ ہجری

اس سال میں در میان ماہ محرم کے شہاب الدین طغریل اتابک حلب میں فوت ہوا  
 بیان کو چ کر نی سلطان ملک کامل کا مصری اسطی لڑنی کی قیاد حاکم بلاد روم کے

۵۱ اس سال میں کیفاد اس کچھرو حاکم ملا دروم نے یہاں کہ ملا دھلاطی جاپہن اسوا سلی  
 ملک کامل تمام و صیں ایسی مصرسی لیکر اسکی مقابلہ کو گیا اور سب بادشاہ اسکی اہل بیت  
 کے جمع ہو گئے درمیاں ماہ رمضان سہ ہا کے سلسلہ کے قتال یہ ڈیرا کیا یہ وہاں سی  
 کوچ کر کے ہراررق پر حود درماں حدود ملا دروم کے ہے حایڑا اسکے لشکر میں سولہ  
 مارشاہوں کے ڈرے تھے وہ سب اسکی خدمت میں حاضر تھے اور بھلہ ہائی لوسکا  
 ملک استرہ موسیٰ حاکم دمشق اور ملک مطہر عاری حاکم میاں قریب — اور ملک  
 حامد ارسلان شاہ حاکم قلعہ — اور صالح اسماعیل اولاد ملک عادل سی اور  
 ملک عرب حاکم حلب — اور ملک زاہر حاکم میرہ دادد ان سلطان صلاح الدین —  
 اور ہائی اسکا ملک افضل موسیٰ حاکم صیصات بیٹا سلطان صلاح الدین کا یہ  
 شخص نہ ایسی ہائی ملک افضل علی کی مارشاہ ہوا تھا — اور ملک مطہر محمود اس  
 ملک منصور محمد — اور ملک صالح احمد حاکم عنتاب بیٹا ملک ظاہر حاکم حلب کا —  
 اور ملک ناصر داؤد حاکم کرک کا شا ملک معظم عیسیٰ اس ملک عادل کا — اور ملک  
 شیر کوہ حاکم محض شا محمد اس شیر کوہ کا اور اس حاکم سی کیفادی تمام گہاٹیں  
 اور درند آدموں سی واسطی لڑائے کی حاکم یہ دئے تھے اسلئے سلطان مذکور کو  
 جانب شہر ارق کی سی ملا دروم میں داخل ہونے کے طاقت نہ تھی اسپراسطی ایک  
 سکرار سے کر کے طرف قلعہ منصور کے کہ وہ ملا کیفاد سی ہے یہاں اول لشکریوں  
 نے اس قلعہ کو ڈھا کر برابر کر دیا اور خود سلطان درامرات فتح کر کے طرف سویدا  
 کی گیا اور بعد درونہرا یا سو سوار کے ہمراہ ملک مطہر حاکم حلب کی آگے روانہ کیا  
 خیا کہ ملک مطہر اون کو لیکر حترت یر گیا اور کیفاد بادشاہ روم ہی اونکی طرف  
 معاملہ کو آیا دونو جانب سی لڑائی ہوئی لشکر کامل نے شکست کھائی اور ملک مطہر  
 حاکم حما درماں حترت کے محصور ہوا کیفادی ہی اونکی محاصرہ کرنے میں بہت

بہت کوشش کی — ملک کامل سویڈ اپرہا اوسنی دریافت کیا کہ سیری ہمارا کے ۵۱۳  
 ملک و سلاطین پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ شہیر کوہ حاکم حمص فی تمام ملک کسی یہ  
 چغل خوری کی تہی کہ بادشاہ یون کہتا تھا کہ جب ملک روم کو فتح کر لیں گا اپنی  
 اولاد کو تقسیم کر کے عوض ملک شام کی اونکو دینگا اور تمام ملک شام آپ سے  
 لیں گا تاکہ ملک شام اور مصر میں تنہا میں ہی راج کر دیں یہ بات شکر سب کی  
 ہمت اڑنے سے پست ہوئی اور نیتونین فساد آگیا جب ملک کامل نے یہ بات معلوم  
 کی ہرگز واسطی لڑائی کے جنبش نہ کی اور ملک مظفر حاکم حمص مدت تک محصور رہا  
 آخر کو خواہان امان ہوا کیفبا دنی اسکو امن دی اور خلعت دیکر پشیمان کیا اور خیریت  
 لے لی اب وہ شہر بلاد کیفبا دسی ہو گیا بروز یکشنبہ ساتویں ماہ ذی قعدہ کو ملک  
 مظفر حاکم حمص خیریت سے اوترا آیا تھا و دروز کیفبا د کے پاس رہا پھر اوسنی  
 چھوڑ دیا یا پنجین ذی قعدہ سنہ ۶۳۱ ہجری چھ سو اکتیس میں وہاں سے کوچ کر کے ملک  
 کامل کے پاس آیا وہ درمیان دیہات شہر آمد کے اوترا ہوا تھا اسکو دیکھتی ہی  
 خوش ہو گیا اوسے روز ملک کامل نے ناصر داؤد حاکم کرک سے خطا ہو کر اس پر  
 یہ الزام رکھا کہ تو نے میرے بیٹی کو طلاق دی ہے لاچار ناصر داؤد کو طلاق دینی  
 پڑی ملک کامل نے اپنی سامنی طلاق کا دنیا ثابت کر دیا — اسی سال میں تمام  
 ہوی تعمیر بناؤ قلعہ معرہ کے اس قلعہ کے بنانے کو سیف الدین علی ابن ابو علی  
 ہریانی نے ملک مظفر صاحب حمص کو اشارہ کیا تھا چنانچہ اس سال میں وہ نیکر  
 تیار ہو گیا اس قلعہ میں لشکر اور ہتیار بہر دئے تھے یہ بات کچھ اچھی لگی تھی ہان  
 قلعہ بنا مناسب نہ تھا کیونکہ حلیوں نے بعد تھوڑی مدت کی اس کا محاصرہ کر کے  
 چین لیا شہر معرہ بھی بسبب اسکی حکومت سے نکل گیا — اسی سال سیف الدین  
 آمدی فوت ہوا وہ علوم عقلیہ اور اصولیہ وغیرہ میں فاضل تھا ابتدائی حال میں حنبلی

۵۱۲ مدرسہ تہا پیر شامی ہو گیا علم اصول کا تعلق کر کے اصول فقہ میں گئی کتابیں تصنیف کیں اور اصول دین معنولات میں بھی چند کتابیں مائیں اور مدت تک مصر میں رہا اور جامع مسجد اور اس مدرسہ کا حورب تمام سی ملا ہوا ہے امام ربانہ پیر قناد فیہوں نے اس سیر محلہ کر کے ایک محضر اور سکنا مایا اور سین بیہ لکھا کہ اس شخص نے مدرسہ اسلام چوڑ کر مدرسہ فلاحہ اختیار کر لیا اور ایک فقیہہ کو دیا کہ تو اس مدرسہ لکھ کر تیار کر تاکہ اور فیہوں کے اس پر مہر کی جائیں اسی اول اس محضر کی تیسرا حصہ والفتی ادلہر یا لوالسجدہ فالقوہم اعلیٰ اعلیٰ وخصوہ دشمن کی لوگوں نے ایک حوالہ سے ہوا دیکھا کہ گو ۔ اس قوم اور سر دسریہ اور محاسن اس حصہ یہ ماحول گذر آمدی مذکور چھب گیا اور خاص کی طرف چلا گیا مدت تک اس رہ کر بہر دشمن کو آیا اور اسی حاسہ میں فوت ہوا ولادت اس کی ۵۵۱ ہجری ہی ۔ اور اسی سال میں صلاح اربلی حوتا سر اور حاصل اور امیر اور خوش نصیب فوت ہوا ۔ جو ملک شہر اور ملک کامل کے پاس صین کرتا تھا ۔

### اب شروع ہوا ۶۳۲ ھ ہجری

ملک کامل ملا شریفہ میں تہا سب اصناف اور نادان تاقی کے حوالہ کی ماسا ہوئی تہی ملا دروم کے لینے کا قصد حاتارہا وہاں کسی مصر کو مروت کی اور ہاں ملک ایسی ایسی شہر کو چلا گیا ۔ اور اسی سال میں ملک راہر داؤد حاکم اس سلطان صلاح الدین فوت ہوا وہ لشکر کاملی کے درمیان بیمار ہوا تھا دم بیمار ادٹھا کر میرہ میں لائے وہاں آکر فوت ہو گیا ۔ بعد اس کے اور سکنا تھا ۔ عزیز حاکم حلب مادر شاہ سیرہ کا ہوا ملک فظاہر مذکور حقیقی بہائی اظہار حاکم

حلب کا تھا۔ اسی سال میں قاضی بہاؤ الدین ابن شداد فوت ہوا اسکی عمر قریب ۵۱۵  
 تیرا ۹۳ برس کی تھی سلطان صلاح الدین کے مناصبوں میں تھا اور اسکے لشکر کا  
 قاضی ہو گیا بروقت وفات پانے سلطان صلاح الدین کے قاضی مذکور کی عمر کسی  
 برس کی تھی قاضی بہاؤ الدین مذکور نے اولاد سلطان صلاح الدین اور اتانک طغرل  
 کے پاس وہ رتبہ پایا تھا کہ اس رتبہ کو کوئی نہیں پہنچتا۔ اس کے ایام میں کسی کا  
 نام شداد نہ تھا شاید کوئی اسکی غیبیال میں ہو گا جسکے نام سی وہ بھی ابن شداد  
 مشہور ہوا اصل اسکی موصصل کی تھی وہ فاضل دین دار تھا اس کے پاس جاگیر ایک  
 لاکھ درہم سالیانہ آمد سی زیادہ تھے۔ اور اسی سال میں جب سب بادشاہ  
 اپنی اپنی شہروں کو چلے گئے ملک مظفر حاکم حمات پانچویں تاریخ ربیع الاول  
 سنہ ۶۳۲ کو حمات میں داخل ہوا دو دن بعد اس کے جانے کے پانچ بجے جمہرات کی روز  
 دوسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۶۳۲ میں ایک ٹرکا ملک منصور پیدا ہوا  
 بہت خوشی سبب آنے باپ بیٹے کے ہوئی۔ اور اسی سال میں جب کہ افواج  
 کا ملکہ متفرق ہو گئی کیتقاد ابن کیمجر حاکم بلاد روم نے شہر حران اور راجہ کو ملک  
 کامل کے قبضہ میں تھے دونوں کا محاصرہ کر کے فتح کر لے۔ اسی سال میں در میان  
 قاہرہ کے قاسم ابن عمر ابن علی حموی مصری سردن ابن فارض فوت ہوا اسکے شمار  
 بہت اچھی میں ایک قصیدہ چہہ سوشتر کا طریقہ صوفیہ پر اسنے لکھا ہے

## اب شروع ہوا ۶۴۳ھ ہجری

اسی سال میں ناصر دود نے کرکسی طرف تہاد کی طبعی ہو کر خلیفہ مستنصر کی طرف  
 کوچ کیا کیونکہ وہ اپنی چچا ملک کامل سی ڈر کر خلیفہ کے پاس بہت تھکے اور تھکے

۵۱۶ حوالہ نصیب لیکر چلا آیا ہا حلیہ مستقرے او مکا بہت اکرام کیا اور ادسکو اور ادس کے  
 ماروں کو خلعت و اما صرداد یہہ خیال کرتا تھا کہ حلیہ مستقرے آدمیوں کی سائے  
 دربار میں محکوموا دے گا صا کہ مطہر الدین حاکم ارمل کو طوایا تھا مگر یہہ امداد سکی  
 یوری رہی لاچار یہہ حلیہ سسی سات کی آب حوالہ س کی ادسی رہا اوسوت یا صر  
 مدکورے حلیہ مستقرے کی طرح میں قصیدہ کہا ادسی ادسی قصیدہ میں حاکم ارمل کا حاضر  
 ہوا ہی ساں کیا لکن حلیہ لب رعایت خاطر ملک کامل کی اس امر پر دیری کر سکتا  
 ہوا آخر کو دونوں کی خاطر رکھ کر ردت کو مجلس میں طوایا مداراں ملک ماصری طرف  
 کرک کی کوچ کیا۔ اور اسی سال میں ملک کامل نے مصر سی ملا دسترخویہ میں حاکم  
 سہروردی اور رہا ہر قصہ گفتاد حاکم روم سی نکال کر ادس کے لشکروں کو اور طوایا  
 یکڑ کر لڑ مار کر کے مصر کو بھیجا یہہ ما۔ اسی اچھی۔ کی ہی ہر ملک کامل طرف دمشق  
 کے آیا وہاں ایسی ہا ہی ملک شہر کے یاس تا امام ہونے سال ہذا کے مقم رہا  
 ۔ اسی سال میں شہر الدین محمد اس نصر اس عین درعی شاعر مشہور فوت ہوا  
 یہہ بہت بڑا شاعر تھا جو لوگوں کی بہت کیا کرتا تھا کوئی شخص ادس کی رماں سی ہیں بکا  
 ایک قصیدہ اسی شام معروض الاعراض تصیف کیا ہے جسکے سی یہہ ہیں کہ قحی آموزوں  
 کے اس قصیدہ میں کوئی امیر دمشق اسہا ہیں جو بڑا حلی عرب ہیں حواس کی اسیم  
 سلطان صلاح الدین نے طرف یس کی نکال دیا یہا میں حاکم طعنیں س ایور  
 حاکم میں کے مدح کر کے بہت مال حاصل کیا اس رویہ کا سوداگری مال بہر کی نہ  
 جلا اول ایام میں عزیر عثمان اس سلطان صلاح الدین دبا نکال کا مل تھا جسکی ان عمر  
 سی رخواۃ طلب کی صیا کہ اور سوداگر دس سی مادشاہ لیا کرتا تھا ادسی ایک قصیدہ  
 عیر کی بحر میں بنایا جس کے یہہ دو شعر ہیں  
 ماکل من شہمی بالعریز لہا + اهل و ماکل برو سجدہ علقا

میر العزیز نے فرقت فرما لیا ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

بعد ازاں ابن عیین طرف دمشق کی گیا ملک منظم عیسیٰ حاکم دمشق کی خدمت میں تادفات  
رہا اور بجائے اس سال میں فوت ہوا دیوان اور سکاستشہور ہوا

اب شروع ہوا ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

اس سال میں سلطان ملک کامل نے دیار مصر کو مراجعت کی

سیان وفات پانی ملک عزیز حاکم حلب کا

اس سال میں ملک عزیز محمد ابن ملک ظاہر غازی ابن سلطان صلاح الدین یوسف  
ابن ایوب طرف حارم کے واسطی شکار کے گیا تہا دہان بندہ وق لگائی اور ٹہنڈ ہی  
پانی میں نہا یا دہان بخار چڑھا جب حلب میں آیا اور سوقت بخار کے بہت شدت  
ہوئی ماہ ربیع الاول سنہ ۶۳۸ میں فوت ہوا عمر اسکی تیس برس چند مہینے کے تھی  
یہ بہت نیک خلعت رعیت پرور تھا بعد اسکے فوت ہو نیکی بیٹا اور سکاستشہور  
یوسف ابن ملک عزیز محمد حاکم ہوا عمر اسکی ساٹھ برس کی تھی اسواسطی آگے اسکے  
شمس الدین لولوار منی اور عز الدین عمر ابن مجلی اور جمال الدولہ سامنی اسکے ہاسکے  
تدبیر سلطنت میں مصروف ہوئے اور مرض اور مآب تمام امور کے اور سکاستشہور  
حنیفہ خاتون بیٹی ملک عادل کی تھی — اسی سال میں علاؤ الدین کی قباد ابن  
بخسرد ابن قلیج ارسلان ابن مسعود ابن قلیج ارسلان ابن سلیمان ابن قطلش ابن  
ارسلان ابن سلجوق راہی ملک قباد ہوا — اسی سال میں درمیان ملک کامل



۵۱۸ اور ملک اشرف کی بخش بڑھ گئی تھی ابتدا اوس بخش کی وہ تھی حوتیر کوہ حاکم حصہ بر  
مردقت جرنائی ملک کامل کے ملا در دم پر س کی دلوں میں ٹرائی ڈال دی تھی الحاکم لومکا  
یہ ہوا کہ ملک اشرف نے حصہ خاتون میں ملک کامل اور تمام ملک سسی ملکہ سواہی ملک  
مظفر حاکم حیات کے ملک کامل کے ملاقت پر مسند سواہ ملک مظفر حاکم حیات سے  
اور سکا ساتھ میرا دوست ملک اشرف نے اوسکو ڈرایا اور کہا کہ میرے ستہروں پر حرم  
کر کے جیس لوگ اس حرف میں آکر دمشق میں حاکم ملک اشرف کی موافقت اور ملک کامل  
سسی ٹرے کی قسم کہا جی اور ملک اشرف نے کھسرو حاکم ملا در دم کو لکھ کر ملک کامل  
سسی ٹرے پر متعین ہوا اور ایک قاصد ملک ناصر داؤد حاکم کرک کے پاس بھیج کر یہ  
کہلا بھیجا کہ اگر تو میرے ساتھ ٹھائی گا تو میں تجھ کو ولی عہد ایا کر دوں گا اور اسے سسی بھیج  
دی مگر ناصر ملا وہ دار مصر میں ملک کامل کی حکومت میں چلا گیا کیونکہ وہ حاکم تھا کہ یہ  
سب حریب ہی ملک کامل نے حوتیر تہی ہی ایسی اسی میٹی عاتورہ سے حکو طلاق دلا  
تھی میر نکاح کر دیا اور وعدہ کیا کہ ایسی بہائی ملک اشرف سسی متفق جیس کر تجھے ہی دینگا  
اور ملک کامل نے امرار مصر اور ایسی بیٹے ملک کامل کو حکم دیا کہ سامی ملک امرار  
کے عاتیر مرداری کر و اور بہت اوسکی عرب کی — اور اس سال میں لشکر حلب عہد  
ملک معظم نور ان شاہ جہا ملک عزیز کے ہمراہ گیا ان لشکریوں نے بہر اس کا محاصرہ  
اس ستہر کو داویہ نے بعد اسکی کہ سلطان صلاح الدین نے اوسکو فتح کر کی دڑاں کر دا  
تھاں ما ہا قریب تھا کہ لشکر حلب اس ستہر کو لے لیوے لیکن اوہوں نے اسے نہ چا  
صلح کے ساتھ حاکم الظاہ کے مراجہ کی بہ دنگیوں لی او پر مصر درسا کے  
لوٹ کی تہہ درسا کے لوں ایام میں حاکم حلب کا تھاں لشکر حلب نے یہ حراتی ہے  
دنگیوں پر مار کوٹ کی چا بجہ دنگے شکست کہا کر ہا گے اور بہت مارے گئے مگر  
گنتی لشکر حلب بہت سسی دنگیوں اور سرداروں کو بکڑ کے لایا یہ ٹرائی ہی ٹرائیک داؤد

واقعہ گذرا تھا۔ اور اسی سال میں ملک صالح ایوب ابن ملک کامل جو کہ بلاد شہر قہین ۵۱۹  
 یعنی آمد اور قلعہ کیفا اور حران وغیرہ میں اپنی باپ کی طرف سنی مایب تھا شکر یون  
 جلال الدین شکر نے کو اپنی پاس نوکر کہا کیونکہ وہ لوگ بعد مقتول ہونے جلال الدین  
 کے طرف کی قباد حاکم بلاد روم کے خدمت میں چلے گئے تھے اس لشکر میں چند سردار  
 مثل برکب خان اور کتلر خان اور صارو خان اور فرخان اور بردی خان تھے جب کی قباد  
 مر گیا اور اسکا بیٹا کینچر و تخت پر بیٹھا اور سنی برکب خان کو جو بڑا سردار تھا پکڑ لیا اسے  
 غوازمیوں نے اسی دن سنی اور سنی خدمت چھوڑ کر روم سی راہ لوٹتی ہوئے چلے  
 آتے تھے ملک صالح نجم الدین ایوب ابن کامل نے ان لوگوں کو اپنی طرف مایل کر لی اپنی  
 مایسی اس امر کی اجازت چاہی

## اب شروع ہوا ۴۳۵ ہجری

اس سال میں درمیان دو بہاؤں یعنی ملک کامل اور اشرف کی رنجش بہت بڑھ گئی  
 تھی اور ملک اشرف کو موت ملی آگیا اس سبب سے سامان جنگ میں ضعف آگیا مرتے ہوئے  
 اپنی بہائی ملک صالح اسماعیل ابن ملک عادل حاکم بصری کو دلی عہد کر گیا

## بیان وفات پانچ ملک اشرف کا

اسی سال میں ملک اشرف مظفر الدین ہوسی ابن ملک عادل ابو بکر ابن ایوب فوت ہوا  
 اور اسکو بیماری بہت تھی کہ زخم بگڑ گیا تھا اسی سبب سے ماہ محرم سنہ ۶۸۵ میں فوت ہوا  
 بعد اسکے مرنے کی بہائی اسکا ملک صالح اسماعیل بوجب اسکی وصیت کی وارث سلطنت

۵۲ دمشق کا سوا ایسے آٹھ برس جب یہی سلطنت کی تھی عمراد کی قریب ساہرہ رسی تھی  
وہ بہت سخی اور مال بھیس کا لٹانی والا تھا کہیں اوسے شکست میں کہاں ہیبت بیکشت  
تھا اوسکے یاس اسی جیرین موجود ہوا تھے تھیکہ قتل میں ہیں آتیں بہت  
ایک عقیقہ آدمی تھا دمشق میں حد محل اور جہاں سیرگاہ اوسے ساتیں ہیں لڑت  
دیواریں بہت ڈو ماہوا ہاراگ ہی سستا تھا مگر حب یاد ہوا اوسوقت ہشتہار اور  
تو یہ کر کے دھاسے یا ئی جامع مسجد کی حاسب ایک تربت میں مدوں ہوا اولاد  
اوسکے سوائے ایک لڑکی کے۔ ہی حسی کہ ملک حوادیر لیس اس مودد اس ملک عادل لار  
لکاح کیا تھا سب رختس کا درساں اسکی اور درمیاں ملک بہائی اوسکے کی یہ تھا  
کہ ملک اشرف کے یاس محمد دمشق اور متعلقات اوسکی کی کچھ نہ تھا اور وہ اسکی  
خرج مانچناح کو دھا کرتا تھا ملک حب ملک کامل بہائی اوسکا طرف دمشق کی آباد  
یہ اوسکی دعوت و غیرہ میں رو بہ خرج کرتا اوس خرج کو ہی آمدنی دمشق کے  
کھا بیت لکرتی تھی اور ایک مات یہ بھی تھی کہ حب ملک کامل لے آمد متعلقات  
مسح کے ملک اشرف کو اوسیں سی کچھ دیا اوسیر ہی یہ مات ملک اشرف کی ہستی  
کہ ملک کامل کا یہ ارادہ ہے کہ ملک مصر کی شام ہی ملا کر ایسی تخت و حکومت  
کروں اور دمشق ہی اشرف سی جیں لوں اسواسلی وہ مگر بیٹھا تھا۔ حب ملک  
صالح اسمیل لی ملک دمشق میں قرار ما با سب ملوک اور کچھ حاکم ملا دروم کو حلاط  
اس مضمون کے بھی کرم سب مہمیں متفق ہو جاؤ تو میں ایسی بہائی ملک پر چڑھائی کر دگا  
خانہ سب متفق ہو گئی مگر ملک مظهر حاکم مات نہ ملا ملک اسے ایک قاصد ملک  
کامل کے پاس بھجکر یہ کہلا بھیجا کہ میں آئیکی ہمراہ ہوں ملک اشرف سی لیس  
حرفی ملگیا ہوا چا کچھ ملک کامل لی اوسکا عذر قبول کیا اور اوسکی وعدہ اور عمل  
کا نص ہی ہو گیا کیونکہ اسی سکیر حاکم محض سی جیں کر ملک کامل کو دے دیا

## بیان کوچ کرنی سلطان ملک کامل کا دمشق پر اور غالب آنا اور سپر اور وفات پانا

جب ملک کامل کو یہ خبر پہنچی کہ میرا بیہوشی ملک اشرف فوت ہوا فوراً دمشق پر مسدود  
ناصر دودھ حاکم کر کے جا پڑا ناصر کو یقین تھا کہ ملک کامل دمشق مجبور دے دی گا  
کیونکہ پہلے وہ وعدہ کر چکا تھا اس واسطی ہمراہ اس کی گیا تھا اور ملک صالح اسماعیل  
نے سامان محصور ہونی کا کیا ہر چند کہ اس کے پاس مدد اہل حلب اور حاکم حمص کی پہونچی  
مگر ملک کامل نے محاصرہ کر کے جلد ملک صالح اسماعیل کو باہر نکال کر عقبہ مسدود  
اور بازار کے جل کر خاک سیاہ کر دیا کہتی ہیں حاکم حمص کی طرف سے پیاس پیادہ  
ملک صالح کے مدد کو آئی تھیں ملک کامل نے ادھون پھر باغون میں بیجا کر سبکو سولی  
دی۔ جن ایام میں کہ ملک کامل دمشق پر جا کر اوترا فوراً ایک فرمان واسطی  
ملک مظفر حاکم حماہ کے سکیم کی رائی کے لئی گیا چنانچہ ملک مظفر نے اپنی نوابوں کو  
بہیکر بند و بست کر لیا ماہ جادی الاولی سنہ ہزارین یعنی عین شدت جاڑے میں  
ملک کامل دمشق پر جا کر اوترا تھا ملک صالح نے دمشق ملک کامل کو دیکر عرض اس کے  
بعلبک اور چند موضع جو قریب بصرے کی تھیں اسے لے اور خلیفہ مستنصر کی طرف سے  
محمی الدین یوسف ابن شیخ جمال الدین ابن جوزی قاصد ہو کر واسطی صلح کر دینے کی  
تمام ملوک کے آگیا گیا رہوین تاریخ ماہ جادی الاولی کو ملک کامل نے دمشق سے  
چونکہ ملک کامل کے شیر کوہ حاکم حمص پر بہت ٹھکی تھی اسلئے لشکر طرف حمص کے  
بیجا اور حاکم حلب کو بھی اس طرف جانی کو لکھا فوراً ملک مظفر نے حمص کی کوچ  
کر کے رستق پر ڈیرا کیا شیر کوہ حاکم حمص نے ڈر کر ملک کامل سے اتجا کے  
اور تمام اپنی عورتوں کو واسطی اپنی جان بخشی کی ملک کامل کے پاس بیجا اسنی کچھ توجہ

۵۲۲ مکی حیدر در بعد قرار با بی ملک کامل کی دستقی میں ملک کامل کو بہت شدت سی  
 رکام ہوا جام میں حاکر بہت گرم با بی سسی نہایا اسے رملہ سجدہ پر گرتے ہی درم لایا  
 ادس سسی بخار پیدا ہو گیا ہر خدیکہوں نے اسکو قتی کرے سسی مع کیا کسی کی مادی  
 قتی کی دور آ مر گیا عمر اسکی حریب سا بہتہ رے کے ہی لوین تار بج ماہ رب سستہ میں دقت  
 یا ہی وہ بعد مرے ایسی بہائی ملک شرف کی چہہ ہسی رمدہ رہا جس دور سسی کہ اس کا  
 ماب مرا اس دسی اپنی مرے تک میس رس سلطنت کی اور میس رست تک قل  
 سلطنت مستقلہ کے ماب کرتا رہا اس حساب سسی اور دے مات اور سلطنت  
 مستقلہ کے چالس رس حکومت کی اس کا حال معاد یہ اس الی سعالی بہت متاثر  
 کیو کہ ادسی ہی یج تمام کے میس رس ماب کی اور میس ہی رس مادتا بہت  
 ملک کامل مادتاہ طلل القدر در الی صورت استوار یک تدبیر آدمی ہوا اس کے اہم  
 میں قطاع الطریق سسی اس ہا سب کام سلطنت کی ایسی آب کرتا تھا اتداری حال میں  
 رعی الدین اس شکر کو حو کہ اس کے ماب کا در پر ہا ایسا ہی در پر مقرر کیا لیکر بعد  
 مرے اس شکر کے پہر کسکو ذر رہیں کیا حق دون میں کہ در مائے میل طیبالی پر  
 ہوتا تھا ملک کامل حود کل کر بلو کی تسکت رحت کو دیکھا کرتا تھا اس کے دق  
 میں حرب آماد ہوا علما سسی بہت محنت کرتا تھا اور پاس بیٹھاتا تھا جد مسائل  
 عربیہ علم فقہ کے اور نحو کی ادسی انہی پاس رکھہ جوڑے تہی حو حاصل اسکی  
 پاس آتا ان مسائل میں امتحان اسکا لے تا اور حدیث یوچی شسی کا ست ہون  
 ہتا چاچہ اسو اسطی شیخ عمر اس وجہ کے ٹری مدد کرتا تھا اس کے در سطلی ایک  
 دار لکھ نیش دریاں قصر کے جاس عربی سادیا تھا مارا ر آد اب اور علوم کا  
 اسکی دقت میں بہت گرم تھا شیخ صدر الدین اس حمویہ کی اولاد اس کے دق میں  
 ٹری امیر کیر نہی وہ لوگ یہ ہیں فخر الدین اس شیخ اور اسکی بہائی عماد الدین

۵۲۳ عماد الدین اور کمال الدین اور معین الدین ہر ایک اولاد شیخ سسی دونوں فضیلت  
 سیف اور قلم کی رکھتا تھا پہلے علم سیکھتا پھر لشکر میں پہرتی ہوتا جب سلطان ملک کامل  
 دمشق میں فوت ہوا اسکے ہمراہ ملک ناصر داد حاکم کرک کا تھا سب امرائے  
 متفق ہو کر ملک عادل ابو بکر ابن ملک کامل کے کہ وہ اون ایام میں درمیان بھر کے  
 اپنے باپ کی طرف سسی نایب تھا حلف کی اور لشکر نے بھی قسم کھائی اور دمشق میں  
 ملک جوادیونس ابن مودود ابن ملک عادل ابن ایوب کو ملک عادل ابن ملک کی  
 طرف سسی نایب مقرر کر دیا اور سب امرائے ملک ناصر داد کی پاس آکر یہ کہا  
 کہ آپ دمشق سسی کوچ کر جائے اور نہیں تو پہر جان بچانی مشکل ہوگی چنانچہ ملک ناصر  
 داد جانب کرک کی کوچ گیا اور لشکر تتر تتر ہو گیا اکثر لشکری بھر کوچے گئے  
 اور کچھ جوادیونس کے ساتھ رہ گئے سپہ سالار ادکا عماد الدین ابن شیخ تہا وہ  
 ہمراہ جواد کے تدبیر امور سلطنت میں مصروف ہوا جب شیر کوہ حاکم محض کو ملک کامل  
 کے مرنے کی خبر پہنچی بہت خوش ہوا جیسا کہ اسکا دل چاہتا تھا وہ خدا فی دیکھایا  
 بہت خوش ہو کر خلاف عادت شتر بر سکی عمر میں گیند سسی کھیل کر خوشی ظاہر کی  
 اور ملک مظفر حاکم حیات کو بہت غم ہوا لاچار رستن سسی طرف حیات کی کوچ کر گیا  
 حیات میں جا کر ماتم داری کی — اسوقت میں نواب ملک مظفر سسی حاکم محض نے  
 سکیہ پہرے لی اور وہ ندی جو سیلہ سسی حیات تک پہنچی وہی اسکو قطعہ کردار بند  
 کردادی اسوسلی حیات کی باغ سب خشک ہو گئی پھر قصد کیا کہ نہر عاصی جو حیات  
 سسی آتی ہے اسکو بھی بند کری چنانچہ وہاں اسکا بھی جو بحیرہ قدس سسی بابر محض کے  
 آتا ہے اسکو بھی بند کر دیا چنانچہ اسی سب سسی رہٹ اور ٹکپین حیات کی خراب  
 ہو گئیں اور پانی رود عاصی کا نالوں کے ہمراہ جانب بحیرہ کے چلا گیا مگر اسکو  
 رستہ جب آگے نہ ملا عود کر کے جو حاکم محض نے دیوار بنائے تھی اسکو گرا کر رہا

۵۲۴ دستور چلے لگا اور اسی طرحی ملک حلب اور لکر حلب کو ملک کاملی سہی حرب ہتا  
حب اد سکی مرلی کی حربی سکو آس ہو گیا

بیان ستونہ بنی جابونہ لکا اور سر معرہ کی اور محاصرہ کرنا لکا حماہ کو

حب حلبوں لی سکا کہ ملک کاملی مر گیا سہی معق ہو کر شہر معرہ ملک مطہر حاکم حماہ  
سہی سب ملجائی اد سکے کے کاملی سہی صلاح قصد انکی کی چیں لیا اور لکر حلب لے  
معرہ برا یا مد دست کر لیا پیر لکر حلب کہ حکا سید سالار توران ساہ اس صلاح الیر  
ہتا مد ستولی ہولی اد کی کے معرہ مر حات کا آ کر محاصرہ کنا اس شہر میں ملک مطہر  
محمود ہوا سکر حلبی لے ملا حماہ حرب لوٹی امام ہولی سال کے محاصرہ کے  
پڑے رہا۔ اسی سال میں سلطان روم عیاب الدین کچھرواں کینقاد اس  
کچھرواں لکاح عارضہ حاتوں سب ملک عزیز محمد حاکم حلب سہی ہوا اں ایام میں  
پہڑ کی بہت صبر س ہی ماد شاہ ملا دروم کی طرف سہی قاصی دو حات لی ایک  
قول کیا ہر ملک ناصر لوسف اس ملک عزیز حاکم حلب کا لکاح کچھرواں کی سہی  
موا دس عورت کا نام ملک حاتوں ست کینقاد اس کچھرواں اس صلح ارسلان سہی  
ہسا اس ملک حاتوں کی ماں می ملک عادل اس ایوب کی تہی اد سکا ملک معظم  
عیسی حاکم دمشق لے کینقاد سہی لکاح کر دیا تہا عیاب الدین کچھرواں کا لکاح حلب  
میں ہوا۔ اسی سال میں حوار رموں لے ملک صالح الوہ سہی بعد مرے اد سکی ماہ  
ملک کامل کے تعادب اختیار کر کے بہت ملک بوٹے۔ اور اسی سال میں لور  
حاکم موصل لے ملک صالح الوہ اس ملک کامل کا سمجھار میں محاصرہ کیا ملک صالح  
لے حوار رموں کی یاسا یچی پہنکر او کور اضی کر کے وعدہ کیا کہ میں تمکو حراں اور آ

اور آرمادو لگا چنانچہ پر وہ مہلک ہو گئے اور بدر الدین لولو حاکم موصل سسی راکر اوسکو ۵۲۵  
 شکست فاحش دی بہت کچھ اوسکا اسباب لوٹ لیا۔ اور اسی سال میں درمیان  
 ملک ناصر داؤد اور ملک جواد یونس ستولی دمشق کے ایک متقابلہ درمیان حنین اور  
 نابلس کے ہوا جواد یونس نے فتح پائی ناصر داؤد کو شکست فاحش ہوئی اوس ٹرائے  
 کے سبب جواد نے قوت پائی اور دمشق پر ہی قادر ہوا ملک ناصر کے لشکر کا بہت  
 اسباب لوٹ لیا۔ اسی سال کے آخر میں میرے والد بزرگوار ملک افضل نور الدین علی  
 ابن ملک مظفر حاکم حات پیدا ہوئے

## اب شروع ہوا ۶۳۶ھ ہجری

بعد پیدا ہونے ملک افضل کے لشکر حلب فی جو کہ محاصرہ کے ہوئی مدت سسی پڑا تھا سبب  
 اسکی کہ حنیفہ خاتون ملک حلب بنت ملک عادل فی وہاں آکر ان لشکریوں کو حکم کوچ کا دیا  
 کوچ کیا اس محاصرہ میں ملک مظفر کا بہت روپیہ خرچ ہوا اور تنگ حال ہو گیا  
 اور شہر معرہ جلیون کے پاس اور سکیہ حاکم محص کے پاس رہا ملک مظفر نے پاس سوا  
 حات اور باربن کے اور کچھ نہ باقی رہا جب یہ ماجرا گذرا کہ بہرین بسبت بنی قلعہ کے  
 ایسا نہو کہ وہ بھی بات سسی جاتا رہے چنانچہ اسیر اسطی اس قلعہ کو دنا کر زمین کی بار کر دیا

## بیان ستولی ہونی ملک صالح ایوب کا دمشق پر

اسی سال میں درمیان ماہ جماد الاخر سنہ ہذا کی ملک صالح ایوب ابن سلطان ملک کامل  
 دمشق پر معاد سکی مضافات کی ستولی ہوا سبب اسکے کہ ملک جواد یونس نے



۵۲۶ حود ویکر عوص اور کے سمحار اور ررقہ اور عارہ پیہ شہر لے لے تہی سب اسکا بہرہ تھا  
 کہ ملک عادل اس ملک کامل حاکم مصر لے جب حاکم حواد دمشق پرستولی ہو گیا اسی وقت  
 اور کے یاس عمار الدین اس سیج کو اسوا سلی بہا تھا کہ دمشق اور سسی لیکر جہ قتلہ  
 مصر میں اور سکودید یوے اسوا سلی حواد لی ملک صالح کو دمشق دیدی اور عمار الدین  
 اس سیج پر ایک قصہ گذر اسے وہ یہ ہے کہ جب عمار الدین نے اور سسی دمشق لی  
 اس شخص نے اور سکی میٹ میں چڑی ہو کر مار ڈالا بہا صاحب ملک صالح ایوب طرس  
 دمشق کی گیا بہرہ اور کے ملک مظفر حاکم حاب ہی مددگار ہو کی گیا اہتیار راہ میں  
 اور سسی ملاقات ہوئی ملک صالح ایوب ملک دمشق میں حاکر ہڑا اور عواد یوس ملا  
 سہ قدم میں حاکر ستولی ہوا صاحب ملک صالح دمشق میں قرار یا چکا اور سق مصر والوں کے  
 خط اس مضمون کے آئی کہ تم مصر میں آکر ایسا عمل کرو اور ملک مظفر حاکم حات لی یہ  
 مدد ہست کی کہ اگر حکم ہو تو شیر کوہ حاکم حمص سی لڑ کر اور سکا ملک جہیں لوں حایر  
 وہ گیا اور حواد میں اور حاکم حات مدد ملکہ حمص والی سسی ٹرے شہر کوہ لی یہ نامائی  
 کی کہ بہت سال لشکر غار میں ہاٹ کر کہا کہ تم کو یح کر حاد چانیجہ وہ ملا شہر تہ  
 کو چلے گئے اور حاکم حات طرف حاب کی چلا آیا بہر ملک صالح لی دمشق کی طرف ہست  
 کرتے ہوئی مصر کے لسی کا چلے گیا اور دمشق سسی حرۃ اللصوص بر حاکر عبد مضاں کے  
 اور س حایے ہوڑا سال شہر کا ہی اسی آ ملا صاحب ملک صالح دمشق سسی نکلا ایانا یہ  
 ملک بیت فص الدس عمر اس ملک صالح کو مقرر کیا مگر ملک صالح ایبی چا ملک صالح اسمعیل  
 حاکم ملبک کو لکھ کر ایبی ہمراہ ملا تا تھا اسمعیل مدد کو آہکی عدربیاں کرتا تھا اور طاہر  
 یہہ کرتا تھا کہ میں تیری ساتھی ہوں مگر ماضی میں وہ یہہ مدد میں کرتا تھا کہ صالح ایوب  
 سے ملک دمشق لے لوں۔ اور ملک ناصر حاکم کرک سے مصر میں جا کر ملک عادل  
 اور کر اس ملک کامل سسی است بر متفق ہوا کہ میں میرے ساتھ ہو کر ملک صالح ایوب لی

۵۲۷  
 بی بی باہمی کسی لڑکے کا اور محی الدین ابن جوزی بھی خلیفہ کی طرف سے درمیان ڈنوں  
 باہمیوں یعنی عادل حاکم مصر اور صالح ایوب ستولی دمشق کی درمیان صلح کر دینے  
 کو آیا یہ محی الدین وہ ہی جو ملک کامل اور ملک اشرف کے درمیان بھی صلح کر دینے  
 آیا تھا اتفاق سے وہ آتے ہی مر گیا۔ درمیان ۳۴۷ و ۳۵۰ کے چار بڑے  
 بادشاہ فوت ہوئے وہ یہ ہیں ملک کامل حاکم مصر اور باہمی اور ملک اشرف حاکم  
 دمشق اور عزیز حاکم حلب اور کیکاؤ حاکم بلاد روم

## اب شروع ہوا ۴۳۷ ہجری

اس سال میں درمیان باہ صفر کے ملک صالح اسماعیل حاکم بعلبک نے سمیت شیرکوہ  
 حاکم حمص کے جو بہت فوج لیکر آیا تھا دمشق پر هجوم کیا قلعہ کا محاصرہ کر کے  
 پہلے وہ فتح کیا پھر منبج فتح الدین عمر صالح ایوب کو گرفتار کیا اور ایام میں صالح  
 ایوب درمیان نابلس کی قصبہ استیلا دیا مصر فرزدکش تھا لیکن جن ایام میں  
 اس کو یہ خبر پہنچی تھی کہ میرا چچا اسماعیل باطن میں کچھ اور ارادہ رکھتا ہی اس وقت  
 اس نے یہ تجویز کی کہ ایک طبیب قلعہ کو جس کو حکیم سعد الدین دمشقی کہتے ہیں واسطی  
 خفیہ نویسی کے بعلبک میں بھیجا تھا اتنی اس کی ایک بھرہ کبوتر نابلس کا کر دیا تھا  
 تاکہ بعلبک کی خبر وہ کبوتر دیتا رہی۔ جبکہ حکیم مذکور اس شہر میں پہنچا حاکم بعلبک  
 نے اس کو بلوا کر بڑی خاطر اور مدارت کی لیکن اس کو چونکہ سپید معلوم ہو گیا تھا  
 وہ کبوتر نابلس کا چور لیا بیجا اس کی ایک کبوتر بعلبک کا بھلا دیا اور طبیب  
 مذکور کو اس امر کی مطلق خبر ہوئی۔ چنانچہ طبیب نے خط لکھا اس میں یہ لکھا  
 کہ تیرے چچا اسماعیل نے بہت شکر جمع کیا ہی اس کا قصہ دمشق نے کا ہی وہ نام

۵۲۸ اس کو تر کے گلکس ماہہ ذکر اڑا دیا وہ کو تر اور ٹکر ملک ہی میں صالح اسمیل کی  
گہر میں جاسٹیا اوسسی وہ ماہہ کہو لا اور ایک ماہہ اس مسموں کا کہ تیرے جیا اسمیل  
نے بہت لنگر جمع کیا ہے کہ تیری مدد کرے اور آئے دالابے تیرے یا اس بہت  
لکھ کر مالکس کے کو تر کے گلکس ماہہ ذکر اڑا دیا وہ ملک صالح ایوب کی یاں  
ماہہ حکیم کا ہیجا سب مرد کو حواوا گیا تھا جھوٹ حاما اسیر اسلی اور سکو طیل  
حاصل ہو گئے اور اتفاق یہ ہو گیا کہ صلیک مطفر حاکم حات نے صالح اسمیل  
حاکم ملک کی دست کی لپی میں سی دیکھی اور دیکھا کہ محافظ اسکا کوئی نہیں ہے  
اسو اسلی اوسسی ایسی مائیک سیف الدین علی اس الو علی کی ہوا کہ کچھ شکرت کا  
رواہ کر کے سب طرح کا سامان ہوتا کر دیا یہی ہزار اور مال بہت سا کچھ دیا تاکہ  
وہ حاکم دست کی محافظت اور سکے حاکم کے لئے کری اور ملک مطفر اور ان الو علی  
نی یہ طائر کا کہ ہم دروں میں لڑائی ہو گئی ہی میں صا ہو کر چلا آیا جوئی یہ لوگ  
ہی میرے ساتھ اسو اسلی جمع ہو گئے ہیں کہ یہ ہی حاکم حات کی یاں رہنا ہیں جا  
کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ حات درگیوں کے حوالہ کر دی یہ بہا حاکم محض خبر کو  
کے واسطی کیا تھا تاکہ وہ اس الو علی کے اوپر چڑھائی کر کے مانع ہو یکن یہ صا  
ستیر کوہ سی یہاں کیوں کہ حب اس الو علی محرم حص کے اوپر ہو یا ستیر کوہ  
اور سیر چڑھائی کی اور کہا کہ جو تو نے ریب پہلایا ہے میں اسکی تصدیق نہ کر  
آتا ہوں اگر آپ حص میں شرف لائیں تو اچھی طرح سی آئی کی صیانت اور ہمارا  
کروں چا مجھ اش الو علی کو پیکر حص میں لگیا اور کہا کہ حصر سلامت آئی یا را  
ہی صیانت میں ملوئے کیونکہ اسکا درک مانع ہی چنانچہ بعضی بعضی اس کے بارے میں  
حرب میں آکر وہ نہیں درخل صیانت ہوئے اور بعضی جو بہاگ گئے وہ پنجنگ  
حب سب اس الو علی کے درخل حص ہو چکے سکو پیکر اور ان کے ہتار اور حوا

جواب پاس تھا چین لیا اور سبکو عذاب دنیا شروع کیا اور نسی مال مانگتا جانا تھا یہاں  
 تک برادری پاس تھا سب لے لیا ابن ابو علی وغیرہ اسی قید میں درمیان جھس کے فوت  
 ہوئے اور جو شخص کچھ رہا اور اس عذاب میں پہنچا نہ مرادہ بعد موت شیر کوہ کے  
 خلاص ہوا اس ماجرے کی گزرنے سے ملکہ مطلق حاکم حیات بہت ضعیف ہو گیا اور  
 ملک صالح ایوب کو جب یہ خبر پہنچی کہ میرے چچ اسمعیل فی دمشق پر چڑھائی کے  
 فوراً نابلس کی طرف غور کی آیا اس جا اور سکو یہ خبر پہنچی کہ چچا جان نے قلعہ دمشق  
 سے لیا اور میرے بیٹی مغیث عمر کو قید کیا اور سوت تمام لشکر کے پیر پڑھرائے اور  
 تمام اصرار کے طبیبوں میں غصہ اگیا اور جتنی ملوک اور امرا کہ ملک صالح ایوب کی ساتھ  
 تھے اور سکو ننہا چوڑ کر دھو لسی بجاتی ہوئے طرف ملک صالح اسمعیل کے دمشق میں  
 آئے اور صالح ایوب کے پاس درمیان غور کے سوائے اسکی غلاموں اور مختار  
 حسام الدین ابن ابو علی کے کوئی نہ رہا جب صبح ہوئی ملک صالح ایوب کی ہوش  
 بانشہ ہو گئی کیونکہ وہ حیران تھا کہ اب کیا کروں اور کس طرف جاؤں لاچار مردان  
 لوگوں کے جو اسکی ساتھ رہ گئے تھے نابلس کو مراجعت کر گیا نہ اصرار دے  
 جب یہ حال مشاہدہ مصر سی ان ایام میں طریت کرک کی چلا گیا تھا فوراً وہ اپنے  
 لشکر کے آتی ہے ملک صالح کو پکڑ کر ملک کرک میں لجا کر قید کیا اور حکم کیا کہ جسکو پسند  
 سمجھے اپنی خدمت میں رکھے جب یہ حال گذرا صالح ایوب کے چچائی ملک عادل  
 ابو بکر حاکم مصر نے ملک ناصر سی اور سکو طلب کیا مگر نہ اصرار دے ہرگز نہ یہاں  
 ملک عادل نے ملک ناصر کو یہ لکھا کہ میں تیری شہر چین لون کا اسٹنی کچھ  
 اتفاقات بھی نکلیا ہے بعد اسی سال میں بعد قید کرنے ملک صالح کے ناصر داد نے  
 قدس پر چڑھائی کی فہرستوں میں بعد مرنے ملک کالی کے اس قلعہ کی خوب تعمیر  
 کی تھی اسنی جاکر محاصرہ کر کے فتح کیا اور قلعہ کو ڈاکر دیران کر دیا ہرج داؤد کا

۵۳ ہی اوسی ڈا دیا کیو کہ حب پہلی قدس ویراں ہوا تھا تو یہ رنج ہیں ڈا دیا گیا  
 تھا اسی اسکو ہی سہار کر دیا۔ اور اسی سال میں ملک مجاہد شیر کوہ حاکم محض  
 اس امر الدین محمد اس شیر کوہ اس تادیاتی دعات یائی ادسے جس رس  
 ملک محض کی حکومت کی کئے کہ سلطان صلاح الدین نے اسے تخری میں عدم لے  
 اوسکی ماپ محمد ابن سر کوہ کے اوسکو حاکم محض کا کیا اور ایام میں عمر اوسکی  
 ماہ ۱۲۰۰ ر سکی ہی شیر کوہ مد کو رعیت کی جنیں ٹا ظالم تھا اسکے بعد شاہ اسکا ملک  
 منصور اراہیم اس شیر کوہ ملک محض ہوا۔ اسی سال میں مد الدین لولو حاکم مول  
 سخا بر سولی ہوا یہ شہر ملک حواد یوس اس مودود اس ملک عادل سی لیا تھا

بہان لکھی ملک صالح الوب کا میدانہ سی  
 اور گرفتار کرنا انی بہائی ملک عادل حاکم مصر  
 کا اور خود مالک ہو جانا ملک مصر پر

اسی سال میں دریاں آہراہ رمضان کا ملک ناصر داد حاکم کرک نی ایی جھا کے  
 بیٹے ملک صالح الوب کو میدانہ سی چور ڈا چشتی ہی میدانہ سی تمام اسکی علام آج  
 سونے اور ہمار رہیر نے اوسکی نکمت کی اور ناصر داد ہمارہ صالح الوب کے  
 قتلہ الصحرا تک گیا دونوں نے ایسکی سات کی قسم کہا ہی کہ دیار مصر میں صالح  
 الوب حکومت کرے اور دمشق اور دیار شرقیہ ناصر داد کے زیر حکومت رہیں  
 لیکن جب کہ صالح الوب بادشاہ ہوا اور وقت ناصر داد اوسکی حود عدہ کیا تا وہ لور  
 نکسا اور قسم کہانے کی پہ تادیل کی کہ میں تو حالت لا یاری میں قسم کہا ہی تھا اسکا  
 یور اگر ماچہ مرد رہیں یہ دونوں طرف عہد کے گئی جب ملک عادل کو ایسی بہائی صالح کے

کے ظاہر ہونی کی خبر پہنچی اور سپر اور ادسکی والدہ پر بہت گران گذرا چنانچہ لشکر ۵۳۱  
 ہمراہ لیکر بلیس پر واسطی مقابلہ ناصرداؤد اور اپنی بہائی صالح کے اوترا اور اپنی چچا  
 صالح اسماعیل مستولی و مشتق کو یہ لکھا کہ تم بھی لشکر اپنا ملک شام سی لیکر آؤ تاکہ ہم دونو  
 ملک ادن و دون کا بہناس اور انین چنانچہ صالح اسماعیل اپنی فوجین لیکر شہر قوار پر  
 اوترا۔ اسی اشارہ میں کہ ناصرداؤد اور صالح ایوب اس شدت میں تھے اور وہ  
 و دون در لشکر لے ہوئی اونکو احاطہ کئے ہوئے پڑے تھے کہ ایک جماعت غلامان  
 اشرف کی جبکہ سپہ سالار ایک الاسمر تھا سوار ہوئے ادنہون فی ملک عادل  
 ابو بکر ابن ملک کال کے ڈیرہ کو گھیر کر او سکوپڑ کر ایک چوٹی خیمہ میں بٹھا کر  
 پہا لگا کر ملک صالح ایوب کو بلا بھیجا یہ حال سنتی ہی او سکوا سی خوشی ہوئے  
 زریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائی۔ فوراً ملک صالح ایوب اور ملک ناصرداؤد  
 مصر میں گئے ہر روز ملک صالح کی خدمت میں جوق جوق اور فوج فوج سوار  
 کسار آ کر حاضر ہو کر ملاقات کرتے تھے جمعہ کی رات آٹھویں تاریخ ذی قعدہ سنہ  
 ملک عادل پکڑا گیا تھا ادسنی و دربر بس سلطنت کی اور ملک صالح ایوب بوقت  
 صبح اتوار کی دن چھٹی ذی قعدہ کو قلعہ جبل میں داخل ہوا او سکے آنے شہر کو  
 زمینت اور لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی خصوصاً ملک مظفر حاکم حیات کو سبب  
 بادشاہ ہونی ملک صالح کے اور لی لینی ملک مصر کی اتنی خوشی ہوئی کہ جبکہ بیان  
 نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہمیشہ سی اسکی محبت کا دم بہرتا تھا یہاں تک کہ جب وہ  
 قید خانہ کرک میں مقید ہوا جب یہی حاکم حیات اپنی شہر دن میں او سکے نام کا خطیہ  
 پرہ دیا کرتا تھا جب ملک صالح ایوب ملک مصر میں ہمراہ ناصرداؤد کے آ کر پڑا  
 اور قوت حاصل ہوئی اور وقت ناصرداؤد کو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھی کو  
 قید کرے اسلئے او سننی جلد بسند نیک نامی کی ادسنی لیکر اپنی ملکوں کو مراجعت کی

## ہماں و فاف یا فی حاکم مار دین کا

اسی سال میں موح قول لیس کی سٹہ ۳۶ میں ناصر الدین ارتق ارسلان اس ایلہاری اس  
 الہی اس مرتائش اس ایلہاری اس ارتق حاکم مار دین لے وفات یا فی اسکا لقب منصور  
 ہماں وہ نہ ایسی ہائی حاکم الدین لولوق ارسلان کے حیا کہ ادیر دریاں سٹہ ۵۵ کے  
 یاں ہواکت تیں ہوا ہما سٹہ ۶۳۱ تک سپیور مرہا نہ اراں ارتق ارسلان مدکور  
 یاب مار دین کا تحک نشیں ہوا یاں تک کہ سٹہ ۶۷۱ میں وفات یا فی نہ وفات  
 یا فی ملک منصور ارتق ارسلان کے سنا اسکا ملک سعید نجم الدین عاری ہی اس ارتق  
 ارسلان گتہ تیں ہوا ہما تک کہ سٹہ ۶۹۳ میں تقریباً وہ ہی فوت ہوا نہ اسکا  
 دوسری سٹہ مدکور میں اسکا بیٹا ملک مظفر قرارسلان مادستہ ہوا وہ تقریباً سٹہ ۱۹۱  
 میں فوت ہوا نہ اس کے ٹاٹیا اسکا شمس الدین داود اس قرارسلان ایک سٹہ  
 ۹۰ میں سلطنت کر کے فوت ہوا اسکی نہ اسکا ہائی ملک منصور نجم الدین عاری  
 اس قرارسلان تقریباً سٹہ ۶۹۳ میں فوت ہوا یہ س وفات اس حکام مدکور کے  
 می ایک تقویم مار دین سی حسین تاریخ سی ارتق کے مدکور ہی نقل کر دیں اسکی  
 صحت کی محکومتیں ہیں وہی ہی کہ وفات ملک منصور عاری مدکور کی سٹہ ۱۲ میں  
 انشاء اللہ ہمارے ذکر کر دے گا

## اب شروع ہوا سٹہ ۴۳۸ ہجری

اس سال میں ملک صالح ایوب لی نہ قرار یا فی کے ملک مصر میں ایک سہرہ دار غلام  
 اسرہ کو اور سوای اسکی اور غلاموں اور امراء کو جہوں فی اسکی ہائی کو بکر

پکڑ کر قید کیا تھا پکڑے اور سبکو قید کیا اور اپنی علاموں کی پرورش کرنی شروع کی  
 — اسی سال میں ملک صلاح ایوب نے ایک قلعہ بنام جیزا پٹی نہی کی جاے مقرر کیا  
 اور اسی سال میں ملک حافظ ارسلان شاہ ابن ملک عادل ابو بکر نے قلعہ جیزا اور باس  
 و دونوں اپنی بہن حنیفہ خاتون ملکہ حلب کو دے دئے عوض اونکی اغوازا اور چند شہر جو  
 اور سکی مسادہ تھی لیئے اسکا سبب یہ تھا کہ ملک حافظ مذکور کو فاج کی بیماری ہو گئی  
 تھی اور سنی بخیاں اسبات کی کہ میری اولاد میں کسی کوئی تغلب نہ کر بیٹھی یہ بات کی تھی  
 کیونکہ جب قریب حلب کی ہوگا تو کسی کو اتنی طاقت نہوگی — اور اسی سال میں لشکر  
 خوارزمیہ نے بعد مفارقت ملک صلاح ایوب کے بلاد شرقیہ میں بہت فساد اور تلخ  
 مچا دی تھی چنانچہ وہ لوٹتی کہا تھی قریب حلب کی پہنچی اور سوقت ملک معظم توران شاہ  
 ابن صلاح الدین لشکر عظیم حلب کا لیکر اونکی مقابلہ کو آیا اور لڑائی ہوئی جلیوں کو  
 شکست فاحش ہوئی اور خلق کثیر ماری گئی ازاں جملہ ملک صلاح ابن ملک افضل ابن  
 سلطان صلاح الدین مقتول ہوا اور سپہ سالار لشکر کا ملک معظم مذکور پکڑا گیا اور  
 خوارزمیوں نے تمام اسباب جلیوں کی اور مال چھین لئے اور بہت آدمیوں کو  
 پکڑ لیا اور انہوں نے حاصل کرنے مال کے یہ ترکیب نکالی کہ ہر ایک شخص کو اس کے  
 اقربا وغیرہ کے سامنے قتل کرتے تھے اور یہ کہتی تھی کہ اگر تم روپیہ دو تو چوڑ دین  
 چنانچہ اس عظیم ترسی بہت روپیہ اور انہوں نے حاصل کیا بہت لوگوں کو بیچ ڈالا  
 — بعد اس جنگ عظیم کے خوارزمین جیلان پر گئے اور بہت قتل اور غارتگری اور  
 لوٹ بلاد حلب میں کی چنانچہ گردنواح کے سب شہر حلب میں بھاگ آئے اور  
 مستند واسطی حصار کے ہوئے خوارزمیوں نے اونکی عورتوں سے زنا بھی بہت کیا  
 جسکو چاہا پکڑ کے دبا پیٹھی سابقین تاتاریوں نے بھی ایسا ہی کچھ کیا تھا پھر خوارزمیوں  
 نے بیچ پر جا کر بروز شمشیر بروز جمعرات ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۸۰ کو



۵۳۴ گھنٹس کرتل افعال ساتھ کے یہی قتل اور لوٹ کی — بہر ایسی شہر دن کی طرف  
 کردہ حراں موصافات ہی شہر حلب کو ادھار کر چلے آئے

## مان پیر آنی خوارزمیوں کا طرف بلاد حلب و غمرہ کی

خوارزمیوں نے حراں سسی کوچ کر کے دریائی ورات قطع کر کے شہر رتہ کی راہ کو  
 میں آ کے پیر ولسی مل اعمار کو گئے پھر طرف ستریں کی گئے پھر طرف غمرہ کی  
 آئے مگر جس شہر کو گئے اور سکھوٹ لوٹا کیونکہ آدمی اد کی آگے آگے ہاگتی پیرتے  
 تھی — اور ملک منصور ابراہیم اس سیر کوہ حاکم حصہ سی جلی بہرہ شکر صالح اسماعیل  
 مستولی دمشق کا تھا حلبیوں کی ملک پہنچ گئی تھی اسلیٰ حلبی بہرہ حاکم حصہ مذکور  
 کے ہو کر مستند واسطی لڑائی خوارزمیوں کے ہوئی اور خوارزمی موافق ایسی عادت کے  
 لوٹنے کہسوٹنے سیر ریر آکر اترے اور لکھ حلب تل سلطان یراد تیرا — پیر  
 خوارزمیوں نے طرف ملک حاکم کی کوچ کیا لیکن وہاں کچھ نہ لوٹا کیونکہ وہ جانتے  
 تھے کہ ملک مظفر ملک صالح ایوب سسی ملا ہوا ہی بہرہ سلیم یرنگی بہرہ صناد کی طرف  
 طالب شہر رتہ کے ہو کر گئے اور لکھ حلب کا بھی تل سلطان سسی کوچ کر کے ادھار  
 طرف پہنچا عرب ہی ادوں کے ساتھ ہو گئے اور سو ف خوارزمیوں کی سب اسباب  
 حو لوگوں سسی لوٹ کر لائی ہی ڈال دیا اور دریا ورات یر آخر ماہ تھان سہ ہوا  
 پہنچی لیکن لکھ حلب کی مدد حاکم حصہ ابراہیم قاطع حصی کے حالیا صبح سسی نام  
 ملک لڑائی رہی خوارزمیوں نے فرات سسی غمرہ کے طرف حراں کی کوچ کیا لکھ  
 حلب کی بھی پیرہ کی طرف حاکم دریا ورات طلی کر کے خوارزمیوں کا پیہا لگا —  
 قریب رہا کے نویں تاریخ ماہ رمضان سہ ہذا کو لڑائی ہوئی خوارزمیوں کی ملک

۵۳۵ شکت کہا کہ یہاں اختیار کیا حاکم حمص اور لشکر حلب فی دوشجاعت دیگر قتل اور  
خوزیری بہت کی اور بہتوں کو پکڑ لیا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ بعد ازاں لشکر حلب فی  
حران پر جا کر وہ شہر فتح کیا یہ حال دیکھ کر خوارزمی بلاد عائد کی طرف بھاگ  
گئے بدر الدین لولہ حاکم موصل نے نصیبین اور دارا پر جو کہ دو شہر خوارزمیوں کی تھیں  
استیلا پایا اور جو قاضی اوسنین تھا اوسکو را کیا ازاں نجد ملک منظم توران شاہ  
ابن سلطان صلاح الدین شہر دارا میں اوسوقت کسی کہ جب جلیون کو اول دفعہ شکت  
ہوئی اسجاہر پر قید تھا اوسکو بدر الدین لولہ فی موصل میں لا کر کپڑے پہنا کر تحفہ دیگر  
ہمسراہ لشکر حلب کی بھیج دیا لشکر حلب فی شہر رقہ اور رام اور سروج اور اس  
عین مضافات فتح کئے اور حاکم حمص منصور ابراہیم شہر خاپور پر غالب ہو گیا  
۔ پھر لشکر حلب فی دہانسی کوچ کیا اوسکے پاس روم کسی ہی مدد آن پہونچی تھے  
اسد وسطی ملک منظم ابن ملک صالح ایوب کا آمد پر محاصرہ کیا وہ شہر اوسے جہین کر  
قلعہ ہشتم اور قلعہ کیفا اوسکے پاس رہنے دئے وہ دو قلعہ اوسکے باپ ملک صالح  
کے مصر میں مرنے تک رہی۔ بعد ازاں ملک منظم نہ کورنے طرف اوسکی کوچ  
کیا جیسا کہ انشا اللہ تعالیٰ آگے بیان کر دنگا۔ اور بیٹا منظم کا یعنی ملک محمد  
عبداللہ ابن منظم توران شاہ ابن صالح ایوب ابن ملک کا مل محمد ابن ملک عادل  
ابوبکر ابن ایوب اودن ایام تک کہ تاتاری آئے قلعہ کیفا کا مالک ہا مدت تک  
حکومت کی

بیان اس حال کا جو ملک جوادیونس پر گذرا

اسی سال میں ملک جوادیونس ابن مودد ابن ملک عادل پر ہلاکت آئی صورت  
اسکے ماجرے کی یہہ ہی کہ وہ بعد ملک ہونے دمشق کی جب استخبار اور اعیان پر

۵۳۶ مستولی ہو گیا اور سوقت شہر اعمہ طبعہ مستصر کے ہاتھ کچھ مال میں پر میچ ڈالا  
 نوٹوے سسار کا محاصرہ کیا یوسف نے کوردان موعودہ تباہ وہ ادسیہ سسولی ہو گیا  
 اب یوسف کے پاس کوئی شہر نہ اسلئی مغل کو طرف عہ کی گیا اور ملک  
 صالح اب حاکم مصر سی بہ در حواس کی کہ اگر دوائے تو میں آئیے پاس آ جاؤ  
 ادسیہ کچھ حواس دیا اسلئی عکائیں حاکم دنگوں کے ساتھ رہا ملک صالح اسماعیل حاکم  
 دمشق نے دنگیوں کو رد بہ دیگر ملک حواس یوسف نے کورد کو لیکر قید کیا پہر کلا کہوٹ  
 ڈالائے اور اسی سال میں ملک صالح ابوب فی سح عزالدین عبد العزیز اس عبد السلام  
 قاصی مصر کا کیا۔ عزالدین نے کورد دمشق میں تباہ ملک صالح اسماعیل حاکم  
 دمشق کو اسی ہتھی حاکم مصر سی بہت حواس ہوا اور سوقت صفہ اور تحقیق دنگوں  
 اس میت سی دئے تاکہ اسلئی حمایت یر رہیں اور مدد دیں۔ بہ مات سلا کو  
 بہت ناگوار گد ری خصوصاً شیخ عزالدین اس عبد السلام نے صالح اسماعیل کو بہت  
 علامت کی اور اسطیر حسی جمال الدین الوعمر اس الحاح کی ہی مرا مانا مگر وہ ددو  
 رہاں صالح اسماعیل سی ڈر کر نکل گئے عزالدین اس عبد السلام طرف مصر کی گیا دہر کا  
 رہا نکا قاصی مایا گیا اور جمال الدین الوعمر اس الحاح کرک میں حاکم ناصر داؤد  
 کے پاس ہا دوان اسلئی ایک مقدمہ علم نحو میں نصیف کیا۔ بعد ازاں  
 اس حادث نے دیار مصر یہ کی طوف سفر کیا

## اب شروع ہوا ۴۳۹ ھ ہجری

صالح اسماعیل حاکم دمشق اور منصور امراہیم اس شیر کوہ حاکم حمص اور ملک حلب بہ  
 ملک صالح ابوب حاکم مصر کے عداوت یر منفق ہوئے مگر حاکم فاطمات اس

انہی نے ملا کیونکہ اس کو مخصوص نیت اتباع حاکم مصر کا تھا۔ اسی سال میں خوارزمیہ ۵۳۷

نے ملک مظفر غازی ابن ملک عادل حاکم میاں فاروقین سی لڑائی کے۔ اور اسی سال میں میری دادا مظفر حاکم حمات کو بیماری فالج کی پیٹھی پٹھائے یا ردن میں درمیان قلعہ حمات کے ہو گئی چند روز نکلام کے اور نیچہ حرکت کی یہ حادثہ آخر فصل سرما میں ہوا تھا بلکہ بدگوئیوں نے تو اس کی موت کی خبر اور اڑی تھی تبیر مملکت کے اس کا غلام اور قمار خانہ سیف الدین طغرل کرتا تھا۔ بعد ازاں اس مرض سی تحقیف ہوئی آنکھیں کھولیں ایک ایک دو لفظ بولنے لگی ہر جگہ کہ صاحب حاکم مصر نے ایک ڈاکٹر صالح صادق اور طبیب صادق نصرانی مسمیٰ نفیس ابن غلیب کو اس کے معالجہ کے لئے بھیجا تھا مگر اس کی دوائے کچھ فائدہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعد دو برس کے فوت ہوا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آگے ذکر کر دوں گا۔ اسی سال میں درمیان ماہ ذی الحجہ کے ملک حافظ نور الدین ارسلان شاہ ابن ملک عادل ابن

ایوب شہر اغوازانے جو عوض قلعہ جبر کے لیا تھا فوت ہوا اس کا جائزہ حلب میں لاکر فردوس میں دفن کیا۔ اور نواب ملک ناصر یوسف حاکم حلب فی قلعہ اغوازانے

مہ اس کی مصافات پر عمل کر لیا۔ اسی سال میں درمیان ماہ شعبان کے شیخ کمال الدین موسیٰ ابن یونس ابن محمد ابن منہ ابن مالک فقیہ شافعی فوت ہوا یہ شخص اپنے وقت کا مذہب و غیرہ میں امام تھا حنفی لوگ ہی مذہب ابو حنیفہ کے فقہ اس کی پڑھتی تھے وہ علم منطق اور علم طبعی اور علم الہی خوب جانتا تھا

علم ریاضی میں بھی خوب مہارت رکھتا تھا بلکہ امام وقت کہتا چائے محبیطی اور اقلیدس اور علم موسیقی اور علم حساب جمیع انواع جانتا تھا کافر لوگ بھی اس کی تورات اور انجیل پڑھتی تھی چنانچہ اس کی ابن و دونوں کی شرح لکھیں میں لوگ اس بات کے معترف ہیں کہ آج تک ایسی واضح شرح نہیں ہوئی ہے

۵۳۔ عویت اور محو اور صرف میں ہی امام تھا کتا سیو بہ کی اور مفصل دیرہ ٹرایا کرتا تھا  
 علم تفسیر اور حدیث میں امام تھا شیخ اتیر الدین ابہری حکام مفصل اس علم اس مفصل  
 ہی اوسے موصول میں آکر شیخ کمال الدین مدکورسی علم تحصیل کیا مادہ حدود اسکی کہ اوں  
 دونوں میں اتیر الدین ابہری تمام علوم میں امام تھا اوس طالب میں اوسکی تحصیل  
 کیا قاضی شمس الدین اس حلاک کہتا ہی کہ یہی ایسی آکھوں سی اتیر الدین ابہری کے کو  
 شیخ کمال الدین اس یوس مدکورسی محضی پڑھی ہوئے دیکھا مدت تک اوسے سی پلور  
 اوسکی تحصیل کی مادہ حدود اسکے کہ اسرا الدین مدکور اوسوقت میں صاحب تصانیف  
 تھا اور لوگ اسی تحصیل کرتے تھے۔ اور تقی الدین عمال اس عند الرحمن معروف  
 اس اصلاح فقیہہ شافعی ہی شیخ کمال الدین سی علم منطق پڑا کرتا تھا لیکن سمجھا تھا  
 چنانچہ اس یوس مدکور نے تنگ آکر اوسکی کہا کہ اے فقیہہ میرے ردیک  
 مصلحت یہ ہے کہ اس وں کا ٹہا تو جوڑ دے اس صلاح لے کہا کوراسلی اوسے  
 کہا کہ لوگوں کو تیری پاک مکتی کا بہت اعتقاد ہی اور خوشخص علم منطق پڑتا ہی اوسکو  
 لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ اسکا عہدہ حامد ہو گیا تو گویا لوگوں کا عقیدہ کسی اور  
 حائے گا اسواسلی تھکو مناسب ہیں کہ وہ علم پڑے جائیو اس صلاح لی اسکا کہا  
 مکر پڑھا منطق کا جوڑ دیا اگر شیخ کمال الدین یوس مدکور کو مدد میں کی بہت کرتے  
 ہیں سب اسکا یہ ہے کہ علوم عقلیہ اوسکی علوم دینیہ پر غالب ہی حایہ معنی وقت  
 دریائے فکر میں ایسا غوطہ لگاتا تھا کہ اوسکو عقلت عارض ہو جالی تھی میدالین  
 اوسکی ۵۵۔ میں دریاں موصول کے ہوئی اسی حاتاریج مدکور میں وفات پائی۔

اب شروع ہوا ۴۲۰ ہجری

اس سال میں درمیان خوارزمیوں کے جنگی سپہراہ ملک مظفر غازی حاکم میا خاریقن ۵۳۹  
 کا تھا اور درمیان لشکر حلب کی جنگی ہمراہ منصور ابراہیم حاکم حمص کا تھا قریب ظاہر  
 کے پاس مجنوں کی جمہرات کی زور تیسری ماہ صفر سنہ ۷۸۰ کو لڑی ہوئی مظفر غازی  
 اور خوارزمیوں کو بڑی شکست ہوئی چنانچہ وہ بہانے لشکر حلب نے بہت کچھ ادھکا  
 اسباب لٹا اور اونکی جو رداوز پھر ٹکڑے لائے۔ اور ملک منصور نے مظفر غازی  
 کی خیمہ میں جا کر اوسکی حرم اور خزانہ پر قبضہ پایا اور لشکر حلب مویہ اور منصور سوکر  
 شروع جہاد الاول طرف حلب کی چلا آیا

## بیان وفات پانی ملکہ حنیفہ خاتون ملکہ حلب کا

یہ عورت والدہ ملک عزیز کی ہے۔ اس سال میں جمہ کی رات کو گیارہویں تاریخ  
 جہاد الاول کی اوسنے وفات پائی بیماری اوسکو یہ ہنسی کہ پردہ شکم میں زخم پڑ گیا  
 تھا بسبب اوسکی بھاری ہو گیا اس سبب سی بیماری ہو کر مر گئی۔ قلعہ حلب میں مدفون  
 ہوئے پیدائش اوسکی ۵۸۲ یا ۵۸۳ میں درمیان قلعہ حلب کی ہوئے جبکہ حلب  
 اوسکے باپ ملک عادل کے پاس تھا قبل اُسکے کہ اوسکی بیانی سلطان صلاح الدین  
 نے چین کر اپنی بیٹی ظاہر غازی کو دیا تھا پیدا ہوئی اوسی قلعہ میں ہوئے اور وفات  
 بھی وہیں پائی جب یہ لڑکی پیدا ہوئی تھی اوسکی باپ ملک عادل کے پاس  
 کوئی ماہان آیا تھا ماہان کو عربی میں ضیفہ کہتی ہیں اوسی نام پر اوسکا نام ضیفہ رکھا تھا  
 قریب اوسٹھ برس کے اوسنے عربائی ملک ظاہر غازی حاکم حلب فی قبل اوس سے  
 اوسکی بہن غازیہ سی نکاح کیا تھا جب غازیہ مر گئی اوسوقت اپنی سالی حنیفہ  
 خاتون مذکورہ سی نکاح کر لیا حنیفہ خاتون بعد وفات پانے اپنے بیٹی ملک عزیز کا

۵۴ حاکم حلب ہوئی اور اسی ملک میں تصرف مثل تصرف مادتا ہوں کے کیا چہ رس مادتا ہمت  
کی حب اوسے دعات یا ئی اوس وقت اور کے بوئے ملک ماصریوسف اس ملک عویر کی  
عسر قریب یرہ رکی تہی گوا ہوں لی اور سیر یہ گوا ہی دی کہ یہ ٹرکا مانع اور ہوشیار  
ہو گیا ہی چنانچہ اس کی سلطنت حلب یرمہ اور سکی مضافات کے مسرف ہوا مگر کار مار  
سلطنت کا حال الدین احوال حسی حرجہ ماقولی کرتا تھا

مان و قات یانی متنصر باللہ کا

اسی سال میں مستصر باللہ الوصہ مصور اس ظاہر محمد اس امام ناصر احمد محمد کی صبح کو  
دسویں تاریخ محمدا لاکو کو فوت ہوا اسی شترہ برس ایک ہیا کم خلافت کے  
ایک مکت عادل رعیت پرور تھا اسی خلیفہ نے نہر دحلہ کے کنارہ حاس شرق کو  
بعد ادین مدرسہ مستصر یہ بنایا تھا اور اوس مدرسہ کے کئی بہت موصحات وقف کئی  
تھی تاکہ ثواب حاصل ہو۔ جبکہ مستصر مر گیا تمام لڑکے دولت کی روی تیل دوا دار  
اور شترائی کے اسبات پر معین ہوئیں کہ اویس کے بیٹے کو خلیفہ بنا کر اسکا مستعصم باللہ  
رکھا یہ سیتھواں خلیفہ اور آخر خلیفہ سی عباسیہ میں کا ہے کیث ادسکی ابو احمد  
اس مستصر باللہ مصور ہے عبد اللہ مسعوم صحیف الزای نے عقل آدمی ہوا سو سولہ  
اور اور دولت الگ الگ ہو کر مستقل ہو گئے اور اوسکو یہ راہ دی کہ لشکر رکھ کر کچھ  
صرد رہیں مال جمع کر دے اور مزارات پناہ گاہ کی کیا کر د جائیجہ اوسنی یہم سے اور لکا کہنا  
ماما اکثر لشکر رطوب کر دیا

اب شروع ہوا ۶۴۱ھ ہجری

۵۴۱ اس سال میں تاتاریوں نے بلادِ ثغاث الدین کینخسرو بن کیتیا بن کینخسرو بن قلیچ ارسلان  
 سلجوقی حاکمِ بلادِ روم پہنچا جس کی اوسنی جلیون سی مدد چاہی چنانچہ جلیون نے ہمدان  
 ناصر الدین فارسی کے اوسکی کمک اور مدد بھی اور ہر چار طرف سے بہت لشکر اوسنی  
 جمع کر کے تاتاریوں کا مقابلہ کیا افسوس کہ لشکرِ روم کو شکست فاش ہوئی تاتاریوں  
 نے بہت خونریزی کی اور بہت آدمیوں کو قید کیا اور شہرِ روم پر غالب آ کر  
 حکومت کرنی لگے اس بطرح پر خلاط اور آمد وغیرہ پر بھی قابض ہو گئے اوسوقت غیاث  
 کینخسرو کسی جانب بچاؤ کے بہاگ گیا بعد ازاں تاتاریوں کے پاس ایچی پہنچا خواہاں  
 اداں ہو کر اوسکی اطاعت میں داخل ہوا بعد ازاں غیاث الدین مذکور آٹھ ہجری میں  
 جیسا کہ آٹھ گے بیان کرونگا فوت ہوا بعد وفات اوسنی ددرٹ کے صیرسن اپنے  
 چچی چوڑے تہی بنی رکن الدین اور غزالدین بعد ازاں غزالدین طرف قسطنطیہ کے  
 بہاگ گیا اور رکن الدین ملکِ روم میں زیرِ حکم تاتاریوں کے رہا مگر حاکمِ برداناہ  
 تمین الدین سلیمان تہا برداناہ اوسکا لقب تہا سنی اوسکی دربان کے ہن بعد ازاں  
 برداناہ نے رکن الدین کو قتل کر کے ایک اپنی چوٹی بیٹے کو اوسکی جائے قائم کر دیا  
 — اسی سال میں درمیان صالح ایوب حاکمِ مصر اور صالح اسمعیل حاکمِ دمشق کی حظوظ  
 اس امر کے جاری ہوئی کہ دونوں جانب سے صلح کرنی منظور ہے اور صالح اسمعیل کو  
 — ایوب نے لکھا کہ عنیت فتح الدین عمر بن ملک صالح ایوب اور حسام الدین ابن  
 ابو علی ہذانی کو چوڑے پہر دونوں اسکے پاس قید تھے اوسنے حسام الدین ابن  
 ابو علی کو چوڑ کر مصر کی جانب روانہ کر دیا مگر عنیت ابن صالح ایوب کو قید کہا پر صالح  
 اسمعیل اور ناصر داد حاکمِ کرک نے ملکر فرنگیوں سے کمک طلب کر کے شہرِ قدس  
 ادنیٰ حوالہ کیا — قاضی جمال الدین بن دراصل کہتا ہے کہ اول ایام میں ددیمان  
 قدس کے گیا تہا دمان یا در یون کو پہنچی ہوئے الصخرہ یرد اسطی قربان کے شہر اب



## ۴۴۲ اس سرودح ہوا بحری

اس سال میں دریاں لشکر مصر کے حکم سے بہا رہی تھیں۔ اور لشکر دمشق کی حکم سے بہا رہی تھیں اور حاکم حمص کا تھا لڑا ہوا۔ حواری محب حواس ملک صالح ایوب کے عہد تک واسطی مدد میں کے اسکو اسکے چچا صالح یہ بھی اور بہت اوج مصر یہی اور کئی ماس بہا رہے کہیں الدین میرس علام ملک صالح ایوب کی ایک بہت شخص سے علاموں میں اسکی لڑا علام بہا رہے ہی بہا رہا اور اسکی اول ایام میں کہہ کرک میں مقصد ہوا قید ہوا تھا۔ اور ملک صالح اسماعیل نے لشکر دمشق بہا رہا ملک مصر اور ابیم نے لشکر کو حاکم حمص کے بہا رہا نہ کیا اسے عکامیں داخل ہو کر و گئیوں کی درخواست ملک کی ماہی حیا کہ اولکا وعدہ اور اتفاق ہو چکا تھا چنانچہ درگئی اسے سوار و یا دسے لیکر نکلی اور حاکم حمص کے پاس لشکر دمشق اور کرک کا ہی آموحد ہوا اگرچہ ماصر داؤد وعدہ آما حاسین کا مقابلہ ماہر عہد کے ہوا لشکر دمشق اور حاکم حمص اور ابیم اور و گئیوں کو سکت فاحش ہوئی لگرا اولکا قاف لشکر مصر اور حواری میوں نے حرب کیا بہت آدمی ادیں کے دل کے اور ملک صالح ایوب عہد اور سوا حل اور قدس یہ قافلہ ہو گیا وہ لوگ جو گرفتار ہوئے تھے وہ مقتولیں کی شہرہ کو روانہ کئے گئے بعد دور تک اس فتح کے حوسیاں بوقتیں میں مدد اراں ملک صالح ایوب سے اتنی لشکر مصر کو ہی بہا رہا معین الدین ابیم شیخ کے روانہ کر دیا وہ لشکر حواس میں موجود تھے مدد حواری میوں کے کسی ملک دمشق پر حاکر اسکا محاصرہ کیا ادیں ملک صالح اسماعیل اور ابیم نے سیر کو حاکم حمص محصور ہوئے یہ سال تمام ہوا اور محاصرہ

## بیان وفات حاکم حیات کا

اسی سال میں میرے دادا ملک مظفر حاکم حیات تقی الدین محمود بن ملک منصور طر الدین محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب بروز ہفت آٹھویں جماد الاول سنہ ۶۸۲ ہجری میں فوت ہوئے اور جسے ملک حیات کی پندرہ برس ساٹھ مہینی دس روز سلطنت کی تھی نو مہینی چند روز اور دس برس فاج کی بیماری میں مبتلا رہا۔  
 حی حادثہ بسبب فاج کے جو اسکو ہو گئی تھی اس کے سبب انتقال پایا عمر اس کی ستائیس برس کی تھی کیونکہ پیدائش اس کی ۵۹۹ ہجری میں ہوئی تھی وہ بہت شجاع اور ذکے اور دانا آدمی تھا اہل فضائل اور علماء کو بہت محبت کرتا رہتا تھا چنانچہ شیخ علم الدین قیصر معروف لغاسیفت کو جو کہ مہندس اور فاضل اور ریاضی دان تھا اپنی خدمت میں بہت رکھتا تھا اسی نے ملک مظفر کے واسطی چند برج حیات میں اور تین حکمین ہر عاصی پر بنائیں تھیں اور ایک کرہ لکڑی کا ہونے کی پانے سی او سپر تمام کو اکب مرصودہ لکھی ہوئے بنایا تھا۔ قاضی جمال الدین ابن دراصل کہتا ہے کہ نبی ہی شیخ علم الدین کی مساعدت کی تھی ملک مظفر اسکو خوب یاد کیا کرتا تھا مقام دقیقہ اس کی مہسی پوچھا کرتا تھا۔ جب ملک مظفر فوت ہوا بعد اس کے ملک منصور محمد بن ملک مظفر محمود گدی نشین ہوا عمر اس کی اوس وقت میں دس برس ایک مہینی تیرہ دن کے تھی۔ مگر سیف الدین طغرل غلام ملک مظفر کا مدد شاکت شیخ شرف الدین عبدالغزیر بن محمد معروف شیخ الشیوخ اور سمیت طواریشی درشد اور وزیر بہار بن تاج کی تدبیر مملکت کرتا رہتا تھا اور حکومت والدہ منصور کی غازیہ خاتون بنت ملک کامل

۴۴۵ کرتی رہتی تھی۔ اسی سال میں ملک صالح یوب کو اسی بیٹی منبت بیچ دیں عرس کے  
 مرحا کی حر دریاں جس ملک صالح اسماعیل حاکم دمشق کے بھی بہت علم کیا اور صالح  
 اسماعیل سی اور دمشق زیادہ بڑھ گئی۔ اسی سال میں ملک مظہر شہاب الدین  
 عاری میں ملک عادل ابو مکرس یوب حاکم یا فارقیں فوت ہوا کھائے اور  
 ثیا اور سکاکہ کامل ناصر الدین محمد بن عاری کھائے اور سکاکہ قائم مقام ہوا  
 ۔ اسی سال میں شہر حماہ کسی شیخ تاج الدین احمد بن محمد بن ناصر اللہ سے ایک  
 قاصد طرف خلیفہ کی دعا میں ہمراہ اور سکے سلطان ملک منصور کی طرف کسی ہر  
 متحدہ و مخالف کر کے روانہ کیا۔ اسی سال میں قاصی شہاب الدین ابراہیم بن  
 عبداللہ بن عبدالمعین بن علی بن محمد شامی معروف اس الی الدم قاصی حماہ کو  
 ہوا وہ اٹلی گزے میں دعا اور کی طرف گیا تھا معہ میں بیار سو اسکی مرصی ہو کر  
 حماہ کی طرف مراجعت کی وہاں وفات پائی اور سنی ایک بڑی تاریخ مظہر کا  
 دعوہ تالیف کی ہے

اب شروع ہوا ۶۴۳ھ ہجری

اس سال میں ملک اسماعیل نے اسی دربار میں الدولہ کو حوالہ دیا سامری تھا یہ مسلمان  
 ہو گیا تھا طرف عراق کی واسطی شفاعت اور قبول غدر کی خلیفہ کے یاسس پیکر یہ  
 کہلا بھیجا کہ کیطرحی میرے ہاں سی میری صلح کروادیکے خلیفہ نے ہرگز حوالہ نہ دیا  
 اس الدولہ کو ملک صالح اسماعیل کے اوپر ایسا پالیب تھا کہ وہ اسکی رائی  
 سی ہرگز احراف نہ کر سکتا تھا

بہان استیلا اور غلبہ پانے ملک صالح یوب کا دمشق پر

اسی سال میں لشکر ملک صالح ایوب بن جحاک سپہ سالار معین الدین ابن شیخ تہا دمشق ۵۲۵

صالح اسماعیل بن ملک عادل سسی چہن بی اد کے ہمراہ دمشق میں حاکم محص ابراہیم ابن شیر کوہ بھی محصور تھا۔ دمشق اس صورت سسی لی کہ ملک صالح اسماعیل کے پاس بلبک اور بصری اور سواد رہی اور حاکم محص کے پاس محص موصافات رہی معین الدین ابن شیخ نے منظور کیا اور حسام الدین ابن ابو علی موداوس لشکر مصری کے جو اس کے پاس تھا دمشق تک جا پہنچا اتفاق سسی بدینے دمشق کے میں الدین ابن شیخ بیار ہوا اور بجائے فوت ہو گیا۔ مگر حسام الدین ابن ابو علی نہایت ملک

صالح کی طرف سسی دمشق کار مابعد اذان خواہی طاعت ملک صالح ایوب سے نکل گئے کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ جب ملک صالح کو شکست ہوگی اور دمشق فتح ہوگی اور سوت ہماری تین حصے ہم حامن کے حسب خواہش جاگیرات مرحمت ہوگی جب یہ قرار دہی پورے نہ ہوئے اور سوت صالح ایوب سسی پھر صالح اسماعیل سسی جائے

اور ملک داؤد ناصر ہی اونسے لگیا انہوں نے متفق ہو کر پھر دمشق میں جا کر محاصرہ کیا یہاں تک کہ اندر شہر کے قحط پڑ گیا اور باشندوں کو بہت تکلیف لاحق حال ہوئی لیکن حسام الدین ابن ابو علی ہدیانے نے دمشق کی محافظت کرنے میں کوئی طرح کا قصور نہ کیا یہ سال بھی تمام ہوا اور حال یہی رہا۔ اسی سال میں تاتاریوں نے بغداد پر چڑھائی کی لشکر بغداد کے مقابلہ پر آیا تاتاریوں کو اس کے مقابلہ کرنی کے کچھ طاقت نہ تھی اسلئے اونٹے پیروں تاتار سے لوگ ہباگ گئے۔ اسی سال میں ربیعہ خاتون بنت ایوب بہن سلطان صلاح الدین دمشق میں درمیان دار حقیقی کے فوت ہوئی اور سکی استی بر سسی زیادہ عمر تھی۔ جیل صالحہ میں ایک مدرسہ ضلیہ اور سنی بنایا ہے۔ اسی سال میں علم الدین علی بن محمد بن عبد اللہ سجاولی فوت ہوا اور سنی قصیدہ شاعری کی جو کہ علم قرات میں ہے شرح کی ہے اور مفصل

۵۴۶ مختصری کی شرح تصیف کر کی اوسکا نام مفصل شرح مفصل رکھا ہی اور ایک مجموعہ  
 اوسکا نام سفر السعاده اور سفر الافاده رکھا ہے علم نحو کے مسائل مشکل  
 اوسیں ذکر کئے ہیں۔ اسی سال میں ملک صالح اوس نے شہر دمشق لے لی نہیں  
 ایام میں یواب ملک منصور حاکم حات لے سلیم حاکم حصصی جہیں کحات کی سلطنت میں  
 ملائی۔ اسی سال میں شیخ موفق الدین اور المعانی شمس محمد بن علی موصلی حاکم موصل  
 موصل تھے اور یہ ایش اور یردرش ملک میں مائی تھی فوت ہوا اوسکو اس صالح  
 کہتی ہیں وہ طرف ملک کتار حوش حواب تھا اوسی ہی مفصل کی ایک شرح  
 بہت مستوفی تصیف کی ہے ایسی کوئی شرح آحاک نہیں ہوئی سوائے اسکے اور ہی  
 اوسکی تصیف سسی میں ماہ رمضان ۵۵۳ ہجری میں درمیاں حلب کی فوت ہوا

اب شروع ہوا ۶۴۴ ہجری

بیان نکست یانی خوارزمیوں کا قصب پر اور

استبلا بانا صالح ایوب کا بعلبک پر

۔ اواسی پہ ذکر کیا ہے کہ حواری صالح اسماعیل اور ناصر داد نے دمشق پر وقت  
 کا محاصرہ کیا اور اوسیں حسام الدین اس علی منصور ہوا حب یہاں تھی طبرستان  
 اور ملک منصور ابراہیم حاکم حصص نے دمشق پر کہ سہراہ ملک صالح ایوب ملک  
 کامل کے حواریوں پر چڑائی کے وہ بھی قصب پرستہ ہذا میں مقابلہ یر آئے  
 حواریوں کو شکست کا حش ہوئی اور اوسکا سپہ سالار حسام الدین رکت حال ہی  
 مارا گیا اوسکا سردار ڈھا کہ طرف حلب کی لگے۔ اور ایک جماعت حواریوں  
 کے قتی ہراہ اینی سردار کشو خان خوارزمی کے حاکر مابہ بوسسی اتفاق کر کی اوسی

۵۴۷ اونسی مل گئے اور ایک جماعت ملک شام میں متفرق ہو گئی جب ادنیٰ شکست کی خبر ملک  
 صالح ایوب کو دیا مصر میں پہنچی بہت خوش ہوا مصر میں خوشخبری کے دھاک اور گئی اور  
 وہ جو علی ابراہیم حاکم حصّہ سی ادسکو خفگی تھی وہ بھی جاتی رہی باہم صفائی حاصل  
 ہو گئی۔ اور صالح اسماعیل نے طرف ملک ناصر یوسف حاکم حلب کی جاکر ادسکی  
 پناہ پکڑے ہر چند کہ ملک صالح ایوب نے ادسکو طلب کیا لیکن ملک ناصر نے ادسکو  
 نہ دیا جب یہ بات گذری حسام الدین بن ابو علی ہذیانے بہت لشکر دمشق کے  
 بلبک پر جا کر ادسکا محاصرہ کیا ادس شہر میں اولاد صالح اسماعیل کی تھی ادس کو ان دنوں دیکر  
 وہ شہر لے لیا اور اولاد صالح اسماعیل کو طرف صالح ایوب کی مصر میں بھیجا وہ  
 مصر میں قید کئے گئے اسطرح حسام الدین اور وزیر ملک صالح اسماعیل کو اور ادس کے  
 گہر کے فتح ناصر الدین غور کو بھی پکڑ کر مصر کو روانہ کیا وہ دونوں بھی قید ہوئے اس  
 فتح کی بہت خوشی درمیان قاہرہ اور مصر کے ہوئے کہ بلبک بھی فتح ہوئی انہیں  
 ایام میں اتفاق سی حاکم مجنون نبی سیف الدین قلیج نے وفات پائی ملک صالح ایوب  
 نے مجنون بھی لے لیا۔ بعد گذرنے اس ماجرے کے ملک صالح ایوب نے ایک لشکر  
 مہسراہ امیر فخر الدین یوسف بن شیخ کے ارستہ کیا یہ فخر الدین وہ ہے جسکو ملک عادل  
 ابن ملک کامل نے قید کر رکھا تھا جن ایام میں ملک صالح ایوب مصر کا بادشاہ ہوا اور قسرت  
 ادسنے ادسکو قید سی مخلصی دیکر حکم کیا تھا کہ میرے گہر کی ملازمت اور نوکر سے بن رہ  
 چنانچہ وہ مدت تک ملازمت میں رہا اس سال میں ادسکو سپہ سالار لشکر کا کر کے مہر  
 داد حاکم کرک سسی ٹرنے کی واسطی روانہ کیا فخر الدین مذکور تمام بلاد ملک ناصر کے  
 لیکر کرک کے اوپر جا کر ادسکا بھی محاصرہ کر کے بہت مکانات ویران کر دئے ملک  
 ناصر مذکور بہت ضعیف اور تنگ ایسا ہو گیا کہ ادس کے پاس سوائے کرک کے اور کچھ نہ رہا  
 ۔ اسی سال میں ملک صالح ایوب نے اپنی غلام میرس کو قید کیا یہ وہ غلام ہی کہ گہراہ

۵۲۸ ایچ پ م کور کی کرک میں قید ہوا تھا۔ سب اسکی قید کرنی کا یہ تھا کہ سیرس مگر خوار پور  
 اور راجہ داد دسی ملکہ ادسی گہر گیا ہا صالح ایوب سے ایسی گہر دار راجہ کو ادسی یاس  
 پہنچا ایسی طرف مایل کر کے ملایا جسٹ آیا اس سال میں ادسکو گور قید کیا آخر راجہ  
 ادسکا یہ تھا۔ اسی سال میں ملک منصور ار اسیم حاکم حص میں شیر کو دے ایک  
 قاصد پہنچ ملک صالح ایوب سسی یک مامی کا دقیقہ طلب کیا تھا تاکہ ادسکے دروازہ پر  
 آکر ادسکے نوکر وہیں مساکت ہو مادہ خود اسکے کو ادسکو بیاری سل کی ہوگی تھی مگر یہ  
 بھی وہ اسی حالت سسی دیار مصر میں آیا یہ دمشق میں گیا ہاں حاکر زیادہ بیار ہوا  
 ادسیاے موت ہوا حص میں ادسکا حادہ دمشق سسی لاکر دس کیا نہ ادسکے ٹیا ادسکا  
 ملک اشرف مطہر الدین موسیٰ میں ملک منصور ار اسیم مگر ڈالی ریاست ہوا۔  
 اسی سال میں بد قوج دمشق اور ملک کے ملک صالح ایوب نے حسام الدین  
 میں ابو علی کو طرف مصر کی بلانا اور بجائے ادسکے دمشق کا ایر خیال الدین  
 میں مطروح کو کیا حسام الدین میں ابو علی طرف مصر کے بھیجا دماں آیتا مایک ادسکو  
 ساکر ملک صالح آیب دمشق آیا استخائے بر ملک منصور محمد حاکم قاتلے اور ملک شہر  
 حاکم حص ادسکی خدمت میں حاضر ہوئے ادسکا بہت اکرام داغدار کر کے ملک مامی کی  
 سند مرحمت کر کے رخصت کئے تمام سال ملک صالح شام میں رہا۔ اسی سال  
 علاء الدین داد دین موت ملک دماں کرک کے موت ہوا یہ شخص بہت ایک بک  
 آدمی تھا

## ۶۴۵ ہجری

اس سال میں محراب الدین ابی السیم اور علی بنی قلاہ صقلانی اور قلاہ طبرجہ صقلانی کی ہون  
 ایفم میں ملک صالح شام میں تھا ادسکو تو ہون کا ذکر ایور میں بیان کر چکا تھا کہ

کہ وہ فرنگیوں کو ۶۴۱ ہجری میں دیر لے گئے تھے اور انہوں نے اذکی تعمیر کر کے درست کر کے ۵۴۹

تھے اس سال تک فرنگیوں کے پاس رہی یہاں تک کہ سنہ ۶۴۱ میں وہ دوزخ ہوئے۔  
— اسی سال میں اشرف حاکم حمص نے شیمیس ہی ملک صالح ایوب کو دیدیا یہ بات  
حلبیوں پر گران گزری کیونکہ اوکو یہ خوف تھا کہ باقی اضلاع شام پر ہی ملک صالح کا  
ہو جا دے گا۔ اسی سال میں ملک عادل ابو بکر بن سلطان ملک کامل قیدین فوت ہوا  
والدہ اسکی بہت سودا معروف بنت فقیہ نصر تھی وہ اسوقت کہ درمیان بلبس کے  
پکڑا گیا تھا اس سال تک مقید تھا اسنی قید خانہ میں آٹھ برس تکلیف اٹھائے عمر اسکی  
قریب تیس برس کے تھی بھی اپنی ایک چوٹا بیٹا ملک بنیت فتح الدین عمر چوڑا تھا  
یہ وہ لڑکا ہے جو کرک کا حاکم ہو گیا تھا پھر اسکو ملک طاہر میرسن نے قتل کیا تھا  
جیسا کہ آگے بیان کر دینگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسی سال میں طوئشی مرشد منصورے

اور مجاہد الدین امیر خدائے حما ت سسی طرف حلب کی جا کر عایشہ خاتون بنت ملک  
کامل بن ملک عادل کو عشرہ اوسط ماہ رمضان ۶۴۵ ہجری میں بڑی تھل اور شان سے

لیکے آئے حما ت میں اسکی ملاقات کی واسطی بڑا انبوا ہوا تھا۔ اسی سال میں  
علاء الدین قراسقرسانی عادل کی جو کہ ایک غلام ملک عادل بن ایوب کا تھا فوت  
ہوا اسکے غلام جتنے تھے لوگنی دلا ملک صالح کو پہنچی۔ اور انہیں میں کسی سیٹ الدین  
قلاؤن صالحی ہی تھا جسکی تخت حکم مصر اور شام ہو گیا تھا جیسا کہ آگے بیان  
ہوگا۔ اسی سال میں عمر بن محمد معروف شلو بینی اشبیلیہ میں فوت ہوا وہ فاضل

اور امام علم نحو میں تھا خرولیہ کی اسنی شرح کی ہے اور نحو میں سوار اسکے اور بھی  
تصنیف کی ہیں بادر اس فضیلت تمامہ کے یہ قوت اور غفلت شمار آدے تھا  
کینت اسکی ابو علی ہی اور شلو بینی منسوب طرف شلو میں کے گیا جو کہ ایک قلعہ بہت  
مضبوط قلعوں اندس سے ہی یہ قلعہ سوار حل غرناطہ بحر روم کے عمل میں ہے اسی میں کا



۵۵۔ عرتلو میں مذکور ہے یہ اس سینہ مغربی نے اپنی کتاب کرسسی العرب فی جابر العرب  
 میں درمیاں میدرویں حلد کے بعد ذکر عرماطہ کے لکھا ہے وہ کہتا ہے کہ یہی ہیادی  
 علم کو پڑا ہوا وہ امام علم کو میں درمیاں مغرب کے تہا ابو علی فارسی کی طبقہ میں  
 ہوا اسکا نے تمام ہوتا ہے کہ وہ حرقاشی شمس الدین اس خلکان نے اور اس کے  
 متنبی نے بیان کیا ہے کہ عرتلو میں کہی سینہ اور ہوتے کی درمیاں رمان الدین  
 کے ہیں یہ غلطی ہے وہ اس تحقیق پر واقف نہیں ہوئے۔

### اب شروع ہوا ۶۴۶ھ ہجری

اسی سال میں ملک حاکم حلت فی عمر اہتمس الدین لولہ ارمی کے لشکر آراستہ کر کے  
 روانہ کیا تھا ادھوں نے ملک ہرت موسی کا حص میں دو مہینی تک محاصرہ کیا اور  
 اسی حص دیدیا اور عرصہ اس کے تلے ہشت مہینہ تکرار در حصہ کے لے لیا حاکم  
 صالح حم الدین ابوب کو بہ خربہتی ادسیر گراں گذری فوراً ملک شام کو روانہ ہوئے  
 لیے حص کے خلیفہ سی کیا لیکن یار ہو گیا تھا اور سکی ملیں درم ہو گئی تھی یہ ہو گیا  
 ماسور ہو گیا۔ اور ملک صالح کو مشق تک جا پہنچا دیں حاکم اور سے دست  
 آراستہ کر کے طرف حص کی محبت حاتم الدین امی ابو علی خیر الدین اس آیت کے  
 ہوا اور س لشکر نے حص نہ حاکم محاصرہ کیا اور ایک گویں مغربی حص کا اور ایک  
 جالیس شامی تھا اور گویوں کے لشکروں نے لکھنوی کی سیکھ حاکم نے اور ہر حص  
 کی بہت شدت تھی مدت تک اور سکا حصہ زکاء تھا کسی انہی دونوں میں ملک صالح کو  
 دمشق ہی میں یہ خربہ بھی کہ فرنگیوں نے دمیاط پر آڈیر کیا کہے اور دونوں میں ہار گیا  
 ہی اور سکی بڑھ گئی تھی اور ختم الدین مادرانی قاصد خلیفہ کا بھی آں پہنچا اور سنی درمیاں

درمیان ملک صالح اور حلبیوں کی صلح کر دینے میں سعی کی اور کہا کہ حص حلبیوں کے پاس ۵۱

رہی ویجی ناچار ملک صالح فی منظور کیا اور شکر کو حکم کو چ کا دیا چنانچہ لشکر ہی حص سعی  
چلے آئے اگر ذرا دیر ہوتے تو وہ فتح کر چکی تھی بعد ازاں ملک صالح فی دمشق سی ایک  
ڈولے میں بیٹھ کر سبب شدت مرض کے کوچ کیا اور دمشق میں جمال الدین ابن تغر کو  
نایب کیا اور ابن مطروح کو معزول کیا اور حسام الدین ابن ابی علی کے پاس قاصد  
بھیجا کہ اسکو مصر میں آجی آگے نایب کر کے کام لے۔ اور اسی سال میں بروز

جمرات چھبیسویں ماہ سوال کو ابو عمر عثمان ابن عمر ابن ابو بکر ابن یونس معروف ابن  
حاجب لقب جمال الدین نے وفات پائی باپ اسکا عمر امیر غزالدین ابن موسیٰ  
صلاحی کا دربان تھا وہ قوم کاگردی تھا ادس کا بیٹا نہ کور درمیان قاہرہ کی چوٹی  
عمر میں قرآن شریف اور فقہ مذہب مالک ابن انس کے اور عربیت اور علوم  
پر کمال ہوا پھر وہاں سی دمشق میں گیا جامع مسجد میں بیٹھ کر پڑھایا بہت لوگوں نے

ادس سی علم پڑھا پھر قاہرہ کو مراجعت کی پھر اسکندریہ میں گیا درہن فوت ہوا پیدائش  
ابو عمر مذکور کی آخر سن ۵۸۵ھ میں درمیان ایشیا کے جو کہ چوٹا سا شہر صید کا ہی سمی تھی  
چتر بر سکی عمر پائے شیخ ابو عمر مذکور بہت علوم جانتا تھا مگر غالب علم عربیت اور  
اصول فقہ تھا ادس سی عربیت میں ایک مقدمہ جسکو کافہ کہتے ہیں تصنیف کیا اور کتاب  
الاحکام اسمی کو جو اصول فقہ میں ہے مختصر کیا ان دونوں کتابوں نے کافہ اور  
مختصر اصول کا نام شہر دینیں خصوصاً بلاد عجم میں پڑھنی کا ہمارے زمانی تک بہت

ردایہ (قول ترجمہ) ہمارا زمانہ کہ ۸۴۳ھ عیسوی اور ۱۲۹۳ھ ہجری میں آجک  
ادن دونوں کتابوں کو تمام بلاد عجم میں لوگ پڑھتی اور فیض اور ہاتھ میں سوائے  
اوسکے اور ہی چند کتابیں اوسکی تصنیفات میں ہیں۔ اور اسی سال میں غزالدین  
ایک معتمدی قید خانہ میں درمیان قاہرہ کے فوت ہوا یہ شخص مالک سیر خد کا درمیان

۵۵۲ شہ کے حیا کو ادیر دکر ہر حکا ہی ہو گیا تھا۔ اور اس خلکان کہتا ہی کہ وہ سلسلہ ہجری۔  
 مالک ہوا ہا کیو کہ اور سکا آقا مالک مسلم سہ مذکور میں مع کر لیکو گیا تھا ادستی سرحد  
 دہا کی حاکم اس قزا حاسی جیس کر اس علام ایسا مذکور کو دے دی تھی ۴۴۴ مالک کی  
 قصہ میں رہی نہر مالک صالح ایوب نے ایک مذکور سی لیکو اد سکو قباہہ میں قید  
 کر دیا یہاں تک اس قید ہی میں دریاں سہ ہا کے فوت ہوا مصر میں دس کیا گیا پھر  
 عباسی اس رست میں لکا کر دس کیا حوا دسی آب ماہر دستق کے سرسراہ سردار  
 سوار کہا تھا

اب شروع ہوا ۴۴۵ ہجری

سان قبضہ ما فرنگوں کا دیا طبر اور نازل ہو مالک صالح کا دشمن طناخ پر

اسی سال میں ریڈ اور سحر ادا دشاہ دگیوں کا تھا (رٹ اد کی رماں میں مہی ملک)  
 میں مادشاہ داس کا فرانس ایک قوم ہے بہت بڑی قوموں دنگ سی بجا س ہزار  
 حواں ٹرے دالے لیکو حرہ فرس میں آیا پھر دہاں سی سہ ہا میں طرف دیا ط کے  
 ہو بجا مالک صالح نے اس سہر میں بہت آلات حک اور ٹرائی کے اور دچہرہ کہا  
 یہی کا صبح کر کے قوم ی کتاہ کو کہ وہ بہت مشہور شجاع آدمی ہیں معید کر رکھے تھے  
 اور مالک صالح نے محمد الدین اس شیخ کو بہت سال کر دیکر دگیوں کا ساما کر لیکو ماہر دیا ط  
 کے روانہ کیا تھا صبر لگی آں بھی اد سوت محمد الدین اس شیخ ترغیسی ترتری  
 کی طرف چلا گیا اور سر لگی ترغی کی طرف دس ماہ صفر سہ ہا کو حایو بھی ص  
 پہا حرا اگر اسی کتاہ اور ماستند گال دیا ط شہر حالی کر کے گہروں کی دروازے  
 کہلی ہی چوڑ چوڑ ہاگ گئے۔ دگیوں نے مدوں لڑائی کے مشہر دیا ط ہر  
 گودام اور آلات حرب اور شاع لوگوں پر مصیہ یا یہ ہی ایک بڑی مصیہ مسلمانوں

۵۵۱۳  
 مسلمانوں پر گزری تھی اور ملک صالح پر بھی بہت گران گزری بلکہ ان نے بنی کنانہ  
 کو سولی دی سبکو مارا ایک کو بھی نہ چھوڑا اور خود ملک صالح مشکل کے روزِ پانچمین تاریخ  
 ماہِ صفر سنہ ۵۸۰ کو منصورہ پر جا کر اتر لیکن بیماری کی اوسکو بہت شدت تھی ایک  
 ماسور بنخلین تہسا اور سل کی جدی بیماری تھی

## بیانِ ستولی ہوئی ملک صالح ایوب کا کرک پر

اسی سال میں ملک ناصر داؤد ابن ملک معظم عیسیٰ ابن ملک عادل ابو بکر ابن ایوب پر  
 جب بہت مصیبت گزری اور حال اوسکا تنگ ہو گیا اوسوقت اوسنی ملک ناصر  
 حاکم حلب کے پاس خوانان پناہ ہو کر کرک سی طرف حلب کی کوچ کیا کہتے ہیں کہ پہر بھی  
 اوسکے پاس جواہرات بہت تھی اگر بہت سستی بھیجے جاتے تو قریب ایک لاکھ دینار کی  
 تھے جب وہ طرف حلب کی پہونچا وہ صندوقہ جواہرات کا طرف بغداد کے خلیفہ مستقیم  
 کے پاس بطورِ ودیعت کی بھیج دیا خطِ خلیفہ کا بھی اوسکی رسید کا آپہونچا گر پہر  
 اوسکو دیکھتی نصیب نہ ہوئی جب ناصر داؤد نے کرک سی کوچ کیا اپنی بیٹی عیسیٰ کو  
 اوسکا نایب کر کے لقب اوسکا ملک معظم رکھ کر آیا تہسا دواؤ سکے اور بھیڑے  
 عیسیٰ سی تھے ایک امجد حسن دوسرا ظاہر شادی ان دونوں بہائیوں نے سبب  
 سردار نبانے عیسیٰ کے بہت رنج کیا اور بعد چلے جانی باوا اپنی کے عیسیٰ کو چٹائی  
 پکڑ لیا امجد حسن طرف ملک صالح ایوب کی کہ وہ منصورہ میں بیمار تھا چلا گیا اور کہا  
 کہ کرک میں ایک شرط سی دیتا ہوں کہ مجھ کو اور میرے بہائی کو دیارِ مہر میں جاگیرین  
 در چنانچہ صالح ایوب نے اتنی جاگیرین دیں کہ وہ راضی ہو گئے اور کرک میں اپنی طرف  
 سی نایب بھیج کر پیر کے روز بارہویں تاریخ ماہِ جماد الاخر سنہ ۵۸۱ میں فتنہ کر لیا

۵۵۱ اور ٹری حوتی ملک صالح کو مادہ و تکلیف مرض کے کرک یسے کی ہوئی کیونکہ مدت سی  
ادسکا ارادہ ادسکی مستح کا تھا

## بیان وفات یانی ملک صالح ابوب کا

اسی سال میں ملک صالح محسن الدین ابوب ابن ملک کامل محمد اس ملک طالت دل انو کر  
اس ابوب نے اتوار کے اور چوراء ہوں مار یخ ماہ شعبان ۶۴۲ ہجری میں وفات  
یائی نو برس آٹھ مہیسیں دن ملک مصر کی حکومت کی عمر ادسکی چالیس برس کی تھی  
میت ماک صورت عالی ہمت یار ساریک رماں اور ماک دل ماد قمر گوی آدمی تھا  
ادسکی ترکی سلام اینے یاس اسے جمع کئے تھے کہ اور کسی کے یاس ادسکی جائزہ  
میں نہیں ہوئی یہاں تک کہ اکثر اراد اسکے لشکر کے ادیسکے علام ہی اور گرد ڈیرہ اسکے  
کے بہت علاموں کا پہرا لگنا رہتا تھا ادس جماعت کا نام ادسنی بحریہ رکھا تھا کسی کو  
طاقت لولہ کی نہ تھی مگر حوائج وہ کچھ پوچھتا اسوق حرفت جواب دیتی زیادہ  
کچھ کہہ سکتی اور کوئی شخص سامنے ادسکے اسد اور کلام کے کر سکتا تھا چکر طے اور  
قصہ نظر عرایس سہراہ خادموں کے ہدست حادموں کے ادسکی یاس ہیحدے  
حاتے تھے اپنی ہاتھ سسی حکم پڑھاتا تھا اور کوئی کام مدوں مستورت مادشاہ کے  
کوئی امیر کر سکتا تھا عارت سامنے کا ہی بہت شوق تھا ادسنے ایک قلعہ خیرہ بنایا  
اور ایک شہر صاکیجہ ہی طیار کیا ہے اور جد محل شکار گاہوں کے سامنے ہین  
اور ایک بڑا محل درماں مصر اور قاہرہ کے نام کیسٹن مایا ہے۔ ملک صالح ابوب  
کی والدہ ایک لوطی کالی صورت تھی ادسکا نام و زور کثرتی مہا اس کیر کسینی  
سلطان ملک کامل لگ گیا تھا اسی ملک صالح بیٹ میں پڑا۔ اور ملک صالح کے

۵۵۵ کے تین بیٹی تھیں ایک اذین فتح الدین خسرو تھا جو ملک صالح اسماعیل کی قید میں فوت ہوا اور  
 دوسرا اوشی کچھ ہی قبل مر چکا تھا سو اسے منظم توران شاہ کے جو قلعہ کیفا میں تھا اور  
 کوئی بیٹا اوسکا موجود نہ تھا لیکن ملک صالح نے مرئی وقت ملک کی کسی کو بھی وصیت نہ کی  
 جب وہ مر چکا اسوقت ایک کنیز ملک صالح کی جسکا نام شجر الدرد تھا آئی اوشی فخر الدین  
 ابن شیخ اور طواشی جلال الدین حسن کو خبر کی کہ بادشاہ تو گذر گئے انہوں نے اس بات کو  
 بسبب خوف فرنگیوں کی بیٹھنی نہ دیا اور اس لونڈی شجر الدرد نے تمام  
 امیروں کو جمع کر کے یہ کہا کہ بادشاہ تمکو یہ کہتے ہیں کہ پہلے تم میرے واسطی قسم دے  
 پھر میرے بعد میری بیٹی ملک منظم توران شاہ کو واسطی جو قلعہ کیفا میں رہتا ہے حلف کرو  
 اور امیر فخر الدین ابن شیخ کے اس بات کی حلف کرو کہ یہ لشکر کا سپہ سالار عہدہ تانکی پر  
 رہے گا اور یہی مضمون حسام الدین ابن ابوالعلی کو جو نائب مصر میں تھا لکھ کر بھیجا چنانچہ تمام  
 امرا کبار اور لشکریان ذوی الاقدار نے لشکر میں اور مصر میں اور قاہرہ میں بیچ کے  
 عشرہ ماہ شبان سنہ ہزار میں اسی مضمون کی حلف اٹھائی بعد ازاں فرین اور نامی کو بھی  
 جن پر علامت دستخط ملک صالح کے تھی وہ خطوط ایک شخص سیمی سنجلی کی ہاتھ کے  
 لکھی ہوئی تھیں اور سبکو یقین یہ تھا کہ یہ بادشاہ کی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں اور فوراً فخر الدین  
 ابن شیخ نے ایک قاصد واسطی بلائے ملک منظم کے قلعہ کیفا میں بھیجا جب یہ ماجرا  
 گذرا تمام لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ بادشاہ مر گیا لیکن ارباب دولت کو اتنا مقدور  
 نہ تھا کہ وہ اس بات کو موئہ سسی نکالیں اور فرنگیوں نے دیا کسی طرف مضورہ کی  
 کوچ کیا اوس مقام پر درمیان مسلمانوں اور فرنگیوں کے شروع رمضان سنہ ہزار میں  
 ایک پہاڑی لڑائی ہوئی جس میں بہت سسی مسلمان شہید ہوئے اور بحر ساح سسی فرنگی لشکر  
 مسلمانوں کی قریب آگے بعد ازاں فرنگیوں نے مسلمانوں پر منگل کی جج کو پانچویں  
 ماہ ذی قعدہ سنہ ہزار کو مضورہ پر حملہ کیا اور فخر الدین یوسف ابن شیخ صدر الدین ابن

۵۵۶ مویہ دریاں جام کی یخ مصورہ کے تہادہ حلیسی گھوڑے پر سوار ہو کر ہالگاسی سی  
 درگی آگئے ابوں لی روسکو مل کیا بہہ شخص دیامیں ہی نیک بخت تھا اور شہید ہو کر مرا  
 مدار ان مسلمانوں نے اور علاماں بحریہ سے متفق ہو کر درگیوں پر حملہ کیا درگی اوٹلی  
 بیروں ہاگے اور تلکست کہا کر چلے گئی۔ اور ملک معظم توران تہاہ قلند کھاسی  
 کوچ کر کے ماہ رمضان میں دریاں دمشق کے آکر مار عید الفطر کے ادا کر کی در در جھڑا  
 یوں تاریخ ماہ دی عدد ۶۲۸ میں مصورہ پر پہنچا۔ مدار ان مسلمانوں میں اور  
 درگیوں میں حکم عظم بحر میں اور ترس دونوں میں ہوئی مسلمانوں کی کشتیوں نے درگیوں  
 کی کشتیوں پر حاکمیں کشتیاں پکڑ لیں حسین رضوانی تین اسٹی درگی بہت ضعیف ہو گئی  
 اور مسلمانوں کے یاس ایک ایلی روائہ کر کی یہ کہیلا بھی کہ ہکو قد میں اور کچھ کنارہ  
 درما کے دید و ہم دما ط مسلمانوں کی حوالہ کردیگی لیکن مسلمانوں نے ہرگز نہ مانا  
 ۔ اور اسی سال میں درماں حاکم موصل بدر الدین لولو اور حاکم حلب کی لڑائی ہوئے  
 ۔ ملک ناصر حاکم حلب کی طرف اوس لڑائی لشکر آراستہ کر کے روانہ کیا یہ لڑائی  
 بھینس کے ماہر ہوئی نہی موصل کو شکست فاش ہوئی طلیوں نے لولو کا تمام اسباب  
 جس تیا اور جیمہ ہی اوسکا لوٹ لیا اور بھینس ہی اوستی لیکر طرف دار کی کوچ کیا  
 وہ ہی سچ کر کے ڈاکر ویراں کر دیا یہ شہر مد فحارہ میں بیسے کی فتح کیا تھا یہر قہر سیا  
 بیکر حلب کو مراجعت کی

اب شروع ہوا ۶۲۸ ھ ہجری

سانیکس کہانی فرنگیوں کا اور گرفتار ہونا ان کی بادشاہ کا

در صبح ہو کر درگیوں کا مقابلہ مسلمانوں سی مصورہ پر ہوا رسید ان کی مدد ہو گئی اور دیا سی

۵۵۷ اور دیپلمسی مدد بھی نہ آئی بابت یہ تھی کہ مسلمانوں نے وہ راہ کہ جس راہ کو دیپلمسی  
 رصد آتی تھی وہ بند کر دیا اسلئے انکو صبر مقام کرنے کا نہ ہوا بدہ کی شب تیسری تاریخ  
 محرم کو طرف دیپلم کی کوچ کیا مسلمانوں نے بھی اسکا پیچھا پھوڑا جب بدہ کی صبح  
 ظاہر ہوئی اسوقت مسلمانوں نے تلوار کشی کی اور اتنی قتل کئے کہ کچھ توڑے  
 ہی سہی باقی رہ گئے بعد شمار کے معلوم ہوا کہ تیس ہزار فرنگی مارا گیا ریڈ انڈس  
 بند اور ملوک اہل فرنگ کے ایک شہرین جو کہ قریب دہان تھا گیس کر طالب امن  
 ہوا طراشی محسن صالحی نے انکو امن دیا جب باہر نکلے پکڑ کر منصورہ میں بھیج دی گئے  
 پر ریڈ فرنس اس گہرین جو منشی فخر الدین ابن لقمان کا تہا قید ہوا اسکے اوپر پراٹھا  
 صبح معطلی کا متین ہوا جب یہ حال گذر چکا اسوقت ملک منظم نے تمام فوجیں  
 یکسر منصورہ سی کوچ کر کے فارس کور پر ڈیرا کیا وہاں ایک ٹکر کی کابرج اپنی یاد  
 داشت کئے بنایا

## بیان مقتول ہونی ملک معظم کا

اسی سال میں بروز دوشنبہ انیسویں تاریخ ۱۹۰۱ء محرم کو ملک معظم نور انشاہ ابن ملک  
 صالح ایوب ابن ملک کامل ناصر الدین محمد ابن ملک عادل سیف الدین ابو بکر  
 ابن ایوب مقتول ہوا سب اسکا یہ تھا کہ جو وقت وہ بادشاہ ہوا اسنی اپنی  
 باپ کی امیر دن اور غلاموں کا کچھ پاس نکلیا بلکہ ہر ایک کو تہدید اور وعید ایسی  
 کرتا کہ ہر ایک کا دل اسنی متفر ہو گیا اسکو اعتماد دن چند زر الون کا جو کہ قلعہ کیفا  
 سی اس کے ساتھ آئے تھے بہت تھا یہ حال دیکھ کر بعد اترنے اسنے کئی فارکوں  
 پر سبکو غلاموں بحریہ نے جمع ہو کر تلوارین لیکر اسکی سر پر هجوم کیا پہلا ہاتھ تلوار کا  
 رکن الدین پیر بس نے جو کہ سچی بادشاہ ہوا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے مارا وہ برج لکری



۵۵۸ ملک مسلم نے مایا تھا تو ارکا ہاتھ لگا کر انیس لاکھ اس علاقوں نے اس سرحد کو گنگ  
لگا دی اس وقت ملک مسلم راج سسی کل کر طرف سمندر کی بہا کا جاتا تھا کسی کشتی میں بیٹھ کر  
حالا بجاؤں علاقوں نے بیچ میں آکر تیر مارے استروہ کے اسٹی وہ پیمان ہو کر دیار میں  
مگر رڑا ادھوں نے جلدی اوسے کیڑا کر قتل کیا سرور دستہ یہ واقعہ گذرا اوسے  
حسد رسی کہ وہ دیار مصریہ میں ہو بجا تھا وہ وہی جہد در سلطنت کی بعد اس واقعہ کے  
سب امیروں نے جمع ہو کر اس کیرک استروالدر رود ملک صالح کو تخت یر مٹایا اور  
عوالمیں ایک حاکم صالحی سردب ترکمانی آنا ملک لشکر ہوا اور سب نے اسات کے  
حلف کر کے استروالدر کے نام کا خط سردن یر پڑھا گیا اور سکھ ہی اسی کی نام سردست  
سکہ کا نقش یہ تھا المستعصمة الصالحية مملكة المسلمين والفتح الملك  
المصور حلیل استروالدر سی ایک لڑکا سسی حلیل پیدا ہوا تھا چوٹی عمر میں فوت ہوا  
اس واسطی وہ والدہ حلیل مشہور ہوئے درباؤں پر یہ دسخط کیا کرتی تھی واللہ حلیل  
بعد ایں واقعات کے ریڈ اولس بادشاہ ولسی حنفہ ہوا تھا یہ وعدہ ہوا کہ ہم  
نمکو چوڑ دیتے میں شرعی کہ شہر دیا ہمارے حوالہ کر دے چا کیہ ریڈ ولس  
نے ایسی مانگو کو چٹی اس مضمون کے لکھی شہر دیات مسلمانو کو دید و چا کیہ  
اس شہر یہ قصہ مسلمانوں کا ہو گیا اور در محمد میری تاریخ ماہ صفر ۸۵۸ ہجری  
۶۲۸ء کو علم سلطانی اس شہر پر چڑھ چکے اس وقت ریڈ ولس کو قید سی چوڑا حتی  
سرنگی اوس کے ساتھ بیچ رہے تھے در رعبۃ اد کے ہمراہ سمندر کی راہ کشتی سوار ہو کر  
جلا گیا اور عکا یر ہو بجا اس فتح عظیم کی تمام اطراف اور اقطار میں خوشخبرے  
پہیل گئے۔ بعد ایں احوال خود کر کے روز جمرات موس ماہ مذکور کو در اصل قاہرہ  
ہوئے اور مصریوں نے طرف ایں احوال کے خود مشق میں تھے غاصد ہیکر یہ کہلا پھا  
کہ ہم ہسی مل حاد امیروں نے ہر زمانا ملک سید اس ملک غور عمان اس ملک عادل

ملک دل حاکم حبیبہ کے فی مشہد مذکور ملک صالح ایوب کو سپرد کر دیا تھا جب اسنی پیرا ۵۵۹  
دیکھا فوراً قلعہ حبیبہ پر اپنا عمل دخل کر لیا جو کچھ سعید مذکور سی ہوا آگے ذکر دنگا نشانہ لگا

## بیان مالک بنی ملک مغیث کا کرک پر

واضح ہو کہ ملک مغیث فتح الدین عمر ابن ملک دل ابو بکر ابن ملک کامل محمد ابن ملک  
عادل ابن ایوب کو ملک منظم توران شاہ نے جب وہ طرف دیار مصریہ کی پہنچا تھا  
طرف شوبک کی پہنچ کر قید کر دیا تھا اور کرک اور شوبک پر بدر الدین صوالی صالحی  
نیابت کرتا تھا اسکی خطاقت میں وہ قید تھا جب ملک منظم مارا گیا اور حال سلطنت  
کا دگرگون ہوا بدر الدین صوالی مذکور نے مغیث مذکور کو قید سی جلد نکال کر قلعہ کرک  
اور قلعہ شوبک دونو دیکر آپ اسکی خدمت میں قائم ہوا

## بیان غالب ہونی ملک ناصر حاکم حلب کا دمشق پر

جب کہ یہ ماجرا گذرا اور کسی امیر نے امارہ دمشق میں سی اس امر کی اجابت نہی اور قوت  
امرا قریہ نے جو اس شہر میں تھے ملک ناصر یوسف حاکم حلب ابن ملک عزیز محمد ابن  
ملک طاہر غازی ابن سلطان ملک ناصر صلاح الدین کو لکھا وہ ادنیٰ طرف گیا بروز  
ہفتہ اٹھویں ماہ ربیع الاخر سنہ ہذا کو داخل دمشق ہو کر اسکا حاکم ہو گیا۔ اور حال الدین  
ابن نیمور کو خلعت دیا اسیطر حسی تمام امرا قریہ کو خلعت اور انعام دیکر خوش کیا  
اور ملک صالح کے غلاموں میں سی جو امیر تھے انکو قید کیا ہر چند کہ عجلون اور بعلبک  
اور شمیسہ تک خارج حکومت اس کے رہے لیکن پھر سب اس کے زیر حکم ہو گئے

۵۶۔ جب یہ مصر میں پہنچی اور وہیں لے ہو کر رہا تو اس نے کہا کہ یہاں سے گھر کا رستہ لے کر آیا گیا

## سان سلطنت ایک رکما لے کا

صدر اراں امر اردولت نے متفق ہو کر عبداللہ بن ایک حاکم صالحمی کو سلطنت پر قائم کیا کیونکہ جب امر سلطنت ایک عورت کی سیر ہو تو وہ امور میں صواب دیتا ہے اسلئے انہوں نے ایک مدکور کو قائم کیا اور سستی تاج سلطانی سر پر رکھا اور عاتیدہ اسکے سامنے رکھا گیا اور درمیانہ آجڑہ ریح الاحر سنہ ہد میں وہ مادتاہ ہوا اور اس کا لقب ملک سر کما لکھا خطہ اور سکھ حرم نام شجرہ الدر کے مشہور ہوا تھا باطل ہو گیا

## سان مناقض ہوئی سلطنت کا واسطی ملک اشرف موسیٰ کے

دراصل جب کہ بہر نام اراد کی راہی اساتیر متفق ہوئی کہ کوئی شخص اولاد ایو سسی سلطنت پر قائم کرنا چاہی اس واسطی سسی متفق ہو کر موسیٰ ابن یوسف حاکم میں سرور سام قیس اس ملک کامل محمد اس ملک عادل اس ایو کو مادتاہ بنایا اور لقب اس کا ملک اشرف رکھا گیا اور یہ مات پڑ گئی کہ ایک ترکمانی اس کا اتا تک رہا اور درمیانہ یا بجویں حاد اول سہ ہوا گو گتہ سلطنت پر ملک اشرف موسیٰ نے جہاں دیا تمام اراد اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اُن دنوں میں دریاں عڑہ کے ایک ایکو جماعت لشکر مصر کی تھی حکام سب لار حاص روک تھا اور اس کی طرف لشکر دمشق سے حاکم عڑہ سسی طرف ساتھ کے نکال دیا اور اس سے متفق ہو کر معیت حاکم کرک کی اطاعت

۵۶۱ اطاعت اختیار کی درمیان صالحیہ کے بر ذرجمہ چوتھی جماد الاخر سنہ ہذا کو اسکے نام کا خطبہ پڑھا گیا جب یہ ماجرا گذرا اور سوقت امراء کبار دولت مصر فی متفق ہو کر درمیان قاہرہ اور مصر کے بہ ڈنڈہ ورا پڑایا کہ ملک خلیفہ مستقیم کا لیکن پرہضم کی گئی واسطی ملک انٹر موسی کے سلطنت کی اور واسطی ایک کے اتنا بکیت کے اور بر ذر کمیشنہ پانچوین مارچ ماہ رجب کو فارس الدین اقطاعی صالحی جہا ر قریب دو ہزار سوار کے لیکر طرف غزہ کی گیا اقطاعے مذکور غلامان بحریہ کا مہر دار تھا جب غزہ میں پہنچا جوار اسکے سامنے ہلاک ناصر کی طرف سسی آیا اور سکو مند فوج کیا ۔

## بیان ویران ہونی دیماط کا

اسی سال میں سب امراء ارکان دولت کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ دیماط کی فصل کو گرا دینا چاہیے چنانچہ عشرہ آخراہ شعبان سنہ ہذا میں ڈاکر برابر کر دی گئی کہ مسلمانوں کو اس شہر سے بہت تکلیف پہنچی تھی اور قریب اسکے جنگل میں ایک شہر بسا کر نام اسکا منشیہ رکھا یہ فیصل دیماط کی جوڑ دیا ہی گئی نیائی ہوئے متوکل خلیفہ عباسی کی تھی ۔ اسی سال میں درمیان شہر و ع شعبان کے ناصر یوسف حاکم حلب دمشق سے روانہ ہوئے کو جو حاکم کرک کا تھا پھر حرمین پہنچا یا اسجای وہ قید ہوا یہ سب سنی چند باتوں کے جسی ناصر یوسف کو خوفت ہوا تھا قید ہوئے تھے

## بیان ناصر یوسف حاکم شام کا طرف دیار مصریہ کی شکست کھانا اور

اسی سال میں ملک ناصر صلاح الدین یوسف ابن ملک غزنوی تمام حرمین اپنی دمشق سسی

۵۶۲ بیکر سہراہ ملک اہل میت ایسی کے حکمی تفصیل یہ ہے صالح اسمعل اس عادل اس ایوب  
 اور شرف موسیٰ حاکم محض یہ اہل ایام میں حاکم مل بہتر اور حاد اور مد مور کا بہا  
 اور معظم توران شاہ اس سلطان صلاح الدین اور بہائی معظم کا نصرہ الدین اور احمد جس  
 اور ظاہر تادی دلوئے ماحر داؤد اس ملک معظم عیسیٰ اس عادل اس ایوب کی اور  
 تقی الدین عباس اس ملک عادل اس ایوب اور شمس الدین لولو دانی مد سر مملکت سکیکا  
 دیوار کے دور نصف ماہ رمضان سہ ہر میں ان لوگوں کو ساتھ لیکر کوچ کیا مصر یوں کو  
 اس امر کے حر ہوئے ادنیوں نے لڑے اور مرے اور اسکے لکالے کا اہتمام کر کی  
 طرف سیاح کے حروج کیا سلطان شرف کو قلعہ حل میں چھوڑا اور اس کے لے ہی دلو  
 بیٹے صالح اسمعل کو بھی مصور امرا ہسم اور ملک سعد عبد الملک کو حوکہ اسکے پاس  
 رفت اسپلا یا لے ملک صالح ایوب کے ملک پر مد ہوئے تھے اور کو قید خانہ  
 میں سی لکا لکہ حلت مرحت کے تاکہ ماحر یوسف حاکم دمشق کو اور دلو کی ماس کی  
 طرفی دہم میدا ہو دلو تکریمی لشکر شامی اور مصری کا مقابلہ دیب عباس کے  
 جموات کے رور دسوس دی قعدہ سہ ہر اکو اولانکست لشکر مصر کو ہوئی یہ ایک  
 جماعت غلاماں رک عربیہ لے ملک ماحر دمشق پر حملہ کیا اور معرکائی  
 ح ایک جماعت قلیل کربہ کے مات دم آیا بعد ازاں ایک جماعت عربیہ غلاماں  
 والہ ملک ماحر کے ایک سی حالی ح مصریوں نے سکست کہائی اور افواج شارسے  
 ادسکا ماتق کا کوئی شک فتح کرنے میں رہا تھا ملک ماحر جمعی سیاحتی سلطانہ کے  
 ہراہ ایک جماعت ہوڑی کے کھڑا رہ گیا وہ ایسی موضع سی حرکت کرتا تھا اور رفت  
 معرکائی نے ایسی عمرامیوں کو لیکر ملک ماحر پر حملہ کیا سکست کہا کہ حاسہ شام کی  
 ہالگا — بعد ازاں ایک ترکمانی مد کورے شمس الدین لولو کی طلب کی اس تحوین  
 اور سکوت سک دی شمس الدین لولو کیڑا گیا اور سامی اسکے گردن مارا گیا اور اس طرح

۵۶۳ اسطرح پر ابو جبار الدین قمری بھی پکڑا گیا وہ بھی گردن مارا گیا اسی روز ملک صالح  
 اسمعیل اور شہر ف حاکم محص پر اور معظّم توران شاہ ابن صلاح الدین ابن ایوب ہمراہ  
 اپنے بہائی نصرۃ الدین کے پکڑا گیا لشکر ناصر کا بہاگتوں کے پیچی عباسیہ تک پہنچا  
 اسی شہر میں ملک ناصر کا ڈیرا کھڑا کیا گیا اوکو یقین تھا کہ مصریوں کو شکست ہو چکی  
 جب اوکو بہاگتی ملک ناصر کی خبر پہنچی سب رائے میں اختلاف پڑ گیا کیونکہ بعضوں نے  
 یہ مشورت دی کہ قاہرہ میں گھس کر اپنا عمل کر لینا چاہئے اگر وہ یہ بات کر لے  
 تو بیشک ایک ترکمانی کے ساتھ کوئی لڑنے والا نہ تھا شکست ہو جانی کیونکہ اکثر  
 مصری بہاگ کر صعیہ میں جا پہنچے تھے اور بعضوں نے یہ مشورت دی کہ ملک شام  
 کو مراجعت کرنے چاہئے انہی میں تاج الملوک ابن معظّم مجروح تھا یہ لڑائے  
 جمعات کے روز ہوئی تھی اور مصری شکست کھا کر طرف قاہرہ کی برذر جمعہ پہنچے تھے  
 اہل مصر کو مالک ہو جانی ملک ناصر میں دیا مصر پر کچھ شک نہ تھا۔ اس واسطی  
 جمعہ مذکورہ کے روز قلعہ جل اور مصر میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور قاہرہ میں  
 اوس روز کسی کا بھی خطبہ نہ پڑھا گیا اور سبب شخ پانی غلامان بحریہ کے اور  
 درخل ہونے ایک ترکمانی کے اور بحریہ کی طرف قاہرہ کے برذر سفہ بارہویں  
 ذی قعدہ کو خوشخبرے اونکی پاس پہنچی ساتھ اون کے ملک صالح اسمعیل وغیرہ گرفتار  
 تھے وہ قلعہ جل میں قید ہوئے۔ بعد ازاں ایک ترکمانی امین الدین دولہ ذیر  
 صالح اسمعیل اور اد کے مختار بنجور کو جو کہ وقت ہستلا پانے صالح ایوب کے  
 بعلبک پر سی قید تھے باب قلعہ الجبل کے سامنی چودہویں ذی قعدہ کو پہا لسی دی  
 گئے اتوار کی شب ستائیسویں ذی قعدہ کو ایک جماعت نے ملک صالح عباد الدین  
 اسمعیل ابن ملک عادل ابن ایوب پر عجز کیا وہ بیٹھا ہوا گئے چوٹس رہا تھا اوکو  
 باہر قلعہ الجبل کی طرف فرار کے نکل کر قتل کیا زمین دفن کیا گیا عمر اس کے قریب

۵۹۴ یحیٰی بن مسعود کی بیٹی دالہ ادسکی لڑائی لوڈ یوں ملک عادل سی ہی — اسی سال میں مدہ تنگست مالے ملک ناصر کے فارس الدس اقطاعیہ میں ہزار سوار مرہ یہ یحیٰی کر مستولی ہوا ہر دیار مصرہ کو مراحت کی

## سان منقول ہوئے حاکم یمن کا

اسی سال میں ملک منصور عمر حاکم یمن یر ایک جماعت کی خواہش کی علامت ہی تاجت لکرا دسکو مل گیا ادسکا مام عمر بن علی بن رسول ہے دالہ ادسکا علی بن رسول دارد و خانہ ملک مسعود اس سلطان ملک کا قتل کا تہا حاکم مسعود مارادہ شام کے راہی ہو کر کہ میں وہ ہوا حاکم ادسکا کہ اوپر بیاں ہوا ادسوقت اسی لیے دارد و علی بن رسول نہ کور کو اپنا نائب میں یر مقرر کیا تہا وہ میں میں اولاد اپوت کا مام مسعود رہا — علی مد کور کے چند ہائی بطور میں مقرر اسکا اسکا طوسی رکھ لے گئے تھے کہ وہ نعلت میں یر نہ کرنے یادے وہ بہتہ تا ایسی وحاش کی قتل شدہ کہ نائب میں رہا تہا ادسکا مٹا ادسکا عمر بن علی مد کور قتل ایسے مات کے مات مسعود اسکا حیا دلے مصرسی حد ایلی اسکا مودل کرنی کے داس علی یحیٰی لکرا دسکا تہا ارادہ تہا کہ ہسم ناب میں اسکا مقرر کے عادیں حب وہ ایلی میں میں اسکا عمر مد کور نے ادسکو بیکر کر قید کر دیے ادسوقت مسفل حاکم میں ہو کر سلطنت کرنے لگا اور لف اپنا ملک مسعود رکھا ادسے بہت علامت مرکی ایلی میں کے تھے جنہوں نے ادسکو سال یعنی ۶۲۵ ہجری میں قتل کیا لہذا ادسکا ملک میں کام داور شاد ادسکا بیٹا لوسف بن عمر ہوا ادسکا لقب ملک مطہر رکھا لگا اسی مدہ تنگست مملکت کی جیسا کہ آگے بیاں کر دیں گا انشا اللہ تعالیٰ

## اب شروع ہوا ۶۴۹ھ ہجری

اس سال میں صاحب محی الدین بن مطروح فوت ہوا وہ ملک صالح ایوب کی پس  
سرداری کرتا تھا جن ایام میں صالح درمیان شرق کے لشکر کو ملاحظہ کرتا تھا  
دن ایام میں اسکو دمشق پر عامل کر دیا تھا بعد ازاں اسکو بغداد کے ابن  
ہنر کو حاکم بنایا تھا ابن مطروح درمیان نثار اور قطم کے فاضل زبردست تھا  
— اسی سال میں ملک ناصر یوسف حاکم شام نے طرف غزہ کی لشکر روانہ کیا تھا  
اور مصریوں نے بھی سیاح پر نکل کر ڈیرا کیا تھا یہی حالت تا حرج سنہ ہزار ہی  
— اسی سال میں علم الدین قیصر ابن ابوالقاسم بن عبد الغنی بن فقیہ خفی مرقی  
معروف بنام تقاسیف فوت ہوا وہ علوم ریاضیہ میں امام تھا دیار مصریہ اور شام  
میں اسنی علم تحصیل کیا پھر طرف موصل کی گیا وہاں شیخ کمال الدین موسیٰ بن یونس  
سی علم موسیقی پڑھا بعد ازاں شام کو مراجعت کی دمشق میں درمیان ماہ رجب سنہ ہزار  
کے وفات پائی پیدائش اس کے ۶۸۵ھ ہجری میں درمیان اصفون کے جو مشرقی  
صعید مصر کے واقع ہے ہوئے

## اب شروع ہوا ۶۵۱ھ ہجری

اس سال میں درمیان ملک صالح اور ملک ناصر یوسف حاکم شام کے اور درمیان  
غلام عربیہ مصر میں اس طور پر صلح ہوئی کہ مصریوں کے عمل میں نہر اردن — اور  
ملک ناصر کے پاس ماوراء اسکے رہی — نجم الدین بادر اسے قاصد خلیفہ نے جو نائب  
خلیفہ سی آیا تھا اسطور پر صلح کر دادی ہر ایک فی اپنے اپنی مقام کو کوچ کیا



۵۶۶۔ اسی سال میں ایک ترکمانی نے حسام الدین اس الیٰ علی ہدیائی سی ایک سدا سی  
 ملک حلالی کی جا ہی اد سے دیدی وہ شام میں پاس ملک ناصر یوسف کی دستق میں  
 گسا اد سے ایسی ملازموں کو رکھ لسا

## بیان احوال ناصر حاکم کرک کا

اسی سال میں ملک ناصر یوسف لی ملک صرداؤد س معلم کو جو کہ حاکم کرک تھا قید سی  
 خلاصی دی او سکو قلعہ حص میں مسد کر رکھا تھا بس تعامت خلیفہ مستصم کے او سکو  
 قید سی رہائی دیکر پہ لکھیا کہ سرے ملا دیں پہ شخص رہے مادی رسلکی وہ حاکم  
 مدد کی حلا گیا مگر او سکو دیا ہی نہ دیا حب اد سی ایسی ودیت میں وہ ڈر  
 حوہرات کا خلیفہ کے پاس نظر امانت رکھوایا تھا طلب کیا تو وہ ہی او سکو ملا  
 اور ملک ناصر یوسف نے تمام ملک اطراف کو پہ لکھا کہ او سکو ایسی ملک نہیں رہی کو  
 حائے اور سد ہرگز نہ دیا اسلئے وہ حاکم عا۔ اور حدیثہ حالت تنگی میں رہا کما  
 ار کے ہر اہ ایک جماعت عویہ ہی جو ٹٹی ہی اور لکھا پہ حال تھا کہ کوچ اور مقام  
 کرتے ہوئے چلتے تھے۔ حب بہت مدت گرمی کے او سکو بھی اور جنگل میں کہیں  
 گہا س۔ دکھائی دی او سوقت انہوں نے قصد موجد ہوئی فرات کا کیا گریہ وہاں  
 ہی رات کو مجھروں سی ٹیکلف او ٹھاتے تھے اور دہر کے دہو یہ سیر لیتے تھے اور  
 ساتھ او سکے اولاد ہی او سکی تہو لیکس او سکی ٹٹے طاہر تادی کے پاس ایک  
 جیسا تھا وہ دں میں دس یا گیارہ ہرں مازتا تھا او س ہر نوں ہی گڑا گوش یر مدد  
 تک گدرا ہوا اور کچھ کہانی کی صورت دکھائی دے اتفاق سی ہسترف حاکم تل  
 یاستر اور تدر اور رجیہ نے اوں ایام میں ناصر داؤد کے پاس دشتیں ستوا لی اور ح کے

جو کہ بیچ دی تھیں حاکم دمشق نے جب یہ خبر سنی اوسکو بہت تہدید اور ملامت کی بعد ازاں ۵۶۱ھ  
 ناصر داد نے شرابی کے مکان کا قصد کر کے پناہ لی شرابی نے کچھ بایحتاج اوسکو  
 اتنا جمع کر دیا جو کافی نہ تھا پیر اوسکو حکم دیا کہ تو انبازین جا کر اوتو درمیان اوس  
 شہر کے اور نباد کے تین دن کا فاصلہ تھا ہر چند کہ ناصر داد اس حال تنگ بین  
 عیلفہ مستقم کے سامنی تضرع اور زاری کرتا تھا لیکن اوسکی شتوای نہ ہوتی تھی  
 وراپنی ودیعت اوسسی مالگتا تھا وہ جواب بھی نہ دیتا تھا جس روز سی وہ غریبے  
 نعل کر صحرا نور دے کرتا تھا اوس دن سی قریب تین مہینے کے صحرا نور دی بن گذرے  
 کیونکہ بعد اوسکے خلیفہ نے ایک قاصد پاس ملک یوسف کے بھیجا کہ اوسکی شفاعت  
 کر دے کہ حکم کیا کہ دمشق کو مراجعت کر جاوے اوسکے واسطی ایک لاکھ درہم  
 بجزہ فامیہ وغیرہ کے محصول سی مقرر ہوئی گرچہ اوسکو تین ہزار درہم سی کم ہی  
 حاصل ہوتی تھی۔ اور اسی سال میں گنہ شریف سی پہنچا جس نے کہ عدنان بن سی اور  
 بعض دمان کے پہاڑوں میں سی ایک ایسی آگ نکلی ہے کہ رات کو چلتی ہے اور تمام دن  
 بہت دھواں اُٹھتا رہتا ہے

اب شروع ہوا ۶۵۲ ہجری

بیان دولت حفصیوں کا جو کہ ملوک تونس کہلاتی ہیں

۱۔ ضحیح ہو کہ دادا انکا ابو حفص عمر حاکم تو مرث کا تھا جسکی طرف وہ منسوب ہیں  
 بن تو مرث کی پاس عبد المومن بڑے رتبہ پر تھا جب عبد المومن بادشاہ ہو گیا ابو حفص  
 کو بڑے رتبہ پر رہا پہاڑ تک کہ وہ میر گیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا عبد الواحد بن ابو حفص عمر  
 پاسے اوسکی ہوا پیر اوسکا بیٹا ابو ذریا بھی بن عبد الواحد بن ابو حفص عمر مذکور

۵۶۸ محاسن اوسکی ہوا۔ اسکے زمانہ میں دولت میں عبدالموس کو نصف لاق ہوا اور دگر ماسکی  
توس مادستہ ہوا اور اسکا لقب امیرالموس رکھا گیا اور سکی ٹری تان و شوکت ہو گئی  
اور اور دگر یاج ملک اوقیہ کے درمیان توس کے زمانہ اوسکی ٹیا اور سکا محمد اس  
الی دگر یاجی مدکور ملک ہوا اور ملکام حلیہ رکھا گیا اور لقب مستصر اسی حال یردہ ہوا  
یہاں تک کہ ۶۵۲ ہجری میں یہی سال ہذا میں فوت ہوا بعد ازاں اوسکا بہائی بھی اس  
یہیچہ کے شسترہ دل مادستہ کی اوسکے بعد اوسکا بہائی الواسحق اسمیم اس بھی  
اس بعد الواحد اس الوحقص عمر دالی ہوا بعد ازاں ملک طرف ایک شخص کے حوالہ  
حامسی تھا نقل کر گیا اور سکو محمد اس عمارہ کہتے تھے چار برس اوسکی مادستہ کی  
بعد ازاں حقصوں کا دورہ چکا اور میں سسی بعد اس عمارہ کے الوحقص عمر اس بھی اس  
بعد الواحد اس الوحقص عمر مادساہ ہوا پیر بعد اسکے ٹیا اور سکا عد ار جس اس عمر  
مدکور رارت ہا کیس دور مادستہ کی بعد ازاں مدول کیا گیا اور اسکے بعد ایک  
اور شخص حقصی ہی میں سسی مادستہ ہوا اور سکو الوعد اللہ کہتے تھے لقب اور سکا  
الوعصده الوکر اس عبد الرحمن مدول ہوا اور سکو الووالا خالد لے جو کہ ایک حقصوں  
میں سسی تھا مل کر کے سلف آب لے لی بعد الووالا کے ابو یحییٰ نجابی حکامام  
دکریا اس احمد اس محمد اس بیچے اس بعد الواحد اس الوحقص عمر صاحب اس تو مرت تھا  
تحت لتیں ہوا یہی شخص ہمارے زمانہ میں نئے شہ میں مالعل تولس کا بھی حاکم ہوا  
یہ بھی رامانی ایک شخص مولی کے جسکو دعوی سورت تاریخ مدکور میں کہتا  
نقل کی ہے مگر وہ اون کے دقا توں کی تاریخ کا سا تھا بہین تو وہ بھی میں لکھ  
دیا در مع بر گردن رومی کہتا ہوں میں کہ قتالی مدکور قتل مادستہ ہونی کے  
مصر میں آیا تھا یہی ہے اور سکو شہ میں وہاں دیکھا تھا جو لصور موطا آدمی ہوا  
مصر میں آیا اور اکثر جہی کیا پیر ملا و عرب کو مہجرت کر گیا پیر ملک تولس کا ہوا

کا ہوا لیکن عربوں کے ہاتھ سے تنگ ہو رہا تھا کیونکہ وہ اوسپر غالب تھے

## بیان مقتول اقطاعی کا

اسی سال میں ملک مصر ایک ترکمانی مستولی مصرنی اپنی خوشدانش اقطاعی جدار کو قتل کر دیا تھا اسطور پر کہ تین غلام دلیہ میں اوسکے گہر کے مسمی قطر اور بہادر اور سنجو غنی کو گہری کر دئے تھے جب فارس الدین اقطاعی اوسکے سامنے کو گذرا تلواروں سے مار کر اوسکی گڑے کر دی جب غلامان بحریہ نے یہ حال معلوم کیا دیار مصر سے بہاگ کر ملک شام کو چلے گئے باعث اسکے ماری کا یہ تھا کہ فارس الدین ایک کے سلطان مستقل ہونی کا مانع تھا۔ ملک شرف کا نام موسیٰ ابن یوسف ابن یوسف ابن ملک کامل محمد ابن ابو بکر عادل ابن ایوب ہے جب اقطاعی مقتول ہوا مفر ترکمانی مستقل ہو کر سلطنت کرنے لگا اور شرف موسیٰ کی سلطنت بالکل باطل کر دی اوسکو طرٹ اپنے چچا و ن قطبیات کے پیچید یا موسیٰ مذکور پہلا بادشاہ خاندان الیوب سے ہی جسکی نام خطبہ سلطنت مصر میں آخر پڑا گیا ان کے انقضای دولت دیار مصر یہ سی اس سال میں ہوئے اور غلامان بحریہ نے ملک ناصر یوسف حاکم شام کے پاس جا کر اوسکو طرٹ ملک مصر کی دلواری چنانچہ اوسنی دمشق سے کوچ کر کے لشکر لیکر عمن پر جو غور سی ہی ڈیر کیا اور غر پر لشکر بیکر لڑائی کی مفر حاکم مصر ہی طرٹ عباسہ کے نکل کر آیا یہ سال تمام ہو گیا اور حال اوسکا اسبطر خ پر رہا۔ اسی سال میں ملک خاقون ثبت کیفیہ ملک طرٹ اپنی خاوند ملک ناصر یوسف حاکم شام کے آئے۔ اور اسی سال میں ملک منصور حاکم حمات نے بعد معزول کرنے قاضی محی الدین حمزا بن محمد کی قاضی شمس الدین ابراہیم ابن سیدہ اللہ ابن بازری کو عہدہ فقہا پر مقرر کیا

## اس شروع ہوا ۶۵۳ھ ہجری

اسی سال میں عیردوں سے حرم اسک کے یاس رہے تہی ادسلی مکرٹے کا قصد  
کیا لگرا دسکو حرم ہو گئے وہ ادسلی مکرٹے کو مستعد ہوا اسنی وہ ایسی جید سسی عباس کی طرف  
ہاگ کرایہ ہائی سدوں سسی حاطے۔ اسی سال میں حکم الدین ادرائی نے درمیاں  
مصریوں اور تائیوں کے صلح اس طور پر کردای کہ ملک ناصر یوسف تمام ملک شام  
کا عس تک حاکم رہے اور حدیر قاصی کی کوسی کی حد پھر یہ کہ کوا قاصی کا درماں  
درادہ اور عریش کے دایع ہے اور مورا سک کے یاس دیار مصر رہی اس طور پر  
بعضہ ہو گیا سرائیک بی اسی استہر کو مراثت کی۔ اسی سال میں یاسی اسٹل  
اس میں سرائیک بی مسماہ نسو الدرد والدہ حلیل کی سسی ایسا کاح کنا اور ادس عورس  
کے نام کا خط تمام دیار مصر میں پڑہ دایا۔ اسی سال میں ملک ناصر دادو نے  
ملک ناصر یوسف سسی ایک درماں نیک مامی کا واسطی حالی عراق کی طلب کیا کہ کہ  
ادسکو ایسی ودیعت حلیہ سسی لے مسطور ہی سسی دہی حایرات حکا ادیر دکر ہوا اور  
کہا کہ میرا ارادہ حج کریکا ہے چایکہ ناصر یوسف نے احارت دی اسوقت ناصر دادو  
طرف کرا لکی گیا بعد ازاں طرف حج کی حسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حر دیکھی  
راہ کی رد سسی تمام لوگوں کے سامی لیٹ گیا اور کہا کہ لوگو گراہ رہو میں ماشی رسول اللہ  
کے ماس ادسکے حجاج کے مٹی مستقیم کی ماش کرے آیا ہوں تاکہ رسول اللہ اسی  
سری دویس دلوادیں بہ حال دیکہ کر لوگوں کے آنسو جاری ہو گئی اور بہہ رٹے  
بعضہ سری صورت۔ اس ماحری کی سسرح لکہ کر امیر حاج کچیر دی ماس بھی گئی وہ بعضہ کارور  
اٹھا تئیں تاریخ ماہ الحج سنہ ۶۵۳ھ کی تہی۔ بعد ازاں ناصر دادو ہمراہ حاج عراقی کے

## اب شروع ہوا ۶۵۲ھ ہجری

اس سال میں کنخسرو بادشاہ بلاد روم کا فوت ہوا اسکی جائے دو بیٹے اسکی  
 صیغہ غالدین لیکاؤس اور رکن الدین قلعہ ارسلان مقیم ہوئے۔ اور اسی سال میں  
 کمال الدین معروف ابن عدیم ملک ناصر یوسف حاکم شام کی طرف سی پاس خلیفہ  
 مستصم کے ایچی ہو کر بہت تحفہ لیکر اپنے مخدوم کے واسطی طالب خلعت ہو کر آیا تھا  
 ۔ اور جانب مغرب ایک حاکم مصر کے سسی شمس الدین سنقر کنجہ بھی کہ وہ غلاموں مظفر  
 غازی حاکم میانہ فارقین میں سی تھا طرف نبدا دکی تحالیف جلیلہ لیکر اسواسطی آیا کہ ابھی  
 ناصر یوسف حاکم دمشق کو خلعت نہوا سحال میں خلیفہ حیران پریشان تھا کہ کسی کی خاطر  
 کردن آخر کو خلیفہ نے ایک چہری نشیم کی منگو کر اپنی وزیر سی کہا کہ یہ چہرے قاصد  
 حاکم شام کو میری طرف سی دیکر یہ کہو کہ میرے نشانی اپنی پاس تو رہنی دی کہ میں  
 تجکو ضرور خلعت ددنگا مگر اب نہیں اور کسی وقت پر ددنگا کیونکہ اب مجکو مقدور  
 خلعت دینی کا نہیں چنانچہ کمال الدین ابن عدیم وہ چہری لیکر ناصر یوسف کے پاس  
 بدون خلعت مراجعت کر گیا۔ اسی سال میں ناصر داؤد اور خلیفہ میں جو باجری گذر  
 اسکی صورت یہ ہے کہ جب ناصر داؤد نے نبدا دین مسہراہ حجاج کے اور بعد  
 شفاعت نبی صبیح رودیعت کے آکر قیام کیا اسوقت خلیفہ مستصم نے ایک  
 حساب دان بلا کر یہ کہا کہ ناصر داؤد کا حساب کرو کیا اسکی دعوت میں جیسے  
 نبدا دین ٹہرا ہی خرچ ہوا مثل گوشت روٹی اور لکڑی اور گہاس اور پنوس وغیرہ  
 سب کا حساب لگا کر قیمت ادائیگی بہت بہت ہنگی لگا کر اور کچھ توڑا سا مال اسکو دیکر

۵۷۲ روردسی سی کہا کہ ایک رسید اسی ہاتھ کی اسمموسی لکھ دی کہ اب حلیہ سی محی کچھ نہیں  
 لاچار روردستی سی ڈر کر ایسے ہاتھ سی خط لکھ کر ادسکو دیا اور مداد سی مرحت کر کے  
 بہراہ عرب کے قیام کیا بعد ازاں ناصر یوسف اس عزیز الدین ماری اس یوسف حاکم  
 شام نے ادسکی خاطر جمع کر کے اور قسم کہا کہ ایسے پاس ملا کر صالحیہ میں ٹھہرایا  
 اسی سال میں روردیستہ عسری متوال کو سیف الدین طغرل علام ملک مطہر محمود حاکم  
 حماہ کا فوت ہوا مطہر نے ایسی ہیسی اسکا نکاح کر دیا تھا وہ تیسرے ملک حماہ  
 کی مدد حماہ ملک مطہر کے کرتار ہا تھاں تک کہ اس تاریخ میں عرب ہوا

## اب شروع ہوا ۶۵۵ ہجری مان منقول ہونی مغرایک ترکمانی کا

اسی سال میں روردیستہ <sup>۲۳</sup> میوئیں مارچ الاول کو مغرایک ترکمانی حاکم صالحی  
 منقول ہوا اسکو اسکی حور و سحر الدار نے جو کہ عورت اسکی آقا ملک صالح الوہ کے ہاں  
 قتل کیا تھا وہ وہ ہی عورت ہے جسکا خط سلطنت دیار مصر میں بڑا حاتم تھا  
 ادسکے قتل کر پکا بہ تھا کہ اس عورت کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مغرایک نے بدر الدین لولو  
 حاکم موصل کی بیٹی سی ایسی لست کی ہے اور چاہتا ہے کہ ادسی نکاح کرے ایسی واسطی  
 ادسکو حمام میں حاکر قتل کیا — سحر حوری وہ علام طوہستی محس کی لے ادسکی  
 برزے اوڑھائے تھی اسرات کو مسماۃ شحر الدار نے انگلی مغرایک کی کاٹ کر  
 مدہ ہر امیر عز الدین علی کیر کے پاس بھیجی تھی برجید ادسکو کہہ رہے کہ تو مالک  
 سلطنت ہوگر ہوا ڈیرا حب یہ خبر ظاہر ہوئی مور کے علاموں نے شحر الدار کی ماریکا  
 ارادہ کیا لیکن علاماں صالحیہ نے ادسکو بچا لیا — بعد ازاں سی متفق ہو کر عز الدین

۵۷۳ نور الدین علی ابن ملک مغر کو دارث سلطنت کر کے لقب اسکا ملک منصور کہا عمر  
 اسکی پندرہ برس کی تھی اور شجر الدر نے دار السلطنت سی لال برج میں جا کر اذان دینا  
 کو جنہوں نے اوستی متفق ہو کر مغر ایک کو قتل کیا تھا سولی دی مگر سنجر جو جری بہا  
 گیا پھر وہ بھی پکڑ آیا اور سکو بھی سولی دی اور صاحب بہا والدین علی ابن حنا  
 بسبب اسکے گردہ ذریعہ شجر الدر کا تھا پکڑا گیا اور اسکا خط ساٹھ ہزار دینار کا بکڑا گیا  
 اور بروز جمعہ دسویں ربیع الآخر سنہ ہذا کو تمام غلامان مغر ایک نے مثل سیف الدین  
 قطر اور سنجر غمتی اور بہادر نے متفق ہو کر علم الدین سنجر حلبی کو پکڑ لیا یہ شخص ملک  
 منصور نور الدین ابن ملک مغر ایک کا انا بک ہو گیا تھا عہدہ انا بکیت اقطاعی  
 مستعرب صالحی کو سرفراز کیا ہولویں تاریخ ربیع الآخر سنہ ہذا کو شجر الدر  
 مقتول ہوئی لاشہ اسکا باہر برج کے ڈال دیا تھا پھر اس سردابہ میں جو ادسنی  
 آپ بنایا تھا مدفون ہوئی وہ حبش کی ترکی لونڈی تھی بعضی کہتے ہیں ارمنی تھی ملک  
 صالح کے ساتھ کرک میں ہی قید میں رہی ایک لڑکا مسمی خلیل جو چوٹی عمر میں مر گیا  
 تھا اوسیسویں پیدا ہوا تھا بعد چند ایام کے شرف الدین فایزی کا گلا گھونٹا گیا

بیان مفارقت غلامان بحریہ کا ملک ناصر یوسف حاکم شام ابن ملک غریزی

اسی سال میں ملک ناصر یوسف نے یہ خبر پائی کہ غلامان بحریہ میرے قتل کا ارادہ  
 رکھتی ہیں اسلیٰ اوستی خفا ہو کر اذکو حکم دیا کہ دمشق سے نکلیجا وہ غزہ کی طرف جا کر  
 ملک یغیت فتح الدین عمر ابن ملک عادل ابو بکر ابن ملک کالی سی مل گئے اہل ہنر کو  
 بسبب انی بحریہ کی غزہ پر بہت رنج ہوا چنانچہ عباسیہ پر نکل کر گئے اور ایک جماعت  
 بحریہ سی طرف قاہرہ کی چلی آئی اور نین غز الدین اثرم بھی تھا اسکا بہت اکرام



۴۰۰ اور اعزاز ہوا بلکہ اسکی املاک ہی اترم کے چوٹ گئیں جسوقت کہ بحریہ کی ملک ناصر  
 حاکم تمام کو چوڑ کر کوچ کیا تھا اور سوقت اوسے اسکی یہی لشکر بھاؤد کر یہ سی  
 ہکر رٹے یکیں بحریہ نے اور سکو نکست دی۔ بعد ازاں لشکر ناصر نے سکت کہا کہ  
 بحریہ کو نکست دی اور سوقت وہ طرف بٹھار کی اور طرف عراق کی ملتی ہو کر ملک سمیت  
 حاکم کرک کی پاس آئے اوسے اونکو بہت مال دیا اور علاموں نے ملک مصر کے  
 اور سکو طبع دلوائے اوسے ساماں جنگ واکو چاہئے تھا بٹھایا کر دیا جائیو بحریہ نے  
 مصر کی طرف کوچ کیا اور لشکر مصری ہی اسکے مقابلہ پر آیا حاسین کا مقابلہ منتہ کی  
 صبح نصف ماہ دی قندہ سہ ہوا میں ہوا لشکر سمیت اور علاماں بحریہ کو نکست ہوئے  
 اور میں سرس مدق اور حکامام پیر ملک طاہر کرک میں رکھا گیا تھا موجود تھا۔ اسی  
 سال میں طیفہ مستحکم کی طرف سستی طلت اور طوق اور تلوار ملک ناصر لوسف اس  
 ملک عیر کو بطور صلحت مرحب ہوا۔ اسی سال میں ناصر داد دے نعم الدین بادشاہ  
 سسی اسباب کی ماہ کی کہ وہ اسکے ہمراہ طرف بغداد کے جائے لیس اسے ساتھ لے کر  
 لکر ارادہ حالے کا کاپہ خرم ناصر لوسف حاکم دمشق کو ہوئی وہ مایع آیا اسو سطلی اسان  
 حایکا ہونے پایا اور ناصر داد دے قرقیہ میں قیام کر کے منظر آئے بغداد کا رہا مگر  
 احارب اور سکو ہوئی اگرچہ مدد ملک پڑا رہا لاجار طرف جگل سی اسرار کل  
 کے حاکر اور شہروں کے عیوں کی ساتھ رہا شروع کما۔ اور اسی سال میں  
 اصل اسکی ایک آگ یہ بیاں خراکی ماس مدیدہ سی صلی اللہ علیہ وسلم کے طاہر ہوئے  
 پہ آگ ددرسی راب کو دکھلائی دیسی تھے تا مد کہ پی وہ آگ تھے عرسول اللہ نے  
 علامات عامت سسی یاں کی ہی حس حدیت کا پہہ نسموں ہے کہ ایک آگ دریا  
 حمار کے طاہر ہوگی جسکی روشنی سسی گرد میں اوٹوں نصرہ کی چلی گئیں۔ بعد ازاں پہ  
 اتناں ہوا کہ حرم سی کی خادموں میں تفریق پڑ گئی اور سوقت وہ آگ مسجد شریف بن

مین ہڑک گئی چنانچہ چیت اور منبر نبی کا جل گیا اسی لوگو کو بہت تکلیف ہوئی

## اب شروع ہوا ۴۵۴ھ ہجری

بیان استیلا پانی تاتاریوں کا بغداد پر اور جاتار ہوا دولت عباسیہ کا

واضح ہو کہ ادل اس سال مین ہولا کو بادشاہ تاتار نے بغداد پر چڑائی کر کی بیسویں مارچ ماہ محرم کو ملی اور خلیفہ مستعصم باللہ کو قتل کر ڈالا سب اسکا بیہ تھا کہ وزیر خلیفہ کا موید الدین علقمی رافضی تھا اور اہل کرخ بھی تمام رافضی تھے اسلئے ایک فساد در میان شیون اور سینون کے بغداد مین موافق انکی عادت کے ہوا تھا ابو بکر بن خلیفہ اور رکن الدین دودا دار نے لشکر کو حکم کیا کہ کرخ کو لوٹ لو تو انہوں نے کرخ پر جا کر تمام شہر لوٹ کر شیون کے جو ردوں کو پکڑ کر انکی خاوندوں کی سانس زنا کیا اور بیہ بات وزیر ابن علقمی کو جو کہ شیعہ تھا بہت بڑی معلوم دی اس واسطی ادسنی تاتاریوں لکھ کر طمع ملک بغداد کی دلوای لشکر بغداد مین ایک لاکھ سوار تھا انکو مستعصم نے تاتاریوں کے مقابلہ کی واسطی بطح جاگیر ات بھیجا کچھ کم بیش ہزار سوار گئے اور ابن علقمی نے اپنی بہائی کو تاتار کے پاس بھیجا کہ انکو بہت جلد بلوایا خلیفہ کا لشکر بھی اونکے لڑنے کی واسطی نکلا سپہ سالار اونکا رکن الدین دودا دار تھا وہ منزل پر بغداد سیڑائی ہوئے بعد لڑائی شدید کے لشکر خلیفہ کو شکست ہوئی بعض انین سی بغداد مین گھس آئے اور کچھ لشکر کی جانب شام کو چلے گئے اور ہولا کو بغداد پر جانب شترتی آپڑا اور باجوہ جو کہ بڑا سپہ سالار تھا جانب غری اور ایک گانوں کی جو سانس دار سلطنت کے تھا جا بڑا موید الدین وزیر ابن علقمی نے ہولا کو پاس جا کر اپنی واسطی عہد و پیمان مضبوط کر کے خلیفہ مستعصم کے پاس آکر بیہ کہا کہ ہولا کو خلیفہ آپ

۵۷۶ سی کو رکھی گا جب کہ سلطان ردوم کو بحال رکھا ہی مگر وہ یہ جانتا ہی کہ ایسی مٹی سسی  
 اسکی مٹی اور مکر کی تادی کرے مناسب یہ ہی کہ ماہر نکل کے اُتسی ملاقات کیجی جائیجہ  
 مستقیم ایسے مصاحبوں کو لیکر ماہر شہر کے ایک حید میں جا کر اترے اور دریر سے تمام  
 مقبلا اور امانت کو جمع کیا جائیجہ تمام سادات تعداد اور مدرس اور مولوی جس مٹی الیں اس  
 حوری سوایں اولاد کی ہی تھا اسطر حصی تمام اہل سست کی مولوی اور فقہاء مولو کو کے یہا  
 جمع ہوئی حسب جمع ہو چکے آثار یوں لے ادکی سر اور ادئے اور ایک میل اد کے  
 سرور کا جس کو حاوی ہر امیوں کو لیکر غلوار کچھک تعداد میں گھس کر دہر اسطت میں جا کر قہرا  
 پایا اد سکر قتل کیا کوئی شخص تر فار میں سسی مخر چوٹی بچوں کی کہ وہ ہی گرفتار ہو کر قید ہوئے  
 ہے۔ سچا چالیس روز تک قتل عام اور لوٹ تعداد میں رہی۔ بعد ازاں سادی امان کے  
 ہوئی اور حلیہ کو ہی اد ہوں لے قتل کر ڈالا مگر کسیت قتل پر اطلاع ہوئی مٹی یہ کہتی  
 ہیں کہ گلا گھوٹ ڈالا تھا اور معص یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک گوں میں رکھ کر دہوں میں  
 رود ڈالا اور معص یہ کہتی ہیں کہ ہر دحلہ میں ڈوب کر مر گیا واللہ اعلم بالصواب مستقیم  
 عبد اللہ الاحمد اس مشہور و حنفی تصور اس محمد طاہر اس امان ناصر احمد ہے مافی اذک  
 در دھاب امام ناصر کے ماں ہوا وہ صرف ارا کے دھوب ہوا امرار دولت اد کے  
 سست تیری اد کے کی اور سیر غالب نہی۔ بعد مرے ایسی مات سسر کے ۹۲  
 میں دالی حلافت ہوا ریب سولہ ر کے حلافت کا وہ کھیلایا خلیفہ خلفاء عباس کا ہے  
 دولت عباس کی اندر دریاں ۱۳۲ کے جس میں معراج خلیفہ ادل کی سمت ہوئی شروع  
 ہوئی ہی۔ اسی سال میں مرداں نھار آ خر خلفاء ہی امیہ کا معول ہوا تھا اس  
 حساب سسی خلفاء نئی عباسیہ نے تقریباً ۵۲۲ رس مادتا بس کی ادکی اولاد  
 میں سستس خلیفہ ہوئے۔ قاصی حال الدس اس داصل کہتا ہے کہ محکو حردی ایسی شخص  
 لے جہڑا ثقہ اور مقرر تھا اسی کتاب عبق میں یہ لکھا دیکھا تھا کہ علی اس عبد اللہ

۵۷۷ عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب کی خبر کسی شخص نے ایک خلیفہ کو خلفا ربی امیسی  
 تھا یہ پہنچا ہی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خلافت میری اولاد میں تمام ہو جائیگی۔ اس  
 خلیفہ اموی نے علی ابن عبد اللہ ابن عباس کو ایک اونٹ پر بٹلا کے تمام شہر میں پرایا  
 جا بجا ادسپر مار پڑتی جاتی تھی اور منادی کرنے والا یہ کہتا جاتا تھا کہ جو شخص افزار  
 اور بات نبدی کرتا ہے اسکو یہ سزا ملتی ہے اور علی ابن عبد اللہ یہ کہتی جاتی تھے  
 کہ سچ ہے قسم خدا کی میری ہی اولاد میں خلافت تمام ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا  
 وہ قول علی ابن عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب کا اس سال میں خلیفہ مستصم  
 صادق آیا کہ ادسپر خلافت تمام ہو گیا کیونکہ اس کے بعد ہولا کو بادشاہ ہوا خلا  
 جاتی رہے

## بیان لڑنی مغیث حاکم کرک لشکر مصری

اد پر بیان ہو چکا ہے کہ غلامان بحریہ ملک مغیث ابن عادل ابن کامل سیل گئے تھے  
 اس واسطی اس سال میں ادسنی کرک سی او تر کر عذہ میں خیمہ کیا اور بہت سی فوجیں  
 جمع کر کے طرف مصر کی روانہ ہوا لشکر مصر بھی مدد غلامان مغرایک کے جنگا سردار  
 سیف الدین قطر جو کہ حاکم مصر ہو گیا تھا اور غنمی اور بہادر لڑنیکو آئے جانبین کا  
 مقابلہ ہوا مغیث شکست کھا کر جانب کرک کی تباہ حال ہو کر بھاگا تمام سیلاب اسکا  
 مدد خیموں کے لٹ گیا

## بیان وفات پانی ناصر داود کا

اسی سال میں نبی ۵۶۶ھ میں مغیث کی رات ستائیسویں جماد الاول کو ملک ناصر داود  
 ابن منظم عیسیٰ ابن ملک عادل ابو بکر ابن ایوب باہر دمشق کے ایک گانوں میں حبکو

ماں و فات ناصر دودکا

۵۷۸ ویسا کہتی ہیں فوت ہوا یہ ایتس ادسکی سلسلہ میں ہوئی ہی تریس ر سکی عمر بانی  
ادسکے احار شہ میں یاں ہو چکے ہیں اگر بہ مات قابل یاں ہے کہ حد وہ  
صلی ہی اسے ایل میں بہراہ غروں ادں ملا دسکے رہی لگا اور معیت حاکم کرک کو ادکی  
دہاں حایلی حر ہیجی اسی ڈر کر بہراہ سکو یگر کستہر تو یک کی طرف ہیجہ یا اور حاکم لگا  
کہ ایک گھر ٹا اپنی عید کے در سلی کہو دکر ناکہ تو اسیں قید کیا جادے جیاجی ماحر کو  
حال حرائی وہ گڑا ہی قید کے لئی کہو دکر تا تھا اور کہاے کو بھی کم ملا کر تا تھا وہ اسی  
حالت میں تھا کہ ایک صد خلیعہ مستقیم کا بعد اسی ادں ایام میں کہ حد تا تاریوں نے  
نقد بعد کا کیا ادکی کو آتا تھا خلیعہ لے او سکو اسوا سلی ملایا تھا کہ کچھ توڑا سالت لڑا سکو  
دیکر تماروں کے مقابلہ کو ہیجے حد وہ قاصد دمشق میں آیا او سکو حیت حاکم کرک  
کے یاس ہیجہ یا بہر وہ قید خانہ تارے کر رہا تھا کہ او سکو یگر کد دمشق میں سا لی  
اسی تار میں قاصد کو پہر حر ہیجی کوتا تاریوں نے بعد ادلی بی اور خلیعہ کو قتل کر ڈالا  
وہ اسکو دہاں چھوڑ کر چل دیا او سو وقت ماحر داؤد ایک لگا لو ویسا میں حواس ترق  
دمشق کے واقع ہے حاکر مقیم ہوا ادں ایام میں درمیاں ملک شام کی اسکی قسمت  
سی و ما حاری ہوئی او کہ جھیٹ میں ماحر داؤد مکور ہی ناریج مکور میں فوت ہو کر  
دنیا کے عداسی چھوٹا بعد اسکے مرے کی ملک ماحر یوسف حاکم دمشق نے بولصا میں  
جا کر لظاہر ریح اور غم اور افسوس کر کے دہا لسی او سکا حازہ لاکر درمیاں صالچہ کے  
ادس برصہ میں حواد کے دالہ معلوم کا تھا دس کما ماحر داؤد فاضل اور ماطم اور نا تر  
بتا ادسے علوم عقلیہ شیخ متمس الدین عبد الحمید حسہ و شاہی علمید موالدین لاری ہی ٹری ہی

سان و فائے صاحبہ غاریہ جاتون و الدہ ملک منصور حاکم جات کا

## بیان قصد کرنی تاتاریوں کا میا فارقین پر

اسی سال میں درمیان ماہ ذیقعدہ کے صاحبہ غازیہ خاتون بنت سلطان ملک کامل قلعہ حما ۵۷۹  
میں فوت ہوئی وہ طرف حما کی سٹہ میں آئے تھے ملک مظفر محمود سی من پچی ادسنی  
جنی ایک چوٹا ہے مرگیا تھا جبکہ نام عمر تھا دوسرا بیٹا ملک منصور محمد حاکم حما کا تھا  
تیسرا میری والدہ ملک افضل علی تھی اور تین ہی بیٹیاں ادسنی جنی تھیں انہیں کی بڑی ملکہ خاتون  
قبل وفات اپنی والدہ کے گزر گئی تھی اور چوٹی لڑکی مینی دنیا خاتون بعد وفات اپنی بہن  
ملک منصور کے فوت ہوئی باقیوں کا مرنا ان کے موقع پر بیان کر دینگا انشاء اللہ تعالیٰ  
صاحبہ غازیہ خاتون مذکورہ سب عورتوں سی اچھی سیرت رکھتی تھی زاہدہ عابدہ تھے  
اپنی بیٹی ملک منصور کے لئی ادسنی اسکے بڑے ہوئی تاک حفاظت ملک کی کی اور قبل اپنی  
وفات کی ملک اد کے سپرد کیا

## بیان قصد کرنی تاتاریوں کا میا فارقین پر بعد استیلا پانی اوکلی کی بعد اوپر

در خج ہو کہ حاکم میا فارقین کا ملک کامل محمد ابن ملک مظفر شہاب الدین غازی ابن ملک  
عادل ابن ایوب تھا وہ بعد وفات اپنی باپ کے سٹہ میں ملک ہوا تاتاریوں نے  
اوسکا محاصرہ کر کے بہت تنگ کیا یہاں تک کہ کہانی کو شہر میں زہا — بعد جو ہوا آگے  
بیان کر دینگا — اور اسی سال میں ملک شام میں خصوصاً درمیان دمشق کے ارشد تسی  
دبا آئی کہ کوئی غسل دنیا والا مردہ کا نہ پایا گیا اور اسی سال میں ملک ناصر یوسف حاکم  
دمشق نے اپنی بیٹی عزیز محمد کو سہراہ زین الدین محمد معروف حافظی کے جو کہ رہنے والا  
ایک لگانو عقربا کا جو بلاد دمشق سی ہے تھا مدد تحفوں اور پیشکش کے طرف ہلاکو  
بادشاہ تاتار کے بھیجا اس حکمت عملی سی ادسنی سی رسانی پیدا کر لے — اور اسی  
سال میں صاحب بہاد الدین زہرا ابن محمد ابن علی ابن بھی مجلسی ملک صالح ایوب کا

## بیاں دغاب بدرالدین کا

۵۸ فوت ہوا اس بہاؤ رہبر کی بیدار تیس وادی مکہ میں دریاں مکہ کے ۵۸۱ شہر میں ہوئی تھے  
آخر عمر میں وہ تلک ہو گیا تمام کتابیں اور اسباب اور سکائے گیا تاہرہ میں رہی لگا ہوا تک  
کہ اس زمانے عام میں روز بیکتہ جو تہی ماہ دی قعدہ ۵۵۶ شہر میں فوت ہوا  
داد صحر میں مدوں ہوا وہ امر دت اور سچی اور حاصل اور اچھا ساعر تھا تہا تہا تہا سکی  
ستہور میں اور اسی سال میں سچ رکھ الدین عبدالعظیم محدث فوت ہوا یہ رٹا محدث  
ستہور بہا۔ اسی سال میں شیخ متس الدین یوسف واسع حال الدین اس حورے کا  
حورٹا داعط اور حاصل ستہور تھا فوت ہوا اور اسی ملک تاریخ جامع تصف کر کے  
اور سکامام مراب الرماں رکھا ہی۔ اسی سال میں سیف الدین علی اس سائق الدین قزل  
مردف اس شدفوت ہوا پہلے شخص امیر دلب ملک مصر حاکم مصر شام کا تھا۔ اور اسی  
سال میں درساں علاماں محرم کے بعد تلک کہانی ادکی کے مصریوں نے اور دریاں  
تکر ملک ناصر یوسف حاکم دمشق کے حکما سیار امیر محرم الدین اس الی دگری ماہرہ کے  
رٹا ہوئی تکر ناصر یوسف کو تلک ہوئی اور محرم الدین مدکور مٹا گیا اس سب سے  
علاماں محرم بعد اس تلک دے کی قوی ہو گئے اور فساد دریا کیا

## اب شروع ہوا ۵۵۷ شہر ہجری

اس سال میں عراق میں لکھا و س اور رکھ الدین قلعہ ارسلان نے جو کٹھی کھرداں کھینچا  
کی تہی ہولا کو کی خدمت میں مدت تک قائم رہے یہ دونوں نے ایسی ملا دکی طرف صحت

## بیاں دغاب یانی بدرالدین لولو حاکم موصل کا

اسی سال میں بدرالدین لولو حاکم موصل جسکا لقب ملک رحیم تھا فوت ہوا عمر اسکا

## بیان چڑھائی ملک ناصر یوسف کا کرک پر

عمراد کی اشی برس سی زیادہ تھی بعد اوسکی بیٹا اوسکا ملک صالح ملک موصل کا ہوا ۵۸۱ اور ملک سنجر کا دوسرا بیٹا اوسکا علاء الدین ابن لولو ہوا بدرالدین نے پہلے ہی حکمت عملی کر کے ہلاکوسی سازش کر کے اطاعت اوسکی منظور کر لی تھی اوسکے پاس بہت مال بعد لینے بغداد کے بیجا اور آپ بھی بلاد آذربایجان میں ملاتی ہوا دن ایام میں ہمسراہ لولو کے شریف علوی ابن صلیا تھا کہتے ہیں کہ لولو نے ہلاکوسی اوسکی چیل خوری کر کے قتل کر دیا تھا جب لولو نے موصل کو مراجعت کی چند روز پھر کر مراجعت پائی مدت تک اوسنی موصل کی حکومت کی کیونکہ وہ اپنی آقا ارسلان شاہ ابن مسعود ابن مودد ابن زنگی ابن قسقر کے حکم سی دمان قائم ہوا تھا اور اوسکے بیٹے ملک قاہر ابن ارسلان شاہ کے آگے تدبیر سلطنت کرتا تھا جب ملک قاہر ابن ارسلان شاہ ۶۱۵ھ میں فوت ہوا اور لولو تنہا ہو کر حکمرانی کرنے لگا اور ذریعہ قاہر کی جو حکومت تھی اوسکو ایک بیٹی دوسری کی بادشاہ بنایا بعد ازان تقریباً ۳۳ھ میں خود ملک موصل کا مستقل حاکم ہو گیا اوس دن سی کوئی آفت اوس پر نازل نہوی ملک کا انتظام بدستور چلا گیا یہاں تک کہ وفات پائے

## بیان چڑھائی ملک ناصر یوسف حاکم شام کا کرک پر

اسی سال میں جب غلامان بحریہ فی لشکر ناصر یوسف کو شکست دی ناصر مذکور فی دمشق سی بذات خود بعد اپنی اقوام قاہرہ کی ساتھ ملک منصور حاکم حماہ طرف کرک کی کوچ کیا اور برکہ زیر ہوا پر ملک مینٹ حاکم کرک کا سبب ایچھے کہ اوسنی غلامان بحریہ کی حمایت کی تھی محاصرہ کیا اور ملک ناصر کے پاس ایچی ملک مینٹ حاکم کرک کی اور مسماۃ قطیبہ بنت ملک مفضل قطب الدین ابن ملک عادل کے ایچی بھی آئے اونہوں



## دکڑ سلطنت قطر کا

۵۸۲ء آکر ملک ناصر کی بہت میں کرکے یہ کہا کہ آب ملک میث حوش جو جی ادوسی ماما گریہ  
 کہا کہ ایک ستر طوسی راضی ہوتا ہوں اگر ملک میث علاماں بحریہ کو حواد کے پاس میں  
 یکڑ کر مرے حواد کر دی میث لے ماں یا لیکر رکس الدین میرس سند دار کو اس حال  
 کی اطلاع ہوگی تبی اوسنے ایسی ہوا کہ ایک حاجت بحریہ لیکر ملک ناصر کو صبح سسی حلا  
 ادوسی اوں پر بہت احساں کیا مگر حوادقی رہ گئے تھے ادکو میث لے مکر لیا اور اچھ  
 سفر اسعد اور سقر اور رافق تھے ادکو لیکر ملک ناصر کے پاس بھیجا ادوسی ادکو  
 طلب میں وہ کسا اسطور پر صلح دریاں ملک ناصر اور ملک میث حاکم کرکے کی ہوگی  
 کچھ اوپر دو مہسی ناصر لے سواہی لواح کے برابر پیام کر کے طرٹ دستن کی مر  
 کی اور ملک منصور حاکم حیات کو سدا ملک حلالی کی دکر حصہ کا

## ساں سلطنت فطر کا

آخر سال ۱۱۸۱ھ ایسی شہ ۵۷۱ میں بیچ اول ماہ دی الحجہ کے سیف الدین قطر لے ایسی آہا کی  
 مٹی ملک منصور نور الدین علی ان سواہیک کو لیکر سلطنت سسی سر دل کیا اوں ایام  
 میں علم الدین عمی اور سيف الدین ہا دور حوڑے غلاباں بحریہ تھے وہ اوسحا کی بر  
 حاصرہ تھے قطر لے بہ حصہ ہیئت حاکم یہ باب کی لیکر جب کہ عمی اور ہا دور  
 مدکوریں آئے ادکو ہی قطر لے پکڑ لیا اور آب ملک مصر میں سلطنت کرے لگا لقت  
 ایسا ملک مظفر کہا اور بین ایام میں کمال الدین سرور اس عیدیم ایلمی ملک ناصر یوسف  
 حاکم شام کا امام ملک منصور علی اس ایک کے واسطی طلب ملک کے تاتاریوں پر  
 مصر میں آتا تھا ادسکے سامنی ہی بہ معاملہ گذرا کہ ملک منصور سرور دل ہوا اور فطرت  
 یسٹیا اور ملک ناصر یوسف کو یہ کہلا بھیجا کہ میں یتک تری مدد دن گایا بچ

## ذکر پیدائش ملک مظفر محمود کا

۵۸۳

چنانچہ ابن عدیم نے مراجعت کی

## بیان پیدائش ملک مظفر محمود ابن ملک منصور حاکم حات کا

اسی سال میں یعنی ۷۵۶ھ میں دسویں ساعت اتوار کی رات پندرہویں ماہ محرم بابرہ میں  
خانہ ثانی میں محمود ابن ملک منصور محمد ابن ملک مظفر محمود ابن ملک منصور محمد ابن ملک  
مظفر تقی الدین عمر ابن شہنشاہ ابن ایوب پیدا ہوا اور سکا لقب بھی مثل او سکی دادا کے لقب کے  
اب مظفر رکھا گیا اور والدہ ملک مظفر محمود و مذکور کی عائشہ خاتون بنت ملک عزیز  
نہ حاکم حلب ابن ملک خاہر غازی ابن سلطان صلاح الدین یوسف ابن ایوب تھے

## بیان قصد کرنی ہلاکو کا ملک شام پر

سی سال میں ہلاکو طرف اُن بلاد کی جو قزاق کی جانب شرق کو واقع ہیں جا کر  
زان پرنازل ہو کر مستولی ہوا اور تمام بلاد و خبر یہ فتح کر کے اپنی بیٹی سمود ابن ہلاکو کو  
صرف شام کی روانہ کیا چنانچہ وہ بابر حلب کی عشرہ اخیرہ ذی الحجہ سنہ ۷۵۶ھ  
۷۵۶ھ میں پہنچا ان ایام میں حاکم حلب کا ملک معظم توران شاہ ابن سلطان صلاح الدین  
بنی ہانجی ملک ناصر یوسف کا نائب تھا چنانچہ لشکر حلب بھی اُس کے مقابلہ کے  
لئے مع ملک معظم نکلا ہر چند کہ اُس کی رائے نکلنے کی نہ تھی لیکن کہنی سنسی سی باب اللہ  
بکل کر ڈیر کیا اور انفق و سار پر لڑی ہوئی تاتاریوں نے اُن کو اپنے آگے سے ہٹا دیا  
نچے مسلمان شہر کے جانب بھاگے اور تاتاری بھی اُن کو قتل کرتے ہوئے آگہشی  
انچہ دروازے شہر کی لشکریوں بھاگے ہوئے سی پہر گئے بعد ازاں تاتاریوں نے

ذکر ادس حال کا حو ملک مصری تاتاریوں پر گدرا

۵۸۴ اعرار پر حاکم اس دیکر لیا

اب شروع ہوا ۵۸۴ ہجری

ذکر ادس حال کا حو ملک مصری رومت قصد کرنی تاتاریوں کی حلب پر گدرا

حب کہ ملک ماصریوسف حاکم سام کو یہ خبر بھی کہ تاتاریوں نے حلب کا قصد کیا ہے وہ  
دست قی طرف رریہ کی آحرس گذشتہ میں حاکر اوترا تاتاریوں سی ڈر کر حو لوگ  
ہاگی تہی وہ ہی حامی اور ملک مصور حاکم حاب ہی رزیہ میں حاہیچا اوسکائے ملک ماص  
کے ہمراہ سرس نہ قدرا رومت سی کر کر سی ہاگ کر ملک ماص کے یاس جلا آیا  
ہتا موعود تھا اس صورت سی ملک ماص کی یاس وقت حودح بہت خلق اللہ ہاگی  
ہوئی اور لشکر جمع ہو گیا تھا حب یہ سال شروع ہوا اور ملک ماص نور ررہ ہی میں تھا  
ادس کو یہ خبر بھی کہ ایک جماعت مرے علاموں سی میری قتل کا ارادہ رکھتی سی فوراً  
ملک ماص ایسی جیمہ میں سی طرف قند دستق کی ہاگ گیا اور جب ادس علاموں کو یہی خبر  
ہوئی کہ ہارے ارادہ کی اطلاع ماص کو ہو گئی وہ طرف جیمہ کی حو حام عرہ کے دافع سی  
ہاگ گئے داں حاکر یہ مستہور کیا کہ ہارا ارادہ ماص کے قتل کریکا ہیں تھا ملک ہم یہ سچ  
تہی کہ ادس کے ہائی ملک طاہر عاری س ملک عیر محمد س ملک طاہر عاری س سلطان  
صلاح الدین کو سب ادسکی استیعا ع اور ولیری کی محب یر سٹلا دیں اور ماص کو گرفتار  
کر لیں طاہر مدکور حقیقی ہائی ماص کا تھا ہم دونوں ایک کوڈے ترکیہ سی میدا ہوئے  
تہی چاکہ ملک طاہر عاری طرف عرہ کی پہچا اوسکائے حو سکری تہی ادسوں نے  
ادس کو مادناہ مایا حب یہ ماص کے گدرا ادس وقت یرس نہ قدرا رے ملک ماص  
قطر حاکم مصر کو لکھ کر سب حال کی اطلاع کی ادسی خوش ہو کر ادس کو اماں دی اور وعدہ

## ذکر استیلا پانیا تار یون کا تمام حلب و رشام پر

وعدہ کیا کہ میں تیرے ساتھ اچھا سلوک کروں گا میزی پاس آجا اسلی بیس ہندقدار ۵۸۵  
نے شامیون کو چھوڑ کر مصر میں جا کر ملک بقطر قفسی ملاقات کی اوسنی دارالوزار  
بنادسکو اوتار کر قلیوب مہ مضافات دیا

بیان استیلا پانی تار یون کا تمام حلب و رشام پر اور جانا ملک  
ناصر کا دمشق سی وریخ جانا اوسکو افواج کا طر مصر کی اور علیحدہ رہ جانا ملک ناصر

وضع ہو کہ اسی سال نبی ۶۵۸ ہجری میں بروز یکشنبہ نوین ماہ صفر کو تار یون نے  
حلب پر استیلا پایا سب اوسکا یہ تھا کہ ہلاکونے مو اپنی افواج کے دریائے  
فوات کے پار جا کر ایک ایلمی ملک منظم تو را نشاہ ابن صلاح الدین نایب سلطنت  
حلب کے پاس بیچکہ یہ کہیلا ہیجا کہ تم لوگ مغلون کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور ہم نے  
ملک ناصر اور ادسکے لشکر کا قصد کیا ہے اب تم ایک کوتوال اور محافظ ہمارے  
لوگوں میں سی اپنی پاس مقرر کرو اور ایک کوتوال قلعہ میں بیٹھا وہم لشکر کی جانب  
متوجہ ہوتے ہیں اگر مسلمانوں کی شکست ہوئی تو تمام بلاد ہمارے ہو گئی اور اگر ہم  
شکست کھائی تو تمکو اختیار تام ہوگا جا ہوگی ادون دونوں کوتوالوں کو نکال دینا  
اگر جا ہوگی قتل کر دینا ملک منظم نے یہ بات نہ مانی اور کہیلا ہیجا کہ تمہارے  
داسطی ہمارے پاس سوامی تلوار کی اور کچھ نہیں اس مقدمہ کا ایلمی جو ہلاک کے  
جانب سی گیا تھا وہ ایک معاص حب حاکم ارزون روم کا تھا اوسکو اس جواب سی  
بہت تعجب آیا اور اوسنی بہت افسوس کیا کیونکہ اوسنی یہ جان لیا تھا کہ اس جواب  
کے سبب حلب کے باشندے بیشک مارے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دوسرے  
صفر کو تار یون نے حلب کو گھیر کر دوسرے روز صبح کو بہت مسلمان قتل کئے ادون مقتولین

## دکراحوال حاکم کا

۵۸۶ میں سسی احمد الدین اس ملک ظاہر ہوا صلاح الدین سے ہا غوصیکہ تاتاروں سے سترہ ہا  
محاصرہ کر کے اذکو تک گیا اور برویک حمام حمدان کی جو دیلی قلعہ ترف کے تہا مرد  
۹۱۱ ماہ صفر کو ہجوم لاکر مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا بہت لوگ ہاگ کر قلعہ میں جا گھسی  
اتوار کے صبح سسی حمد تک مہی جو رہو ہا ماہ صفر تک قتل اور لوٹ جاری رہی بعد ازاں  
ہلاکوئی ملو اراٹھائی اور امان دہی کا حکم دیا کوئی شخص اہل حلب کا بردہ نہ کیا محاذوں کو  
کے دستہ ہا الدین اس مردوں کی گھریں اور حم الدین ہا ہی مرد کین کی اور یا مار یا دور یا  
علم الدین قیصر موصلی کے یا اوس حلقہ میں حمیں ریں الدین صوفی تہا یا گر حاہودوں کے  
یر جاگہا تہا یا بجایا ماتی سے مقتول ہوئی بہت سی کی تہی کہ اذکو کوئی ماس درتہا ہلاکو کی ہا تہی ہا اذ کوئی  
قریب کاس ہرا آدمی کے موعود ہا بعد ازاں تاتاریوں لی قلعہ کا محاصرہ کیا کوئی ملک علم الدین  
و ہاگ کر حاہی تہی موعود تہی بعد ازاں کو گذر آگے بیان کر دنگا استار الدین

## بیان سوار اسکی احوال ثقات کا اور احوال ملک صر کا بعد لہنی حلب کی

۱۱ صبح ہو کہ جب حاکم حات طرف دمشق کی چلا گیا اذ سوقت طو رستی مرشد حات میں بھی  
سہ تہا ص اہل حات کو فتح حلب کی خبر بھی طو رستی مرشد سے حات سسی طرف ملک صر  
حاکم حات دمشق کی حاس کو یح کیا اور اعزاز دولت حات لی حکے یا س کیں حات  
کی موعود تہی حلب میں حا کر ہلاکو کی حوالہ کیں اور روشی اناں اہل حاس کی واسطی چاہا  
ہلاکو سے ایک شخص غی کو حکو بہ میاں کرتے ہں کہ خالداں ولید کی اولاد سسی تہا کترال  
حات کا معرکہ کے پچھ یا مام اذ سکنا حصر و ستاہ تہا حصر و ستاہ سے حاس میں آکر  
رہتا قصہ کر کے رعیت کو اناں دی اور قلعہ حات میں قما ہا الدین تہا ر ایر حد و تہا  
اوسی قلعہ اذ کے سپرد کیا اور اطاعت تاتاریوں کی کر لے ص ملک صر کو

## ذکر احوال حیات کا

ناصر کو دمشق میں یہ خبر پہنچی کہ طلب تاتاریوں نے فی لی اوسنی مبعوث باقی افواج کے ۵۸۷ طرف دیا۔ مصریہ کی کوچ کیا ہمراہ اس کے ملک منصور حاکم حیات بھی تہا نابلس پر چند روز قیام کر کے اوسمجاے امیر فخر الدین ابن ابی ذکرے اور امیر علی بن شجاع الدین کو تہور اس لشکر دیکر بڑا کر آپ کو چ کیا بعد ازان غزہ پر گیا وہاں اس کے غلام جنہونی اس کے قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا اوسی آٹے اس طرح پر اس کے بہائی ملک ظاہر غازی بھی اوسی صلح کر کے مل گیا۔ بعد جانے ملک ناصر کے نابلس سی تاتاریوں فی وہاں آکر لشکر کو مار کر مجیر الدین اور امیر علی بن شجاع کو قتل کیا یہ دونوں بڑے امیر جلیل القدر اور فاضل تھے ادھین دونوں کو غلامان بحریہ نے پکڑ کر کرک میں قید کر دیا تھا مگر نیش جیسا کہ اوسمیں اور ناصر میں صلح ہو گئی تھی ادن دونوں کو چور دیا تھا۔ جب ملک ناصر کو درمیان غزہ کے یہ خبر پہنچی کہ تاتاریوں نے نابلس میں آکر یہ حادثہ برپا کیا اوسوقت سزہ سی جانب غزہ نیش کے چلا گیا۔ اور قاضی برمان الدین ابن خضر کو ایچی نبا کر طرف ملک منظر قطر حاکم مصر کے درستی طلب ملک اور ماضت کے روانہ کیا بعد ازان ملک ناصر اور ملک منصور حاکم حیات مد لشکر کے قطیف پر پہنچی اوسجاے ایک فتنہ درمیان ترکمان اور اکرا د شہر زوریہ کے برپا ہوا جس میں بہاگے ہوئے آدمی لٹ گئے تھے اوسجاے پر ملک ناصر نے مصر میں جانی سی یہ خوف کیا کہ شاید گرفتار نہ ہو جاؤں یہ سوچ کر وہ اوسجاے پر ہمراہ تہورے لشکر کے مقیم ہوا اور ملک منصور حاکم حیات مصر میں گیا ہمراہ ناصر کے اوسکا بہائی ملک ظاہر غازی اور ملک صالح ابن شیر کوہ حاکم محض اور شہباز الدین قیزی بھی تھا بعد جانے ملک منصور کے جانب مصر کی یہ سب قطیف سی کوچ کر کے جکل نبی اسراہیل میں چلے گئے اور عیب لشکر مصر میں پہنچا ملک منصور حاکم حیات کی بہت خاطر اور مدارات ملک قطیف نے لی وہ داخل قاہرہ ہوا اور اوسجاے سی تاتاریوں نے تمام بلاد دمشق اور ملک شام

دکریستیا پانی تاتاریوں کا قلعہ حلب اور متحد دستیر

۵۸۸ یرمہ تک تسلط یا باس ملا دیں اور کے حاکم مقرر ہو گئے

ہانہ استیلا پانی تاتاریوں کا قلعہ حلب اور متحد وارت شام پر

صبح سو کہ تاتاری قلعہ حلب کا محاصرہ کئے سوئی تھی اسی مدت حصار میں حید ہاشد گال  
قلعہ یصی الدین سے طرہ رئیس حلب اور حکم الدین احمد بن عبد العزیز احمد بن قاصی حکم الدین  
بن ابو نصر بن برہمہست رکبہ کر کہ یہ دو تاتاریوں سے مل گئے ہیں اور کو قتل کر ڈالا  
دو ہفت تاتاریوں نے اس قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازاں درود شہ گیارہویں ربیع  
سہ ہذا کو انہاں دیکر فتح کیا اور قلعہ گال قلعہ میں ایک طاعت علماں تحریر کی  
تھی حکو ملک ناصر نے صی کیا تھا اور احمہ سکر اور رامت اور سقر اسعر تھا اور کو ہا کوئی  
سہ ماتی رکوں کے ایک شخص تاتاری کے سیر دیکھا اور اس شخص کا نام سلطان بن تھا وہ  
ایک امیر کیر قیاق کا تھا تاتاریوں کے یا سسی ردقت غالب آجائے اور کی کے  
تجاقی طرف حلب کی جلا آیا تھا ہر جہ کہ ملک ناصر نے اس پر احسان کیا تھا مگر اس کو  
پہرستہر خوش نہ آئے تھے اس واسطی وہ پھر تاتاریوں میں جا کر رہا تھا اور عوام الناس  
اور عواما ہرستہر کے دہویب میں ڈیرے کر لگی تھے ہلاکو نے اور کو حکم دیا کہ ایسی  
ایسی گہر میں جا کر رہیں کوئی اور کو نہ چہرے اور حلب پر اینا نایب عماد الدین قزوینی  
کو مقرر کیا — ہلاکو ہی حلب ہی میں تھا کہ ملک شہر سو سیس اور ایسم سے تیر کوہ  
حاکم حصہ اس کے ماس ہجرات ایام میں کہ ملک ناصر طرف مصر کی جلا گیا تھا ملک شہر و منازل  
یسی علیحدہ ہو گیا تھا اور سیر ہلاکو نے اکرام در حناں کر کے پھر حصہ اور سکودی پہرستہر  
حاکم حلب ملک ناصر نے ۶۴۶ ہجری میں اس کی لیا تھا عرصہ اس کی قتل ہوا جیسا کہ اوپر لیا  
ہوا اور سکودی یا تھا اس سالیں پھر وہ پھر اس کو مل گیا — اور محی الدین اس رنگی ہی ہلاکو کی

## ذکر استیلا پانی تاتاریوں کا قلعہ حلب پر

ہلاکو کے پاس دمشق سی چلا آیا ادسکو ہلاکو نے قبضہ ملک شام کی دی — جبکہ ابن ۵۸۹  
 ذکی طرف دمشق کی مراجعت کی ادسوقت خلعت نہ سب یعنی سونے کا کام کیا ہوا ہلاکو نے  
 ادسکو دیا ادسنی تمام فقہاء و دیگرہ اکابر دمشق کو جمع کر کے یہ کہا کہ سب ہلاکو کے  
 تقلید کرو بعد ازان ہلاکو نے حارم کی طرف جا کر ادسشہر کے فتح کا ارادہ کیا لیکن  
 دہان کے رہنی والوں نے نہ دیا مگر فخر الدین حاکم قلعہ حلب فی اطاعت قبول کی تھی  
 ادسکو ہلاکو نے بلو کر حاضر کیا ادسوقت باشندوں نے وہ شہر دیا ہلاکو اسبات  
 سی بہت آزر دہ ہوا اور خفا ہو کر حکم قتل کا دیا چنانچہ تمام باشندگان حارم قتل  
 ہوئے اور زن و بچہ ادنکی گرفتار آئے بعد ازان ہلاکو نے مراجعت کر کی جانب شرق  
 کو جا کر عماد الدین قزوینی کو طرف بنداد کی حکم کو بچ کا دیا چنانچہ وہ بندادین گیا اور  
 اپنی جائے حلب میں ایک شخص عجمی کو مقرر کر گیا اور حکم دیا کہ فیصل قلعہ حلب اور شہر کے  
 ڈھادی جائے چنانچہ ہندم ہو گئی — اور ہلاکو نے اشرف موسیٰ حاکم حص کو فرمان  
 خوشنودے دیا وہ ادسکو دہان چوڑ کر حات کی طرف آیا دہان اگر دار المیار زمین  
 ادترا اور قلعہ حات کو منہدم کر کے خراب دیران کر دیا اور دکانین جلادین ادکرت  
 خانہ حات کی بہت ارزان قیمت کو بیچ ڈالی مگر شہر حات کی فیصل دیران نہ کی کیونکہ  
 حات میں ایک شخص مسیحی ابراہیم ابن افرنجیہ صامن ادسکی جانب کا تھا ادسنی خسرو  
 شاہ کو بہت مال دیا اور کہا کہ فرنگی ہمارے قریب ہیں قلعہ اکرادین جس صورت  
 کہ شہر حات کی چار دیواری ڈھا دی جائے گی ترشہر میں رہنا مشکل ہوگا ادسنی مال  
 ادسی لیکر فیصل شہر کو نہ چھوڑا — اور ہلاکو نے اشرف موسیٰ حاکم حص کو یہی قلعہ  
 حص کے خراب کر نیکا حکم دیدیا تھا ادسنی کچھ تھوڑی فیصل براہی نام خراب کی زیادہ  
 دیران نہ کی کیونکہ وہ ادسکا شہر تھا — اور جب ادنہولی و دمشق دہان دیکر لی دہان  
 قتل اور لوٹ کی متعرض نہ ہوئی لیکن قلعہ دمشق نے عصیان کیا اسلئے تاتاریوں نے ادسکا



بیان استیلا یانی تاتاریوں کا میا فار میں پر

۵۹ محاصرہ کیا ان دلوں کے کسی بہت سہ اور تنگی ہستہ لگاں شہر پر ہی گدرے  
کیونکہ ادھوں نے گو سی قلعہ پر کھڑے کیں مگر پہاڑاں دیکر وہ بھی لے لیا اور جو کچھ اسی  
پایا لوٹ لیا اور پھر قلعہ دمشق کے فیصل حراب کرنی کا ارادہ کیا بعد ازاں ملک پر  
حاکم اس کے قلعہ پر ڈیرا کیا

بیان استیلا یانی تاتاریوں کا میا فار میں پر اور وہاں حاکم ملک کامل کا مقتول ہونا

اسی سال میں یہی ۵۸۶ء میں تاتاریوں نے میا فار میں پر استیلا پایا تھا اور انکی اور اسکا  
درا پر سا فار میں کے اور محاصرہ کرنی اور سککا یاں ۵۸۶ء میں گدر چکا یہ محاصرہ دریں  
تک اور سککا رہا یہاں تک کہ تمام عہد ہو چکا اور وہاں کے باشندے دما و عام میں گرفتار  
ہو کر مر گئے کچھ مقتول ہوئے حاکم داکا ملک کامل محمد اس ملک مطلقہ شہاب الدین  
عاری اس ملک عادل او کمر اس ایوب صار اور تابہ قدم تھا مگر صورت کو اداسی  
بہر اہی مقتول ہوئے اور وقت وہ ضعیف ہو گیا تھا اس واسطی تاتاریوں نے اس پرستی  
ہو کر دمان کے حاکم ملک کامل دکور کو قتل کر کے اسکا سر ایک سیرہ پر رکھ کر تمام شہر میں  
پہرایا اور عات اور ملک پر بھی لے گئی اور ساتویں حد الادل سہ ہوا کو دمشق میں  
لحا کر اس کے آگے راگ کاتے ڈھول کاتے ہوئے تمام دمشق میں لے پھرا کے یہ وہ  
سر دریاں ایک حائی کی حوامب العزادیس کے فیصل میں تھے لٹکا دیا حت تک مسلمانوں  
کے نصیب دمشق آئی وہ سو میں لٹکا رہا رقت قصہ مسلمانوں کی شہر میں وہ

یاں ملنی ملک ناصر کا تاتاریوں سی اور ستولی ہونا

ادن کا عجلون وغیرہ قلاع شام پر

## بیان ملنی تاتاریوں کا ملک ناصر سی

۵۹۱ داغ ہو کر ملک ناصر جب اپنی لشکر سی مقام قطیہ پر سی طرف جنگل نبی اسرائیل کے چلا  
 لیا وہاں جا کر بہت متحیر ہوا کہ کس طرف جاؤں آخر کار طرف حجاز کی قصد کیا اور سکی پاس  
 ایک طہر دار کر دی سچی حسین تھا اوسنی اپنا جانا طرف تاتاریوں کی پاس ہلا کو کی مناسب  
 جانکر سمجھا یا وہ اس کے کہنی سی فریب میں آ کر برکت زیزا پر اوترا اور حسین کر دی فی طرف  
 کتبنا نایب ہلا کو کی جا کر مقام ملک ناصر کا بتلادیا کتبنا نہ کور نے آدمی بھیجا اور سکو پکڑا کر  
 طرف عجلون کی حاضر کر دیا یہ شہر نوز فتح ہوا تھا وہاں کی رعیت برگشتہ ہو رہی تھی  
 ملک ناصر نے اون لوگوں کو حکم کیا کہ یہ شہر تاتاریوں کو دید و چا پنچہ انہوں فی تاتاریوں  
 کے حوالہ کیا اور انہوں نے ڈاکر برابر کر دیا اور اسکی محاصرہ کرنا تاتاریوں کا بعلبک پر  
 میں بیان کر چکا ہوں وہ شہر کچھ تھوڑے عرصہ پہلی دینے عجلون کی انکو دیا گیا تھا  
 اور اس کے قلعہ کو بھی ڈاکر دیران کر دیا اور ایام میں در میان شہر حبیبہ کی ملک سید ابن  
 ملک عزیز ابن ملک عادل حکومت کرتا تھا اور سنی ہی شہر ہند کو تاتاریوں کی حوالہ کر کے  
 اور نئے ساتھ ہو کر فسخ اور فحور اور خوزیری مسلمانوں کی برسر اعلان کرنے پر مکر باندھے اور  
 ملک ناصر یوسف کو کتبنا کپاس ہلا کو کے بھیجا یا پھر وہ طرف دمشق کی گیا پھر طرحات  
 کی گیا وہاں شرف حاکم حص کا تھا وہ موہ خسر شاہ نایب طرحات کے اور سکی ملاقات کو  
 نکلے پھر طرف حلب کی چلا گیا پھر طرف اردو کی گیا ہلا کو نے اور سکی خاطر کر کی اوسنی وعدہ  
 کیا کہ میں پھر بھی تیری مملکت دی دوں گا پھر جو کچھ گزرا آگے بیان کر دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ  
 — اسی سال میں پندرہویں ماہ شعبان کو تاتاریوں نے مقبضہ قلعہ دمشق اور وہاں کے  
 دالی کو قید میں سی نکال کر دزون کو گردن مارا اور اہل دمشق میں یہ بات مشہور ہوئے  
 تھی کہ بہت سی فوجیں مصری واسطی ٹلے تاتاریوں کی آئیں ہیں لیکن داغ میں وہ  
 فرنگیوں سی ٹلے سب یہ تھا کہ فرنگیوں نے مسلمانوں پر بہت ظلم کر کے تھی چنانچہ  
 جامع مسجد میں ناقوس بجاتے تھے اور شراب کی خم لار کے تھے اسلئے استائیون

## سانسکست کہانی تاتاریوں کا

۵۹۲ رمضان سنہ ۱۰۵۸ء کو مسلمانوں نے سب رنگیوں کو لوٹ لیا اور کریم کا حاکم ایک ٹرا  
میر حاکم دستق کی حکمرانی کے تحت اس کو لایا گیا تھا واقعہ اسکو ڈھاکہ ویران  
مردیا رام حاکم مسلمانوں کی قصبہ میں وہ گڑھا تھا جامع مسجد سی ملا ہوا جامع تھا یہ وہ  
ہی کہ جابے حس حاکم سی او میدہ نے دستق کو آماں دیکر سچ کیا تھا وہ گڑھا ہوا  
کے نام تھا سی او میدہ اس کے ملک حلیہ ہوا اسکی ادسی گڑھا کو ڈھاکہ میں ملا لیا  
ادسی ہوا سی او میدہ نے کچھ عرصہ لیا ملک حاکم سی او میدہ ہوا اس وقت ادسی  
عرصہ کبہ کریم ادسی دیا اگر یوں لی ادسی ٹری تعمیر کی تھی وہ ٹرا گڑھا تھا  
یہاں تک مسلمانوں نے اس تاریخ میں ادسکو ویراں کیا

## سانسکست کہانی تاتاریوں کا اور مقتول ہونا کتبغا کا

اسی سال میں ۱۰۵۸ء میں تاتاریوں نے رور جمعہ بیویں ماہ رمضان کو عیس حالات سکت  
کہانی حال ادسکا یہ ہے کہ اوج اسلام مصری جمع ہو کر سہراہ ملک مظهر قطر غلام معر  
ایک کی طرف تمام کی واسطی ٹرائی تاتاریوں کی حرج کیا سہراہ ادسکی ملک مصور  
محمد اور ہائی ادسکا ملک اصل علی ہی تھا یہ لشکر دیار مصری ادایل ماہ رمضان  
سنہ ۱۰۵۸ء میں چلا تھا جس کتبغا یہ حال تمام میں تاتاریوں کو جمع کر کے مقابلہ  
کے لئے مسجد ہوا ملک سیدہ حاکم صہ یہی سہراہ کتبغا کے تھا دو حاکم کا مقابلہ دریا  
عور کے رور جمعہ ہوا تاتاریوں کو سکت کا حش ہوئی مسلمانوں کے تلواروں نے  
ادسکو قتل کیا ادسکا سیدہ سالار کتبغا مار گیا اور ادسکا ٹھکانہ ہوا اور ہائی میں  
جڑ گیا وہ کادالہ ایک ایک تاتاری کو مسلمانوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کے مارا  
ملک ستر ف موسی حاکم محض جو سہراہ تاتاریوں کے تھا ادسکو چوڑ کر مظهر سی حال

## بیان کپڑی جانی سنجر جلی کا

۵۹۳  
 امان ہوا اوسنی امن دی جب اسکے پاس پہنچا اکرام اور اغاز اوسکا کر کے پھر ۵۹۳  
 مدد مضاف پر اوسکو مقرر کیا اور ملک سعید حاکم صبیہ کا گرفتار ہو کر سامنی ملک مظفر کے  
 حاضر کیا گیا چنانچہ اوسکو مرداد والا جب لڑائی ہو چکی ملک منصور حاکم حات پر مظفر قطر  
 نے احسان کر کے حات اور بارین پر اوسکو مستثنیٰ اور شہر مترا پر دیا یہ شہر جس  
 کہ جلی اور سپر غالب سوئی تھی یعنی شہر سسی اور نہی کے قبضہ میں تھا مگر شہر سلیمہ اوسی  
 لیکر امیر عرب کو عطا کیا اور ملک مظفر مد افواج اور ہمراہی ملک منصور حاکم حات کی  
 کوچ کر کے دمشق کو آیا مسلمانوں نے اس فتح عظیم کا بہت شکر کیا کیونکہ دل مسلمانوں  
 کے تاتاریوں سے سبب اسلئے انہوں نے اکثر شہر مسلمانوں کے لئے تھے اور جس  
 ولایت پر چڑھائی کرتے تھے اوسکو فتح کیا کرتے تھے اور کوئی شکر ایسا نہ تھا  
 کہ جسکو شکست نہ دیتی تھی اس فتح سسی مایوس ہو گئے تھے ملک مظفر قطر کی شام پر  
 جانے سے اور اس فتح کی سونی سسی رعیت خوش ہوئے اور جس روز وہ دمشق میں  
 داخل ہوا اوسی روز اون لوگوں کو جو کہ تاتاریوں سے مل گئے تھے اون کو مرداد والا  
 از انجملہ حسین کردی طبردار ملک ناصر یوسف بھی تھا یہ وہ شخص ہے جسنی ملک ناصر کو  
 تاتاریوں کی تیجہ میں پہنچا دیا تھا پھر ملک مظفر قطر نے حاکم حات ملک منصور کو  
 ایک فرمان نیک نامی کا دیا اور ملک منصور کے آگے ایک اپنا غلام مبارز الدین  
 آفوس منصور سی کو اپنا نائب نیا کر طوت حات کی روانہ کیا پھر وہ مد ملک افضل  
 حات میں پہنچی جب ملک منصور حات میں پہنچا اور سوقت اون لوگوں کو جو تاتاریوں  
 سے مل گئے تھے پکڑ کر قید کیا اور خسرو شاہ نے حات سے طرف شرق کی جب کہ  
 اوسکو پہنچ کر پہنچی کہ تاتاریوں کی شکست ہوئی سفر کیا بعد ازاں ملک مظفر قطر نے  
 ایک لشکر واسطی محافظت حلب کے روانہ کیا اور شمس الدین برلی غریزی کو موصل  
 اور غرہ کا امیر مقرر کیا اسکے ہمراہ ایک جماعت غلامان غریزیہ کی بھی مستثنیٰ کے

## یاں حالی ملک مظفر کا طرف دہار مصریہ کی

۵۹۴ رلی مذکور علاماں ملک سریر محمد حاکم حلب سسی ہی وہ ہمراہ علاماں غزیر یہ کی ہمسراہ  
 اسکے بیٹے ملک ناصر یوسف کی واسطی لڑنے مصر یون کی گیا رسل مذکور کی مصر میں  
 جماعت مذکورہ کے ایسی آقا کے بیٹے ملک ناصر سسی میکہ ہو کر ایک ترکمانی حاکم  
 مصر سسی مل گیا بعد ازاں پہر اہوں نے مصر ایک ترکمانی مذکور کے مارٹیکا نصیب کیا  
 یہ رارطست اور نام افتادہ ہو گیا اسلئے بعض مکڑے گئے اور بعض ہاگ گئے  
 رلی مذکور ادن ہو گوسے تہا حویج کر طرف شام کی ہاگ آیا حب ملک ناصر کے  
 یاس پہنچا اور سسی قلعہ عملوں میں اور سکو یکڑ کر قید کیا جب ملک ناصر پسی مویں لیکر  
 طرف عور کی سامنی ماریوں کے آیا اور سوت رلی مذکور کو قید خانہ مجلوں سسی  
 نکال کر ادسکی خاطر کی حب ملک ناصر قطعہ سسی ہاگ اور سوت شمس الدین آقوس  
 رلی مذکور سوت شرکوں کی ہاگ کر مصر میں داخل ہوا ملک مظفر قطر نے اور سوت  
 اور سکو سوا حل اور عہدہ کا حاکم مقرر کیا ص ایام میں وہ دمشق میں ٹہرا ہوا تہا حاکم ادب  
 یاں ہوا مقام رلے کا مدت وقت والی ہوئی ادن صو کات کے کہنی نابلس اور کہنی  
 حریں تہا بعد ازاں ملک مظفر قطر نے بناب سلسلہ دمشق کی امیر علم الدین سحر علی کو  
 دی بہرہ دہی شخص ہے این مصر ایک کا اناک تہا اور نیامت سلطنت حلب کے  
 ملک سعد اس مدد الدن لولو حاکم موصل کو دی بہرہ شخص ملک ناصر یوسف حاکم شام  
 کے یاس پہنچا تہا اور سوت شرک کے مصر میں آکر ہمسراہ مظفر قطر کے ہو گیا اور سکو  
 سامت سلطنت حلب کی دی سب اور سکا پہر تہا کہ ہائی اور سکا ملک صالح این لولو  
 ہمسراہ ایسی ماب کی حاکم موصل ہو گیا تہا اس واسطی اور سکو والی حلب کا کیا تاکہ حال  
 تمار یوں کا لکھا رہے حب سعید مذکور مات حلب ہوا مصطفیٰ رتی متروغ کی مالی  
 رعیت کا حرب اور لکھسی لے لیا تہا

سان جانی ملک مظفر قطر کا طرف دہار مصریہ کی اور مقتول ہونا اور نکا

## بیان سلطنت بیرس بند قرار کا

جب ملک مظفر قطر مغزی مذکور نے ملک شام کا نبہ و نسبت موافق بیان سابق کے کر دیا تو ۵۹۵  
 دمشق سے طرف بلا و مسہر یہ کوچ کیا اور بیرس بند قرار صالحی ہمراہ انص غلام نجم الدین دمی  
 صالحی اور رار دنی اور علم الدین صغنی سہ مظفر قطر کے قتل کرنی پر ادن لوگوں سے متفق  
 ہو گیا تھا وہ سب متوقع فرصت کی تھی جبکہ قطر طرف قیصر جانب رگستان کی پہنچا درمیان  
 اس کے اور لشکر صالحیہ کی ایک منزل کا فرق تھا لیکن ڈیرہ خیمہ اور لشکر صالحیہ پہنچ گیا  
 اسی اثنا میں قطر چلا جاتا تھا کہ ایک خرگوش سامنی سی دکھلائی دیا وہ اس کی طرف  
 گیا اور یہ لوگ مذکورہ بالا بھی اس کے ساتھ ہی چلے گئے جب وہ دور پہنچی انص نے  
 مظفر سے ایک شخص سفارت کی ادنی منظور کی اس وقت اس نے قطر کے بوسہ لینے کا  
 ارادہ کیا بیرس بند قرار صالحی نے اس وقت اس پر حملہ کر کے ایک تلوار کی ضرب  
 دی فوراً سب سے جمع ہو کر گھوڑی سی نیچی ڈال کر تیر وں سی بیند دیا وہ شش وین تاریخ ماہ  
 ذی قعدہ سنہ ہذا کی تھی اس نے گیارہ مہینی تیرہ دن سلطنت کی بیرس نے اس دن  
 لوگوں کے اس ڈیرہ میں درمیان صالحیہ کے چاکر قیام کیا

## بیان سلطنت بیرس بند قرار کا

جبکہ رکن الدین بیرس ہمراہ ادن لوگوں کی جھونڈی ملک مظفر قطر کو قتل کیا تھا طرف  
 ڈیرہ کی پہنچا اس ڈیرہ میں نائب سلطنت فارس الدین اقطاعی مسترب تھا یہ وہ شخص  
 ہے جو کہ علی ابن سزا ایک کا بعد جلی کے اتابک ہوا تھا ہر وقت مسلط ہونی قطر کے عہدہ  
 یا بہت سلطنت کا اس کو مقبوض ہوا جب بیرس بند قرار ہمراہ جماعت قاطین قطر کے  
 طرف ڈیرہ کی پہنچا اس وقت اقطاعی مسترب مذکور نے ادن لوگوں سے پوچھا تم  
 بن کسی شخص نے قتل کیا بیرس نے کہا کہ یہ جو انہی دی مہینی کی تھی اقطاعی نے کہا

## بیان سلطنت حلبی کا درمیان دمشق کے

۵۹۶ ای سہاں القاد آیہ مادشاہ ہوئے چاچہ اوسسی جلوس درماکر تمام لکھ کو واسطی  
 حلف کی ملایا سے قسم کہا ہی وہ وہ کہ حسین قطر مقبول ہوا ستر دین دی قعدہ سہ ۱۱  
 سی ۵۹۶ ہجری کی تھے اوسسی ردور سرس مادشاہ ہوا لطف اوسکا ملک طاہر کر الدین  
 سرس صاخی رکھا کیا — بعد ازاں صا اوسسی سکا کہ لطف ملک قاسر مارا کہ ہے  
 اوسوقت مدل کر ملک طاہر رکھا طاہر مدکورے قطر سی یا ست چاہی تھی لیکن اوس  
 اسی واسطی حرمک حرامی کی مدی تھی حب لوگوں نے ملک مدکورے درمیان صا لچہ  
 کے حلف کی اوسوقت مدعاعت صا صا ایسے کے کوچ کیا تکر قلعہ اُٹھل یرحاکر  
 اوسکو فص کما اس تہر کے فتح ہوئی سی اوسکا قدم سلطنت میں جم کیا جیسی ریت قاکا  
 اور مصر کے واسطی آئے قطر کے کھاتی تھی دیسی ہی آئے سرس مدکور کی کی گئی منتول  
 ہوا قطر کا اور سلطنت سرس کی ستر دین مارح دی قعدہ سہ ہا میں ہوئے

## ماں یر کر تعمیر ہوئی عمار قلعہ دمشق کا

اس سال میں درمیان عشرہ احراء دی قعدہ کے امیر علم الدین سحر طی ماس سلطنت  
 دمشق نے تعمیر قلعہ دمشق کی شروع کی اوسکے مانے کے واسطی بہت متاع اور کراہ  
 دلب اور آدمیوں کو جمع کتا تھا عورتوں اور مردوں بے سے ملکر اوسکی تعمیر میں  
 مدد کی اوسکی تھے سی لوگوں کو بہت عیشی ہی

## بیان سلطنت حلبی کا درمیان دمشق کے

علم الدین سحر طی کو ملک مظهر قطر نے درمیان دمشق کے اپنا ناس کر دیا تھا جیسا کہ

## بیان پکڑنی لشکر کا ملک سعید ابن حاکم موصل کو

جیسا کہ اوپر بیان ہوا جب یہ ماجرا گذرا یعنی قطر مقتول ہوا اور ملک ظاہر کو سلطنت ملی ۵۹۷  
 اور وقت جلی نے لوگوں کو جمع کر کے اپنی واسطی سلطنت کی قسم لی یہ معاملہ عشرہ  
 اول ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۵۸ھ میں گذرا سبنی منظور کیا اور قسم ادا کی کہا می کسینی  
 یہی انکار کیا اور سنی اپنا لقب ملک مجاہد رکھا اور اپنی نام کا خطبہ پڑھ دایا اور سکہ  
 جاری کیا لیکن ملک منصور حاکم حماہ نے اس کے کہنی پر عمل نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ میں  
 اس شخص کا تابع ہوں جو دیار مصریہ کا مالک ہو

## بیان پکڑنی لشکر کا ملک سعید ابن حاکم موصل کو اور مرصہ کی تاتاریوں کی طرف شاکی

ملک سعید قطر نے درمیان حلب کی سمراہ ایک جماعت غریزہ اور ناصریہ کی مقرر کر دیا  
 تہا وہ شخص بہ خلعت تہا تمام لشکر اسکا دشمن ہو رہا تھا جب ملک سعید مذکور کو  
 یہ خبر پہنچی کہ تاتاری لوگ طرف بیرہ کی چلے آئی ہیں اور سوت اور سنی تہوڑا سا  
 لشکر انکی مقابلہ کو سپہ سالار انکا سابق الدین امیر مجلس ناصر کو مقرر کر کے  
 بھیجا ہر چند کہ کبر اور دولت غریزہ ناصریہ نے انکو کہا کہ یہ مصلحت نہیں ہی کیونکہ  
 یہ آدمی بہت تہوڑے ہیں سبب انکی انکو تمام بلاد کی طمع ہو گئی مگر اسنی اسباب  
 اتفاقات نہ کی انکی جانی ہی پر مصر را لاچار سابق الدین امیر مجلس اپنے ہمراہیوں  
 کے ساتھ بیرہ پر پہنچا وہاں تاتاریوں نے انکو آکر شکست دی سید مقتول ہوئے  
 اکثر لشکریوں کے باقی ماندہ ہاگ کر بیرہ میں آگہسی اس سبب سسی امرا دولت نے  
 ملک سعید سسی بہت خفا ہو کر اسکو بکڑ کر اسباب اسکا لوٹ لیا باب الد برادون  
 ریا مین وہ اوترا ہوا تھا جب اس کے خزانہ پر قابض ہوئے بہت مال نہ پایا اور سوت  
 اونہوں نے نیچی دیوار کے درختوں کے کہو درجہ مال پایا اور سپر قبضہ کیا کہنے ہیں



## سکست کہانا تاتاریوں کا محص پر

۵۹۸ کرکل بحاس ہزار دیار مصری ملکی تھے سودہ اور ار میں تقسیم ہو گئے اور ملک سیدہ کو  
 طرف تدارد لکاس کی قید کر کے بھیجا گیا۔ حب لکس سامی تاتاریوں کی تسی  
 مدع ہوا حسا کہ ہم ذکر کریں گے ادسوقت دسکو قید سی حلا صی دی۔ حب  
 یہ ماحو اگر اعریر یہ اور ناصر یہ لے حج ہو کر امیر حسام الدس حو کا نذر عریری کو  
 ایسا سہ دار سا کر متفق ہوئے مگر یہ تاتاری طرف حلب کی چلے گئی۔ اور حسام الدس  
 حو کا نذر اور لکس حو سامی ادکی تہا طرف حات کی چلا گیا اور تاتاری آخر سہ  
 ہراس نبی ۶۵۸ ہجری میں طرف حلب کی گئے ادسکے مالک ہو کر داں کی تہا دسکو  
 طرف قریبا کی نکال دیا اس مقام کا نام قرا لاسیا ہسا عوام الناس کی قریبا  
 نام رکھ لیا۔ تمام قریبا میں مسلمان جمع ہوئے ادسوقت تاتاریوں کی ادیس  
 تلوار کشی کر کے اکروں کو قتل کیا کچھ تہڑے سسی بھی اور حسام الدس جو کا نذر  
 مدایہ عراہیوں کے طرف حات کی جلا آیا۔ ملک مصور حاکم حات لے ادکی  
 دعوب کی مگر وہ ادشی حلیف اور لراں ہسا یہ ادہوں لے حات سسی طرف محص کے  
 کو ح کیا۔ حب تاتاری قریب حاب کے یہی ادسوقت ملک مصور داں کا  
 حاکم مدایہ ہائی ملک افضل علی اور امیر سار الدس لکلا مانی لکس محص پر ادسکی راہ  
 ہوا یہا تک کہ پہ سال تمام ہوا

اب شروع ہوا ۶۵۹ ہجری

بیان سکست کہانا تاتاریوں کا محص پر

رور حمد پانچویں محرم سنہ نہا کو تاتاریوں نے محص پر سکست کہانی حال ادکا یہ ہے  
 کہ تاتاری حکمہ آخر سال گذشتہ میں طرف تمام کی آئے ادسوقت عزیزہ اور ناصرہ

## شکست کہاں تاتاریوں کا محض پر

۵۹۹ اور ناصر یہ ادنیٰ آگے سسی اور سیطرح پر ملک منصور حاکم کو بچ کر کئی طرف محض کی گئی  
 وہاں ملک اشرف حاکم محض بھی ادنیٰ ہمراہ ہو گیا ان سب نے ملکر تاتاریوں کی مقابلہ کا ارادہ  
 کیا اور تاتاری بھی ادنیٰ طرف گئی باہر محض کے جس کی روز مقابلہ ہوا تاتاری مسلمانوں  
 سسی بہت تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور تاتاری شکست کہاں کر بہا گے  
 اور مسلمان مارتی قید کرتی ادنیٰ تقاب میں ہوئی بعد اس واقعہ کے ملک منصور  
 طرف حیات کی گیا اور جو تاتاری بچ گیا تھا وہ باقی جماعت اپنی سسی جا ملا وہ قریب  
 سلیمہ کے اترے ہوئے تھے ادنیوں نے جمع ہو کر حیات پر مقام کیا اور سجای ملک  
 منصور اور اسکا بہائی ملک افضل اور لشکر تھا ایک روز حیات پر تاتاری ٹھہر کر کوچ  
 کر گئے اور سرت ملک منصور نے بعد کوچ کر جانی تاتاریوں کے طرف دمشق کے  
 جانبی کا ارادہ کیا مگر لوگوں نے نہ سکون نہ کر دیا یہاں تک کہ پاس ہی سسی مراجعت کا وعدہ  
 پکا کر لیا اور سنی سے اپنی بہائی ملک افضل کے تہوڑا سا لشکر لیکر مسافرت کی۔ اور  
 طواشی مرشد سے اس لشکر کے جو باقی رہا تھا حیات میں مقیم رہا۔ اور ملک منصور  
 سے اپنے ہمراہیوں کی دمشق میں پہنچا اور سیطرح پر ملک اشرف حاکم محض کی طرف  
 دمشق کی کوچ کیا۔ ہر چند کہ حسام الدین جو کا نذر غریزی بھی ہمراہ اپنی مصاحبوں  
 کے گیا تھا لیکن دمشق میں نہ پہنچا وہ مرنج میں مقیم ہو کر مصر کی جانب چلا گیا مگر حاکم حیات  
 اور حاکم محض اپنی اپنی مکانات میں درمیان دمشق کی مقیم ہوئے ادنیٰ ایام میں حاکم سجای  
 سنجر جلی ملقب سلطان ملک مجاہد تھا اور اسکا حال بہت مضطرب ہو رہا تھا اسکا سنی  
 حاکم حیات اور حاکم محض نے دمشق میں قیام کیا تھا لیکن وہ شہر اسکی طاعت میں سبب  
 اسکی ضعف کی نہ درخل ہوا اور تاتاریوں نے حیات سسی طرف فامیہ کے کوچ کیا فامیہ پر  
 سیف الدین دہلی اشرفی سے ایک جماعت کی جا پہنچا تھا اور سنی فامیہ کے قلعہ میں جا کر  
 قیام کیا وہ تاتاریوں پر غارت کرتا تھا پھر فامیہ سسی ادنیوں نے کوچ کر کی جانب شرق کی جانب

بیان مکرئی حانی سحر جلی کا

بیان مکرئی حانی سحر جلی ملقب ملک مجاہد کا

اسی سال میں ملک طاہر سیرس حاکم مصر نے ایک لشکر ہراد علاء الدین سدقہ دار کے حوالہ  
 ملک طاہر کا تھا اور آستہ کر کے داسلی ٹرے علم الدین سحر جلی دستوی دمشق کی روانہ کیا  
 وہ لشکر تیرہویں صفر ۶۵۹ ہجری میں دمشق پر بھی اور سوت جلی ہی اوسے ٹرے کی داسلی  
 نکلا — حاکم حص اور حاکم حات پودوں دمشق میں مقیم تھے وہ دونوں عہدہ جلی کے  
 اوسے ٹرے کی داسلی نکلی تھی کیونکہ جلی کی سلطنت میں سب اضطراب امیر کی صوف آگیا  
 تھا تیرہویں صفر ۶۵۹ ہجری میں ماہر دمشق کی وہ ٹرے جلی سے موایہ  
 یاروں کے سکت کہا کرتے دمشق میں ہاگ کہ حائے مکرئی حب رات ہوئی قلعہ دمشق  
 سی طرف ملک کی چلے گئی اور سکانتاب لکڑے کر کی اور بکو کڑیا اور دیا مصر میں  
 لاکر قید کیا مگر پھر چوڑا مگر ملک سیرس کی سلطنت ہی دمشق میں داخل ہو گئی اوسے نام  
 حطہ دماں اور حات اور حلب اور حص وعرہ میں جاری ہو گیا اور اید کس سدقہ دار صالحی  
 درمیاں دمشق کی تدبیر امور سلطنت میں مصروف ہوا یہ حال ہو چکا اور سوت ملک  
 اشرف حاکم حص اور ملک مصور حاکم حات نے ایسی ہی مستہروں کو مراحت کی

سان بکلی برلی کا طاعت ملک طاہر سیرس ہی اور دستوی ہوا اوسکا حلب

اسی سال میں سدقہ دار جلی علاء الدین اید کس سدقہ دار کے درمیاں دمشق کے ایک دماں  
 ملک طاہر سیرس کی طرف سے اس مضمون کا آیا کہ ہار الدین سدقہ دار اشرفی کو اور الدین  
 اوشس رلی وعرہ کو جو عریہ اور ماصرہ سی میں بکڑوا اید کس اس قبیل دماں کا منتظر  
 تھا کہ سدقہ دار اید کس کے پاس آیا اور اسکو کڑیا یہ حال دیکھ کر غلامان عریہ نے

## بیان حال برلی کا

غزیرہ نی اقوشش برلی کے پاس مجتمع ہو کر اتون رات دہان سی کوچ کر کے مرج پر ۴۰۱  
 قیام کیا سسی اقوشش برلی کو مظفر نے غزہ اور سوا حل وغیرہ پر جیسا کہ اوپر بیان ہوا  
 دالی کر دیا تھا مگر جب ملک ظاہر نے اپنی آقا بندہ قدار کو واسطی لڑائی جلی کے روانہ کیا  
 اور سوقت برلی کی پاس یہ کہہ بیجا تھا کہ وہ بھی اوسے ملجاوے اسوا سطلی برلی ہمراہ  
 بندہ قدار کے ملک دمشق میں مقیم ہوا جب بعد پکڑا گیا اور سوقت برلی نکل گیا  
 ہر چند کہ علاء الدین ایدکین بندہ قدار نے برلی کا بہت دل خوش کرنیکی واسطی  
 ادٹھائی اور اسکو بہت ہی بلایا مگر وہ اوس طرف متوجہ نہ ہوا بلکہ برلی مذکور نے  
 طرف حص کی جا کر دہان کے حاکم اشرف موسیٰ سی ملکر اسکو بھی عصیان پر برنگختہ  
 کیا اور سنی نما نا پر طرف حات کے گیا دہان بھی آکر ہر ایک شخص کو جو خاندان  
 ایوبی سی تھا یہ کہتا تھا کہ تو ادٹھ اور میرے ساتھ مجھ تم تمام ملکوں کے مالک ہو جائیں  
 گے مگر ملک منصور نے اسکو بہت جھڑکا اسوا سطلی برلی خفا ہو کر حات سی چلا آیا  
 اور کہتیاں جلاتا ہوا شیرز کی طرف گیا پر طرف حلب کی علاء الدین ایدکین بندہ قدار  
 جب دمشق میں ہوا اور سوقت اور سنی لشکر ہمراہ فخر الدین حصی کی طرف سیرہ کی ارادہ  
 کر کے روانہ کیا کیونکہ قناری دہان آ پڑے تھے جب برلی طرف حلب کی گیا اور سسی  
 فخر الدین حصی مذکور تھا اور سنی برلی کو کہا کہ ہم ملک ظاہر کے تابع دارین تو بادشاہ  
 کے پاس جا کر ادسی سوال کر کہ مجھ کو مد میرے ہمراہیوں کے جو اس طرف مقیم ہیں  
 چوڑ دے اور ہم اوسکی طاعت اور فرمان برداری میں سابق دستور رہیں گی اسوا سطلی  
 حصی طرف مصر کی اس ایچی گزی کے ادا کرنے کی واسطی گیا اسکے جانی کے بعد برلی  
 نے تمام محاصل زمین اور سب متعلقات حلب پر قدرت پا کر قبضہ کیا اور عربوں  
 اور ترکمانوں کو جمع کر کے مستفد واسطی لڑنے لشکر مصر کی ہوا جب فخر الدین  
 حصی طرف مصر کی روانہ ہوا ریگستان میں اسکو جمال الدین محمدی صالحی لشکر مصر کا

## قتل ہو یا ملک ناصر کا

۶۲ کے سرے واسطی ٹٹا حارلی کی اور مارادہ مگر لی اوسکی کی آتا ہوا مصلحتی رسالت  
ری کی ادا کی اور کہا کہ وہ می ہیں ہے در حل طاعت می ملک طامری محرابیں مصلحتی  
کے یاس ایک ایلی بھکر اوسکو حکم دیا کہ تو ہی محمدی سسی ملکر واسطی لڑے ری کے  
حاجا یکہ اوسسی فوراً راحت کی بعد ازاں ملک طاہر لے علم الدین سمجھ چلی سسی  
راستی ہو کر ایک اور لشکر نیا رک کر کے بھی محمدی کی ریادہ کیا اوسکے بھی عسرا الدین  
دیبا طلی کی سپہراہ اور لشکر پہا پہ سب طرف ری کے گئے حلب یر حاکم دناں سسی  
اوسکو نکال دیا سال تمام ہوا اور حال ہی رہا

## بان مقبول ہونی ملک ناصر کا

اسی سال میں یہ حرای کہ ملک ناصروسف اس عیر محمد اس ماری اس سلطان صلاح  
اس ابوب مقبول ہوا ساتویں حادثہ الاول ۶۵۹ ہجری میں در میان طامع دمشق  
کے اوسکی مامداری ہوئی۔ اوسکے قتل ہو سکا صورت حال یہ ہے کہ جب وہ  
ہلا کے یاس گنا جیسا کہ اوپر ساں ہوا ہلا کو لے اوسسی وعدہ کیا کہ میں تیرا ملک  
تھکو پیر درنگلا اسواسطی وہ مدت تک اوسکے یاس مقیم رہا جب ہلا کو کو یہ خبر پہنچی  
کہ میرے لشکر نے عین حالوت یر تلست کہا نی اور کشتا مارا گیا اور پیر میرے ہی  
لشکر نے محض یر دوسری دفعہ ہی تلست کہا نی اساسنی اوسسی حفا ہو کر ملک ناصر  
مدکور اور اسکے بہائی ملک طاہر عاری کو حاضر کیا اور کہا کہ تو تو یہ کہتا تھا کہ لشکر  
مرا مصلح ہے نولی وری کر کی مخلو کو قتل کر دیا ملک ناصر نے کہا کہ اگر میں شام میں  
پرنا تو ایک ہی آدمی میری لشکر کا نہ مارا جاتا اور جو شخص کہ مدد دیر میں ہو وہ کیونکر  
باسدگان شام یر حکم کرے ہلا کو ملعون لی ایک آدمی کو ملو کر اوسکے کوڑے لگوئی ہرٹا

## قتل ہونا ملک ناصر کا

شروع کی ناصر نے کہا کشت زن یہ کیا کرتا ہی اوسوقت اوسکی بہائی ظاہری منگیا ۴۰۳  
لیکن ہلاکو <sup>ایک</sup> قتل کر کے حکم کیا کہ جتنی اور باقی ہیں سبکو قتل کر دینا پنجہ ظاہر بہائی ملک ناصر  
کا اور ملک صالح ابن حاکم حص سعدانی ہمارا ہونکی مقتول ہوا لیکن ملک غریز ابن  
ملک ناصر کو چوڑا کیا کیونکہ یہ بچہ صغیر سن تھا وہ مدت تک اوسکے پاس رہا پھر  
مرگیا ملک ناصر نے کوربہ مرنے اپنی باپ غریز کے متولی سلطنت طلب ہوا تھا  
عمر اوسکی اون ایام میں سات برس کی تھی مگر اوسکے دادی حنیفہ خاتون منت ملک  
عادل تدبیر مملکت کرتے تھے بعد اوسکی وفات کی سالہ میں مستقل ہو کر حکمرانی کرنے  
لگا عمر اوسکی تیرہ برس کی تھی اپنی باپ دادا اسی زیادہ ملک وسیع کر لیا تھا کیونکہ  
وہ حران اور رہا اور قہ اور اس عین وغیرہ بلاد کا حاکم ہو گیا تھا پھر اوسنی حص فتح  
کی بعد ازان دمشق اور بلبلک اور انوار اور سوا حل غزہ تک فتح کے بڑی شان  
وشوکت حاصل کی لشکر مصر کو شکست دی مصر میں اور قلعہ الجبل میں اوسکا خطبہ  
پڑھا گیا تمام دیار مصر یہ پر قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اگر اوسکو شکست نہوتی  
اور مدبر دولت اوسکا شمس الدین لولوار منی مقتول نہوتا اور غلام اوسکی باپ کی  
غلان غریز یہ سہی جرنہ بلجالی اسکے باورچی خانہ میں ہر روز چار سو بکرے ذبح ہوتی  
تھے اور تھل اور شان اوسکی نہایت رتبہ پر تھی اور بردبار بھی تھا یہ اوسکی حکم کی  
خوبی تھی کہ سلطنت کہو بیٹھا کیونکہ طاع الطریقون کو نہ مارتا تھا اوسکے ایام مملکت  
میں رہنری اس رتبہ پر پہنچی تھی کوئی مسافر دشمنی سی حیات وغیرہ کی طرف نہ جاسکتا تھا  
مگر ساتھ قافلہ کے یا لشکر کے قوم عرب اور قوم ترکمان نے اسکے ایام دولت میں بہت  
سہی رہنری لوٹ کھسوٹ کی باوجود اسکے اگر کوئی رہنر اوسکے سامنی پکڑا تا تو  
یہ کہتا کہ زندہ آدمی بہتر ہے مردہ سی اوسکو چوڑا دوسکی سبب سی چور اور رہنر  
در مفسد بڑھ گئے ملک ناصر نے کور بہت باادب اور شاعر تھا ایک مدرسہ بھی اوسنی

## خلیفہ اسود کا بیان

۶۴ قریب جامع دمشق کے ماگرہرہ ماصریہ نام رکھتا تھا اور کئی جاگیریں اس مدرسہ کی تھیں۔  
وقف کر دیں تھیں ایک گاؤں بھی قریب صالحیہ کے سایا تھا اور اسی شخصوں میں کرول  
حوا ایک امیر تاتاری تھا مدوں ہوا ملک ماصریہ کی امید یہ تھی کہ ملاء غمسم ہی لوں پیدا ہوں  
اور اسی شخص میں ہوئی اس حواسی عمر اسکی تقریباً تیس برس کی تھی

## سان سعب کا جائزہ ایک شخص کا اور ثابت کرنا اور اسکا اپنی نسب کا

اسی سال میں دریاں رحب کی ایک حاجت عریضی طرف مصر کی آئی تھی اور میں ایک  
شخص ساء رنگ مسی احمد بھی تھا اور لوگوں کی یہ شہور کہ یہ شخص احمد بیٹا امام ہر  
ماتہ اس امام ماصریہ کا ہی بہنوئی اور اسی نکل آیا ہے کہ وہ تاتاریوں نے بعد ازیں لیا  
اسود سلی ملک طاہر میرس نے ایک مجلس عقد کی حسین ٹی ٹی رئیس شخصوں کو جمع کیا  
اور میں شیخ عبداللہ عبداللہ عبداللہ اور قاضی تاج الدین عبداللہ اس حلف  
معدوف اس مت الاعرابی حاضر تھے اس سب عربوں کی گواہی دی کہ یہ شخص بیٹا امام  
محمد اس امام ماصریہ کا ہی اور مستعصم کا چچا قاضی نے گواہ طلب کئے اور میں عربوں میں  
سی گواہ ہو گئے اور کی گواہی سموع ہوئی قاضی تاج الدین نے احمد کو رکھا  
سب تائمت کر دیا اور لقب اور اسکا المستصر باللہ ابو القاسم احمد اس طاہر باللہ  
محمد رکھا گیا ملک طاہر اور تمام لوگوں کی اور اسکی خلافت کی سیت کی اور ملک طاہر  
نے جو کچھ اور اسکو چاہی تھا سب دیا کر دیا چیمہ اور جد ارب اور سامان خلافت کا  
اور اسکی یاسن یاد کر دیا اور لشکر اور اسکو دیا اور سکے اور آستہ کر لے میں بہت درہ دار  
ہو گیا دس لاکھ دیار سکے اور کر لے کے وہ طاقت نہ رکھتا تھا اور سکے اس میں حرج  
کر دئے لکس عوام الناس نے خلیفہ مذکور کا لقب درامی رکھا۔ اسی سال میں دیا

## خلیفہ اسود کا بیان

دریان ماہ رمضان کے ملک ظاہر سہراہ اسی سیاہ خلیفہ کی طرف دمشق کی گیا جب ۶۰۵  
 دمشق میں پہنچی ملک صالح قلعہ میں اتر ا اور خلیفہ در میان جیل صالحیہ کے ہمراہ اپنے  
 امرار اور شکاریوں کے فرد کش ہوا۔ بعد ازاں خلیفہ نے لشکر و اسطیٰ نے بغداد  
 کے راستہ کیا جب آدمی اس کے پاس جمع ہو گئی اور وقت سیاہ خلیفہ فی اپنا لشکر لیکر  
 دمشق کو چلا گیا ملک ظاہر نے ہی سوار ہو کر اس کو رخصت کر کے یہ وصیت کی کہ کسی  
 کام میں جلدی نہ کیجی گا بعد ازاں ملک ظاہر طرف دمشق کی مراجعت کر آیا۔ بعد ازاں  
 دہائی کو چل کر کے ستر سوین ماہ ذی الحجہ سنہ ہذا کو داخل مصر ہوا اور سجائے خلیفہ کے  
 خط اس کے پاس پہنچی اور میں لکھا ہوا تھا کہ شہر عانہ اور حدیثہ فتح کر چکا ہوں اور  
 اہل عراق مجھ کو خط لکھ کر بلاتی ہیں مگر افسوس کہ سیاہ خلیفہ بغداد تک پہنچنے  
 ہی نہ پایا تھا کہ تازیوں نے اس کے پاس پہنچ کر قتل کیا اور اکثر اس کے مصاحبوں کو  
 قتل کر کے ہر کچھ اس کے ساتھ تھا سب لوٹ لیا اور اسی سال میں جبکہ ملک ظاہر  
 طرف شام کی گیا اور قاضی شمس الدین ابن خلکان کو مصر سی طرف شام کی لے گیا  
 وہاں جا کر قضا و دمشق سی عز الدین ابن صدر الدین ابن ثناء الدولہ کو معزول کیا اور  
 قطر نے محی ابن ذکی کو جھکو ہلا کرنے قاضی نبیا دیا تھا اور کو معزول کر کی بجائے  
 اس کی ابن ثناء الدولہ کو والی کیا تھا اور کو ملک ظاہر نے اس سال میں معزول کر کیا  
 شمس الدین ابن خلکان کو قاضی نبیا دیا۔ اسی سال میں اولاد حاکم موصل کی بیٹے  
 ملک صالح اسماعیل اور اس کا بیٹا ہی ملک مجاہد اسحق حاکم خبریہ ابن عمر اور ملک مظفر  
 اسکا بیٹا حاکم سنجار اولاد لولوی پاس آئے ملک ظاہر نے ان پر حاکم کر کے  
 چند قطعہ بہاری دیار مصر میں اور کو دئے ایام ملک ظاہر میں انہوں نے بھی نہیں  
 دوائے۔ اسی سال میں در میان ماہ ربیع الاخر کے جانب عکاسی یہ خبر  
 آئی کہ سات خبریہ جو سمندر میں واقع تھے وہاں کے باشندوں کے زمین



## حلیہ اسود کا میاں

۶۶ میں دہس گئے اہل عکا، اور ملکی ماقم میں سیاہ کرٹے پہن کر ہتھکار کر رہے ہیں اور روٹے ہیں۔ اسی سال میں ملک ظاہر سرس بدر الدین نے لشکر بھیج کر شولک ماہ دی گئے۔ سندھ میں ملک معیت حاکم کرکے بھیج لیا۔

## ۴۶۰ اس شروع ہوا سندھ ہجری

اس سال میں درمیاں نصف درج کے ایک جامع علماء مستقیم سی سندھ میں آئے یہ لوگ سندھ اسیلایانے تاتاریوں کے سندھ اور مقتول ہوئی حلیہ عراقی میں رہ گئے۔ سر دار اور کاشتمس الدین سلا رہا ملک ظاہر میرس نے ادنیٰ علی سی حش ہو کر اد کو خذ قطعہ دیار مصر میں دئے۔ اسی سال میں درمیاں رح کی ملک ظاہر سرس کی خدمت میں درمیاں مصر کے عواد الدین اس مظفر الدین حاکم صہیوں ایسی ہائے سیف الدین حاکم صہیوں کا ایلمی ہو کر تحفہ لیکر آیا تھا ملک ظاہر نے کچھ مسطور کیا اور اسیر احساں کیا۔ اسی سال میں ملک ظاہر نے لشکر طرف حلب کی ار استہ کر کے روانہ کیا اور کاشتمس الدین سقر رومی تھا اسکے آئے نئی بلاد حلب میں امی میں چو گئے یہ ظاہر میرس نے طرف سقر رومی اور حاکم حات یہاں مسور۔ اور حاکم حص ملک اترف کی طرف یہ لکھ بھیجا کہ انکا کیدہ ہاکر دہان کے تمام شہروں کو لوٹ لوجیا کچھ ایہوں نے ہاکر سب شہر لوٹ کر راجت کی لشکر مصر براہ سقر رومی کے طرف مصر کی امتیویں رنھاں سندھ ہاکر بھیجا اور کی ساتھ کچھ ادیرتیں کو آدمی بکڑے ہوئے ہی ملک ظاہر لی اد پیر حساں دور العاص کیا۔ اسی سال میں حاکم اوس رلی تاک ہو گیا اور اسی حلب میں لی گئی اور دوا کے برہ کی اسکے قبضہ میں کچھ نرا اور سوقت ملک ظاہر کے اطاع میں داخل ہو کر

## خلیفہ اسود کا بیان

ہو کر اسکی طرف گیا ملک ظاہر نے اسی عدہ احسان کا کہ پہچان بیان تک کہ دوسری تاریخ ۴۰۷  
سنہ ہذا کو داخل مصر ہو ملک ظاہر نے اوسکی ملاقات کر کے بہت احسان اوسپر کیا  
اور بہت سا کچنہ دیا برتنی نے ملک ظاہر سے کہا کہ شہر ہیرہ مجھ سے لی جی اوسنی نہ مانا جب  
بہت کہا اوسوقت منظور کیا بیان تک بری ملک ظاہر کے پاس رہا کہ اوسنی خفا ہو کر  
ماہ رجب سنہ ۴۱۱ میں اوسکو پکڑ لیا آخر زمانہ الحاکم یہ تھا کہ اسی سال میں ملک ظاہر  
نے اپنی نایب دمشق کو نبی علاء الدین بیرس وزیر کی کو گرفتار کیا اور سب  
اسکے بکڑنے کا یہ تھا کہ ملک ظاہر نے چند امر کردہ اوسکے سنی تھی اسو اسلی  
اوسنی ایک لشکر ہمراہ غوالدین دیماطی وغیرہ کے روانہ کیا جب وہ لوگ دمشق پر  
پہنچی طبریس اوسکی ملاقات کو نکلا اوہوں نے جلد پکڑ کر قید کر کے طرف مصر کی بھیج دیا  
ملک ظاہر نے اوسکو قید کیا ایک برس اور ایک مہینہ وہ قید رہا ایک ہی  
برس اور ایک ہی مہینہ دمشق کا وہ ذالی رہا تھا بعد ازاں ملک ظاہر نے دمشق پر  
امیر جمال الدین قوش نجی صالحی کو نایب کیا۔ اسی سال میں بروز جمعرات  
آخر ماہ ذی الحج سنہ ۴۱۱ میں ملک ظاہر نے مجلس عام کی اور اس خلیفہ اسود کی جو دیار مصر میں بیان سنہ ۴۵۹ کی نسل  
نما عباسی سہمی احمد بن ثابت بنی نسب اسکے کی اور بعد بیت خلافت کی یلو اگر حاضر کیا القبا احمد کو رکھا  
حاکم باعزلہ امیر المومنین تھا اسکی نسب میں اختلاف ہے مصر والوں کے نزدیک  
یہ ہے ابی احمد ابن حسن ابن ابوبکر ابن امیر ابو علی قتی ابن امیر حسن ابن رشید ابن سترشد  
ابن سترشد اور سترشد کا نسب اور خلفا زبئی عباسیہ کے نسب میں بیان ہوا اگر نزدیک  
شرفی عباسیہ سلمانیہ کے یہ ہے کہ احمد ابن ابوبکر علی ابن ابوبکر ابن احمد ابن  
امام سترشد فضل ابن سترشد ہے جب ملک ظاہر نے نسب اوسکا ثابت کر لیا  
اوسوقت اوسکو ایک برج میں اتار کر پہرا لگوادیا بہت خاطرین اوسکی کی  
مگر نام اوسکا خطبہ میں نہ پڑا۔ اسی سال میں ملک منصور حاکم حالت

## حلقہ اسود کا بیان

۶۸ شیخ الشیوخ مشرف الدین الصاری کو طرف ملک طاہر کی روداد کیا جس نے ہاں  
 پہچا اوسے سلطان ملک طاہر کو حاکم حیات کی مدگوئی کرتے ہوئے یا یا اور ملک  
 قیصر نے شیخ مشرف الدین کو بھی ملاست کی لیکن اوسے ہی وہ ماتیں سائیں  
 کہ اوسکی طبیعت کو خوش کر دیا ملک مصور سی حو طبیعت اسکی رگتہ ہو گئے ہی  
 اوسکو ہر ٹیک کر کے طرف حیات کی مرحت کی — اسی سال میں شیخ  
 عبداللہ عبدالعزیز اس عد اسلام دمشق امام مدہب تافعی کا فوب ہوا اسکی  
 جید تصنیفات ٹری ٹری مدہب میں میں وفات اوسکی مصر میں ہوئی — اسی  
 سال میں درمیاں ماہ دی الحجہ کے صاحب کمال الدین عمر اس عد العزیز مرید  
 اس عدیم حلی طرف ریاست احاب الوصیہ کی بھی تھی فوت ہوا یہ ٹرا فاصل  
 حلیل القدر تھا اوسنی تاریخ حلب ویرہ مالیف کی ہی اور یہی تصنیفات اوسکی میں  
 حب آدمی تاتاریوں سے ڈر کر بہا گئے تھے وہ ہاگ کر مصر میں جلا آیا تھا بعد ویرہ  
 سونے حلب کی یہر جلا گیا اوسے جا کر دیران ہوا حلب کا اور مقتول ہوا مادامی  
 ماسدہ دل کا دیکھا ایک قصیدہ اس میں کہا ہی حوصل نکات اولہد میں حدتار کی کلگیں شکر

وَلَكِنَّمَا لِي فِي ذَا مَشِيَّةٍ  
 فَيَفْعَلْ فِينَا مَا بَسَاءَ وَجْهِكُمْ

نہام ہوئی جلد پانچویں تاریخ ابوالفدا کی

شروع ہوئی جلد چھٹی تاریخ ابو افسد کی

اب شروع ہوا ۶۶۱ ۶۶۱ ہجری

## بیان جانی ملک الظاہر کا طرف شام کی

درمیان اس سال کی گیارہویں ربیع الآخر کو ملک المظفر بیرس نی دیار مصریسی ملک شام کو کوچ کیا۔ جب غزہ پر پہنچا اوسجای والدہ ملک مغت عمر حاکم کرک کی ملاقات کی اور ملک الظاہر سی اپنی بیٹے ملک مغت کیواسطی بہت عہد و پیمان اوس سیسے اور احسان و نیکیوں اوسپر کر کے کرک کی طرف چلی گئے بعد ازاں ملک الظاہر غزہ سی طرف طور کی بارہویں تاریخ جمادی الاولیٰ بسندہ کو پہنچا اور موسیٰ حاکم محص کا درمیان ماہ مذکور کی اوسکی پاس طور اشرف پر گیا ملک ظاہر نے اوسپر بہت اکرام و اعزاز کیا

## بیان مقتول ہونی مغت کا اور تنولی ہونا ملک ظاہر بیرس کا اوپر گر حستان کے

واضح ہو کہ اسی سال میں ملک مغت فتح الدین عمر بن ملک عا دل ابو بکر بن ملک کامل محمد بن الملک العادل ابو بکر بن ایوب حاکم گر حستان کا مقتول ہوا سیب اوسکا یہ تھا کہ ملک ظاہر اوس سیسے سبب کسی امر عظیم کے جواون دونوں کے درمیان واقع ہو گیا تھا کہینہ رکھتا تھا۔ کہتی ہیں کہ مغت مذکور نے ملک ظاہر بیرس کی جو رد پر زبردستی کے تھی جب مغت نے بحریہ کو کھڑا اور اذکون ناصر یوسف حاکم دمشق کے پاس بھیجا اوسوقت ملک ظاہر بیرس مذکور بہاگ گیا تھا مگر جو رد اوسکی گر حستان میں رہ گئی تھی واللہ اعلم

## مل منیت کا اور ستولی ہونا ملک ظاہر سرس کا

۱۶ تحقیقہ بحال — اور اس کے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ ملک ظاہر برتسی یہ گشتس کر رہا تھا کہ میت مذکور کسی طرح سرے یاس آحاد سے جیسا کہ اسوا سلی اسکی والدہ کے سامنے عہد پر رسم ہی کہا جیسا کہ اوپر بیان ہوا — میت کے یاس ایک شخص احمد مامی مصاحب اسکا تھا اسکو ملک ظاہر کے یاس ایلی گری میں پہناتا تھا — ظاہر مذکور بھی لظاہر اس کے اکرام و اعزاز اور عزت کرنی میں لگی رہتا تھا اس درمیان احمد نے آکر اپنی مخدوم ملک میت مذکور سے یہ اصرار اسکی طاقا کرنی کے لئے کیا اور جب تک کہ اسی ملک ظاہر کے یاس اسکو حاضر کیا اسی مات کی گشتس میں رہا — محسنی شرف الدین اس مہر سے جو کہ حراجی میت کا تھا یہ میاں کا کہ میت نے ارادہ کیا کہ ملک الظاہر کے طاقا کچھ لکھیں دیکھا تو اتنا مال اور پوچھی کچھ نہ پائی — آخر اس لاجار ہو کر اسکی والدہ کے نام حوجہ شہرہ دل کا موصول آتا تھا جو میس ہر ارد رہم کو ہی وہ آمدنی بیج کر مارہ ہر ارد رہم کے خلعت و تن کی خرید کی اور باقی مارہ ہر ارد رہم صندوقہ میں رکھے اس سامان سے میت کر کے آئے اور میں اور سہمی احمد اور جید اس کے مصاحب خدمت میں عہد اس کے ہی اب یہ لوگ ہوئی کہ ہر ارد ایک یا قاصد مکاتبا ملک ظاہر کے حصین حویلیں وغیرہ ہی مندرج ہوتی تھیں لیکر آتا خلعت میت سی یا یا یہاں تک کہ حصی خلعت بھی خرید کے ہی وہ سب قاصدوں ہی کو مٹ گئے — اگر خطوط میں اس کے یہ شعر لکھا ہوا ہوتا ہوا — کہ سلاطین آپکی شریف لالی کی بہتیب میں یہ شعر پڑھ رہے ہیں

حلیتی لھل الصر قما او سمعتما      ناکرم من مولنا بمیتی الی عبدا

ترجمہ

اے میری دودوستو کیا مہی دیکھا ماسا ہے مکرم اور معزز یا وہ ایک آقا سی جو آتا ہے طرہ علام کی

## منیث کا اور ستولی ہونا ملک ظاہر بیرس کا

خزانچی کہتا ہے کہ باوجود اس تحریر کی یہی منیث کی زمین ملک ظاہر کی طرف سے بہت خوف ۱۱۱  
 ہوتا کیونکہ اوسنی حرکت ہی ایسی کی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہہ مدارات ظاہر پر ہوں۔ بلکہ  
 مینی اوس سسی یہہ کہا کہ مین ایک نصیحت کی بات آپ کی حقین کہتا ہوں اگر آپ امجد سسی بیان  
 کیجی اوسنی کہتا ہوں مینی مسمیٰ جب وہ قسم کہا چکا مینی کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ آپ ٹو پر  
 سوار ہو کر راتوں رات اگر اپنی جات کی سلامتی چاہتی ہو تو چلے جاؤ صبح گر حبتان میں نکالو  
 اوسنی ہرگز نہ مانا بلکہ بیوقوفی سسی امجد سسی بھی کہہ دیا امجد نے کہا کہ یہہ اسے خزانچی کی پھر  
 ہی آپ ہرگز نہ مانتی گا۔ آخر کو کوچ کر کے ہبیان پر پہنچا رہا مین ملک ظاہر اپنی ناک کے  
 ہوئی ملاقات کو آیا تھا ہفتہ کے روز مستانیسویں جماد الاول سنہ ہذا کو ملاقات اوسکا  
 ہوئی۔ منیث ملک ظاہر کو دیکھتی ہی پیدل ہو گیا سوار سسی اور گرہا ہوا ملک ظاہر نے  
 اوسکو منع کیا اور حکم دیا کہ آپ سوار ہو لیجی چنانچہ سوار کر کے اپنی طرف لگیا مگر ملک ظاہر  
 کے چہرہ پر تغیر اور تبدل پایا جاتا تھا جب دہلیز کی نزدیک پہنچی منیث کو اپنی سسی جدا  
 کر کے ایک خیمہ میں علیحدہ اتار کر قید کر لیا اور مفید کر کے مصر کی طرف روانہ کیا یہہ آخر  
 روانہ اوسکا تھا۔ بعضی یہہ بیان کرتے ہیں کہ اوسکو ملک الظاہر بیرس کی جورد کے  
 پاس قلعہ پہاڑ میں بچھ دیا اوس عورت نے اپنی باندیوں کو حکم کیا وہوں نے  
 قتل کر ڈالا بعد ازاں ملک ظاہر سب مصاحبوں منیث کو گرفتار کیا جنین ابن زہر ہند کو رہا  
 ہوتا مگر پہر اوسکو چھوڑ دیا۔ ابن زہر کے کلام پورے ہو چکی۔ اب ہم بیان  
 کرتے ہیں واضح ہو کہ جب ملک ظاہر بیرس نے منیث مذکور کو پکڑ لیا تمام فقہار اور  
 قضاۃ کو بلوایا۔ اوسکو وہ مکان تباہت تاتاری گون کے دکھائی جو ادھون نے اون  
 لوگوں ملک مصر اور شام کے طبع دلوائی تھی۔ اور ایک ملک منیث کے بیٹا تھا اوسکو  
 ملک عزیز کہتے تھے اوسکو ملک ظاہر نے چنڈ لگا دیا اور پرگنہ دیار مصر کے دسے اوسپر  
 بڑا احسان کیا۔ بعد ازاں ملک ظاہر نے بدرالدین طبرستانی شمس۔ اور عزالدین

## میاں لوٹ جانی قلعہ عکا وغیرہ کا

۶۱۲ وارد و خارجہ کوگر حسامیں بھیجا و ملک حمراب کے درویشوں میں تاریخ محاذالاحر ۶۶۱  
ہجری میں ملک ظاہر کے قلعہ میں آگیا۔ یہ ملک ظاہر کوچ کر کے آب پرات خود  
مرحستاں میں گیا وہاں کا بد دست کیا۔ یہ ششتریں رح سہ ہوا کو مقرر کے شہر  
کے طرف کوچ کیا

## سان لٹ جانی قلعہ عکا وغیرہ کا

اسی سال میں ملک ظاہر نے کہ وہ طور یہ رڑا ہوا تھا ایک لکڑا راستہ کر کے روانہ کیا  
اوس لکڑے گرجا حاصرہ کو ڈھا ڈالا (یہ بہت بڑی عادت گاہ نصاریٰ کے ہے  
کہونکہ ہیں سی دیں نصار کا نکلائے) اوس گرجا کو ڈھا کر عکا کو ٹھانا اور تمام شہر اوس کے  
گروہ متیس کے لوٹ کر ویراں کر کے مہجرت کی۔ مگر ملک ظاہر نے یہ مدت خود  
سوار ہو کر براہ ایسے حواں لوٹے لیکر دوسرے دو پہر اون شہروں کو ٹھانا۔ اور ایک  
رح حشر کے ماہر بنا اوس کو ڈھا ڈالا بہرح بعد ڈھانے گرجا حاصرہ کے اور بعد  
لوٹ اوسکی لکڑی ڈھایا تھا۔ اسی میں ملک ظاہر بیرس حب مصر میں گیا اور وہاں  
اوسنے پیام بابا ماہ رح میں رستیدی کو گرفتار کیا۔ دوسرے درویشوں کو کیرا۔  
اور رلی کو بھی کیرا۔ اس رلی کا حال بہم ادیر لکھہ چکے ہیں

## سان فانیانی اسرف حاکم محض کا

۱۰ صبح ہو کہ اسی سال میں اسرف حاکم محض موسیٰ بن الملک مسورا راہیم بن ملک نماہ  
ستیر کوہ۔ بن ناصر الدین محمد۔ بن شیر کوہ بن نادہ بن حب مہجرت حدت  
ملک ظاہر بیرس سی طرف محض کی راہ میں تیار ہوا اسی پیار می میں وفات پائے

# کیکاوس کا گرفتار ہونا

پائی ملک ظاہر فی ماہ ذی قعدہ ۶۴۱ ہجری میں محض پر قبضہ پایا۔ یہ شرف موسیٰ ۶۱۳  
آخر بادشاہ محض کا شیر کوہ کے خاندان سی تھا اور پڑہم شرف موسیٰ مذکور کا حال  
لے یعنی ملکنا صریح حاکم حلب کی اوسی محض کو سبب سوچ دینی اوس کے گئی تھیں کہ  
طرف ملک صالح ایوب حاکم مصر کی بیان کر چکے ہیں اور یہ ہی بیان ہوا کہ اوسنی تل شہر  
اوس کے عوض اوس کو دیا تھا بعد ازان ہوا کہ اوس نے محض پر خود کیا اوس کے قبضہ میں تا اوس کے  
وفات یعنی اس سال تک رہی یہاں تک کہ ماہ ذی قعدہ سنہ ۶۴۱ میں ملک ظاہر بیرس کے  
قبضہ میں محض آگئی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ وہ بادشاہ جبکہ قبضہ میں محض  
پانچ بادشاہ گذرے ہیں۔ اول اوس کا شیر کوہ بن شادی تھا اوس کو نور الدین  
شہید نے موتی کیا تھا۔ اوس کے بعد بیٹا اوس کا محمد بن شیر کوہ قابض رہا۔ اوس کے  
بعد بیٹا اوس کا شیر کوہ بن محمد مالک ہوا اوس کا لقب مجاہد رکھا گیا تھا۔ اوس کے بعد بیٹا  
اوس کا ابراہیم بن شیر کوہ مالک ہوا اوس کا لقب ملک منصور ہوا۔ بعد ازان بیٹا اوس کا  
موسیٰ بن ابراہیم مالک ہوا اوس کا لقب شرف ہوا وہ اس میں مر گیا اوس کے مرتب ہی  
اوس کے خاندان سی ریاست جاتی رہے

## اب شروع ہوا ۶۴۲ ہجری

اس سال میں اشکری حاکم قسطنطنیہ نے غالدین کیکاوس بن کنخسرو بن کیتباد حاکم بلاد  
ردم کو گرفتار کیا سب اوس کا یہ تھا کہ غالدین کیکاوس اپنی بیانیسی لڑا تھا اوس کی  
بیانی نے اوس کی اسپر ملک طلب کی اس کے کیکاوس مذکور طرف قسطنطنیہ کی پہاگ کہ  
اشکری کے پاس چلا گیا مجرور اوس کے پہنچنے کے اشکری حاکم قسطنطنیہ نے اوس کو امراء کے  
جواو کے ساتھ تھے بہت تواضع و تکریم کے اس طرح پر مدت تک وہاں رہا کہ



## بیان فتح ہونی قساریہ کا

۶۱۴ — مولدیں کے عوام جو لوگ تھے انہوں نے لشکر کی کو بیڑ کر قتل کر دیا اور کیا اور کیا  
 کہ قسطنطین پر تلک کھینچی یہ جہر حسب لشکر کی کو پہنچی اور اسے ورا سب معہ دون کو گرفتار کر کے  
 لیکر دس کو تو کسی قلعہ میں قید کیا اور امراء مقتیدین کے آنکھوں میں سلائی پیردادی اور کی  
 آنکھیں اور ہی ہو گئیں۔ سالویر ہیم کھلا دس کو گرفتار کیا اور اس کے ہائی تلخ اور سلائی کا دریا  
 ۵۸۹ء حرمی کے بیاں کر چکے ہیں۔ اور اسی سال کی آٹھویں تاریخ ماہ رمضان کو شیخ  
 شرف الدین عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن انصاری معروف بہ شیخ اسیوچ شہر حاشی  
 فوت ہوا پیدائش اس کے ماہ ۵۸۶ء دالادل ۵۸۶ء حرمی میں ہوئے تھے وہ شخص فاضل دیر  
 ادا تھا ہوں کے نزدیک کا شیخی والا تھا اور اس کی شہر اور نظم بہت اچھی ہے اور عقل مند  
 ہی بہت اچھا تھا سیاست مدلی اور سکون خوب آتی تھے۔ ایک حسن تدبیر اور اس کی یہ ہے  
 کہ ملک افضل علی بن ملک مطہر محمود کے حسب والدہ خارجیہ حاتون میں ملک کامل کی فرس  
 ہو گئیں تو افضل مذکور اور اس کے ہائی ملک منصور بن محمد حاکم حاشی میں کچھ رعیتیں لگی اور اس  
 ارادہ کیا کہ حات کو چھوڑ کر ملک منصور کے شکار دیکھی ہیں لکل جائے چنانچہ ملک منصور نے  
 ہی اسات کی اجارہ لکھو دی دی شیخ شرف الدین مذکور نے ملک افضل کے پاس  
 تمکرات ایسی ایسی باتیں سوچائیں اور اور دہر سی ملک منصور کو سمجھا کر صفائی کردادی اور دیکھ  
 حدائے نری معلوم ہوئے اور یہاں تک مدیر کی کردیکی خاطر میں عوار آتا تھا دونوں کے  
 دولسی دفتہ حاتارہ عوض اور دس ربح کے ملک افضل کے محبت اور نہ زاید الوصف  
 ملک منصور کی خاطر میں مقتس ہو گیا یہ برکت شرف الدین مذکور کی تھی شیخ شرف الدین  
 کے استخار بہت اچھی ہیں معص کا ذکر ہو چکا ہے

اب شروع ہوا ۴۴۳ھ ہجری

بیان فتح ہونی قساریہ کا

## بیان فوت ہونی ہولا کوکا

۶۱۵ واضح ہو کہ اسی سال میں ملک ظاہر بیرس نے لشکر کثیر ہمراہ لیکر فرنگیوں سے جہاد کرنا ارادہ کر کے ساحل کی طرف کوچ کر کے قیاریہ شام پر نوین جہاد الادلی کو نزل کر کے محاصرہ کیا بعد چھ روز کے اس کو فتح کیا یہ شہر ماہ مذکور کے نصف میں فتح ہوا بعد فتح کی حکم دیا کہ اس کو ڈھا ڈالو چنانچہ تعمیل کی گئی۔ پھر اس وقت پر جا کر ڈیرا کیا اس کو بھی جہاد الاخر سے ہذا میں فتح کیا

## بیان فوت ہونے ہولا کوکا

اسی سال میں نوین تاریخ ریح الاخر ہولا کوکا بادشاہ تاتاریوں کا فوت ہوا یہ ہولا کوکا بٹیا طوکا پوتا چنگیز خان کا تھا وفات اس کی قریب مراغہ کے ہوئے قریب دس برس کے حکومت کی پندرہ بی بی اپنی بی بی چوڑے جب وہ مر گیا اس کا بیٹا مسی انبان ہولا کوکا تخت پر بیٹھا جس طرح پر اس کی والدہ کی تابع و متقا و تمام شہر تھے اسی طرح اس کے زیر حکم ہو گئے یہ ولایت خراسان کہلاتی ہے دارالسلطنت اس کی صہبان ہے۔ اور ایک اقلیم عراق عرب ہے اس کی دارالسلطنت نبدو ہے۔ اور اقلیم آذربایجان کی دارالسلطنت تبریز ہے۔ اور اقلیم خورستان کی دارالسلطنت تستر ہے جس کو عوام الناس تشتر کہتے ہیں۔ اور اقلیم فارس کی دارالسلطنت شیراز ہے۔ اور اقلیم دیار بکر کی دارالسلطنت موصل ہے اور اقلیم روم کی دارالسلطنت قونیہ ہے سوا ان بلاد کی جو مشہور نہیں ہیں مثل انہیں اقلیم غطیہ کی ہیں۔ اور اسی سال میں یا اسکے بعد کی میں ملک ظاہر بیرس نے زامل بن علی امیر عرب کو بسبب کہنی عینی بن مہنا کی گرفتار کیا۔ اور اسی سال میں درمیان رمضان کی شب رجب کا قریب پر مستولی ہو گیا یہ قلمسۃ زبائر مذکور کا ہی جس کا حال ہمراہ خدمتہ الاہلش کے اول کتاب میں ہم لکھ چکے ہیں مگر اس میں اختلاف ہے۔ اور اسی سال میں ملک ظاہر بیرس نے سنقر رومی کو گرفتار کیا۔ اور اسی سال میں قاضی القضاۃ مفرک یوسف بن حسن

## بیان فتح ہونی صفد کا

۴۱۶ ر علی سہاری نے دعوات یائی

اب شروع ہوا ۴۴۴ھ ہجری

میاں فتح ہونی صفد وغیرہ کا

۳۷

اسی سال میں سلطان ملک ظاہر نے ادواح قاہرہ اسی ہمراہ لیکر دیار مصر سی طرفت تمام کی کوچ  
کیا وہاں حاکم ایک روح طرابلس کی کنارہ یہ بھی ادس لشکر کی جید قلعہ اور حطاس اور عرقا  
فتح کئے آٹھویں تاریخ ماہ شتاں کو ملک ظاہر نے صفد پر ڈیرا کر کے محاصرہ کر کے شہر کو  
کو شک کیا وہ محاصرہ کئی ہوئی بہا کہ ملک منصور حاکم حماہ کا ہی ادس کے یاس آیا دہول  
لشکروں نے ملکہ نویں تاریخ ماہ مساں کو اس دیکر قلعہ فتح کیا مگر یہر سکومار ڈالا اس ٹائی  
میں بہت مسلمان مقتول اور مجروح ہوئے ہی

## بیان داخل ہونی لکھنؤ کا ارمن کی شہر و زمین

در صبح ہو کہ اسی سال میں بعد و عہد یا لے ملک ظاہر کے فتح یا لی صفد کے طرف دمشق  
کی گیا حب دمشق میں حاکم بہتر ایک لشکر بہاری طیار کر کے ملک منصور صاحب حماہ کے  
ساتھ معین کر کے ادکیو حکم دیا کہ ملا دار میں میں حادہ لشکر ہمراہ ملک منصور مدکور کے ملاو  
سیس پر درمیان ماہ ذی قعدہ ۸۵۴ھ میں پہچا ادں ایام میں حاکم کس کا جیسوم قسطنطین  
میں ماسیل تھا ادسنے درمد و کو یادوں اور دیوں سی حب مدکر کہا تھا ادراہے  
اد میوں کو درمدوں بردا علی متعلق لشکر اسلام کی متیں کر کہا تھا تاکہ مسلمانوں کو آگے بڑھے  
ہیں مگر مسلمانوں نے ادکی محولی گت کی مسلمانوں نے اد میں سی کتوں کو قتل کیا اور امانی

## مقتول ہونی اہل فارا کا

باقی ماندن کو گرفتار کیا — بلکہ حاکم سس کا بھی ایک لڑکا مقتول ہوا دوسرا گرفتار ۶۱۷  
 ہوا اس لڑکے کا نام لیفون بن ہشوم تھا بعد ازاں لشکر اہل اسلام کا بلا دیس میں پہل  
 گیا اور قلعہ عادیں کو فتح کیا وہاں کے باشندوں کو مار ڈالا پھر وہاں سسی لشکر اہل  
 اسلام بہت مال لوٹ کا لیکر پہرا جب یہ خبر فتح عظیم کی ملک ظاہر بیرس کو  
 پہنچی دمشق سسی کوچ کر کے حما میں آیا — پھر وہاں سسی فامیہ کو گیا لشکر سسی ملاقات  
 کی اود ہر سسی لشکر منصور و مظفر ہو کر مراجعت کے ہوئی انا تھا حکم دیا کہ مقیدین کو حسین  
 لیفون بن صاحب سس نہ کورتا وہ جب قید ہوا تھا ملک منصور نے اپنی بہائی ملک  
 افضل کے اوسکو سپرد کر رکھا تھا اب اونکو چوڑا کر محافظین اودن پر مقرر کے سلطان  
 کے سامنی وہ حاضر کیا اور آپ دیار مصریہ کو گرجستان کی راہ سعادت کر گیا  
 — جیسا زبرا حوض پر پہنچا اوسکے پل پر کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑا جھپک گیا فوراً  
 زمین پر گر پڑا ران اوسکی ٹوٹ گئی وہاں سسی دلی میں ڈال کر قلعہ بہاری پر لیئے

## بیان مقتول ہونی اہل فارا کا اور لٹ جانا اولکا

اسی سال میں ملک ظاہر و دمشق و اسطی ملنی اپنی لشکر منصور کے جو بلا دیس سسی جاوا  
 کر کے اوٹا آتا تھا جاتا تھا — جب فارا پر گیا جو درمیان دمشق اور محص کے ہے  
 حکم دیا کہ بیان کے باشندوں کو لوٹ لو فوراً لوٹنے لگی لشکریوں نے اودن لوگوں  
 سسی جو وہاں غزہ تھی ہتی بیت مارے گئی اور زنجی ہوئی لٹ گئے اوسکی لوٹنے کو اسطی  
 حکم دیا تھا کہ وہ لوگ نصاریٰ تھے مسلمانوں کو بھرا کر اپنی بہائی بندوں و گنہگاروں کے  
 ہاتھ پر شیعہ بیچ ڈالتے تھے — اور اودنی بچوں کو حالت غلامی میں گرفتار کیا یہ  
 لڑکے اودن نصاریٰ کی جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے ہتی درمیان ترکستان کے مہر کے

## فوت ہونا بادشاہ تاتار کا

۶۱۸ شہزادوں میں ادھیڑ درخت کے سہ پہر درخت پانی کے ادھکا ایک لشکر طیار کیا گیا

اب شروع ہوا ۶۶۵ ہجری

اسی سال میں ملک منصور محمد حاکم عاۃ طرف حد مت ملک طاہر بیرس کی دیار پیر  
میں گیا بعد ازاں ملک منصور نے ملک طاہر بیرس رحمت طلب کی اور عرض کی کہ شہر  
اسکندریہ کے سرکردہ کو طبیعت چاہتی ہے بادشاہ حکم دیا ملک اہل اسکندریہ کو کہہ  
ہیجا کوڑی عزت اور حرمت سی اور سستی پڑا جاجہ ملک منصور شہر اسکندریہ میں  
گیا بعد پیر اور تکرار کے پیر دیار مصر کو حرمت و حرمت معاودت کی۔ ملک طاہر  
نے ادسکو حاکم دیا بعد اسی موافق عادت قدیم کی احسان اور اکرام کر کے رحمت  
کیا وہ ابی شہر کو حرمت کر کے جلا آیا۔ اسی میں ملک بیرس طرف ملک تمام کی  
گیا اور شہر صمد کا نہ دست کر کی دست میں گیا یا بج رو رواں ٹہرا تھا کہ غرض  
پیر حرمد سنائی کہ تاتاری لوگ ملک تمام پر آئے ہیں پیر پیر حرائی کہ ادھے چلے گئے  
کسی کو آگے ٹہری کی حرات ہوئی ملک طاہر ہی دیار مصر کو پیر خر مسکر جلا آیا

بیان فوت ہونی بادشاہ تاتار کا ملا دشمالہ میں

اسی سال میں رکت س صابن خاں س دوستی خاں س جگیر خاں س ٹرا بادشاہ تاتار کا  
فوت ہوا دار السلطنت اسکی شہر صمد آئے تہا وہ دیں اسلام کے طرف میلان  
رکتا تھا۔ بعد ادسکے مرنے کے ادسکے جچا کا بیٹا منوخر س طیان س ماطر س  
درستی خان س جگیر خان حاکم مقام ادسکے ہوا

# بیان جانی ملک ظاہر کا طرف شام کی

اب شروع ہوا ۴۴۶ سبہ ہجری

۶۱۹

## بیان جانی ملک ظاہر کا طرف شام کی اور فتح کرنا انطاکیہ وغیرہ کا۔

اسی سال میں درمیان شروع جا والا آخر کے ملک ظاہر میرس موہنی افواج قاہرہ کے طرف شام کی گیا۔ اور شہر یافا کو درمیان کے عشرہ ماہ مذکور کے فرنگیوں سے چھین لیا۔ پھر طرف انطاکیہ کی گیا ماہ رمضان میں اور سپر ڈیرا کیا اور مسلمانوں کے لشکر کو انطاکیہ پر لے چڑا بزدل شمشیر مغتہ کے روز چوتھی ماہ رمضان سنہ ہذا کو فتح کیا اور وہاں کے رہنماوں کو قتل کیا اور لاد کو اونچی گرفتار کیا بعد بہت مال اور بھائی لوٹ مار کی۔ انطاکیہ کا عامل برنس سمیڈ بن بمیند فرنگی ہتھیاروں کے پاس طرابلس ہی تھی وہ اذن ایام میں جب انطاکیہ فتح ہوا طرابلس میں رہتا تھا۔ اور اسی سال کی تیرہویں تاریخ ماہ رمضان کو ملک ظاہر اور پھر اس کے استولی ہو گیا سبب اور سکا یہ تھا کہ جب انطاکیہ فتح ہوا اہل نجر اس قلعہ کو خالی چھوڑ کر سبب خوف کے وہاں سے ہٹا گئے تھے ملک ظاہر نے ایک شخص اپنی طرف سے تاریخ مذکور کو وہاں پہنچایا اور سننے اپنا بند و بست کر لیا سپاہ اور لشکر وہاں مسلمانوں کی موجود ہوئے اور پرہم اس قلعہ کا فتح کرنا صلاح الدین مذکور کے ہاتھ بیان کر چکے ہیں اور سننے اس کو ویران بھی کر دیا تھا بعد ازاں فرنگیوں نے اس کی تعمیر کی تھی پھر لشکر حلب اس کا محاصرہ کیا جب قریب وقت اور سکے لینے کا آیا ہتھیار کو چ کر گئے تھے یہ بیان ہو چکا۔ اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے درمیان ملک ظاہر اور شیوم حاکم سیس کے صلح ہو گئے تھے اسطور پر کہ حاکم سیس نے سنقر اس شخص کو جب سے تاری پکڑ لائے تھے جس وقت ہولا کو فی حلب فتح کی جیسا کہ اوپر بیان ہوا

## بیان جانی ملک ظہر کا طرف شام کی

۶۲۸ ہجری کو تاتاریوں سے لیکر مدہسہا — اور درساکتہ — اور مرماں — اور رعناں — اور شیخ الحدیدہ کو ایسی بیٹھ لیوں کی جوڑ دالے کے نئی دئے — چار سو سوار ہاسا کے حاضر ہوا ملک ظہر نے حاکم سیس کے بیٹھ لیوں میں بیٹھ کر چوڑا دیا وہ ایسے ماب کے پاس چلا گیا مدہاراں ملک ظہر نے طرف دیا مصریہ کی محبت کی ماہ دالمحسہ ۴۱۵ میں وہاں پہنچا — اسی سال میں میں الدین سلیمان مردا دالے قوم تترسی عولاد روم میں رہتے تھے متفق ہو کر رک الدین قلیچ ارسلان میں کچھ رہیں کیکقاد میں کچھ رہیں قلیچ ارسلان میں مسود میں قلیچ ارسلان میں سلیمان بن قطلوتمش میں ارسلان میں سلجوق سلطان روم کو مردا دالا قوم ترے او سکے گلے میں بہت ماہہ کر پھانسی دی تھی جب وہ مر گیا او سکے بیٹے عیات الدین میں رک الدین قلیچ ارسلان مدہ کور کو مردا دالے قائم مقام کیا اس ٹرکے کی ٹر چار برس کے تھے

## اب شروع ہوا ۶۶۷ ہجری

اسی سال میں ملک ظہر نے طرف سام کے فروج کر کے مقام حر نہ اللصوص میں پڑا اور بوستیدہ مصر کو چلا گیا نہ ماتہ مصر کو خیر ہوئی نہ باستد گان مصر نے جانا مالگا دالے درمیاں حالہ یحمری میں حاکم ہوا بہر ملک شام کے طرف مرحت کی — اور اسی سال میں ملک ظہر نے غزالدین عثمان حاکم صیوں سے ملا جس میں بی سوار اسی سال میں ملک ظہر میرس طرف محار تر لب کی گیا — او سنے مقام نوار سے یحمری میں ماہ شوال کو کوچ کر کے گزستان میں چند روز اقامت کی جیسی ماہ دی قصبہ کو دالے سے کوچ کر کے طرف ترمک کی گیا اور گیارہویں تاریخ ماہ مدہ کور کو ستہر نویہ

# بیان ملک ظاہر کا طرف شام کی

نبیہ میں بچپن کو پہنچا اور پانچویں ذوالحجہ کو مکہ میں پہنچا اور تیسویں ذی الحجہ کو گرجستان میں ۴۲۱

داخل ہوا

## اب شروع ہوا سنہ ۶۶۸ ہجری

اس سال میں ملک ظاہر بیرس گرجستان سی پہلی محرم کو بروقت مراجعت کے حج سی دمشق میں دفعہ جا پہنچا اور اسی روز وہانسی کوچ کر کے پانچویں محرم کو حالت میں آیا اور اسی وقت طرف حلب کی گیا یہ حال لشکر کو معلوم نہ تھا مگر وہ سوار جو اس کے ہمراہ تھے — پہر تیرہویں محرم کو دمشق میں گیا — پہر بہت المقدس میں گیا — پہر تارہویں تیسری تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۷۰ کو داخل ہوا — اور اسی سال میں ملک ظاہر نے مراجعت کر کے طرف شام کی آکر عساکر کو غارت کیا پہر دمشق کو گیا پہر حات کو — اور اسی سال میں ملک ظاہر نے لشکر ہیار کر کے بلاد سامعیلہ پر بھیجا ماہ صفر کے عشرہ اوسط میں شہر مصاف فتح کیا پہر ملک ظاہر نے حالت سی طرف دمشق کی مراجعت کی اٹھائیسویں رجب کو داخل ہوا پہر اپنی دار السلطنت مصر میں آیا — اسی سال میں درمیان منگوتر بن طغان بادشاہ تاتار کے جو بلاد شمالیہ کا بادشاہ تھا اور درمیان اسکی حاکم قسطنطینہ کے کچھ بھیدگی آگے تھی — اس پر یہ فترہ نہ ہوا کہ منگوتر نے تاتاریوں کا ایک لشکر آراستہ کر کے قسطنطینہ پر بھیجا اور اس لشکر نے دن بلاد میں پہنچ کر بہت فتنہ و فساد برپا کیا یہ لشکر اس قلعہ تک کہ حسین غزالدین بکاؤس بن کینسر و بادشاہ روم کا مقید تھا جیسا کہ ہم اوپر درمیان سنہ ۶۶۲ ہجری کے بیان کر چکی ہیں پہنچا اور تاتاریوں نے منگوتر پر ایک حملہ سخت کیا تھا منگوتر نے غزالدین کے ساتھ نیک خلق اور اچھا سلوک کر کے اسکا نکاح بھی دیا وہ تادفات یمنی سنہ ۶۷۸ ہجری تک اس کے پاس رہا بیٹا اسکا مسعود بن



## بیان فتح ہونی قلعہ اکراو اور قلعہ عکا اور قلعہ فرین کا

۶۲۲ ہجری میں کورلا دروم میں گیا وہاں کا وہ مادشاہ ہوا حیا کہ ہم دکر کریں گی ہتار اڑنا  
— اور اسی سال میں یہی ۶۶۵ ہجری میں اودو لو س پھلا بادشاہ نئی عہد الموم  
کا مقتل ہوا اود کے مرے سیدی اسکے خاندان کی مادشاہت تمام ہوئے اسکا دکر  
دریاں ۶۶۴ ہجری کی بیان ہر چکا اود کے عہد میں ملک ہوئے حیا کہ ہم دریاں  
۶۶۴ ہجری کے سال کریں گے اتار اود تھائے

## اب شروع ہوا ۴۶۹ ہجری

## بیان فتح ہونی قلعہ اکراو اور قلعہ عکا اور قلعہ فرین کا

اسی سال میں ملک طاہر سیرس دیار مصر یہ سیدی طرف ملک تمام کی گیا اور قلعہ اکراو پر  
وہ تاریخ ماہ ستیاں کو اڑا پہر اود کا محاصرہ کیا اور سخت لڑائی ہوئے آخر میں  
امین دیکر شہر فتح کیا جو سیرس میں تھا — پہر قلعہ عکا کو کوچ کر کے ستروں  
رمضان سنہ ۴۶۹ کو وہاں ڈیر کیا پہر وہاں لڑائی ہوئے وہ شہر ہی اس دیکر فتح کیا  
عہد الفطر ملک طاہر نے وہیں کی — اور اسی سال میں دریاں ماہ ستوال کے  
ملک طاہر ہی قلعہ علیقہ اور اود کے شہر سامانیوں کی سب سے لے اور اسی سال میں  
ملک طاہر طرف دمشق کی گیا عشرہ آخر ماہ ستوال میں قلعہ قرین پر ڈیر کیا دوسرے  
تاریخ ماہ ذیقعدہ اور سیرس جو کر کے وہاں دیکر فتح کیا اور حکم دیا کہ دباؤ اود کو مہلت  
کر کے مصر کو مراجعت کی — اسی سال میں ملک طاہر ہی دس عشوں کی زیادہ دباؤ  
لڑائی دس کی طیار کر کی راہ دریا کی ہمیں تہیں جب لنگر گاہ الیموس کے قریب وہ  
چار بھی دیکھوں نے اود لشکریوں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا مادشاہ نے اود  
چار اودسی دد گئے ہتھوڑے ہی عرصہ میں طیار کر گئے — اسی سال میں ہیوم میں قلعہ

## بیان فتح ہونی قلعہ اکراہ اور قلعہ عکار اور قلعہ فرن کا

تسلطین حاکم سب نے ذفات پائی اور سکے بد بٹیا اور سکا لیفون حبکو سلما فون نی قید ۶۲۳  
کیا تھا جس کا حال اوپر گذرا بچاے اسکے تحت نشین ہوا۔ اسی سال میں ملک  
ظاہر نے عزالدین کو درمیان خان کے جو معروف بنام ستم الموت ہے معہ محمدی  
دیگرہ کے گرفتار کیا۔ اسی سال میں قاضی شمس الدین ابن ابازری قاضی القضاۃ  
حات کا اسی جاے فوت ہوا۔ اسی سال میں طواشی شجاع الدین  
مرشد النخادم المنصوری فوت ہوا یہ شخص نیک افعال اور محسن اور مدبر ریاست  
حات تھا اور سپر ملک ظاہر کا بہت اعتماد تھا اور وہی مشورہ بہرہ ور میں لیا کرتا تھا

## اب شروع ہوا سنہ ۶۲۷ ہجری

اسی سال میں ملک ہر طرف شام کی گیارہاں جا کر جمال الدین اتوش نجی کو عہدہ  
نیابت سلطنت دمشق سے معزول کیا۔ عوض اور سکے علاء الدین ابدا کنجری  
ہند ار کو اول ماہ ربیع الاول میں سرفراز کیا پہر ملک ظاہر طرف حمص کی گیارہاں  
سی قلعہ اکراہ۔ پہر دمشق کو مراجعت کی۔ اسی سال میں درمیان عینا  
اور روج۔ قحیطون کے جو قریب فامیہ کے ہے تمار یون لوٹ ان شہر و نین  
کر کے سب کچھ لوٹ کر چلے گئے ملک ظاہر اون ایام میں درمیان دمشق کی ہتہا  
اسلے ملک ظاہر نے بعد پانی خبر کی مصر سی شکر منگوایا وہ شکر ہمراہ بدر الدین  
عبیری کی بیان آیا ملک ظاہر نے او کو طرف حلب کی روانہ کیا پہر طرف دیار  
مصر یہ کی مراجعت کی تیسویں جماد الاولی کو دہان پہنچا۔ اسی سال میں درمیان  
شوال کی ملک ظاہر عبیرس نی مصر کے شہر دن سی طرف شام کی مراجعت  
کی تیسری صفر کو دمشق میں پہنچا۔ اسی سال میں سیف الدین احمد بن مظفر الدین

## سیان قابض بنی یعقوب مریمی کا شہر ستبہ پر

۴۲۳۴ ختوں میں سکبرس حاکم صیہوں کا نقصان اہی دست ہوا ملک طاہرے سابق الدین کو  
نقار حارہ کی دارو مائی دی — اسی سال میں تاتاریوں نے میرہ رادو کر تومن لگا کر  
وہاں کے باشندوں کو ملک کیا ملک طاہرے ارادہ کیا کہ دربار ورات سی عورتوں کی  
سرہ کے جنگل میں مقابلہ کرے ح تاتاریوں نے دیکھا کہ ملک طاہر آتا ہی مائی آتے  
پالی میرا گھس کر ملک طاہر سی رٹے ملک طاہرے تمام لشکر ورات میں حا کر تاتاریوں  
کو سکت دی فوراً میرہ سی بہاگ گئے تمام آلات حصار کے وہیں چھوڑ گئے  
مسلمانوں کی ماتہ آئے بعد ازاں ملک عادل فی دیار مصریہ کو کھیسوں حاد الا ح  
سہ ہذا میں مراحت کی اور اسی سال میں دما طی لے قید سی مخلصی بائی — اسی  
سال میں بعض قلی اسماعیلہ حریجی ہوئے تھے یہی کہتے اور نبیہ — اور قدموس  
فتح ہوئے — اور اسی سال میں ملک طاہرے بیج حکر حواد کے دربار میں رٹا  
رتہ اور اچھی دست قدرت رکھا تھا قید کیا اس شخص کا حکم درمیاں تام اور مصر کا  
بہت جاری ہو گیا تھا اور سکو قلعہ صل میں نخرت قید کیا یہاں تک کہ اس کی وفات پائی

## اب شروع ہوا ۴۷۲ھ ہجری

سیان قابض بنی یعقوب مریمی کا شہر ستبہ براور تبار سلطنت اور مکی حال کا

اسی سال میں یعقوب بن عبد الحق بن محرم حامہ مریمی نے شہر ستبہ پر اپنا قبضہ کر لیا  
دراصل جو کہ اولاد مریم کی مادشاہ ملا دمرس کی بعد اولاد عبد المومس کے ہوئے  
ہیں پہلا مادشاہ اولاد عبد المومس میں کسی اولاد میں تہا ہم اس کا ذکر مؤلفات  
کے ۴۷۲ھ ہجری میں بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی لکھ چکے ہیں وہ درمیاں ۴۷۸ھ  
ہجری کی حوت ہوا اور اسکے مرنے سے سلطنت اولاد عبد المومس کی حاندان سی حاتی رہی

## عبد المومن کی خاندان کا حال

جاتی رہی اون کے بعد بنو مرین کے خاندان بن ریاست آئی اس قبیلہ بنی مرین کو دریا ۶۲۵  
قبائل عرب کے جو مغرب میں رہتے ہیں حاکم کہتے ہیں یہ لوگ قبلہ کی جانب زمین  
سب سے زار میں جو اقلیم تازہ میں ہے رہا کرتے تھے ابتداء حال اون کا یہ ہے کہ انہوں  
بنی عبد المومن کے جو معروف بلقب موحّدین تھے اون کی اطاعت جوڑ کر لوٹنا شروع  
کر دیا تھا یہاں تک کہ شہر فاس اونہوں نے موحّدین سے تھمنا ۶۳۳ ہجری میں چھین لیا  
— چنانچہ ایام موحّدین میں شہر فاس وغیرہ اون کے قبضہ میں رہا — اول شخص جو اولاد  
مرین میں سے مشہور ہوا ادسکو ابو بکر بن عبد الحق بن محبوب بن حامد مرینی کہتے ہیں جب  
اوستی فاس پر اپنا قبضہ کیا حقہ کر لیا مہر کش کو کوچ کیا دمان جا کر بنی عبد المومن کو  
تنگ کرتا رہا یہاں تک کہ ۶۵۳ ہجری میں ابو بکر نے وفات پائی اوس کے بعد  
یہاں ادسکا یعقوب بن عبد الحق بن محروس ہوا اوس نے بہت طاقت پائی اود کو  
کا مہر کش میں محاصرہ کر کے وہ شہر بھی اوس نے لی لیا اوس وقت سے بنی عبد المومن  
کے خاندان اسی سلطنت جاتی رہی — اور یعقوب مرینی مذکور کا سلطنت میں قدم  
جسم کیا یعقوب مذکور ہمیشہ ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ سب سے پہلی اوس نے اس سال میں  
لی لی پہر وفات پائی اوس کے مرنے کی تاریخ معلوم نہیں ہوئے — اوس کے بعد بیٹا  
اوس کا یوسف بن یعقوب بن عبد الحق بن محبوب بادشاہ ہوا یوسف مذکور کے کینت  
ابو یعقوب تھے وہ ریاست تا مقتول ہونے یعنی جس سال میں کہ وہ ۶۸۲ ہجری تھے  
مقتول ہوا ریاست کرتا رہا جب کہ قریب ہے کہ ہم ذکر کریں گے انشا اللہ تعالیٰ  
— اسی سال میں ملک ہر اپنی شکر لیکر دمشق میں پہنچا — اسی سال میں عربین  
محلول ایک امیر امراء عرب کا مقام عجلون میں پہر قید ہوا اوس کا حال یہ ہے  
کہ ملک ظاہری اوس کو مقام عجلون میں بیڑ میں ڈال کر قید کیا تھا وہ قید  
خانہ میں سے بہاگ کر ملک تتر میں چلا گیا مگر پہر اوس نے ایچی پہر کر یہ در خواست



## عبداللہ مومن کی خاندان کا حال

۶۲۷

ہوئے بندادین وفات پائی مشہد موسیٰ جوادین دفن ہوا

### اب شروع ہوا ۴۳۳ھ ہجری

اسی سال میں ملک ظاہر بیرس نی بلادسیس کی طرف کوچ کیا اکثر فرجین و مان لیکر  
گیسا دن شہرہون کو لوٹا اور غارت کر کے دمشق کو مراجعت کی یہاں تک کہ پہنچے  
سال پورا ہو چکا

### اب شروع ہوا ۴۷۴ھ ہجری

اسی سال میں تاتاری لوگ بیرہ پرڑے اور نکاسپہ سالارسی انطای تھا دن لایم  
ملک انطاہر درمیان دمشق کے تھا فوراً بیرہ کی طرف کوچ کیا تاتاری لوگ اوسکی  
آنے کی خبر سنکر بہاگ گئے ملک ظاہر ابھی قیقفہ میں تھا ہر چند اوسکو دن لوگوں کے  
جانی کی خبر ہو گئی تھی مگر پہر ہی حلب تک گیا پہر مصر کی طرف مراجعت کی ۔۔۔ اور اسی  
سال میں بعد پہنچی ملک انطاہر نی مصر میں جا کر سمراہ استقر قارتانی کی اور غزالہ چین  
ایک اوزم کی طرف نوپہ کی شکر پیجا دن شکر یون نے وہاں جا کر لوسٹ کر اور قتل  
کر کے مال غنیمت لیکر مراجعت کی ۔۔۔ اسی سال میں ملک سید رکت بن انطاہر  
بیرس کا نکاح ابیر سیف الدین فلا ددن صالحی کے بیٹے مسماۃ غازیہ خاتون  
سی ہوا ۔۔۔ اسی سال کی آخرین ملک ظاہر نی طرف شام کی مراجعت کی

### اب شروع ہوا ۴۷۵ھ ہجری

اسی سال میں درمیان باہ محرم کے ملک ظاہر بیرس طرف دمشق کی گیا مصر دینی

## داخل ہونا ملک اظہر کا بلا درومین

۶۲۸ آخر سترہ مہریٰ میں حروح کیا تھا حب اور کو حرجی کہ روم کے ملک کے امداد  
 حاصد ہو کر آئے ہیں وہ لوگ یہہ تھے — بیچارہ رومی — اور بہادر دور بٹیا اور سکا  
 — اور احمد بن بہادر و میرہ ملک ظاہر نے حلب کی طرف حلیٰ سی حاکم اور سی  
 ملاقات کر کے اور ملک اسرار و اکرام کیا پھر مصر کی شہروں کی طرف مراجعت کے

## سان داخل ہونی ملک اظہر کا بلا درومین

اسی سال میں ملک ظاہر میرس لی مدایہ لشکروں کثیرہ کی طرف تمام کی حجت  
 کے سرور محرات مہربین تاریخ ماہ رمضان سہ ہذا کو مصر سی حروح کیا تھا پہلے  
 حلب میں پہنچا پھر طرف ہر ادرق کی گیا پھر طرف اہلیتس کی گیا ماہ و یقعدہ میں وہاں  
 پہنچا اور سکاٹے ایک لشکر ماریوں کا حکم سیہ لارستان بہادر وہ لوگ ملے تھے  
 سانی سی ملاقی ہوئے سرور محمد دسویں تاریخ ماہ و یقعدہ سہ ہذا کو رمن اہلیتس  
 میں معاملہ کشملاؤں کے تواروں کیے ماریوں کی پڑے حوجہ طرح سی اور اٹے  
 سیہ سالار ہی لہلکا تادوں نہ کور مارا گیا اور اکثر امداد کمار مارے گئے اور بہت  
 لوگ گرفتار ہوئے اور مقتدی میں حواس سالیس پکڑے آئے تہی سیف الدین  
 قیاق — اور سیف الدین ارسال دیرہ ہی تھے ان دونوں کا حال آگے  
 لکھوں گا اشارہ تھاے پھر ملک ظاہر نہ وامت یا فی اس لڑائے کے  
 طرف ہساریہ کی گئے اور سیرستولی ہوئے اور ایام میں روم کا حاکم میں الدین  
 سیماں رماراہ تھا وہ یوستیدہ خط و کتابت ملک ظاہر سی کرتا تھا ملک ظاہر  
 کو یہ یقین ہوا کہ میں جسوقت قیاریہ کے پاس پہنچوں گا مردانہ میرے پاس  
 رہاں آھا دیکھا کو کہ باطن میں معق ہو ہی گیا ہے — اور حدہ کو مسطور مردانہ کو مارا

## داخل ہونا ملک ظاہر کا بلا درومین

مارنا تہسا وہ حاضر نہ ہوا قریب ہی کہ ہم اوسکا ذکر کریں گے۔ ملک ظاہر قسار پیر ۲۹  
سات دن برداناہ کا منتظر رہا اوسکے نام کا خطبہ بھی بند دن پر پڑھوایا بعد ازان  
بایسویں ماہ ذیقعدہ کو کوچ کیا لشکر کو بہت تکلیف رسید اور قوت اور دانے  
گہانس کی پہنچی تہی چانچہ اکثر گھوڑے بسبب نہ سیر آئی آب و دانہ کے مر گئے  
ہزار دقت عمن حارم میں پیچکر ایک مہینہ دان ٹہرے۔ جب انبا بن ہولا کو  
یہ خبر پہنچی مغلوں کا لشکر لیکر اہستین میں آیا و دان دیکھا کہ میرے لشکر کی تمام پچھڑی  
ہوئے پڑی ہیں روپی ایک بھی نہیں میرا یہہ حالی دیکھ کر خفا ہوا حکم دیا کہ دروم کو  
لوٹ ہو اور جو مسلمان گذرتا ہو اردم میں پاؤ اوسکا بھی سر اور لو چانچہ وہ شہر  
لوٹا اور ایک گروہ اونہیں کسی مارا بھی گیا۔ بعد ازان انبا طرف ارہو کے  
گیا ہمراہ اوسکے معین الدین برداناہ بھی تھا جب اردو میں جا کر پڑا حکم دیا کہ برداناہ  
کو قتل کردہ مارا گیا اوسکے ہمراہ قریب ستیس آدمیوں کے اوسکے خواص اور  
غلام مارے گئے نام برداناہ کا سلیمان ہے۔ برداناہ لقب ہی سخی اوسکی زبان  
جمعی میں دربان کے ہیں یہ شخص مقام اطاع میں مارا گیا اوسکو تدریس سلطنت اور  
مکر و فریب خوب آتا تھا استوار بھی تھا۔ اسی سال میں شہاب الدین محمد بن یوسف  
بن زایدہ تغری شاعر فوت ہوا اور اسی سال میں شیخ خضر ملک الظاہر کے قیدین  
ہلاک ہوا اور اسی سال میں ملک ظاہر نے عمن حارم سی کوچ کر کی دمشق کو حرم کا

## اب شروع ہوا ۶۷۶ھ ہجری

اسی سال میں پانچویں ماہ محرم کو سلطان ملک الظاہر ابو الفتح میرکس صالحی نجی  
و دمشق میں دقت و دہر کے فوت ہوا بعد آنے اوسکے کے بلا دروم سی طرف



## داخل ہونا ملک ظاہر کا دردمین

۶۳ دمشق کے صاگر ادبیاں ہوا۔ مگر اسکے وفات کی سبب میں اختلاف ہے  
 بعضی یہ کہتے ہیں کہ چاند گھس اسکا ہوا تھا کہ تمام چاند لگھکا تھا لوگوں نے مشہور کیا  
 کہ کوئی شخص حلیل القدر اس سال میں مرے گا ملک الظاہر نے چاند کو ادس تاویل کو  
 کسی اور کی طرف بہر دے اسنے ادسے ایک شخص کو حلوک یوہیہ کی اولاد  
 میں سے تھا اور سکو ملک ظاہر ہی کہتے تھے وہ ملک ناصر دودن المعظم عیسیٰ کی اولاد  
 میں تھا مگر ٹھلایا اور ساتھی سے کہا کہ ایک گٹیا رہبر کی کہو لکر ادسکو ملا دے ساتھی  
 نے وہ ملک ظاہر کو پیالہ رہبر کا پیالہ مگر ملک ظاہر ہی ادس کے ہونے اسی دوچار  
 گھوٹ ادس کے چڑھا گیا ملک ظاہر تو فوراً مر گیا اور ملک ظاہر کو سپ محمد ہوئے  
 وہ بھی ادسی تاویل میں قوت ہوا۔ یہ حال ادس کے مائیک اور علام نے  
 عیسیٰ مرالدین سلیم نے جو معروف نام حردار ہے ملک ظاہر کے مرے کو  
 چپا کر دمشق میں ادسکی ترمت سا کر دے جامع کے درمیں کما یہ ترمت مشہور  
 و معروف ہے۔ مگر مرالدین سلیم نے یہ کام کیا کہ سکروں کو ایسے سہرا  
 لیکر اور ایک ڈولا ساتھ لیا اور یہ ظاہر کیا کہ ملک ظاہر اس ڈولے میں لیٹ  
 ہے ادس ڈولی کو لیکر طرف دیار مصر کے گیا کیونکہ ملک ظاہر نے ایسی سیٹ  
 رکت میں بیرس کے واسطی لشکر سی قسم لے تھی اور ادس کا لقب ملک سعید رہکر  
 ایام دی عہد ادس کو کر دیا تھا وہ ٹرکا ان ایام میں پہاڑے قلعہ میں تھا۔ ملک  
 حردار نام حوانی اور لشکر لیکر ملک سعید کے پاس قلعہ حل من حاضر ہوا وہاں جا کر  
 بیاں کیا کہ ملک ظاہر نے وفات پائی اور اسکے بیٹے ملک سعید فی ماتم داری کے  
 پہر سلطنت کرے لگا۔ ملک ظاہر نے قریب سترہ برس دو جینی دس روز کے  
 سلطنت کی کیونکہ سترہ سو تیرہ ماہ دیقہ ۶۵۴ ہجری میں وہ بادشاہ ہوا  
 ستائیسویں محرم ۶۵۴ ہجری میں وفات پائی وہ شخص بادشاہ حلیل الشان

## داخل ہونا ملک ظاہر کا بلاد روم میں

۶۳۱ جلیل الشان شجاع و عاقل حبیب تھا تمام بلاد مصر اور شام کے حکومت کرتا رہا اور  
 لشکر بیچ کر نویہ کو فتح کیا اور فتوحات جلیلہ مثل صفد اور قلعہ اکراد — اور انطاکیہ  
 وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا فتح کیں — اصل اس بادشاہ کی یہ ہے کہ وہ  
 ایک غلام قبیاق تھا مصنف کہتا ہے کہ میری سنی میں یہ آیا ہے کہ وہ برجلی تھا  
 رنگ اس کا گندم گون کیری آنکھیں مگر آواز اس کی بلند تھی — وہ ہمراہ ایک اور  
 غلام کے حمات میں سہراہ ایک سوداگر کے بکنی آیا تھا — ملک منصور نے  
 اس کو خریدنے کے ارادہ بلوایا تھا اس کو پسند نہ آئے پھر دئے اور ان ایام میں  
 اب بکنی بندہ قرار صالحی غلام ملک صالح ایوب حاکم مصر کا مغضوب و مغتوب ملک  
 صالح کا ہو کر حماہ میں چلا آیا تھا ملک صالح فی اس کے بھی آدمی بھیج کر قلعہ حمات  
 میں اس کو قید کر دیا تھا اس نے ملک ظاہر مذکور کو سوداگر بردہ فروشی سے  
 منگوا کر خرید کیا اس کے پاس مدت تک حالت غلامی میں رہا بعد ازاں جب ملک  
 صالح نے بندہ قرار مذکور کو چھوڑ دیا جب بھی مدت تک اس کے پاس ملک ظاہر رہا کیا  
 پھر ملک ظاہر کو بندہ قرار مذکور سی ملک صالح فی اپنے پاس بلایا اس واسطے  
 ملک صالح بطور دلا کے ملک صالح کی طرف منسوب ہو کر صالحی کہلاتی لگا اس واسطے  
 اس کا نام خطبہ میں اور درہم و دینار میں بھی منقش ہوا کرتا تھا (بیرس صالحی) اور  
 ملک سید برکت بن ملک ظاہر کو سلطنت مصر اور ملک شام کے درمیان ادایہ  
 ریح الادل ۶۷۴ ہجری میں پہنچی اور بدر الدین بیلک خزانہ دار نایب سلطنت  
 سابق دستور حسب طرح پر اس کے باب کی سامتی تھا رہا اور بندہ بخت بخوبی ہوا مگر  
 بیلک خزانہ دار تہڑے دنوں جیکر مر گیا عمر نے اس کی وفات کی کوئی کہتا ہی کہ  
 بقضائہی فوت ہوا — اور کوئی کہتا ہی کہ زہر پلویا دیا تھا والدہ اعلم بہر تقدیر  
 بعد اس کی شمس الدین فرغانی نایب ہوا مگر ملک سید کی نیت میں فرق اور کاروبار

## جانا ملک سعید برکت کا طرف تمام کی

۶۳۲ میں خط واقع ہو گیا تھا اس لئے سب امیر اوستی لکڑے ہی جایا ایک حرکت نمودار تھی یہ ہوئی کہ اوستی کم حوصلہ آدیون کو اندر کبار بر شرف دیا جایا جایا سقرا لاسقرا اور سیری کو اوستی پہلے لکڑے کر قید کیا یہر چھوڑ ہی دئے مگر امیروں کی میت میں اسی سادہ رہا ہو گیا ہا یہی حال تا عروج سال رہا

## اب شروع ۶۳۵ ہجری

بیان جان ملک سعید برکت کا طرف تمام کی اور لوٹنا سب کا اور پھر جان ملک

دعویٰ ہو کہ اتنا اس سال میں ملک سعید برکت سہراہ ایسی اوج کثیرہ لکڑے طرف تمام کے گیا حب دمشق پر پہیادان حاکم ایک لشکر سہراہ امر سف الدین ملا دین صالحی کی کیا اور ایک روح سہراہ حاکم حاکم کی کر کے روانہ کی یہ دو دو امر ملا دین سب میں گئے ادھوں نے دہاں حاکم لوٹ چائی اور حب مال لوگوں کے لوٹے بعد رعت عینت اور ماراج کی دمشق کی طرف پہر آئے مگر ادھوں نے راہ میں یہم توجیر کی کہ ملک سعید بد کورسی محالفت ہو حاد اسکو سلط سسی ادھاد دو کیو کہ یہم شخص بہت بد بدیر اور مالایتی ہے یہم توجر کر کے وہ دمس کے پاس کو گور گئے اندر نگہی ملک سعید فی یہم حال دیکھ کر ادکی چا یلو سسی کی اینی والدہ کو یہی لکرا دکی پاس گیا کوئی ملتفت ہوا اس کے ملائے سے نہ آئی ملک سعید سے سوار ہو کر اوستی اول مصر میں پہنچ کر پہاڑے قلعہ بر حاد تراش کر ہی اوستی کے چھی پی پی گیا مگر یہ سال ہی تمام ہو گیا اور حالی یہی اتر رہا۔ اور اسی سال میں عبداللہ بن سلیمان بن کجسرو بن کفاد بن کجسرو بن طلحہ ارسلان بن مسعود بن قلیح ارسلان بن سلیمان بن قطلومتش بن ارسلان بن سلحوق باس مکو قمر مادتاہ تر کے سترہ صراہی میں فوت ہوا

## خلع ہونا ملک سعید کا

فوت ہوا۔ یہ لیکھا دس مذکورہ ہے جو کہ قسطنطنیہ میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا درمیان  
۶۲۰ ہجری کے قید تھا اور اس کے چٹنی اور پہنی اس کے کا بادشاہ تتر کے پاس درمیان  
۶۸۰ ہجری کے بیان ہو چکا ہے۔ غزالدین کی بعد ایک اسکا بیٹا سسی مسعود  
اس کے نطفی سسی موجود تھا منگو تر نے یہ چاہا کہ اس کے باپ کی جو دسی یعنی اسکی  
مان سسی اسکا نکاح کر دے مسعود کو یہ بات بری معلوم ہوئے اس نے وہ بہاگ کر  
بلاد روم میں چلا گیا۔ ابنا حاکم روم نے اسکی بہت مدارات کی اور اس پر  
احسان فرما کر۔ شہر سیواس۔ اور ارزن روم۔ اور ارزن ملکن اسکو حرمیت  
کے یہ شہر مسعود ند کور کے پاس تھے بعد ازاں تمام سلطنت روم کے مسعود کی نام پر  
ہو گئی پر بہت مفلس ہو گیا اور حال اسکا بہت تنگ ہو گیا یہ پہلا شخص ہی جو  
قوم سلجوقیہ میں سسی درمیان روم کی سلطان نام رکھا گیا یعنی بادشاہ کہلایا

اب شروع ہوا ۶۷۸ ہجری

بیان خلع ہونی ملک سعید کا

دا خلیج ہو کہ اسی سال میں لشکر جو اطاعت ملک سعید سی ٹکل گئے تھی دیا مصر میں  
درمیان ماہ ربیع الاول کی پہنچی اور جاتے ہی قلعہ پہاڑی حسین ملک سعید تھا  
محاصرہ کیا وہ امراء جو ملک سعید کی پاس قلعہ میں تھے شل لاجین زئیر وغیرہ کی سب  
لشکریوں سی مل گئے اور ایک ایک شخص علیحدہ علیحدہ قلعہ سی بہاگ کر لشکر میں جا ملا  
جب ملک سعید نے یہ حال دیکھا کہ سب مجوسی پر گئے اسنی خود منظور کیا کہ مجبور بادشاہ  
سی برطرف کر دو مگر جستان مجبور دو اوہوں نے منظور کیا ماہ ربیع الاول سنہ ہذا  
بنی ۶۷۸ ہجری میں اسکو بادشاہت سی برطرف کیا اور اسوقت ہمراہ بیدعان رکھی

## تھایم ہونی سلا مش کا تخت سلطنت پر

۶۳۴ اور ایک جماعت کی اوسکو گرجاں کی طرف روانہ کیا جاتی ہی سہ احوال اور آشیائے  
کیرہ پر ایسا قصہ کر لیا

## بیان تھایم ہونی سلا مش ابن ملک لطا ہر سرس کا تخت سلطنت پر

اس سال میں بعد وقوع ماجرای گدستہ کے یہی معروف ملک سید رکت کی تخت  
سلطنت سی اور دمی گرجاں اوسکو — امام امرا کارلی حکمی متورت سی یہ صلح  
ہوا ہاتل مدرا لیں میری تھی — اور آتش سیدی اور تھامش محرمی اسلحہ  
دیوہ لی یہ تحویر کی کہ مدرا لیں سلا مش ابن ملک لطا ہر سرس کو ماد شاہ ساد  
چاکیہ اوسکو یک پر ٹھلایا اور لقب اوسکا ملک عادل رکھا گیا عماد سکی اور قوت  
سات رس جید ہی کے تھی اوسیکے نام کا خطہ پڑا گیا اور سکے ہی اوسیکے نام کا  
حاری ہو گیا ماہ ریح الاول سہ ہد امیں وہ تخت پر ٹھلایا — اور امر سیف الدین  
قلا دوں صالحی اناک لتکر مقرر ہوا اح سلطنت میں وہ قرار پایا چکا اناک مکورے  
اور تھامش الدین سقر الا شمر کو طرف دمنس مات سلطنت ستام کا مقرر کر کی ادا  
کیا — جس ایام میں مسمی سید رکت مذکور سی لکری ہو گیا تھا جی اوسکی مات  
عرا لیں ایہ مرکوہ دستن کی بیاست کرنا تھا پکڑ لیا تھا بعد اندر مکور کے مدرا مات  
دستن آتش تھامش مات سلطنت حلب میں ہوا وہ دہاں سی کوچ کر کے اوسحا لے گیا  
اور ستولی ہو گیا اسی طرح رحال توڑے دلوں تک رہا

بیان سلطنت ملک منصور قلا دوں صالحی کا

## پہر جانا ستقر الاشقر کا طاعت کسی

اسی سال میں یعنی درمیان ۸۶۰ ہجری کی اتوار کے دن بائیسویں ماہ رجب کو سلطان ۳۵  
ملک منصور قلاوون صالحتی تحت سلطنت پر بعد خلع ہونی اور مس لڑکی سلامش کی یعنی  
جب وہ مغرول ہو گیا جلوس کیا۔ جب سلطان ملک منصور بادشاہ ہوا اس نے  
عدل اور انصاف اور داورسانی اور نیک بندوبست کرنا شروع کیا اور سلطنت  
کے تدبیر اچھی طرحی کے

## بیان پہر جانا ستقر الاشقر کا طاعت اسی اور مستقل ہو جانا اور سلطنت شام میں

اسی سال میں چوبیسویں تاریخ ماہ ذیقعدہ کو ستقر الاشقری دمشق کی سلطنت پر  
جلوس کیا اور سب امراء نے اور شکاریوں نے جو اس کے پاس دمشق میں تھے  
اس کے لئے قسم کھائی اور ملک کامل شمس الدین ستقر اس کا لقب مقرر ہوا۔  
اسی سال میں ملک سعید برکت ابن ملک ظاہر بیبرس درمیان گرجستان کے  
بعد پہنچی اس کے اس جاسے تھوڑی ہی عرصہ میں مر گیا اس کے مرنے کا باعث  
یہ ہوا کہ درمیان میں ان کرک کے گیند بلا کہیل رہا تھا گھوڑا اس کو کسی ٹیلی پر  
چھک کر لچھڑا بسبب اس کے صدمہ کے بخار چڑھ آیا چند روز بیمار پڑ کر فوت ہوا  
بعد مرنے کی جائزہ اس کا طرف دمشق کی لگئے اپنی باپ کی قبر میں دفن کیا گیا  
بعد وفات ملک سعید کی باتفاق جمیع اہل کرک بنجم الدین خضر یعنی بہائی اس کا  
جائے اس کے گرجستان میں مقیم ہوا اس کا لقب ملک مسعود رکھا گیا

اب شروع ہوا ۸۷۹ ۴۷۹ ہجری

## بیان شکست ہونی سنقر الاشقر کا

## بیان شکست ہونی سنقر الاشقر کا

۶۳۶

دو صبح ہو کہ اسی سال میں درمیان امیویوں مصر کے سنقر الاشقر سی ملک کامل فی حرم ملک  
 شام کہ تھا شکست کہا ہی حال اس شکست کا ہوا۔ ملک مصور قلا دونوں کے ملک  
 مصری ہوا علم الدین سحر علی کے سلطنت کریگا دمشق میں مدد مقول ہوئے  
 مصر کے انہیں کر چکے ہیں لشکر مصری طیار کر کے روانہ کیا تھا اس لشکر کا سپہ سالار  
 مرد الدین ایہ مصری — اور عوالدین ارم — یہ لوگ ہی تھے جب وہ لشکر ملک  
 شام میں آیا — سنقر الاشقر ہی شام کے لشکر لیکر دمشق کے ماہر مقابلہ کی  
 واسطی آٹرا امیویوں تاریخ ماہ صفر کو حاسین کا مقابلہ ہوا شام کے لشکر کو  
 حوسن الاشقر کے ہمراہ تھا شکست ہوئی مصر والوں نے اس اسباب اونکا  
 لوٹ لیا سلطان ملک مصور نے اس کے علام حسام الدین لاجین سمندر کو قلعہ دمشق  
 کا ماس کیا مدد باگی سنقر الاشقر کے حسام الدین لاجین مدد کو اس کی قید سی  
 چوڑا — اسی طرح سی سنقر الاشقر کی ایک شخص سسی میرس کو حکو حلق ہی کہتے  
 تھے مد میں کر کہا تھا وہ ہی قید سی خلاص ہوا یہ مد دست کر کے علیٰ سلطان  
 ملک مصور کو حال فتح کا لکھا درپہر خوشخبری دیکر لکھا کہ میر لاجین مصور مدد کو کو آیا  
 سلطنت شام کا مقرر کیا — اور سنقر الاشقر طرف رخ کے ہاگ گیا انما  
 اس ہوا کو ماد شاہ مآثر کو طبع ملا کی دی — عیسیٰ ثیا تھا کا عواماد شاہ  
 عرب کا تھا وہ ہی ہمراہ سنقر الاشقر کے ہو کر لڑا ہوا اسی ہے سفر مذکور کی  
 ہمراہ ہو کر انما مدد کو کو یہ حال لکھا تھا — مدد ان سنقر الاشقر رخ سی طرف  
 صیہوں کی ماہ عمار الادلی سہ ہوا میں گیا اور سیر مستولی ہو گیا اور دروہ — اور  
 ملاطس — اور قمر — اور نکاس — اور عکا — اور شیر — اور فایہ

## شکست ہوئی ستقر الاشقر کا

۶۴۷ اور فامیہ یہ اپنی تخت میں کر لئی یہ سب بلاد مذکورہ ستقر الاشقر کی تخت حکومت ہو گئی  
— اسی سال میں افوش اشمنی نائب سلطنت حلب کا راہی ملک بھا ہوا وہاں کی بعد مرئی  
کی ملک منصور قلاوون فی شہر حلب پر علم الدین سنجر با شقر دی کو نائب کیا —  
اسی سال میں یہ دہرم بھی تھی کہ تاتاری لوگ مسلمانوں کی شہر دہرمین شکر لکھ آیا چاہتے  
ہیں — اور اسی سال سلطان ملک منصور قلاوون نے اپنی بیٹی ملک صالح عمار الدین  
کو ولی عہد سلطنت کا مقرر کیا — اور اسی سال میں ملک منصور قلاوون صالحی دیار مصر  
سی طرف غزہ کی گیا تھا تاتاریوں نے حلب میں پہنچ کر خوب لٹس جاکر مراجبت کی  
بعد انکی جانبی کی بادشاہ طرف مصر کی راہ جاد الاخرین درمیان اسی سنہ کی پہنچا —  
اسی سال میں سیف الدین بلقان طباخی ایک غلام سلطان ملک منصور کے فی جو قتلہ اگراد  
کا نائب تھا اس بات کی خصت چاہی کہ اگر حکم ہو تو شہر مراقب کو جو زرگینوں کی پاس  
ہی خوب لوٹوں چنانچہ اس کو حکم ہو گیا بلقان مذکور تی قلجبات اوس نواح کے  
لشکروں کو جمع کر کے مراقب پر جا پڑا مراقب میں سی زرگینوں نے ہی مقابلہ کیا  
جانبین میں لڑائی ہوئی آخر کا رسلان بہت مقتول ہوئی اور ایک جماعت کثیر بکڑی گئے  
— اسی سال میں درمیان شروع ماہ ذالحجہ کی سلطان ملک منصور قلاوون ملک مصر  
نکلا اور مراجبت کرتا ہوا ملک شام میں آیا ابھی وہ سفر ہی میں تھا کہ سال تمام ہو چکا

## اب شروع ہوا سنہ ہجری ۶۸۰

اس سال میں بادشاہ ملک منصور اودھ میں نہایت ٹنگ دہان ہا پہر طرف بیان کے  
گیا دہان جا کر ایک جماعت شرفار کی گرفتار کر کے دمشق میں جا کر اودھ مقید بنیں  
سی مثل کو مدد — اور اید عیش حلبی — اور بیرس رشیدی وغیرہ کی قتل کے



## دفعہ جنگ عظیم کا ہمراہ ناریون کی

۶۳۸ اور ایک لشکر سنیر کی طرف روانہ کیا یہ ستر سقرالاسقر کی یاس تباہوں و دروں میں کچھ  
 رد و بدل ہوئی مگر بیاسک کہ مادشاہ اور سقرالاسقر کی درمیاں خطہ کتامت رہے  
 — آخر کار مادشاہ ہولا کو سب مصلحت وقت کی کہ اوں ایام میں تباریوں کی آلی کی  
 ہی حرگرم تہی صلح کرتے ہے صلح اسطور ہوئی کہ سرور مادشاہ کو دہ سے اور سقر  
 — اور نکاس سقرالاسقر کو پھر کر ملگئی کیونکہ یہ دو موضع اوسے پہونگے تھے مادشاہ  
 کی نوابوں کی سنیر ریرایا نہ دست کر لیا سقر اور نکاس بر سقرالاسقر لہار  
 صلح کا محایا اسطور بر صلح ہو کر ماہم قسم ہو گئی — اسی سال میں صلح درمیاں مادشاہ  
 ملک مصور قلا دون اور ملک حصراں ملک طاہر سرس حاکم گر حستان کی صلح ہو گئی

## سان وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ ناریون کی محض پر

صبح ہو کر اسی سال ہی ۶۳۸ ہجری میں درمیاں ماہ رحب کی ایک ٹرامقاہ درمیاں  
 مسلمانوں اور تباریوں کی ستر محض کے ماہر ہوا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مدد فرم  
 ہلا کہ سبھی کی فتح دی اس جنگ عظیم کا باعث یہ تھا کہ اناس ہولا کو لی لوگون کو جمع کر کے  
 ادواج کترہ ہمراہ لیکر ملک سام بر ٹرائی کی میرا اندک و کور اوسے علیحدہ ہو کر ٹوٹا ہوا تھ  
 کی طرف صلا گیا اور تمام ایسی لشکر ملک شام کبیط بحدیا اوس لشکر رسیہ لار  
 سکونتر ہی ایسی ہائی کو مقرر کیا وہ محض رگیا — اور سلطان ملک مصور قلا دون صالھی  
 ہی انہی لشکر مسلمانوں کی لیکر دستق محض رگیا — اور ایک بلطی کے ہاتھ سنفر کی  
 یاس نکبہ ہجا کہ تم ہی میری کمک امراد لشکر انہی بھیج کر دوسرے اسکے کہ اون دنوں میں  
 اس امر کی حلف ہو کر صلح اسی بات بر ہو گئی تھی — اسے سقرالاسقر صیہوں سے لگا  
 — جب مادشاہ مذکور ماہر محض کی حاکم ادترا — اور ملک مصور حاکم حاکم کا ہی ہیا

# د قوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریوں کی

اپنا لشکر لیکر وہ جا پڑا اور ادھر سبھی ستر الا شقر بھی ہمراہ آئیں سدی اور الحاج ازدر ۶۳۹  
 — اور علم الدین زویداری — اور ایک جماعت شرفاء کے دھان جا پہنچا آفت  
 سلطان نے اپنی لشکر کا مینہ اور سیرہ مرتب کیا — دہنی طرف سردار ملک منصور  
 محمد حاکم حاکم کا اپنا لشکر لیکر آراستہ ہوا اور سبھی بدر الدین مہیری —  
 علاء الدین طہیریس وزیر — پہر ایک الافرم پہر ایک فوج لشکر مصر کی —  
 اسکے بعد لشکر شام کا سپہ سالار ارنگا حسام الدین ابن نایب سلطنت شام  
 اس طور پر دہنی طرف کا مینہ مقابلہ کو طیار ہوا اور سیرہ کا سردار ستر الا شقر  
 اپنی امارت کے اور سبھی بدر الدین بلیک ایدمری — پہر بدر الدین مکیاش امیر  
 سلجوق خانہ کا — مینہ کی بھی جنگل کی جانب عرب کی لوگ — اور سیرہ کی بعد  
 جانب جنگل کی ترکمان تہی قلب لشکر حسام الدین طرف لفظی نایب سلطنت کا  
 اور جو امیر کہ اسکے بھی منصوب کی گئی تھی یہ لڑائی جموات کے روز چو بیرون  
 رجب کو ہوئی جانبین کا مقابلہ چوتھی ساعت کی بعد اسی لین نی شہ ۶۳۹ ہجری میں  
 ہوا — خدا تعالیٰ نے اپنی غایت سی فتح مسلمانوں کو جانب مینہ اور قلب سی دی  
 جو تاتاریوں کے سانی تہی انکو شکست ہوئی اور ہاگے مسلمانوں نے انکو قتل  
 کرتی اور مارتی اور انکا قاتب کیا مسکو تر مذکور قلب لشکر مسلمانوں کی مقابلہ پر  
 تہا ہاگے — اور سیرہ لوگ مسلمانوں کی اپنی مقام چوڑ کر دمشق تک ہاگے  
 گئی تاتاری بھی اور انکا پچھا کرتے ہوئے حص کی نیچی جا پہنچی دھان جا کر بازار یون  
 اور بہر کی لوگوں کو بہت قتل کیا جب انکو خبر پہنچی کہ مسلمانوں کی فتح ہوئے  
 اور ہمارا لشکر بھی ہاگے نکلا یہ سنکر وہ بھی ہاگے آئے بیرون جان بجاتی  
 ہوئے جنگل کو بچڑ گئے اور مسلمانوں نے انکا قاتب کر کے ہاگے قتل  
 کیا اور مقید بھی گئی تاتاریوں کی طرف سبھی اسی نہر اور سوار تہی جنہن سبھی پچاس ہزار

## وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریوں کی

۶۴۰ سال۔ اور ماتی مح ہوئے مختلف قوموں کے مثل کرج اور ارس اور عم و بھرہ کی  
 — جب ایتھانی جو رجہ کا محاصرہ کئی ہوئی تھا پہلے حربائی کہ میری لشکر شکست ہوئی  
 اور سکا محاصرہ ہی چھوڑ کر ہاگ گیا اور پہلے حرج عظیم کی تمام بلاد اسلامیہ میں پہنچی  
 اس میں ہو گیا۔ سلطان ملک منصور قلاوون نے لشکر تمام کو انعام دیا اور ایسی  
 شہر شاہ کی طرف مراجعت کی اور سقرا لا ستقرا ہی قوج لیکر صیہوں کو چلا آیا  
 لشکر حلب کا بھی چلا گیا اور سلطان پہلے طرف دمشق کی مقیدیں اور سرداروں کو  
 مراجعت کر گیا۔ اور اسی سال میں سلطان ملک منصور قلاوون کی طرف دیار  
 مصریہ کی مؤید و منصور ہو کر مراجعت کی۔ اور اسی سال میں جب سلطان مذکور  
 اپنی دلد سلطنت میں آگیا اس وقت حاکم میں مظفر شمس الدین یوسف بن عمر بن علی  
 بن رسول نے تحفہ بھیج کر اسے مانگی اور شاہ نے اس کا ہدیہ قبول کر کے اسے  
 وہ تحفہ پہنچا تھا۔ اگر — عمر — چہی — نیرہ دیرہ تھے اور حرمال انان  
 میں پہلے لکھہ یا — کہ اس شخص کو اللہ اور اس کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور بھی ہے ایسی پہا سلطان ملک مظفر شمس الدین یوسف بن عمر حاکم میں کو مدد اسکے  
 مال بچوں اور اولاد کے اس دی حوالہ سی دستہ کر لیا ہم اس کی دستہ میں اور  
 انسی سلوک کر لیا ہم انسی سلوک کریں گی اس طرحی عبارت اس فرمان انان کے  
 تھی۔ پہر ومان انان عشرہ اول ماہ رمضان ۶۴۰ میں دیا اور بادشاہ نے  
 بھی اس کو تحفہ و خالیف لایق تاتاریوں کے مثل گھوڑوں وغیرہ کے دی اس کے  
 قاصد دن نے مکرم اور سرور ہو کر مراجعت کی۔ اسی سال شکار میں ہوا کہ  
 بن طلوع جنگیر خاں درمیاں خریرہ اس عمر کی سبب رنج اور غم شکست ہوئی کے  
 وفات پائی اور سکا مرنا ہی حملہ فتح عظیم سی تھا۔ اسی سال میں علاء الدین  
 عطاء ملک بن محمد جو بھی جو میر سی بعد اس کا تھا فوت ہوا اور سکو سلطان ایتھانی

## وفات پانی ابنا کا

ابنا فی نظر نبذ کیا تھا اور یہ قہمت اوسپر لگا کر کہ مسلمانوں سی بہت خطہ خطہ رکھتا ہے ۶۴۱  
گزقار کیا اور سب مال اوسکا لوٹ لیا یہ شخص بڑا فاضل اور امیر آدمی تھا اوسکی شہار  
بہت اچھی بن بعد اوسکے مرنے کی پہانجا اوسکا بارون بن محمد جوینی دہلی بغداد ہوا  
اوسنی عراق عجم میں وفات پائی تھی

## اب شروع ہوا ۶۸۱ ہجری

اس سال میں سلطان فی اپنی غلام شمس الدین قراستقر کو حلب کی سلطنت کا نائب  
اپنا مقرر کر کے روانہ کیا وہ وہاں جا کر راج کرنے لگا

## بیان وفات پانے ابنا کا

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے ابنا بن ہولا کو بن خلگیر خان بادشاہ تاتاری وفات  
پائی کہتی ہیں کہ اوسکو زہر دیا تھا وہ درمیان شہر ہمدان کے فوت ہوا سترہ برس  
کچھہ اوپر اوسنی سلطنت کی اپنی بھٹی دو بیٹی ایک ارغون دوسرا کتخواد سنی چورٹے  
جب وہ مر گیا اوسکے بعد بہائی اوسکا احمد بن ہولا کو تخت پر بیٹھا اس احمد کا نام  
نیک دار تھا اسنی تخت پر بیٹھتی ہی دین اسلام کو ردق دی اور نام اپنا سلطان احمد  
مقرر کیا۔ اسی سال میں ایلمی احمد بن ہولا کو بادشاہ تاتار مذکور کے پاس سلطان  
ملک منصور قلاوون کے آئی تھی بڑا قاصد اودنیں سی شیخ المتقین قطب الدین محمود  
شیرازی تھا وہ ان ایام میں قاضی سبواس کا تھا بادشاہ اوسی اقرار کرتا تھا  
کوئی شخص اوسسی طئی نہ پاتا تھا غرض یہ ہے کہ وہ اسواسطی آیا تھا کہ سلطان

## دفت یا فی البنا کا

۶۴۲ کو اطلاع اس امر کی موحود سے کہ سلطان احمد نے مسلمانی اختیار کی اور وہ درمیاں  
مسلمانوں اور ماناریوں کے اس طالب صلح ہے مگر کچھ انتظام اس امر کہ ہوا اور سکائی ملی  
حوالہ صاف لیکر واپس چلا گیا۔ اسی سال میں سکوترس طمانوں ماطوس دوستی حان  
مگر حان مادستہ ترکستان نے ملاستالیہ میں دعات یا مئی مداد سکی ہائی اسکے  
تہاں سکوں حنان ماطوس دوستی حانوں جگر حان تحت یرٹیاں وہ درمیان دارا  
معرے کی حوکہ مادستہاں تانار کے دور حکومت تھی تحت یرٹیاں مصلیٰ کہتی ہیں کہ یہ  
سٹہ میں سیٹا تھا اسی سال میں ملک صالح علاء الدین علی م سلطان ملک منصور  
قلاوون نے سیف الدین کیلے کی بیٹی سی نکاح کیا۔ یہاں اسکے بہائی ملک شہ  
نے اسکی روحہ کی دوسری بہن سی ایسا نکاح کیا۔ وکیہ مگر شہر اسکندریہ میں  
مید تھا حب سلطان نے اسباب کا ارادہ کیا اور سکومندسی مخلصی دیکر اس کے  
ساتھ سلوک کیا اور اپنی دونوں بیٹوں کا اس کے دونوں بیٹوں سی ایک کا بھی اس کے  
کی نکاح پڑھوا دیا۔ اسی سال میں قاصی فاصل متحق شمس الدین احمد م محمد  
م الی مکر م حلقان مرمکی لی دعات یا مئی بہتخص فاصل اور عالم کامل تھا مصر  
اور شام کی نصا اور سکوموص نہی اسے بہت اچھی کتابیں نصیف کس ہن صیا کہ  
ویات اشیاں علم ماریج وغیرہ میں یہ اس کے حضرات کی دور بعد نماز  
عصر کی گیارہویں تاریخ ریح الاخر مشہ ہجری میں درمیاں شہر ارمل کی مدرسہ  
سلطان ملہر الدین حاکم ارمل کے میں سوہی تھی یہ حال یہ اسکی کا اسکی  
تاریخ میں سی ریب کی میاں میں سی مقل کیا ہے حروف را میں ہے

اب شروع ہوا ۴۸۲ ھ ہجری

درماں اوایل اس سال کی ملک منصور محمد حاکم حات کا ہمراہ ملک فاصل علی کے

## وفات پانی انبا کا

۶۲۳ کے سلطان ملک منصور قلاؤن کی خدمت میں مصر کی بشہرون میں حاضر ہوا تھا بادشاہ فی  
 اوس حاکم حات مذکور کی اعزاز و اکرام اور احسان میں بہت زیادتی کی کشش میں اوسکو  
 اوتارا اور سوار کیا سنا جت سلطانہ اور جتیا پر اور گدی پر بیٹھا یا اور پوچھا کہ آپ  
 کس طرح تشریف لائے۔ ملک منصور نے عرض کی کہ میری حاجت یہ ہے کہ ملک  
 منصور جو میرا لقب ہے اوسکو حضور بدل کر اور خطاب عنایت کرین کیونکہ جس صورت  
 میں یہ لقب حضور کا ہوا اب مجھ کو زیادہ نہیں ہی بادشاہ فی جواب دیا کہ یہ لقب منی تنکو  
 بسبب محبت اور جنم عنایت کی دیا ہے اگر کوئی اور لقب سوار اسکے آپ کی لاین  
 میں پاتا بیشک آپ کو وہ لقب دتا جو خطاب بسبب محبت کی صادر ہو گیا اب اوسکو الٹ کر  
 بدل نہیں سکتا بعد ازاں لشکر مصری لیکر بادشاہ اوس خلیج کے کبڈہ والی کو گیا جو بحرہ  
 کے پاس ہی حاکم حات ہی اوسکی خدمت میں حاضر ہوا وہاں بادشاہ فی خلعت اوسکو  
 دیا معزز اور مکرم ہو کر بادشاہ سلطانہ سسی انعامات پا کر رخصت ہوا۔ اسی سال میں  
 سلطان ملک صالح علاء الدین علی بن سلطان نے عباسیہ کی طرف سے جاکر کچھ کو بندہ  
 سسی شکار کیا اور ملک منصور محمد حات کے پاس پہنچا اوسنے قبول کر کے بسبب اس  
 امر کی سرور و فرح خاطر ظاہر کر کے عوض اوسکے تحفہ گران بہار روانہ کیا۔ اور اسی  
 سال میں ارغون بن انبا نے خراسان میں اپنی چچا نیکار سسی احمد سلطان پر خرچ کر کے  
 گیا اور لڑا ارغون کو شکست ہوئی اور احمد فی اوسکو پکڑ لیا ہر چند کہ بیگم نے اوسکی  
 چہرہ دینی کی لی اور پھر خراسان پر بحال کرنے کی درخواست کر لگی پیرانہری مگر نخل چونکہ  
 بسبب سلمان ہو جانے احمد مذکور کی اور بیاعت اس امر کے کہ وہ مغلوں کو بسبب کفر  
 کے الزام لگاتا تھا بہت ناراض ہو رہی تھی شہنی متفق ہو کر جس مقام میں کہ ارغون  
 مقید تھا جاکر اوسکو قید سسی باہر نکالا اور اناق نایب احمد کو جو اس مقام پر نیا  
 کرتا تھا قتل کیا پھر اردو پر مغلوں نے چڑھائی کی سلطان احمد کو جب یہ خبر پہنچی کہ چڑھا

## وفات مانی انجا کا

۶۴۴ء میں وہ سوار ہو کر ہماک گیا مگر مسلوں نے اس کی جستجو کر کے ڈھونڈ کر اس کو قتل کیا۔  
 اس کو مار چکی اور سوت اربعوں میں اجاس ہوا کہ اس کو مسلوں جیکٹر جال کو بادشاہ مایا  
 یہ واقعہ ماہ حادالادلی سنہ مذکور میں واقع ہوا۔ اسی سال میں اربعوں نے کوری  
 اس کی لڑکی سلطان روم کو مل کر اس کے مایہ کو روانہ کر کے اس کی لڑکی کو بچا  
 اس کی بادشاہ مایا تھا جس کا اوپر بیاں ہو چکا ہے درمیان سنہ ۶۶۶ء ہجری کی اس پر ہمارا  
 کا نام عیات الدین کچیر دس رکن الدین قلیچ اسلاں بن کچیر دس یلیچ اسلاں تھا اس کو  
 قتل کر کے سلطنت روم مسعود بن عزالدین کیلکا دس کی سپرد کی یہ مسعود وہ شخص ہے جو ہمارا  
 بادشاہ مایا رسی ڈر کر بھڑائی سی ہماک گیا تھا اور مایہ اس کا عزالدین کیلکا دس وہ  
 ہے جو ہمراہ اس کی حاکم مسطی کے لڑا تھا جس کا اوپر درمیان سنہ ۶۶۳ء ہجری کی سال  
 ہو چکا مسعود مذکور کی نام سلطنت روم کی شہزادی تک رہے یہ مسعود بن کچیر دس  
 بن کچیر دس کی قناد بن کچیر دس یلیچ اسلاں بن مسعود بن یلیچ اسلاں بن قتلومش قوم  
 سلجوقیہ سی جو ملا روم میں رہے یہی کہتی ہیں کہ مسعود مذکور بہت قریب ہمارا اور تک ہو کر  
 بالکل فقیر ہو گیا تھا جب قریب ہماروں کو دینی کو کچھ نبوا اور مطالبہ قرض خواہوں نے اس کی  
 بہت کما مار ہو کر دہر کہا کہ مر گیا۔ اسی سال میں سلطان اربعوں نے سہ الدلہ ہو کر  
 جو کہ ایک دلال سپہر مصل کے مارا رکا تھا تمام ملا و تتر کا حاکم کر دیا اور اس کی بہت  
 تعظیم اور کریم ہونے لگی۔ اور اسی سال میں سلطان اربعوں نے ایسی دوسو تارال  
 ۔ اور حرمہ کو خراساں میں مقرر کر کے اور نکا دریا ملک ایک امیر کیر کو جو اس کے  
 یار دس سی سیسی نو رہتا تھا مقرر کیا۔ اسی سال میں اس کی حاکم مسطیہ کا حکام  
 میخانہل بہا جو ہو اور یکے نہ ٹھا اور اس کا اندر دیکو س کھائے اس کی مقرر ہو الق  
 اور اس کا دس رکھا گیا۔ اسی سال میں حکام قلعہ کھائی خراسق مایہ سلط جلد کو  
 کہہ کر قلعہ کھائی مایہ کے سپرد کیا خراسق تے تکر و اندر کے ایسا مدد دست کر لیا

## ذکر وفات پانی ملک منصور کا

کر لیا بادشاہ فی اوس قلعہ میں اپنی نائب مقرر کر کے خوب مضبوط اور سکوکریا یہ قلعہ ۶۱۵  
 بہت نافع مسلمانوں کی حقیقین ہوا — اسی سال میں درمیان ماہ رجب کی بادشاہ طر  
 دمشق کی گیا سحرسی ماہ جماد الاول کو چلا تھا — اسی سال میں ایک بڑے درو دریا  
 دمشق کی عشرہ اول شعبان میں آسکتے تھے اور ایام میں سلطان ملک منصور قلا دون  
 دمشق ہی میں تھا بسبب اوس رو کی تمام عمارات ڈھیں گئیں اور درخت طرسی  
 اوکڑ گئی اور خلق کثیر ڈوب کر ہلاک ہوئی اور وہ لشکر جو اسکی جو اب میں پڑا تھا  
 اوس میں سی گھوڑی اور اونٹ اور خیمہ بشمار بہ گئے بعد اوس رو کی آئی کی بادشاہ  
 مصر کی شہر دن کی طرف مراجعت کر کے چلا آیا اٹھارویں تاریخ ماہ رمضان سنہ ۶۱۵  
 قلعہ الجبل کی پائس پہنچا

## اب شروع ہوا ۶۸۳ ہجری

اس سال میں سلطان ملک منصور قلا دون پہر دمشق میں گیا اور ملک منصور حاکم حات  
 کا بھی اوسکی خدمت میں حاضر ہوا بعد قیام چند روزہ کی اپنی اپنی مقام اور دار السلطنت  
 کو دونوں نے مراجعت کی

## بیان وفات پانی ملک منصور حاکم حات کا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ شوال کی سلطان ملک منصور ناصر الدین  
 بوالعالی احمد بن ملک المظفر محمود بن ملک منصور محمد بن ملک المظفر عمر بن شاہنشاہ  
 ن ایوب حاکم حات نے انتقال کیا اور سکوا د ایل ماہ شعبان میں بعد عود و مراجعت



## ذکر وفات مانی ملک منصور کا

۶۴۶ کرلی کی دستق سی سیار می ستر مع ہوئی سیاری یہ تہی مکار صغریٰ دی تہا مگر گوں میں  
 بیٹھ گیا ہا کچھ افادہ ہی ہو گیا ہا لیکن بعد افادہ کے طیسوں لے یہ صلاح دی کہ آپ  
 حمام کچھی حب اد سے حمام کا پیر ادس سیاری لے عود کیا۔ ہر خید دستق کی طریٹ واسطی  
 سالحہ کی ہی ادسکی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ فائدہ ہوا ملک دات الحب ہی ہو گیا  
 موافق ادسکی راج کی حکیم لوگ علاج کرتی تہی لیکن ہرگز فائدہ ہوا ادسی اسی مرض  
 میں سب علاموں کو اراد کر دیا تہا اور توہ ہر ایک فعل سی توتہ نصوحا کی اور ایک  
 خط سلطان ملک منصور قلاؤں کی نام اس مسموں کا لکھا کہ میرے بعد ملک مظفر محمود مرا  
 ٹیا تحت لیس ہو مرض ادسکا ہر روز ترقی بر تہا یہاں تک کہ گیارہویں سوال ۶۴۸  
 بحری کی صبح کو اسعال یا یا پید لیس ادسکی یا یجوں گہٹی میں محرات کے روز دوسرے  
 ریح الادل ۶۴۶ بحری کو ہوئی تہی اس حساسی عمر ادسکے اکیادں اس چہ یہی  
 یعودہ روز کی ہوئے۔ محات کی سلطنت ہفتہ کی روز آہوٹیں حاد الادل ۶۴۷ کو  
 حس روز کہ ادسکا والد ملک مظفر محمود دوس ہوا ادسکو بھی تہی اس حساسی  
 ادسی اکتالیس برس مایہ ہسی چار روز حکومت کی ٹری امید ادسکی یہ تہی کہ میں اس  
 نامہ کا جواب حوامادتاہ کو یہی لکھا ہے سس لوں کہ مادتاہ کما ادسکا جواب میرے  
 ملک مظفر محمود کی تحت لیس کی ماس میں لکھا ہی لیکن وہ امیدہ رآئی کو کہ حل اسے  
 جواب کی وہ مر گیا وہ نامہ اپنی علام سفر نامہ حور کی ماتہ ادسی یہی مرنی سی چہ روز  
 کے بعد وہ جواب لکرا یا مادتاہ لے ادس نامہ کا جواب یہ لکھا ہا اسم اللہ الرحمن  
 علام قلاؤں عرت دی اللہ مدگار دی مقام ملہ میری مولیٰ مادتاہ ملک منصور  
 ماضی کو اور حصار ہو اسلام میں۔ لکم کریں ادسکو تلواریں اور قلم بجا دی اللہ ادسکو  
 مرض سی اور ہر حال ادسکی سیار پرسیوں واسلے اور جانا رہیورج سیاری کا حب خط  
 اسی نوسلے کا نیسی پڑا ادسیں تھادر کر ماضی کا حدسی مایا مرض تہا کہ دل ہیٹ

## ذکر وفات پانی ملک منصور کا

یہٹ جادوی اور جان بسبب آتش غم کی ہلاک ہو امید الہی یہی کہ اپنی لطف اور کرم ۶۶۷  
 سی صحت دی میں دونوں تہہ پار کرد عاصیت کی مانگتا ہوں الہسی امید ہی کہ شفا جلد  
 حاصل ہو اور خدا تالی میرے مولیٰ کی اجل میں بہت دن بڑا دی عمر طویل عطا کری اور  
 وہ جو لکھا تھا کہ میرا بیٹا میری سچی بوجہ رعایت حقوق اور عہود جانیوں کے مقرر  
 وہ عہد میرے نزدیک ملحوظ ہیں محبت کی پاسداری کو میں بھول نہیں گیا ہوں آپ سب  
 طرح سی خاطر جمع رکھیں عہد قدیم ہمیشہ کو جاری رہی گا۔ یہ خلاصہ دوس خط  
 کے مضمون کا ہے ترجمہ لفظی مبنی نہیں کیا۔ جب خط آیا ادسکی پڑھنی کی واسطی ملک  
 افضل اور ملک مظفر۔ اور علم الدین سنجر معروف بابو خراس یہ سب جمع ہوئی ادسکو  
 پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ ملک منصور محمد مذکور بادشاہ حات کا تیز ذہن ذکی  
 خوبصورت بادشاہ تھا بادشاہان ترکستان ادسکی بہت خاطر کرتے رہتی تھی۔  
 اور حلیم و برادر اس رتبہ کا تھا کہ بری الفاظ بھی سنکر چپ ہو رہتا تھا کہی ادسکی کہنی  
 دالی کو فصاحت نہ کرتا تھا چنانچہ ایک حکایت مجھ کو ادسکی یاد آئی ہی وہ یہی کہ ملک  
 ظاہر پیرس جن ایام میں درمیان حات کی آیا ایک مکان میں جبکہ ہمارے زمانہ میں  
 دارالمبارز کہتی ہیں فروکش ہوا ادسکے پاس باشندگان حات فریادی ملک منصور  
 کے گئی ملک ظاہر نے اپنی گہر کی داروغہ سیف الدین بیان کو حکم دیا کہ یہ سب قصی  
 جو رعایا بیان کرتی ہیں دربار میں نہ پڑوان کو ایک رد مال میں پیٹ کر ملک منصور باد  
 حات کی پاس بھیج دو۔ داروغہ نے موافق ادسکی فرمائی کی تعمیل کی اور آپ وہ  
 سب شکوہ رعایا کی ملک منصور کی خدمت میں لیکر حاضر ہوا اور بیان کیا کہ قسم ہے  
 خدا کی بادشاہ نے ایک ہی اونین کی شکایت نہیں سنی سب عرضیان جمع کر کے  
 پکی پاس روانہ کر دی میں ملک منصور نے بادشاہ ملک ظاہر کے حقین بہت دعائیں  
 بن اور داروغہ مذکور کو خلعت دیا اور یہ کہا کہ اگر ان عرصیوں کو میں خود دیکھوں گا

## ذکر بادشاہ ہونی ملک مظفر کا حیات مر

۶۴۸ تو شاہ بعضی دہ کلمہ ابھی میری نظریں آدیں گی جو غیر مناسب ہوں اور ہر شاہ اول  
عص کہ سوانوں میں محکوم راج ہو کر عرصہ آری اسی بہتر یہی کہ عدوں دیکھی اوں کو حلا و  
دور آگ ملگو کر اوں کو حلا و دیا تا کہ کسی کی سکایت نہ دیکھوں مرا اندہ کرنی دالوں پر طیب  
کو میر ہوا جس جیسی ماتیں اوسکی بہت ہیں

## بان بادشاہ ہونی ملک مظفر کا حیات مر

حب ملک منصور سلطان اعظم علا و دوں کو پہرہ حر بھیجی کہ ملک منصور صاحب حیات فی دقا  
یا مئی اوسکے بیٹی ملک مظفر محمود اس ملک منصور محمد کو دار السلطنت حاکم کی تخت پر بٹھایا  
اور اوسکو اور اوسکی چچا ملک افضل اور اوسکی اولاد کی واسطی طلب بھیجی اور فرماں  
سکی نام پر آئی اور ملک مظفر کو اسباب میں حظ بردارہ کما دہ طلب بھیجی بھیجی بھیجی  
کما کہ اس بادشاہ کی اولاد میں ہے اور وہ حظ بردارہ کما دہ طلب بھیجی بھیجی بھیجی  
اوسکی عمارت کا حلا صیہ ہے لسم اللہ الرحمن ملوک قلا و اول غریب و لمر و دی  
اوسکو اللہ تعالیٰ مقام عالی کی مولا میرا سلطان ملک مظفر کو عزت دے اللہ تقویٰ کے  
اور ددر کرے اوسی نام خوف کا پسا دے اوسکو حلی سکی کے جو حکم دار ہوں لوگوں کے  
آکھوں میں — بھیجی ہیں ہم مجلس سامی میں حال الدس اقوش مرسلی حاجب کو اوسکی ہمراہ  
مجلس خاص محمد علی دالی علم کے ہیں اور در دستہ دیوی دالی چہرہ حلا صورت فی ہیں بردارہ  
کئی ہیں اور آئی بھیجی کی یر تاک ہی اوسکی سہرا بھیجی ہی اور آئی کی دراپوں کی واسطی  
ہی بردارہ کی ہی جساکہ چاند ساروں میں روس ہو مابے پہرہ خط مسوئیں متوال ششہ  
کو کھاپ اسبہ ہم اور کار کے واسطی ہوا سی پہرہ ارادہ کیا گاتا تھا کہ علم الدین سحر الو  
حرص عمومی کو بادشاہ فی عدمت میں بردارہ کرنا چاہی حاجیہ وہ گارہ میں سحر مدکور سی

## بیان پنی لباس شامانہ اور پٹنی گدی سلطنت پر ملک مظفر کا

۶۴۹ مذکور سی جمال الدین خلعت لئی جوئی اوسی ملاقی ہوا سبجز مذکور اولٹا آیا مناسب بخاکر  
بادشاہ کی خدمت پہنچا مناسب جانا چنانچہ جب وہ دربار میں گیا اوسنی بیان کیا کہ  
شام میں آیا ہوں ملک مظفر کی طرف سی بادشاہ فی جواب دیا کہ جو اوسکی دلیں تہا  
اوسی زیادہ ہنی اوسکی ساتھ سلوک کیا ہی بہہ جواب لیکر علم الدین سبزاوہر صحت  
کو چلا آیا اور بہہ آکر جواب دیا

## اب شروع ہوا ۶۸۴ ھ ہجری

## بیان پنی لباس شامانہ اور پٹنی گدی سلطنت پر ملک مظفر کا

اسی سال میں در میان ماہ صفر کی سلطان ملک مظفر محمود حاکم حات کا دمشق کی طرف  
سوار ہوا بات یہی کہ سلطان ملک منصور قلاؤدن اس سال کے آخر ماہ محرم میں  
بہت لشکر لیکر دمشق محروسہ میں آیا تہا اسکی ملک مظفر حاکم حات کا ہمراہ اپنی چچا  
ملک افضل کے دمشق میں گیا بادشاہ نے اودن دونوں کا بہت اکرام کیا تیسری از  
اوسکی پہنچی کی بعد بادشاہ فی السبب تقلید شہر حات سے اور معرہ سے اور بار بن کے  
تشریف اوسکو مرحمت کی (تشریف سرخ طلسم کو کہتی ہیں جسکی اوپر سونی کے نقش  
نگار کی جوئی ہون) اور سنجاب اور دایرہ قندس اور قبا طلسم زرد کی اور تمام  
امرا بادشاہی اور سپہ سالاران لشکر آکر حاضر ہوئے ہمراہ اوسکے اوس موضع سی  
کہ جس مقام میں وہ فرد کش تہا یعنی دار حافیۃ سی جواب افراد لیس کی اندر دمشق  
میں ایک گہر تہا قلعہ تک پہنچانی کو حاضر ہوئے تمام امرا اوسکی خدمت میں ہمراہ اوسکی  
بادشاہ تک گئی اور ملک مظفر بادشاہ کی یاہس جب گیا بادشاہ نے بہت اکرام  
اوسکا کر کی رہتی پاس ٹھلایا اور بہت خاطر داری کی کو فرمایا کہ تو میری بیٹی کی برابر

## ذکر مسیح ہونی مرقب کا

۶۵ ملکہ ملک صالح سسی ریادہ میری سردیک سرور اور عری اسی شہر دن میں حاکم و مبارک  
 ٹرائی کی دانتلی سامان کر کو مکہ کم حاد ان مارک سسی سو کوئی ایسا مقام ہیں کہ جہاں  
 مہارمی حاضر ہوں کی رکش سسی مسیح۔ سو ہی ہو گونا مسیح تمہارے ساتھ ہی بعد ان ملک مظفر  
 ہوا یہی جی ملک اصل کے حات بر آما دونوں کی ٹرائی کا سامان طیارہ کی  
 طرح سسی لشکر جو سی کا ہی طیار ہوگا دوسری دفعہ ماد شاہ کی حد میں حاضر ہوئے گا اور

## ساں مسیح ہونی مرقب کا

اسی سال میں سلطان ملک مصور سیف الدین قلاوون نے حب دمشق میں حکمت افواج بھر  
 اور تسمیہ کی مسیح لما قلعہ مرقب کا محاصرہ اول مسیح الاول سید ہر اس کیا یہ قلعہ مایہ  
 ملکہ اور معصوم ہوا کسی ماد ساہ لے مادتاں مایہ سسی میں جو آگے گزر گئی ہیں اسکی  
 مسیح کا ارادہ کیا تھا حب لشکر کی ہر حاس سسی او سک کا محاصرہ کیا او سک کو سک براتوں  
 لے او سکس لہف لگا کی شروع کی اور جہد میں جہوٹی رٹی او سیر کھڑی کے گئیں۔  
 مولف کتاب ہا کہتا ہے کہ میں ہی اس قلعہ کی محاصرہ میں موجود تھا اول ایام میں یہاں  
 عمرارہ رسکی تھی یہ پہلی پہلی ٹرائی میں دیکھی ہے میں ہی ایسی مایہ کی ہواہ دہاں  
 موجود تھا حب قلعہ اولوں لے دکھا کہ لقب چار دیواری کی پیچی لگائی گئی سب سی اماں  
 مانگی ماد شاہ کی سب اس خیال کی کہ اگر او سک کو سمار کر کے رد شمشیر مسیح کیا  
 وہاں ایسی عمارت پرست کچھ صرف ہوگا اور ایسی عمارت طیارہ ہوگی دہاں کے  
 ماسندوں کو اس دے اور حکم دیا کہ سب ماسندے یہاں کی جواہر اساتہ ال  
 اوٹھا سکس لیکر کل جائیں قلعہ کو حالی کر دیں مگر ہتیار اور حرب کے اور ار کوئی ہرگز  
 نہ لےے یا دے بعد ان ساسی سلطانی قلعہ مرقب بر چڑھ گئے اسٹہ بھی محمد کے دور

## ذکر پیدائش و بیعت سلطان الاعظم ملک ناصر الدین و لدین محمد

روز اتھارن سوین بروج الاول سنہ ۶۸۴ھ کو نبی منفتح ہوا — پہر روز را بہاری دن ہوا ۴۵۱  
رات اور دن یکساں اوس روز ہو گئیں تہیں گویا رات نے دن کو محو کر دیا تھا بوجہ  
ہیکم بادشاہ کی اہل مرقب اپنا اسباب لیکر الگ ہو گئی جب بادشاہ نے اپنا قبضہ کر لیا  
دہان بند بست کر کے دھاتہ کی طرف جو کنارہ پر دریا کے واقع ہے کوچ کیا وہاں  
مقام مروج پر جو قریب اوس موضع کے ہی جسکو برج القویض کہتے ہیں مقام کیا بعد ازاں  
بادشاہ نے کوچ کر کے قلعہ اکر اوپر ڈیرا کیا — پھر وہاں سی ہی کوچ کر کے بحیرہ حمص پر  
ڈیرا کیا پھر بحیرہ قدس پر —

## بیان پیدائش و بیعت سلطان الاعظم ملک ناصر الدین و لدین محمد بن السلطان الملک المنصور سیف الدین و الدین قلاؤن و صاحبی کا

واضح ہو کہ اسی سال میں مولانا سلطان اعظم مذکور زوجہ بادشاہ کی بیٹ سی جنب  
سکناہی ابن قراچین بن جغان تہے پیدا ہوا سکناہی مذکور یعنی والد اس سلیم کا  
اپنی بیوی قرشی کی بلاد مصر میں ایام حکومت ظاہریہ میں درمیان ۶۷۵ھ ہجری  
مہراہ بیچارہ رمی کے آیا تھا جب وہ مر گیا اسکے بیٹی سی بادشاہ مذکور نے بولایند  
اوس سلیم کے چچا سی قرشی کی نکاح اپنا کر لیا تھا اوس کے بیٹ سی پھر نکاح  
پیدا ہوا اوس کے خوشخبر بیان بادشاہ کی پاس پہنچی وہ بحیرہ حمص پر محاصرہ کی ہو  
پڑا تھا اوسکو دو گنا سرد اور دو چاند خوشی حاصل ہوئی — اسی سال میں باد  
نے مصر کو مراجعت فرمائی اور ملک مطلق کو بروقت کوچ فرمانے کی حمص سی  
زیادہ حیات کو مراجعت کر آیا

اب شروع ہوا ۶۸۵ھ ہجری

## بیان فتح ہونی صیہون کا

۶۵۲ اس سال میں ادساہ کی ٹرا بہاری لشکر ہمراہ مائیک حسام الدین طرطای مسوری کے  
 روانہ کر کے حکم دیا کہ اگر کسی لڑوہ وہاں گیا اور محاصرہ کیا مگر مدوں لقب لڑائی کے  
 وہ مستہربان نہ آگیا اوسحائے مادشاہ کی طرف کسی سہمی مدکورائیک مائیک مقرر کر کے انہی ہمراہ  
 یسہر درساگر حستان کو لیتا ہوا لوٹا آیا اور میں ایک عالی الدین حصر اور مدالدین  
 سلاطین یہ دونوں ملکہ ہر سیرس کی ہی تھی مادشاہ کی ادوں سر ابرار داکرام کر کے  
 احسان کیا اور اس دی مدت تک مادشاہ کی یاس وہ دونوں رہی ستر اراں مادشاہ کو  
 کوئی امر مانگو اور ادکا سکر ریح ہوا ادوں دونوں کو قید کیا آہ دو تو تا وفات یاے  
 مادشاہ کی یہ میں مقدر رہے بعد اس کے مرے کی قسطنطنیہ کو چلے گئی تہ اسی سال میں  
 مادشاہ عہدہ کی طرف حرج کیا پہر حستان کو گیا ماہ ستائیں میں وہاں پہنچ کر بندہ  
 اوسحائے کاکر کی عاتہ ارسوف کی طرف مراجعت کی وہاں مدت تک ٹہر کر مصر کو  
 مراجعت کی اسی سال میں رک الدین ماجی حاصی وفات پائی

اب شروع ہوا ۶۸۶ھ ہجری

## بیان فتح ہونی صیہون کا

دو صبح ہو کہ سلطان مدکورنی ایک لشکر بہاری سہراہ مائیک سلطنت ایسی کی میں حسام الدین  
 طرطای کی ساتھ لشکر مصر اور شام کا اسی سال میں کر کے قندہ صیہون پر روانہ کیا وہاں  
 تو میں لگا کر ماتدگان قلعہ کا دم خد کیا اور اس قلعہ کی امر تسم الدین سقرا الاستقر  
 لے وہ قلعہ امان لکر دیا حسام الدین لے ہی اسکی دواسطی حلف کر لی تھی اس نے  
 وہ قلعہ کی سچی اور آیا اور ماہ ریح الاول سہر ہوا کو قلعہ مذکور حسام الدین مذکور کے  
 حوالہ کیا حسام مدد دست قرار دے قبی کیا اور سقرا الاستقر کی ہی بہت مدارات کے

## بیان سلطنت ملک المنصور الدینا والدین کا

مدارات کی — بعد ازاں حسام الدین طرظی لاذقیہ پر گیا وہاں فرنگیوں نے ایک ۶۵۳  
ایک برج اس طرح پر بنایا تھا کہ ہر چار طرف سے اس کو دریا محیط تھا حسام الدین نے  
ایک راہ اس کی جو پتھر دن کی بنی ہوئی تھی ڈھونڈ کر نکالی سوار ہو کر پانی میں گیا اس برج  
کا محاصرہ کیا امن دیکر وہ برج بھی لے لیا مگر افسوس کہ اس کو ڈھوا دیا بعد ازاں بھر کو  
آیا اور ہمراہ اس کی سنقر الا شقر تھا جب قلعہ حیل کے قریب پہنچا سلطان ملک منصور  
قلاوون سوار ہوا راہ میں اپنی غلام حسام الدین طرظی اور سنقر الا شقر سے ملاقات  
کر کی بہت خوش ہوا اور سنقر کو امان دی یہ سنقر نے کور بادشاہ کی خدمت میں معزز  
اور مکرم تا وفات بادشاہ کی رہا یہاں تک کہ بعد مرنے بادشاہ کی اس کا بیٹا ملک شہزادہ  
تحت پر بیٹھا پہر جو حال سنقر کا گذرا وہ بھی اشار اللہ تعالیٰ بیان کر دے گا —  
اسی سال میں تہان سکوتر بن طغان بن باطون دوشی خان بن چکنز خان بادشاہ  
تاتار نے تحت چوڑ کر بلاد شمالیہ میں آکر زہد اور تقویٰ اور فقر سے اختیار کی اور یہ  
کہا کہ میری بچی تلابغا بن شکوتر بن طغان مذکور کو تحت پر بیٹھا دو چنانچہ اس کے بعد  
تلابغا بن مذکور تحت پر بیٹھا — اسی سال میں سلطان ملک منصور نے ہمراہ علم الدین  
سنجور سردی کے جو کہ معروف جٹا ہے اور وہ قاہرہ پر متولی تھا طرف نوبہ کے  
ردانہ کیا اور سنی دہان جا کر جہاد کیا اور مال غنیمت بہت لیکر مراجعت کی اسی سال میں  
بعد الدین بلیک ایدمری نے وفات پائی

## اب شروع ہوا ۶۸۷ھ ہجری

اس سال میں ملک صالح علاء الدین علی بن سلطان ملک منصور سیف الدین قلاوون نے  
وفات پائی اسی ٹکے کو اپنا ولیعهد میں حیات اپنی میں بادشاہ نے کر دیا تھا



## بیان فتح ہونی طرابلس کا

۶۵۴ھ مادتاہ کو ادیس کے مرنے سے بہت رنج ہوا تھا اور سکو بیماری و دستار کے تہی ملک  
صلح کے ایک ٹیاسی سرسیں علی ایسی بھیچے چھوڑا

اب شروع ہوا ۸۸۸ھ بحری

سال فتح ہونی طرابلس کا

اسی سال میں اول ماہ ربیع الاخر میں طرابلس نام فتح ہوئی صورت بحری ادیس کے  
پہلے کے کہ ادساہ موت کے بعد کے ماہ محرم ۸۸۸ھ میں نکلے نام میں گیا اور اسی سال  
تمام کا ہی سہرا لیکر شہر طرابلس روڈیر کیا جو کے در در شروع ریح الاول ۸۸۸ھ  
کو ادیس شہر پر بیجا تھا اگر حال اس شہر کے مندرسی ایک خانہ ستی حرمیت  
تنگ ہے وہ کل سی پوستہ ہی ادھر کوڑائی کی کوئی صورت ہیں ہر سکی مادتاہ کی  
دہاں اترنے ہی ٹری چوٹی تو میں لگا دیں اور محاصرہ ادسکا کر لیا اور ہر ٹرائی ہوئے  
آخر تنگل کے مور جو تہی تاریخ ربیع الاخر کو فتح رد شمشیر کیا اور شہر میں بطور پناہ  
لے کر گئے گیا مستندہ دہاں کی ہاگ ہاگ کر شہر بیاباں چلی گئی تو ہڑی مستندی و  
کشتیوں میں سوار ہو گئی تھے وہ بچ گئی اور اکثر ماری گئی اور اوکی مال بھی مسلمانوں کی  
ہاتھ آئی اس شہر میں سی مال سمیت بہت ہاتھ لگا تھا اس شہر کا محاصرہ ہی میں ہی ہو گیا  
سی دیکھا ہی میں ایسی والدہ ماحد ملک افضل کے ہمراہ ادس ٹرائی میں حاضر تھا جب سماں  
طرابلس کی مستندہ دن کو قتل کر چکی اور ادس کو لوٹ چکی اور وقت مادتاہ کی حکم دیا کہ  
ادس کو توڑ کر مسمار کر دو چاچہ ادس کو ڈھا کر میں کے برابر کر دیا اور اس بعد میں درمیں  
طرابلس کی ایک حریرہ ہا ادیس میں ایک کیسہ ہا بام کہ سلطان ادس کے درمیاں  
اور طرابلس کی درمیاں الما تھا حب مسلمانوں نے طرابلس فتح کی اور وقت حاکم کیسہ کا

## بیان وفات پاشا سلطان ملک المنصور کا

۳۵۵ کینہ کا حسین ایک خلق کثیر ذلت تان کے اور عورتین و رنگیوں کے تین بہاگ کر خیرہ میں چلا گیا اہل اسلام کے لشکر سے پیراک گھوڑوں پر سوار ہو کر دریا میں گھوڑوں کو ڈال کر خیرہ میں پہنچی جسکو دمان پایا اور بسکو بھی قتل کیا مگر مردوں کو مارا اور عورتوں کو اور بچوں کو بگڑ لیا مصنف کتاب ہذا کہتا ہے کہ جب مسلمان اس خیرہ کو لوٹ چکے اور سوت ایک کشتی میں سوار ہو کر میں اسکی سیر کو گیا دمان جا کر یہہ حال دیکھا کہ تمام خیرہ مردوں کی لاشوں سی بہرہ ہو ا پڑا ہی کسی جاے بسبب بدبو اور عفونت کے کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ بعد فتح طرابلس اور سما کر لی اور شہر کے بادشاہ فی مصر کی طرف مراجعت کی اور حاکم حیات کو سند لیاقت دی وہ بھی اپنی شہر کی طرف چلے آئے رنگیوں نے طرابلس درمیان ششہ ہجری کی گیا رہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو سہاتے اور ایل سنہ ہذا تک نہیں ششہ ہجری تک اس کے قبضہ میں تھے اس حساب سی طرابلس رنگیوں کی قبضہ میں ایک سو پچاسی برس اور چند مہینی رہی۔ اسی سال میں قیلائی خان بن طلحہ بن جگینر خان بادشاہ تاتار کا درجین فوت ہوا یہ بڑا خان اور حاکم دار السلطنت جگینر خان کا تہامت تک اسنی بادشاہت کی بعد اس کے مرنے کی بیٹا اذ سکاتو تخت پر بیٹھا

اب شروع ہوا ۴۸۹ ہجری

## بیان وفات سلطان ملک المنصور فی الدینا والدین قلاوون صالحی کا

اسی سال میں چٹی تاریخ ماہ ذیقعدہ کو ملک منصور نے وفات پائی بیان اس وفات کا یہ ہے کہ وہ مصر کی شہر دن سی بہت لشکر لیکر بارادہ جنگ فتح قلمہ عکا کی گیا تھا جب مسجد اہل بیت کے پاس گیا دمان عشرہ اخیرہ ماہ شوال میں اسکو بہار ہوئی یہ بیماری اس مکان نہر کے دہلیز میں ہستی ہی شروع ہوئی اور روز بروز زیادہ

## بیان فتح ہونی عکا کا

۶۵۶ ہجری میں گئی یہاں تک کہ بقیہ کی روز چٹی تاریخ ماہ دیقعدہ کو دہتر میں دھاب مائی اوسے روز  
یکتہ مائیسویں ماہ رحہ شہ ۶۵۷ ہجری کو جلوس کیا تھا قریب گیارہ برس میں ہسی جد  
روز کے سلطنت کی ایسی بھی درمی چوڑی ایک ملک شہر صلاح الدین طلل سے دوسرا  
سلطان اعظم ملک الناصر ناصر الدین اور الدین محمد سلطان ملک منصور گت ناماد ستاہ  
جب تک کل حلیم کم حوریر کبر لغوشحاح آدمی تھا اوسے بہت بڑی بڑی فوجیں کیں ہیں  
قتل مرتق اور طرابلس کے حیر آج تک کسی ماد ستاہ سے مثل صلاح دعوہ کے ادلی  
تقرص کا ارادہ سب مصوط ہوں کے ہیں کیا۔ اور شہر حصیر مائیسویں کے لشکر کو  
ملکت اوسے دی وہ لوگ ماد و دیکہ سب ہی یہ محقر ادسے اوصاف کی مثل ہیں ہو سکتی

## سان سلطنت کرنی اوسکی بیٹی ملک اشرف کا

بعد وفات سلطان کے بیٹا اوسکا ملک شہر صلاح الدین طلل بیٹا سلطان ملک منصور  
ظلال مذکور کا ساویں تاریخ دیقعدہ ۶۵۷ ہجری کو اوس صبح کو جلوس اوسکا والد فوت  
ہوا تخت پر بیٹھا ص سلطان ملک اشرف سلطنت میں بیٹھ چکا حسام الدین طرطیبے  
نائب سلطنت کو روز جمعہ مار ہوں ماہ دیقعدہ کو گرفتار کیا ایرتق میں اوسکی بیٹی قید  
اور سات سلطنت کی بدر الدین سیدرا کو مفوض کی۔ اور درارت شمس الدین محمد بن جلوس  
کو رحہ کی

اب شروع ہوا ۶۹۰ ہجری

## بیان فتح ہونی عکا کا

اسی سال میں درمیان ماہ حاد الاخر کی قلعہ عکا فتح ہوا اوسکے فتح ہوں کا سب یہ تھا

## بیان فتح ہونی قلعہ عکا کا

سبب یہ تھا کہ سلطان ملک اشرف افواج مصر لیکر طرف قلعہ عکا کی گیا اور لشکر شام کو ۶۵۷  
 ہی لکھ بھیجا کہ تم ہی اپنی بجیق لیکر حاضر ہو چنانچہ ملک مظفر حاکم حماہ کا اور چچا اوسکا  
 ملک افضل اور تمام لشکر حماہ کا ہمراہ اوسکی قلعہ اکراد تک پہنچا وہاں جا کر ہمیں  
 منصور سی فلاخین لین وہ بجیقین ایک سو بیسوں پر لدی ہوئی تھیں جب وہ لشکر حموی میں  
 آئیں سبکو تقسیم کی گئیں میرے ہاتھ ہی ایک بیل فلاخون کا ہاتھ آیا تھا کیونکہ ادن ایام  
 میں میں امیر دہائی کا تھا آخر فضل سرہا میں ہمیں کوچ کیا تھا اور اتفاق سی مینہ برستا  
 تھا اوسے بھی پڑتی تھی یہ حال قلعہ اکراد سی دمشق تک پہنچا چچا اسی سبب سی سکوت  
 تکلیف ہوئی کیونکہ سبب بارانی برف اور اولوں کے بیل ہی مر گیا اور قلعہ اکراد سی قلعہ  
 عکا تک ایک مہینہ میں پہنچی واقع میں یہ راہ گھوڑی کی آٹھ روز کی تھی مگر سبب بیل کے  
 زخمی کی بہت دیر میں پہنچی اسی طرح پر سلطان ملک اشرف نے ہر چار طرف سی  
 فلاخین بڑی دھچولی سب جمع کروائیں اسی فلاخین کہیں جمع نہیں ہوئیں — یہ لشکر اہل  
 اسلام کا اد ایل ماہ جماد الاول سنہ ہزار میں اس قلعہ پر پہنچا تھا اور بڑے بہاری لڑائی  
 ہوئے فرنگیوں نے بھی اکثر دروازہ اوس موضع کی بندہ کے سب کھلی رکھے کھلی بندوں لڑتی  
 تھی اور لشکر حمویوں کا مینہ کی سر پر موافق اپنی عادت کی موجود تھا اسلئے ہم طرف دریائی  
 سمندر کی کنارہ پر تھی قلعہ عکا کی جب ہم سامنی ہوتی تھے تو وہ سمندر ہماری دہنی طرف  
 تھا ہماری طرف جہاز چرڈن کے مڑی ہوئی مقابلہ پر دریار کی راہ سی آئے اور تیر اور تیر  
 برسانی لگے ہماری جانب سامنی کے کسی شہر کی طرف سی لڑائی ہو رہی تھی اور دہنی طرف  
 سی دریار میں لوگ لڑتی تھی — پہر نما لینن — لسطہ لائی اوسین فلاخین ہرے  
 پڑی تھیں وہ ہماری اور پر تہر چلاتے تھے اور ہماری خمیوں پر دریائی طرف سی تیر برستی تھی  
 بجیق کسیریم مہنی فلاخین بزرگ کی ہی جو ایک لکڑی کھڑی کر کے اوسپر لگا کر دشمنوں کی طرف  
 پھینکا کرتی تھی وہ سرب ہی من چہ نیک کا

## بیان فتح ہولی قلعہ عکا کا

۶۵۸ اسے ہم بہت تک چور ہی تھی اتفاقاً کسی ایک روز رات ہی ایسی سخت آئی کہ ہزار اولٹ گیا اور وہ قلعہ صحران کھری گئے گئے ہی وہ سیڑھوں پر چڑھ کر دریا میں کود پڑا اور وہ کھری گئے گئے اسے اتنا حصار میں رنگیوں سے رات کو نکل کر حملہ کیا جانے پر کہ پہاڑ گئے اور سرگی غموں تک آیا بھی لڑنے جارہے تھے سیڑھیوں کو جاگیر اور سوخت شہر کی طرف ہانگے لشکریات کی جد رنگیوں کو قتل کیا جب صبح ہوئی ملک مظہر حاکم تھالی اور رنگیوں مقتول کی سرکاش کر جس سرداروں نے اوکو مارا تھا اوکی گھوڑوں کے حملہ میں سردار کے لٹکا کر سلطان ملک شہر کی خدمت میں حاضر کے اور تکرانے پہاڑ عکا کے باشندوں کو قتل کیا کہ آخر جس روضہ سرداروں حاد الاخر کو زبردستی فتح کیا جب مسلمان وہاں جاگہی رنگیوں نے ایسی جہاد طیار کر کے دریا کی راہ لی اور شہر کی جد رنج بہت ملذہ قتل کے ہی بہت رنگی اور سپہیں گھس کر جا چھا ہی مسلمان مارتے لڑتی اور رعوں کے گرد گئے مارتے تھے جاتی ہی حکم دیا کہ جتنی لوگ رعوں میں موجود ہیں سب ماہر نکل کر چلی آؤ کوئی اور رہے جب سب ماہر نکل آئے حکم دیا کہ انکو قتل کر دو اور کو عکا کی گردیا کر س کی گردی کاٹ ڈالیں یہ زمان عکا کو ڈاکر مست ونا کر دیا کوئی آثار ہی او سکا۔ چوڑا سردار کر دیا یہ کام اتفاقاً ہی ہے کہ رنگیوں نے شہر عکا صلاح الدین کے درجہ سردار حاد الاخر شہر چھری کو جس کر ملک کر لیا تھا جب رنگیوں کے وہ شہر قبضہ میں آیا تھا اور انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ کی علم میں پہلے ہی تھا کہ یہ شہر اس سال میں فتح ہوگا چنانچہ دیا ہی ہوا کہ روز چھری سردار حاد الاخر کو سلطان ملک شہر فتح صلاح الدین کی اور سکون فتح کیا اور اسی طرح سیڑھیوں کی وہ پیش آیا کہ اوکو میل کیا گیا اور اسکی قروح مثل اس روز کے فتح کی ہوئی جس روز فرنگی قافلہ ہوئی تھے اسیر اسٹی اور سکا لقب سلطان بن کہا گیا

## بیان فتح ہونی چند شہروں اور قلعوں کا

۶۵۹

## بیان فتح ہونی چند شہروں اور قلعوں کا

پوشیدہ رہے کہ بعد فتح ہونی شہر عکا کی اللہ تعالیٰ فی فریقوں کی دلیں جو کنارہ شام میں  
رہتے تھے ایسا رعب قائم کیا کہ انہوں نے شہر صیدا اور شہر بیروت بھی خالی کر دیا  
ان دونوں شہروں کو ایک شخص سیدی شجاعی نے آخر ماہ رجب میں اپنا قبضہ کر لیا۔  
اسی طرح سیدی باشنزدہ شہر صور کے بھی بھاگ گئی بادشاہ فی ایک آدمی بھیج کر اپنا  
قبضہ کر لیا۔ پر غلیث نی باہ شعبان میں اس کو لی لیا۔ پھر انططوس نی پانچویں  
شعبان کو اپنا قبضہ کیا یہ سب واردات اور تسلط اسی سال یعنی سنہ ۶۹۶ ہجری میں گذرا  
اس بادشاہ کو سعادت اور نیک بختی اورقبال نے وہ ماتہ دیا تھا کہ اور کسی بادشاہ کو  
ایسی فتوح عظیمہ نہ ہوں لڑائی اور رنج و تعب کی نہیں ہوئی مگر افسوس کہ اس بادشاہ نے  
سب شہر فتح کر کے دیران کر ڈالے ان فتوحات عظیمہ کے سبب وہ شہر اہل اسلام کے  
جو کنارہ دریائی واقع تھے سب معمور ہو گئی اور تمام سواحل شام کے فریقوں سیدی پاک  
ہو گئی کیونکہ وہ لوگ ایسی مسلط ہو رہے تھے کہ قریب تھا کہ وہ مصر لی لیتی اور ملک دمشق و شام  
وغیرہ پر اپنا قبضہ کر لیں جب ان فتوحات سیدی بادشاہ نے فراغت پائی دمشق میں جا کر  
دست تک قیام کیا پھر دیر مصریہ کی طرف مراجعت کی اسی سال میں درمیان مصر کے  
داخل ہوا۔ اسی سال میں جب بادشاہ شہر عکا کا محاصرہ کئی ہوئی پڑا تھا علم الدین  
سنجر حموی نے جبکہ ابوخرص کہتے ہیں ارسنی حسام الدین نایب سلطنت دمشق کے  
چنل خوری کچھ بادشاہ سیدی کی حسام الدین لاجین کو جب خبر ہو گئی ارسنی بھاگ گئی کا  
رادہ کیا بادشاہ کو اس کی خبر ہو گئی فوراً اس کو اور ابوخرص کو بھی بادشاہ فی گرفتار  
یسا اور دونوں کو بیڑیان پہنا کر مقید کیا۔ اسی سال میں علم الدین سنجر شجاعی عہدہ  
ابٹ سلطنت شام پر بجائے علم الدین لاجین کی مقرر ہوا۔ اسی سال میں درمیان

## بیان فتح ہونی قلعہ روم کا

۶۹۱ ہجری الاول کے ارعوں بادشاہ ماتر اس ایسا اس ہولا کو اس ظوس جگیر حال لی وقت  
 ہائی مدت سلطنت اوسکی قریب دررس کی ہی اوسکی بری کی مدد ہائی اوسکا کھتو  
 انا تحس ہوا ارعوں لی دوشی چوڑے ایک تاراں — دوسترا حریداده  
 دوو حراساں میں تہی — کھتو لی تحت ہر ہٹہ کر بہت مس اور محو اور لو طت شروع  
 کی سلوں کی میوں کی ساتھ اعلام کنا کر ماتہا اسلی تمام سلوں کی میت بگڑ گئی اور  
 اوسسی دسمی رکھتی لگی — اسی سال میں تلاماں مگو ترن طماں س ماطوں دتی  
 حاں س جگیر حال مقول ہوا اوسکو تیرے قتل کیا تھا اسکی سلطنت کا حال دیر  
 ۶۹۲ ہجری کی ہم سیاں کر چکی ہیں — اوسکے مدد طماں مگو ترن طماں ہائی  
 تلاماں مگو تر کا تحیر مٹیا — تیرے ہی طفتا کی اوسکی ساتھ مرتب کی تیں وہ  
 رکیاں ہم نام رکھتی تیں مرک — صرا — ما — ہاں — اور دریا  
 اول اس سال میں ۶۹۲ ہجری کی قلعہ حلب کی عمارت بدی ہو گئی تہی اسکی عمارت  
 تر اسقر نے ایام سلطان ملک مصور کے میں شروع کی تہی ملک ہترف کی دتیں  
 طیار ہوئی اسلی اوسکا نام اوسیر لکھا گیا اس قلعہ کو ہولا کو لے دیراں کیا تھا  
 کردہ دریاں ۳۳۰ کرمانفریب مستولی ہوا اوسوقت اوجاڑ دیا تھا

اب شروع ہوا ۶۹۱ ہجری

## بیان فتح ہونی قلعہ روم کا

اسی سال میں سلطان ملک ہترف لے ملک مصر سی طرف شام کی حاکم شکر مصر اور  
 شام کا جمع کیا — اور ملک مظہر محمود اور اوسکی چچا ملک امصل لی اوسکی خدمت  
 میں حاکم درساں دمشق کی لاقات کر کے حیات میں آئی اور مادساہ کی صیافت کی

## بیان فتح ہونی روم کا

۴۶۱ ضیافت کی طیاری کر کی تدبیر اقامت اور پیش اور استقبال کی کی اس عرصہ میں بادشاہ  
 بھی حیات کی مثال کی جانب آکر نزدیک سابقہ سلیہ کی اوترا ملک مظفر نے ایک بڑا  
 نیمہ میدان میں لایق بادشاہوں کی کھڑا کیا اور گھوڑی کی آگے جامہ بیش قیمت بچھا  
 یہاں تک کہ بادشاہ ملک مظفر کی گہر میں آیا وہاں بھی ملک مظفر نے بادشاہ کے  
 گھوڑی کی سامنے بیش قیمت کپڑوں کا دور تک پہنچا دیا اور بادشاہ اگر بیٹھا پر حرم  
 میں داخل ہوا پہر نکل کر جانب عاصی کی بیٹھا پر پیارہ کی طرف گیا جو کہ طیارہ چڑھی  
 مشہور ہی وہاں بیٹھا پر حیات سسی کوچ کیا حاکم حیات اور اسکا چچا بادشاہ  
 کی خدمت میں مشہد تک گئے پر وہاں سسی طرف حمام اور زرقار کی جو جنگل میں ہے  
 جاکر شکار کھیلا بہت سسی حار وحشی اور ہرن شکار کئے اور لشکر سید ہوا  
 حلب میں جا پہنچا پر بادشاہ بھی حلب میں جاکر قلعہ روم کی ہم پر چڑھ کر گیا عشرہ اہل  
 ماہ جاد الاخر سندھ میں پہنچا یہ قلعہ جانب فرات کی نہایت مضبوط واقع تھا  
 اسکی اوپر بادشاہ نے فلاخن کھڑی کیں یہ حصار بھی مینی چشم خود دیکھا ہی اس  
 رومی میں حمویون کا لشکر ایک پہاڑ کے اوپر جو شرق کو تھا پڑا تھا وہ پہاڑ قلعہ سسی  
 ایسا اونچا تھا کہ سب حال قلعہ والوں کا ہلکودیکھائی دیتا تھا چنانچہ قلعہ کی مشنوں  
 کو چلتی پرتی رٹی ہوئی ہم سب دیکھتی تھی جب اونکو بہت تنگ کیا اور مدت تک  
 محاصرہ ہو چکا ہفتہ کے روز گیارہویں تاریخ ماہ رجب سن ہذا کو فتح ہوا وہاں کے  
 رہنوالی قتل ہوئی اور بال بچی اونکی گرفتار آئی سگر کینا غیکوس بادشاہ ارسون  
 کے جو اس قلعہ میں رہتا تھا سہ اون لوگوں کے جو اس کے ہمراہ پہاڑ کر ہوئے  
 قلعہ میں جاکر پناہ لی حمویون کے منجیق جو کہ پہاڑ کی سر پر قلعہ کی اوپر لگے ہوئے  
 تھے اسلئے بادشاہ نے حاکم حیات کی نام اس مضمون کا فرمان بھیجا کہ فلاخن سر کرنی  
 ستر مع کر رجب مینی فلاخن کا چیلہ در سلی پہنچی پتھر کے چٹائی کی مشن لگان



## بیان فتح ہونی روم کا

۶۶۲ قلعہ لی حرمادشاہ کی ساتھ قلعہ میں جا چھی تھی یاہ چاہی مادشاہ نے حکم دیا کہ اگر تم  
 سب قید ہو جا جا ہو اس دیکھا ئی گی والا۔ مقرر ہیں اور انہوں نے مقرر کیا جا چکی تھیں  
 مدائیں ہر امیوں کے قلعہ قلعہ سسی کیڑا گیا سکو ایک جیل میں قید کیا ہر مادشاہ  
 علم الدین سمجھتا ہے کہ حکم دیا کہ قلعہ کی مرصہ کردہاں سسی ٹوٹا پٹا دیراں و حراب  
 مرصہ کر کے مضبوط کر دیا جی لی اور سکی تعمیر بہت اچھی طرح پر بہایت مضبوطی کے  
 ساتھ کی اور مادشاہ حلب کو مرصہ کر گیا ہر دہاں سسی طرف حات کی آیا ملک مقرر  
 اور سکی حد میں صبح و شام قائم رہا مدد ازاں مادشاہ نے دمشق میں حاکم ہر  
 کے رورہ رکھی اور سحائے عید کی مدد فرحت عید کی مصر کو مرصہ کی۔ اسی سال میں  
 حسام الدین لاجین کو کہ ایک نایب مادشاہ کا شام میں تہا روقت بھیجی بادشاہ  
 کے مرصہ روم سکی دمشق میں ہاگ گیا اس حسام الدین مدکور کو مادشاہ نے  
 محاصرہ علکامین مد کیا تہا اسی سال کے اوایل میں بنی سلسلہ بحری میں رہائی دی تھے  
 چاکہ وہ قلعہ روم تک مادشاہ کی ساتھ رہا ہر دہاں سسی روقت مرصہ کی ہی  
 دمشق تک آیا حرمادشاہ سسی میرہ ہو کر عرب کی طرف ہاگ گیا اگر کو  
 نے ہی اور سکو حانی مدیا کیڑا کر مادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا مادشاہ قلعہ حمل میں  
 حرمادشاہ مصر میں واقع ہے یہ قید کیا۔ اسی سال میں مادشاہ نے عالدین ایک  
 صوبی کو دمشق کا نائب مقرر کیا اور علم الدین سمجھتا ہے کہ مدکور دل کیا۔ اسی  
 سال میں روقت مرصہ کر سلا مادشاہ کی مدد روم سسی طرف حلب کی قراسفر  
 مصوری کو بیات سلطنت حلب سسی مدورل کر کی اپنی ہمراہ اور سکو لی لیا اور بیات  
 اور سکی سیف الدین ملان کو کہ مدورل سام طانخی ہے حلب کا نائب گیا یہ  
 شخص نائب قو حات تہا قلعہ کراد میں رہا کرتا تہا دہاں سسی اور سکو مدورل کر کی  
 قراسفر کی نائب سلطنت حلب کا کر دیا اور قو حات کا والی طر بل اعانی کو بجائی

## بیان بلوانی حاکم حمات اور چچا اوسکی کا قاصد بھیجکر

۴۶۳ بجای طباخی کی کیا مگر بعد ایک مدت کی اوسکو بھی مغرول کر کی بجای اوسکی غزالین  
ایک خنڈار سنواری کو بحال فرمایا۔ اسی سال میں جب بادشاہ مصر میں پہنچا  
شمس الدین قزاسنقر الاشقر۔ اور جریم کو پکڑا اور طقصو کو دمشق سسی پکڑکر  
لایا تھا یہ آخری حال ان لوگوں کا تھا

اب شروع ہوا ۴۹۲ ھ ہجری

بیان بلوانی حاکم حمات اور چچا اوسکی کا قاصد بھیجکر  
طرف مصر کی پہر جاننا اذ نکا ہمراہ بادشاہ ملک  
اشرف کی طرف شام کی اور اولاد عیسیٰ کو گرفتار کرنا

اسی سال میں درمیان ماہ جماد الاول کی بادشاہ ملک اشرف نے قاصد بھیجکر ملک  
نظرف محمود صاحب حمات اور اوسکے چچا ملک افضل علی کو دیار مصر کی طرف بلوایا وہ  
دونو حمات سسی راہی ہوئی مگر دلمین اونکے یہ خوف تھا کہ کہی قاصد کی زبان سے ہلو  
نہیں بلوایا خدا جانی کیا بادشاہ کا ارادہ ہی آہوین روز قلعہ ابحیل میں وہ پہنچی  
جب بادشاہ کے پاس گئی تحفہ و تحایف و انعامات پائی اور حکم شاہی ہوا  
کہ قلعہ ابحیل میں حمام کرو بعد فرغت غسل کے ملبوس خاص جو کہ اونکی شایان تھا  
مرحمت ہوا چند روز ٹہر کر بادشاہ نے طرف کرک کی سواری خچرون کے سفر کیا  
اور لشکر براہ راست دمشق کو روانہ کر دیا حاکم حمات اور اوسکے چچا کو بھی اپنی  
ساتھ سوار کیا اونکو جو اسباب سواری اور باربرداری اور غلام خدمت گزار کی  
کے واسطی چاہتے تھے سب دی کیونکہ وہ حالت تجرد میں خالی ہاتھ قاصد کی ساتھ

## بیان جانی شکر و نکا طرف حلب کی

۶۶۴ جلی گئی تھی اور کئی واسطی کہا جی یہی اور سب اسباب کا مد دست کر دیا اس نئی وہ  
دوروں ہمراہ اور کسی طرف کرک کی گئی اور ہوں سے حو ستیکش بادشاہ کی واسطی  
مگوا ہی تھی مقام حرکت ریرا بر حایمادہ در مادتاہ کی گدراں کر سوردا عام والطاس  
شادہ کی ہوی اور مادتاہ دمشق میں داخل ہوا یہ واسطی تکار کہلی کی جنگل کی راہ  
سوار ہو کر قلس پر پہنچا یہ ایک موضع شہر حص کی یاس واقع ہی حاص ترقی کو  
دیان ردل جلال سر پا کہ اسی اتان میں ہتاس عیسی امیر عرب اور دلو بہائی اور سکے  
محمد اور افضل اور ثیا اور سکاموسی س جہا حاضر ہوئی مادتاہ سے اول سکو گدرا  
کر کے مصر کو روانہ کئی دیاں قلعہ حل میں مقید ہوئے بعد اران مادشاہ قصب کی یاس  
حب پہنچا اور سخائے حاکم حاص کو مسد لاقا اور حو ستی کی مر حب کر کے اور سک  
رحمت کیا جیاجی مادتاہ حات اسی ملک کو مرحت کر آیا اور یجا اور سک ملک افضل  
سب تفکر اور تشویش کے اور سخائی رہا کیونکہ مادتاہ حب یجیل اور اسکے منافقا  
میں ہا اور سوقت مادتاہ لی ملک افضل مذکور یعنی میری دالہ کو مسد دی ہی اسلئے  
اور ہوں لی میری ہمراہ ستیکش دوسری دفعہ مادتاہ کی خدمت میں روانہ کی اور وہ  
حک کہ بہ شدت سی یار ہی حود حاضر ہو سکی میں وہ مد مادتاہ کے لیکر گیا اول  
ایام میں مادتاہ صہ ہی برادر اہوا ہا مادشاہ سے مسطور کیا اور کو بج کر کئی مصر کو  
مرحت کی ماہ رح سہ ہا میں دیاں حاکر پہنچا

## بیان جانی شکر و نکا طرف حلب کی

د صبح ہو کر اسی سال میں بعد پہنچا مادتاہ کی طرف مصر کی کچھ لشکر کا حص بریڑا  
لگنا ہا مادتاہ کی طرف سی حات اور یجا اور سکے ملک افضل اور شکر کے

## بیان جانی ملک افضل کا طرف دمشق کی

اور لشکر کی نام یہ حکم آیا کہ حلب پر جا کر ڈیرا کر دو کیونکہ اس سبائی دشمن کا خوف نہ تھا  
بہت نہا چنا پچہ لشکر روانہ کیا اور ملک مظفر محمود اور چچا اسکا ملک افضل ہمراہ  
لشکر بون کی سو کر جمعہ کے روز پچیسویں شعبان سنہ ہذا کو حات سسی جا کر حلب میں  
منگل کی روز انیسویں شعبان سنہ ہذا کو مطابق چوتھی تاریخ ماہ آب کی پہلی اریقام کیا

## بیان جانی ملک افضل کا طرف دمشق کی اور وفات پانا اسکی جائے

اسی سال میں درمیان ماہ ذیقعدہ کی میری والد ملک افضل نور الدین علی بیگ  
مظفر محمود بن ملک منصور محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر بن شانتشاہ بن ابوب  
حلب سسی طرف دمشق کی گئی اس سبائی ادایل ماہ ذالحجہ سنہ ۶۹۲ ہجری میں وفات پائی  
پیدائش ادائی آخر سنہ ۶۳۵ ہجری میں ہوئی — واضح ہو کہ سبب جانی ملک افضل  
کا طرف دمشق کی یہ ہے کہ وہ اور ملک مظفر ہمراہ بادشاہ کے جب چرخوں پر  
سوار ہو کر مصر سسی طرف کر کے کی ادایل سنہ ہذا میں جیسا بیان سابق کی گئی اور فوت  
بادشاہ علیحدہ ہو کر واسطی شکار کے نکلا اور دستور بادشاہ کا یہ تھا کہ بحیث مردان  
لشکر وغیرہ کے جلو کے ساتھ نہ نکلا کرتا تھا چند سہا حسب اپنی خواہش میں سسی نیکر  
چلا جاتا تھا اور ملک افضل میری والد بھی بادشاہ کی خواہش میں ہی اتنی محبت بلکہ  
ادائی جتنی یہی حاکم حات سسی ہی بادشاہ کو نہ تھی تو دیکھو کہ ادائی میں میری والد کے  
بادشاہ کو پیتون اور ہرنون وغیرہ کی شکار کے واسطی ترغیب دلائی تھی بادشاہ نے  
یہ کہا ہاں کہ اسے ملاز الدین کہی تو دیا مصر میں ہماری ساتھ شکار کہلنی میں شریک  
نہیں ہو کر تا باد جو داسکے کہ بھوک سبب اس کے جو تجسبی ہو گیا ہی کمال اشتیاق رہا  
کہتا ہے ملک افضل نے زمین کو بوسہ دیکر عرض کی کہ دربار میں ہر قسم شکار کے بندہ

## مل ہونا ملک شہرف کا

۶۶۶ حاضر ہوئے۔ ملک مظہر حاکم حیات کا اور ادسکا چیا ملک افضل طرف ملک کی  
گئے اور دماں حاکر ٹہری اور تھالی کی اد ایل دیعدہ میں بعضی ص ماہ آتھر میں تہر  
موا اور تھار کا وقت آیا مادتاہ کا دماں ملک افضل کی طلب کا آما اور میں لکھا ہوا  
کہ اواب ستر لکھ بر حور دیا ر مصر میں ہی محسی آکر ملو اسلے ملک افضل کی طلب سی ماہ  
دیعدہ میں س تہا کو چ کیا کسی شخص کو ایسی اولاد میں سی ہی ساہرہ یا سم تہی آدی طلب  
میں تہی ملک میں دوسرا ہاری چیا کا ٹیا ملک مظہر حاکم حیات تیسری مرے والد  
ملک افضل والد میری تہ تہا دمشق کو لگی ہسم وہ طلب یرہ لگی اتفاق سی اتار  
راہ میں مار ہو لگی دمشق تک پہنچی بھی یاری فی بہت رد و بکر ایسا سنگ دمشق میں  
داخل ہو کر قصد لی اس قصد کی بیسی شہ نہت صنف ہو گیا اور مرص پہا سنگ زیادہ ہو  
کروعات یا ئی معدعات یا ئی کی اذککا حارہ حیات میں آیا دماں مدوں ہوئے  
ص ہو حریہ ہی بہت رنج ہوا ہسم طلب میں تہی اد سجائے ماتم اد لکا کیا ملک مظہر  
لے محکو گلی سی لگا یا اور بہت میری تسلی و تسلی کی اور محیر بہت احسان کما۔ اسی  
سال میں مادتاہ لے مدر الدین مسیری کو حوقد حارہ میں تیرہ رسی سی تہا دہائی  
دی۔ اور حسام الدین لاجس محوری مایک تمام کا و معد تہا دہ ہی جوٹ  
گیا۔ اسی سال میں طرف حیات کی ہی مرحت کی میرے چیا را دہا سے  
ملک مظہر کی طلحہ مآة کی سہ دوری جکو رحمت کی اور چالیس سوار میری تہ تہیں ہوئے

اب شروع ۶۹۳ ہجری

بیان مقبول ہونی سلطان ملک شہرف کا

اسی سال میں دماں اد ایل ماہ محرم کی ملک شہرف صلاح الدین حلیل میں

## قتل ہونا بید را کا

بن سلطان ملک منصور قلا دون مقتول ہوا سبب اسکی مقتول ہونا یہاں ہی کہ بادشاہ ۶۴۷  
 مذکورنی قلعہ جبل سی بارادہ شکار کھیلنی کے تروجہ پر چٹ ڈیرا کر کی چند خواص اپنی  
 ہمراہ بیکر حسب عادت شکار کھیلنی کو گیا اس کے باپ کی غلاموں نے اس پر وقت  
 پا کر چڑھائی کی وہ یہ لوگ تھے — بید را نائب سلطنت — اور لاجن جسکو بادشاہ  
 نے نیابت سلطنت دمشق سے سزدل کر کی کئی دفعہ قید کیا تھا — اور قریباً چھوڑ  
 نیابت حلب سے موقوف کیا تھا ادنیٰ ہمراہ بہادر سردار نوبہ کا اور ایک عانت  
 امر کی بھی ہمراہ تھی جب وہ لوگ قریب بادشاہ کی جا پہنچی بادشاہ نے ادنیٰ سے  
 ایک شخص کو جو بنام کرد امیر خور تھا واسطی دریا منت حال کی پہنچی جب وہ اس کے  
 پاس آیا پکڑ کر قید کر لیا پھر اسکو بادشاہ کی پاس مرصحت کرنی کی طاقت نہ رہے  
 اور بادشاہ کے نزدیک جا پہنچی اول بید را نے بادشاہ کو دار کیا پھر لاجن نے  
 تلوار ماری پہانک کہ زمین پر گر پڑا بادشاہ کا خازنہ ایدمر خوری والی تروجہ نے  
 اوٹھا کہ قاهرہ میں لے جا کر دفن کیا مگر اسکی قاتلین سے بھی خدا نے بدلایا جیسا کہ  
 آگے ذکر کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ

## بیان مقتول ہونے بید را کا

بعد مقتول ہونی بادشاہ کے وہ جماعت قاتلین جو بادشاہ کے مرداڈانی شہنشاہ  
 تھے اس بات پر متفق ہوئے کہ بید را کو تخت نشین کر دیا جائے اور اسکا لقب ملک قاهر  
 رکھا گیا وہ قلعہ جبل میں واسطی اپنی علی اور تخت قبض کر گئے گیا اور سبجائی ملک  
 اشرف کی غلاموں نے جمع ہو کر ہمراہ زین الدین کتبغا منصور کے بیٹے تجوزی  
 کہ بادشاہ کی قاتل کو ماری چاچہ وہ بید را کی تالاش میں نکلی پندرہویں ماہ

## بادشاہ ہونا سلطان اعظم کا

۴۶۸ محمد سہدہ میں اور مقام طرانہ کے حاسین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی میدان کو شکست ہوئی ادسکی سپاہ ہلاک کر اصراف در نظار میں پرگندہ ہو گئے مگر عدماں ملک تہرہ لے سدا کا تاق کر کی کیرا اور مارا اور سرداروں کا ایک نرہ پر و کہہ کر تمام شہر میں پھرایا۔ اور لاصی اور دراستقر کے خیرہ آئی رہ دو لودہ حالی کشای چپکے

## ماں مادشاہ ہونے سلطان اعظم ملک ماصر کا

بعد مقتول ہوئے سدا کی اور سبھی کتھاریں الدیں اور علاء ماں مادشاہ کے دریا ل قادیل کے جہاں علم الدیں سحر تھاجی مایب تھا اس بات پر سکا اتفاق ہوا کہ ولانا سلطان اعظم ملک اصر مولانا سلطان ملک منصور کو تخت پر ٹھہرا جائیجہ ماتی عشرہ اوسط ماہ محمد سہدہ میں ملک ماصر تخت پر بیٹھی اور ریں الدیں کتھا سوری مانت سہت ہوئے۔ اور علم الدیں سحر تھاجی در پر مقرر ہوئے اور رگی الدیں میری رچی جاشگیر دار دہہ حابہ ہوئے اور اول امراء کے مالاتر کے گئی و میدان کے ساتھ مقن ہو کر مادشاہ کے قتل میں شریک تے جائیجہ اول بہادر سردار نوہ کا کیرا گیا اور آتش موصلی گھار آیا یاں دلو کو گردن مارا گیا اور کاستیں او کی طلاق گئیں یہر طر مٹاے ساتی۔ اور ماں۔ اور نوہ۔ اور اردس سلجہ انہ۔ اور محمد حو آد اور طساح حداد۔ اور اسفر حسامی بہ لوگ کیرے گئی ان کا رطل ہوا کہ اول تو قید حابہ میں مہد ہوئے جد و در کے حد ماتہ اور میرا دے کاٹ کر باہر کر دلو میں بادہ کر تمام شہر میں کو جہ ہوا سنے گئی ہر سولی دیکر مارا دے یہر حقار ساتی نہرا گیا اور کے راں گدے میں کو نکال کر مارا دلا

ہاں کیر ہی حالی وزیر ابن سلوس کا اور مقتول ہونا اوسکا

## بیان مقتول ہونی شجاعی کا

اسی سال میں زرین الدین کتبغا اور شجاعی نے تجویز کر کے شمس الدین محمد بن سلوس وزیر ۶۶۹ سلطان ملک شرف کو پکڑا اور سب مال اوسکا چھین کر قتل کیا یہ شخص نبی بن سلوس مذکور بادشاہ کی خدمت میں بڑی رتبہ پر پہنچا تھا اور بہت دولت اوسکے پاس تھی اور سب امور اوسکی کیساتھ متعلق تھے۔ کہتے ہیں کہ ابن سلوس مذکور دمشق میں قرابت اور اہلخانہ کی رشتہ داری تھی جب اتنی رتبہ کو یہ پہنچا اور اپنی سب اتر باکو دمشق سی اپنی پاس اوسنی بلایا تھا تو موافق اوسکی طلب کی سب کچھ کے لوگ چلی گئی الا ایک شخص دمشق ہی میں مقیم رہا اور نہ گیا اوسنی یہ دشوار و سلوک بھی ہے

تنبہ یا وزیر الارض فاعلم \* بانک قد وطیت علی الافاعی  
ولکن یا للہ معصمانانی \* اخاف علیک من ہر شئ الشجاع

چنانچہ ایسا ہی ہوا

## بیان مقتول ہونی شجاعی کا

اسی سال میں درمیان ماہ صفر کے امیر زرین الدین کتبغا نائب سلطنت اور علم الدین سبزو شجاعی وزیر کی درمیان کچھ عداوت ہو گئی تھی اور دونوں کے ہمراہ ایک ایک جماعت امرا کی ہو گئی جب زرین الدین کتبغا نے یہ حال دیکھا تو دونوں لوگوں کی جوادگی ہمراہ تھی قلعہ سی او تر اور شجاعی کی ہمراہ بھی بہت آدمی تھے کتبغا نے اوسکا محاصرہ کر کے غلبہ پایا شجاعی مذکور کو مار ڈالا سر کٹوا کر تمام شہر میں پھرایا۔

اسی سال میں حاتم الدین لاہور اور قراستقر شمس الدین جوبادشاہ کے قاتلین میں تھے اور وہ چھب گئے تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا تھا ہر سو ہی امیر زرین الدین کتبغا نے بادشاہ سی او مکی لے آمان دلو کر ادنی داسطی پر گناہت جلیلہ دلو کرے اور ادنی بہت خاطر کی



بیان علیہ پانے رہیں الدین کتبغا کا

اب شروع ہوا ۴۹۴ھ ہجری

۶۷

بیان علیہ پانی زبن الدین کتبغا کا سلطنت پر

صبح ہو کہ اسی سال میں مرد چار رشتہ نویس مجرم کو ایسریں الدین کتبغا منصور سے  
محت سلطنت پر بیٹھا اور ایسا لقب ملک عادل رکھا اور تمام لوگوں نے اس کی  
واسطی حلف کی چنانچہ مصر اور شام میں اس کی نام کا خط یہی جاری ہو گیا اور مسگر  
میں نام ہی اس کا مقش ہو گیا اور سلطان مدکور کو قلعہ الجبل کے ایک کونہ پر ہی میں  
اوسے بند کر کے لوگوں کی نظر سے چھپا رکھا ہوا جب مملکت اس کی قبضہ ارمین  
آگئی حسام الدین لایں کو عہدہ یاست سلطنت کا موصی کیا یہ وہی شخص جو شاہ  
کی قاتلین میں دستیدہ چھپا ہوا رہتا تھا صیاکہ ادریاں ہو چکا

بیان مقتول ہونی کھتوبا شاہ تاتار کا اور بادشاہ ہونا

بید و کا پیر اس کا مقتول ہونا بعد ازاں قبادان کی حکومت

اسی سال میں دریاں باہر رخ الاخر کی کھتو اس اسامی ہر لاکھوں طلبوں جیگر خان  
مقتول ہوا وہ مدد فات اور غوں کی دریاں باہر رخ الادل ۴۹۹ھ ہجری میں تخت پر  
بیٹھا چار برس سلطنت کی اس کی ماری حالی کا سب یہ تھا کہ وہ منق فخر خصوصاً  
اعلام فنون کی ٹرکوں سے بہت کیا کرتا تھا یہ حال سب اس کی حیا ارادہ بدو  
س طریقہ میں ہر لاکھوں لوگوں نے بیان کیا اوسنی سنی اتان کر کے کھتو مذکور کو  
مردا ڈالنے کی ارادہ اسیسیر چٹائی کی کھتو یہ حال دیکھ کر ہاگ گیا شکاریوں سے

## بیان مقتول ہونی بید و کا

شکریوں نے اوسکا تعاقب کر کے مقام سلاسل کے پاس اوسکو پکڑا یہ شہر مضافات ۶۷۱  
 موغان سی سی ہی دوان اوسکو اسی مہینی میں قتل کیا۔ بعد مقتول ہونی کھنتو کے اوسکے  
 چچا کا بیٹا بید و بن طریقہ میں ہولا کو مذکور تخت پر درمیان ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہجری  
 بیہادین ایام میں قازان درمیان خراسان کے تھا جب اوسکو یہ خبر پہنچی کہ بید و  
 نشین ہوا اوسنے مغلون کو جمع کر کے اور ان اطراف کی باشندوں میں جو اسکی ہمراہ  
 ہوئی لیکر بید و سیڑنے آیا۔ اور بید و فی ہی اوسکی آنی سی اطلاع پا کر اپنی  
 ہمراہ لشکر لیکر قازان کا مقابلہ کیا جب جابین کا مقابلہ ہو گیا اوسوقت قازان نے  
 یہ معلوم کیا کہ بید و سی مقابلہ ہونہ سکیگا کیونکہ وہ بیشک محسب قوی ہی اسکی بہت  
 سوچ کر صلح ہو گئی قازان خزان کو چلا گیا اور بید و نے نیزہ کو اپنی پاس رکھ لیا  
 بسبب اس خیال کی کہ اگر وہ قازان کی ہمراہ ہوگا تو لوگوں کو ہنگام قازان کی ہمراہ  
 جمع کر کے دوسری دفعہ مقابلہ نہ کری یہ نہ جانا کہ گہر کا بیہدی لنگا ڈٹائی کیونکہ نیزہ ڈرنے  
 یہ کلکڑی کہ تمام رعایا کو قازان کے مطیع باطن میں کر دیا اور سبکی طبیعت بید و سی ہر اگر  
 ناف و کی حکم کے

## بیان مقتول ہونی بید و کا اور بادشاہ ہونا قازان کا

جب نیزہ نہ کورایا کام کر چکا یعنی تمام مغلون کو جب اپنی طرف کر لیا اوسوقت قازان  
 کو خراسان سی یہ لکھ کر بلوایا کہ رب اپنا قابو ہے کیونکہ سب تابع و متقاد ہیں تم  
 چلے آؤ قازان نے خراسان سی حرکت کی بید و فی یہ حال سنکر نیزہ سی صلاح لے  
 کہ اب تم کیا کہتی ہو دشمن آتا ہی اوسنی کہا غریب پر در حکم دیجی قازان کی پاس  
 جا کر اوسکی ملکہ تمام انبواہ اور پیڑ بہاڑ جو اسکے ہمراہ ہی دور کردون گا اور قازان کے  
 شکنجہ باندہ کردر دولت پر حاضر کردون گا بید و نے نیزہ سی قسم لی اوسنی قسم کہا کہ

## ساں اخبار سلاطین مین کا

۶۷۲ کو اوسکو مادہ کر حاضر کردن گا اوسی کہی رہوں گا چنانچہ سرور مد کور حب معلوں کو  
مسراہ لیکر دیاں پیا حالی ہی ایک ہڈیا لیکر سی میں بادہ کرتستی میں لگا کر سلطان  
سد کی ماس رودہ کی اور یہ پہلا پہا کہ میری قسم اور تگنی کیونکہ میسی ماراں کو مادہ کر  
آب کی حد مت میں ہجہ ی (قاراں ہڈیا کور ماں ترکی میں کہتی ہیں) میدو یہ حال  
دیکر بہت ریم ہوا اور تکر قبا کر کے مقابلہ کو نکلا حاسین کا مقابلہ ہڈیاں یہ ہا میدو  
کے ساتھ کی سب آدمی حور در کی ہنگامی ہوئی تہی قاراں کے لشکر میں چلے گئی میدو بکاؤ  
ہاگا لشکر یوں لے اوسکا قاف کر کی ماہ دالحجہ سہ ہا میں قتل کر کے لکڑی اور ای  
اوسی آہہ ہسی سلطنت کی مداد کے مقتول ہوئی کی قاراں اس ارغوں س اس ہا کو  
س ظلوں جگہ ہاں تحت سلطنت یہ ماہ دالحجہ ۶۹۴ ہجری میں ٹہیا اوسی تخت یر  
ٹہیتی سے سرور کو مایہ ملک کیا اور ای ہائی حور مد کو حراں کا حاکم کر کی ادایہ کا

## بیان اخبار سلاطین مین کا اور دہانہ کی حاکم کی فرنگی حال

د صبح ہو کر اسپال میں حاکم مین ملک مطہر تمس الدین یوسف س ملک منصور عمر س علیاں  
رسول لی قند تحریر وفات یائی اور ہم یاں کر چکے ہیں کہ اوسی سینا لیس س سلطنت  
کی اور حید بھی مرید ایی اولاد سی جوڑے اوسکی وفات کی بعد ڈاٹیا اوسکا ملک ہر  
عمر س یوسف تخت نش ہوا عمر مد کور کا ہائی ملک مؤید دادو دریاں شجر کے روقت  
وفات ایی والد کی تھا کیونکہ اوسکے مایہ لی دادو مد کور کو شجر دیکر راں دور کر داتا  
حب اوسکا مایہ مرگنا اور اوسکا ہائی ملک اترت تخت یر ٹہیا ملک مؤید دادو مد کور  
ماں سی حرکت کر کی عدن جن آکر اد سپر قنصہ کر لیا اوسکے ہائی ملک شرف لی لشکر ہجا  
لشکر یوں لے دادو مد کور کا مقابلہ کر کے اوسیر فتح مائی اور دیکر ملک شرف کی حد میں

## بیان اخبار سلاطین یمن کا

خدمت میں حاضر کیا اوسنی اوسکو تنقید کیا عمر نہ کر جب تخت پر بیٹھا تھا اوسوقت اوسکی عمر ۴۷۳  
 شتر بر سکی تھی بیش بہی سلطنت کر کی وفات پائی جب تک ملک موید قید ہی میں رہا اوسوقت  
 سب کبار دولت فی مشورت کر کی ملک موید کو قید سی نکال کر تخت پر بیٹھایا آجکی زمانہ  
 تک کہ ۱۸۰۰ ہجری میں وہ یمن کا بادشاہ ہی — اسی سال میں ملک عادل زین الدین  
 کتبانی مسمی خندہ اشہ غزالدین ایک خزندار کو قلعہ جات اور سوا حل شام مسمی مغزول  
 کر کے گرفتار کیا پھر چھوڑ دیا اور اوسکی قائم مقام غزالدین ایک موصلی ہوا —  
 اسی سال میں رود نیل کا پانی بہت سوکھ کر اوتڑ گیا اور قحط ہوا پھر دبا عظیم اسی آئی  
 کہ ہزاروں کو مار کر اوجاڑ کر گئی — اور اسی سال کی ادایل میں بدقت تخت نشینی کے  
 زین الدین کتبانی مسمی ہتھان عیسیٰ اور اوسکی بہائیہ کو قید سی رہائی دیکر پھر اون کو  
 اوزن کے رتبہ پر بحال کیا

## اب شروع ہوا ۴۹۵ ھ ہجری

اسی سال میں تناری لوگ قریب دس ہزار آدمی کی فازان سی ڈر کر مسلمانوں کی شہرہ  
 میں چلی آئی تھی سردار اون میں مسمی طرغیہ تھا یہ شخص ایک بڑا امیر نعلوں میں تھا اوسکا  
 نکاح منگو تر بن ہولا کو کی بیٹی سی ہوا تھا جبکی لشکر کو محض پر شکست ہوئی تھی وہ منگو تر کا  
 داماد تھا اس جماعت کی لوگوں کا نام عولراتیہ رکھا گیا تھا انکی اتنی کا سبب یہ تھا  
 کہ اونکا سپہ سالار طرغیہ مذکور وہ ہے جو کنختو بن انبا کی قاتلین کا شریک یعنی معاون بید  
 کا تھا جب فازان بادشاہ ہوا اوسنی طرغیہ کو اپنی چپا کنختو کے خون کی عوض چاہا کہ پھر  
 قتل کرے طرغیہ اتنی جمیت اپنی عمر اہ یکرومان سی تھا گ گیا جب اہل اسلام کے  
 شہرہ میں یہ لوگ آئے ملک عادل کتبانی ایک امیر اونکی ملاقات کے واسطے  
 پہنچا اور بہت اکرام و اغزاز اونکا کر کے کنارہ دریا پر قریب قاقون کے اونکو اوتارا

## بسان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی

۶۷۸ اور رسد عہدہ بایحتاج اوسکی واسطی پٹیا کروادیا ملکہ حیدام ارکار کو اوس میں سسی دیار مصر میں ملو کر پرگہ حات اور جاگیریں ٹری ٹری دیں اور خلعت دئی اور عیر قوم براہ کو سردار مایا — اور اسی سال میں دریاں ماہ ستوال کے ملک عادل کتسا دیا مصر سی طرف تمام کی گیا حب دمشق میں بیجا ملک مظهر حاکم حات کا اوسکی حدت میں حاضر ہوا بعد ازاں ملک عادل دمشق سی طرف محس کی گیا اور جنگل میں تسکار کبیلی کے ارادہ کیا محس میں حاکم طرف محس کی گیا یہ ایک گارو ملک کی گھاٹی پر مضافات محس سی داج ہے وہ اوٹرا پڑا ہوا تھا اوسکو حیدر کو اوس سی مایا تھا اوسکو حاکم مد خطہ کتا بعد ازاں دمشق میں آکر حاکم حات کو سہ دی وہ ایسی شہر کو مراجعت کر آما اور سلطان عادل نے دمشق میں رہ کر عبدالہیں ایک جمعی کو عہدہ بیاست سلطنت تمام سسی موقوف کیا اور اوسکی جائے سیف الدین عرلو علام ملک عادل کتسا کا مقرر ہوا اور رسد مہ کو ر تمام ہو چکا ملک عادل دمشق سی میں رہا

اب شروع ہوا ۶۹۶ ھ ہجری

بسان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی اور مغزول ہونا

اوسکا سلطنت سسی اور غلبہ بانا لاجین کا سلطنت پر

حب یہ سال شروع ہوا ملک عادل کتسا مصوری اوایل ماہ محرم ۶۹۶ ھ میں معلوا ج قاہرہ کے مصر کو مراجعت کر کی آیا حکم ہر عو حاکمی یا س بیجا دباں حیدر استادہ کر کے اوترا اور علام اوسکی الگ الگ اپنی انی جیموں میں چلے گئے حسام الدین لاجین مشہوری مایب سلطنت ملک عادل کتسا کی نے شلق اور قارہ بیکر حیدر کی کیا اوسکی

## بیان کوچ کرنی ملک عادل کتبنا کا دمشق سی

۴۷۵  
 اوسکی ساتھ بدرالدین میسری اور قراستقر منصور سی اور سیف الدین قیچاق منصور سی اور  
 حاج بہادر ظاہری وغیرہ سب امراء مذکورہ ساتھ ہوئی سبنی ملک عادل پر چڑھائی کر کے  
 بوقت ظہر اوسکی خیمہ پر آپڑی وہ یہہ حال دیکھتی ہی چند نفر اپنی ہمراہ لیکر بہاگا اوسکے  
 نایب لاجین مذکور نی حملہ کیا اوس حملہ میں مکتوت ازرق — اور نجاص جو بڑے  
 ستب کی غلام اوسکے تہی ماری گئی ملک عادل کتبنا مذکور اوستی بیرون بہاگتا ہوا دمشق  
 میں آیا کیونکہ اوسجای اوسکا ایک غلام سسی غولو حاکم تہا غولونی سوار ہو کر اوسسی  
 ملاقات کی اور قلعہ دمشق میں دونوں دہان ہڑ کر لشکر اور سامان لڑائی کی واسطی لاجین  
 کی لڑنی کی جیا کرنا چاہا لشکر دمشق نی اوسکی موافقت نہ پائی اور صرف اپنی خواری  
 اور برائی تصور کر کے کسی فی ساتھ نہ دیا اسلئے ملک عادل فی اپنی تین عہدہ سلطنت سی آپ  
 سزول کیا اور قلعہ میں دمشق کی سیٹھ رہا اور حسام الدین لاجین کی پاس بھجوا اپنی لی امن  
 کا خواہان ہوا اور یہہ کہلا بھیجا کہ میری جان بخشو اور مجھ کو صرف رہنی کی واسطی ایک مقام  
 دو اوسنی سرحد اوسکو دی چنانچہ ملک عادل کتبنا مذکور دہان جا کر رہا بہانک ہوا وہ  
 حال ہم آگی بیان کرتی میں انشاء اللہ تعالیٰ اور حسام الدین لاجین کی بردقت بہاگ  
 جانی ملک عادل کی بن آئی وہ یہہ ہی کہ سب امراء فی یہہ تجویز کی کہ آپ تخت پر بیٹھ کر  
 سلطنت کیجی لیکن ایک شرط یہہ ہی کہ ہماری بدون مشورہ اور رای کی آپ کچھ نہ کیجی گنا  
 اور اپنی غلاموں کو ہم پر کہی مسلط نسل ملک عادل کی مکرنا لاجین فی یہہ شرطین مان کر  
 حلف کی اور اودن سبسی بھی حلف لی سبنی اوسکی بیعت کی اور لقب سلطان ملک منصور  
 حسام الدین لاجین منصور سی رکھا گیا یہہ حال درمیان ماہ محرم ۶۹۱ ہجری میں گذرا  
 بعد ازان لاجین لشکر اپنی ہمراہ لیکر دیا مصر یہہ میں گیا دہان جا کر قلعہ الجیل میں قیام  
 کیا جب مصر میں قرار پا چکا اوسوقت کتبنا کو صرحد دیا اور سیف الدین منصور سی کو  
 نایب شام مقرر کر کے دمشق کی طرف روانہ کیا — اسی سال میں حسام الدین لاجین

## سان روار کرنی لشکر کا طرف حلب کی

۴۷۹ ملکت ملک منصور نے مولانا سلطان ملک ناصر کو قلعہ جیل سی طرف کرک کی روار کیا  
 ہمراہ اس کے سلاہ بھی گیا تھا کرک میں اس کو بیچا کر سلاہ کو در حسام الدین لاصی پاس  
 مہرحت کر آیا۔ اسی سال میں حسام الدین لاصی نے سرس پتانی جاسگیر کو مہرحت  
 امداد کے حکو کتھا لے ایسی ایام سلطنت میں بیکر قید کر دئے تھے رہائی دی۔ اسی  
 سال میں منصور لاصی مدکورانی ایسی جید غلاموں کو طلبا مائے کی سرداری دی وہ لوگ  
 بہت ہی سکوتر — اید عدی — تقیر — بہادر توری وغیرہ

## اب شروع ہوا ۴۹۷ ہجری

سان روانہ کرنی لشکر کا طرف حلب کی اور جانا اس کا طرف

بلادیس ہر مہرحت کرنی طرف حلب کی دوسری بار لشکر یون نے فتح کیا

اسی سال میں حسام الدین لاصی ملک منصور نے دیار مصری ایک بہاری لشکر ہمراہ مدر الدین  
 کماش محرمی کے حرم و سام امیر سلاح ہوا اور ہمراہ علم الدین سنجر دوداری اور الدین  
 کرتیہ اور حسام الدین لاصی جو معی کے ارکسہ کیا یہی حسام الدین لاصی نے گور لشکر شام  
 کا سیلاہ اول لگی ظاہری تو اس شہر صعدی کوچ کیا یہ مہرحت کی سیف الدین  
 قیچی تائب سلطنت تمام کی کوچ کرک ہوا اس لشکر لیکر حصہ یر حسام کیا اور تمام حصہ  
 حلب یر حا ہوئیں۔ ملک مظہر محمود حاکم حات ہی اپنی روح لیکر پیر کے دل  
 تیر جو ہیں عماد الاخرینی ساتوین میان کو حلب یر بیچا اس کا سی ملک بلادیس کی طرف  
 کوچ کیا حاکم حات اور دوداری مہرحتی و جو لگی اور مد مری سی گور کے ماتی لشکر سنجر  
 حاکم لمر اس سی ہکسر روانہ کی دوداری میں کو جو کر کیا یہ مہرحت لشکر ہر حیون یر کا کوچ ہوا

# بیان روانہ کرنی لشکر کا طرف حلب کی

ہوا عشرہ اوسط ماہ رجب میں بلاد سیس کو لوٹا جب ان شہر و کنو خوب طرح لوٹ ۶۷۷  
چکی اس وقت در بند پیراسی سحر انطاکیہ کی طرف اکیسویں ماہ رجب سنہ ۸۱۰ کو مینی چڑھی  
ابار کو کوچ کیا اور حاکم حات فی طرف حات کی کوچ کیا یہاں تک کہ ابھی وہ مقلون  
ہی تک پہنچا تھا کہ ایک نامہ لاجین کا اس مضمون کا آیا کہ سب لشکر حلب پر جمع ہو کر  
پھر دوسری دفعہ بلاد سیس میں چلو یہ وہ لڑائی ہی جس میں موجود تھا اور اول  
سی آخر تک یہ لڑائی مینی دیکھی چنانچہ مینی پھر طرف حلب کی مراجعت کی اتوار  
کے روز اٹھائیسویں رجب کو ہم دمان پہنچی پھر مینی تیسرے تاریخ ماہ رمضان میں  
طرف بلاد سیس کی کوچ کیا باب اسکندرونہ میں کو ان شہر دن میں ہم گھسی اور محوص  
پر روز جمعہ نوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۸۱۰ کو مطابق بیسویں خیران کو ڈیرا کیا۔  
— بدر الدین بک تاش معروف بامیر سلاح اور ملک مظفر سہ ادن لوگوں کے جو سردار  
لشکر دمشق کا ادنیٰ ساتھ ہو گیا تھا مثل رکن الدین بیکر س عجمی صرف حاتی کے  
سہ اپنی لشکروں کے محوص پر ٹھہرے مینی محوص کا محاصرہ کر کی دمان کے لوگوں کو  
بہت تنگ کیا باقی لشکر محوص سی پری پڑا ہوا تھا یہ محاصرہ یہاں تک رہا کہ پانی  
محوص میں نہ رہا اور لوگ پیاسی مرنے لگی اس شہر میں ارمنی فرنگی اپنی بچاؤ کی سعی بہت  
رہتی تھی اور جو پیاسی ہی بہت تھی اکثر آدمی اور جانور ماری پیاس کی مرگئی جب یہ حالت  
چینچی کہ دمانکی عورتیں اور بچی بسب پیاس کے مر گئی اس وقت باشندے محوص کے  
پچیسویں ماہ رمضان کو مینی جاری ڈیرا کر کے مینی شہر دن بعد مونی عورتوں کی ضمن  
ایک نہر اردو عورت اور مینی تھے شہر کی باہر لکھی لشکریوں نے اونکی جوڑ دن اور  
بچہ کو لوٹ کر آپس میں بانٹ لئی سری جی حصہ میں دو لوٹ میں اور ایک غلام آئے  
تھی ہم شہر محوص پر بیچ کے عشرہ ماہ ثوز میں اتری ہوئی تھی ایک بیماری یہہہہہ  
اسلے ملک مظفر حاکم حات کا کچھ بیمار ہو گیا اتفاق سی اس کے ہمراہ دمان کوئی طبیب



## بیان فتح کرنی حموضہ وغیرہ بلاد ارمن کا

۶۷۸ می۔ تہا مگر یہی اور سکا علاج کیا اور تعالیٰ نے اتفاقاً ایسی عادت کے ملکوں انعام دیا اور سکا جہد ماہر حموض کے حکم پر اوتہا ماہر کسی سرج حادہ سمرلی کا تھا اور اندر اس کے جیب خام رنگین تھی وہ امیر حموض سی برے بڑی ہوئی تھی حب او کو کوئی مشورہ کرنا ہوتا تھا بڑیر چڑھ کر ملک مظهر کے جہد میں آکر اس کے سامنے مشورہ کیا کرتی یہی حال مدت تک رہا یہاں تک کہ شہر حموض وغیرہ فتح ہوئی

## بیان فتح کرنی حموضہ وغیرہ فلاح بلاد ارمن کا

دو صبح ہو کہ جب کہ حال فتح اس شہر کا موقوف ہوا اور یہاں کرنی سلطنت دیدیں اس لہجوں کی تو اب ہلکو ضرور ہوا کہ کیفیت مالک ہوئی اس کے کی بلاد ارمن پر اور سب دنیا اور سکا اور شہروں کو طرف مسلمانوں کے ساں کریں اس لئے ہم کہتی ہیں کہ دنیا ۶۷۹ء کی حال فیہ ہوئی لیوں اس ہتوم کا مدت داخل ہوئی تکر ہمراہ ملک منصور حاکم حمام کے ایام ملک ہر سرس مددار صالحی میں اور یہاں کر چکے ہیں اور کیفیت رہائی یا لے لیوں کی اور وہ رویدہ حواد سکی ماب فی اسکی عوص دیا ہوا یہاں تک کہ وہ ایسی ماب حاکم سیس کے یاس مہجت کر کی بہر گیا اور یہاں ہو چکا — دو صبح ہو کہ لیوں مذکور مدد کرنے ایسی ماب ہتوم کی مادشاہ ہر مدت تک اسنے سلطنت کی بہر لیوں ہی مر گیا اس کے کئی کئی تہی ٹرے مٹی کا نام ہتوم تھا دوسرے یکا مردس مسہر کا سسٹا جو ہی کا ددس یا یوں کا اوتشیں تہا لیوں مر گیا اس کے مدد ٹاٹا ہتوم اس لیوں اس ہتوم مادشاہ ہوا اس سے مدت تک سلطنت کی اسکی ہائی سسٹا لی لوگوں کو جمع کر کے ایسی ہائی ہتوم مر حڑائی کر اسکو مگر لیا اور ایک اکہہ اسکی بیوڑ ڈالی دوسری تاس رہی دی مگر قید میں رکھا ہے

## بیان فتح کرنی حموص و غیرہ قلاع بلاد ارمن کا

۴۷۹ پہر سناطنی اپنی بہائی تروش کو بکڑ کر قتل کیا تروش مذکور نے اپنی بیوی ایک لڑکا حسین  
 چوڑا تھا اور سناط مذکور مستقل ہو کر سلطنت کرنی لگا اسیکی ایام میں یہ لشکر بلاد  
 سیس میں آئی اور حموص پر چڑھائی کی ارمنی فرنگی بہت ہلاک ہو گئی اور قتل بھی کی گئی  
 باقی ماندوں کو مسلمانوں نے بکڑ لئی اس واسطی ان فرنگیوں نے یہ کہا کہ سناط بی وقت  
 ہی اسنی مسلمانوں سے کچھ گٹھاوٹ لئی اس واسطی اس کو بڑا جا کر سلطنت سے موزول  
 کیا اور بہائی دندن سے ملکر یہ تجویز کی کہ آپ بادشاہ ہو جی اور اپنی بہائی سناط کو  
 بکڑ لیجی سناط کو چونکہ اس بھید کی خبر ہو گئی تھی اس واسطی وہ طرف قطنینہ کی بہاگ  
 گیا اور دندن بادشاہ ہو گیا اس کو بعد میں بھی کہتی ہیں جب دندن مذکور بادشاہ  
 ہوا اس وقت اسنی اور مسلمانوں کی شکرین جو کہ حموص پر ادتری ہوئے تھے اپنی  
 اپنا بیچکر یہ کہلا بھیجا کہ میں تمہارا مطیع اور فرمانبردار ہوں جو بادشاہ لکھی سو مجھ کو منظور  
 اور میں بادشاہ کا نائب ان شہروں میں ہوں شکرین نے یہ کہا کہ نہر جھون دریا  
 مسلمانوں اور ارمنوں کی حد ہی نہ ہم اسی آگے بڑھیں اور نہ تم اس سے آگے بڑھو  
 اور جو نہر جھون کی جنوب کی جانب قلعہ اور شہر واقع ہیں سب مسلمانوں کو دید و دندن  
 نے جلد منظور کر کے سب شہر مذکورہ حوالہ مسلمانوں کے کئی ازانجہ شہر حموص اور  
 تل حدون اور کوبرا اور نقرآ اور جرج شغلان اور شرق قدکار اور رروش  
 یہ تمام قلعہ بھی بلند تھی اس طرح اور شہر بھی مسلمانوں کی ہاتھ آئے شہر حموص  
 بروز جمعہ انیسویں شوال سنہ ۹۷۰ ہجری میں مطابق دوسری مئی اب کو  
 مسلمانوں کی حوالہ کیا گیا اور تل حدون بعد اسکے لیا یہ باقی قلاع اور بلاد مذکورہ  
 مسلمانوں کی ہاتھ آئے حسام الدین لاجین نے حکم دیا کہ ان شہروں کی تعمیر کیا جائے  
 اور یہی بات بہت بری تھی کیونکہ ملکہ قریب ہی کہ معلوم ہوا گیا کہ یہ شہر ارمنیوں نے  
 دقت داخل ہونی قازان کی ان شہروں میں سے لئی جب یہ مسلمانوں کی پاس آگے

## بیان فتح کرنی جو حصہ غرہ فلاح ملا دارین کا

۶۸ اور وقت حاتم الدین لاجپور کی ایک ایر کہ اسی طرف سسی واما کا نام مقرر کیا ہوا ہو سکے  
 مہرول کر کی سیف الدین اسد مر کو مایہ کیا اور کچھ لشکر بھی اس کی ہمراہ کر دیا اسد مر  
 مذکور قتل جہول میں رہا کرتا تھا بعد فتح پہلی تل جہول کی ملک مظفر محمود حاکم حالتی دہلی  
 شروع دی قعدہ سہ ہا میں کوچ کیا ہم بھی ہمراہ اس کی درندہ سسی لعل کر میر کی اور  
 یوں دی قعدہ مطابق دسویں آگ سہ ہا کو طلب میں داخل ہوئی جب ہم طلب میں آنے  
 پھرے ایک ماہ حاتم الدین لاجپور ملک منصور کا طرف سیف الدین شاہی غلامی کی اس  
 مہموں کا آیا کہ حوامیر ہمراہ لشکر کے ہیں اور کو کٹر لو لگاؤں کو بھی حرجو گئی حق شہر حصہ میں  
 لاجپور میں کورسی بہت حلیف و درواں رہتا تھا فارس الدین کی مایہ سلطنت صعد  
 بعد اس طرح حسی کمر سلحدار اور لولار اور عوار ہاگ کر حصہ میں حاکم قحیح سسی مقص ہو کر  
 عادت پر مستند ہوئے اور ایل سہ ہا میں قتل رواہ ہوئے لشکر کی طرف سسین کے  
 حاتم الدین لاجپور ملک منصور کی اسی مایہ شمس الدین قراسد کو پکا کر فید کیا اور ایک  
 ایسی غلام منگور حسامی کو مائے سلطنت بنایا منگو قمر مذکور کی ایسی حاکمت اور یو دنی  
 ظاہر کی کہ لشکروں کا دل اوشی اور اسکے آقا سسی اور چاٹ ہو گیا اور اس طرح حسی لاجپور  
 لے مد الدین سسی اور عو الدین اسک جوی اور طاح بہا دور میر صاحب دیرہ اور کو  
 اگر قمار کا تھا — اور سسی سال میں ہزار ہا مادتاہ مانتا رہنے اسی تاکہ سہ در کو پکا کر  
 عارڈ لاکیر کہ اسکو یہ شہر رکھتے تھے کہ وہ سلطان سسی خط کتابت رکھتا ہی ہمارے  
 اور سکی مصلحتاہ کو محال کیا — اس سال میں سلا مش سبہ سالار ہماں کا مہویر سسی جولاہ  
 دہم میں تھا یہ دہر سکر کہ فاراں میری قتل کا ارادہ رکھتا ہی ہاگ کر ملک منصور حاتم الدین  
 دھیر کے پاس حواماں ملک اور مدد ہو کر آ اور سسی اسکا اکرام و اعزاز کر کی اسکی ہمراہ  
 وہ لشکر سبہ سالار سیف الدین کتھر حلی تھا اور اسے کر کے رواہ کر دیا جب وہ لشکر  
 ہمراہ سلا مش کے ملک میں سسی تھا و ز کر گیا ہماں مانتا یوں کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی حلی مذکور

## بیان فتح کرنی جو صغیرہ قلعہ بلا دار من کا

جلئی نو کور سے ایک جماعت لشکر اسلامی کے مار گیا باقی بچی ہوئی بہاگ آئی اور سلاش ۴۸۱  
 بہاگ کر ایک قلعہ میں درمیان بلا دروم کی چاہیہا مگر فزان کے آدن ہیچ کر  
 اوس قلعہ سی اوسکر نکلو اگر بری طرحی قتل کیا — اسی سال میں غزالدین ایک  
 موصلی نایب قو حات وغیرہ فوت ہوا بجای اوسکی سیف الدین کرد امیر اٹھ کر کمال ہوا  
 — اسی سال میں درمیان آخر ماہ ذیقعدہ کی فتح اور بکی — اور کتر سلا ار اور جو اوکی  
 سہراہ ہو گیا تھا محسسی بہاگ کر فزان بادشاہ تاتارسی جلئی ہر چند کہ اید غدے  
 شقیر غلام حسام الدین لاجین کا حلب سی اوکی راہ روکنی کے واسطی گیا تھا مگر وہ  
 اوسکو نہ ملی پہر جو کچھ اوسنی ہوا آگے بیان کر دنگا انشا اللہ تعالیٰ — اسی سال میں  
 درمیان آخر ماہ ذیقعدہ کی ایک زمان حسام الدین لاجین کا بنام ملک مظفر محمود حاکم  
 حات کی اس مضمون کا آیا کہ تم حات میں چلی جاؤ مگر تمام افواج حلب ہی پر بڑی رہے  
 بہاگت کہ پہر سال ہی تمام ہوا — اسی سال میں درمیان اٹھائیوں سوال کی حال الدین  
 محمد بن سالم بن دراصل قاضی القضاۃ شافعی مذہب شہر حات کا فوت ہوا پیدائش اوسکے  
 ۶۰ ہجری میں ہوئی تھی وہ فاضل اور نام علوم کثیرہ میں مثل منطق اور مہدہ اور اصول  
 دین اور فقہ اور ہنر اور تاریخ وغیرہ کا تھا اوسکی تصنیفات سی کی کتابیں بہت تھیں  
 میں از انجملہ ایک مفرج الکروب فی اخبار نبی ایوب تاریخ میں — ایک ابن درمیتون  
 میں ہے یہ کتاب سی ابن در بادشاہ اہل فرنگ حاکم صقلیہ کے واسطی اوسنی دن  
 ایام میں کہ قاصد ہو کر اوسکی پاس ایام ظاہر پیرس صالحی میں گیا تھا تصنیف کی ہے  
 میں بھی اوسکی پاس حات میں بہت آیا جایا کرتا تھا جو شکل اقلیدس کی میں حل کیا کرتا  
 اور سکی سامنی بیان کیا کرتا تھا اور ایک شرح منظومہ ابن حاجب کی جو علم عروض میں  
 ہے اوسنی بہت اچھی تصنیف کی ہے وہ کتاب بھی مینی اوسنی بڑہ کر ادن لوکون کے  
 اسماء کی تصحیح کی جو کتاب الاغانی سی اوسنی اوسمین مندرج کئے تھے — اسی فاضل

## بیان فتح کرنی مخصوص وغیرہ فلاح بلا دارمن کا

۶۸۲ کے کتاب الا عالمی کا اختصار یہی کیا ہی وہ مختصر بہت اچھی ہے۔ حال الدین مذکور ملک  
 طہر میرس حاکم صدارت نام کی طرف سے سی ایچ بیوکر ۱۹۵۸ ہجری میں امرا طور ملک  
 درگ کے یاس گناہا۔ سسی امرا طور کی راں فرنگ میں یہ ہیں کہ (مادہ شاہ  
 امر دن کام ملک اور سکی حریرہ صقلیہ تہی اور رطویل میں ملاد اسولیہ اور اسر دیس  
 اور سکی علاقہ میں یہی بہ جمال الدین مذکور کے رانی معلوم ہوا۔ والد امرا طور کا  
 مینی یہی دیکھا تھا سسی درگ تہا وہ ملک مل کا ہی دوست تھا جب وہ ۶۸۸ ہجری میں  
 فوت ہوا اسکے بعد مل کی حریرہ صقلیہ و غیرہ رطویل کا حاکم اور سکا ٹیپا سسی امرا طور  
 بہا صاحب قراوت ہوا اور سوت امرا طور رکھا گیا۔ امرا طور مذکور وہ ہی حسی میرا  
 اکرام اور اعزاز اول ایام میں جب میں ایک سہر میں شہروں رطویل کے متصل اس  
 کی تعمیر ہوا چید و جدہ اسکے یاس میں گنا آیا سسی اور سکو تیر وار اور مح علوم عقلیہ کا  
 پایا دس مقالہ کتاب بحر اطلیس کی اور سکو خط تہی اس سے آپ محسی کہا تھا کہ ایک  
 سہر و رب یہی اور سکو نو جا رہ گئی ہیں وہ ان کے ہستی سب مسلمان ہیں میں ان  
 حاکم مسلمان ایسی میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور لشکر میں اور انیں کہوتا ہوں ہمارے پڑا پڑا  
 جس شہر میں چوکتس تہا وہاں سسی درمید پیچ سول کے ماحلہ رہتے تھے۔ سب  
 لگا کہ جب میں امرا طور کے پاس سے چلا آیا اور سوت الاما حلیفہ درگ امردید اور  
 تے امرا طور یہ مادہ قتالی جیٹھائی کے تہی۔ الاما اسو اسلی اور سسی تھا ہوا ہتا  
 کہ وہ امرا طور مسلمانوں کے مذہب کی طرف بہت مایل تھا اور اس طرح سسی قرا اور  
 اور سکا والد درگ یہی مایل مذہب اہل اسلام تھے اور سسی بہت بہت تھا تھا۔  
 اور یہ یہی اور سسی نکو کہا کہ مرتہ امرا طور کا نسب اور سکی بیٹے درگ کی تھا  
 والد درگ ایک مذکور کا فوت ہوا اور سوت درگ ایک سہہ حوالی میں چور تھا چید ملوک  
 درگ نے یہ حوالہ جس کی کہ عہدہ امرا طور کا ملوک نے ملوک سے خوش ہو کر اس امر کا

## بیان فتح کرنی جو صغیرہ قلعہ بلا دار من کا

۶۸۳ امر کا اختیار الہا با کو دیا کہ جسکو الہا بابہ عہدہ دی وہی انبرا طور ہو دی مگر فردریک فریبی اور جیلہ ساز جو ان تہادہ باشندگان المان سی تہا اوسنی بسی ملکہ یہ کہہ کہین اس عہدہ کی خواہش نہیں رکھتا بلکہ ہرگز کچھ غرض نہیں اور محکو سزاوار بھی نہیں ہر ایک شخص کو یہ کہہ دیا کہ جب الہا باب کی پاس ہم تم کہڑے ہو دین تو تم یہ کہنا کہ فردریک کو اس امر کا اختیار دیجے جس کو وہ انبرا طور بنادی گا ہم سب اوس سی راضی ہین اور ہر ایک سی اوسنی وعدہ کریا کہ میں تجکو انبرا طور بنادون گا جب ہر ایک کو اوسنے یہ سکھلادیا اور وعدہ ہر ایک سی کریا سکھو تقین کامل ہو گیا کہ یہ شخص فی غرض ہے اور ہر ایک یہ جانتا تہا کہ محکو ہی یہ عہدہ دیگا — جب سب لوگ مذکورہ بالا الہا باب کی پاس شہر رومیہ میں آکر جمع ہوئے اونکی ہمراہ فردریک بھی تہا الہا بابانی اون لوگ مذکورین سی کہا کہ تم سکے جو رای اس امر میں ہو وہ ظاہر کرد اور پتہ تاج جو تمہاری سامنی رکھا ہی اوسکے سر پر رکھ کر اوسکو انبرا طور بنا لو ہر ایک شخص نے متفق اللفظ ہو کر یہی کہا کہ فردریک کو یہی حکم بنایا جیسی سر پر پتہ تاج رکھ دیگا وہ انبرا طور ہوگا — فردریک نے کہڑے ہو کر یہ کہا کہ میں انبرا طور کا بیٹا ہوں اس تاج اور مرتبہ کی سزا دار میں ہوں اور سب لوگ جو یہ حاضرین میرے بادشاہ ہونی پر راضی ہئی آپکی سامنی ہو چکے ہین یہ پتہ بھی اپنی سر پر تاج رکھ لیا یہ حال دیکھ کر سنی دین اپنی کہا کہ اس شخص نے مہسی فریب کر کی دغا دی اور وہ جلدی سی تاج پہن کر ممان سی باہر نکل آیا باہر ایک جماعت اوسکی مصاحبون کی جو المان کے رہنی والی ہئی گھوڑوں پر سوار مستعد کہڑی ہئی آتی ہی گھوڑی پر سوار ہو گیا سب مصاحبون نے اوسکو ہمراہ لیکر اوسکی شہر رومین لا اذتار اسطرح پر اوسنی بادشاہت لی تہی — قاضی جمال الدین بیان کرتا ہے کہ انبرا طور منقرید ابن فردریک تہ کوڑہیا تنک سلطنت کرتا رہا کہ الہا باب اور یہ انوسنے اپنی فریب لیکر اوسپر چڑھائی کر کے ٹرائی کی اور شکست دیکر اوسکو پکڑ کر فرج کر ڈالا

# بیان مقبول ہونی ملک منصور حسام الدین لاجپن کا

۶۸۴ھ کے بعد بہائی رید اور س مالک ملا جو اپنی ۶۶۳ھ ہجری میں ہو کر گذرا

اب شروع ہوا ۶۹۸ھ ہجری

## بیان مقبول ہونی ملک منصور حسام الدین لاجپن حاکم مصر و شام کا

اسی سال میں ایک طاعت اور علاموں کی لی ہوڑ کی لاجپن میں مگوری اسی واسطی مستحب  
کئی تہی جہاز کو گنار دین تاہم ریح الاحر کو تاحت لاکر لاجپن کی ٹکڑے اور اسی وہ  
سطح پہلے رہا تھا اول مرتبہ شیر کی سیف الدین کرچی کی تہ کے اوسیر بڑی تہی بعد اس کے  
ماقیوں لی تا تہ صاف کئی پہر اس کی غلام مگو تر کو جو کہ مائیت سلطنت تھا مارلی کا ارادہ کر  
آئے اوسے سیف الدین طعی استری سی یاہ چاہی طعی مدکور سردار اور علاموں کا تھا  
جہوں سے لاجپن کو بدل کما اوسے لاجپن کو ایک کوئے میں اوس کو قید کما۔ بعد ازاں  
کرچی سے مہ حاکم علاموں کی اوسے کوئی برحاکر اوس کو ماہر کمال کر کوئی کی میں ٹاکر  
دع کیا صبح ہوئی طعی مدکور لی مقام بیات پر سہیہ کر آمد ہی کی اوسے ہی ایک عات  
امراہ کنار کی مثل حسام دار و جو اور سلار اور سرس خاستگیر و غیرہ کے حاضر ہوئے  
سکی راہی است برتفق ہوئی کہ طعی سی رڈ اور مولانا سلطان مالک ناصر کرک میں  
رہا ہے اوس کو ماد سہاہ مادہ اس داد کے چوت کر کہ حلب کی طرف گیا تھا وہ ہی  
مہ سلاح دیرہ کے سب آہنچا امیر دلائی ملکر طعی کو پہہ مشورت دی کہ آپ سوار ہو کر  
ایر سلاح سی ملاقات کیجئے اوسے نہ مانا ایکس پہر اوہوں نے کہا اوس وقت اوسے  
مستور کیا اور قلعہ الجبل سی سوار ہو کر نکلا۔ کرچی کو خسی کہ لاجپن کو قتل کیا تھا ایسا نہ  
رہا مقرر کر کے آپ امیر سلاح سی ملی گیا ایکس امیر سلاح کو لوگوں سے مقبول ہوئی تاہا  
کے مرکز دی ہی اور پہہ کمد یا تھا کہ ساری کر توشہ بھی مدکور کی ہیں اس واسطی تہا میں ملکر

## بیان ارادتہ کرکی پہنچا لشکر جموی کا طرف حلب کی

۶۸۵ بکریچ کی گرد ہوئی وہ بیلاگا مگر انہوں نے ہی اوسکو پکڑ کر قتل کیا پہر قلعہ انجیل میں کرجی پر  
جڑائی کی وہ بھی وہاں ہی بیلاگا لیکن اوسکا ہی سپہا انہوں نے ایسا کیا کہ اوسکو بھی قتل کیا  
یہ حادثہ ربیع الآخر سنہ ۶۸۵ میں واقع ہوا حسام الدین لاجین ملک منصور نے دہلی  
تین مہینے بادشاہت کی

## بیان محبت کرنی سلطان ملک ناصر کا طرف سلطنت اپنی کی

اسی سال میں مولانا سلطان ملک ناصر الدین والدین محمد ابن مولانا سلطان ملک منصور علیہ السلام  
والدین قلاوون پر کربادشاہ ہوا حقیقت حال یہ ہی کہ جبکہ لاجین اور طغی دوز متغول ہو چکے  
اوسوقت سب امیرون نے متفق ہو کر یہ تجویز کی کہ مولانا سلطان کربادشاہ تباہ چاہی  
اسکے سیف الدین اور علم الدین جادوی نے کرک میں جا کر اوسکو دیا مصریہ میں لائے چنانچہ  
اسنی قلعہ پہاڑ میں آکر تخت بادشاہت پر برور ہفتہ چودہویں جماد الاول سنہ ۶۸۹ ہجری  
میں جلوس کیا یہ دوسری دفعہ سلطنت اسکو نصیب ہوئی جب سلطان ملک ناصر قلعہ میں  
آکر ہڑا اوسے نائب امیرون سے متفق ہو کر یہ تجویز کی کہ سیف الدین سلازما نائب سلطنت  
اور بیرس جاشنگیر مختار خانہ اور کبیر جوکاندار امیر خبار ہو جب یہ بات ٹھہری اوسوقت  
جمال الدین اقوش افرم کو نائب سلطنت شام کا کیا اور شمس الدین قراستقر کو قید سی  
رباعی دی یہ شخص ایک برس دہشتی قید رہا پہر وہ لوگ اوسکو حبس میں لے گئے  
ملک مظفر محمود حاکم حانت کو اسکے شہر دہلی کی حکومت سابق دستور اسکو مفوض ہوئے  
ماہ جماد الاول سنہ ۶۸۹ میں یہ فرمان آیا تھا

## بیان ارادتہ کرکی پہنچا لشکر جموی کا طرف حلب کی

اسی سال میں درمیان بادشاہان مطابق خزیران ماہ رومی کی ملک مظفر نے لشکر جموی کا



## سان وفات یا فی ملک مظفر حاکم حیات کا

۶۸۶ آریستہ کی طرف طلب کی اسٹی بھا تھا کہ تااریوں نے ستام کی طرف فسی حرکت کی تھی جیسا کہ ہم حیات سی کل کر موریہ آکر پڑی اسی اتاری میں ایک مامہ سیف الدین طہاچی کا اس مضمون کا آیا کہ اس حریں تااریوں کی آبی کی کچھ دہی ہو گئی میں اسٹی جسور ہم پٹی تھے اسی دن لوٹ کر طلب میں مامیہ میں رمضان سہ ہوا گو داخل ہوئی سہ ملک مظفر کی قاصد بھکر مورت مائیت سلطنت کی قہر محکو ہی طلب کیا اور ایک درماں خوشودی کا دیکر حست کیا میں طرف حیات کی ایسی چاٹی ملک مظفر کی خدمت میں جلا آیا اور سری دوو بھاچی مود امر اور تلکیوں کی طلب میں رہی

## سان وفات پانک مظفر حاکم حیات کا اور نکلیجانا حیات کا خاندان الیوب کے مامہ سی

اسی سال میں مئی ۶۹۸ میں سردر حورائت مائیویں ماہ دی قہر کو حاکم حیات سلطان ملک مظفر تقیہ الدین محمود اس سلطان ملک مصور ناصر الدین محمد اس ملک مظفر تقیہ الدین عسراپ متا بشتاہ اس ایوب لے وفات یا فی مید ایش ادسکی اتوار کی رات پیدر ہوئی محمد ۶۵۷ میں جوئی ہی اکتالیس رس دس مہی سات دن کی عمر یا سہ حسی کہ ادسکا ناب جوت بھا تھا مہی گیارہویں ماہ سوال ۱۳۳ سہ سی حکومت حیات کی کرنا تھا اس حیات سی پیدرہ رس ایک مہیا ایک دن اوسسی سلطنت کی میار ادسکو حای محرقہ کی تھی سب اس مایری کا یہ تھا کہ ادسکو مدوق لگانی کا ہب غنی ہیا ایک سردر شکار گاہ میں ایک حاور دیکھا ادسکی مانی کے لئی غلارور ہیا ریہ جرہ گیا ادسسی پیاڑ گئے پچی ایک عار تھا قسطن ادسپیں بہت مدت سی حرارت ہتی ادس شکار کو مارا اوسسی پیاڑ میں بڑا ہوا چوڑا کر ایک درخت کی ٹہیاں توڑ کر ایک چہت سی مارا ادسکی پچی ہر پیاڑ اس سردر میں ہی اور ایک غلام ادسکی ساتھ تھا

## بیان پنہی قرآنقر جو کانداز کا طرف حیات کی

تھا اس چیت کی نیچی جج کو گھس بیٹھا اور بوقت ظہر یا ہر نکلتا اور کسی سی نبوت تھا نا کہ پھر اس دار کے ۶۸۷  
کہانی کی لئی اوتری اور وہ اسکو شکار کر کے اس مردار کی بد بولسبب سرجانی کی پھیل گئی تھی۔  
ہر چند کہ ملکہ بھی آتی تھی مگر اتنی قدرت نہ تھی کہ اس مردار کو اڈھا کر پینکین جب ہم حیات میں  
آئی تو ملکہ بیماری شروع ہوئی ایسا بیمار ہوا کہ موت کی قریب پہنچا اور نبی ایام میں ملک  
مظفر بھی بیمار ہو گیا تھا اسی حالت بیماری میں میری خبر پرسی کی لئی آیا کچھ اور دس  
دن گذری تھی کہ اس تاریخ مذکور میں ملک مظفر بسبب اسی بیماری کی فوت ہوا بسبب  
بیماری کی اسکی جائزہ پر بھی نہ جاسکا اسطرح سی وہ علام جو ہماری ساتھ تھا وہ بھی  
بیمار پڑا تھا اور لشکریات کا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا در میان حلب کی تھا مگر اتفاق سی  
امیر صارم الدین ازبک منصوری بسبب شوش ہونی زودہ اپنی کی حیات میں چلا آیا تھا  
و ملک مظفر سی قبل اسکے وفات کی مل گیا تھا اور بد وقت اسکی وفات کی بھی حاضر  
تھا اور وہ بھی بڑے یعنی اسد الدین عمر اور بدر الدین حسن بعد وفات ملک مظفر کے  
حیات میں آئی تھی جب یہ سب لوگ جمع ہوئے سب اس امر میں متروک تھی کہ کسکو حاکم جانا

## بیان پنہی قرآنقر جو کانداز کا طرف حیات کے جو کہ دمان کا نائب تھا

بعد وفات پانی ملک مظفر کی حکام مصرنی قرآنقر کو قید سی نکال کر طرف صبیہ کی بھیجا  
لیکن وہ صبیہ میں مقام کرنا نہ چاہتا تھا اسی اشار میں در میان مصر کی یہ خبر پہنچی کہ حاکم  
حیات فوت ہوا اسلئے قرآنقر کو ثبات سلطنت حیات کی مرحمت ہوئی چنانچہ اسنی  
صبیہ سی کوچ کر کے حیات میں آکر ادا ایل ماہ ذی حجہ سال ۶۹۸ھ میں کار نیابت  
دیا نکا کر ناشر و مع کیا وہ ملک مظفر حاکم حیات کی گھر میں آکر اوترا تھا نبی اسکا سب  
خرچ اپنی ذمہ پر اڈھا لیا اسنی حاکم حیات کا ترکہ اور ہم سی بہت کچھ لیا اسی اشار میں

ہاں اس جنگ عظیم کا جو درمیان مسلمانوں اور تاتاریوں کی ہوئی

۶۸۸ وائیں ملک مصری امراء حماہ کے نام اس مضمون سے آئی کہ حتیٰ بیگ اور جاگیر اتھم لوگوں کے قصہ یہ ہیں سابق دستور میں گیارہ مئی ایسی ملکوں پر قابض رہی۔ اسی سال میں سیف الدین طاعی نے طرف باری کی لشکر بھیجا تھا اور لشکریوں نے دہاں کی چادری منہ جامع مسجد کی کوشلی اور بہت۔ علیاں کیں چاکیچہ ہی امر داسلی فاراں کی چڑائی کر لی اس شہر دہاں پر تخت کالی تھا۔ اور اسی سال میں بدر الدین سیسہ قید حارہ میں جسکو لایا گیا تھا فوت ہوا۔ اور اسی سال میں مولانا سلطان ملک ماحرہ دار مصری اوج مصر لیکر علاء دعوہ کی طرف کوچ کر کے تمام سال قیام کیا۔ اور در استقر اور مصری دو دہاںوں کی متفق ہو کر سیری بہراہ تختہ اور گہڑی ملک مصر کے کر کے بادشاہ کی یاس بھیجا چاکیچہ میں اور صارم الدین اور ملک مصری محوی دو دہاںوں کے سی حاکم بادشاہ کی مدد وہ تختہ کما اور امام میں وید عسقلان کے اور اہوا ہوا مد قول کر کے محکومت اور ایک قاسولی کی مرض کی اور پرگنا سے مصری اور مدد الدین جس کے ژادے۔ اور اسی سال میں شمس الدین کریمہ کو ایک سردار اور سرداروں میں سے ہاں ہوں نے علاء الدین میں حاکم کے شہر متح کئی ہی دہاں یائی

اس شروع ہوا ۶۹۹ ھ ہجری

ہاں اس جنگ عظیم کا جو درمیان مسلمان اور تاتاریوں کے

ہوئی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور تاتاری شام پر غلبہ آگئی

اسی سال میں فاراں اس اردوں کی ایسی دوسری سلوں کرج اور مرتدہ دعوہ کی لیکر دیا، دہشت سی اور ترک حلب پر آما بہر طرف جامع کی آما پیر داسی مدان حاکمیں حاکم

## بیانِ اون حوادث کا

۶۸۹ پڑا اور مسلمانوں کا لشکر بھی سپہاہ مولانا سلطان کے باہر حص کی جا کر اتر اپہر جانب اس  
 مجمع کی مسلمانوں نے کوچ کیا — مسمیٰ سلار اور جانشینگر جو کہ متغلب سلطنت تھی انہوں نے  
 امرار کو طع لوٹ کی دلو کر جلد کوچ کر دیا لشکر پورا انہوں نے دیا اور سواری ادنیٰ اور  
 بد تدبیری اور امور فاسدہ ایسی ہوئی تھی کہ ہرگز فتح نہ ہو سکتی تھی غرضیکہ جانبین کا مقابلہ  
 بدہ کی روزِ عصر کی وقت ستائیسویں کا نون اول میں قریب مجمع مروج کی شرق کی جانب  
 حص کی آدھی منزل پر ہوا دہنی طرف کا لشکر مسلمانوں کا ہباگ گیا پہر بائیں طرف کا ہبا  
 ہبا گامدیح کا لشکر ثابت قدم رہا تاتاریوں نے اونکو آگھیرا جابینے خوب تلوار چلی اور  
 بادشاہ جانب حص کی چلا گیا ایسی لڑی کہ لڑتے لڑتے رات ہو گئی بسبب رات کے  
 لشکر مسلمانوں کا جلد ہی کرتا تھا اسلیٰ تمام لشکر کی طرف ہباگی اور تاتاریوں نے انکا  
 پہچا کر کی دمشق لی اور ہباگتی ہوئی بھیجی ہی مسلمانوں کی غرہ اور قدس اور بلاد کرک  
 تک چلی آئی بہت سا اسباب مسلمانوں کا لوٹ کرے گئے

## بیانِ اون حوادث کا جو بندہ شکست کی ہوئی

د واضح ہو کہ فتح اور بکتر سلج دار اور بکی جو قاران سی وقت ہباگنی کے محض سی جابلی تھے  
 جیسا کہ ۶۹۵ ہجری میں بیان ہوا — بعد اس شکست کی ہمراہ قاران کے تھی جب قازان  
 دمشق لی اور سوقت سیف الدین فتح نے اہل دمشق وغیرہ کی واسطی قاران سی امن جابا  
 لیکن جب قازان نے شہر دمشق لے لیا اور سوقت قلو دمشق نے اور کی اعانت نہ مانے  
 تھی اسلیٰ اور کی محاصرہ کا حکم کیا اب اس قلو کا امیر سیف الدین ارجوان منصورے  
 تھا اوسنی خوب بند و بست قلو کا کیا اور محاصرہ کی رہا قازان نے ادن گہر دن میں  
 جو کہ قریب قلو کی درق تھی اور مدرسوں میں آگ لگا دی چنانچہ دارالسادت جو مکان

## سان اوں حوادث کا

۶۹ پہلی رات سلسلہ کا تہا وہ ہی حل گیا سیطرہ سی ٹری ٹری مکان حاکم سیاہ ہو گئے اور تکر مصر میں بھیجا دیاں آ کر تکر یوں فی ایسا سا مال اور گھوڑے اور ہبیار ہست رویدہ حویج کر کی سئے سرائی اور فاراں مح دمشق میں حکومت رستہ کسی میں مقیم ہوا پہر ایسی ملا شریفہ کو مر حب کر گیا مگر دمشق میں فوجی کچھ جد معالوں کے چھوڑ گیا حب مصر میں پہر حبسی کہ فاراں لی شام سی کوچ کیا اور اسکر مصر فی عشرہ اول ماہ رح سہ مدایں مہ مادساہ کی ملک شام کی طرف کوچ کیا حب مادشاہ صاحبہ رہی اور سرف ارکان در لئی پہر محو بر کی کہ مادشاہ مصر میں مقیم رہے اور سلا اور بیرس حاشیگر مہراہ فوجوں کی ملک شام کی طرف حادیں جا کہ وہ لوگ لکیر سام کو روانہ ہوئے مات پہر تہی کہ فوجی آمد کی اور مکر سکھار لی مسالوں سی یوتیدہ گھماٹ کر لی تہی اور ظاہر میں لعی تہی حب لکیر مصر سی نکلا فوج لے مدایں ہجڑوں کی ماماریوں کو ہوڑ کر حب مصر کی چلا گیا حب بہ حراوں تمار یوں مقیمہ دمشق کو بھی حواد سی ستا بہر میں رہی تہی وہ ہی ڈر کر ملا شریفہ کی طرف ہاگ گئی ملک سام حالی کو دیا اور فوجی اور لکیر اور مکر سکھار مادشاہ کے ڈبو ہڑی رہی مادشاہ لے اور ہجڑاں کیا اور سلا اور بیرس حاشیگر لے دمشق میں حاکم شام کا سد دست کر کے ماس سلطنت دمشق امیر حال الدین قوش اوم کو سامی دستور مقرر کیا اور قر اسکو کو ماس سلطنت حلب کی بعد سرول کرنی سلف الدین علان طاجی کے مرعیت کی اور جد قلعہ دمار مصر میں دسے اور قلعہ ملک کو مایک سلطنت ساحل اور قلاح کا عوض سلف الدین گرد کے کیا کر کہ وہ رٹائی کی اندر حاضر ہوا تھا اور ماس سلطنت حماہ کی امر میں الدین کنسا مصر لے کو جو کہ اول میں سلطان تھا بہر سرول کر کی حرد او سکود ی تہی وہ حرد میں حکومت متولی مہوی قاراں کے ملک شام پر کرتا رہا حب تمار ی لوگ سام میں آ گئی اور سرف وہ طرف مصر کی چلا آیا تھا۔ بعد ازاں سہراہ سلا اور حاشیگر کی طرف شام کی گیا اور سلا او سکو

## بیانِ اون حوادث کا

اور سکونایت سلطنتِ حیات کی بعد قراستقر کی رحمت کی چنانچہ کتباً مذکور طرف حیات ۶۹۱  
 کی جو بیوین شبان ۶۹۹ ہجری میں آکر ملک مظفر حاکمِ حیات کی گہرین ہوا اور قراستقر  
 طرف حلب کی گیا پھر سلار اور جاشنکر مویشی کے مصر کو مراجعت کرا آئی۔ اور اسی  
 سال میں درمیان طقفنا ابن بگوتر اور درمیان تینہ کی لڑائی ہوئی تھی جس میں تینہ مارا گیا  
 بجائی اوسکی بیٹا اوسکا مقیم ہوا۔ اسی سال میں درمیان مدت استیلا پانی تاتاریوں  
 کے شام پر درمیان ملک حیات کی ایک شخص پیادہ دن میں سی جو محافظت قلعہ کے  
 واسطی مقرر تھے وہ حیات پرستولی ہو گیا اور کو عثمان شکاری کہتی تھی اوسنی تمام شہر  
 اور قلعہ میں اپنا حکم جاری کر دیا اور لوگوں کے جو رددن سی بد فعلی کرنی اور ادا کنی مال  
 اور خوزیزی مباح کر دی چنانچہ ایک جماعت باشندگان حیات کو قتل کیا اور نین  
 فارس اریز بھی مقتول ہوا اور بعض لوگ باشندہ باب مغربی کی مارے گئی مگر عثمان  
 مذکور ہر ایک حکم میں اپنی دوست اسماعیل سی مشورت کر لیا کرتا تھا ایک رذر اور کو بھی  
 مار کر برابر کر دیا۔ بعد ازاں خود مستقل ہو کر حیات میں حکم رانے کرنی لگا کہتی ہیں کہ اوسکا  
 لقب ملک رحیم تھا جب کہ لشکر اسلام نے مصر سی آکر شام پر استیلا پایا اور صارم الدین  
 ازبک جموی کو طرف حیات کی واسطی بند و بست اور شہر کی بیجا اور سوقت تاکہ وہ  
 حکومت کرتا رہا جب صارم الدین مذکور حیات میں آیا اور سوقت عثمان مذکور نے  
 درمیان قلعہ کی نیاوت اختیار کی لیکن اوسکے مصاحبوں نے اوسکا ساتھ نہ لیا چنانچہ  
 عثمان مذکور پکڑا گیا اور قید ہوا وہ خدایت قراستقر سی تھا جب قراستقر طرف حیات  
 کی حلب کو جاتا ہوا آیا اور تل صفرون پر آکر اوترا اور سوقت رسنی عثمان مذکور کو قید کر  
 چوڑا کر بلوایا باشندگان حیات نے بھی اوسکے سامنی آکر عثمان مذکور کا بہت شکوہ  
 کیا اور کہا کہ خانبالی اس حرا مزادہ نے ہم لوگوں کی مال لوٹے اور جو رددن سی بد فعلی  
 کی اور خوزیزیان کین میں قراستقر نے عثمان مذکور سی سب مال اہل حیات کا برادر رسنی

## بیانِ اوج و اوجِ ثبات کا

۶۹۲ یا تھا واپس کر دیا اور ایسی تہا کہ اسکو بچا کر بہت احسان کیا ہر جہد کہ قاصیٰ علی عثمان مد کور کی حق میں فتویٰ قتل کا دیا ہا لیکن قرا سقرے اسکو قتل ہوئے دیا حب تک کہ قرا سقرے آثار یوں کے یاس ہاگ کر گیا جیسا کہ آگے ذکر کروں گا اشارہ الہ تعالیٰ اسوقت تک عمار جیسے رہا مگر نہ و اسقرے کے ہاگنی عثمان مد کور ایسا کہیں حا کر جیسا کہ پہر اسکا بیسارہ لگا اہل اسکی ملا دتو تک کی تہی حب مادتاہ لی محکومک حات دیا اسوقت میں عثمان مد کور کی تلاش کر کی مایہ سلطنت شام سی طلب کیا وہ مات مصر بھی تکر تھا اسکی عثمان مد کور کو ملاد محکوم سی بیکر کر میرے یاس ہجہ یا میسی لشکر کی مارا میں میر کی رد و چوڑ ہوں تھاں ۱۶۹۲ میں اسکو کھڑا کر داکی سر اور دیا یا۔ اور اسی سال میں حب قاراں سہراہ افواج بیلہ کی شام میں ہیجا اسوقت ارمیوں نے اول شہر کی فتح کر لی کی فتح کی جہوں کو مسلمانوں کی فتح کیا تھا اور مسلمانوں میں ارمیوں نے ملاد کے حفاظت کر سکتی تہی کیونکہ وہاں لشکر سی بیادہ اور سوار میں سی ہیں تھا اسکی ارمی تمام اول شہروں پر قاص ہو گئے وہ پہر میں محوص۔ تل حمد۔ کورہ۔ اور سرحد کار۔ اور یقہ دیرہ ہتی مسلمان کی یاس ان قلوں میں سی سوای قلہ حجر شہلاں کے کوئی ماتی نہ تھا ملک اور قلہ اور شہر جو پہر خون کی حوب کی حاسب داغ تھے وہ ہی ارمیوں کی قصد میں آگئے۔ اور اسی سال میں یا سال آیدہ میں حکم دیدیں نے ملاد ارمی لی اسی اسوقت اسکی ایسی ہائی ہیتوم کو قصد سی مخلصی دے مدت تک ہیتوم اور دندیں اسی حال پر رہے بعد ازاں ہیتوم نے دیدیں کی ساتھ عد کر گیا اور جیسی سخت اسکو دے اور ارادہ اس کے بگڑنے کا کیا اس نے دیدیں طرف قسطنطینہ کی ہاگ گیا اور ہیتوم سلطنت سیس میں مستقر ہوا ہیتوم کے ہائی تروس کے حکم اس کے ہائی سساطی قتل کیا تھا صا کہ اوپر ذکر ہوا اس کے ایک مصرس تھ تھا اس لڑکی کو ہیتوم مد کور لی مادتاہ سایا اور ایسی تہیں اسکا اتنا تک مقرر کیا

# بیان جانی تاتاریوں کا طرف شام کی

دست تک اسی حال پر رہا یہاں تک اُن دوزخ کو پہنچی سپہ سالار متلون کی فی جوبلا د ۴۹۳  
 روم میں تھے قتل کیا جیسا کہ آگے ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

بیان جانی تاتاریوں کا طرف شام کی اور کوچ کرنا بادشاہ  
 کا معہ شکر اہل اسلام کی طرف عوجا کی اور محبت کرنی لگی

اسی سال میں پہر تاتاریوں نے قصد ملک شام کا کیا چنانچہ ماہ ربیع الآخر سنہ ہذا میں  
 دریا فرات سے عبور کر کے ملک شام میں پہنچی مسلمان مارے ڈر کی شہر حلب خالی  
 کر گئے بہاگ گئی قزاسنقر شکر حلب لیکر حات کی طرف چلا آیا اور زین الدین کتبغا  
 سے اپنی افواج کی قریب حات کی باسیون ربیع الآخر سنہ ہذا مطابق چھٹی کانون اول  
 کے آ پڑا۔ اور اسی طرحی شکر دمشق کا بھی حات پر آگیا اور تاتاریوں نے بلاد سیرین  
 اور حمرا اور تیزین اور عقی وغیرہ میں قیام کر کے لوٹنا کہوٹنا قتل کرنا شروع کیا اور  
 بادشاہ معہ شکر اسلامیہ کے عوجا تک پہنچا اتفاقات سے انہیں ایام میں بارش  
 بہت شدت سے ہوئی یہاں تک کہ کچھ ایسی ہوئی کہ رستہ چلنا بند ہو گیا اسلیٰ رستہ  
 اور غلہ شکر اسلام میں پہنچ نہ سکا اسلئے بادشاہ نے معہ شکر کے دیار مصریہ کو کوچ کیا  
 و سوین جاد الاول سنہ ہذا کو مصر میں پہنچا اور تاتاریوں نے تین مہینے حلب میں رہ کر  
 نہر ارمادی قتل کر ڈالا بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت اور مہربانی سے مسلمانوں کا  
 تدارک کر کے اپنی قدرت کاملہ سے تاتاریوں کو اولیٰ پیر بہاگایا چنانچہ آخر ماہ  
 جاد الآخر سنہ ہذا میں دریا فرات سے عبور کر کے اپنی ملکوں کو چلے گئی اور شکر حلب نے



## ذکر جانی تانارون کا طرف سام کی

۶۹۴ ہمارا دراستہ کی طرف طلب کی راحت کی وہ لوگ حوایی گہر چور گہاگ گئے تھے  
 وہ ہی ایسی کہروں میں آرہے۔ اور اسی سال میں حب پر یہ حرا آئے کہ تاناری پر  
 ملک تمام کیڑے آئے میں اوس وقت اکر مال داروں ملک مصر اور تمام نے تیسرے حصہ  
 اسی مالوں میں سی ادکی مہا لہ کر دے کی واسطی لکا لا اور اسی سال میں بعد حردیج کر کے  
 اوج مصر کے سیف الدین ملان صاحبی مائے طلب فوب ہوا میں مد میں دوس  
 کیا گی اد کے مرکہ دار۔ ماد ساہ سب بھی ولا کی ہوا اور اسی سال میں کر کے  
 مصوری سات سلطنت حقد سی موزول کیا گیا حای اد کی محاص مقرر ہوا اور اسی  
 سال میں مظلومک سات سلطنت طلاع اور سوا حل سی موزول کر کے دمشق کے  
 اور اکر میں مسلک ہوا حای اد کے سیف الدین اسد مکر می اور اسی سال میں  
 کا دروں کی ماس علیحدہ علیحدہ مقرر ہوئے چنانچہ یہو دیوں نے رد عامہ تھی اور  
 نصاریٰ نے نیلی عامی اور مکہ فی سرح عامی ہی اور اسی سال میں انکثر قازاں  
 ماد ستاہ مرکا آتا تھا ادسکا مصموم مستل ہدیہ اور د عید یہ تھا حواب ہی ادسکا صبا  
 ہو سکا داگنا اور اسی سال میں کی ظاہری کو یا مت سلطنت مصر کی ملی یہ وہ شخص ہے  
 حوتاروں سی حاملہ تھا مگر ہر حاجت کی جلا آیا تھا حاکم اور درکر ہو چکا اور اسی طرح  
 یقین کو سو ملک کی حیدر گنہ عنایت ہوئی اور اسی سال میں حکا اس قیدی ایسی ہائی لگا کو  
 مارڈالا اور اسی سال میں درماں حکا اور مایک طہور کی ایک ٹرائی ہوئی حسین طہور  
 سنج مسد لیا لیک ہر حکا کی سنج یا مئی او وقت طہور نے قطعاً سی مد طلب کی لیک  
 لیک وہ حکا کا مقابلہ کر سکتا تھا اسلئے وہ طرف اولان کی ہاگ گیا یہ ایک قوم ہے  
 درماں اسیں شہروں کی رتی تھی اوسیں اور ادوں لوگوں میں رشتہ کسرال کا تھا  
 ماد ستاہ اولاق نے اد کے ساہ عد رکھا اور حکا کو مکر مکر پہلے قلعہ طرو میں قید کیا  
 ہر ادسکو تل کر کے کسر ادسکا کاٹ کی قزم کی یاس پیچیدہ عد اراں تمام مملکت یہیہ کا

# بیان لٹنی شہر سیس کا

تینہ کی طعنت کے زیر حکم ہو گئی

۶۹۵

اب شروع ہوا اسلئے بحری

بیان وفات پانی اوس شیخ کا جو خلیفہ ہوا تھا اور جسکی نسب میں اختلاف تھا

واضح ہو کہ اس کا حال سنہ ۶۶۷ میں بیان کر چکا ہوں جب وہ مر گیا اور اسکے بعد بیٹا اوسکا  
سلیمان ابن احمد جسکی کنیت ابو الریح تھی خلیفہ ہوا اوسکا لقب مستکفی رکھا گیا

## بیان لٹنی شہر دن سیس کا

اسی سال میں بدر الدین کتبائش امیر سلاج اور ایک قزاق از اپنی ہمراہ لشکر لیکر طر  
حات کی آئی اور زین الدین کتبنا نائب سلطنت حات کی نام اس مضمون کا حکم صادر  
ہوا کہ ان فوج کو ہمراہ لیکر بلاد سیس کی طرف جاوے چنانچہ کتبنا مذکور فقہ کی روز چوبیس  
ماہ سوال سندھ و موافق قیسوین خیران کو حات سی نکلا ہم ہی ساتھ اوسکے گئی عبرت  
کی روز پہلی تاریخ ذی قعدہ کو داخل طلب ہوئی اور طلب سی شیریں تاریخ ذی قعدہ کو  
کوچ کیا ساتوین تاریخ ذی قعدہ کو در بندہ بر اس میں داخل ہوئی جاتی ہی لشکر تمام بلاد  
سیس میں پہل گیا کہتیاں جلا دین اور جو پایا سولوٹ لیا پر ہسم سیس پر جا کر اترے  
اوسکی قلعہ میں سی بہت سا کچھ لوٹا مارنی لوگ جو دمان ہیاگ کر آئی تھی اور کو بھی ہسم  
پکڑ کر اپنی ساتھ لے آئی بعد ازاں در بندہ سی بیکلک مرج انطاکیہ کی طرف چلے پیر کی روز  
ادنیوین ماہ ذی قعدہ سندھ و امین در میان طلب کی پہنچی پیر دہانسی کوچ کر گئی منگل کی روز  
ستائیسوین ماہ مذکور کو موافق جو ہسمین تنور کی حات میں داخل ہوئی جبکہ زین الدین

## ذکر فتح ہونی جزیرہ ارواڈ کا

۶۹۶ گنتا حاکم میں آیا بیماری اور سکوت شروع ہو گئی تھی۔ اسی سال میں قحطی اس اردو اس  
درستی حال اس حکمران حاکم عوام اور مایاں ویرہ کا دوسرا اسی ایسی ہیچے  
پہلے لڑکے چوڑی۔ بیاں۔ اور کلک۔ اور طقم۔ اور عاتر۔ اور صفائی  
۔ اور صافی۔ اس لڑکوں نے اس کے چچی اسیں اقلیت کر کی ایک دوسری سی  
لڑائی کی مگر بیاں اس قحطی نے فتح پائی وہ بادشاہ عہد کا ہو گیا اور اسی سال میں حاکم  
مکہ مارک الوہی محمد اس الی سجد اس علی اس قنادہ اس اور اس اس مطاع اس عبد الکرم  
اس عیسیٰ اس حسین اس سیماں اس علی اس حسین اس علی رضی اللہ عنہ دوسرا۔ بعد اس کی  
وفات پانی کی اس کی اولاد میں چکڑا پڑا اور اس کے یہاں ہیں۔ رجب۔ حصہ۔  
الوہیت۔ اور عطیہ۔ انیس سی ہر ایک تھیں سی ریاست کا تھا لیکس مینہ اور  
حصہ نے اس سال میں مکہ رطل بابا سداں میرس جاشگیر نے جو کہ گولی گنا تھا  
رستہ اور حصہ کو اس سال میں پکڑ لیا اور الوہیت کو دالی مکہ کر دیا بعد دوسرے کے رجب  
اور حصہ جھٹ گئی یہ دونوں مالک مکہ کی ہو گئی اور الوہیت ہاگ گیا سداں رستہ  
اور حصہ دونوں اسیں لڑے حصہ نے فتح ماکر مکہ پر قصہ پایا یہاں سیر عینی آگئی چال  
کردن لگا اے اللہ تعالیٰ

اب شروع ہوا ۱۰۲۰ ہجری

بیان فتح ہونی جزیرہ ارواڈ کا

اسی سال میں دریاں باہ محرم کی حریرہ ارواڈ فتح ہوا یہ ایک حریرہ ہی محرم کا  
سامی الطوطس کی دوسرا ساحل دریا کی واقع ہے اس میں بہت سی فرنگی جمع ہوئے  
تھی انہوں نے اس حریرہ کی ایک فیصل ساکر اسکو بہت محکم اور مصوط کر لیا تھا اور لوگوں کا

## داخل ہونا تار یون کا طرف شام کی

۶۹۶ ادن لوگون کا یہ پیشوہ تھا کہ اس جزیرہ میں سنی نکل کر مسلمان مسافر کو جوتی جاتی  
اد کو ملتی تھی لوٹ لیا کرتی تھی ادن ایام میں نایب ساحل سیف الدین اسد مرگرجی تھا  
ادسنی یہ درخواست کی کہ ایک جہاز جنگی اس جزیرہ میں پہنچا جائے چنانچہ اسطی  
درمیان مصر کے کشتیان تیار ہو کر بحر روم میں کوماہ محرم سنہ ۷۱۸ میں ادس کے پاس  
پہنچیں سمندر ہی میں مسلمان اور فرنگیوں کی لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو  
فتح دی چنانچہ وہ جزیرہ مسلمانوں نے فتح کیا اور بہت لوگوں کو قتل کیا اور تمام  
وہاں کی باشندوں کو پکڑ کر قید کیا اور فیصل کو ڈاکر برابر کر دی قیدیوں کو اور مال  
لوٹ ہمراہ لیکر دیار مصریہ کو مراجعت کی

## بیان داخل ہونی تار یون کا طرف شام کی اور شکست کھانا اولکنا

اسی سال میں پہ تار یون نے قصہ شام کا کر کے فرات پر آئی مدت تک وہاں پر  
رہے بعد ازان تھوری سی آدمی کہ قریب دس ہزار سوار کی ہو گئی انین سی علیحدہ ہو کر  
اس نواح کی اگر گانوں کو لوٹنی لگی لشکر اہل اسلام بھی درمیان حات کی پاس زمین  
کتبنا نایب حات کی جمع تھا مگر وہ جسی کہ بلاد سیسی مراجعت کر کی آیا تھا بیا رپڑا تھا  
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اعضا بھی ادس کی ڈھیلی ہو گئی تھی جبکہ لشکر سب ادس کے پاس جمع ہوا  
ادس وقت یہ تجویز پڑی کہ تھوڑا سا لشکر ادن تار یون کی مقابلہ پر جو گاودن کو لوٹتی  
پہنچے ہیں بھیج کر ادس کی خدمت گزار کر دینی چاہی چنانچہ اسطی اسد مرگرجی نایب  
سلطنت ساحل کو لشکر طلب ہمراہ کر کے اور تھوڑا سا لشکر حات کا میرے ساتھ کر کے  
ادس کی مقابلہ پر پہنچا ساتویں ماہ شعبان سنہ ۷۱۸ کو حات سی مہنی کوچ کیا موضع کوم پر جو  
قریب عرض کی واقع تھے تار یون سی مقابلہ ہوا ہفتہ کی روز دسویں ماہ شعبان سنہ

## بیان جنگ ثانی کا

۶۹۸ ۱۱۰۱ میں لڑائی ہوئی حاسین کی آدھی ماری گئی مگر اسی پہ تو فتح کیسکو۔ یہی کرمج کسکو ہوگی ہمدرد  
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مسیح دی اور مانا دیوں کو شکست دی بہت تباہی و تاراج ہوئے  
اد کی گھوڑی جس لگی وہ یا پیادہ ہو گئی مسیح یا بی کی مسلمانوں نے ہر چار طرف سے اونکو  
گھیر لیا ہر چہ کہ مسلمانوں نے اونکو اس دی وہی تھی یہ کہہ یا تھا کہ تم جلی حادو گراہوں سے  
مانا ملک گھوڑوں کے رس ہاتھیں لیکر اد کی ڈال مار کر تیرا رانی کرنی لگی یہ لڑائی دیر  
سی عصر تک ہوئی مسلمانوں نے حملہ کر کے ایک ایک کی ٹوٹی اڑائے یہ مسیح گویا سرام  
مسیح ثانی کا ہوا آگے ذکر کیا جائیگا۔ سدا اذان موبد و مصور ہو کر بھی طرف حات  
کے بیر کی رد تر ہوئیں تنہاں مطابق دوسری سیاں کی کو چ کیا

## بیان جنگ ثانی کا اور بڑی مسیح مسلمانوں کی

اسی سال میں تباہی اسی ساتھ ہوئی لیکر ہمدرد قتل و تباہ مایہ حاراں کے  
لہر مسکت یا بی اد کی کی روم پر طرف حات کی آئے وہ لشکر حات میں موجود تھا  
اد سی اد کا مقابلہ کیا ریں الدیں کتنا ایک ڈولی میں بیٹھ کر لشکر لکڑے لگا اور  
مجی حات پر پڑا گیا تاکہ تباہی یہاں نہ آگئیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردر جند میوین  
ماہ تنہاں سہ ہوا کو تباہی حات پر جبرہ آئے حب سی اد کی تو صی بہت ہی کہیں  
اور دیکھا کہ حاب کی ماہر آڑے اس وقت فوراً میں ہی ہاگ کر ریں الدیں کتنا  
کے یاس لگا اور ساری حالی کی اد کو خردی اور لشکر اہل اسلام کا دمشق کی طرف  
چلا گیا لہذا اہل لشکر اہل اسلام مصر سی ہمدرد سیرس حاتیکر کے مرح رلیہ میں ماہر  
دمشق کے جمع ہوا حب تباہی اد کی قریب آئے اور لشکر مرح صعد کی طرف  
گیا اور ماتی لشکر مصر بھی سلطان عظیم ملک ناصر کارا اور تباہیوں لی دمشق پر غور

## بیان جنگ ثانی کا

۴۹۹ عبور کر کے لشکر کی پاس نزدیک شجوب کی طرف مرج الصفر کی پہنچ اور اتفاق سی یہ ہوا  
 کہ جس گہری تاریکی میں لشکر کی پہنچ اسی وقت بادشاہ بھی باقی لشکر مسلمانوں کا  
 لیکر آ پہنچا بعد نماز عصر کی ہفتہ کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان سنہ ۸۰۲ھ  
 ہجری میں جانبین کا مقابلہ ہوا یہ بیسویں تاریخ ماہ غسان کی نہی بڑی بہاری لڑائی  
 ہوئی تاتاریوں نے مسلمانوں کی لشکر کی دہنی طرف آ کر بہت مسلمانوں کو شہید کیا اور انجملہ  
 حسام الدین مختار خانہ بھی مقتول ہوا سردار دہنی لشکر کا سیف الدین قحقی تھا وہ بھی مارا گیا  
 اب دہنا لشکر تاتاریوں کی قبضہ میں آ گیا مگر خدا تعالیٰ نے بیچ کی لشکر اور بائیں لشکر پر  
 مسلمانوں کی فتح دی تاتاری پہاگی مسلمانوں نے پہاگتوں کو مارا پتھر پسی تاتاری  
 بولیہ کی ساتھ پہاگ گئی وہ چھا پھر کہ نہیں دیکھتی تھی اور کچھ جوان کی ساتھ وہیں رہ گئے  
 اسی اثنائے رات ہو گئی تاتاریوں نے ایک پہاڑ جو قریب تھا او سپر چڑھ کر آگ جلائے  
 مسلمانوں نے اوس آگ کو دیکھ کر اذکنو جاگیر اُسیح کو تاتاریوں نے دیکھا کہ بہت مسلمان  
 چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اوس پہاڑ کی نیچی ایک زمین دلدل کی تھی حسین  
 آدمی غرق ہو جاتا تھا تاتاری جلدی سے اوس پہاڑ پر سی لڑتے ہوئے اور تری مسلمانوں نے  
 اونکا چھا کیا نہرا ہاڈ ہیر قتل کر کے تاتاریوں کی لگا دی اور بہت سی تاتاری پہاگ  
 کچھ زمین دہس کر مر گئی کچھ جو باقی رہی تھی انہیں سے کچھ ماری گئی اور کچھ گرفتار آئے اور  
 ایک بہاری لشکر مسلمانوں کا ہمراہ سلاز کے اون تاتاریوں کے چھی کھوج لگانی گیا  
 جو پہاگ گئی تھی اتفاق سے تاتاری دریا فرات پر جا پہنچی تھے وہ دریا اون دنوں میں  
 بڑے زور و شور پر تھا اس طرف سے مسلمان اونکی چھی پہنچی مسلمانوں کو دیکھتی ہی بارادہ  
 عبور دریا میں گسی وہ تو غرق ہوئی اور کچھ نچہ اونکی طرف پہاگے اور اکثر اونکی فرات  
 کے کنارے کنارے چلی عربوں نے بہت سی تو انہیں سے پکڑے اور بہت سی مارے گئے  
 انس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عوض اوس لڑائی کا دیا جو شہر محض پر ۴۹۹

## بیان وفات یانی زین الدین کا

۷ ہجری میں ہوئی تھی جب یہ مسیح عظیم ہو چکی اور لشکر دمشق پر جمع ہوئے اور وقت بادشاہ  
سکو دریاں یک نامی کی دی ایسی ایسی شہر و کوٹ شکر حلی اور حموی اور ساحلی کی مراجعت  
کی ہم ہی سوئے و منصور ہو کر سرور ہفت سو ہویں ماہ رمضان سنہ ۶۹۴ مطابق جو تھی اماں کو  
داخل حیات ہوئے

## بیان وفات یانی زین الدین کا اور والی ہونا قحج کا حیات پر

اسی سال میں یہی سنہ ہجری میں حیات کی رود و سوئیں ماہ دی الحکھ کو ریں الدین کتنا منصور  
مانٹ سلطنت حیات فوت ہوا یہ شخص سلطان ملک منصور سیف الدین قلاوون صاحب  
کے علاموں میں سی ایک علام تھا قسمت سی ٹریتی ٹریتی یہ جزئہ یا یا کہ سلطنت نصیب ہوئی  
اور ملک عادل لقب رکھا گیا ملک مصر اور تمام کے درمیان سنہ ۶۹۴ کی اوس سی سلطنت کی  
معداراں اوسکی مانٹ لایں لی اوسکو معدول کر کی صرح حدی حکما ذکریم سنہ ۶۹۴ ہجری میں  
سر حکے ہیں وہ سنہ مذکورہ ملک صرح حدی حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ مسلمانوں کی تباہی  
سی ۶۹۹ میں تسکت کہائی اوس وقت کسما مذکور صرح حدی مصر میں آیا یہاں سی ہمارا ہسلار  
اور حاستگیر کی طرف تمام کی گیا اوں دونوں نے اوسکو دریاں سنہ ۶۹۹ ہجری کے  
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا حیات کا مانٹ مصر کیا معداراں اوس سی عادیس لوٹی پہر طرف حیات  
کی مراجعت کی راہ میں ہمارا ہوا مدت تک ہمارا ہوا تمام عسویں استرحا ہو گیا اس  
شدت سی ہمارا ہوا کہ مات میر ہلا۔ سکنا تھا پہر حیات سی قریب مصر سی تباہیوں کے  
سامی سی حکہ ٹرائی صرح صحریر سوئی تھی ہاگ کر جلا گیا پہر حیات میں آکر ہتھوری مدت  
ملک مقیم رہا تاریخ مذکور سنہ ۶۹۵ میں فوت ہوا اوسکی وفات کی یہی بادشاہ کی حدت  
میں عرص کی کہ محکو اگر ارشاد ہو تو میں حیات میں میہم ہو کر ماسد ایسی حاد اں کی لوگوں کے  
حفاظت اس شہر کی کرتا رہوں میری قاصد نے کہا کہ مطلب خوب ہوا کیو کہ حیات کس سیٹ الدین

## بیان وفات پانی قازان بادشاہ نترکا

سیف الدین قجق جو شوکبک بن رہتا ہی وہ مقرر ہوا۔ اسی سال میں اسکی تابعداری کے ۷۰۱  
 باب میں فرمان لوگوں کی نام پر آئی اور میری پاس ہی بادشاہی فرمان مثل دعدہ ہی  
 جیلہ صادقہ پر اس مضمون کی آئے کہ تمہاری عرضی درخواست حکومت حیات کی بعد مقرر  
 ہونی قجق کے پہنچی لیکن تم خاطر جمع رکھو حیات مکتوبی دیجائی گی اور قجق سال آئندہ میں طر  
 حات کی آیا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر و نگاہ۔ اور اسی سال میں فارس الدین بکے  
 ظاہری نائب سلطنت حص فوت ہوا اور اسی سال میں قاضی تقی الدین محمد ابن یقین العبد  
 قاضی القضاۃ ندیب شاہی دیار مصر میں فوت ہوا یہ شخص فاضل اور امام تھا بجا  
 اسکی قاضی عبد الدین محمد حموی معروف ابن جاعہ مقرر ہوا۔ اور اسی سال میں ایک نزلہ  
 عظیم آیا ایک بسبب اسکی چار دیواری قلعہ حیات وغیرہ کی اور چند مکانوں شہر کے  
 منہدم ہو گئی اور بلاد مصر میں بہت مکان گر پڑی خلق کثیر ادن مکانوں کی نیچی دیکر مگرگی اور شہر  
 اسکندریہ کی دیوار کی جیسا کہ یسیر برنج گر پڑی

## اب شروع ہوا سنہ ہجری

## بیان وفات پانی قازان بادشاہ نترکا

اسی سال میں قازان ابن ارغون ابن ابناہن ہولاکو ابن طلواہن چنگیز خان نواحی ری میں  
 فوت ہوا یہ شخص آخر سنہ ۶۹۲ ہجری میں بادشاہ ہوا تھا اسنی آٹھ برس دس مہینی  
 حکومت کی اسکو غم عظیم بسبب شکست کہانی لشکر اسکی کی لامر و صف پر لاقی ہو گیا  
 تھا چنانچہ اسکو اسطی اسکو تپ ہو گئی غم میں ہی گھٹ کر مر گیا بعد وفات قازان کے  
 اسکا بیٹا خریندہ ابن ارغون تینوین ماہ ذاکچ سنہ ۷۰۱ کو تخت سلطنت پر بیٹھا  
 اسکا جیو سلطان رکھا گیا



# بیان فی حق کا طرف حیات کی

## بیان فی حق کا طرف حیات کی

۷۲

صبح ہو کر اوپر ٹیٹہ میں بیان دعات بائی ریں الدس کتنا مایہ سلطنت حیات کا  
 گذر چکا اور رہہ ہی بیان ہو چکا ہی کہ سف الدین قتی ہستہ و تنو مک محای ادسکی مقرر ہوا  
 ص ادسکی مات سلطنت حیات کی ملی ادسوقت ادسسی تنو مک کی گئی ادسسی ایسا مال  
 تیار کر کے تیسری ماہ صفر سنہ ہجری کو تنو مک سی ایسا سال میں کو بیج کیا حب و حب حیات  
 کی آیا ادسوقت میں ادسکی ملاقات کو نکلا حضرت میری ادسکی ملاقات ہوئی بہت سی تحفہ  
 اور سیایف دیکر سیانت ادسکی کی اور ساتھ ادسکو لیکر در در جتہ تیسویں ماہ صفر سنہ ہجری  
 کو مطابق چھٹی ستریں اول کو حیات میں داخل ہوا ملک مظہر حاکم حیات کی گہر میں وہ حاکم  
 اوترا اور ادسی سال میں بعد مار عصر در رکتہ یا بجویں حاد اول میدر گہر میں کاوں اول کو  
 میری قتی سہ ماہ حاتوں ست ملک مظہر محمد ابی ملک مصور محمد اس ملک مظہر قتی ایہ  
 عمر اس سہ ماہ اس ایوب فوت ہوئی والدہ ادسکی خا رہ خاتوں ست ملک سلطان کال  
 ہی میدر ایس ادسکی ٹیٹہ میں ہوئی تہی بہت یک محنت اور لٹہ دیسی والی ہی شہر تھامس  
 ادسی ایک مدرسہ بنایا ہوا حکو مدرسہ حاتویہ کہتی ہیں ادس مدرسہ کی داسطی بہت  
 مال وقف کر دیا تھا یہ عورت آحو اولاد ملک مظہر حاکم حیات سی تہی ادسی سال میں  
 در میان گہروں کے دبا آئی شہیار گہورے مرگئی ہیا سکت کہ اکثر اصطل ایہ دن کے  
 اور لشکر دن کے خالی ہو گئی — اور ادسی سال میں عز الدین امک محوی نامٹ محض فوت ہوا  
 — اور ادسی سال میں کہ شریف کی طرف داسطی ادای ع کے میں گیا تھا دماں سی سلاکو  
 ہی یا یا وہ ہی ع حانہ مصری عمر اہ بہت سی امر کی ع کر لی آیا تھا یہ اور منگل کی دور  
 ستر مع ماہ میں داسطی ادای ع کے ٹہر کہ ہر ایسی شہر دن کو مرا حیت کی یہ سال تمام  
 ہو چکا تھا کہ میں رو عہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلا اور در در میاں ادو حستہ ہجری کے سف الدین

## بیان آنی قحط کا طرف حیات کی

سیف الدین قحط لشکر حیات لیکر اتر استقر لشکر حلب لیکر بلاد سیس بن داخل ہوئی وہاں  
جا کر تل حمدون کا محاصرہ کر کے امن دیکر فتح کیا یہ شہر ارمنیوں پر لیکر دیا دالا اس ٹرائی  
مین حاضر نہ تھا کیونکہ مین حجاز شریف مین تھا جیسا کہ اوپر ذکر کیا

## اب شروع ہوا آٹھ سہ ہجری

اس سال مین جانب مغرب سی ایک قاصد جانب ابو یعقوب یوسف ابن یعقوب میرنی بادشاہ  
مغرب کی طرف سی دیار مصر مین بہت سی نذر لیکر آیا تھا تفصیل اس نذر کی یہ ہے  
کہ گھوڑی اور چتر قریب پانچ سو اس کے ہتی وہ گھوڑی عربی ہتی جو منہ زین اور لگاموں کے  
حاضر ہوئی تھے اور ایک اونٹنی سوئی کی منہ ہی ہوئی ہتی اور اسی سال حاکم ذہلقہ طرف  
مصر کے آیا یہ اسود کی پاس تھا نام اس کا ابائی تھا ہمراہ اس کے بہت تحفہ آیتھا  
تفصیل اس تحفہ کی یہ ہے کہ غلام اور لونڈ مین اور گائے مین اور ثور اور پوتھن اور بچ  
ہتی اور سنی بادشاہ سی کمک طلب کی چنانچہ بادشاہ ازبک فی فوج کد استہ کر کی اور  
طفقبا نایب سلطنت قوص کو سپہ سالار بنا کر ہمراہ اس کے کر دیا۔ اور اسی سال مین  
پہر حمیضہ اور ریشہ ابومی کے بیٹوں کا بھی دور ملک مکہ مین چکا۔ اور اسی سال مین  
جوان ابن شحکہ حاکم مدینۃ الرسول فوت ہوا بعد اس کے بیٹا اس کا منصور ابن جہان ملک  
مدینہ ہوا۔ اور اسی سال مین ہفتہ کے روز دسویں صفر کو مکہ شریف سی عود کرتا ہوا  
اور زیارت قبر خلیل علیہ السلام کی کرک حیات مین پہنچا

## اب شروع ہوا آٹھ سہ ہجری

## بیان لوٹنی لشکر حلب کا بلا دسیس کو بیان لوٹنی لشکر حلب کا بلا دسیس کو

اسی سال کی ادیل ماہ محرم میں آخر طور میں دراستر مائیت سلطنت طلبی بہرہ فتنہ  
 عظام ایسی کے لشکر حلب درستی لوٹنی بلا دسیس کی دریا۔ کیا ادل ماہ مکور میں یہ لشکر  
 اور شہر دسیس بھا تھا داصح ہو کہ قسطنطنیہ کوری عقل دکم تہ میرد شہر اب خوار تھا اسکو  
 یہ خیال رہا کہ دشمن کی حالات کی خبر ہی مگوا ہی احواد کی طرف کم تو رہی اور لشکر کی  
 محاطت میں رہا یہ سو فوجی یرلی سری کی ہتی کیونکہ حاکم سسیں لی بہت و حیں تاتاریوں کے  
 اور ارمیوں اور دگیوں کی حج کر کی ادسکی مقابلہ کی درستی دریا۔ کیں مقام غرہ یر قسطنطنیہ  
 مقابلہ ہوا اسوقت حملوں کو ادسکی مقابلہ کی بالکل قدرت۔ رہی لا حار گرتی بڑتی ہاگی  
 ہری ایسی راہ لی مگر تاتاریوں لی اور ارمیوں نے ہاگتوں کو قتل کیا اور اکثروں کو بیکر  
 گرفتار کر لیا وریع رہا وہ ادہیں پہاڑ دسیس چیب رہا اور لشکریوں میں سکی تہوڑی سی آدمی  
 باج کر حلب میں آئے مگر ادسکی یا س گہوڑی۔ ہتی یا پیا وہ ہی آئی اسی سال میں حاکم سسیں  
 کا بیٹوم بن لیوں تھا اسکو ادسکی ہا ہی سباط لی بیکر ایک آکبہ کالی کر ڈالی ہتے  
 صاکہ ادیر درمیاں ۹۹۷ ہجری کی گدہا۔ اسی سال میں درالیں نکھاس ایمر  
 سلاح کی حرسب کر اور غر کی کہ وہ طاقت حرکت کرنی کی۔ رہتا تھا مقطوع ہو گئی ہتی  
 ۔ اور اسی سال میں طاع ہا در طاہری فی حکو حسام الدین لاص ملک مصوری قد  
 کسا تھا فیدھا۔ سسی رہائی یا ئی۔ اور اسی سال میں فطو شاہ مائت حردا مارا گیا اسکو  
 اہل گیلان نے قتل کیا ہا کو کہ وہ لوگ ہی ہو گئی ہی فطو شاہ ادسکی بڑتی کے واسطے  
 گما ادہوں نے اسکو مرادسکی ہر ایوں کے قتل کر ڈالا۔ اور اسی سال میں حال الدین  
 اوسٹ ارم لشکر دمشق وغرہ بیکر کہ کسترواں یر جرہ کر گیا تھا کیونکہ ان پہاڑوں میں  
 رخصی پری ہی ہی لشکر سسیں نے اور پہاڑوں یر حاکر گہوڑے نیچی پہاڑ کے چوڑ کر

## بیان اون لوگوں کا جو اولاد میں سی ہوئی

چوڑ کر پا پیادہ ہو کر اون پہاڑوں پر چڑھ کر اون رافضیوں کو جو دھان رتہ تھے قتل کیا اور ۷۰۵  
ماندن کو قید کیا یہ چند پہاڑ بہت بلند درمیان دمشق اور طرابلس کی واقع ہیں لوگ جو  
ان پہاڑوں میں آئے تھے اونکا یہ شیوہ تھا کہ سینوں کو پکڑ کر کافروں کی ماتہ بیچ کر ڈالا  
رتے تھے اور رہائی کیا کرتے تھے۔ اسی سال میں تقی الدین احمد بن تیمیہ کو مصر میں ہلاک  
ایک مجلس اوسکے واسطی منعقد ہوئی تھی بعد ازاں اوسکو پکڑ کر بسبب خلاف عقیدہ کے  
اوسکو قید کیا کیونکہ وہ تجسیم کا فاعل جیسا کہ ابن خلیل کی طرف یہ عقیدہ منسوب ہے

## اب شروع ہوا سنہ ہجری بیان ان لوگوں کا جو اس سال میں بلا و مغرب کی حاکم اولاد میں سی ہوئے

واضح ہو کہ سنہ ۷۱۲ ہجری میں کا حال اور یہ بیان کہ اون میں سی یعقوب مالک اول ہوا  
پہر اوسکا بیٹا یوسف گذر چکا ہے جب یہ سال آیا اوسین ابو یعقوب یوسف بن یعقوب  
بن عبدالحق بن محبوب بن حامد مرینی بادشاہ مغرب عین اوس حالت میں کہ تھان کا محاصرہ کر رہا  
تھا مقتول ہوا اوسنی اہل تھان کو بسبب محاصرہ کے بہت تنگ کر رہا تھا بہت برسوں  
تک۔ ارشش شہر کا محاصرہ کئی رہا یہاں تک کہ اہل تھان کے پاس شہر میں غلہ نہ رہا اور اتنا  
اسباب خورش کا اونکی پاس نہ تھا کہ ایک مہینی پر وہ کہاں گذر کرتے دن لوگوں کو اپنے  
ہلاک ہونی میں کسی شک نہ تھا اللہ تعالیٰ نے مرینی مذکور کو قتل کر کے سب فکر اونکا  
دور کر دیا۔ سبب اوسکی مقتول ہونی کا یہ تھا کہ اوسنی اپنی وزیر اور فخر خانہ سمعی غبر  
دو نفر پر اپنی حرم سی زنا کرنی کی تہمت لگا کر وزیر کو قید کیا اور زمام دار سمعی غبر کو حکم  
قتل کا دیا تھا جب غبر مذکور واسطی قتل کے پہلی راہ میں چند خادموں سی ملکر اوسنی  
یہ کہہ کر میرے اردو اتنی کا حکم بادشاہ سے دیا ہے اور یہی ہے کہ تم بھی میری بیچھی

## بہان اودن لوگوں کا جو اولاد مرین سی ہوئی

۶ ، سپریمیر ہادی جاؤ گے پر حال سکر ایک خادم جیری اہل بدین پکر اوتھوسہ مذکور کے  
 یا مس کیا و دای داری میں میدی لگا کر سوراہتا اس خادم سے جاتی ہی اس کے بیٹے میں  
 جیری گنہگار دی اور حودان سی بہاگ کر در دارہ مذکور کے چلا آیا ایک عورت اوتھوسہ  
 کے خدمت میں حاضر تھی جب وہ کار ملنے جی لگے اس وقت اس کی مصاحبت نے اندر  
 حاکم دیکھا کچھ حال مافی تھی ایسی بیٹی اس سالم بن الی یعقوب کے واسطی وصیت کر لی گئی  
 — بعد اس کے مرے گی اس سالم ملک کا مالک ہوا مگر اس کے چچا کی بیٹی اوتنا بہت عامر بن  
 س بیعت س عدالت لے اوتھوسہ جیڑائی کی — مئی یہ کہتی ہیں کہ اوتنا بہت عامر بن  
 س بیعت س یعقوب پتیا اس سالم کا تھا اس کی چچا کا بیٹا تھا عرصہ کے بعد اوتھوسہ  
 یعقوب بیٹی اس سالم کا چچا ہی تھا جب وہ درو قریب اس سالم کے آجی اوتھوسہ  
 حوت کر کے وہ بہاگ گیا لیکن ادھوں سے اس کے بھی لوگوں کو واسطی قتل کے رادہ کیا  
 اوتھوسہ نے اس کا بیوہ لگا کر سوراہتا اس کا مٹ کر اوتنا بہت عامر مذکور کے پاس  
 پہنچا یا — بعد مقتول ہوئے اس سالم کے اوتنا بہت عامر سلطنت کر کے لگا وہ دریاں بھری  
 شہر بحری کے تحت رہتا تھا اوتھوسہ سلطنت کی گدی اوتھوسہ حکم دیا کہ سب حد لگا کر  
 قتل کر دیا کہ سب کو قتل کر کے اوتھوسہ لاتوں کے چچا جو اگر آگ لگا دی اور کسی حد کو  
 ایسی سلطنت میں رہا — چھوڑا یہ اوتنا بہت مذکور اسی چچا کی کو دوسری روز حواس کے  
 قتل کیا بعد ازاں اس میں حاکم ایک چچا ایسی چچا کی اولاد میں سی جبکہ یوسف بن الی  
 عباد گنتی ہیں مگر اس میں رادہ کیا لیکن یوسف مذکور جب مراکش میں مقیم ہو چکا اس وقت  
 اوتنا بہت عامر مذکور کے اطاعت سی سی ہو گیا یہ اوتھوسہ کو کچھ گدرا لگی سیاں کر دیا  
 اسی سال میں امیر مد الدین کنباست جوری سرور امیر سلاج قوت سوراہتا کے احضار  
 صفحہ پہلی میں اور دعات یانی میں چار ہجری کا حاصل تھا

اب شروع ہوا شہر بحری

## بیان مقتول ہونی حاکم سیس کا

بیان وفات پانی عامر بادشاہ مغرب کا اور حواوہ کی بیٹی شاہوہ ۴۰۷

آخر سال نہدین ابوتابہت عامر بن عبد اللہ بن یوسف ابو یعقوب بن یعقوب بن عبد الحق بن مجبور بن عامر بادشاہ مغرب کا فوت ہوا دسویں ایک برس تین مہینی چند روز سلطنت کی تھی مہینی ایک برس اور چھ مہینی بیان کرتے ہیں وہ درمیان طنجہ کے فوت ہوا تھا حال یہ ہے کہ جب اس کے چچا کی بیٹی یوسف بن ابی عباد نے مراکش میں جا کر ادسی بنیاد اختیار کی اس وقت ابوتابہت مذکور اس پر چڑھ کر گیا ادسی یوسف لڑا لیکن فتح ابوتابہت نے پائی یوسف شکست کھا کر ہلاک ہو گیا لیکن پہر پکڑا گیا اور ادسی وہ ماحون میں بہت دمی قتل کئی گئی بعد ازاں مراکش ابوتابہت کی پاس پہر ہو گئی پہر ابوتابہت مذکور طنجہ میں واسطی ٹرنے عربوں کے آیا وہاں آ کر فوت ہوا بعد وفات پانی ابوتابہت کی اس کے بیچا کا بیٹا علی بن یوسف گدی نشین ہوا لیکن بعد دروز کے ادسی وزیر اور ایک عجت لشکر کی اس کو معزول کر کے سلمان بن عبد اللہ بن یوسف بن یعقوب بن عبد الحق بن مجبور بادشاہ بنا کر ادسی بحیثیت خلافت کی سب آدمی اس کی مطیع ہو گئی ادسی نے بھی بہت مال خرچ کیا اور بنی مرین کو زیادہ جاگیریں عطا کیں ظلم دور کر کے رعیت پروری کرنے لگا۔ اور علی بن یوسف معزول کو پکڑ کر درمیان طنجہ کی قید کیا سلمان کی سلطنت مقرر ہو گئی اور سب کا دوبارہ اس کے ٹھیک ہو گئی

بیان مقتول ہونی حاکم سیس کا اور ادسی بیٹی کا مارا جانا

اسی سال میں برنی سپہ سالار رتلون نے جو روم میں رہتی تھی حاکم سیس شیوم بن یفون بن شیوم کو جس کا اوپر ذکر ہوا اس طرح پر قتل کیا کہ پہلی اس کے پیچھے تزدیس کو

## سان جانی بادشاہ کا طرف کرک کی

۸۔ حوض سرس تھا اوسکی جہاتی پر رکھ کر دیکھ کیا پہر اوسکو قتل کر دیا اور ملک میں اور اوسکی ملازمین اوس میں لپیٹوں بہائی ہتھوم نہ گور کے کو حاکم مایا مند اوسکے مقتول ہوئے کی ہتھوم کی بہائی باق اس لپیٹوں کی سپہراہ رہی کی حرسہ کی باس حاکر اوس رہی کا شکوہ کیا اور ماتس کی حرسہ الی رہی کو ہی تلوار کی دہار میں نکال کر قتل کیا — اسی سال میں سہارا مس پر حاکر اوسکو فتح کرنی کا قصد کیا اور ایسی ہمراہ فوجیں دہاں بھالی کے واسطی متیں کی اور کشتیاں بھی بیساروں سی ہر کر طیار کس تہیں لیکیں پہر ارادہ اوسکا فتح ہو گیا — اور اسی سال میں سیف الدین کراچی مصر کی ایسی قطعات اور جاگیر ات مصر سی مہرول ہوا تھا مہرول رہا کہ پہر مولانا سلطان نے اوس پر رعایت و مار کیا ست دوستی کی اوسکو دی جیسا کہ آگے میاں ہو گا — اسی سال میں رکن الدین میرس علی صالحی مہرول حلقہ حویلیک غلام محمد میں کسی بھیلہ رہا تھا اس ہو کر وہ ہوا

## اب شروع ہوا سنہ ۸۰۰ ہجری

بیان جانی بادشاہ کا طرف کرک کی اور غلبہ پانا بصر میں جاگیر کا ملکیت

اسی سال میں سرور مہرہ بھیسویں ماہ رمضان کو سلطان ملک ناصر الدین والدین محمد بن قلاوون صالحی دیار مصر سی طرف کتبہ شریف کی گیا اور اوس وقت ہی اوسکی خدمت میں دیں جا پہنچی اور انھوں نے ملیر عبداللہ بن ابی مر حطیری — اور امر حسام الدین قوالا میں — اور امیر سیف الدین ال ملک غیرہ ہی صالحیہ بریج کر مار عید وطر کے ادا کی پہر طرف کرک کی گیا دسویں تاریخ سوال کو دہاں پہنچا اوسہا نے مایہ حال الدین قوتس تہر فی تھا اوسی راستہ آرا سہ کر کے ماد سادہ کی غور کی واسطی ساماں طیار کیا جا بچہ ماد سادہ سلی غور کر کی ستہر میں گیا پہر طرف قلعہ کی جیب ماد شاہ یل پر کو طرف قلعہ کی

## بیان جاتی بادشاہ کا طرف کرک کی

طرف قلعہ کی گیا اور امراء اسکی آگے آگے اور غلام گرد گھوڑی بادشاہ کی چلے جاتی ۷۰۹  
 تھی اونکی پیپی سی پل گر پڑا لیکن بادشاہ کے گھوڑے کی قدم قلعہ کے دروازہ میں  
 پہنچ گئی تھے جب گھوڑی نے پل کے گرنی کی آواز سنی جلد آگے کو چرکنا ہو کر دوا  
 قریب تھا کہ اون امیر دن کو جو آگے گھوڑے کی چلی جاتی تھی روند ڈالتا غرضیکہ وہ تو  
 اندر گھس گیا مگر نشتیس<sup>۳۵</sup> غلام بادشاہ کے خندق میں گر پڑے سوار اونکی اور بھی باشندہ  
 کرک کی گر گئی تھے لیکن غلاموں میں سی سوار ایک شخص کے جو خواصوں میں سی نہ تھا  
 ہلاک ہوا اور سب زندہ بچی بادشاہ نے فوراً گھوڑی پر سی اور ترک جال والوں کو  
 حکم دیا فوراً گری ہوئی لوگوں کو اور پراڈھا لیا اونکا علاج ہوا چنانچہ سب اچھی ہو گئے  
 جب بادشاہ قلعہ کرک میں پہنچ گیا اسوقت جمال الدین اتو ش نایب سلطنت  
 کو مدد اور امراء کے جواد کے خدمت میں حاضر ہوئی تھی حکم دیا کہ تم دیار مصر کی جانب  
 جاؤ اور ادنیسی یہ کہدیا کہ کرک میں مینی اسواسطی قیام کیا ہے کہ میں جانب حجاز کے  
 جاؤں گا چنانچہ یہی باعث غالب ہو جاتی سلا را اور بیرس جانشینگر کا ملک پر تہا ان  
 دونو شخصوں نے امر دہنی اپنا جاری کر کے اس طرح کا استقلال اور استبداد پایا کہ  
 سوار نام بادشاہ کی اور کچھ حکومت اسکی نہ رہی تھی سوار اسکی ادھون فی بادشاہ  
 کا محاصرہ بھی قلعہ میں کیا اور ایسی ایسی حرکات ادنیسی میں ہوتی تھیں کہ بادشاہ فی خدا  
 ہو کر دیار مصر پہ چھوڑ کر کرک میں قیام کیا جب وہ امراء جبکہ بادشاہ نے روانہ کیا تھا  
 مصر میں پہنچی ادھون نے دہان کے باشندوں سی بیان کیا کہ بادشاہ دیار مصر پہ سی  
 دست کش ہو کر کرک میں قیام پذیر ہو گیا ہے اسوقت دہان کی باشندوں نے اپنی  
 مشورہ کر کے یہ تجویز کی بیرس جانشینگر سلطنت کرے اور سلا را نایب سلطنت اسکا  
 جیسا کہ اول تھا رہی اور سب فی مشین کہا کہ یہ بات نچتہ کر لی — چنانچہ بیرس جانشینگر  
 اپنی گہر سی لباس بادشاہی پہن کر دیوان عام قلعہ جیل میں جا کر تحت سلطنت



## سان لشکر کنی کرنیکا طرف حلب کی اور جواو سپر گذرا

۱۔ رور رہتہ تیسویں سوال مشہد بھری میں سیٹیا اور لقب ایسا ملک مشہد رکس الدس  
سیرس مسوری رکھا اوردہ امر حوتام میں مات سلطنت ہی سسی ادسکی واسطی حلف  
کرلی ہی حال ما حوج سندھ ادا۔ اسی سال میں درگیوں اسارے حریرہ رودس  
اشکر ہی حاکم مسطیہ سسی جیس لیا جاجی اسی سسی سوداگروں کی راہ دریار کے  
آبی کی سد ہو گئی کو مکہ استساری لوک مسلمانو کو ادر آسے سسی مانع ہوتے ہی۔ اور  
اسی سال میں حاکم نوس الو حص عمرے ایک چار سو لشکر حریرہ حریرہ کی طرف روانہ  
کیا یہ حریرہ بحر رومی میں واقع ہے شہر قالس سسی ملک سرلیر ہے اس حریرہ کی راہ  
خشکی کے ہی ہی اور در در اسکا چتر دکا ہے اول میں یہ حریرہ مسلمانوں کے پاس تھا  
پھر درگی لوگ اسیر عالم آگئے در سال سندھ بھری کے یہ حریرہ درگیوں کی قصہ کیا  
ہو گیا حب یہ سال آیا حاکم تو بس نے اور سیر لشکر کنی کی لشکریوں کی دہاں حاکم  
ڑائی ٹرے او سو ف ہاسد گان اس حریرہ لے اوں درگیوں سسی حوج حریرہ صلیہ میں رہے  
ہتی نہ دماگی حب ایک چار صعلہ کا ادس کے یاس پیجا او سو قت حاکم نوس کے چار سال  
مراحت کی کو مکہ اسصور تیں او کو ٹری کی طاق رہتی۔ اسی سال میں امیر حصر اس ملک  
طاسر سیرس مات قطرہ میں موب ہوا او سکوی سلطان ملک اشرف طیل اس سلطان ملک  
مصور خلا دوں لے طرف مسطیہ کی بھیجا تھا جاجی وہ موہا بل دعیال اور اینی ہائی کا  
ملک ہاں رہا سسی سلامس او سکوا ہائی اور سسی گلہ موت ہوا اند ارال حصر کو در  
قاہرہ کے مراحت کی حب وہ مات قطرہ کے یاس پیجا او سکوائے موب ہوا

اب شروع ہوا ۵۰۹ھ بھری

سان لشکر کنی کرنی کا طرف حلب کی اور جواو سپر گذرا

## بیان کوچ کرنی مولانا سلطان کا کرکسی

اسی سال میں امیر جمال الدین اتووش مرصلی جب کو قتل الصلیح کہتی تھی اور وہ دروغ میں ایک ۷۱  
غلام بدر الدین لولو حاکم موصل کا تھا ہمراہ لاجین جانشینگر مروت زربان کی قریب ہزار  
سوار کے لشکر مصر سی ہمراہ اپنی لیکر آیا امیر سیف الدین قنچی نائب سلطنت حاتم سے  
میرے ساتھ ہی لشکر آراستہ کر کے اونکی ساتھ روانہ کر دیا چنانچہ ہم ہر ذر جہارت نیویں  
ربیع الاخر سنہ ۷۱۰ موافق پچیسویں ایلول کے حلب میں داخل ہوئی اور ایام میں نائب  
سلطنت حلب ترستقر منصوری تھا لشکر دمشق بھی ہمراہ حاج بہادر طاہری کے آپہنچا  
ترستقر نے باطن میں لوگوں کو مولانا سلطان کی اطاعت پر براگتہ کرنا شروع کیا اور سیرس  
جانشینگر لقب ملک منفرد کے اطاعت سی نبادت کر دانی شروع کی

## بیان کوچ کرنی مولانا سلطان کا کرکسی اور حجت کرنی اوسکی طراون شہر

اسی سال میں ایک جماعت غلاموں کی حبیبہ پر جو کہ ایک شہر شہر دن مصر سی ہی سیرس  
جانشینگر کی اطاعت چوڑ کر دیاں پہنچی اور بادشاہ کے پاس کرک میں جا کر سب حال بیان  
کیا اسوقت بادشاہ نے پہر اپنی نام کا خطبہ پڑھا اور بادشاہ کی بھی عارض  
بادشاہ کی بلانی کی پہنچی اسطرح سی مکاتبات حلب بھی اس مضمون کے پہنچی کہ ہم لوگ  
آپکی اطاعت پر سابق دستور قائم ہیں اسوقت بادشاہ مو اپنی ہجر ہو گئی جہاں الاخر  
سنہ ۷۱۰ میں کوچ کر کے حان گاؤں پر جو کہ قریب اس المار کے ایک گاہگارد واقع تھا  
ڈیر اکیار مان جمال الدین اتووش نے باو شاہ سی فریب کر کے سسی ترانہ سوجہ کہ ایک  
غلام ترستقر کا تھا چوڑا ایلی نیا کر بھی حقیقت حال یہ ہے کہ قراغیا پاس اوزم کے  
خط لیکر گیا تھا اوزم نے اسکو بادشاہ کی پاس بھیج دیا چنانچہ اوسنی زمان جا کر جہاں  
فریب کا پیام اوزم نے بادشاہ کو لکھا کہ بھیجا تھا وہ بادشاہ کو سنا یا اور بادشاہ کو یقین

بیان کوچ کرنی، ادشاہ کا طرف دمشق کی

۱۲۔ ہو گیا اسلئے مادتاہ اور ثا حاب کمر کی مرصحت کر گیا اور لشکر اور سیطر حسی مادتاہ کے اطاعت اور طلب میں تھا یہاں تک میرس جانتی گیر حسی معاوت اور حلاف علی الاملاہ ہو گیا جب یہ معاملہ گذرا اور وقت ادوں دعوں نے حوٹ میں ٹیرس ہوئیں تہی مدوں وراں ستانسی کو چ کیا میں بھی اسی سہرا ہوئوں کو لکھ منگل کے رور امیوئیں رح تیسوئیں کارل ادل کو حات میں دراصل ہوا

بیان کوچ کرنی بادشاہ کا طرف مشق کی اور ٹہنا و بان

حکمہ بادشاہ ملک ناصر کو یقین کامل ہو گیا کہ لشکر سام میرا مطیع اور مقادہی اور سوقت  
بہر حاسہ دمشق کی کوچ کیا لشکر دمشق نے ہی شہر سی ماہر نکل کر بادشاہ کا استقبال  
کے اور اوتس اور مائے سلطنت دمشق بہاگ گیا بادشاہ سگل کے دور تیرہویں تھا  
سہ ہر اسطابق میسویں کا نوں مالی کی دمشق میں بھیجا ہر جید کہ ملکہ دمشق واسطی اور س  
بادشاہ کے دہیا کیا گیا ہا لیکس اوسیں ۔ اور املکہ محل املق میں درکش ہوا اور درم سا  
بادشاہ کے ماس خاصہ پہچکا اس ناگنی جاکہ وہ دمشق میں مطلع ہو کر آیا اور تحقیق محاسسی  
میں لشکر عمومی کے بھیجا اس طرح اس قدر تکرار حل لیکر بادشاہ کے خدمت میں آیا یہ  
رور در سہ جو میسویں تھا سہ ہر ا کو بھیجی تھے میں ہی اسی طرفی مدراء رور چہا  
جیسویں تھا نہ کو ر کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا تھا بادشاہ نے قول فرما کر اہمید  
صادقہ اور اقرار اس امر کا کیا کہ ملکات تکو دیا جائیگا حد اراں قر اسقرت کر حلب لیکر  
رور حمد اٹھائیویں ماہ تھاں کو دمشق میں بھیجا قتل اسکے سیف الدین کتھر مرد  
امر حادار صد سی بادشاہ کی خدمت میں آیا بھیجا حد بادشاہ نے دیکھا کہ کلام لشکر  
ستام جمع ہو گیا اور سوقت واسطی عالی دمار مصر کے حکم فرمایا

## بیان کوچ کرنی سلطان کا طرف دیار مصر کی

۶۱۴

## بیان کوچ کرنی سلطان کا طرف دیار مصر کی اور قرار پکڑنا دار السلطنت میں

اسی سال میں جبکہ بادشاہ کے پاس لشکر شام اور دمشق کا جمع ہو گیا اور سوقت بادشاہ فی طرف کرک کی جو خزانہ کے وہاں موجود تھا آدمی بھیج کر منگوا لیا سب لشکر کو بانٹ کر دمشق ہی منگل کے روز نوین رمضان سنہ ۸۰۵ کو موافق دسویں سبطاکر کوچ فرمایا جب سپہیں جانتے ہوئے اور اسکی نایب کو یہ خبر پہنچی اسنے ایک بہاری لشکر ہمراہ برتنی وغیرہ سسر داروں کے جیتا کر کے روانہ کیا یہ لشکر صالحیہ کی طرف آیا وہ فضل جابر سے کی تھی کچھ اور مینہ کا بہت خوف تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی فضل سی مینہ برسا یہاں تک کہ ہسم بادشاہ کی خدمت میں غرہ پر روز جمعہ انیسویں ماہ رمضان سنہ ۸۰۵ کو چاہی جب بادشاہ طرف غرہ کی آیا وہاں لشکر مصر جو حق اور فوج فوج ہو کر بادشاہ کی خدمت میں ملیع اور متقا ہو کر آئے جاتے تھے برتنی وغیرہ سب سردار مہر لشکر بسیار بادشاہ کے خدمت میں آکر موجود ہوئے یہ حالت تھی کہ ہر روز بادشاہ کسی ایک یا میر مہر لشکر کے ہر ملتا تھا اور زمین اطاعت کی چوم کر ہمراہ رکاب کے ہو لیتا تھا جبکہ سپہیں جانتے ہوئے کو یہ خبر پہنچی اپنی تین آپ سلطنت سی مغز دل کر کی تحت سی او تر کے رکن الدین سپہیں دوا داری کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ میری جان بخشی فرمائے اور اپنی صدقہ میں کرک یا حات یا صیہون ان ملکوتیں سی کوئی ملک دیدیجی اور تین سو غلام میرے ملک کی جوہن او کو حکم دیجی کہ میری اردلی میں رہیں بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا ایک سو غلام مہر صیہون کی تحکودئے اور بادشاہ سید ہامہ میں چلا آیا جانشینکے فطوہل سی طرف صعیہ کی بہاگ گیا اور سلاہ بادشاہ کی اطاعت قبول کر کے بروز دوشنبہ آٹھایسویں رمضان کو برکت الحجاج پر ملاقات کی واسطی حاضر ہوا زمین خدمت کے چوم کر اسی روز بادشاہ کے واسطی او س جگہ خیمہ کھڑا کر دیا یا منگل کے روز سلا

## سان پنچی اسند مرکا طرف و شق کی

۱۴۰۰ رمضان کو مان پیام کر کے مدہ کی روداد تہا لی مار عید الفطر رکت پر پڑ ہی اور  
 اوسی روز موت کستامی اور مصر ہی سکے ماد تہا لی کو پچ کر کے قتلہ الجبل میں لگ گشت  
 سلطنت یر مدہ عمر پہلی مار پچ ماہ متوال مدہ سکے روداد تہا لی بحر میں حلو س فرمایا  
 پتہ تہا لی دعو کی باد تہا بہت ہی اور روداد تہا لی متوال کو ملار قتلہ الجبل سسی  
 طرف متوال کی لکب اسکی کی عمر ماہ تہا لی سکے بہ ملک اور سکودید یا تہا گیا اور بہت  
 حل کی سیف الدین فتح کو دیکر دوسری حات لی لی فتح مصر سی برود حرات توں متوال  
 کو پچ کر گیا اور لشکر حات کو حکم دیا کہ اوسکے ساتھ حاد سے اور پھر ہی حوستی حاطر شاہ  
 سکے فرما کر حکم دیا کہ وہ عود مدہ ہی لکب سی ملک حات دیسی لک گیا تہا اب اوسکا وفار ما  
 حور ہے اتنی دنوں سی پہ امر اسوا سطلی ٹنہ میں مہین آیا کہ مہات اور مہات بہت  
 در میش نے چا پچہ بسم ہمراہ فتح سکے مہر سی طرف تمام سکے تاریخ مدہ کور میں بھی  
 اور روداد عمر اب بید ہو ہی دی قعدہ سنہ ہذا کو حات میں پنچی مدہ لہ ان ماد تہا لی سکے  
 امیر حال الدین اتوس اورم کو حور حد دی مدہ دماں چلا گیا اور نیامت سلطنت شام  
 سکے سمس الدین قراسفر کو رحمت ہوئی اور حات حاح ہا در ظاہر ہی کو دیکر ہیر اور مہر سی  
 سکے لی اور سکود عہدہ بیامت سلطنت قلاع اور قو حات لکب مدہ مدول کر سکے اسد سکے  
 اس عہدہ سی دیا چہ میں اور اسد میں عداوت مستحکمہ لکب اسکے کی مدہ ایسی بہا  
 کی طرف مایل تہا ہو گئی ہی ہر جید اوسی پہ ارادہ کیا کہ حات میری لکب لکب شاہ  
 نے اد پکی مدہ سی حب اوسی دیکھا کہ ماد تہا لی حات لکب دیا جاتہا ہے اور سرتیت  
 اسد مرنے ایسی در سطلی دہر حات حات کی کی چو کہ ماد تہا لی کو سی جارہ مدہ مدہ لکب  
 حور ص اور سکی کی مدہ ہا لا جارہ اور سکودید سکے لکب لکب چہ امور سکے مدہ  
 حاور مدہ سکے اور امیر سیف الدین مگنر چہ کاد مدہ کو بیامت سلطنت مصر کی  
 رحمت ہو سکے

# بیان پکڑی جانی بیرس جاشنگیر کا

## بیان پکڑی جانی بیرس جاشنگیر کا

۷۱۵

واضح ہو کہ بیرس ند کور بروقت پہنچی بادشاہ کے صاحبہ پر قلعہ اہل سہی بہت ہالی اور  
گھوڑے اوس مقام سی لیکر جانب صعیہ کے پہاگ گیا تھا جبکہ بادشاہ قلعہ اہل سین  
جا کر پھر اوس وقت بادشاہ نے آدمی بھیج کر دہ خزانہ جو بغیر حق کے لی گیا تھا اوسے  
پہر والی بعد ازاں بیرس ند کور نے جانب صیہون کی حسب وعدہ بادشاہ کی کوچ کیا  
اور صاحبہ کی طرف گیا وہاں سی کوچ کر کے ایک موضع پر جو کہ اطراف بلاد وغیرہ میں واقع  
تھا جسکو عنقربتی تھی قریب داروم کے پہنچا اور قراستقر جانب دمشق کے نایب ہو کر  
گیا تھا اوس کے نام پر دانہ بیرس جاشنگیر کے پکڑنے کا صادر ہوا اسے قراستقر نے  
فوراً سوار ہو کر اوس موضع پر جا کر بیرس جاشنگیر کو پکڑ کر جانب مصر کی روانہ ہوا جب  
حطارہ کی پاس پہنچا اوس مقام پر جانب بادشاہ سی اسند مر کرچی آکر اوسکو ملا پس  
جاشنگیر کو اوس سی لیکر قراستقر کو حکم دیا کہ تم مرا صحبت کر جاؤ چنانچہ وہ ملک شام کو پہنچا  
اور اسند مر ند کور بیرس جاشنگیر کو لیکر ملک مصر میں آیا جب قلعہ اہل سین پہنچا برز جھڑا  
چر وہوین ذی قعدہ سند ہر کو بادشاہ فی اوسکو قید کیا یہ آخر زمانہ اوسکا تھا  
بیرس ند کور نے گیارہ مہینی سلطنت کی — اور اسی سال میں مسی بیان ابن قحی اپنی بہا  
کی سلطنت پر غالب ہو گیا اور مدد طلب کر کے اوسکو وہاں سی نکال دیا بعد ازاں کبک فوت  
ہوا اوسنی اپنی چچی ایک بیٹا مسی قشتر بن کبک چھوڑا تھا اوسنی مدد طلب کر کے اپنی  
چچا بیان کو نکال کر آپ اپنی باپ کی ملک پر قابض ہو گیا بعض یہ کہتی ہیں کہ جس شخص نے  
مسی بیان کو نکالا تبارہ اسی کا بیٹا ہی مسطانی ابن قحی تھا — اسی سال میں یہ خبر  
آمین کہ فرنگیوں نے ملک غرناطہ کا جو اندلس میں واقع ہے تصد کیا وہاں کا حاکم  
نہہ ابن محمد ابن احمد تھا اوسنی سلیمان مرینی حاکم مراکش سی مدد لیکر فرنگیوں کی لڑائی

## بیان بنجی اسد مر کا طرف دمشق کی

۱۶ء کی اسی سال میں حرمہ آباد شاہ تاتار نے حاکم مار دیں ملک منصور عاری اس قرار ملا  
کی سٹی سی اسکا کن کا تھا اور اسی سال میں مدہ کے درو یا یحویں دی ایچہ کو مہتا ان سی  
طرت حات کی آ اور اسی دیاں آ کر مہم میں اور مرے ہائی میں سب حات کے  
صلح کروالی جا ہی لیں کچھ ہوا اور اسی سال میں آ ہار دیں دی ایچہ کو مدد الدین ملک  
سردی حات میں حاضر ہوا اسی یاں کیا کہ میں اسد مر کا ماس ہو کر آیا ہوں بھی  
وہ ہی آتا ہے لیکن اسد مر کے حات میں آسکا انتظار رہا اور اسی سال میں درو دوشہ  
حویس ماہ دی ایچہ سہ ہا کو یہ یاں کر کے کہ میں طرف دمشق کی حاکر اسد مر سی  
حالت کر دینا بیلہ گنا اور یہی لوستیہ عریاں ماد شاہ کو اس مہوں کی بھیجیں کہ اگر  
ملک ہو دیں دمشق میں حاربوں حاب کو چوڑ دون کیونکہ اسد مر سی ملک کمال عدالت  
نی اسلی حات میں اس کے ریر حکم رہی سی ملک حوت لاجی ہوا جا کہ میں حات کو  
جوڑ کر دمشق کو ملاگا درو دوشہ لہا میوں ماہ دی ایچہ سہ ہا کو مدد الدین اسکا  
میر اسلام درو دوشہ جو بھی محرم سہ ماہ شاہ کی ماس سی اسمہوں کا حکم  
لہا آیا کہ تم دمشق میں رہو اور ماد شاہ نے حلت کردوس اور کلونا رر ش کا مرے  
واسلی بھیجا اور اس مہوں کا حیاں بھیجا کہ دمشق کے میدادار میں سی علیہ تم لیا کرداد  
اور لشکر تمہارا حات میں رہے

## اب شروع ہوا شاہ ہجری

## بیان بنجی اسد مر کا طرف دمشق کی حات کو جاتی ہوئے

اسی سال میں درو مگل دیوں محرم کو جام سلطانی سی مات حات ہو کر اسد مر حات  
میں آما میں اولن امام میں دریاں دمشق کے حاک اور درو ہوا مقم تھا یہی ہی مقام کوہ ر

## بیان پکڑی جانی سلار کا

کسوۃ نرسنگھار اسی طاقی ہوا ہر چند کہ وہ مجھ کو فریب اس زمین دی رہا کہ تم میری ساتھ ۷۱۷  
 حیات میں چلو میں تمہاری ساتھ بہت سلوک کرونگا لیکن میں ہرگز اوسکا کہتا نہ مانا جب  
 اوسنی دیکھا کہ یہ میرا کہتا نہیں مانتا اوسوقت ترستہ ترسٹا تب دمشق کے پاس جا کر اوسنی  
 کہا کہ اس کو طوعاً و کرہاً اور جبراً جیسا طرح ہو سکی میری ہمراہ کر دو اوسنی کہا کہ بادشاہ نے  
 اوسکو دمشق میں رہنے حکم دیا ہے کہی کچھ نہیں کر سکتا لاچار ہو کر چند روز وہ ہی دمشق  
 میں ٹھہر کر حیات کو چلا گیا ہر روز مشکل چوبیسویں محرم سنہ ۱۰۸۱ کو پہنچا

## بیان پکڑی جانی سلار کا

درضج ہو کہ سلار درمیان شہرک کے ہاگنی کی ارادہ پر تھا اولاً پر دانہ اوسکے نام چاہے  
 جانبیکا ہوا ہر اوسکو بادشاہ نے بلالیا اور اسد فر کو کہا کہ حیات سسی کو چ کر کی دمشق  
 کو چلے جاؤ اور حیات سلار کے واسطی خالی کر دو اس امر میں مرسلات سلار کی جانب  
 آتے جاتے رہی آخر کو سلار بادشاہ کی خدمت میں درمیان مصر کے سلخ ریح الاخر  
 سنہ ۱۰۸۱ میں پہنچا بادشاہ نے اوسکو فوراً قید کیا یہم آغوز مانہ اوسکا تھا اور جو کچھ  
 اوسکے بیت المال بچ جو وہاں بے لیا

## بیان مقرر ہونی میری کا حیات میں متعلقات کی

درضج ہو کہ اسی سال میں حاج بہادر بنامیب سور حل مشامیہ نگل کے روز بیسویں ریح الاخر  
 کو فوت ہوا اور مہتابین عیسیٰ طرف دمشق کی گیا پھر وہاں سی طرف مصر کے ہر روز ہفتہ پہلی  
 تاریخ جماد الاول کو گیا اور بادشاہ کو اپنی ایفا روعدہ کے کہا تھا کہ تجھ کو حیات دین کا  
 جو کچھ ہے





## نام سلاطین حمات کا

داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے کتب یہود میں جو چوبیس کتابیں مشہور ہیں گذر چکا ہے ۶۱۹  
 بعد اسکی یہ حمات ایک چوٹا شہر مضافات میں سی شمار کیا جاتا تھا بعد ازاں اسکی <sup>سپیشیوس</sup>  
 بادشاہ روم نے فیصل حمات کی اول سال اپنی جلوس کے میں نبوائی دہر بس میں  
 اسکی فیصل بن کر طیار ہوئی رومیوں کے قبضہ میں یہ شہر اسوقت تک رہا کہ ابو عبیدہ  
 بن جراح نے امان دیکر اسکو بفتح حص کے فتح کیا اسوقت سسی حمات مضافات  
 حصہ سسی رہی بعد ازاں خلفاء راشدین کے عامل حصہ پر ایک پیچی دوسری کے حکومت  
 کرتے رہی یہاں تک کہ نبی امیہ بادشاہ ہوئی اور دمشق کو دار السلطنت مقرر کیا اسوقت  
 سسی نبی امیہ کے عاملین کے قبضہ میں حمات رہی — جب نبی عباس کا دورہ آیا اسوقت  
 دکنی عامل حصہ اور حمات پر قابض رہے بعد ازاں قرامطہ حمات پرستولی ہوئی انہوں نے  
 دھان کی باشندوں کو بہت قتل کیا بعد ازاں صاحب میں مدرس کلابی حاکم حلب کے  
 قبضہ میں ہو گئی — بعد ازاں امیر شہم الدولہ خلیفہ بن جیہان کردی حمات پر حکومت  
 کرنے لگا — پھر شجاع الدولہ جعفر بن کلنہ والی حصہ درمیان ۵۷۷ھ ہجری کی قابض  
 ہوا — بعد ازاں سلطان ملک شاہ شہر حمات استقر کو حلب کی مضافات  
 میں کر کے دیدی اسکی پاس جب تک رہی کہ قتل کرنے لگا اسوقت کیا بعد ازاں حمات  
 محمود بن علی بن قراجا کی قبضہ میں آگئی یہ شخص ظالم تھا — پھر طغٹین حاکم دمشق کے  
 زیر حکم ہوئی — پھر برستی کی حکومت میں شامل ہوئے بعد ازاں اسکا بیٹا غالدین  
 مسعود بن استقر برستی حکمرانی کرتا رہا — پھر بہار الدین سوچ میں لوری بن طغٹین کے  
 زیر حکم رہی — پھر عابد الدین زنگی بن استقر کے زیر حکم ہو گئی — پھر اوشی شمس الملک  
 اسماعیل بن لوری بن طغٹین نے لالی — پھر عابد الدین زنگی مستولی ہوا — پھر  
 نور الدین محمود بن زنگی کے پاس ہو گئی — پھر اسکے بیٹے ملک صالح اسماعیل  
 بن محمود کے قبضہ میں ہو گئی — پھر صلاح الدین یوسف بن ایوب کے زیر حکم رہا

## نام سلاطین حیات کا

۱۔ پیر ادسی اسی مامل شہاب الدین محمود حارمی کو دیوے۔ پیر ملک مطہر تقی الدین  
 عمر میں شاہنشاہوں یوب کے در حکم رہے۔ پیر ادسکی میٹی ملک منصور محمد بن عمر  
 کی سلطنت میں در جل ہوئے پیر ادسکی میٹی ملک ناصر علی اور سلاں میں محمد کی زیر حکم ہو گئی  
 ۔ پیر ادسکی ہائی ملک مطہر محمود بن محمد کے پاس ہو گئی۔ پیر ادسکا ٹیا ملک منصور  
 محمد بن محمود حکومت کرتا رہا پیر ادسکا ٹیا ملک مطہر محمود قاضی ہوا پیر ادسکی حادہ اس کی کل  
 حے۔ قراستہ دالی ہوا۔ پیر ریں الدین کتعا پیر سیف الدین تاج پیر سیف الدین اسد  
 کے زیر حکم رہے بعد ازاں مولف کتاب ہدایہ اسماعیل بن علی بن محمود بن محمد بن عمر  
 بن شاہنشاہوں یوب کی مصد میں آئے اب ہم باقی عادات اس سال کی یہی سہ  
 ہجرت کی یاں کرتے ہیں جب میں حیات کی قریب گیا اور درستی پر حاکم اور ترا ادسکا  
 امر سیف الدین مجلس نے حلت سلطانی اور لباس حکومت بھگو پہنا یا تفصیل ادسکی  
 پہ ہے کہ ایک عامہ مجلس شرح کا مہا جس کے ادیر سولی کے ماروں کا کام ہو رہا تھا اور تھی  
 ادسکے رد و مجلس لگا ہوا تھا ٹوپے پر حوایات دوپٹے سولے کا مہر کا مہا ہوا۔  
 ایک قصہ شہر مصری سولی کا کیا ہوا اور گہوڑے رتی پر محکو سوار کیا یہ لباس پہن کر حیات  
 میں در جل ہوا سب آدمیوں کے رد و تقلید ٹہری گی یہی سیف الدین نے کور کو جالیں ہزار  
 در ہم دئے اور حلت اور گہوڑوں کی او سکور خفت کیا رد و کیتہ اسویں عا دالا ح  
 سہ ہوا کہ وہ حیات سی حقت ہوا تھا۔ پہر عجب و غریب اتفاق گذرا ہے  
 کہ میری یہ ایس در سال حاد الادل دمشق میں ہوئی تھی ماہ حاد الادل ہی میں سہر حیات  
 کا میں حاکم ہوا پھر مذہب بکشت موافق عادت ایسی حاد ال کی مادشاہ کی خدمت میں  
 پہنچ کر ایک و ماں ایسی حاصر ہوئی کی مد سلی مادشاہ سی طلب کیا جانچ و ماں آیا اور میں  
 ستر دے متوال سہ ہوا میں حیات سی لکل کر مصر میں در جل ہوا ستر دے دی قعدہ سہا  
 میں رد و مگل در مار سا ہی میں حاصر ہوا در مادشاہ کو دی قول ہوئی اور محکو مد میرے

## بیان پکڑی جانی اسد مر نایب سلطنت کا

میری ہراسیون کے خلعت ہوا اور گہوڑا اور خرچ راہ مرحمت کر کی بادشاہ نے حکم دیا ۷۲۱  
کہ اپنی شہر کی جانب مراجعت کر جاؤ چنانچہ مشکل کے روز ساتویں ذی الحجہ سنہ ہذا کو موافق  
ستائیسویں مینان کی داخل حات ہوا

## بیان ملوک عرب کا

اسی سال نبی سنہ ہجری میں ابوالدیر سیلیمان بن عبد اللہ بن ابی یعقوب یوسف درمیا  
سال ہذا کی فوت ہوا بعد اسکے اور سکی باپ کا چچا ابوسعید عثمان بن ابی یوسف یعقوب  
بن عبد الحق درمیان ماہ رجب سنہ ہذا کے بادشاہ ہوا

## بیان پکڑی جانی اسد مر نایب سلطنت حلب کا

واضح ہو کہ بادشاہ فی ایک لشکر عراہ کرای مضوری اور شمس الدین سنقر کالی کے ارشاد کے  
اسد مر پہنچا تھا وہ لشکر حصہ میں جا کر بڑا رہا جب میں بادشاہ سی رخصت ہو کر طرف حات  
کی مراجعت کر کی آیا اور سوقت اس لشکر نے اسد مر کی مارنے کی واسطی چڑھائی کی تھی کہ چونکہ  
وہ نبی ہو گیا تھا میرے پاس ہی کرا سی مذکور نے ایک قاصد بھیجا اس امر کی اطلاع کر کے  
میرہ پہنچا تھا کہ لشکر حموی لیکر اس مہم میں تم بھی شریک ہو چنانچہ میں بھی بروز جمعرات  
نوبین ذی الحجہ سنہ ہذا کو ہر تین روز کے اپنی سبھی سی حات میں کوچ کر کے عبادتے پر  
جا کر اوتھا اور تمام دن جمعہ کو تھوڑی رات تک چل کر پہر رات گئی گیارہویں ذی الحجہ کو حلب  
میں پہنچا وہاں جا کر ہمیں دارالامانت کا محاصرہ کیا جان اسد مر پہنچے قلعہ حلب کی تہا بروز  
ہفتہ جمع کے وقت اسکو پکڑ قلعہ حلب میں قید کیا بروز یکشنبہ بارہویں ذی الحجہ سنہ ہذا کو

## بان وفات پانی طقطنا کا

۷۲۲ حاکم مصر کے اور سکونامہ کے رد اور کزدیا حب مصر میں بیجا و مان صید رہا پہر طرف کرکٹ کی اور سکونامہ کی طرح کیا آحر رہا اور سکونامہ ہوا۔ اور جو کچھ اور سکونامہ اور اسکاٹ گہوڑے اور ہیار و غیرہ یا نے سب ضبط کر لئے یہ تمام مال ست المال میں بھجوا دیا۔ کرمی اور کٹا معاویہ ہر امویوں لشکریوں کے اور منہ دے اسماعیل بن علی ماحوج اور حاتم سال ہر اس کے حلب میں مقیم رہے۔ اسی سال میں محسن الدین احمد بن رعدہ دیار مصر میں فوت ہوا وہ ڈراہیہ شامی مدہب تھا میں جلد میں کتاب مدہ کی اور اسی شرح کی ہی اور اور شرح و خیر راجی کے ہی اور سیر نعل کی ہے۔ اسی سال میں رودر یکسہ شرویں رعداں کو دریاں تیر کی قاضی قطب الدین محمود بن مسعود و ب ہمایہ ایش اور سکونامہ شہر تیر کی ماہ مصر ۶۳۲ ہجری میں ہوئی ہی عمر اسی چتر رس ماٹہ مہنی کی یا ی مدہ جلد علوم میں نعل علم رما صی اور منطق اور اصول حکمت اور طب اور اصول کے امام تھا اور سکونامہ جلد کتاب میں نصیف ششی اور اچھلہ ہاتہ الادراک بیتہ میں اور تحفہ السامی ہی بیتہ میں اور شرح مختصران حاکم کی فقہ میں ہی مصالح اور سکونامہ شہر ہیں

## اب شروع ہوا اللہ بحری

## بان وفات بانی طقطنا کا اور بادشاہ ہونا ازبک کا

اسی سال میں یا اللہ بحری میں طقطناں سکونامہ طمان بن ماطویں دوستی خاں میں چکر کا بادشاہ تانا رطاد تالیہ میں حکمی دار سلطنت جہاں ہے فوت ہوا اور سکونامہ بادشاہ ہو گیا حال سیہ ۶۹ ہجری میں یاں ہو چکا ہے بعد اور سکونامہ وفات کی ارکب بن طول شاہ بن سکونامہ بن طمان بن ماطو خاں بن دوستی خاں بن چنگیز خاں بادشاہ ہوا

## بیان قتل کرنی قراسنقر کا

۷۲۳

بیان نقل کرنی قراسنقر کا نیابت سلطنت دمشق سی طرف  
حلب کی اور واپس ہونا کریمہ منصور کا دمشق پر اور دنیا لشکریوں حلب کو فرمان

اسی سال میں جب اسد مر پڑا گیا قراسنقر نیابت سلطنت دمشق نے بادشاہ سی یہ دعویٰ  
کے کہ محکوم نیابت سلطنت حلب کی مرحمت ہو کیونکہ وہ چونکہ مدت تک حلب میں رہا تھا  
وہاں کے باشندوں سی اسکو کمال محبت ہو گئی تھی بادشاہ نے منظور فرما کر زمان  
ولایت حلب کا سیف الدین ارغون دوا دار ناصری کے ہاتھ پہنچا وہ ہمراہ اس کے  
دمشق سی حلب کو گیا مگر قراسنقر کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جب میں حلب میں جاؤں گا وہاں کے  
لشکری محکوم پکڑ لیں گے اسلئے اس نے چلنے میں تاہل کیا اور ارغون دوا دار ناصری نوکور  
نے مجمع کی اور قسم کہا کہ یہ کہا کہ یہ تم کو دہم و خیال ہے بارے اسکی و محبی کر کی  
حلب تک لیگیا حلب کا لشکر بھی اسکی استقبال کو باہر آیا چنانچہ ہم نے یہی ملاقات  
اسی کی وہ بروز دوشنبہ اٹھارویں محرم سنہ ہذا کو داخل حلب ہوا اور کار نیابت سلطنت  
کرنے لگا ارغون ناصری کو بہت بیماری انعام دیکر بروز چہار شنبہ مہسین محمد کو طرف  
دیار مصریہ کی رخصت کیا بعد ازاں مدت تک ہم مقیم رہی پہر ایک زمان لشکر حلب کے  
نام کوچ کا آیا چنانچہ بروز جمعہ اکیسویں ماہ صفر کو اپنی وطن کے طرف مرحمت کی میں پر  
کے روز جو مہسین صفر کو مطابق بارہویں تموز کی داخل حیات ہوا اور لشکر مصر اور دمشق  
اپنی اپنی ملکوں کو مراجعت کر گیا جب قراسنقر کے دمشق سی طرف حلب کی بری ہو گئی  
اور سو قبت بادشاہ نے نیابت سلطنت شام کی سیف الدین کریمہ مضوری کو دے  
دیا ایک مدت کی کریمہ مضوری پڑا گیا اور ملک شام کی سلطنت کی نیابت اقتوش کو  
جو کہ کرک کا نائب تھا مرحمت ہوئی

ساں جانی ترستقر کا طرف حجاز کی

۲۲ سان نے حجاز ترستقر کا طرف حجاز کی اور رستہ ہی میں لوٹ آنا اور پہرہ لگانا

اسی سال میں ترستقر نے ایک فرماں بادشاہ سی درسطی احازت ادائی حج کعبہ اللہ کے  
جاء بادشاہ نے دیدیا اور سنی اپا ساں تیار کر کی حلب سی اور علی سوال سندہ دین  
کو چ کیا مگر کسی کی رستہ گما علیہ مستوں کی جانب کو چلا پہاٹک کہ ہر کہ رہا یہ پہا دہاں  
حاکم کو یہ خیال ہوا کہ ایسا ہو کہ مصر کی سوار محکو کم میں یکر ٹین یہ سوچ کر اس مقام  
سی ختکی کی رستہ مر رحبت کی پہاں تک کہ حلب پر پہا دہاں جہاں عیسیٰ امیر عرب  
سی ملکہ دہوں نے متفق ہو کر ارادہ عیسیاں اور عبادت کا کیا ترستقر کی یہ ارادہ کیا  
کہ میں حلب پر رسولی ہو جا دنگا ٹکن دہان کے امیروں اور لشکر کی مع ہو کر لوٹ سکوں کسی نہ  
پہرید کہ بادشاہ سیلے اونکی قصور سی اعاص در مار کر ترستقر اور منہا کے ترستی حاکم کی  
درسطی وعدیہ کر پہا تھا گروہ دو لو اپنی گرا ہی سی پہری اوسی پر پھر رہے اور سوقت  
بادشاہ نے لشکر ہراہ متفر سسی اور خون دودار ماصری اور امیر حاسم الدین فرالا صیں کے  
ہسراہ اور اسہ کر کے درسطی ترستقر دنگور کی رواد کیا اور یہ ہی ادنیٰ کبہ یا کہ اگر وہ  
ایسی مدی اور حادث سی تو نہ کریں تو جس مکان کو وہ لسنہ کرے وہاں اور سکور ہے  
وہ اور اگر اسی مدی سی نہ پیرے تو جہاں اور سکوں لکڑی اور سگو دین سی پکڑ کر لادے  
بہ لشکر حات میں بر ذر ہتہ چٹھی ذی الحجہ سہ ہر امطابق بید رجوں عیسیاں کو پہا  
من ہی ہسراہ اور سکے لشکر حات لکر ساتھ تو لیا مقام عام بر ترب در فاس کے ہجرت  
کے روز گمارہیں ماہ ذی الحجہ سہ ہر اکویم اور ترے اور ترستقر طرف خرات کی پہاگ  
کہا غلام ہی اور سکی علیہ ہر گئے گروہ دہان حاکم معیم ہوا ملا دہوں سی سی اور سکی بھی  
ناما ریں سی حامی اور محفوں نے اطاعت بادشاہ کی قبول کی نہ ازان قضا ترستقر  
طرف منہا کی گیا اسلے لشکر کی مقام حام سی طرف حلب کی مر رحبت کی ہم حلب میں اتار کی

۷۲۵ اتوار کی دن چودھویں ذی الحجہ سنہ ۸۱۰ کو داخل ہوئے پہر جو کچھ آگے بیان کریں گے  
 انشاء اللہ تعالیٰ — اسی سال میں درمیان ماہ جاد الاول کے علی سیف الدین مکتوب جو کاتب  
 نایب سلطنت پکڑا گیا اور انیر رکن الدین پیرس دوا دار بجائے اسکی مقرر ہوا —  
 اسی سال میں قاصدان سیس نذرانہ لیکر موافق اپنی عادت کے حاضر ہوئی شام کے  
 نوابوں کی درستی پہی تختہ لائے تہی میری ہاتھ پہی ایک چرخ اور قماش آیا تھا —  
 یہ سال پہی تمام ہو گیا اور حاکم اس حال پر تہی جو میں بیان کرتا ہوں سولانا سلطان  
 اعظم ملک ناصر الدین محمد ابن سلطان ملک منصور قلاوون صالحی سلطان  
 الاسلام بادشاہ مصر اور شام ہمہ ادون دونوں کے منافع اور حجاز کا تھا نایب  
 سلطنت رکن الدین پیرس دوا دار صاحب تاریخ سمری زبۃ العکرة فی تاریخ الهجرة کا تھا  
 اور نایب شام کا جمال الدین افوش تھا جو کہ اول میں نایب کرک کا تھا اور قراستق  
 بنی ہو کر مہنا بن عیسیٰ امیر عرب دریا رفرات کی کناروں پر گھومتا پرتا تھا اور حاکم  
 حلب کا سوائے محافظین اور ناظرین کی کوئی نہ تھا اور قطلوبک درمیان صفد کی تھا  
 کیونکہ نایب صفد یعنی مکتوب جو کاتب دوا دار طرٹ مصر کی چلا گیا تھا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا  
 اسلے بادشاہ نے نیابت صفد کی سیف الدین قطلوبک کو دی تھی اور اسماعیل ابن علی  
 یعنی مولف کتابت بن تھا اور تمام اطراف میں مینی مثل بیرہ اور حمیہ اور  
 غزہ اور حص اور قلعہ روم وغیرہ میں بادشاہ کے غلام یا اسکے باپ کی غلام یا اسکے  
 باپ کے غلاموں کے غلام پہلی سو ہی تھے موافق راسی بادشاہ کی وہ لوگ اپنی کار  
 خدمت پر سرگرم تھی اور اطراف بیرہ کا حال یہی کہ حاکم ماردین ملک منصور  
 نجم الدین غازی ابن ملک مظفر قراقرس سلطان ابن ملک سعید نجم الدین غازی ابن ملک  
 منصور ناصر الدین ارتق ابن قطب الدین الیغازی ابن البی ابن حسام الدین خمر تاش  
 ابن نجم الدین غازی ابن ارتق تھا اور ہم اخبار ملک ماردین کا سلسلہ تک برابر



## بیان بہاگ حانی افرم کا

۷۲۶ بیان کرتا ہے کہ پہلے اکی اصرار دریاں شہ کی ماں لگی گئی ہیں — اور حاکم میں کا ملک  
مرید مشرف الدین داؤد اس یوسف اس عراس علی اس رسول تھا اور مادشاہ  
تار کا دونو عراقوں اور کرمان اور حر اس اور دیار کر اور روم اور آذربجان وغیرہ  
حرسندہ اس ارمیوں اس انسا اس ہولا کو اس تنوا اس جگیر خاں تھا اور قچی مادشاہ  
ترکستان کا مادر البہر اس تھا اور حاکم حصوں میں کا یہی قائم مقام جگیر خاں کے  
سرقس اس معلای اس قیلای اس ملوا اس جگیر خاں تھا اور مادشاہ تار کا ملا و مالہ  
میں حلی دار السلطنت صرائی ہے اور ملک اس طبری شاہ اس مکتور اس خاں تھا  
اور مادشاہ تار کا دریاں عرب اور میان کے مہطای اس قچی اس اردو

اس دہشی خاں اس جگیر خاں تھا اور مادشاہ عرب کا ابو سعید عثمان اس مقرب  
اس عبد الحق میری تھا اور مادشاہ عوامط اندلس کا ابو جوش نصر اس محمد اس امر تھا  
اور حاکم روم کا ابو القاسم خالد اس دکر یا اس یحیی اس ابو حفص تھا اور اشکری شاہ  
قسطیط کا اندر دنیفوس تھا اور مادشاہ سبیس کا ارستیس اس یعون اس ہتیم ہسا

## اب شروع ہوا ۱۲۰۰ ہجری

بیان بہاگ حانی افرم کا اور جمع ہونا ہمراہ قرا سنقر

کی ہرجانا اون دونو کا طرف بادشاہ خرنبدہ کی

اسی سال میں اورش اوم مایہ سلطنت مو حات نے یہ ارادہ کیا کہ میں ہو کر  
لوگوں کو جمع کچی چا کچ اس ارادہ کے پورا کرنے کی واسطی امید مررد کا ستہ متیق  
سی بہاگ کر ضی آدمی کہ اسی مل گئے تہی او سکولیکر اوم سی اویر ساحل کی آٹا  
ہر جہد کہ وہاں کے لشکر کو یہی ایسی موافقت ہو رانجیہ کیا لیکن کسی نہ مانا او سوفت

## بیان بہاگ جانی افرم کا

۷۷۷  
 اوسوقت افرم لاچار ہو کر ساحل سی بہاگ کر دشت اور محص کی پنج میں کو نکل کر جنگل میں  
 جا کر ماہ محرم سنہ ہذا میں قراستقرسی مل گیا امیر سیف الدین ارکتر کے پاس محص میں جو  
 تہا اوسنی افرم کے بھتیجی اوسکی پکڑنی کو بیجا مگر وہ اوسکو نہلا جب ہم کو خبر پہنچی کہ افرم  
 بہاگ کر قراستقرسی مل گیا ہے اور وہ قریب سلیمہ کے پڑین میں اوسوقت تمام  
 امیر دن کی یہ تجویز پڑی کہ حلب بسی کوچ کر کی جانب محص اور سلیمہ کی چلو چاہیے  
 ارغون مصری اور امیر حسام الدین قرا لاچین اور عیسیٰ اس مختصر کا لشکر حیات حلب  
 سی لیکر حیات میں بارہویں محرم سنہ ہذا پہنچا باقی لشکر بھی سی حیات میں  
 نکل کے روز پندرہویں محرم کو آپہنچا سلیمہ کی باہر ہم اوترے اور قراستقر اور افرم  
 فی راٹو لشکر پر تاخت لانی کا ارادہ کیا کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ یہ لوگ رہے  
 ہماری موافقت اس امر میں کرنیکی اوسکی ہماریوں نے بالکل ارادہ کیا اسلئے اپنے  
 ساتھ کی لوگوں کو لیکر جانب رجبہ کی چلی گئی اوسوقت تمام امیر دن کے یہ تجویز  
 ہوئے کہ انکی قیادت پر لشکر پہنچا چاہئے چنانچہ ایک اس بندہ فقیر اسمیل ابن علی کو  
 سولہ لشکر حیات اور امیر سیف الدین قلی کو مہ اور سردار دن مصری اور دمشقوں کی روانہ  
 کیا چنانچہ ہم سلیمہ سی جہرات کے دن ستر دین محرم سنہ ہذا کو طرف قسطل کی گئے  
 پھر وہاں سی طرف قدیم کی پھر وہاں سی طرف عرض کے وہاں سی طرف قیادت کی وہاں سی  
 طرف رجبہ کی گئی اسجائے اوتار کے روز اٹھایسویں محرم کو پہنچی تھے جب ہم وہاں  
 پہنچ چکی اوسوقت قراستقر سے اپنی ہر امیون کے جانب ترمان کے جو کہ قریب عانہ  
 اور حدیشہ کے ہے بہاگ گئی بلکہ وہ دن حکم اوتکا پہچا کرنا اور وہاں جانا منظور نہ تھا  
 اسلئے ہمیں رجبہ میں قیام کیا بعد ازاں ہمیں وہاں سی پہلے تاریخ صفر مطابق آٹھویں خیرا  
 سنہ ہذا کو مراجعت کی اور تقریبی ارغون دوا دار کے پاس جو کہ سلیمہ سی طرف  
 محص کی گیا تھا جہرات کی روز آٹھویں صفر کو محص میں پہنچا تقریبی نے اسبسات کی

## بیان پنہنی نائب کا طرف حلب کی

۷۲۰ کہ حالت فریب تھی اور میری اوسخای ٹھہری سی کچھ عامہ ہی رہا یہ تو ترکی کلم حالت کو چلی حادثہ اسکی میں موافق اسکی صلاح کی حالت میں جلا آیا میرے دور مار ہویں صدر کو داخل حالت ہوا بعد ازاں قراسعر اور اوم سی بہت خط و کتابت اسکی ختمی خاطر کی نائب میں رہی لیکن سوائے رکتی کی اسکو کچھ فائدہ نہوا یہاں تک کہ وہ تیار کی پاس حاکم بادشاہ حرمہ سی ماہ ریح الادل سے ہوا میں حالتیہ مرید گائے سدایی ہر ایوں کی بھی اسکی ساتھ حال تھا

## سان پنہنی فرمان کا طرف لشکر کی

حس اس امر کی حرمہ بادشاہ کو ہوئی حور ایک دریاں لشکریوں کے نام اس سو لگا آیا کہ اسی ایسی گہروں کو چلی حادثہ چاکہ میر کی رد چہ سب دین صفر سے ہوا کو ایسی ایسی گہروں کے سب رخصت ہو گئے

## سان وفات یانی حاکم مار دین کا

اسی سال میں انوار کے رد آٹھویں ریح الاخر کو حاکم مار دین فوت ہوا اسکا دام ملک منصور حکم الدین عاری ہوا وہ شاہک مظفر قرار سلاں اس سے حکم الدین عاری اس منظور اس ارتق اس سلاں اس قطب الدین ایباز سی اس الی اس عمر تاقت ان اٹھاری اس ارتق صاحب مار دین ہوا بعد اسکی شاہک اسکی ملک عادل عمار الدین علی اس عاری فریب سیرہ دل کی حکمران راہر اس کے بیانی ستمس الدین صالح لکھے قفسہ پاکر ایالقب ملک صالح اس عازے رکھا

## بیان پنہنی نائب کا طرف حلب کی

## بیان میری جانیکا طرف مصر کی

اسی سال میں سلطان سیف الدین سودی جدارہ شریفی نیابت سلطنت حلب پر بجائی تشریف ۷۲۹  
کے مقرر ہوا سودی مذکور حلب میں آٹھویں یا نویں ربیع الاول سنہ ۷۸۰ کو آکر مقیم ہوا

## بیان میری جانی کا طرف مصر کی

اسی سال میں طرف خیام بادشاہی کی پیر کی روز اٹھارویں ربیع الاول سنہ ۷۸۰  
مطابق چوبیسویں تہذیب کو حاکم سہی نکلا قلعہ اہل میں جا کر بادشاہ کی خدمت میں پیر کے  
روز دسویں ربیع الاخر مطابق چوبیسویں ماہ آب کو پہنچا بعد ازاں میری لڑکی ان پہنچی  
اور یہی نذرانہ جمعہ کی روز پندرہویں ربیع الاخر کو بادشاہ کے پیش کیا قبل میری پہنچی  
کے سیرس دوا دار نائب سلطنت اور خدیو امیر مثل کمانی وغیرہ کے پکڑے گئے تھے جب میں  
بادشاہ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا خلعت مرحمت ہوا اور ایک مکان خاص میں حکم اترنے  
کا فہرہ پایا میں جا کر اوس مقام میں ٹہرا بعد چند ایام کے ردو بنیل طغیان پر ہوئی اکیسویں  
ربیع الاخر سنہ ۷۸۰ کو چند شہر مصریوں کے دُوب گئی ادھنن ایام میں تفرسفی ارغون  
دوا دار کو نیابت سلطنت کی تلوار اور خلعت مرحمت ہوا بعد ازاں مجھ کو اور میرے معصوب کو  
بادشاہ نے خلعت دیکر ایک گھوڑا معزین اور محجام کے متشیں نہرا در دم اور پچاس  
پارچہ قماش کی مجھ کو مرحمت کیا اور ملک حاکم اور مورہ اور بارین مجھ کو مرحمت کی اگر  
خوف طوالت نہوتا تو تمام مقل اس فرمان کے جو مجھ کو مرحمت ہوا تھا لکھ دتا وہ فرمان  
پچیسویں ربیع الاخر سنہ ۷۸۰ میں لکھا گیا تھا بعد ازاں مجھ کو حکم ہوا کہ تو اپنی شہر کو مراجعت  
کر جا اسلئے مشکل کے روز دوسری جاد الاول سنہ ۷۸۰ کو قاہرہ سہی نکل کر دمشق میں  
پہنچا وہاں امیر سیف الدین تکرناصری نائب سلطنت دمشق ہو کر بجائے جال الدین  
توش کے آئے پہنچا تھا اوسنی بہت تواضع اور تکریم میری کی جب میں حاکم میں آیا

## بیان ہینا لشکر کا طرف حلب کی

۷۳ وہ دن سب لوگوں کو جمع کر کے میرے روزنامیوں کا دالہ اول پڑھا گیا اور ہمیں ایام میں  
چند امیر و عرب جو گئی تھی حالت سسی طرف حلب کی چلے گئی تھی کہ چونکہ حب میں مادتاہ کی  
یاس ہینا تھا مادتاہ نے محسسی تمام حال میرا دریافت کیا ہا میں کہہ دیا کہ وہاں سب  
ہی ایسی تیری دہیں اور قوت و راست سسی یہ معلوم کر گیا تھا کہ اسکو میں امرار کا کو  
حالت میں رہتی ہیں نہت ریح ہے اسلئے مادتاہ نے قتل میری نیچی کی حالت میں قاصد کے  
ہاتھ ایک پردہ اوں امرار کے نام اس مصلوں کا لکھ ہینا کہ تم لوگ حلب میں حاضر کریں  
مہارمی حست منول حالت سسی جاری رہیں گی اسلئے وہ قتل میرے بھیجے کے جوڑے عیدہ  
امیر کی تھی حلب میں چلی گئی حست میں حالت میں آیا کوئی دہاں ماتی رہا تھا مگر حکو میں اسے  
یاس ٹہرا لیا وہ ٹہرا یہ بڑے عنایت مادتاہ کی اوں لوگوں کی حالی یہ بری تھی

## بیان ہینا لشکر کا طرف حلب کی اور ہینا دشمن کا اور لڑائی ہونا رجب پر

اسی سال میں مہر کی دور سردیوں رح کو لشکر حالت میں ایسی عہدہ لیکر دوسری مہرہ جو پیر  
رح کو دحل حلب ہوا اور دہاں اقامت کی اوسمائی امیر سیف الدین سودی مایک تھا  
بعد ازاں کچھ لشکر دمشق عہدہ سیف الدین ہا دراص کے آیتجا اور بہت تیر حر تاتاریوں کے  
آئی کی ایسی بھی کہ اہل حلب سب ہاگ گئی ہا دراص تاتاری طرف ملا سس کی آیتھی اور  
اسی طرح رات تک گئی یہ حال دیکھ کر امیر سیف الدین سودی مد تمام و حوں حلب کے  
عمرات کی دور آہو میں رمضان سہ ہا کو کو بچ کر گیا میں سرد مہرہ سردیوں رمضان کو  
حلب میں جلا آیا خرنہ منلو کی خو میں لیکر آخر شمال سہ ہا میں رحیر آیت اور سیف الدین  
سودی لشکر حلب وغیرہ لیکر حلب کی ماہر حایڑ اوں ایام میں حار اہت مدت سسی  
پڑا تھا اور ہاگی سوئی آدمیوں کی سہرا ہرا تھا اور میں حالت میں تھا خرنہ نے بہت

## بیان جابادشاہ کا ساتھ لشکر اسلامیہ کی طرف شام کی

بہت دنوں رجبہ کا محاصرہ کر کے گوپن اور سپر لگائیں اور سرگین ہی اور شہر کی گدوں ۷۳۱  
 ہمراہ اور اسکی قراستہ اور ازم ہی موجود تھی اور ہونے کی خربندہ کو یہ طبع دلوائی ہے  
 کہ آپ گہرا سی یقین ہی کہ نایب رجبہ بدر الدین ابن ارکشی کر دی قریب ہی کہ قلعہ  
 رجبہ آپ کو دیدین یہہ ازم ہی شخص ہے جسی نیابت سلطنت رجبہ میں اس شخص مذکور  
 کی واسطی سی کی تھی اور اسکو عہدہ امارت نسبت خانہ کا دلویا تھا اسے ازم نے  
 بسبب اپنی احسان کے اسکو کھیلا یہی کہ قلعہ رجبہ اور اسکو دیدے لیکن اسنی بسبب  
 اس بات کی کہ اسکی گردن پر قسم بادشاہ کی چڑی ہوئی تھی ہرگز قلعہ نہ دیا محاصرہ پر  
 صبر کیا اور خوب لڑا جبکہ خربندہ کو بہت دن رجبہ پر پڑے ہوئی ہوئی اور مصدق ہوئے  
 تمام لشکر ہی ہوئی مرنی لگی بہت حسی آدمی اور لشکر میں سی بہاگ بہاگ کے بادشاہ  
 کی لشکر میں آئے اور خربندہ نے ہی وہ طبع جو قراستہ اور ازم نے اسکو دلوائی تھی  
 نہ بائی اسواسطی رجبہ سی جانب عقبہ کی چھیون ماہ رمضان سنہ ہذا کو بعد محاصرہ ایک  
 مہینہ کے سب آلات محاصرہ کی چوڑ کر اور گوپی ہی اوسی حال پر لگی ہوئی چوڑ کر  
 کوچ کیا باشندگان رجبہ نے قلعہ سی او تر ک سب آلات حرب پر قبضہ کر کے رجبہ مذکور  
 لیگی جب یہہ حال گذر چکا سو دی نے مو لشکر حلب حات سی کوچ کر کے جانب حلب  
 مرد حبش کی لیکن بہا در اص مو اپنی ہمراہوں گنہی لشکر دمشق کی مدت تک حات میں  
 رہا جب اس کے نام فرمان کوچ کا آیا اور وقت اوسنی ہی طرف دمشق کی کوچ کیا

## بیان جابادشاہ کا ساتھ لشکر اسلامیہ کی طرف شام کی پہر چانا اور سکا طر حجاز

اسی سال میں بادشاہ نے ہمراہ لشکر اسلامیہ کی سبب آنی تمار یوں کے رجبہ پر  
 دیار مصر سی کوچ کیا تھا منگل کے روز تیسویں ماہ شوال سنہ ہذا کو دمشق میں پہچا

## سان جانی بادشاہ کا سانہہ لشکر اسلامیہ کی طرف شام کی

۴۲۔ جب دسویں صبح کو کرب لگ گیا اور سوت ماد ستاہ کی درستی ادا کی ج کے کہ اللہ کا  
 تقدیر کیا چاہے اسیر اسلی لشکر شام کا انتظام کر کی حص لشکر کو حکم مقام کر لیکھا محول اور  
 سواصل نکا اور قانون بر دیا اور بعضوں کو حص برتیں کیا اور نائب سلطنت حضرت علی اور  
 اور نائب سلطنت شام امیر صف الدین لشکر کو جو دمشق میں رہتے تھے ماتی لشکر اور  
 سیر و کر کے کار سلطنت تفویض کیا اور آریب مارادہ کو اللہ کے عورات کی روز و در  
 ماہ دی قندہ مطابق اول اور کو کرب کیا عورات بر جا کر ناسکت ج ادا کے اور  
 بہ جلد دہائی مرحبت و مارک طرف کرک کی سنج سہ ماہین پہچا پہر و کچہ ہوا آگ  
 یاں کر دنگا ر تار اللہ تبارے اور اسی سال میں میراٹیا محمد اس اسمیل اس طے  
 اس محمد اس محمد اس سہ ماہ سہ ماہ اس ایوب پیدا ہوا اس طے کی ولادت دوسرے  
 ساعت عورات کی روز پہلے تاریخ رح سہ ماہ مطابق دوسری دی ماہ تشرین ثانی  
 کے ہجری تھی اور اسی سال میں دودھ جا بگین ہوا ایک دودھ ماہ صفر میں اور ایک دو  
 ماہ شہان میں اور اسی سال میں مودح فصل جاڑی کے مہہ تھوڑا تھوڑا رستا تھا مگر  
 فصل ربیع میں ایسا مہہ برسا کہ بہرین اتنی بہرین جو کہی ایسی طبعانی پر نہویں تھیں۔  
 اور اسی سال میں امیر ہما اس عسی امیر عرب کو بہت جرائی لاتی حال ہوئی تھی کیونکہ اسکو  
 پہ چال تھا کہ فراسفر و غیرہ حاکم کے مامی تھی میری مسعدت کر لگی اور حردانے  
 ادکی حاکمیں حوفاق میں تھیں اوسکی لین تھیں وہ شہر حلد و غیرہ تھا اور جاگیرین  
 ادکی حو ماد ستاہ کی طرف سسی شام میں تھیں یعنی شہر ہرتیں و غیرہ وہ سانی دستور  
 ادکی یاں تھیں ماد جو اس عواد کی اسی ماد ستاہ حاکمیں ہیں لیں اور جد بار  
 اس امر پر حلف ہی کی بگودہ ایسی تزارت سسی مارہ آیا تھا لے ایسی سیلیاں اس  
 مہا کو ماد ستاہ خرنبد کی خدمت میں پہچا تھا اور دوسرا مٹیا ادسکا سسی اس ہما  
 ماد ستاہ کی خدمت میں تھا یہ حال مہا کا مدب تک رہا کہ دودھ حاکمیں ادکی یعنی شام

## بیان نکلجانی معرہ کا ملک حیات سی

شام اور عراق کی اوسکی پاس تین اور دونو جانب کی قاصد اور دونو طرفی خلعت اور ۳۳  
انعام اوسکی پاس آتے تھے اور وہ جنگل میں دریا فرات کی کنارہ کنارہ پہنچتا تھا کسی کی  
طرف خاطر جمع سی ہو سکتا تھا یہ ایسی بات دیکھتے ہیں آئی کہ لاج ملک نہ سنی تھی کیونکہ دونو  
جانب سی اگر کسی ایک کو یہی اطلاع اس بات کی ہو جاتی کہ اوسنی دوسری طرف ایک  
سطر لکھا کہ یہی ہے وہی فوراً اوسکا سر اڑا دیتا مگر ان ایام میں تھا کہ وہ خرق عادت  
کی پہنچی

## اب شروع ہوا ۱۳۱۳ ہجری

اسی سال میں سگل کے روز گیا رہوین تاریخ ماہ محرم کو بادشاہ حجاز شریف سی مرحمت  
فرما کر داخل دمشق ہو امین ہی حیات سی دمشق میں جا کر محبرات کے روز تیر سو پینہ محرم  
سنہ ہذا کو بادشاہ کی خدمت میں مبارکبادی دینی کی واسطی حاضر ہوا جو نذرانہ پیشکش  
لیک گیا تھا وہ بادشاہ کے نذر کیا بادشاہ نے قبول فرما کر محلو خلعت موافق اپنی عادت کی  
موتبرکات کہہ شریف کی غایت کیا

## بیان نکل جانی معرہ کا ملک حیات سی

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے شہر معرہ مصافات حیات سی نکل گیا اور حلب کے  
مصافات میں شمار کیا گیا میرے قبضہ میں صرف حیات اور بارین ہی رہ گئی سبب اسکا  
یہ تھا کہ وہ امیر جو پہلے حیات میں رہتی تھے اور یہی موافق اس ذکر کے جو ۱۲۰۰ میں  
میں بیان کیا حیات سی نکل کر حلب میں جا رہے تھے اور کئی جاگیرین حیات میں مقرر تھیں  
کیونکہ اونا مال اسقدر نہ تھا کہ جسسی اونکی گذر اوقات ہو اور ان جاگیروں سی بسبب



## بیان جانی میرکا طرف حجاز کی

۳۴۲ حارمی الکی کی طلب میں گدرا ہوا تھا اسلئے اسوں نے مجھ پر نالتیں ایسی جاگیروں اور مال نقد کی حوجات میں تہاکیں اور یہ بہت مری سیرر لکی کہ یہ باہری جاگیروں میں قتل و تیر کرتا ہے اسباب میں دماں شاہی اس مضمون کے صادر ہری شروع ہوئی کہ ملا د ملک حمویہ ملا د ملک حلیہ وغیرہ مالک سلاطینہ سی مصاف کرد می جاہیں مہو تیں اوں لوگوں کو حجات بن مرحمت کر لی کی طمع لاحق ہوئی چاچہ اوہوں نے بہت سی سنجھا اسباب میں اٹھائے کہ ملک حجات میری ماتہ سی نکل حاسے می کوئی چارہ سوائے اسباب کی نہ لکھا کہ ستر ہمرہ مواد کے مصافات کی ان امر اور مکرہ کے در سلی متیں کر کی حلس سی مصاف کردوں اور حوجات اور ماریں میں بن تہا حکومت کردوں چاچہ ہی در حاست می مادتاہ کو دی مادتاہ لے دیا کہ امی عاوالدیں میری مری بہ ہیں ہے کہ تری قصہ میں وہ ملک حوجتیری چا اور چا کے بیٹے اور دادا کی تہا ہی اور کیر کر ہو سکتا ہی کہ سترہ تخی حدار کے اوں لوگوں کو دمدوں می میری سوال کیا اور کہا عزیز برور ملک اساحر مسطور ہے لیکن آب میری سوال کو قبول دمائی چاچہ اس مصونکا دماں مرے یاس آیا حس رعمہ کی کچھ حاحت ہیں

## بیان جانی میرکا طرف حجاز شریف کی

اسی سال میں می ایک مائ مادتاہ سی کہ شریف کی حالی کو طلب کیا مادتاہ لے حاحت مرحمت دمائی می ہراہ ایسی مٹے کی اسباب سفر کا ہیا کیا مادتاہ نے ایک ہار دیا ر سولے کی سو دایں شاہی واسطی حوجا راہ کے میری یاس پھدے محمد کے درر یہ دہوین ماہ سوال سہ ہر کو گہوڑی بر سوار سو کر کرک میں پہچا دماں سی کہ ہی بر سوار ہر گہوڑی اور حوجات کو پھدے لیکن چہر اس سپ کوتل ایسی ساتھ لے اور بعد غلام

## بیان جانی میریکا طرف حجاز کی

نلام تیرکمان لیکر میرے ہمراہ ہری پہلی میں مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بروز جمعہ ۷۳۵  
 بیسویں ماہ ذیقعدہ کو پہنچا تنہائی میں خوب زیارت نصیب ہوئی بعد ازاں سب اسباب  
 میرا بھی سی آگیا اور کو لیکر بروز ہفتہ پانچویں ماہ ذی الحجہ کو مکہ مبارک میں پہنچا وہاں  
 اقامت کی پہرہم عرفات پر گئی بدھ کی روز وہاں جا کر ٹھہرے پہرہمی منی کی طرف  
 نہ رحبت کر کی مناسک حج ادا کئی پہرہمی عمرہ باندھا کیونکہ یہ حج منی حج مفرد موافق  
 نہ سب امام شافعی کے کیا تھا اور حج اول میں قارن تھا پہرہشہدن کی طرف نہ رحبت  
 کی وہاں سی منگل کے روز پندرہویں ماہ ذی الحجہ کو سفر کیا جب میں وہاں سی چلا یہ  
 سال تمام ہو چکا تھا تو ک پر ماہ محرم کا چاند منی دیکھا حالت میں گیارہویں ماہ محرم  
 ۷۳۵ میں پہنچا مکہ سی حالت میں پچیس روز میں آیا تھا پہلا حج منی ۷۳۵ میں کیا تھا  
 — اسی سال میں بادشاہ نے مصر سی طرف مکہ کی لشکر مکہ چدا امراء دمشق کی روانہ  
 مسرہایا اور مکہ میراہ ابو العیث ابن ابی بنی کو اسو اسطی بھیجا تھا کہ اسکے بہائی حمیضہ  
 کو مکہ میں سی نکال کر اسکو وہاں کا حاکم بنا آد کیونکہ اسسنی بد حضلتی و خیار کر لیا ہی اس  
 لشکر کا سپہ سالار سیف الدین طغیا حسامی تھا جب میں یہی اس کے ساتھ مکہ میں جا کر  
 پہنچا وہاں ایک زمان بادشاہ کا اس مضمون کا میرے پاس آیا کہ تو یہی حمیضہ کے  
 پکڑ لی میں اور لوگوں کی بھیجی میں اور رائے دینی میں اسکا شریک رہا جب ہم مکہ کے  
 پاس پہنچا حمیضہ مکہ چوڑ کر جنگل کو بہاگ منی ابو العیث کو حکومت مکہ پر بٹلادیا پہر  
 جو حال گذرا آگے بیان کر دینا مگر لشکر ابو العیث کے ہمراہ مکہ میں اسو اسطی مقیم رہا  
 کہ شاید حمیضہ پہر نہ چلا آوے بعد دو مہینی کے ابو العیث فی لشکر کو فرمان اجازت  
 دیا اسلئے وہ مصر کو چلے آئے — اور اسی سال میں ایک حاعت نبی لام کی جو کہ  
 عربی حجاز کی بن تبوک کے پاس ٹھہر کر حاجو نکو لوٹنے لگی اور بازار یون پر ایک  
 دفعہ حملہ کر کے قریب بیس آدمیوں کی مار گئے مگر پہر بازار یون فی ان پر غلبہ پار شکست

## بیان فتح ہونی ملطیہ کا

۴۲۶ دی اور قریب اسی فخر کے ہیں

### اب شروع ہوا ۱۲۱۵ ہجری

اسی سال میں دریاں حیات کی عمارت کر کے گیارہویں محرم کو میں در حل ہوا اور  
اسی سال میں پنج آہرہامہ دلا ح کے ایک مرض سخت محکوم ہوا محکوم یقین ہو گیا تھا کہ موت  
آں پہی اسو اسٹی سی ایسی اتو ما کو وصیت کر کے ساماں موت کا تیار کیا مگر اللہ تعالیٰ نے  
صیت سختی۔ اسی سال میں میں شکر طرب طلب کی یہاں تمام شکر حیات کا یہجد بالوجود  
سب تنولیش کی حیات ہی میں رہا۔ اور اسی سال میں اسر سیف الدین سودی باب  
سلط طلب موت ہوا اسکی جائے امر علا الدین طحا کو دستانہ سے کمال کیا  
ادایل ماہ ثنیاں سہ ہذا میں وہ مایہ ہو کر طلب میں پہچا اور اسی سال میں دریاں ہ  
ذی الحج کے حصہ نی سکر حج کر کے اپنی بہائی الوالیت اس الی می یر چڑائی کی اور  
الوالیت اسباب کا سطر تھا کہ حاجی لوگ آدیں ترمیری مدد کرں حصہ نی قتل بھی  
حاجیوں کی اوکو حالگیر ادوڑے حصہ نی فتح یا ئی اپنی بہائی الوالیت کو بکڑا  
دع کو ڈالا یہ حصہ سے حاکم حاجی قریب آئی کہ سی ہاگ گنا ح حاجی حج کر کے  
ای مشہرہ کو گئے پہر کہ یر آکر غالب آگیا

### اب شروع ہوا ۱۲۱۵ ہجری

## بیان فتح ہونی ملطیہ کا

اسی سال میں اتوار کے روز مائیسویں ماہ محرم کو شہر ملطیہ فتح ہوا سب اوکا پہر تھا

یہ تھا کہ مسلمان لوگ فرنگیوں سے بہت مل جل گئے تھے یہاں تک کہ ایک فرنگی کا نکاح  
 ایک مسلمان عورت سے کر دیا تھا اور وہ لوگ واسطی پٹنی تاتاریوں کی اسباب  
 کرتے تھے مسلمانوں کی خبریں اوسے کہہ دیا کرتی تھی وہ لشکرے اور پیادہ کے قلعوں پر  
 مثل قلعہ روم اور بیسنائو گتھا اور کرکر وغیرہ پر مقرر تھے دشمنوں کی شہرہاں کو مثل  
 بلاد روم وغیرہ کی کوٹھنی تھی گزر اؤکنی اکثر اوقات قریب ملطیہ کی ہونی ہی اتفاق  
 سے ہاشنگان ملطیہ نے چند نوٹیر دیکھو اوسے سہی پکڑ کر قتل کر ڈالا وہ لوگ مسلمان  
 تھے جو مقتول ہوئے جب یہ بات بادشاہ نے سنی ایک بہاری لشکر دیار مصری ارستہ  
 کر کے میرا امیر سیف الدین مکتبہ ابو بکر سے اور سیف الدین قلی اور سیف الدین اول قمر  
 کی روانہ کیا یہ لشکر جب دمشق پر آیا اور سوقت ایک فرمان بادشاہی اسمٰعیلی  
 صادر ہوا کہ سیف الدین لشکر ناصر بنی نائب سلطنت دمشق تمام لشکر کا سپہ سالار ہو کر  
 کوچ کری اور میرے پاس اسمٰعیلیوں کا فرمان آیا کہ تو بھی میرا لشکر حاکم دانا  
 کر دی تن تنہا حاکم دانا میں رہ لیکن یہ مصلحت بادشاہ نے یہ تصور کر کے کہ میرا بھی جانا  
 لشکر حاکم دانا کی ساتھ ضرور ہی اوس واسطی میں لشکر لیکر جمعہ کے روز تیرہ جون محرم کو طلب  
 میں داخل ہوا پہر طلب سے ہم بہاری لشکر لیکر عین تاب میں پہنچی پہر نہر زربان پہر رعایا پر  
 گئی پہر ازرق پر جا کر ایک پل کو جو پتھر کا ترشا ہوا اردیون کا بنایا ہوا تھا اوس پر کو  
 اوترے اتنا بڑا پل مینی کہیں نہ لکھا تھا وہاں سے ہمیں کوچ کر کے قلعہ منصور کو پہنچے ہاتھ  
 چوڑا جانب شمال کی کوچ کر کے درمن پہاڑ کے نیچے اوترے دنان ایک خان کی حکومت  
 تھی اوس خان کا نام قمر الدین تھا اوس کے پاس قیام کر کے اوس درندہ سہی عبور کیا اؤکنی  
 زبان میں درندہ کو بند طحی دراکتہ میں چونکہ یہ گہائی بہت تنگ اور رستہ خراب تھا  
 اسلئے دور دراز اور دورات میں تمام لشکر اوس میں کو نکلا پہر ہم نے بظہرہ پہنچی ایک  
 چوٹا سا شہر خراب پڑا تھا پہر ہم ملطیہ براتوار کی صبح باسیون محرم ستائیسویں

۷۳۸ میاں کوادتری حاتی ہی لشکر کے داسیں اور یائیں پری جم گئے اور سب وقت دناں کا  
 حاکم حال الدین حصر کو کہ ایک امر اور مردم سی بہا اور مایہ ہی ادسی شہر طلیہ کے  
 حکومت کر چکی تھے مابہر نکل کر آیا حصر مدکور سام مرا پیر معروف تھا اول شہروں کے  
 نصاریٰ کی زمانیں اس لفظ کے معنی امیر کبیر کی ہی آتی تھی اور سی دروازہ شہر طلیہ کا بہار  
 سامی کہولہ یا بہار ادسی قاصی اور امر کبیر ہی سب لے بھی اس طلب کی امر سیف الدین  
 سیکر سیہ سالار لشکر لے ادکو اس دی وہ دروازہ شہر کا جو ادسی کہولہ تھا وہ پری  
 لشکر کے سامی تھا اس واسطی میں امر صارم الدین ارماک حموی کو مد چند لشکریوں کے  
 بھیج کر حکم دیا کہ دروازہ کا ندہ دست کر دیکو مکہ مکو یہ خوف تھا کہ لشکر شہر کو لوٹے  
 ۔ لگی کو مکہ اسات کا حکم ٹھکو ہیں ہے اسی انار میں امیر سیف الدین لشکر خود دمری جا  
 کہڑا تھا اگر موجود ہوا اندر ان لشکر اور طامیں لے شہر طلیہ میں ادسی دروازہ میں  
 بحوم کیا دوسری جانب کے لشکر کی ہی ارادہ گہسی کا کیا ہر جید کہ سیف الدین لشکر  
 ادکو مع کرتا تھا لیکن سب کثرت لشکر اور کثرت طامیں کی مدد دست ہو سکا ادہوں نے  
 تمام مال مسلمانوں اور نصاریٰ کا لوٹ لیا سو اسی حامیہ پوشیدی کے ادیر کچھ بچوڑا  
 اور اسی طرح تمام دناں کی ہستہ دوں مسلمانوں اور نصاریٰ غلام مائے ۔ بعد اران  
 حب ادکو سر رشت بہت سی لگی اور حکم ہوا کہ جو مسلمان مرد و عورت بکڑی آئی  
 ہے ادکو جوڑ دو اور فرنگیوں اور فرنگوں کو بڈی غلام بنا لو چنانچہ ادوقت مسلمان  
 مرد اور عورتیں جھٹ گئیں لیکن مال ادکھا ۔ ملا اور نصاریٰ سب عید غلامی میں قید آئے  
 ؟ اول شہروں میں جو ماد تہا ہانار کی طرف سی ایک کونوال سی اس کر بجا تھا وہ ہی  
 بکڑا گیا اور شیع مندو حاکم فلد ارکی کا ہی بکڑا آیا مہہ شخص سی بہت سا مسلمانو کو مہر  
 پہنچا یا وہ بہت شخص تھا حب بکڑا آیا امیر سیف الدین علی کی حوالہ ہوا ادسی کسی ای غلام  
 کے حوالہ کر دیا لیکن مدو مدکور مہجید علاموں کی بہاگ گیا حب شہر فلوٹ چکا ادوقت

اور سوقت مسلمانوں نے اوسکو آگ لگا دی اکثر جل گیا ہمسی جو کچھ ہو سکا ہم نے ہی فیصل شہر کی  
 دہائی ایک دن اور ایک رات وہاں پھرے پھر ہم نے اپنی شہر دن کی طرف مراجعت کی یہاں تک  
 ہم مرجہ وابق پر جہرات کی روز تیسری ماہ صفر کو پہنچی مدت تک وہاں پڑے رہی اسکا  
 سبب یہ تھا کہ بلاد روم میں سخی جو یان نایب خرنبد اکا بہت فروخ لیکر اوترا آیا تھا ہم اوسکے  
 مقابلہ کے لئے وہاں مستعد پڑے ہوئے تھے لیکن وہ ہماری طرف نہ آیا اور نہ ملیکہ کی جانب گیا  
 مگر بعد مدت کوچ کرنی ہماری کی آیا اور ان ایام میں کہ جب ہم مرجہ وابق پر پڑے ہوئے تھے اوترا  
 ابن لیفون حاکم بلاد سیس کے خطوط اس مضمون کے آتی جاتی تھی کہ بلاد خرمہ جحون کے  
 چوڑے دروازے وہ دید و ایک لاکھ درہم اوسنے اور بڑا دے بعد ان فرمان کو کوچ جہرات  
 کی روز دوسری ربیع الاول کو پہنچی ہم حات میں جہرات کی روز نوین ربیع الاول کو  
 پہنچی بعد میرے پہنچنے کی امیر سیف الدین شکر باقی لشکر بھی لیکر آئے پہنچا مینی اوسکی دعوت  
 اپنی گہر میں کی ضیافت کہاں اتوار کے روز بارہویں ربیع الاول کو طرف دمشق کی کوچ  
 کر گیا۔ اسی سال میں جن ایام میں ہم مرجہ وابق پر پڑے ہوئے تھے درمیان مصر کے ایڈمیری  
 شفیق حاسی جو بڑا شیرازی تھے پکڑا گیا اور علی مکتوم دربان اور علی بہادر مغربی بھی پکڑے گئے  
 اسی سال میں گہورے واسطی پیش کش بادشاہ کی ہمراہ اپنی غلام استبنا کے معنی بھیجی تھی  
 قبول ہوئے اور بادشاہ نے برقی گہوری مضین اور کجام کی محکو مخلصت طلسم سنج کی حسیر  
 سونیکا کام تھا اور ٹولی زرین اور پٹکا حریر کا اور سونی کا ادقیا طلسم زرد کی اور کلنی  
 سونی کی جواہرات جری حسین حوٹخس اور لولو کی تھے ستیس نہار درہم اور پچاس  
 مٹری قماش سکذرانی کے اور توار اور دلکش طلسم زرد کا دی بھیجی اس ظلمت سلطانے  
 کو بروز جہرات دوسری رجب کو پیکر اسی گہوڑی پر سوار ہوا اور ایک فرمان بادشاہی  
 اس مضمون کا آیا کہ اپنی شہر دن میں اپنی اولاد کے حمایت کرنا سبکو برابر رعیت کی سمجھنا  
 حقداروں کی حق دلوانا اسی سال میں ترمساقی نایب سلطنت فتوحات اور بہادر اس

۷۷ کڑی گئی اسی سال میں ملک صالح حکام بھی صالح ہی اس ملک منصور عادی میں ملک مسعود وزیر  
 حاکم بادیں پنج خدمت خرمداد شاہ تاتار کے موافق عادت ایسی والد کی تحفہ بیکر گیا تھا  
 اور اسی بہت احساں کیا حوالہ الاحر سہ ہا میں طرف بادیں کی مباحثہ کر آیا۔ اسی سال  
 میں سسی ریتہ اس الی می کھسی ایسی ہائی حبیبہ بر طلب ملک کی واسطی بادشاہ کی خدمت میں  
 حاضر ہوا بادشاہ نے لشکر مصر کا مدد سامان سفر ویرہ کی تیار کر لی اور اسکے ساتھ کرایا اور کو بیکر  
 دیتہ کہ میں گیا اور اس لشکر کا سب سالہ ترخان اس قراں اسر علی ماہ اور ایک امیر اور حاکم  
 طیدر کرتی ہیں تھا اور لشکر میں دو سو سوار حبیبہ تھی حبیبہ نے مارہ ہزار لڑکی والی تیار کر لی ہیں  
 صاحب ریتہ قلب لشکر رہا اور اس قراں حبیبہ مراد طیدر مسیرہ رہتا عبید الفطر کے مدد ہا  
 ملک کی طرف میں کی خدمت میں یہ تیر لسی لڑکی ہوئی حبیبہ کا لشکر ہاگ گیا ایک قلعہ طرف میں  
 حبیبہ کی باس تہا ہاں ہاگ کر حضور ہاں لکی حاکم گہیر لیا آخر حبیبہ متیں یا چار آدمیوں  
 کے اس قلعہ میں سسی کل کر جب کہ ہاگ گنا لشکر کی تمام اور سکی مال اور اسباب بر قصہ یا بہت  
 مال ہاتھ آیا کہتی ہیں کہ ایک ایک سوار کے ہاتھ قریب دس ہزار درہم کے آئی اور عمر عام  
 وغیرہ ستیا ہاتھ آئی بادشاہ نے اس لشکریوں کو ماٹ دیا اور ریتہ حاکم ملک کا ہو گیا اسی  
 سال میں حال الدین دوست مایہ کرک کو قید تہا بادشاہ نے مخلصی دسی پیریا مت دست  
 کی اور سکور حبیبہ ہوئی اور بہت احساں اور سیر کیا اسی سال میں قریب شتر طرف مدد لوی ہا رہا  
 سہ ہزار میں پنجا اور ایک فرماں اور تاروں کی نام وند اور دیار بکر وغیرہ میں رہتی تھی  
 اس مضمون کا آیا کہ ہراہ قراستقر کے حب وہ نکاد تمام لاطینی کا ابراہہ کری تم ہی حاما اول  
 ایم میں خرمداد اجاب موفاں کی اور ترا ہوا تھا حبیبہ شروع ہوئی قراستقر پہلی تاریخ  
 محرم کو مدد اسی صاحب خرمداد کے گیا اسی سال میں دریاں ماہ ذی مدہ کے بادشاہ کے  
 ایک شہید ہوا تھا جبکی حوسی کی نوبتیں مصر اور شام میں سجائی گئیں مدد تہڑی مدت  
 کے وہ لڑکا مر گیا میں ہی مدرسہ پیدا ہوئی اس لڑکی کے طیدر کی ہاتھ بھی تھی اسی سال

## بیان اخبار ابو سعید بادشاہ کا

سال میں ایک گھوڑا برقی سرخہ معزین اور بحام غزالین ایک کی ہمراہ ماہ جماد الاول ۷۴۱  
 میں بادشاہ فی مرحمت مجھ کو کیا مینی ایک خلعت ایک گھوڑا معزین اور بحام اور پانچزار  
 درہم غزالین کو دی۔ اسی سال میں بیچ آخر ماہ ذی قعدہ کی سلیمان ابن ہنا ابن  
 عیسیٰ نے ہمراہ ایک جماعت تاتاریوں اور عرب کی ہو کر ترکمانوں اور عرب کو جوڑیپ  
 تہ مرکی اوتری ہوئی تھی لوٹ لیا بہت مال غنیمت لوٹ کر لایا دہانسی لوٹتا ہوا بیضا  
 اور تہر تک چلا گیا پھر جانب شرق کی مراجعت کی۔ اسی سال میں بخداد بن احمد  
 ابن جحیٰ ابن زید ابن سیل امیر آل مرانی آخر سنہ ہذا میں وفات پائی بجائے اوسکے  
 ثنابت ابن عساق ابن احمد ابن جحیٰ مذکور امیر ہوا لیکن ثنابت مذکور سی نوید ابن سلیمان  
 ابن احمد ثنابت امارت کی جھگڑا رہا۔ اسی سال میں درمیان دمشق کی ابن ارکشی  
 نائب رجبہ بردقت محاصرہ کرنی خرنبد کے فوت ہوا وہ اسی سال میں موزول ہوا تھا  
 دمشق کی امارت اوسکو دی گئی تھی بجای اوسکی مکتوب قرمانی والی رجبہ کا ہوا پھر وہی  
 موزول ہوا بجای اوسکی طغرباک انصاری مقرر ہوا

## بیان اخبار ابو سعید بادشاہ مغرب کا

اسی سال میں ایک لشکر عربی ابو سعید عثمان ملک مغرب کی ساتھ جمع ہو گیا تھا اوسکا  
 باپ اس لشکر سی خایف تھا چنانچہ عمر مذکور نے اپنی باپ ابو سعید عثمان سی رطکر  
 فتح پای اور ابو سعید طرف نازہ کی پہاگ گیا لیکن اوسکی بیٹی عمر نے دھان جا کر پہا  
 اور سکا محاصرہ کیا بعد ازان دونوں میں اس بات پر صلح ہو گئی کہ ابو سعید نے اپنی بیٹی  
 عمر کو ردہ و گواہوں کے سلطنت دیدی اور آپ نازہ میں رہنی لگا اور سوقت عسیر  
 لشکر لیکر جانب فاس کی آیا بعد چند ایام کے مرض شدید عمر کو لاحق ہوا فوراً شکر نے



## بیان اخبار الوعید بادشاہ کا

۷۴۲ء کی ماہ کو لکھ کر ملا یا ابو سعید تقریباً نو مہینے کے بعد غاسق میں آیا پھر اسات  
اتفاق ہوا کہ ٹرے کچھ روپیہ لکھ کر یہ کہا کہ شہر سہلانہ محکومہ سے حاجی وہ شہر اور  
مال مطلوبہ اسکو دیکر آپ ماس میں تخت نشین ہوا اور ایام میں عمر نہ گور کی عمر نہیں ہوا  
تہا — اسی سال میں سعید رکن الدین فوت ہوا پھر شخص ٹرا امام علوم مقولات اور  
مقولات میں تہا اور سنی طری کی شرح جو طوسی لکھی ہے اور ابن حاکم کی محضر  
کی ہی شرح تصیف کی ہے اور فضائل اس کے مشہور ہیں

## اب شروع ہوا ۱۶ شہری

اسی سال میں دریاں عشرہ اخیر مجرم مطابق عشرہ لوسط نیاں کے تی دیری پہمہ مقدر  
رسی کہ تمام بلاد حلب عات اور محض میں ماسے اور رو جاری ہو گئی اور اہل ضیعہ و بلاد  
محض سی قحہ ڈوب گئی اور اسی سال میں بامیوین ریح الاول مطابق جو دہویں مجریہ  
کے دیار مصری عات میں امیر بہاد الدین ارسلان و داداری پہنچا تہا اور سنی دناں آکر  
اولاد عیسیٰ کے ماسک کی واسطی وصیت کی بعد ازاں جہا اور محمد و دو بیٹے عیسیٰ کی تھے  
اور احمد اور فاضل و بیٹے جہا نہ گور کے تھے ان لوگوں کی واسطی از وقتہ مقرر ہوا پھر میر  
ماسکی امیر بہاد الدین رحمت ہو کر اتوار کے روز سلج رح الاول سہ ہر اند گور کو جہا  
کے ماس گیا دناں حاکم اسکو سبھایا کہ تو تاتاریوں کی علیحدہ ہو جائیگا اور سنی ماسا  
اسلے بہاد الدین نے طرف دمشق کی مراجعت کی پھر ریح سلج کے ماسی ابن مہنا کے  
باس گیا ماسی پھر دمشق کو آیا پھر پانسی وہ اور فضل ابن عیسیٰ بادشاہ کی خدمت میں  
گئے اور فضل کما ایسی مہنا کی اس پر کہ اپنی کسی میں جو کہ تل اعدا میں تھے اوایل  
جاء الاولی سہ ہذا میں پہنچا

## بیان میری جانیکا طرف مصر کی

۷۴۳

## بیان میری جانیکا طرف مصر کی اور پیر آنا مصرہ کا میری حکومت میں

اسی سال میں موافق اپنی عادت کی گھوڑی اور قماش اور متاع ہمراہ لیکر بادشاہ سی نیے فرمان اجازت واسطی آنے اپنی کی طرف خیام بادشاہی کے چاہا تھا چنانچہ فرمان صادر ہوا اور میں حیات سی آخر دن جبہ پچیسویں ریح الاخر مطابق سولہویں تموز کو چلا گھوڑے مجھسی پہلی چل لی تھے میں ونسی دشت پر جا کر ملا دہانسی پیر کے روز اٹھایسویں ریح الاخر کو چلا تاہرہ میں شام کے وقت اتوار کی روز اٹھارویں جماد الاول کو پہنچا مقام کیش میں اور تیرا پیر کی صبح نوین جماد الاول کو بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس اثنائ میں جو عطیات بادشاہ اور صدقات سلطانی حیات سی مضر تک راہوں میں ہوئے تھے اونکی کچھ شمار نہیں اور جب تک میں کیش میں رہا بادشاہ کی سرکار سی راتب ملا اور اور محکو اور میرے دستوں کو خلعت ہوئی اور دو گھوڑے معزین اور بحام جنیں سی ایک گھوڑی کے زین پر سونیکا کام کیا ہوا تھا بعد پہنچی میری کی خلافت عادت رد و نیل طیبائی پر ہو گئی تھی تین دفعہ محکو خلعت ہوا تھا تفصیل ایک دفعہ کی یہ ہے ایک طلسم کا کپڑا بچی کا زرد اور اوپر کا سونخ جیسر سنہری کام تھا اور ٹوپی سنہری اور ایک قبائی ہوئے سونی اور طرکز زرکش کی ایک سونقال سونی کی قیمت سی زیادہ کے تھی اور ایک پرستین قائم کی اور تیسر خلعت وقت رخصت کی محکو ملا تھا اور بادشاہ نے شہر مصرہ ہی محکو عطا کیا شہاب الدین محمود کا تب انشا رجبی نے ایک قصیدہ میرے صرح میں کہا ہے جس میں سب خلعت دینی کا حال اور ہی عطا ہونی مصرہ کا بیان کیا ہی جمعہ کے روز چودہویں ماہ جماد الاخر کو خوش و خرم ہو کر بادشاہ سی رخصت ہوا اور پہلے اپنی آئینی غلام اپنا سمسعی طید مرد دار کو واسطی شہرت کی قاصد بنا کر بھیج دیا تھا بعد ازاں سریا قوش ایر سیف الدین کجری میر شکار سنقر کا محکو بلا اور شیرینی اور شکر

## سان میری جانب کا طرفت مصر کی

۱۴۴۷ھ اور ۱۴۴۸ھ میں میری مخالفت اور احوالات سنی زیادہ راہ میں ملا دانیسی میں واسطی ریاست  
 حضرت حلیل علیہ السلام کی قریر گیا ہر بیت المقدس میں آیا قدس سنی مسلک کے رد  
 پیمبروں مادہ حاد الاخر کو دستن میں در حل ہوا حضرات کی رد پانچویں رح کو حات میں  
 آیا جو کہ محکومی رست کو کسی طرح کی تکلیف دینی منظور پینچ سنی راکت شہر میں دفعتاً  
 لہس آیا کیو کہ ارد کو لڑ پہلے سنی میری آنے کی حرجو جاتی تو شہر حات کو دست کر لے  
 اور ادو سنی ریب ذریت بہت ہرج اوٹھاتی اسنی میں حر کر لی ماسب بخالی سنی  
 سال میں ایر سیف الدین کتائی مایب سلطنت طرابلس اور قلاع مدہ کے رد ایسویں  
 ریح الاخر کو یار حو ماد شاہ لے کائی ادو سنی امیر شہاب الدین قرطائی کو غنائم محض  
 کا تھا قائم مقام ادو کے کیا۔ اور ادو سنی سال میں مدہ سال ماہ حاد الاخر کی مہما اس عیسیٰ  
 حو میسارہ کی ٹرا ہوا تھا خوسدہ کے پاس گیا قریب قنولال کی ادو سنی ملکہ ایسی لہر کہ  
 پہر آیا اسی سال میں دوسری ماریج عید الفطر کو حات اور ادو شہر د میں حو ادو سنی قر  
 واقع ہیں کئی دن تک بہت روف بڑی آدہ آدہ گر ریں بر جڑہ گئے تھی سب روف کی  
 کئی دن تک راہ مدہ ہی میں اسی روف کہی ہیں دیکھی تھی اور ادو لے ادو یا لا مقام ملا  
 دیار مصری میں تھا اور لاریقہ اور سو اعلیٰ میں بہت روف بڑی۔ اسی سال میں ہمراہ  
 لاصین مستد کے مد میں ماد شاہ کی پاس بھی ہے جانچہ قول ہوئی اور محکوم عرض ادو سکا  
 کائی ملا اور مام ملا و مدہ کا محمول نحسی متعلق کر دیا ستائیسویں ماہ سوال سسہ ہذا کو  
 لاصین پہر خر لایا۔ اسی سال میں حصہ اس الی می لے حوند اکے پاس حاکر سلطنت  
 مکہ کے واسطی کمک عاہی چاچہ حوندانی سبہراہ حصہ کے در مدی کو حو کہ ماس  
 نصرہ کا تھا مدہ ایک حاصہ مامار اور حاصہ کے کر دیا۔ اور اسی سال میں شہر مدہ  
 میری حکومت سنی نکل گیا سب ادو سکا یہ تھا کہ محمد ابن عیسیٰ نے یہ شہر ملگ لیا تھا  
 ادو سنی پہر کہا تھا کہ ماد شاہ کی اطاعت اس شرط پر مامتا ہوں جو شہر مدہ محکوم مل جائے

## بیان اوس ماجرہ کا جو حمیضہ اور درقندی پر گذرا

۷۴۵ مل جای اسلئی بادشاہ کی نایبون نے وہ شہر اوسکو دیکر بادشاہ سی اس امر کی اطلاع  
اس طرح پر کی کہ یہ شہر ہمیں اسکو دیدیا ہے تم عوض اسکی خوشی خاطر اس کے نبی میری کردو  
اور اسی سال میں بادشاہ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ حمیضہ کی ہمراہ خرنبدانے لشکر آراستہ  
کر کے مکہ میں پہنچا ہے اسلئے بادشاہ نے اپنی نایب سلطنت متفرق شریف سیفی ارغون دادا کو  
ردانہ کیا اوسنی سہ لشکر مکہ میں جا کر حج ادا کر کے صحیح و سالم پہر آیا اور حمیضہ اور درقندی  
جو گذرا آگے بیان کر دینگا۔ اور اسی سال میں جبکہ لشکر مصر طرف مدینہ رسول کے پہنچا  
سپہ سالار اوسکا متفرق سیفی ارغون تھا اوس کے پاس منصور ابن حارثی حاکم مدینہ رسول  
دراسطی اونکی وداع کے آیا اور سکونایب سلطنت نے اسکو اسکی بیٹی کی خلعت دیکر مدینہ کو  
رضعت کیا جب محل مصری حاضر ہوا اور ہمراہ اسکی لشکر بھی تھا اونکی طرف منصور نے کورنے  
خروج کیا تھا اسلئے انہوں نے اسکو پکڑ کر اور باندھ کر بادشاہ کے پاس مصر میں حاضر کیا  
بادشاہ نے نظر غایت فرما کر قید سی اوسکو رائی دیکر حکم دیا کہ اپنی شہر کو مراجعت کر جا  
۔ اسی سال میں نبی ۱۶۰۰ میں ستائیسویں رمضان کو خرنبد ابن ارغون ابن ہلاکو ابن خلکو ابن  
چنگیز خان فوت ہوا وہ آرخانہ دی الحجۃ ۱۶۰۰ میں تخت پر بیٹھا تھا شہر سلطانیہ میں فوت ہوا  
اوسکے مقام کا نام قولان ہے جب وہ مر گیا اوسوقت اس کے بیٹی ابوسعیدہ ابن خسرو بندہ کو  
جسکی عمر دس برس کی تھی تخت پر بیٹھایا اوسکے آگے جو ابن ملک ابن تادین حکومت کرتا تھا

## بیان اوس ماجرہ کا جو حمیضہ اور درقندی پر گذرا

واضح ہو کہ خرنبدانی ہمراہ حمیضہ کی لشکر مہیا کر کے اوسکا سپہ سالار درقندی نایب سلطنت  
بصرہ کو نیا کر اور خزانہ اوسکو دیکر یہ کہہ دیا تھا کہ تم مکہ میں جا کر اب گدھے جو سلمان حج کرنی  
آدین اذکوت قتل کر کے حمیضہ کو عوض رہیشہ کی حاکم مکہ کا نیا کر چلے آؤ جب یہ لشکر بصرہ

## ماں اوس صحرہ کا جو جھنڈہ اور درختی برگزدا

۶۴۷ کی ماس آبیجا اوسوقت اوسکو پہرہ پہن کر بھیج کر جسے درگیا تمام لشکر معین ہو گیا درختی کے ساتھ سوای تین سو تاروں اور چار سو عرب کی حقیقہ عقیل سی تھے کوئی رہا اور نصرہ پر ان سو لگی مسو لی ہو گیا محمد ابن عیسیٰ بی ایسی سپہراہ حلیہ خاصہ کی عرب کو اور ایسی بہاوی سد و کو جمع کر کے درختی پر چڑھائی کر کے قریب نصرہ کی آگہر اعتمدہ آفرہاہ دہلجہ سندھ میں لڑائی ہوئی درختی کچھ اور سیس آدمیوں کی سپہراہ ہالگا اور حنیہ اسی ماں سی نکا کر ہالگا اوسکی حور و کچھ اور تمام مال اور حنیہ اور ادست حوہب ہا ہا ہا تھا سب گروہ آریا۔ اسی سال میں رکان ہند گان کجا دیو لے تاروں کی طاقت چوڑ کر ماتاہ کی اطاعت مطور کی تاروں کی ادکا تقاب کیا گھا دیوں سال لکھوہ سی سد و لیکر تاروں کو شکست فاحش دی اور پچاس ملون کو لیکر اور بہت سی آدمی اوس میں سی قتل کر کے صبح و سالم ایسی حور و اور بچوں کو لیکر مسلمانوں کی دستہ میں آئی

## اب شروع ہوا مسلمان ہجری

ح یہ سال شروع ہوا لڑکا اوسعد اس حور و اوساں سی سپہراہ سوخ و پھرہ امر کے آکر ماہر دستہ سلطانہ کی دوس کوہ یہ اور اس کے ہمیں اس رسی گذر چکے ہی ہورہ لڑکا تحت سلطنت یہ رہی تھا کیونکہ یہ سچ ہے کہ سلطنت اوسکی نام کی تھی لیکن حکومت حور و کرتار تھا اور ماٹھ میں درمیاں اوسکی اور درمیان سوخ کے کچھ بھرتی ہوئے تھے کیونکہ سوخ اور حور و دو زمین سی ہر ایک شخص یہ جانتا تھا اس لڑکے کو تخت یہ ٹھاکر آہ اوسکا ماتھ ہوں اوسا سلی اتک وہ تخت یہ یہی مایا تھا بعد ازاں اہوں نے مشق ہو کر استقلی لوکر آئے گروہ سی لکا لکر خراسان کے ہم یہ بھیجا سب اسکا یہ تھا کہ خراسان کی حور و ماٹھ حور و اور مامدارا الہر پر مٹی تھی حور و کر کے چڑھائے

## بیان اوس ماجرہ کا جو حیضہ اور درفندی پر گذرا

چرہ آئی تھی کہتی ہیں کہ اونکا بادشاہ یا شور تھا۔ اور اسی سال میں نگل کے روز تاسوین ۶۴۷  
 ماہ صفر کو اس روزنی حسنی بعلک کو دیران کیا تھا اوسکے شرق کی جانب سی درمیان وقت  
 ظہر اور عصر کی اور کیا تھا پانچ پانچ گز گہرون میں پانی چرہ گیا اور جامع مسجد میں گہس کر  
 بہت سی نمازیوں کو غوق کیا اور منبر کو اڑھا ڈالا اور بعض ستون جامع مسجد کے ڈھانڈے  
 بلکہ ستون کی سری تک پہنچ گیا اسی طرح خامون میں بھی گہس کر بہت سی آدمیوں کو غوق کیا  
 اس روز کی سب سے بہت مال لوگوں کا جاننا رہا تھا اور بہت سی گہر دیران ہو گئے تھے  
 اور کئی بازار تباہ ہو گئی اور بہت غرور اور عورت اور بچی ڈوب کر مر گئے اور کتا میں حدیث  
 کی اور بہت سی قرآن ڈوب گئی۔ اور اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاخر کے شہر  
 آمد پر لوٹ ہوئی تھی سب اسکا یہ تھا کہ نائب سلطنت حلب فی بہت زلزلہ حلب کا  
 سوتل کمانوں اور عربوں اور لوٹیروں کی جمع کر کے اور پر ایک شخص ترکمانی امیر حلب کا  
 حکم بن جا چکا تھی تھی سپہ سالار بنا کر طرف شہر آمد کی روانہ کیا یہ لوگ دس ہزار ہزار  
 سی زیادہ تھے اور لوگوں نے آمد پر اگر دفعہ شہر میں گہس کر سب مسلمانوں اور نصاریٰ کو  
 جو اس شہر میں رہتے تھے لوٹ لیا بعد لوٹنے کے حکم دیا کہ مسلمانوں کو جوڑ دو نصاریٰ کو  
 قید غلامی میں رکھو چنانچہ مسلمان چھٹ گئی مگر مال اونکا بھی نہ بچا اور شیردن نے اس شہر کو  
 ایسا لوٹا کہ جامع کی پہنی فرش اور قذیل سب لوٹ لی اور مسلمانوں کی بے فعلی کی اور  
 صحیح و سالم مال حرام لیکر رحبت کی شہر آمد میں اتنا نہیں چھوڑا تھا کہ دوسری روز وہاں  
 کے لوگ کچھ کہا کر جیتی۔ اور اسی سال میں باسویں ربیع الاخر کو ایک گہور ابرقے  
 سوزین اور بحام سمرہ امیر موسیٰ کے بادشاہ فی محکوم غایت کر بھیجا تھا مینی ہے اوسکو  
 خلعت اور درہم دئے اور بادشاہ کو بہت دعائیں دیں۔ اسی سال میں سلطان بعلک  
 ناصر چر تھی جاد الاول کو دیا ر مصر یہی نکل کر طرف حبان کی گیا سولہویں جاد الاول کی کو دیا  
 پہنی حبان مصر سیفی تکرنا سب سلطنت شام کا ہمراہ ایک جماعت امرا کے حاضر بادشاہ

## سان ادس ناجری کا جو حصہ اور در فندی پر گزرا

۱۸ء کی مدت میں برامی ہی مادتاہ ہی سران حاضر ہوئی کا طلب کیا تھا لیکن مادتاہ نے یہ کہہ بھی کہ تو حات میں رہ مگر گہوڑا سد کا پیچہ دی چا کیجہ میں حاب ہی میں رہا اور گہوڑا ایسا پیر کے اور چٹی حاد الادل کو بیسی حس در مادتاہ حساں پر آکر اوترا تھا انسی در ہراہ ایسی علام طید مر دوا دار کے ہیج حکا تھا چا کیجہ وہ قول و مارک ملوس حاص یثی میرے در سطحی صلب کامل ہوا ہی ایسی عادت کی موسیں ہر در ہریم ادیچا س قماش کے میری علام کی ما بہہ مادتاہ لی عشا کر بھی تھے۔ اور اسی سال میں مد کو یح کرے مادتاہ کے کر کسی ایر سیف الدین ہا در اص کو قید سی رہائی ہوئی ہا در اصلش میں آیا اور مادتاہ سقر تمام کر کے مدہ کی درویدر ہوئی جاد الا فرسہ ہا کو مصر میں درخل ہوا۔ اور اسی سال میں دریاں ماہ دی انجہ کے ملاطس کے ہا رڈوں میں ایک ستیمس در نصیرہ کا طا ہرا ادسنی بہہ دعوی کیا کہ میں محمد اس حس عسکری ار ہرا امام عرکیم ہی میں چاہتا تھا حکا در ادیر ہوا ہی ہوں اس حارجی ملوں کے تلح ویسا میں ہر ارادوں کے در نصیرہ میں سی ہو گئی تھی سہر حط میں محمد کی در اکبوس ماہ دی انجہ سہ ہا کو بہ شخص گہس آیا اور وقت ماشد گاں جلد نماز عتہ میں متول تھی اور کسی مال لوٹ لئی جب یہہ حر ہوٹ نکلی اور وقت طرلس سی ایک لشکر اوتہ ہر کر ادشی رٹے کو آیا جب وہ لشکر یاں آیا اور کے ہر ای سہ ہا گئی اور وہ در دکر ہا رڈوں میں چاہا لیکن لوگوں نے ہی اور سکوتا لاش کر کی ہا رڈوں ہی میں سنی نکال کر قتل کیا پیر او سکایا اور حال نہیں سنا

## ۱۸ء شروع ہوا سہ ہجری

دریاں اور مل سہ ہا کی فصل اس عسی طرف اس حیدر کی گیا اور جواں طرف ہوا

## بیان دس ماجرہ کا جو جھینڈہ اور در فندی پر گذرا

بنداد کی اور دزدان اکہٹی ہوئی دزدوں کو گھوڑے عربی بطور تحفہ ملے جو بان نی اسپر توجہ ۷۹  
 ہو کر بصرہ دیا اور جاگیرین اور سکی جو شام میں تھیں وہ بھی چھٹ گئیں اور فضل اور دن فزون  
 کے پاس مدت تک رہا پھر تر استغفر سی وہیں ملا پھر اپنی گھر چلا آیا بعد آنی فضل  
 کے جو بان اور ابن خربندہ ابودوسی طرف قنقلان کی جو کہ ایک شہر بنیا ہی حکو سلطانیہ  
 کہتی ہیں چلے آئی۔ اور اسی سال میں حات سی طرف مصر کی گیا پہلے اپنی جانی سے  
 گھوڑی بیچ چکا تھا پھر میں سوار ہوا غرہ پر تمام اسباب اور گھوڑے ملی قلعہ اخیل میں  
 جا کر جمہرات کی روز بار سوین جاد الافرو کو حاضر ہوا بادشاہ نے میری حال پر بہت  
 عنایت فرمائی اور بہت رات بظہر مہانداری محکودئے حات سی ہی بادشاہ  
 کی طرف سی مصر تک میری خرچ سی زیادہ رات بمتی چلے گئی تھی جب وہاں پہونچا  
 بادشاہ نے گھوڑا اور خلعت اور انعام دیا بعد اسکے میری راہ میں یہ آیا کہ شہر اسکندریہ  
 میں مسیر کردن چنانچہ بادشاہ سی مینی عرض کی اوسنی منظور کیا مینی کشتی میں سوار ہو کر  
 جگل میں اور ترک گھوڑے کی سواری کی رود نیل سی طرف فوہ کی گیا اور دوانسی طرف  
 خلیج نابصری کی گیا اسکندریہ میں بدہ کی صبح بچسپوین جاد الافرو کو پہونچا دین بادشاہ  
 کے تصدق سی ایک سو پارچہ قماش نبی ہوئے اسکندریہ کی بادشاہ کی طرف سی محکوبی  
 مینی تانماز جمعہ تک وہاں اقامت کی پھر جانب کیش کی مراجعت کر کی بادشاہ کی  
 خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ نے مجھ کو اور میری سہرا سو کو خلعت مرحمت فرما کر حکم دیا  
 کہ تم اپنی شہر کو چلے جاؤ بار سوین رجب کو مفتہ کی کے دن دوانسی نکلا جمعہ کی دن  
 پہلی شبان کو حات میں آیا۔ اسی سال میں مینی سلسلہ میں جبکہ حاجی لوگ مصر سی  
 بارادہ حج چلے اوسوقت سلطان امیر بدر الدین ابن ترکمانی نے بھی اجازت حج کی  
 چاہی چنانچہ بادشاہ نے اوسکو بھی لشکر دیکر روانہ کیا وہ بھی مکہ میں پہونچ کر مقام قوف  
 پر ٹہرا جب ایام تشرین کے آئی ریشہ حاکم مکہ نے حسب الامر بادشاہ کے اپنی تقصیر اور



## سان اوس حجرہ کا جو حصہ اور درمہ می پر لدر ا

۵۷ تا صداری ماضی ایسی بہائی حصہ کی خلائی اسواسطی او سکوا مدہ کطرف مصر کی مسجد باور  
 آسب درالدین ترکمانی حاکم مکہ کا ہوگی جسے تشریح ہوئے اوسوقت بادشاہ نے  
 عطیہ کو جو کہ بہائی حصہ کا مصر میں رہتا تھا مکہ میں بھیجا تا کہ مدرالدین اس ترکمانی مدکور  
 او سکوا حاکم مادی اور آجر سال ہوا یہی شہ میں قبیلہ عیسیٰ اور قطیف سے تھا اس کی  
 کی صلہ کر کے او سکے بہائی فصل کو نصرہ سی نکال دیا بہائی عرب کو جمع کر کے قبیلہ عیسیٰ  
 حڑائی کی حامی کا مقابلہ ہی ہوا لیکن مدوں لڑائی کی معرقت ہو گئی مگر قبیلہ عیسیٰ کی دس ہزار  
 او سکوں سی زیادہ تھا کی اونٹن کر کر ایسی مکانوں کو راحت کے یہ ایک جنگل تھا  
 ملاو اسلام کی حرکت سب قلت بارتس کی قحط پاک ہو رہی ہی اسلئے اس لشکر کی ستیاری چوہا  
 مرگے اور عرب ہلاک ہوئی اور اسی سال میں قریب نصف سہ ہوا کی تھا یہی الود کر یا  
 یحییٰ جھسی ملک روس سی حروچ کیا بہائی مدکور اور فیہ کا مالک ہو گیا تھا جیسا کہ دریا  
 شہ ۱۵۶۰ ہجری کی سال کر چلی ہیں جب یہ سال ہوا اس میں بہائی خالد کے لی دو حالہ حرکت  
 بعد بحالی مر گیا تھا لشکر جمع کر کے بحالی پر چڑھائی کی بحالی اوسسی ہاگ سرطلس میں جلا گیا  
 بہائی خالد کا تونس کا حاکم ہو سٹھا اس خالد کو رکی بہائی کا نام میں ہیں حاساد اصبح  
 کہ بحالی کا ایک مشابہت شجاع تھا جو کہ بحالی اوسسی درتا رہتا تھا اسواسطی اس ٹکے  
 کو اوسسی قدر کہتا تھا کہ بہائی خالد کا تونس پر سنولی ہو گیا اور بحالی کو سلطنت سی مل گیا  
 اوسوقت بحالی نے ایسی میٹ کو قدسی لکھا کہ بہت تکر او سکوا دیکر مقابلہ خالد کے ہائی  
 کا کر دیا لیکن فتح خالد کی بہائی کو ہوئے اور اس بحالی مارا گیا اسلئے بحالی طرابلس کے  
 عرب میں قتل معصود کی حالہ مدراں حب بحالی کو ایسی ملا دی مائوسی ہوئی موائے  
 اہل دیال اور حواد کے ساتھ ہو لیا او کو لیکر ۱۹۰۰ میں طرف دیار مصر کے جلا آما  
 ہاں آکر جمع کریکا ارادہ کر کے ہمراہ حایوں کی کوچ کنارہ میں میا ہوا اسلئے اسکویہ  
 میں ٹہرا ماسب حاکم مقیم ہوا

## بیان جانی میر کا طرف مصر کی اور پھر طرف حجاز کی

اب شروع ہوا ۱۲۹۰ھ ہجری

۷۵۱

اسی سال میں درمیانِ آخر ماہ ربیع الاخر کے ریشہ ابن ابی ثنی جو کہ سابق میں حاکم مکہ تھا بہاگ گیا ہر چند کہ بادشاہ نے اس کو قید سیارائی دیکر بہت الطاف و غایات ادائیگی حال پر فرمائی تھی لیکن وہ اپنی دل ہی دل میں کچھ سوچ کر طرف حجاز کی بہاگ گیا بادشاہ اس کے چھپی آدمیوں کو پیچھا عقبہ ایلہ کے قریب پکڑ کر بادشاہ کی خدمت میں اس کو حاضر کیا بادشاہ نے قلعہ رحیل میں قید کیا

## بیان اس جنگ عظیم کا جو اندلس میں ہوئی تھی

اسی سال میں فرنگیوں نے بہت لشکر جمع کر کے اپنی تمام بادشاہوں کو جمع کیا بڑا بادشاہ اور کنگا قشتیلہ تھا اور سکنا نام جو ان تہا ان سب فرنگیوں نے جمع ہو کر ابن احمد بادشاہ غرناطہ پر چڑھائی کی اور سنی اپنی میں تاب مقابلہ کی نہ لاکر ہر روز ایک سو دینار اور ہر ہفتہ میں ایک ہزار دینار فرنگیوں کو دینی مقرر کی فرنگیوں نے ہرگز نہ مانا کہا بلکہ تجسی ٹرنا منظور ہی اور سوقت مسلمانوں نے لاچار ہو کر مرنے پر مجبور ماندہ کر غرناطہ سی باہر نکل کر فرنگیوں سے لڑائی شروع کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مدد دی فرنگی بہاگے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا مارتی پکڑتے چھپی ہی چھپی چلے آئے جو ان مذکور مار گیا اور اس کے جوڑ پکڑی گئی اس لڑائے میں ہتھیار مال مسلمانوں کے ہاتھ آیا کہتی ہیں کہ ایک سو چالیس اونٹ سونی اور چاندی کی بہری ہوئے تھی اور فرنگی اتنی پکڑے گئی تھی جس کی شمار نہیں

## بیان جانی میر کا طرف مصر کی اور پھر طرف حجاز شریف کی

## بیان بکلنی بادشاہ کا اور جانا طرف حجاز کی

۷۵۴ اسی سال میں بادشاہ نے دیار مصر سے سیح کیا حکم ہر ایک ایام ح کے آئی اور وقت  
بادشاہ نے حال الدین عبداللہ قاصد کو میری ملائی کو پہچان سنی میں گھوڑے پر سوار ہو کر  
اور چار علامہ ساتھ لیکر حجاز سے سیح کی رودر سو تو میں تاریخ ماہ شوال کو نکلا مہنت کی رودر  
چوبیسویں ماہ شوال کو قلعة الجبل میں پہچان ماضی کو پیچ الدین کی گہر میں اوترا

## بیان بکلنی بادشاہ کا اور جانا اوسکا طرف حجاز کے

اسی سال میں مہنت کی رودر مارچوں دی حدہ کو بادشاہ نے ادوں ڈیروں میں حاشہ ہر کے  
گھوڑے ہوئی تھی قیام کیا ڈر بادشاہ کا قریب حاوروں کی گھوڑوں کی گھڑا کیا گیا تھا  
چانچہ بادشاہ نے راہ میں کئی کھلنگ سنگار کئی میں ہی بادشاہ کی ساہبہ ساتھ تھا بادشاہ  
بہت خوش ہوا حدہ سنگار کے اوس جہ میں اور اتمام دن ملا حوض میں سنگار کرتا رہا مہنت  
کی صبح ساتویں دی حدہ کو اس سرل سی کو پچ کر کے درب الحاح مصری برادر ہوس  
ادائیہ کے اوترا میں ہی بادشاہ کی ہمراہ تھا یہاں تک کہ مہنت کی صبح ساتویں دی الحدہ کو کہ  
میں داخل ہوا پہلی میں گئی پہر مسجد ابراہیم میں رہاں مار طہر کی پڑ ہی پہر عصر کی غار ٹرگ  
وفات میں حالت سواری میں متاعل صخرات کی میر کے رودر ٹہرے پہر ناسک ح تمام  
کئی بادشاہ کی ہمراہ قاصی بدر الدین اس جامعہ قاصی قضاۃ دیار مصر کا تاسی مدب تھا  
دہ ہر وقت بادشاہ کے ساتھ رہا ادوں فی تمام ناسک ح اور جمیع ارکان اور داحاس  
اور کئی بادشاہ سے ادا کر دائی حدہ ادائے ح بادشاہ نے ایسی شہرہں مصر کی طرف  
مراحت کی اور پہر سٹہ ہی امام سو گئی کہ بادشاہ دریاں مع ادائیہ کے دریاں آ  
سرل یر پڑا ہوا تھا حکو نصبت کہتی ہیں پہر سرل طرف آمد کے بہت قریب ہی میاں  
انہوں سی بادشاہ کے صدقات اور انعامات اس ح میں اتنی دیکھی کہ گنتی میں نہ آسکی

# بیان عطیات کا جو بادشاہ کی صدقا سی ہوئی

۷۵۳

اب شروع ہوا سترہ سہری

## بیان آنی بادشاہ کا طرف دار سلطنت اپنی کی

صبح ہو کہ غرہ محرم سنہ ہذا میں بادشاہ درمیان قصب کی تھا جو کہ ایک منزل جانب  
ایلیہ کی چار دہائی رستہ پہری تین روز تک بادشاہ گہوڑوں اور اس خزانہ کا جو کرک  
میں تھا پہنچی کا منتظر رہا جب تمام اسباب آہنچا وہاں سی کوچ کر کے ہفتہ کے صبح  
بارہویں محرم سنہ ہذا میں بادشاہ درمیان قلعہ الجبل کے داخل ہوا

## بیان اس عطیات کا جو بادشاہ کی صدقا سی میری شالمال ہوئی تھی

واضح ہو کہ میں حالت سی تن تھا بادشاہ کی خدمت میں بدون سواری کی گیا تھا  
میری پاس کوئی چوپایہ سفر کا نہ تھا بادشاہ نے میری حال پر عنایت فرما کر قاضی کریم الدین  
کے مکان میں اوتارا اور سیشہ بخر عنایات لکھائی کھڑکی کی سواری کے کرتار ہا ایک خادم  
میرے پاس بادشاہ نے مقرر کر رکھا تھا جو مجھ کو خوش ہوتی تھے میں اوسے سگولیتا تھا  
رات کی سونی کو بچھونا کہا نا کہانی کو اور غلام جو میرے واسطی خاص تھے اوسے  
طلب کر لیتا باوجود اسکے ہر روز نئی نئی طرح طرح کے خلعت مجھ کو ملتی تھی تاکہ میں  
جکو چاہوں خلعت دوں اور بادشاہ راہ ڈھان سیر اور مرزا حبت کی ہر نو لکاشکا  
جز غولسی کر داتا تھا اور میں اسکے طفیل سی سیر کرتا پھر تا تھا جو بہرین سنگار کرتا  
میری پاس بھیجتا اسی اثنا میں ایک فرمان بادشاہ نے میری نام جاری کیا  
اور کہا کہ جب میں مصر میں پہنچوں گا تجھ کو بادشاہ نیاؤں گا اور تو اپنی شہر کو جاتا رہی

## مان عطیات کا جواب دشاہ کی صدقات سی ہوئی

ہمدہ سی بادشاہ ہی سی مادشاہ سی کہا کہ حکومت سی معاف رکھنی سب اسکا یہ تھا کہ سی ایسی کسری کی کہ بادشاہ کی نام میں میرا نام ستریک ہو بہا جہاں جیا جیسی ہاں دہر سلطنت تک اسیں گنگو جوئی رہی حب یہاں پہچی کہ میں قاصی کریم الدین کے گہر میں اوترا لوسی وقت ورا ایک ورا بادشاہ کا مستر خطاب سلطان کی میری نام آیا میں رہاں کے امیروں کی علاموں کو حاضر کیا وہ لوگ یہ تھے سیف الدین الملک امیر صاحب اور سیف الدین قلیس اور امیر علاء الدین ایب غنیش سرا جو اور امیر کی الدن برسن احمدی اور امیر سیف الدین طسال امیر صاحب اور امیر ادھار و حاکمین سی تقدیر سیس امیر کی حاضر ہوئے اور کے ہمراہ صلت ظلس کامل مورکتس مہ لباس خاص سلطان کے اور ایک عالیجہ ماہو اسوتی مصری کا اسکے اوپر قہ اور حالورے ہوئی تھی اور قہ تاج اور یگی اور تقلد حوتمیں سلطنت اور حماریت کو تھی اور سلطنت ہرہاہ دو تواروں کے جو کہ اسکے موڈ ہی پر ملت تھیں وہ ہی حاضر ہوا اور تار لینا یہ سب لوگ مدرسہ مصوریہ تک جو کہ درماں دو قصروں کی درج ہے حاضر ہوئی تھی اور ایک بہت تھوڑا گہوڑا میرے واسطی بادشاہ نے بھی جوات کی صبح ستر ہوئی محرم کو میں وہ لباس پیکر ادس گہوڑے پر سوار ہوا اور تمام امرا سری آگی آگی چلے حکم قلعہ کی روئیک یہی اس پر میل ہوئے اور میں سوار ہی رہا یہاں تک کہ قلعہ کے دروازہ تک پہنچا دماں اتر کر رہیں جو می اور تقلید شریف کا لوسہ لیا یہ دوسری دوسری میں ہوا یہ ہرہاہ مایٹ مصری ارموں و ادار کے اور قلعہ کے گیا بادشاہ کے سامنے حاکر کہڑا ہوا اور میں جو می ورا بادشاہ نے وہ الطاف میری ساتھ اسوقت کے کہ وہاں یہی مئے ساتھ ہیں کرنا اور اسوقت حکم دیا کہ تو ایسی شہر کی طرف جا کہو کہ کھو ماہر نکلی ہوئے مدت ہوئی میں یہاں میں جو کہ بادشاہ کو رخصت کیا بعد نماز عصر حضرات مدکور کو سوار ہوا اور لباس سلطنت مرے ساتھ تھا داسی کوچ کر کی حالت

## بیان موقوف ہونی جاگیر و ن کا

حالت میں آیا تمام امراء اور قضاۃ میری ملاقات کی تھی باہر شہر کے آئی میں ہی باب ۷۵۵  
پندرہ شہر کی اندر ہفتہ کی روز دو پہر کی وقت چھیون ماہ محرم سنہ ہذا کو داخل حالت  
ہوا اور وہ تقلید سلطنت کا فرمان سبکے سامنی پڑا گیا اگر خوف طوالت کا نہوتا تو میں  
تمام مضمون نسرمان لکھتا

## بیان عارت ہونی بلاد سیس کا

اسی سال میں بادشاہ کی فرمان اس مضمون کی آئی کہ تمام لشکر بلاد سیس پر جا کر اوسکو  
لوٹ لو اسلی دمشق سی دوزیرار سوار گئی اور امیر شہاب الدین قرطانی لشکر ساحل  
لیکے پہنچا اور یہی حالت سی امراء طغنا مات کو جو وہاں موجود تھی لشکر دیکر عشرہ اول  
ماہ ربیع الاول سنہ ہذا میں پہنچا یہ لوگ حلب میں پہنچے یہ تمام لشکر حلب ہمراہ مقر غلامی  
طغنا نائب سلطنت حلب کی ساتھ ہو کر تمام لشکر ملکر عتق حارم پر جا کر اوتری مدت تک  
وہاں مقیم ہو کر سبکی کوچ کیا نصف ماہ ربیع الاول سنہ ہذا میں درمیان بلاد سیس کے  
داخل ہوئی وہاں سی کوچ کر کے نہر جحون پر پہنچی اون دنوں میں یہ دریا سے ند کو رطینانی  
پر تھا تمام لشکر گھس گیا اسلئے بہت سی آدمی دوب گئی اکثر ترکان لوگ لشکر ساحل کے  
دوبی تھے بعد جحون کی قلعہ سیس پر جا کر اوترے اوسکا محاصرہ کیا اور فیصل تک جا پہنچی  
بہت مال لوٹا اور شہر دن کو ویران کر ڈالا کھیتان او جاردین مویشی کھیر لائی ان  
شہر دن کو لوٹ کر اور ویران کر کے مراجعت کر کی نہر جحون کو پہر عبور کیا چونکہ اون  
دنوں میں یہ نہر اوتر گئی تھی اسلی کسی کو یہی خبر نہوا سبقت کے روز اثنوین ماہ  
ربیع الاخر کو نبر اس پر پہنچی پہر طرف حلب کی کوچ کیا تھوڑی مدت وہاں ٹہرے تھے  
کہ فرمان کوچ صادر ہوا اپنی شہر کو مراجعت کر آئے

## بیان موقوف ہونی جاگیر و ن اہل عسی کا اور کجا جانا اونکا شام سی

## بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

۷۵۶ اسی سال میں سرماں مادشاہی اس مضمون کی آی کہ ان لوگوں کی جاگرس ضبط کر کے  
 تمام سی او کو مکالمہ دیکھو کہ انہوں نے ایسی تھی کام کے تھی جیاجی میں ادنی جاگرس  
 ضبط کیں اسلی وہ ملا دسیسی میر کے رور دوسری حاد الادل سہ ہا کو نکل کر حاسب  
 عاہ اور حدیثہ کی جوکاروں دات برداق میں چلے گئی اسی سال میں نہ کو یج کرنی ان  
 لوگوں کی میر سیف الدین قلیچس بی ہمراہ ایک بہاری لشکر تمام اور عرب کی بیجاں لوگوں کے  
 انکات قبا کیا بیان تک کہ رحہ میں بیجا پیر داسی کو یج کر کے عاہ میں گیا ادسوقت آل  
 عیسی ہاگ کرکیات کی دوسری حاسب چلے گئی تھی عیسی مذکور اس مہتاں مانع اس حدیثہ  
 اس عہدہ اس فضل اس رمیہ ہی مکائے مہناگی مادشاہ بی محمد اس الی مکر اس علی اس حدیثہ  
 اس عہدہ کو قائم مقام کیا پیر داسی محرات کی روزید رہوں رحہ کو مسلہ پرا یا تھک  
 کہ وہاں کو یج کا میر کے رور نوں ماہ مذکور کو ادسکے یاس بیجا فوراً کو یج کر کے پیر داسی

## بیان ہلاک ہونی حاکم سیس کا

اسی سال میں حاکم سیس دتیس اس لیوں نہ عارت ہوئی ادسکے شہر کی قوت ہوا پھر  
 مرین تہا حکم ادسکا لشکر ملا دسیس میں آیا اور دیکھا کہ تمام شہر علا ہوا دیران پڑا ہے  
 رور عیت مقتول ہوئی اور مواسی ہی سب لٹ گئی اسکار بج اور سکوت ہوا اسلی ماہ  
 حاد الادل سہ ہدایں قوت ہوا اسی ایپی بیجی ایک رٹکا صیرس نامع چوڑا ہوا  
 ادسکو لوگوں نے ار سکلی قائم مقام کیا اور ادرا کرا راس کی تہیر انتظام ملک کا کرنی لگا

## بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

۷۵۷ کہ حمیضہ وہ حال ہوا پیر بیان ہوا گھر چکا اور لشکر مصری مکہ کی جھاطت کی واسطی

## بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

داسطی جا پہنچا اور سوقت حمیضہ نے اپنی تین غاخر پا کر تنگ ہو کر یہ ارادہ کیا کہ سالار ۷۵۷  
 لشکر سی جو کہ مکہ میں مقیم تھی یعنی امیر رکن الدین بیرس میرا خورسی ملکر اس کی امانت  
 قبول کرنی چاہی جن ایام میں کہ بادشاہ حج کرنے آیا تھا تین غلام بادشاہ کی بہانہ  
 گئے تھے ایک کا نام اید غدی تھا وہ لوگ بھی جنگل حجاز میں حمیضہ کی پاس ملتی ہو کر  
 اسن خواہ ہوئے تھے اور سنی اوکئی بہت خاطر کی تھی جب حمیضہ نے ارادہ اطاعت  
 بادشاہ کا کیا اور سوقت اور ہون نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ اس کو قتل کرنا چاہئے  
 حمیضہ قریب وادی نخلہ کے اوترا ہوا تھا جبکہ وقت قتل کا آیا نیچی ایک درخت کی جا کر  
 سو رہا اید غدی مذکور نے حمیضہ کا سر کاٹ کر سپہ سالار مکہ کے پاس پہنچا اور اسنے  
 زہر بادشاہ کے پاس پہنچا یا حمیضہ نے جو اپنی بہائی ابو العیث کو قتل کیا تھا اسکا  
 عوض خدائی اور سکوپہن دکھلا دیا وہ مجبرات کی روز ستروین ماہ جماد الاول سنہ ۷۵۸  
 کو قریب وادی نخلہ کے قتل ہوا۔ اسی سال میں بادشاہ نے میری بیٹے محمد کو  
 خلعت مرحمت فرما کر ساٹھ سو اور لکھا امیر بنایا محمد نے کور اتوار کے روز پانچویں رجب کو  
 وہ خلعت پہنکات میں سو اور ہو کر پیرا دون دون ہیں اس لڑکے عمر نو برس کی تھی —  
 اسی سال میں مفرسیفی ارغون دودار نے حج کیا بادشاہ نے ریشہ کے تقصیر معاف کر کی  
 اور سکوپہی ہوا مفرسیفی کے مکہ میں پہنچ کر یہ کہدیا تھا کہ نصف محصول مکہ کا ریشہ کوٹا کر  
 اور نصف لطیفہ لیا کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسی سال میں پیر کے روز نوین ذی الحجہ  
 کو محمد اسماعیل سلامی جانب ابو نعیم بادشاہ تاتار اور قزمان اور علی شاہ کی طرف  
 سنی قاصد ہو کر بہت سی تحفہ موٹو نڈی غلاموں کی جو کہ قیمتی قرینچیں تھیں ان کی تھی بادشاہ  
 بادشاہ کی نذر کی در سطلی لیکر آیا اور تمان اس تہلی کو کہتی ہیں حسین دس ہزار درہم  
 ہوتے ہیں اور اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے ایک قبہ اور مربع اور حمام باہر  
 حات کی بنایا گیا تھا یہ عمارت ماہ محرم ۸۰۲ میں پوری ہوئی۔ اور اسی سال میں



## سان مقتول ہوئی حمضہ کا

458 آخر ۱۹۱۸ء میں درمیاں درگیوں جو یہ کی لڑائی ہوئی تھی یہ لڑائی درمیاں دو قلیوں  
یہی اسماء اور دوریا کے ہوئی تھی حائضہ سی یاس ہزار آدمی مارا گیا تھا ان دونوں  
سی ایک قید جوہ میں رہتا تھا اور دوسرا ہرستہ کے

## اب شروع ہوا ۱۹۲۲ء ہجری

اسی سال میں پہلی تاریخ ماہ حاد لادل کو درمیاں حات کی حاطہ حاتون بنت ملک  
منصور حاکم حاکم کی حوبت یکہ حکت تھی فوت ہوئی۔ اسی سال میں مہنا اس  
عیسیٰ نے خرات سی عبور کر کی اوسیدہ مادہ شاہ ماز کی یاس حاکم مد اور شیکتیں اوسکی  
حوسات سواد مٹ اور شیکتہ ہوئی اور حیدہ جیتی حرائی ہمارہ لیکر گیا تھا گندہ اگر مملول  
سی لڑائی کی در سلی مکہ جایی۔ اور اسی سال میں قاصد ترماتس اس حواں کا و  
مستوی ملا دروم پر تھا تحہ لیکر ماد شاہ کی خدمت میں آیا تھا۔ اور اسی سال میں  
ماد شاہ کا حواں میرنی نام اس مملوں کا آیا کہ تو میرے یاس آہم تم سنگار کہیں گی جاچ  
میں قلیوب پر ماد شاہ سی جاکر ملا اوسی بہت احساں اور اکرام مجھ پر کیا۔ اسی سال میں  
ماد شاہ فی اہرام سی کوچ کر کے حکل میں سنگار کہل کر حات کی یاس جو اسکندریہ کے  
عرب کی جاب دور دور کی فاصلہ پر واقع ہے بھیج کر حانب قاہرہ کے مراحہ کے  
۔ اسی سال میں ترماتس مذکورے مہینے تلک کی ملا دسیں میں جاکر حواں کی لوگو کو  
قتل کیا اور لوٹا حاکم سیس قلیو یاس میں جو کر دریا میں واقع ہے جاچھا تھا ترماتس  
لے ایک مہنا حواں فیام کر کے حوب طرح پر لوٹ کر ستہر کو دیراں کر کے ملا دروم  
کو مراحہ کی اسی سال میں میں ایسی لیکر ماد شاہ کی خدمت میں مراحہ کر کی آیا اور  
اسی سال میں مایب شام تنک طرف حمار شریف کی گیا

## بیان فتح ہونی ایاس کا بیان وفات پانی حاکم مین کا

۷۵۹

اسی سال میں نخل کی رات کو ماہ ذی الحجہ میں سبب مرض ذات الحجب کی ملک یزید بن الدین داؤد ابن مظفر یوسف ابن عمر ابن علی ابن رسول فوت ہوا تمام ارباب دولت نے متفق ہو کر اسکی بیٹی کو بجای اسکی متیم کیا لقب اسکا ملک مجاہر سیف الاسلام ابن داؤد مذکور کہا گیا وہ لڑکا ان ایام میں قرایب بدعت تھا اسکی چچا ملک منصور ایوب زید الدین بیہائی داؤد کے فی سلسلہ میں خروج کر کی اسکو پکڑ کر قید کیا اور آپ کچھ کم تین مہینی سلطنت کرنی پایا تھا کہ ایک جماعت لشکر نے اسپر ہجوم کر کے سیف اسلام کو قید سسی نکال لکھنؤ میں کا بادشاہ بنایا اور اسے چچا منصور ایوب کو قید کیا لیکن حال سلطنت میں کانغیر منتظم ہی رہا

## اب شروع ہوا ۲۲۰ شمسی ہجری

اس سال میں امیر فضل ابن عیسیٰ بھراہ محلون بادشاہ کے جو کہ سال گذشتہ میں حج کرنی گئیں تہن اپنا گنہہ بخشوانے کی لئے حاضر ہوا بادشاہ نے فی ررضی ہو کر سر داری عرب کی اسکو دی بجائے محمد ابن ابے بکر امیر آل عیسیٰ کے مقرر ہوا

## بیان فتح ہونے ایاس کا

اسی سال میں بعض لشکر مصری اور شامی اور ساحلی خلیجی ساتھ بہت سال لشکریات کا تھا طرف حلب کی گیا مٹا لکا لشکر بھی اونکی ساتھ ہوا اور لکا سپہ سالار نامیب حلب طعنہ مقرر ہو کر ایاس پر جا کر پڑا پہلے شہر بلاد سیس میں سی ہی اسے شہر کا محاصرہ کر کے

## بان مضول ہونی اباس کا

۷۶۔ نزد شمشیر فتح کیا لیکن قلعہ حوسد میں داخل تھا وہاں کی ماسدوں کی عداوت کی پہلے  
 اسی سال میں لے ایک ٹی گویں اور سیر کٹھڑی کی اور مسلمانوں نے دو طرف سے  
 دریا کی راہ قلعہ، یہاں محاصرہ کیا اور یہی لوگ جو اوس میں تھے قلعہ کو حالی کر کے ہار گئے  
 اور آگ لگا گئی اتوار کی صبح اکیسویں صبح الآخر کو مسلمانوں نے یہ قلعہ ہی فتح کیا لیکن  
 خدا اوسے ہو سکا و تہا اوسکو ڈاکر پیرا ہی شہر کو مراجعت کی۔ اسی سال میں اتار  
 ماضی لی ایک قاصد طرف الوسیعہ مادتاہ تہا کی یہی تہا وہ قاہرہ میں آیا اور کہا  
 کہ سب متفق تہا ری مات برہیں۔ اور اسی سال میں مولف کتاب ہذا کا مادتاہ  
 کی خدمت میں گیا تہا وہ بیاں کر رہی کہ میں مادتاہ کی خدمت میں طرف اہرام کے  
 گیا اوسکا لئے قاصد حاکم برسورہ کا ہی آیا تہا یہ ایک مادتاہ و گلیوں کا حاش  
 اوس کی رہتا تہا مادتاہ انکا تحفہ مول کر کی و وجہ انعام اوسکو دیا

## اب شروع ہوا ۲۳ شہری

اسی سال میں ملک یوید نے خدمت مادتاہ سی طرف حیات کی مراجعت کی اسی سال  
 میں امام ملک شام میں دمشق سی ملت تک قحط اور گرا لی تھی اور یہہ بالکل نہیں برسا  
 اسکی کہتیاں ہی بہت کم ہوئیں اور حاسب طریس کی سوا حلیر اور کوہ نکام عجب بہتہ بہتہ  
 رستا تہا اسکی دہاں کی کہتیاں اچھی ہوئیں۔ اسی سال میں قاصی القفاۃ شافعی  
 دمشق کا معروف اس صوری کم الدین احمد عرب ہوا کای اوسکے جال الدین معروف  
 رومی مقرر ہوا اور اسی سال میں مادتاہ نے کریم الدین اس عبد الکرم کو عہدہ پسی  
 سرور کر کے حو کچہ مال اوسکے پاس بہادہ لیکر حاش شولک کی اوسے یہدیا اور  
 کای اوسکی امین الملک عبد اللہ مقرر ہو گیا تہا اسی سال میں ملکہ ست انفا حکانام

## بیان حوادث یمن کا

جسکا نام فطوف تھا اور جسکی خدمت میں بہت سی تئاری لوگ تھی حج کرنی گئی بادشاہ نے ۷۱  
اسکی واسطی جا بجا رسد دافر کے واسطی حکم دیا

## اب شروع ہوا ۲۳ ہجری بیان حوادث بلاد روم کا

واضح ہو کہ بلاد روم پر قمر دہاش ابن جوبان مستولی تھا اور سنی بہت سی غلام اپنی پاس  
جمع کر کے وہ محصول جو کہ طرف ارد اور خوانین کے بھیجا تھا موقوف کر دیا جب اسکی پاس  
خاصد طلب مال کی واسطی آتا اسکی چوٹا وعدہ کرتا تھا بہت دن گزر گئے اور اسنی  
ایک چیز دیا اسوقت اسکی باپ جوبان فی اسپر چڑائی کی تردش ہی اپنی باپ  
سی لڑنی کو موجود ہوا اور بہت سال اپنی لشکر اور غلاموں کو دیا جب جوبان قریب پہنچا  
تمام لشکر قمر دہاش کا جوبان سی جا ملا جب تردش نے یہ حال دیکھا اپت بھی خواہاں  
امن ہو کر جوبان کی خدمت میں حاضر ہوا جوبان فی اسکو پکڑ کر بازہ کر اردو کے پاس  
بھیج دیا اور اسکی جائی ایک اور شخص تئاری کو بلاد روم میں مقرر کیا

## بیان حوادث یمن کا

اسی سال میں ملک مجاہد علی ابن داؤد کی پاس سوائے قلعہ طغز کی اور کچھ نہ باقی رہا تھا  
باقی ملک میں کا اسکی ماتہ سی نکل گیا اسکے چچا کی بیٹی حاکم دملوہ کی قصبہ میں تمام میں  
ہو گیا اسکا لقب ملک ظاہر رکھا گیا اسی سال میں فرمان شاہی حاکم حات کی پاس  
واسطی طلب اسکی کی آیا تھا چنانچہ سواپنی بیٹی محمد اور اہل خانہ کی درمیان ماہ ذی الحج

## بیان بھیجی لشکر بادشاہ کا طرفین کی

۷۶۲ کی حاضر ہوا اٹھارہ سالہ جلیست بادشاہ فی اوسکو دیا۔ اسی سال میں علی شاہ دربار بادشاہ  
تتار کا فوت ہوا یہ وہ شخص ہے جسے تتاریوں اور مسلمانوں میں محبت پیدا کر دی تھی

## اب شروع ہوا ۷۲۵ ہجری

اسی سال میں ملک مصر فی قاہرہ میں آکر حاکم حاکم کو مدین عایت کر کی دہزار انتقال ہوا  
اور تیس ہزار درہم اور ایک سو یا چہ قاتس ہتھداری کا دیگر حصہ کیا۔ اسی سال میں  
وہ محل اور ماستان حوسریا قوس میں سائے لگی تھی یا ربو چکی ہی یہ ایک گاد جاس  
ستمال قاہرہ کی ایک سرل رداف ہی اور ایک حاقہ مادشاہ نے قریب عیس کے رکھ  
سوار کر صوبہ کو دیاں رکھ کر انکا دور یہ مقرر کر دیا تھا حاکم حاکم نے یہ حلاق خالقاہ  
کے تختہ تھی مثل کسانوں اور درستی دیرہ کی بھیجی ہی

## بیان لشکر بھیجی بادشاہ کا طرفین کی

اسی سال میں حکم بادشاہ کو بہر بھیجی کہ حال میں کا حاکم ہی اور رعیت دہانگی مضطرب ہے  
ہی اور سوت ایک لشکر راستہ کر کے امیر کل الدین میر میں کواد سکا سپہ سالار سا کر اور  
ایر سفا الدین طبیب حاکم کو بھی سردار کر کے روانہ کیا ماہ ریح الامہل سہ ہزار میں پہلے  
مصر سی میں ہیں یہی ملک مجاہد الدین ملک موبد حاکم میں ہی مقابلہ یر نکلا لیکن وہ جوان حامل  
لے وقوف آدمی تھا لشکر کے حق میں اوسے مصر کیا سب مصر کرنی حق لشکریوں کی نص  
دیں سی قلو طمر میں حاسپی چر کہ لشکر کے ساتھ وہاں مساعدت رسد دیرہ کا نہا اسلحہ  
راہ میں چوک اور چاس کے لشکر کو بہت تکلیف ہوئی ماہ سوال سہ ہزار لشکر درمیان مصر کے

# بیان پہنچا لشکر بادشاہ کا طرفین کی

مصر کی پہنچا بادشاہ فی خفا ہو کر سپہ سالار بیرنس مذکور کو قید کیا اور اسی سال میں عیال و اولاد ۷۳۳  
طننا طرف حات کی آیا تیسری ذی قعدہ کو حلب کی جانب گیا

## اب شروع ہوا ۲۶ھ ہجری

اول تاریخ ماہ محرم کی روز گیشہ تھا۔ اسی سال میں پندرہویں ربیع الاخر کو لشکر  
حات لیکر طرف کاریز کی بوسلیہ سی طرف حات کی ملتی ہی میں پہنچا اس کاریز کی مٹی  
امرا اور لشکر پر تقسیم کر کے حکم دیا کہ اسکو صاف کر دو کیونکہ اس میں مٹی بہت پرگی تھی ایک  
سہ ماہ میں صاف ہو گئی پھر حات میں آیا اسی سال میں ایرسیف الدین اتامش طرف  
الوسید اور جوبان کی بہت تھک لیکر گیا وہ حات کی جانب ہو کر گیا تھا۔ اور اسی سال میں  
درمیان اوایل ماہ جاد والاخر کے بادشاہ فی ایرشہاب الدین قرطی کو نیابت سلطنت  
سوا حل سی سزول کر کے عوض اسکی ایرسیف الدین طینال حاجب کو مقرر کیا چھویں  
تاریخ ماہ مذکور کو وہ وہاں پہنچا اسی سال میں پیر کی روز سولین جاد والاخر کو میر غلام  
طید مروت ہوا یہ شخص میری بڑے امیر و نین سی تھا اسکو سیاری سل کی مدت سی  
تھی جبکہ اسکے مرنے سی بہت رنج ہوا۔ اور اسی سال میں اٹھارہ روین شہان کو سیف الدین  
نے جانب اردو کی سی مراجعت کر کے حات کی راہ کو بادشاہ کی خدمت میں گیا اسی  
سال میں درمیان ماہ شہان کی نجم الدین حاکم قلعہ کیفا کا طرف حجاز کی جانی کا ارادہ  
سر کی آیا تھا کہ کا جانا موقوف کر کے بادشاہ کی خدمت میں گیا بادشاہ فی اسکو غلام  
دیکر رخصت کیا حات کی راہ پر قلعہ کیفا کو چلا گیا جب وہاں پہنچا اسکو بھائی فی اسکو  
قتل کر کے آپ قلعہ لکھا یہ دونو بھائی طور ان شاہ ابن ملک صالح ایوب ابن ملک  
کامل ابن عادل ابن ایوب کی اولاد سی تھی۔ اسی سال میں بادشاہ نے عہد حکم دیا

## بیان وفات پانی میری بی بی بدر الدین حسن کا

۷۶۴ھ کو جہا کو موہ عروں پہلے کر حصہ میں خاک و دھول کے بہتوں کی محافل کرجا کہ یہی ایسی بی بی  
بدر الدین اور بیٹی محمود اور استغیا ایسی علام کو دھول روا کیا ستر مع ماہ رمضان میں  
دھول بھلے مہم ہوئی اور اکیسویں دی قندہ سہ مذکور کو حیات میں آئے

## بیان وفات پانی میری بی بی بدر الدین حسن رحمۃ اللہ کا

اسی سال میں حکم میرا بی بی حسن رحسی آیا اور کو تیب علمی بہت مدت سی ہوئے  
مگل کے دور شروع ماہ دی الحج میں موت مواعداں کی روز و طاعت ستادوں کی  
ہی رہ محسی میں رس ٹا تھا ادسی درہٹے اور دو بیان چوڑی تہیں نی ادسی بی کو  
بی بی اد کے سہ دار کیا ادسی عمر تین کی تہی ادسی تہیر اور کار و بار کی واسطی  
جدا اب مقرر کی بعد ازاں محمود میرا بی بی اسد الدین عمر یار ہوا یہ لڑکا ادسیں ماہ  
ہوا تھا جا کہ ادسی ماری میں پیدا لگا ہی اتوار کی روز تیر ہوئی دی الحج سہ مذکور  
موت ہوا ادسی چچا سہ الدین حسن کی مرے اور اس لڑکی کی وفات میں تیرہ دن کا  
حاصلہ تھا محمود کی عمر موت وفات چھتیس کی تہی

## اب شروع ہوا ۷۷۲ھ ہجری

اسی سال میں بادشاہ لی ایسی ماری معری ارجوں کو یا بیت سلطنت مصری مہرول کر  
حلب کا ماریت سا کر مد مہرول کرے طبعا کی ملک کو بھیج یا اس سال میں ہیہ بہت کا  
اور اسی سال میں بادشاہ نے میری واسطی دو گہوڑی ایک کا زیں سو یکا تھا میرے  
واسطی اور حکما ریں چا دی کا تھا میری میں محمد کی واسطی میریوں رح کو بھیجے  
سہ اور اسی سال میں نقہ کی اور تیر ہوئی تنہاں کو امر علاء الدین قتلوا مرد و مہرول

## بیان اخبار ابوسعید اور جوہان کا

۷۶۵ منزلی ہمراہ دو قاصدوں جوہان کی جھکا نام یہ ہے ہندو اور حمزہ سوادن دونوں کے  
بیرہ پر پہنچا بعد ازاں قطلوبغا مغربی مذکور طرف حات کی گیا پھر بادشاہ کی پاس  
مصر میں جا گرفت ہوا۔ اسی سال میں بعد پہنچی مقرر سیفی ارغون کی طرف حلب  
کی بڑا تھا اوسکا ناصر الدین محمد بن ارغون فوت ہوا وہ امیر کبیر سلطنت کا تھا اوسنی  
بدہ کے روز ستر دین شعبان مذکور کو وفات پائی

## بیان اخبار ابوسعید اور جوہان کا

دراضح ہو کہ ابوسعید بادشاہ تاتار کا وقت وفات اپنی باپ خرنیدا کے لڑکا تھا  
جیسا کہ اوپر بیان ہوا جب بڑا ہو کر ہوشیار ہوا اور اوس وقت اوسنی معلوم کیا کہ جوہان  
حکومت مستقلہ کر رہا ہے میرا کوئی حکم نہیں مانتا اسلئے جوہان کی بدی کا خواہان ہوا  
اور جوہان نے اردو کا حاکم اپنی بیٹی خواجہ دمشق کو کر دیا تھا اسلئے خواجہ دمشق  
ہی میں ابوسعید پر حکومت کرنے لگا اتفاق سی ان ایام میں جوہان لشکر لیکر طرف  
خراسان کی گیا اور اوسکا بیٹا خواجہ دمشق یہاں مقیم ہو کر اردو کی حکومت کرتا رہا  
اردو اون ایام میں باہر شہر سلطانیہ کی تھا اور خواجہ دمشق رنڈی باز آدمی تھا  
رات کو سلطان خرنیدا کی جوردن کے پاس جا کر زنا کیا کرتا تھا جب ماہ رمضان  
سندھ کا تمام ہو چکا اور ماہ شوال آیا اس ماہ میں ایک روز خواجہ دمشق رات کو  
قلعہ میں گیا ایک بیگم کے پاس جا کر سو یا اوسجا ہی ایک عورت ابوسعید کی متین تھے  
اوسنی ایک عورت کو بھیجا کہ ابوسعید کو خبر کر دی (وہ عورت جوہان متین تھے  
اوسکو عین محل کہتے ہیں) اوس قلعہ کی دو دروازہ تھی ابوسعید نے دونوں دروازوں پر  
لشکر کی لوگ کھڑے کر دیئے خواجہ دمشق کو جب یہ حال معلوم ہو گیا فوراً بہاگ کر



## سان اخبار ابو سعید اور جو بان کا

۷۶ ایک دروازہ سی لکھا لشکریوں نے اسکو مارا اور ارادہ کیا کہ اسسید کی خدمت میں حاضر کریں اسسید نے پہلا بھیجا کہ اسکا سر کاٹ کر بھیج دو جیاجیہ جو احد دمشق مدکور کا سر کاٹ کر اسسید کی ماس لائے۔ اسلئے اسسید نے بہت لوگ قسی اوشی ہم جو سکی مع کئی کوئکہ حواں کا اسکو بہت خوف بہا حب حواں کو یہہ حریچی دہ لشکر لیکر حواں سی اسسید یر جیلا اور اسسید نے ہی پہاں کا سر لیکر اسسیر چڑائی کی حاسین کا مقابلہ مکان صاری یروا پہہ مقام اوپر جید مرل رمی کی واقع ہے حب دہ لوط و کالشر مقابل ہوا حواں کو لشکر ی جوڑ کر اسسید سی مل گئی یہہ معاملہ مادہ الحی سسید اس ہوا کو ی ہی حب حواں کی ساتھ رہا اسوقت حواں نے ہاگی کا ارادہ کیا جیاجیہ دہ ہاگی راجی ہر اس میں جا چھا ایک برس تک اسکی حرہ آئی دوسری سالیں معلوم ہوا یہہ اسکا تیا۔ لگا بعضی کہتی میں کہ ہر اس میں مارا گیا تھا دہاں کے حاکم نے اسکو قتل کر ڈالا ہا۔ اور اسسید نے تمام اسکی اولاد کو ڈھونڈ ڈھونڈ کے قتل کیا بعد اسکی مارے حالی کے اسسید مستقل ہو کر حکومت کرے لگا ایک مٹی حواں کی ہی اسکا نام بعد ادہا اسکو اسسید جانتا تھا لکن اسکا نکاح حسس اقتعاسی جو کہ ٹرا میر محل ہا ہو گیا ہنا اسکو اسسید نے طلاق دلو کر ایسی سکی نکاح کر دیا اسوس لکھی کا ٹرا رتہ اور ٹرا رتہ اسسید نے کیا۔ اسی سال میں محکومادشاہ نے طلب کیا تھا کیو کہ اسکا ارادہ نکاح کا تھا جیاجیہ میر کے رور جو ہی ماہ ذیعدہ کو حیات سی لکھا سہ اسی نے محمد کی طیس بر جا کر اوترا دہاں میرا ماسمی محمد کو بہت میار ہو گیا ہا اور مادشاہ نے ایک گہوڑا مرے اور میری مٹی محمد کی واسلی رواہ کر دیا تھا سر مصا یر دہ دلو گہوڑے محسے میں اول پیام میں بہت سنت اور خوف میں تھا کہ لکھی کی ماری ٹرتی علی حاتی تہی آعرش سہنتہ کی رود پہلی تاج دا لکھ کو مادشاہ کی حد میں حاضر ہوا طعت اور گہوڑے اور کہا نا محکوم مکر اول ہنگالی۔ تھا کہ لکھی کا بہت ہمار تھا۔ سرما قوس مکا میں حوا مادشاہ نے

## بیان نکلنی بادشاہ کا جانب اہرام کی

نے ایک مکان بنایا تھا اور بادشاہ فی ایک طبیب جمال الدین ابراہیم بن ابی ریح مغزی ۷۶۷  
کو جو رئیس الاطباء تھا واسطی علاج کی پہچا دہ معالجہ میں مصروف ہوا بعد ازاں بادشاہ  
سریاقوس سی جا کر داخل قلعہ ہوا اور مینی بھی مکان بدل لیا یہ سال ہی تمام ہوا مگر چرک  
دانس بیماری کی لگی ہی رہے

## اب شروع ہوا ۷۶۸ ھ ہجری

اس سال میں ہی مین قاہرہ ہی مین تھا جس روز یہ سال شروع ہوا وہ پیر کا روز پہلی  
تاریخ محرم کی تھی اوس روز بادشاہ فی ایک قباطلای محکوم رحمت کی

## بیان نکلنی بادشاہ کا جانب اہرام کی اور حاضر ہونا قاصد ابوسعید کا

بعد ازاں بادشاہ نے طرف جبرہ کی جا کر اہرام پر ڈیر کیا اور سبائی قاصد ابوسعید کے  
بھی آکر حاضر ہوئے اور انہوں نے آکر یہ بشارت دی کہ جو بان شکست ہوئی اور وہ بہانگ  
گیا اور ابوسعید نے اس پر فتح پائی اور آپ حاکم مستقل ہو گیا وہ اتناک اوسے طحسی  
محبت اور مودت بھاری کا دم بہتر ہائی وہ تین آدمی تھے جو قاصد ہو کر آئے تھے ایک  
برڈ شخص اور تین جو بڑا امیر تھا اور سکوارش نیا کہتی تھی — دوسری کا نام ایاجی  
— تیسری کا نام برج تھا بادشاہ نے ان لوگوں کو جو قاصد ہو کر آئے تھے ایک عظیمہ  
ڈیرے میں اتار کر بہت انعام اور احسان ادا فرمایا بعد ازاں انہوں نے سفر کیا بادشاہ نے  
ادب فرمایا اور انکی ہر ایون کی انعام و اکرام فرمایا ہمراہ انکی قریب ایک سو آدمی کے تھے  
بعد شکار کی محکوم بھی رخصت کیا — اسی سال میں قبل میرے آنیکی حمایت میں میری والدہ  
رحمہا اللہ جہزات کی روز اکیسویں ربیع الاول کو فوت ہوئی اور ان ایام میں قریب

## سان اخبار قمر داکش کا

۷۶۸ جس کے ہتھمکو ادسکا دیکھا ہی نصیب ہوا۔ اور اسی سال میں بعد بھی اسی کی حالت میں ماد ستاہ سسی میری فرماں رمارب بیت المقدس کا جایا جایا احارت ہوئے اسکی مگل کے رد رسلخ حاد الادلی میں موافق مار ہویں میاں کی حالت سسی نکل کر ملا دمارس کی طرف گیا دہاں سسی حلیک میں آتا دہاں سسی طرف کرک روح کی حاکر ساحل یر اور گیا سردت یر حاکر ڈیر اکیا دہاں سسی طرف صد اکی اور صد کی گیا ہر طرف عکا کی ہر بیت المقدس میں یہی حضرت حلیل ع کے قریر حاکر ادسکی ریارت کی مداراں حالت کو مرحت کر آیا ہفتہ کے رد ربحیو میں حاد الاد کو ایسی مکاں آیا تھا۔ اسی سال میں بعد بھی میری کے بیت المقدس میں حسب عادت ماد ستاہ لے بہت عایب اور الطاب محیر گئے۔ اسی سال ماد ستاہ کی مدد کو گھوڑے اور تختی میں بھی تھی اسی سال میں سیف الدین اروح قاصد ہو کر حاسب حالت طرف اوسید کے ماد ستاہ کی طرف سسی گیا مدادائے کار رسالت اوسی طرف کو سولویں ماہ تنہاں سہ ہاکو آیا

## بیان اخبار قمر داکش ابن جو بان کا

د صبح ہو کر داکش مدکور ایسی مایب کی حاسب میں حاکم ملا دروم کا ہو گیا ہا اور تمام ملا داتل وید اور مسارہ ویدرہ یر منفرت ہو گیا تھا حسب ادسکا مایب حاسب سکت کہا کر ہاگ گیا جیسا کہ ادیر میاں ہوا قمر داکش کو بھی رہا شکل ہوا اسنے اپنے مملکت چوڑ کر سہراہ در سو سوار ماکم کی طرف شام کی چلا گیا پھر دہاں سسی حاسب مصر کی گیا ہر چند کہ وہ امر کسرتا لیکن سوقوف اور لے عقل تھا کیونکہ ازروی خاندان اور درت کی کہ معل تھا اور مصعب کی میک وہ ڈرے رتہ کا آدمی تھا گروہ ایسے تیس اس رتہ یر کہہ سکتا تھا حسب معرین عشرہ اول ریح الادلی میں آیا ماد شاہی ادسکو

## بیان اخبار حاکم سیس کا

اور سکو انعام دیا اور بہت اکرام کیا اور کہا کہ تو اسجای سرداری کرتا رہ چند قطع جاگیر کی ۵۶۹  
اور سکو دے مگر ادسنی منظور نہ کیا اتفاق سی اونہن ایام میں در میان بادشاہ اور ابوسعید  
کے صلح ہو گئی ابوسعید نے حسب اقرار اور بموجب قواعد صلح کے جو اونہن ٹہر گئے تھے  
بادشاہ تہر دہش کو مانگا بادشاہ نے یہی سبب اس کے کہ وہ بلاد روم میں بہت ظلم  
کر کے آیا تھا اور قواعد مقتضی اس بات کی تھی تہر دہش کو پکڑ لیا آخر ماہ شعبان میں  
وہ پکڑا گیا تھا بعد ازاں مسی اباجی قاصد ابوسعید کا آ پہنچا ادسنے تہر دہش مذکور کے  
لیجانے میں تاکید کی اسلئے چوتھی تاریخ ماہ شوال سنہ ۵۷۰ کو بادشاہ نے تہر دہش مذکور  
کو ہمسراہ اباجی کی پاس ابوسعید کی روانہ کیا۔ اسی سال میں در میان انیسویں تا ۱۹  
ماہ ذالحجہ اتوار کے دن میرا غلام استغافوت ہوا وہ ہی ایک شخص کا برادر ار حات  
سی رہ گیا تھا

## اب شروع ہوا ۵۶۹ ھ ہجری

اسی سال کا غرہ محرم جمعہ گزر دیا تھا اور چوتھی تشرین ثانی کی تھی قابل تاریخ کی کوئی خبر  
اس سال کی ادایل میں بری تک نہن پہنچی

## بیان اخبار حاکم سیس کا جو صغر سن تھا

واضح ہو کہ حاکم سیس کا لیفون بن اوشین تھا مگر کار و بار مملکت کا حاکم کرک کرتا تھا  
کیونکہ وہ بسبب بچہ ہونی حاکم سیس کی خود تمام سلطنت پرستولی ہو گیا تھا جب پہلے سال  
آیا اس سال میں ادس ٹرکی نے حاکم کرک مغرب مذکور کو قتل کیا بعد اوسکی ادسکی  
بہائی کو قتل کیا اور سرکاٹ کر بادشاہ کے پاس بھیج دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا مع زین  
و حاکم اور خلد۔ اور تدارک کے بر

## بیان اخبار حاکم سیس کا جو صغر سن تھا

۷۷۷ء میں رٹکے کی یاس روادہ کیا حاکم سیس نے وہ حلت میں کو توار لگا کر رٹکے کو  
 دیا اور گھوڑی پر سوار سے کی اس سب سے اور یہی زیادہ اس کی دل کو تقویت ہو گئی  
 بعد ازاں شہاب الدین نے مراجعت کی۔ اسی سال میں دو گھوڑے رتی مسہراہ  
 علاء الدین امیر مدنی امیر آحد کی میری واسطی اور میرے بیٹے کی لئی مانتا ہوا  
 پہنچا تھا۔ اسی سال میں مادشاہ فی مقرر سیعی اور عوں بایٹ حلب کو طلب کیا  
 مصر میں وہ پہنچا اور اس کو حلت اور انعام مرحمت ہوا یہ وہ روز اور سی و ہاں قیام کیا  
 پھر حکم دیا کہ تم اسے حلب کو راجعت کر جاؤ بروقت مراجعت وہ حاجات کی حاجت  
 کو آتا تھا میں ہی اس کی ملاقات کرنے کی واسطی جیجرات کی روز مقام سترس مل گیا  
 محکمہ کو وہ حاجات میں داخل ہوا ہمارے ہرے کے ہرے کو حلب کو روانہ ہوا۔ اسی سال  
 درمیاں رات میری تینویں رح کو سرے میں محمد کے ایک شیا پیدا ہوا یہ اس  
 اسی یونی کا نام عمر بن محمد رکھا۔ اس سال میں حاکم کی ایک قاصد الوسید کا  
 سیسی لکھا کا مادہ کے یاس کا کر حاضر ہوا وہ آواسطی حاضر ہوا تھا کہ الوسید کا ارادہ  
 مادساہ سی ملاقات کر لیا تھا اور یہ ہی ارادہ تھا کہ کسی ایسی بیٹی کی ساتھ مادساہ میرا  
 نکاح ہی کر دیوے اس واسطی قاصد کی ماتہ بہت بہت روپیہ اور سوا خرچ اور لقمہ اور  
 نہانی کہلائی کی واسطی پہنچا تھا مادشاہ فی اس کو یک گھنٹہ اور خوش خلقی سے جواب دیا اور کہا  
 کہ لڑکیاں مت جوڑی عمر کی ہیں جس بڑی ہوں گی ہو جاوے گا بہ جواب لیکر تر حاجات کے  
 راہ رودر جمعہ دسویں سنہ ہوا کو آیا۔ اسی سال میں درمیاں دمشق کی قاصی القضاۃ  
 علاء الدین قزوینی کو کہ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں فاضل تھا اور علم نفوس خوب جانتا تھا وہ  
 اس کی تصنیف سے بہت کتابیں مفید میں مفعولہ متبرجہ الحمد للہ کہ اسحاقی الراشدہ کی  
 تاریخ تمام سببی اب میں ایک کتاب تاریخ سیسی خلاصہ الاخبار سیسی لکھتا ہوں فقط

ختم تمام شد